چار مفید چیزوں پر مشتمل لفظی ترجمہ

لفظ بہ لفظ ترجمہ | مکمل با محاورہ ترجمہ | مختصر حواشی | آیات کے عنوانات

مَعرِفَۃُ القُرآن
عَلٰی
کَنزُ العِرفَان

جلد اوّل
پارہ 1 .. تا .. 5

المدینۃ العلمیۃ (دعوتِ اسلامی)
DAWAT-E-ISLAMI

چار مفید چیزوں پر مشتمل لفظی ترجمہ

لفظ بہ لفظ ترجمہ | مکمل بامحاورہ ترجمہ | مختصر حواشی | آیات کے عنوانات

مَعْرِفَةُ الْقُرْآن عَلٰی کَنْزِ الْعِرْفَان

مترجم: شیخ الحدیث والتفسیر حضرت علامہ مولانا الحاج مفتی ابو الصالح محمد قاسم قادری مدظلہ العالی

جملہ حقوق بحق ناشر محفوظ ہیں

نام کتاب	:	معرفۃ القرآن علی کنز العرفان (جلد اول)
مترجم	:	شیخ الحدیث والتفسیر حضرت علامہ مولانا الحاج مفتی ابو الصالح محمد قاسم قادری مدظلہ العالی
پہلی بار	:	جمادی الاخریٰ ۱۴۳۶ھ، اپریل 2015ء
تعداد	:	12000 (بارہ ہزار)
ناشر	:	مکتبۃ المدینہ فیضان مدینہ محلہ سوداگران پرانی سبزی منڈی باب المدینہ، کراچی

مکتبۃ المدینہ کی شاخیں

باب المدینہ (کراچی)	:	شہید مسجد، کھارادر، باب المدینہ کراچی	021-34250168
مرکز الاولیاء (لاہور)	:	داتا دربار مارکیٹ، گنج بخش روڈ	042-37311679
سردار آباد (فیصل آباد)	:	امین پور بازار	041-2632625
کشمیر	:	چوک شہیداں، میرپور	058274-37212
حیدر آباد	:	فیضان مدینہ، آفندی ٹاؤن	022-2620122
مدینۃ الاولیاء (ملتان)	:	نزد پیپل والی مسجد، اندرون بوہڑ گیٹ	061-4511192
اوکاڑہ	:	کالج روڈ بالمقابل غوثیہ مسجد، نزد تحصیل کونسل ہال	044-2550767
راولپنڈی	:	فضل داد پلازہ، کمیٹی چوک، اقبال روڈ	051-5553765
خان پور	:	دُرانی چوک، نہر کنارہ	068-5571686
نواب شاہ	:	چکرا بازار، نزد MCB بینک	024-44362145
سکھر	:	فیضان مدینہ، بیراج روڈ	071-5619195
گوجرانوالہ	:	فیضان مدینہ، شیخوپورہ موڑ، گوجرانوالہ	055-4225653
پشاور	:	فیضان مدینہ، گلبرگ نمبر 1، النور سٹریٹ، صدر	

E.mail: ilmia@dawateislami.net
www.dawateislami.net

مدنی التجاء: کسی اور کو یہ کتاب چھاپنے کی اجازت نہیں

"مَعْرِفَۃُ الْقُرْاٰن عَلٰی کَنْزِ الْعِرْفَان" سے متعلق کچھ ضروری باتیں

مَعْرِفَۃُ الْقُرْاٰن دورِ جدید کے تقاضوں کے عین مطابق قرآنِ مجید کا آسان اور منفرد لفظی ترجمہ ہے، یہاں اس سے متعلق چند فنی باتیں اور اس کی خصوصیات ملاحظہ ہوں،

1 قرآنِ مجید کا متن P.D.F فارمیٹ میں موجود مکتبۃ المدینہ کے مطبوعہ نسخے سے پیسٹ کیا گیا اور پیسٹنگ کے بعد دو مرتبہ اصل نسخے سے باریک بینی کے ساتھ تقابل کیا گیا ہے تاکہ حتَّی المقدور متن میں غلطی کا امکان نہ رہے۔ نیز ایک لائن میں اتنا متن پیسٹ کیا گیا ہے جتنے نیچے اجزاء مذکور ہیں اور لائن کے شروع اور آخر سے فاصلہ ختم کرنے کے لئے کمپیوٹر سافٹ ویئر کے ذریعے متنِ قرآن کے ٹیکسٹ کو مناسب حد تک پھیلا کر لائن کا شروع اور آخر برابر کیا گیا ہے۔

2 مختلف خانے بنا کر ان میں آیات کے اجزاء لکھے گئے اور ان کے رَسمُ الخَط کو حتَّی الامکان متنِ قرآن کے رَسمُ الخَط کے مطابق رکھنے کے لئے "اَلْمُصْحَف" فاؤنٹ استعمال کیا گیا ہے۔

3 قرآنِ مجید کا اصل رَسمُ الخَط برقرار رکھنے کے لئے اجزاء میں تقسیم کے دوران الفاظ کے ساتھ متصل حروف اور ضمائر وغیرہ کو جدا لکھنے کی بجائے ایک ساتھ لکھا ہے اور مختلف رنگوں کے ذریعے انہیں اور ان کا ترجمہ ممتاز کر دیا ہے، جیسے "مِنَّا" میں "مِنْ" اور "نَا" کو اور "اَنْفُسَهُمْ" میں "اَنْفُس" اور "هُمْ" کو الگ الگ لکھنے کی بجائے ایک ساتھ لکھا اور رنگوں کے ذریعے ان الفاظ اور ان کے ترجمے میں امتیاز کر دیا ہے۔

4 بعض مقامات پر معنیٰ سمجھنے میں آسانی کے پیشِ نظر غیر متصل حروف و الفاظ اور اضافت سے خالی الفاظ کو بھی ایک ہی خانے میں لکھا گیا اور رنگوں کے ذریعے ان کے معانی میں امتیاز کیا گیا ہے۔ جیسے "فِي الْاَرْضِ" کو ایک ہی خانے میں لکھا ہے۔

5 صیغہ خواہ منفی ہو جیسے "لَمْ تُنْذِرْهُمْ" اور "لَا يَعْلَمُوْنَ" اور "لَنْ تَفْعَلُوْا" یا دوسرا جیسے "كُنْتُمْ تَكْتُمُوْنَ" مکمل صیغہ ایک ہی خانے میں لکھا ہے اسی طرح بعض مقامات پر پورا جملہ جیسے "فَتَابَ عَلَيْهِ" بھی ایک ہی خانے میں لکھا ہے تاکہ آیت کا اصل مرادی ترجمہ لکھنے میں آسانی رہے۔

6 ترجمے میں سلاست (روانی) کو برقرار رکھنے اور عربی الفاظ کے مفہوم کو مزید واضح کرنے کے لئے اضافت والے الفاظ جیسے "كَلِمَ اللّٰهِ" کو ایک ہی خانے میں لکھا گیا اور رنگوں کے ذریعے ان کے ترجمے کی نشاندہی کر دی گئی ہے۔

7 حروف و الفاظ کا اصل وضع کے اعتبار سے جو ترجمہ بنتا ہے اسے لکھنے کا التزام کیا گیا اور ان کا مرادی اور مفہومی ترجمہ بریکٹ میں لکھ دیا ہے جیسے "وَاَنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ" میں مذکور "وَ" حالیہ ہے، اس کا ترجمہ یوں لکھا ہے "اور

(حالانکہ)" البتہ بعض مقامات پر لغوی ترجمہ لکھنے میں شرعی مسائل ہونے کی وجہ سے تاویلی ترجمہ لکھا ہے اور حتّی الامکان حاشیہ لگا کر ایسے مقامات کی وضاحت کر دی ہے۔

8 جن حروفِ زائدہ کا باقاعدہ کوئی ترجمہ نہیں بنتا انہیں کوئی رنگ کئے بغیر اسی طرح برقرار رکھا ہے جیسے "بِمُؤْمِنِیْنَ" میں حرف "ب" اور "مُؤْمِنِیْنَ" کو ایک ہی رنگ میں لکھا ہے۔

9 لفظی ترجمے کے ساتھ ایک بامحاورہ ترجمے کا بھی اضافہ کیا گیا ہے اور یہ ترجمہ تفسیر "صِرَاطُ الْجِنَان فِیْ تَفْسِیْرِ الْقُرْاٰن" میں چھپا ہوا "کَنْزُ الْعِرْفَان فِیْ تَرْجَمَۃِ الْقُرْاٰن" لکھا گیا ہے۔

10 سمجھنے میں آسانی کے لئے موقع محل کی مناسبت سے بریکٹوں میں الفاظ کا اضافہ کیا گیا اور ان کا رنگ سیاہ رکھا گیا ہے۔ نیز اجزاء میں جہاں آیت ختم ہوئی یونہی بامحاورہ ترجمے میں جہاں ایک آیت کا ترجمہ ختم ہوا وہاں اختتامیہ نشان ○ بھی ڈال دیا ہے۔

11 قرآن پاک میں بعض اوقات ایک آیت میں مختلف چیزیں بیان ہوتی ہیں اور بعض اوقات دو تین آیات کے بعد نئی بات شروع ہو جاتی ہے، فہمِ قرآن یعنی قرآن سمجھنے میں آسانی کیلئے ہم نے ہر ایسی جگہ پر نیا عنوان لگا دیا ہے جس کا فائدہ یہ ہے کہ اس نئے عنوان کو پڑھنے کے بعد وہاں سے شروع ہونے والی آیات کو بڑی آسانی سے سمجھا جاسکے گا کیونکہ پہلے سے معلوم ہو جائے گا کہ اب اس مضمون کی آیات آرہی ہیں۔

12 عنوانات صفحے کی سائیڈ میں لکھے ہیں اور جن آیات میں وہ عنوان بیان ہوا ہے انہیں اور ان کے بامحاورہ ترجمے کو مختلف رنگوں کے ذریعے ممتاز کیا ہے تاکہ قاری بآسانی سمجھ سکے کہ اس عنوان کا مضمون کہاں سے کہاں تک ہے، نیز موقع کی مناسبت سے تفسیر صراط الجنان اور دیگر معتبر تفاسیر سے مختصر اور جامع حواشی بھی لگائے گئے ہیں۔

13 حروف و الفاظ کے معنیٰ متعین کرنے کے لئے چار رنگوں کا استعمال کیا گیا ہے، سبز، سرخ، نیلا اور جامنی۔ پہلے تین رنگ مختلف حروف و الفاظ کے لئے استعمال کئے گئے ہیں اور جامنی رنگ بطورِ خاص لفظی ترجمے میں آنے والے اضافی الفاظ کے لئے استعمال کیا گیا ہے تاکہ قاری آسانی کے ساتھ یہ سمجھ سکے کہ جامنی رنگ والے الفاظ کسی خاص لفظ کا ترجمہ نہیں ہیں۔ جیسے "بِهٰذَا مَثَلًا" اور اس کا ترجمہ "اس مثال کے ساتھ"

اللہ تعالیٰ اس کوشش کو اپنی بارگاہ میں قبول فرمائے اور اسے میری، میرے اہلِ خانہ، رشتہ داروں، دوست احباب اور دیگر متعلقین کی نجات کا ذریعہ بنائے اور جن جن احباب نے اس کام کے سلسلے میں تعاون کیا ان کی کوششوں کو بھی قبول و منظور فرمائے اور سب کی بے حساب مغفرت فرمائے۔

ابو الصالح محمد قاسم قادری

الٓمٓ

1

آیات:07 | رکوع:01

سُوْرَةُ الفَاتِحَة مَكِّيَّة

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ○

بِسْمِ	اللّٰهِ	الرَّحْمٰنِ	الرَّحِیْمِ ○
نام سے (شروع)	اللہ	نہایت مہربان	رحمت والا

اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان، رحمت والا ہے ○

اللہ تعالیٰ کی حمد اور اس کی صفات

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ۙ﴿۱﴾ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ۙ﴿۲﴾

اَلْحَمْدُ	لِلّٰهِ	رَبِّ	الْعٰلَمِیْنَ ﴿۱﴾	الرَّحْمٰنِ	الرَّحِیْمِ ﴿۲﴾
تمام تعریفیں	اللہ کے لئے	پالنے والا	سارے جہان (والوں کا)	بہت مہربان	رحمت والا

سب تعریفیں اللہ کے لئے ہیں جو تمام جہان والوں کا پالنے والا ہے ○ بہت مہربان رحمت والا ○

صرف اللہ عزوجل کی عبادت اور اسی سے حقیقی استعانت

مٰلِكِ یَوْمِ الدِّیْنِ ؕ﴿۳﴾ اِیَّاكَ نَعْبُدُ وَ اِیَّاكَ نَسْتَعِیْنُ ؕ﴿۴﴾

مٰلِكِ	یَوْمِ	الدِّیْنِ ﴿۳﴾	اِیَّاكَ	نَعْبُدُ	وَ	اِیَّاكَ	نَسْتَعِیْنُ ﴿۴﴾ (1)
مالک	دن، روز	جزاء، بدلہ	تیری	ہم عبادت کرتے ہیں	اور	تجھ سے	مدد چاہتے ہیں

جزاء کے دن کا مالک ○ ہم تیری ہی عبادت کرتے ہیں اور تجھ ہی سے مدد چاہتے ہیں ○

صراطِ مستقیم پر چلنے کی دعا

یہ صراطِ مستقیم وہی ہے جو نیک لوگوں کا ہے

اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِیْمَ ۙ﴿۵﴾ صِرَاطَ الَّذِیْنَ اَنْعَمْتَ

اِهْدِنَا	الصِّرَاطَ	الْمُسْتَقِیْمَ ﴿۵﴾ (2)	صِرَاطَ	الَّذِیْنَ	اَنْعَمْتَ
ہمیں دکھا، چلا	راستہ	سیدھا	راستہ	ان لوگوں کا	تونے انعام، احسان کیا

ہمیں سیدھے راستے پر چلا ○ ان لوگوں کا راستہ جن پر تونے احسان کیا ○

(1)...... حقیقی مددگار اللہ تعالیٰ ہی ہے کیونکہ وہ ذاتی طور پر قادر، مستقل مالک اور غنی بے نیاز ہے جبکہ اللہ تعالیٰ کے مقبول بندے اس کی عطا سے مددگار ہیں۔ مزید تفصیل تفسیر صراط الجنان ج 1، ص 49 پر ملاحظہ فرمائیں۔

(2)...... صراطِ مستقیم سے مراد "عقائد کا سیدھا راستہ" ہے، جس پر تمام انبیاء کرام عَلَیْہِمُ السَّلَام چلے یا اس سے مراد "اسلام کا سیدھا راستہ" ہے جس پر صحابہ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان، بزرگانِ دین اور اولیاءِ عظام رَحِمَہُمُ اللہ چلے۔

اَلْمَنْزِلُ الْاَوَّل ﴿1﴾

عَلَيۡهِمۡ ۙ۬ غَيۡرِ الۡمَغۡضُوۡبِ عَلَيۡهِمۡ وَلَا الضَّآلِّيۡنَ ۝ ع

الضَّآلِّيۡنَ ۝ (1)	لَا	وَ	عَلَيۡهِمۡ	الۡمَغۡضُوۡبِ	غَيۡرِ	عَلَيۡهِمۡ ۙ۬
بھٹکے ہوئے، گمراہوں (کا)	نہ	اور	ان پر	(ان کا کہ) غضب کیا گیا	نہ	ان پر

نہ کہ ان کا راستہ جن پر غضب ہوا اور نہ بھٹکے ہوؤں کا ۝

آیات: 286 — رکوع: 40

سُوۡرَةُ الۡبَقَرَةِ مدنیۃ

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ

الرَّحِيۡمِ	الرَّحۡمٰنِ	اللّٰهِ	بِسۡمِ
رحمت والا	نہایت مہربان	اللہ	نام سے (شروع)

اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان، رحمت والا ہے۔

قرآن کن لوگوں کے لئے ہدایت ہے

الٓمّٓ ۝ ۱ ذٰلِكَ الۡكِتٰبُ لَا رَيۡبَ ۛۚ فِيۡهِ ۛۚ هُدًى

هُدًى	فِيۡهِ	لَا رَيۡبَ	الۡكِتٰبُ	ذٰلِكَ	الٓمّٓ ۝ ۱ (2)
ہدایت	اس میں	کوئی شک نہیں	خاص کتاب	وہ (بلند رتبہ)	حروفِ مقطعات

وہ بلند رتبہ کتاب جس میں کسی شک کی گنجائش نہیں۔ اس میں

متقین کے اوصاف

لِّلۡمُتَّقِيۡنَ ۝ ۲ الَّذِيۡنَ يُؤۡمِنُوۡنَ بِالۡغَيۡبِ وَ

وَ	بِالۡغَيۡبِ	يُؤۡمِنُوۡنَ	الَّذِيۡنَ	لِّلۡمُتَّقِيۡنَ ۝ ۲
اور	غیب پر	ایمان لاتے ہیں	وہ لوگ جو	پرہیزگاروں، ڈرنے والوں کے لئے

ڈرنے والوں کے لئے ہدایت ہے ۝ وہ لوگ جو بغیر دیکھے ایمان لاتے ہیں اور

(1) …جن پر اللہ تعالیٰ کا غضب ہوا ان سے مراد یہودی یا بد عمل اور بھٹکے ہوؤں سے مراد عیسائی یا بد عقیدہ لوگ ہیں۔

(2) …یہ حروف اللہ تعالیٰ کے راز ہیں اور متشابہات میں سے ہیں، ان کی مراد اللہ تعالیٰ اور اس کا رسول صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ جانتے ہیں اور ہم ان کے حق ہونے پر ایمان لاتے ہیں۔

يُقِيْمُوْنَ الصَّلٰوةَ وَمِمَّا رَزَقْنٰهُمْ يُنْفِقُوْنَۙ ﴿٣﴾

يُقِيْمُوْنَ	الصَّلٰوةَ	وَ	مِمَّا	رَزَقْنٰهُمْ	يُنْفِقُوْنَ ﴿٣﴾ [1]
قائم کرتے ہیں	نماز	اور	(کچھ اس میں) سے جو	ہم نے رزق دیا انہیں	خرچ کرتے ہیں

نماز قائم کرتے ہیں اور ہمارے دیئے ہوئے رزق میں سے کچھ (ہماری راہ میں) خرچ کرتے ہیں ○

وَالَّذِيْنَ يُؤْمِنُوْنَ بِمَاۤ اُنْزِلَ اِلَيْكَ وَمَاۤ

وَ	الَّذِيْنَ	يُؤْمِنُوْنَ	بِمَاۤ	اُنْزِلَ	اِلَيْكَ	وَ	مَاۤ
اور	وہ لوگ جو	ایمان لاتے ہیں	(اس) پر جو	نازل کیا گیا	آپ کی طرف	اور	جو

اور وہ ایمان لاتے ہیں اس پر جو تمہاری طرف نازل کیا اور جو

اُنْزِلَ مِنْ قَبْلِكَۚ وَبِالْاٰخِرَةِ هُمْ يُوْقِنُوْنَؕ ﴿٤﴾ اُولٰٓىٕكَ عَلٰى

اُنْزِلَ	مِنْ	قَبْلِكَ [2]	وَ	بِالْاٰخِرَةِ	هُمْ	يُوْقِنُوْنَ ﴿٤﴾	اُولٰٓىٕكَ	عَلٰى
نازل کیا گیا	سے	آپ سے پہلے	اور	آخرت پر	وہ	یقین رکھتے ہیں	یہ لوگ	پر

تم سے پہلے نازل کیا گیا اور وہ آخرت پر یقین رکھتے ہیں ○ یہی لوگ

هُدًى مِّنْ رَّبِّهِمْۗ وَاُولٰٓىٕكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ﴿٥﴾

هُدًى	مِّنْ	رَّبِّهِمْ	وَ	اُولٰٓىٕكَ	هُمُ	الْمُفْلِحُوْنَ ﴿٥﴾
ہدایت	کی طرف سے	اپنے رب	اور	یہ لوگ	وہ	فلاح، کامیابی پانے والے (ہیں)

اپنے رب کی طرف سے ہدایت پر ہیں اور یہی لوگ کامیابی حاصل کرنے والے ہیں ○

متقی لوگوں کا وصف، دنیا میں ہدایت اور آخرت میں کامیابی

اِنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا سَوَآءٌ عَلَيْهِمْ ءَاَنْذَرْتَهُمْ

اِنَّ	الَّذِيْنَ	كَفَرُوْا	سَوَآءٌ	عَلَيْهِمْ	ءَاَنْذَرْتَهُمْ
بیشک	وہ لوگ جو (جنہوں نے)	کفر کیا	برابر (ہے)	ان پر	کیا آپ ڈرائیں انہیں

بیشک وہ لوگ جن کی قسمت میں کفر ہے ان کے لئے برابر ہے کہ آپ انہیں ڈرائیں

کچھ خاص کافروں کا حال اور ان کا انجام

1 ..... اس سے معلوم ہوا کہ راہِ خدا میں مال خرچ کرنے میں ایسا نہیں ہونا چاہئے کہ اتنا زیادہ مال خرچ کر دیا جائے کہ خرچ کرنے کے بعد آدمی پچھتائے اور نہ ہی خرچ کرنے میں کنجوسی سے کام لیا جائے بلکہ اس میں اعتدال ہونا چاہئے۔

2 ..... اللہ تعالیٰ کی نازل کردہ کتابوں پر ایمان لانے اور قرآن مجید سے پہلی کتابوں کے احکام پر عمل کرنے کی تفصیل تفسیر صراط الجنان، ج 1، ص 68 پر ملاحظہ فرمائیں۔

اَمْ لَمْ تُنْذِرْهُمْ لَا یُؤْمِنُوْنَ ۝۶ خَتَمَ اللّٰهُ عَلٰى

اَمْ	لَمْ تُنْذِرْهُمْ	لَا یُؤْمِنُوْنَ ۝۶	خَتَمَ	اللّٰهُ	عَلٰى
یا	نہ ڈرائیں انہیں	وہ ایمان نہیں لائیں گے	مہر لگادی	اللہ (نے)	پر

یا نہ ڈرائیں، یہ ایمان نہیں لائیں گے ۝ اللہ نے

قُلُوْبِهِمْ وَ عَلٰى سَمْعِهِمْ ؕ وَ عَلٰۤى اَبْصَارِهِمْ غِشَاوَةٌ٘

قُلُوْبِهِمْ	وَ	عَلٰى	سَمْعِهِمْ	وَ	عَلٰۤى	اَبْصَارِهِمْ	غِشَاوَةٌ (1)
ان کے دلوں	اور	پر	ان کے کانوں	اور	پر	ان کی آنکھوں	پردہ (ہے)

ان کے دلوں پر اور ان کے کانوں پر مہر لگادی ہے اور ان کی آنکھوں پر پردہ پڑا ہوا ہے

وَّ لَهُمْ عَذَابٌ عَظِیْمٌ ۝۷ ع وَ مِنَ النَّاسِ مَنْ یَّقُوْلُ

وَّ	لَهُمْ	عَذَابٌ	عَظِیْمٌ ۝۷	وَ	مِنَ	النَّاسِ	مَنْ	یَّقُوْلُ
اور	ان کے لئے (ہے)	عذاب	بہت بڑا	اور	سے	لوگوں	جو	کہتے ہیں

اور ان کے لئے بہت بڑا عذاب ہے ۝ اور کچھ لوگ کہتے ہیں کہ

اٰمَنَّا بِاللّٰهِ وَ بِالْیَوْمِ الْاٰخِرِ وَ مَا هُمْ بِمُؤْمِنِیْنَ ۝۸ ؘ

اٰمَنَّا	بِاللّٰهِ	وَ	بِالْیَوْمِ	الْاٰخِرِ	وَ	مَا	هُمْ	بِمُؤْمِنِیْنَ ۝۸
ہم ایمان لے آئے	اللہ پر	اور	دن پر	آخرت	اور	نہیں	وہ	ایمان والے

ہم اللہ پر اور آخرت کے دن پر ایمان لے آئے ہیں حالانکہ وہ ایمان والے نہیں ہیں ۝

یُخٰدِعُوْنَ اللّٰهَ وَ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا ۚ وَ مَا یَخْدَعُوْنَ

یُخٰدِعُوْنَ (2)	اللّٰهَ	وَ	الَّذِیْنَ	اٰمَنُوْا	وَ	مَا یَخْدَعُوْنَ
وہ فریب دینا چاہتے ہیں	اللہ (کو)	اور	ان کو جو	ایمان لائے	اور	فریب نہیں دیتے

یہ لوگ اللہ کو اور ایمان والوں کو فریب دینا چاہتے ہیں حالانکہ یہ

ع ۱ — وقف لازم

اعلانیہ کافروں کے بعد منافقوں کے اعمال و احوال کا بیان

(1)... کافروں کے دلوں اور کانوں پر مہر لگنا اور آنکھوں پر پردہ پڑ جانا ان کے کفر و عناد، سرکشی، اور انبیاء کرام عَلَیْہِمُ السَّلَام کی عداوت کے انجام کے طور پر تھا ورنہ ان پر ہدایت کی راہیں شروع سے بند نہ تھیں۔

(2)... اللہ تعالیٰ اس سے پاک ہے کہ کوئی اسے دھوکا دے سکے، یہاں اللہ تعالیٰ کو فریب دینے سے مراد اس کے حبیب صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کو دھوکا دینے کی کوشش کرنا ہے۔

اِلَّاۤ اَنْفُسَهُمْ وَ مَا یَشْعُرُوْنَ ﴿۹﴾ فِیْ قُلُوْبِهِمْ مَّرَضٌ ۙ

اِلَّاۤ	اَنْفُسَهُمْ	وَ	مَا یَشْعُرُوْنَ ﴿۹﴾	فِیْ قُلُوْبِهِمْ	مَّرَضٌ (1)
مگر	اپنی جانوں (کو)	اور	وہ شعور نہیں رکھتے	ان کے دلوں میں	بیماری (ہے)

صرف اپنے آپ کو فریب دے رہے ہیں اور انہیں شعور نہیں ○ ان کے دلوں میں بیماری ہے

فَزَادَهُمُ اللّٰهُ مَرَضًا ۚ وَ لَهُمْ عَذَابٌ اَلِیْمٌ ۙ۬

فَزَادَهُمُ	اللّٰهُ	مَرَضًا	وَ	لَهُمْ	عَذَابٌ	اَلِیْمٌ
تو بڑھادی ان کی	اللہ (نے)	بیماری	اور	ان کے لئے (ہے)	عذاب	دردناک

تو اللہ نے ان کی بیماری میں اور اضافہ کردیا اور ان کے لئے

بِمَا كَانُوْا یَكْذِبُوْنَ ﴿۱۰﴾ وَ اِذَا قِیْلَ لَهُمْ لَا تُفْسِدُوْا

منافقوں کا اصلاح کے نام پر فساد

بِمَا	كَانُوْا یَكْذِبُوْنَ ﴿۱۰﴾	وَ	اِذَا	قِیْلَ	لَهُمْ	لَا تُفْسِدُوْا
(اس) وجہ سے جو	وہ جھوٹ بولتے تھے	اور	جب	کہا جائے	ان سے	تم فساد نہ کرو

ان کے جھوٹ بولنے کی وجہ سے دردناک عذاب ہے ○ اور جب ان سے کہا جائے کہ زمین میں فساد نہ کرو

فِی الْاَرْضِ ۙ قَالُوْۤا اِنَّمَا نَحْنُ مُصْلِحُوْنَ ﴿۱۱﴾ اَلَاۤ

فِی الْاَرْضِ	قَالُوْۤا	اِنَّمَا	نَحْنُ	مُصْلِحُوْنَ ﴿۱۱﴾	اَلَاۤ
زمین میں	وہ کہتے ہیں	صرف	ہم (تو)	اصلاح کرنے والے (ہیں)	سن لو

تو کہتے ہیں ہم تو صرف اصلاح کرنے والے ہیں ○ سن لو:

اِنَّهُمْ هُمُ الْمُفْسِدُوْنَ وَ لٰكِنْ لَّا یَشْعُرُوْنَ ﴿۱۲﴾ وَ اِذَا

صحابہ پر اعتراض اور اس کا جواب

اِنَّهُمْ	هُمُ	الْمُفْسِدُوْنَ (2)	وَ	لٰكِنْ	لَّا یَشْعُرُوْنَ ﴿۱۲﴾	وَ	اِذَا
بیشک وہ	وہ	فساد کرنے والے	اور	لیکن	وہ شعور نہیں رکھتے	اور (حالانکہ)	جب

بیشک یہی لوگ فساد پھیلانے والے ہیں مگر انہیں (اس کا) شعور نہیں ○ اور جب

(1)...... یہاں قلبی مرض سے مراد منافقوں کی منافقت اور حضور پُرنور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّمَ سے بغض کی بیماری ہے۔ معلوم ہوا کہ بدعقیدگی روحانی زندگی کے لیے تباہ کن ہے نیز حضور اقدس صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کی عظمت وشان سے جلنے والا دل کا بیمار ہے۔

(2)...... منافقوں کے طرزِ عمل سے واضح ہوا کہ عام فسادیوں سے بڑے فسادی وہ ہیں جو فساد پھیلائیں اور اسے اصلاح کا نام دیں۔ ہمارے معاشرے میں ایسے لوگوں کی کمی نہیں جو اصلاح کے نام پر فساد پھیلاتے اور بدترین کاموں کو اچھے ناموں سے تعبیر کرتے ہیں۔

قِيْلَ لَهُمْ اٰمِنُوْا كَمَاۤ اٰمَنَ النَّاسُ قَالُوْۤا اَنُؤْمِنُ

قِيْلَ	لَهُمْ	اٰمِنُوْا	كَمَاۤ	اٰمَنَ	النَّاسُ [1]	قَالُوْۤا	اَنُؤْمِنُ
کہا جائے	ان سے	ایمان لاؤ	جیسے	ایمان لائے	لوگ	کہتے ہیں	کیا ہم ایمان لائیں

ان سے کہا جائے کہ تم اسی طرح ایمان لاؤ جیسے اور لوگ ایمان لائے تو کہتے ہیں: کیا ہم

كَمَاۤ اٰمَنَ السُّفَهَآءُ ؕ اَلَاۤ اِنَّهُمْ هُمُ السُّفَهَآءُ وَ لٰكِنْ

كَمَاۤ	اٰمَنَ	السُّفَهَآءُ	اَلَاۤ	اِنَّهُمْ	هُمُ	السُّفَهَآءُ [2]	وَ	لٰكِنْ
جیسے	ایمان لائے	بیوقوف	سن لو	بیشک وہ	وہ	بیوقوف	اور	لیکن

بیوقوفوں کی طرح ایمان لائیں؟ سن لو: بیشک یہی لوگ بیوقوف ہیں مگر یہ

منافقوں کا دوغلا پن اور مسلمانوں کا مذاق اڑانا

لَّا يَعْلَمُوْنَ ﴿۱۳﴾ وَ اِذَا لَقُوا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا قَالُوْۤا اٰمَنَّا ۚۖ

لَّا يَعْلَمُوْنَ ﴿۱۳﴾	وَ	اِذَا	لَقُوا	الَّذِيْنَ	اٰمَنُوْا	قَالُوْۤا	اٰمَنَّا
وہ نہیں جانتے	اور	جب	وہ ملتے ہیں	ان سے جو	ایمان لائے	(تو) کہتے ہیں	ہم ایمان لے آئے

جانتے نہیں ○ اور جب یہ ایمان والوں سے ملتے ہیں تو کہتے ہیں: ہم ایمان لاچکے ہیں

وَ اِذَا خَلَوْا اِلٰى شَيٰطِيْنِهِمْ ۙ قَالُوْۤا

وَ	اِذَا	خَلَوْا	اِلٰى	شَيٰطِيْنِهِمْ	قَالُوْۤا
اور	جب	وہ تنہا ہوتے ہیں، خلوت میں ہوتے ہیں	کی طرف	اپنے شیطانوں	(تو) کہتے ہیں

اور جب اپنے شیطانوں کے پاس تنہائی میں جاتے ہیں تو کہتے ہیں

منافقوں کی سزا

اِنَّا مَعَكُمْ ۙ اِنَّمَا نَحْنُ مُسْتَهْزِءُوْنَ ﴿۱۴﴾ اَللّٰهُ

اِنَّا	مَعَكُمْ	اِنَّمَا	نَحْنُ	مُسْتَهْزِءُوْنَ ﴿۱۴﴾	اَللّٰهُ
بیشک ہم	تمہارے ساتھ (ہیں)	صرف	ہم	مذاق کرنے والے (ہیں)	اللہ

کہ ہم تمہارے ساتھ ہیں، ہم تو صرف ہنسی مذاق کرتے ہیں ○ اللہ

(1)...... اس آیت میں بزرگانِ دین کی طرح ایمان لانے کے حکم سے معلوم ہوا کہ ان کی پیروی کرنے والے نجات والے جبکہ ان کے راستے سے ہٹنے والے منافقین کے راستے پر ہیں اور یہ بھی معلوم ہوا کہ ان بزرگوں پر طعن و تشنیع کرنے والے بہت پہلے سے چلتے آرہے ہیں۔

(2)...... معلوم ہوا کہ تاجدارِ رسالت صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کے صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان اللہ تعالیٰ کی بارگاہ کے ایسے مقبول بندے ہیں کہ ان کی گستاخی کرنے والوں کو اللہ تعالیٰ نے خود جواب دیا ہے۔

منافقوں کی حالت کا دو مثالوں کے ذریعے بیان: پہلی مثال

يَسْتَهْزِئُ بِهِمْ وَ يَمُدُّهُمْ فِيْ طُغْيَانِهِمْ يَعْمَهُوْنَ ﴿۱۵﴾

يَسْتَهْزِئُ (1)	بِهِمْ	وَ	يَمُدُّهُمْ	فِيْ طُغْيَانِهِمْ	يَعْمَهُوْنَ ﴿۱۵﴾
مذاق کی سزا دے گا	ان کو	اور	مہلت دے رہا ہے، انہیں (کہ)	اپنی سرکشی میں	بھٹکتے رہیں

ان کی ہنسی مذاق کا انہیں بدلہ دے گا اور (ابھی) وہ انہیں مہلت دے رہا ہے کہ یہ اپنی سرکشی میں بھٹکتے رہیں ○

أُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ اشْتَرَوُا الضَّلٰلَةَ بِالْهُدٰى ۪ فَمَا رَبِحَتْ

أُولٰٓئِكَ	الَّذِيْنَ	اشْتَرَوُا	الضَّلٰلَةَ	بِالْهُدٰى	فَمَا رَبِحَتْ
یہ لوگ (وہ ہیں)	جنہوں نے	خریدلی	گمراہی	ہدایت کے بدلے	تو نفع نہ دیا

یہی وہ لوگ ہیں جنہوں نے ہدایت کے بدلے گمراہی خریدلی تو ان کی تجارت نے کوئی نفع نہ دیا

تِّجَارَتُهُمْ وَمَا كَانُوْا مُهْتَدِيْنَ ﴿۱۶﴾ مَثَلُهُمْ كَمَثَلِ

تِّجَارَتُهُمْ	وَ	مَا كَانُوْا	مُهْتَدِيْنَ ﴿۱۶﴾	مَثَلُهُمْ	كَمَثَلِ
ان کی تجارت (نے)	اور	وہ نہیں تھے	ہدایت والے	ان کی مثال (ایسی)	جیسے مثال

اور یہ لوگ راہ جانتے ہی نہیں تھے ○ ان کی مثال اس شخص کی طرح ہے

الَّذِی اسْتَوْقَدَ نَارًا ۚ فَلَمَّآ اَضَآءَتْ مَا حَوْلَهٗ

الَّذِیْ	اسْتَوْقَدَ	نَارًا	فَلَمَّآ	اَضَآءَتْ	مَا	حَوْلَهٗ
(اس کی) جس نے	جلائی	آگ	تو جب	اس نے روشن کر دیا	جو	اس کے ارد گرد (تھا)

جس نے آگ روشن کی پھر جب اس آگ نے اس کے آس پاس کو روشن کر دیا

ذَهَبَ اللّٰهُ بِنُوْرِهِمْ وَتَرَكَهُمْ فِيْ ظُلُمٰتٍ لَّا يُبْصِرُوْنَ ﴿۱۷﴾

ذَهَبَ	اللّٰهُ	بِنُوْرِهِمْ	وَ	تَرَكَهُمْ	فِيْ	ظُلُمٰتٍ	لَّا يُبْصِرُوْنَ ﴿۱۷﴾
لے گیا	اللہ	ان کے نور کو	اور	چھوڑ دیا انہیں	میں	تاریکیوں	وہ نہیں دیکھتے

تو اللہ ان کا نور لے گیا اور انہیں تاریکیوں میں چھوڑ دیا، انہیں کچھ دکھائی نہیں دے رہا ○

(1)۔۔۔ اللہ تعالیٰ استہزاء یعنی ہنسی مذاق سے پاک ہے، عربی زبان میں بعض اوقات کسی عمل کا بدلہ دینے کو اسی لفظ سے تعبیر کر دیا جاتا ہے اور یہاں یہی مراد ہے کہ اللہ تعالیٰ منافقوں کو ان کے استہزاء کا بدلہ دے گا۔

منافقوں کی حالت کی دوسری مثال

صُمٌّۢ بُكْمٌ عُمْیٌ فَهُمْ لَا یَرْجِعُوْنَ ۟ۙ(۱۸) اَوْ كَصَیِّبٍ مِّنَ

صُمٌّۢ	بُكْمٌ	عُمْیٌ (1)	فَهُمْ	لَا یَرْجِعُوْنَ (۱۸)	اَوْ	كَصَیِّبٍ	مِّنَ
بہرے	گونگے	اندھے	پس وہ	نہیں لوٹیں گے	یا	جیسے تیز بارش (ہو)	سے

بہرے، گونگے، اندھے ہیں پس یہ لوٹ کر نہیں آئیں گے ○ یا (ان کی مثال) آسمان سے اترنے والی بارش کی طرح ہے

السَّمَآءِ فِیْهِ ظُلُمٰتٌ وَّ رَعْدٌ وَّ بَرْقٌ ۚ یَجْعَلُوْنَ اَصَابِعَهُمْ

السَّمَآءِ	فِیْهِ	ظُلُمٰتٌ	وَّ	رَعْدٌ	وَّ	بَرْقٌ	یَجْعَلُوْنَ	اَصَابِعَهُمْ
آسمان	اس میں	تاریکیاں	اور	گرج	اور	چمک (ہے)	ڈال رہے ہیں	اپنی انگلیاں

جس میں تاریکیاں اور گرج اور چمک ہے۔ یہ زوردار کڑک کی وجہ سے

فِیْۤ اٰذَانِهِمْ مِّنَ الصَّوَاعِقِ حَذَرَ الْمَوْتِ ؕ وَ اللّٰهُ

فِیْۤ	اٰذَانِهِمْ	مِّنَ	الصَّوَاعِقِ	حَذَرَ الْمَوْتِ	وَ	اللّٰهُ
میں	اپنے کانوں	سے	زوردار کڑک	موت کے ڈر (سے)	اور	اللہ

موت کے ڈر سے اپنے کانوں میں انگلیاں ٹھونس رہے ہیں حالانکہ اللہ

مُحِیْطٌۢ بِالْكٰفِرِیْنَ(۱۹) یَكَادُ الْبَرْقُ یَخْطَفُ اَبْصَارَهُمْ ؕ

مُحِیْطٌۢ	بِالْكٰفِرِیْنَ (۱۹)	یَكَادُ	الْبَرْقُ	یَخْطَفُ	اَبْصَارَهُمْ
گھیرے ہوئے (ہے)	کافروں کو	قریب ہے	بجلی	اچک کر لے جائے	ان کی نگاہیں

کافروں کو گھیرے ہوئے ہے ○ بجلی یوں معلوم ہوتی ہے کہ ان کی نگاہیں اچک کر لے جائے گی۔

كُلَّمَاۤ اَضَآءَ لَهُمْ مَّشَوْا فِیْهِ ۙۗ وَ اِذَاۤ اَظْلَمَ عَلَیْهِمْ

كُلَّمَاۤ	اَضَآءَ	لَهُمْ	مَّشَوْا	فِیْهِ	وَ	اِذَاۤ	اَظْلَمَ	عَلَیْهِمْ
جب کبھی	روشنی ہوئی	ان کے لئے	چلنے لگے	اس میں	اور	جب	اندھیرا ہوا	ان پر

(حالت یہ کہ) جب کچھ روشنی ہوئی تو اس میں چلنے لگے اور جب ان پر اندھیرا چھا گیا

(1)... منافقوں کو اللہ تعالیٰ نے ہدایت پر قدرت بخشی لیکن انہوں نے اس سے فائدہ نہ اٹھایا اور جب وہ حق کو سننے، ماننے، کہنے اور دیکھنے سے محروم ہو گئے تو کان، زبان، آنکھ سب بے کار ہیں۔

قَامُوْا ؕ وَلَوْ شَآءَ اللّٰهُ لَذَهَبَ بِسَمْعِهِمْ وَ

قَامُوْا	وَ	لَوْ	شَآءَ	اللّٰهُ	لَذَهَبَ	بِسَمْعِهِمْ	وَ
کھڑے ہوگئے	اور	اگر	چاہتا	اللہ	ضرور لے جاتا، سلب کرلیتا	ان کے کان	اور

تو کھڑے رہ گئے اور اگر اللہ چاہتا تو ان کے کان اور

اَبْصَارِهِمْ ؕ اِنَّ اللّٰهَ عَلٰى كُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ ۠﴿۲۰﴾ یٰۤاَیُّهَا النَّاسُ اعْبُدُوْا

اَبْصَارِهِمْ	اِنَّ	اللّٰهَ	عَلٰى كُلِّ شَیْءٍ	قَدِیْرٌ ﴿۲۰﴾ (1)	یٰۤاَیُّهَا	النَّاسُ	اعْبُدُوْا (2)
ان کی آنکھیں	بیشک	اللہ	ہر چیز پر	قادر (ہے)	اے	لوگو	عبادت کرو

آنکھیں سلب کرلیتا۔ بیشک اللہ ہر شے پر قادر ہے ○ اے لوگو! اپنے رب کی عبادت کرو

رَبَّكُمُ الَّذِیْ خَلَقَكُمْ وَ الَّذِیْنَ مِنْ قَبْلِكُمْ لَعَلَّكُمْ

رَبَّكُمُ	الَّذِیْ	خَلَقَكُمْ	وَ	الَّذِیْنَ	مِنْ	قَبْلِكُمْ	لَعَلَّكُمْ
اپنے رب (کی)	جس نے	تمہیں پیدا کیا	اور	ان لوگوں کو جو	سے	تم سے پہلے (تھے)	تا کہ تم

جس نے تمہیں اور تم سے پہلے لوگوں کو پیدا کیا۔ یہ امید کرتے ہوئے (عبادت کرو) کہ

تَتَّقُوْنَ ﴿۲۱﴾ الَّذِیْ جَعَلَ لَكُمُ الْاَرْضَ فِرَاشًا وَّ السَّمَآءَ

تَتَّقُوْنَ ﴿۲۱﴾	الَّذِیْ	جَعَلَ	لَكُمُ	الْاَرْضَ	فِرَاشًا	وَّ	السَّمَآءَ
پرہیزگار بن جاؤ	جس نے	بنائی	تمہارے لئے	زمین	بچھونا	اور	آسمان

تمہیں پرہیزگاری مل جائے ○ جس نے تمہارے لئے زمین کو بچھونا اور آسمان کو

بِنَآءً ۪ وَّ اَنْزَلَ مِنَ السَّمَآءِ مَآءً فَاَخْرَجَ بِهٖ مِنَ

بِنَآءً	وَّ	اَنْزَلَ	مِنَ	السَّمَآءِ	مَآءً	فَاَخْرَجَ	بِهٖ	مِنَ
چھت	اور	نازل کیا	سے	آسمان	پانی	پھر اس نے نکالا	اس کے ذریعے	سے

چھت بنایا اور اس نے آسمان سے پانی اتارا پھر اس پانی کے ذریعے

عبادتِ الٰہی کا حکم اور اس کے مستحقِ عبادت ہونے کے اسباب

ع ۲

(1)...ہر ممکن چیز شے میں داخل ہے اور ہر شے اللہ تعالیٰ کی قدرت میں ہے اور جو چیز محال ہے اس میں یہ صلاحیت نہیں اللہ تعالیٰ کی قدرت کے تحت آسکے۔

(2)...عبادت اس انتہائی تعظیم کا نام ہے جو بندہ اپنی عبدیت یعنی بندہ ہونے اور معبود کی اُلوہیت یعنی معبود ہونے کے اعتقاد اور اعتراف کے ساتھ بجالائے۔ یہاں عبادت توحید اور اس کے علاوہ اپنی تمام قسموں کو شامل ہے۔

الثَّمَرٰتِ رِزْقًا لَّكُمْ ۚ فَلَا تَجْعَلُوْا لِلّٰهِ اَنْدَادًا وَّ اَنْتُمْ

الثَّمَرٰتِ	رِزْقًا	لَّكُمْ	فَلَا تَجْعَلُوْا	لِلّٰهِ	اَنْدَادًا	وَّ	اَنْتُمْ
پھلوں	رزق	تمہارے لئے	تو نہ بناؤ	اللہ کے لئے	شریک	اور	تم

تمہارے کھانے کے لئے کئی پھل پیدا کئے تو تم جان بوجھ کر اللہ کے شریک

تَعْلَمُوْنَ ﴿۲۲﴾ وَ اِنْ كُنْتُمْ فِیْ رَیْبٍ مِّمَّا نَزَّلْنَا عَلٰى

تَعْلَمُوْنَ ﴿۲۲﴾	وَ	اِنْ	كُنْتُمْ	فِیْ رَیْبٍ	مِّمَّا	نَزَّلْنَا	عَلٰى
جانتے ہو	اور	اگر	تم ہو	شک میں	(اس) سے جو	ہم نے نازل کیا، اتارا	پر

نہ بناؤ ○ اور اگر تمہیں اس کتاب کے بارے میں کوئی شک ہو جو ہم نے اپنے خاص بندے پر نازل کی ہے

عَبْدِنَا فَاْتُوْا بِسُوْرَةٍ مِّنْ مِّثْلِهٖ ۪ وَ ادْعُوْا

عَبْدِنَا	فَاْتُوْا	بِسُوْرَةٍ	مِّنْ	مِّثْلِهٖ	وَ	ادْعُوْا
اپنے بندے	تو لے آؤ	ایک سورت	سے	اس کی مثل، اس جیسی	اور	بلالو

تو تم اس جیسی ایک سورت بنا لاؤ اور

شُهَدَآءَكُمْ مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِیْنَ ﴿۲۳﴾ فَاِنْ

شُهَدَآءَكُمْ	مِّنْ	دُوْنِ اللّٰهِ	اِنْ	كُنْتُمْ	صٰدِقِیْنَ ﴿۲۳﴾ (1)	فَاِنْ
اپنے مددگاروں (کو)	سے	اللہ کے علاوہ	اگر	تم ہو	سچے	پھر اگر

اللہ کے علاوہ اپنے سب مددگاروں کو بلالو اگر تم سچے ہو ○ پھر اگر

لَّمْ تَفْعَلُوْا وَ لَنْ تَفْعَلُوْا فَاتَّقُوا النَّارَ الَّتِیْ وَقُوْدُهَا النَّاسُ

لَّمْ تَفْعَلُوْا	وَ	لَنْ تَفْعَلُوْا	فَاتَّقُوا	النَّارَ	الَّتِیْ	وَقُوْدُهَا	النَّاسُ
تم نے نہ کیا	اور	ہرگز نہ کرسکو گے	تو ڈرو	آگ (سے)	جو	اس کا ایندھن	آدمی

تم یہ نہ کرسکو اور تم ہرگز نہ کرسکو گے تو اس آگ سے ڈرو جس کا ایندھن آدمی

حقانیت قرآن پر منکروں کو چیلنج اور غیب کی خبر کہ کفار اس چیلنج کو پورا نہیں کر پائیں گے

(1)......یہ چیلنج قیامت تک تمام انسانوں کے لئے ہے، آج بھی قرآن کو محمد مصطفٰی صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کی تصنیف کہنے والے کفار تو بہت ہیں مگر قرآن کی مثل ایک آیت بنانے والا آج تک کوئی سامنے نہیں آیا اور جس نے اس کا دعویٰ کیا اس کا پول خود ہی چند دنوں میں کھل گیا۔

باعمل مسلمانوں کو جنت کی بشارت اور جنتی نعمتوں کا بیان

وَالْحِجَارَةُ ۚ اُعِدَّتْ لِلْكٰفِرِيْنَ ﴿۲۴﴾ وَبَشِّرِ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا

اٰمَنُوْا	الَّذِيْنَ	بَشِّرِ	وَ	لِلْكٰفِرِيْنَ ﴿۲۴﴾ (2)	اُعِدَّتْ (1)	الْحِجَارَةُ	وَ
ایمان لائے	ان کو جو	خوشخبری دو	اور	کافروں کے لئے	تیار کی گئی (ہے)	پتھر (ہیں)	اور

اور پتھر ہیں۔ وہ کافروں کے لئے تیار کی گئی ہے ○ اور ان لوگوں کو خوشخبری دو جو ایمان لائے

وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ اَنَّ لَهُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا

تَحْتِهَا	مِنْ	تَجْرِيْ	جَنّٰتٍ	لَهُمْ	اَنَّ	الصّٰلِحٰتِ	عَمِلُوا	وَ
ان کے نیچے	سے	بہتی ہیں	جنتیں، باغات	ان کے لئے	کہ	نیک، اچھے	عمل کئے	اور

اور انہوں نے اچھے عمل کئے کہ ان کے لئے ایسے باغات ہیں جن کے نیچے

الْاَنْهٰرُ ؕ كُلَّمَا رُزِقُوْا مِنْهَا مِنْ ثَمَرَةٍ رِّزْقًا ۙ قَالُوْا

قَالُوْا	رِّزْقًا	ثَمَرَةٍ	مِنْ	مِنْهَا	رُزِقُوْا	كُلَّمَا	الْاَنْهٰرُ
کہیں گے	کھانے کو	پھل	سے (کوئی)	ان (باغوں) سے	انہیں دیا جائے گا	جب کبھی	نہریں

نہریں بہہ رہی ہیں۔ جب انہیں ان باغوں سے کوئی پھل کھانے کو دیا جائے گا تو کہیں گے،

هٰذَا الَّذِيْ رُزِقْنَا مِنْ قَبْلُ ۙ وَاُتُوْا بِهٖ

بِهٖ	اُتُوْا	وَ	قَبْلُ	مِنْ	رُزِقْنَا	الَّذِيْ	هٰذَا
اس کے ساتھ	انہیں دیا گیا	اور (حالانکہ)	پہلے	سے	ہمیں دیا گیا	(وہی ہے) جو	یہ

یہ تو وہی رزق ہے جو ہمیں پہلے دیا گیا تھا حالانکہ انہیں

مُتَشَابِهًا ؕ وَلَهُمْ فِيْهَآ اَزْوَاجٌ مُّطَهَّرَةٌ ۙ وَّهُمْ فِيْهَا

فِيْهَا	هُمْ	وَّ	مُّطَهَّرَةٌ	اَزْوَاجٌ	فِيْهَآ	لَهُمْ	وَ	مُتَشَابِهًا
ان (باغوں) میں	وہ	اور	پاکیزہ	بیویاں	ان (باغوں) میں	ان کے لئے	اور	ملتا جلتا

ملتا جلتا پھل (پہلے) دیا گیا تھا اور ان (جنتیوں) کے لئے ان باغوں میں پاکیزہ بیویاں ہوں گی اور وہ ان باغوں میں

(1)...... اس سے معلوم ہوا کہ دوزخ پیدا ہو چکی ہے کیونکہ یہاں ماضی کے الفاظ ہیں۔

(2)...... "کافروں کے لئے" فرمانے میں یہ بھی اشارہ ہے کہ مومنین اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے جہنم میں ہمیشہ کے داخلے سے محفوظ رہیں گے کیونکہ جہنم بطورِ خاص کافروں کے لئے پیدا کی گئی ہے۔

قرآن مجید میں بیان کی گئی مثالوں کا مقصد اور انہیں سن کر مسلمانوں اور کافروں کے طرزِ عمل میں فرق

خٰلِدُوْنَ ۝۲۵ اِنَّ اللّٰهَ لَا یَسْتَحْیٖۤ اَنْ یَّضْرِبَ مَثَلًا

خٰلِدُوْنَ ۝۲۵	اِنَّ	اللّٰهَ	لَا یَسْتَحْیٖۤ (1)	اَنْ	یَّضْرِبَ	مَثَلًا
ہمیشہ رہنے والے	بیشک	اللہ	حیا نہیں فرماتا	کہ	ذکر فرمائے، بیان کرے	مثال

ہمیشہ رہیں گے ○ بیشک اللہ اس سے حیا نہیں فرماتا کہ مثال سمجھانے کے لئے کیسی ہی چیز کا ذکر فرمائے

مَّا بَعُوْضَةً فَمَا فَوْقَهَا ؕ فَاَمَّا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا

مَّا	بَعُوْضَةً	فَمَا	فَوْقَهَا	فَاَمَّا	الَّذِیْنَ	اٰمَنُوْا
کوئی سی	مچھر (کی)	یا جو	اس سے اوپر	پس بہر حال	وہ لوگ جو	ایمان لائے

مچھر ہو یا اس سے بڑھ کر۔ بہر حال ایمان والے

فَیَعْلَمُوْنَ اَنَّهُ الْحَقُّ مِنْ رَّبِّهِمْ ۚ وَ اَمَّا الَّذِیْنَ

فَیَعْلَمُوْنَ	اَنَّهُ	الْحَقُّ	مِنْ	رَّبِّهِمْ	وَ	اَمَّا	الَّذِیْنَ
تو وہ جانتے ہیں	کہ وہ	حق (ہے)	کی طرف سے	ان کے رب	اور	بہر حال	وہ لوگ جو

تو جانتے ہیں کہ یہ ان کے رب کی طرف سے حق ہے اور رہے

وقف لازم

كَفَرُوْا فَیَقُوْلُوْنَ مَاذَاۤ اَرَادَ اللّٰهُ بِهٰذَا مَثَلًا ۘ یُضِلُّ

كَفَرُوْا	فَیَقُوْلُوْنَ	مَاذَاۤ	اَرَادَ	اللّٰهُ	بِهٰذَا مَثَلًا	یُضِلُّ
کافر ہوئے	تو وہ کہتے ہیں	کیا	ارادہ کیا	اللہ (نے)	اس مثال کے ساتھ	وہ گمراہ کرتا ہے

کافر تو وہ کہتے ہیں، اس مثال سے اللہ کی مراد کیا ہے؟ اللہ بہت سے

بِهٖ كَثِیْرًا ۙ وَّ یَهْدِیْ بِهٖ كَثِیْرًا ؕ

بِهٖ	كَثِیْرًا (2)	وَّ	یَهْدِیْ	بِهٖ	كَثِیْرًا
اس کے ذریعے	بہت سے (لوگوں کو)	اور	ہدایت دیتا ہے	اس کے ذریعے	بہت سے (لوگوں کو)

لوگوں کو اس کے ذریعے گمراہ کرتا ہے اور بہت سے لوگوں کو ہدایت عطا فرماتا ہے

(1)…حیا کا معنی ہے "بدنامی اور برائی کے خوف سے دل میں کسی کام سے رکاوٹ پیدا ہونا" اللہ تعالیٰ اس سے پاک ہے اور یہاں اس سے مراد "مثالیں بیان کرنے کو نہ چھوڑنا" ہے۔

(2)…نزول قرآن کا اصل مقصد ہدایت دینا ہے لیکن بہت سے لوگ اس کا انکار کر کے، یا مذاق اڑا کر، یا غلط معنی مراد لے کر گمراہ ہو جاتے ہیں، اس اعتبار سے یہاں قرآن کے ذریعے گمراہ کرنے کا فرمایا گیا ہے۔

فاسقوں کی تین علامات: عہد شکنی، قطع تعلقی اور فساد پھیلانا

وَمَا يُضِلُّ بِهٖٓ اِلَّا الْفٰسِقِيْنَ ﴿۲۶﴾ لا الَّذِيْنَ يَنْقُضُوْنَ

وَ	مَا يُضِلُّ	بِهٖٓ	اِلَّا	الْفٰسِقِيْنَ ﴿۲۶﴾	الَّذِيْنَ	يَنْقُضُوْنَ
اور	وہ نہیں گمراہ کرتا	اس کے ذریعے	مگر	فاسقوں، نافرمانوں (کو)	وہ لوگ جو	توڑ دیتے ہیں

اور وہ اس کے ذریعے صرف نافرمانوں ہی کو گمراہ کرتا ہے ○ وہ لوگ جو

عَهْدَ اللّٰهِ مِنْۢ بَعْدِ مِيْثَاقِهٖ ۪ وَيَقْطَعُوْنَ

عَهْدَ	اللّٰهِ	مِنْۢ	بَعْدِ	مِيْثَاقِهٖ	وَ	يَقْطَعُوْنَ
عہد، وعدہ	اللہ (کا)	سے	بعد	اس کے مضبوط ہونے، پختہ ہونے (کے)	اور	کاٹتے ہیں

اللہ کے وعدے کو پختہ ہونے کے بعد توڑ ڈالتے ہیں اور اس چیز کو کاٹتے ہیں

مَآ اَمَرَ اللّٰهُ بِهٖٓ اَنْ يُّوْصَلَ وَيُفْسِدُوْنَ فِى الْاَرْضِ ط

مَآ	اَمَرَ	اللّٰهُ	بِهٖٓ	اَنْ يُّوْصَلَ	وَ	يُفْسِدُوْنَ	فِى الْاَرْضِ
جسے	حکم دیا	اللہ (نے)	اس کا	کہ اسے جوڑا جائے	اور	فساد کرتے ہیں	زمین میں

جس کے جوڑنے کا اللہ نے حکم دیا ہے اور زمین میں فساد پھیلاتے ہیں

قدرتِ الٰہی کی نشانیاں: انسان کی تخلیق، اس کے لئے موت وحیات اور زمین و آسمان کی پیدائش

اُولٰٓئِكَ هُمُ الْخٰسِرُوْنَ ﴿۲۷﴾ كَيْفَ تَكْفُرُوْنَ بِاللّٰهِ وَ

اُولٰٓئِكَ	هُمُ	الْخٰسِرُوْنَ ﴿۲۷﴾	كَيْفَ	تَكْفُرُوْنَ	بِاللّٰهِ	وَ
یہ لوگ	وہ	خسارہ، نقصان اٹھانے والے	کیسے	تم کفر کرتے ہو	اللہ کے ساتھ	اور (حالانکہ)

تو یہی لوگ نقصان اٹھانے والے ہیں ○ تم کیسے اللہ کے منکر ہوسکتے ہو حالانکہ

كُنْتُمْ اَمْوَاتًا فَاَحْيَاكُمْ ۚ ثُمَّ يُمِيْتُكُمْ ثُمَّ

كُنْتُمْ	اَمْوَاتًا	فَاَحْيَاكُمْ (1)	ثُمَّ	يُمِيْتُكُمْ	ثُمَّ
تم تھے	مردہ	تو اس نے زندہ کیا تمہیں	پھر	موت دے گا تمہیں	پھر

تم مردہ تھے تو اس نے تمہیں پیدا کیا پھر

(1) ...... اس آیت میں غور کریں تو ہم مسلمانوں کے لئے بھی نصیحت ہے کہ ہم بھی کچھ نہ تھے لیکن اللہ تعالیٰ نے ہمیں زندگی عطا کی اور زندگی گزارنے کے لوازمات اور نعمتوں سے نوازا تو اس کی عطاؤں سے فائدہ اٹھا کر اس کی یاد سے غافل ہونا اور ناشکری اور غفلت کی زندگی گزارنا کسی طرح ہمارے شایانِ شان نہیں ہے۔

يُحْيِيْكُمْ ثُمَّ اِلَيْهِ تُرْجَعُوْنَ ﴿۲۸﴾ هُوَ الَّذِيْ خَلَقَ

يُحْيِيْكُمْ	ثُمَّ	اِلَيْهِ	تُرْجَعُوْنَ ﴿۲۸﴾	هُوَ	الَّذِيْ	خَلَقَ
زندہ کرے گا تمہیں	پھر	اس کی طرف	تم لوٹائے جاؤ گے	وہ	جس نے	پیدا کیا، بنایا

وہ تمہیں موت دے گا پھر تمہیں زندہ کرے گا پھر اسی کی طرف تمہیں لوٹایا جائے گا ○ وہی ہے جس نے

لَكُمْ مَّا فِي الْاَرْضِ جَمِيْعًا ۗ ثُمَّ اسْتَوٰٓى اِلَى السَّمَآءِ

لَكُمْ	مَا(1)	فِي الْاَرْضِ	جَمِيْعًا	ثُمَّ	اسْتَوٰٓى	اِلَى	السَّمَآءِ
تمہارے لئے	جو	زمین میں	سب	پھر	قصد فرمایا	کی طرف	آسمان

جو کچھ زمین میں ہے سب تمہارے لئے بنایا پھر اس نے آسمان کے بنانے کا قصد فرمایا

فَسَوّٰىهُنَّ سَبْعَ سَمٰوٰتٍ ؕ وَهُوَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمٌ ﴿۲۹﴾ ع وَاِذْ ع ۳

فَسَوّٰىهُنَّ	سَبْعَ	سَمٰوٰتٍ	وَ	هُوَ	بِكُلِّ شَيْءٍ	عَلِيْمٌ ﴿۲۹﴾	وَ	اِذْ
تو ٹھیک بنایا انہیں	سات	آسمان	اور	وہ	ہر چیز کو	جاننے والا	اور	جب

تو ٹھیک سات آسمان بنائے اور وہ ہر شے کا خوب علم رکھتا ہے ○ اور یاد کرو جب

قَالَ رَبُّكَ لِلْمَلٰٓئِكَةِ اِنِّيْ جَاعِلٌ فِي الْاَرْضِ

قَالَ	رَبُّكَ	لِلْمَلٰٓئِكَةِ(2)	اِنِّيْ	جَاعِلٌ	فِي الْاَرْضِ
کہا، فرمایا	تیرے رب (نے)	فرشتوں سے	بیشک میں	بنانے والا (ہوں)	زمین میں

تمہارے رب نے فرشتوں سے فرمایا: میں زمین میں اپنا نائب بنانے والا ہوں

حضرت آدم عَلَیْہِ السَّلَام کی تخلیق کا واقعہ، انہیں خلیفہ بنانا اور علم عطا کرنا

خَلِيْفَةً ؕ قَالُوْٓا اَتَجْعَلُ فِيْهَا مَنْ يُّفْسِدُ

خَلِيْفَةً	قَالُوْٓا	اَتَجْعَلُ	فِيْهَا	مَنْ	يُّفْسِدُ
نائب، خلیفہ	انہوں نے کہا	کیا تو بنائے گا	اس میں	جو	فساد کرے، پھیلائے گا

تو انہوں نے عرض کیا: کیا تو زمین میں اسے نائب بنائے گا جو اس میں فساد پھیلائے گا

(1) اس سے معلوم ہوا کہ جس چیز سے اللہ تعالیٰ نے منع نہیں فرمایا وہ ہمارے لئے مباح و حلال ہے۔

(2) فرشتوں کو خلیفہ بنانے کی خبر ظاہری طور پر مشورے کے انداز میں دی گئی ورنہ اللہ تعالیٰ اس سے پاک ہے کہ اسے کسی سے مشورے کی حاجت ہو۔

حضرت آدم عَلَیْہِ السَّلَام کو علم الاسماء سکھایا جانا اور فرشتوں پر فضیلت

فِيْهَا وَيَسْفِكُ الدِّمَآءَ ۚ وَنَحْنُ نُسَبِّحُ بِحَمْدِكَ

فِيْهَا	وَ	يَسْفِكُ	الدِّمَآءَ	وَ	نَحْنُ	نُسَبِّحُ	بِحَمْدِكَ
اس میں	اور	بہائے گا	خون	اور (حالانکہ)	ہم	تسبیح کرتے ہیں	تیری حمد کے ساتھ

اور خون بہائے گا حالانکہ ہم تیری حمد کرتے ہوئے تیری تسبیح کرتے ہیں

وَنُقَدِّسُ لَكَ ۖ قَالَ اِنِّيْٓ اَعْلَمُ مَا لَا تَعْلَمُوْنَ ﴿۳۰﴾

وَ	نُقَدِّسُ	لَكَ	قَالَ	اِنِّيْٓ	اَعْلَمُ	مَا	لَا تَعْلَمُوْنَ ﴿۳۰﴾
اور	پاکی بیان کرتے ہیں	تیری	فرمایا	بیشک میں	جانتا ہوں	جو	تم نہیں جانتے

اور تیری پاکی بیان کرتے ہیں۔ فرمایا: بیشک میں وہ جانتا ہوں جو تم نہیں جانتے ○

وَعَلَّمَ اٰدَمَ الْاَسْمَآءَ كُلَّهَا ثُمَّ عَرَضَهُمْ عَلَى

وَ	عَلَّمَ	اٰدَمَ	الْاَسْمَآءَ	كُلَّهَا	ثُمَّ	عَرَضَهُمْ	عَلَى
اور	اس نے سکھا دیے	آدم (کو)	نام	تمام (اشیاء کے)	پھر	پیش کیا انہیں	پر

اور اللہ تعالیٰ نے آدم کو تمام اشیاء کے نام سکھا دیے پھر ان سب اشیاء کو

الْمَلٰٓئِكَةِ ۙ فَقَالَ اَنْۢبِـُٔوْنِيْ بِاَسْمَآءِ هٰٓؤُلَآءِ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ﴿۳۱﴾

الْمَلٰٓئِكَةِ	فَقَالَ	اَنْۢبِـُٔوْنِيْ	بِاَسْمَآءِ [1]	هٰٓؤُلَآءِ	اِنْ	كُنْتُمْ	صٰدِقِيْنَ ﴿۳۱﴾
فرشتوں	تو فرمایا	مجھے بتاؤ	نام	ان کے	اگر	تم ہو	سچے

فرشتوں کے سامنے پیش کرکے فرمایا: اگر تم سچے ہو تو ان کے نام تو بتاؤ ○

قَالُوْا سُبْحٰنَكَ لَا عِلْمَ لَنَآ اِلَّا مَا عَلَّمْتَنَا ۖ

قَالُوْا	سُبْحٰنَكَ	لَا	عِلْمَ	لَنَآ	اِلَّا	مَا	عَلَّمْتَنَا [2]
انہوں نے کہا	تو پاک ہے	نہیں	علم	ہمیں	مگر	جو	تو نے سکھایا ہمیں

(فرشتوں نے) عرض کی: (اے اللہ!) تو پاک ہے ہمیں تو صرف اتنا علم ہے جتنا تو نے ہمیں سکھا دیا،

[1] ...اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم عَلَیْہِ السَّلَام کے فرشتوں پر افضل ہونے کا سبب علم ظاہر فرمایا، اس سے معلوم ہوا کہ علم خلوتوں اور تنہائیوں کی عبادت سے افضل ہے۔

[2] ...اس آیت سے انسان کی شرافت اور علم کی فضیلت ثابت ہوتی ہے اور یہ بھی کہ اللہ تعالیٰ کی طرف تعلیم کی نسبت کرنا صحیح ہے اگرچہ اس کو معلم نہ کہا جائے گا کیونکہ معلم پیشہ ور تعلیم دینے والے کو کہتے ہیں۔

اِنَّكَ اَنْتَ الْعَلِیْمُ الْحَكِیْمُ ﴿۳۲﴾ قَالَ یٰۤاٰدَمُ اَنْۢبِئْهُمْ بِاَسْمَآىٕهِمْ ۚ

اِنَّكَ	اَنْتَ	الْعَلِیْمُ	الْحَكِیْمُ ﴿۳۲﴾	قَالَ	یٰۤاٰدَمُ	اَنْۢبِئْهُمْ	بِاَسْمَآىٕهِمْ
بیشک تو	تو	علم والا	حکمت والا	فرمایا	اے آدم	بتادو انہیں	ان (اشیاء) کے نام

بے شک تو ہی علم والا، حکمت والا ہے ○ (پھر اللہ نے) فرمایا: اے آدم! تم انہیں ان اشیاء کے نام بتادو۔

فَلَمَّاۤ اَنْۢبَاَهُمْ بِاَسْمَآىٕهِمْ ۙ قَالَ اَلَمْ اَقُلْ لَّكُمْ

فَلَمَّاۤ	اَنْۢبَاَهُمْ	بِاَسْمَآىٕهِمْ	قَالَ	اَلَمْ اَقُلْ	لَّكُمْ
توجب	اس نے بتادیئے انہیں	ان (اشیاء) کے نام	فرمایا	کیا میں نے نہ کہا	تم سے

توجب آدم نے انہیں ان اشیاء کے نام بتادیئے تو (اللہ نے) فرمایا: (اے فرشتو!) کیا میں نے تمہیں نہ کہا تھا

اِنِّیْۤ اَعْلَمُ غَیْبَ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ ۙ وَ اَعْلَمُ

اِنِّیْۤ	اَعْلَمُ	غَیْبَ	السَّمٰوٰتِ	وَ	الْاَرْضِ	وَ	اَعْلَمُ
بیشک میں	جانتاہوں	پوشیدہ، چھپی	آسمانوں	اور	زمین (کی)	اور	جانتاہوں

کہ میں آسمانوں اور زمین کی تمام چھپی چیزیں جانتاہوں اور میں جانتاہوں

مَا تُبْدُوْنَ وَ مَا كُنْتُمْ تَكْتُمُوْنَ ﴿۳۳﴾ وَ اِذْ قُلْنَا لِلْمَلٰٓىٕكَةِ

مَا	تُبْدُوْنَ	وَ	مَا	كُنْتُمْ تَكْتُمُوْنَ ﴿۳۳﴾	وَ	اِذْ	قُلْنَا	لِلْمَلٰٓىٕكَةِ
جو	تم ظاہر کرتے ہو	اور	جو	تم چھپاتے تھے	اور	جب	ہم نے کہا	فرشتوں سے

جو کچھ تم ظاہر کرتے اور جو کچھ تم چھپاتے ہو ○ اور یاد کرو جب ہم نے فرشتوں کو حکم دیا کہ

اسْجُدُوْا لِاٰدَمَ فَسَجَدُوْۤا اِلَّاۤ اِبْلِیْسَ ؕ اَبٰى وَ اسْتَكْبَرَ ۗ

اسْجُدُوْا	لِاٰدَمَ	فَسَجَدُوْۤا (1)	اِلَّاۤ	اِبْلِیْسَ	اَبٰى	وَ	اسْتَكْبَرَ (2)
سجدہ کرو	آدم کو	توانہوں نے سجدہ	مگر	ابلیس، شیطان	اس نے انکار کیا	اور	تکبر کیا

آدم کو سجدہ کرو تو ابلیس کے علاوہ سب نے سجدہ کیا۔ اس نے انکار کیا اور تکبر کیا

علمِ الٰہی پر فرشتوں کا آدم عَلَیْہِ السَّلَام کو سجدہ کرنا جبکہ ابلیس کا انکار و تکبر

(1)...... فرشتوں نے حضرت آدم عَلَیْہِ السَّلَام کو تعظیمی سجدہ کیا تھا اور وہ باقاعدہ پیشانی زمین پر رکھنے کی صورت میں تھا، صرف سر جھکانا نہ تھا۔

(2)......اس واقعہ سے معلوم ہوا کہ تکبر ایسا خطرناک عمل ہے کہ یہ بعض اوقات بندے کو کفر تک پہنچادیتا ہے، اس لئے ہر مسلمان کو چاہیے کہ وہ تکبر کرنے سے بچے۔

حضرت آدم علیہ السلام کی جنت میں تشریف آوری اور شیطان کا واقعہ

وَ كَانَ مِنَ الْكٰفِرِيْنَ (۳۴) وَ قُلْنَا يٰۤاٰدَمُ اسْكُنْ اَنْتَ وَ

وَ	كَانَ	مِنَ	الْكٰفِرِيْنَ (۳۴)	وَ	قُلْنَا	يٰۤاٰدَمُ	اسْكُنْ	اَنْتَ	وَ
اور	ہو گیا	سے	کافروں	اور	ہم نے کہا	اے آدم	رہو	تم	اور

اور کافر ہو گیا○ اور ہم نے فرمایا: اے آدم! تم اور

زَوْجُكَ الْجَنَّةَ وَ كُلَا مِنْهَا رَغَدًا حَيْثُ شِئْتُمَا ۪ وَ

زَوْجُكَ	الْجَنَّةَ	وَ	كُلَا	مِنْهَا	رَغَدًا	حَيْثُ	شِئْتُمَا	وَ
تمہاری بیوی	جنت (میں)	اور	کھاؤ	اس سے	روک ٹوک کے بغیر	جہاں	تم چاہو	اور

تمہاری بیوی جنت میں رہو اور بغیر روک ٹوک کے جہاں تمہارا جی چاہے کھاؤ البتہ

لَا تَقْرَبَا هٰذِهِ الشَّجَرَةَ فَتَكُوْنَا مِنَ الظّٰلِمِيْنَ (۳۵)

لَا تَقْرَبَا	هٰذِهِ	الشَّجَرَةَ	فَتَكُوْنَا	مِنَ	الظّٰلِمِيْنَ (۳۵) [1]
قریب نہ جانا تم دونوں	اس	درخت (کے)	(اگر گئے) تو ہو جاؤ گے	سے	ظالموں

اس درخت کے قریب نہ جانا ورنہ حد سے بڑھنے والوں میں شامل ہو جاؤ گے○

فَاَزَلَّهُمَا الشَّيْطٰنُ عَنْهَا فَاَخْرَجَهُمَا

فَاَزَلَّهُمَا [2]	الشَّيْطٰنُ	عَنْهَا	فَاَخْرَجَهُمَا
پس پھسلا دیا، لغزش دی انہیں	شیطان (نے)	اس (جنت یا درخت) سے	تو نکلوا دیا انہیں

تو شیطان نے ان دونوں کو جنت سے لغزش دی پس انہیں وہاں سے نکلوا دیا

مِمَّا كَانَا فِيْهِ ۪ وَ قُلْنَا اهْبِطُوْا بَعْضُكُمْ لِبَعْضٍ

مِمَّا	كَانَا	فِيْهِ	وَ	قُلْنَا	اهْبِطُوْا	بَعْضُكُمْ	لِبَعْضٍ
(اس) سے جو	وہ تھے	اس میں	اور	ہم نے کہا	نیچے اتر جاؤ	تمہارے بعض	بعض کے

جہاں وہ رہتے تھے اور ہم نے فرمایا: تم نیچے اتر جاؤ۔ تم ایک دوسرے کے

1 ...... اللہ تعالیٰ مالک ہے، وہ اپنے مقبول بندوں کو جو چاہے فرمائے، کسی دوسرے کو یہ حق حاصل نہیں کہ اسے بنیاد بنا کر انبیاء کرام علیہم السلام کے بارے خلاف ادب کلمات کہے۔

2 ...... تلاوت قرآن کے علاوہ اپنی طرف سے حضرت آدم علیہ السلام کی طرف نافرمانی و گناہ کی نسبت کرنا حرام بلکہ علماء کرام کی ایک جماعت نے اسے کفر بتایا ہے۔

عَدُوٌّ ۚ وَ لَكُمْ فِي الْاَرْضِ مُسْتَقَرٌّ وَّ مَتَاعٌ اِلٰى

عَدُوٌّ	وَ	لَكُمْ	فِي الْاَرْضِ	مُسْتَقَرٌّ	وَّ	مَتَاعٌ	اِلٰى
دشمن	اور	تمہارے لئے	زمین میں	جائے قرار، ٹھکانہ	اور	سامانِ زندگی	تک

دشمن بنوگے اور تمہارے لئے ایک خاص وقت تک زمین میں ٹھکانہ اور (زندگی گزارنے کا)

حِيْنٍ ﴿٣٦﴾ فَتَلَقّٰۤى اٰدَمُ مِنْ رَّبِّهٖ كَلِمٰتٍ

حِيْنٍ ﴿٣٦﴾	فَتَلَقّٰۤى	اٰدَمُ	مِنْ	رَّبِّهٖ	كَلِمٰتٍ
وقت	پھر سیکھ لئے	آدم (نے)	سے	اپنے رب	کچھ کلمات

سامان ہے ○ پھر آدم نے اپنے رب سے کچھ کلمات سیکھ لئے

فَتَابَ عَلَيْهِ ؕ اِنَّهٗ هُوَ التَّوَّابُ الرَّحِيْمُ ﴿٣٧﴾

فَتَابَ عَلَيْهِ (1)	اِنَّهٗ	هُوَ	التَّوَّابُ	الرَّحِيْمُ ﴿٣٧﴾
تو اللہ نے توبہ قبول کی اس کی	بیشک وہ	وہ	بہت توبہ قبول کرنے والا	بڑا مہربان

تو اللہ نے اس کی توبہ قبول کی۔ بیشک وہی بہت توبہ قبول کرنے والا بڑا مہربان ہے ○

قُلْنَا اهْبِطُوْا مِنْهَا جَمِيْعًا ۚ فَاِمَّا يَاْتِيَنَّكُمْ

قُلْنَا	اهْبِطُوْا (2)	مِنْهَا	جَمِيْعًا	فَاِمَّا	يَاْتِيَنَّكُمْ
ہم نے کہا	اتر جاؤ	اس سے	سب	پھر اگر	آئے تمہارے پاس

ہم نے فرمایا: تم سب جنت سے اتر جاؤ پھر اگر تمہارے پاس

مِّنِّيْ هُدًى فَمَنْ تَبِعَ هُدَايَ فَلَا خَوْفٌ

مِّنِّيْ	هُدًى	فَمَنْ	تَبِعَ	هُدَايَ	فَلَا	خَوْفٌ
میری طرف سے	ہدایت	تو جو	پیروی کرے	میری ہدایت (کی)	تو نہیں	خوف

میری طرف سے کوئی ہدایت آئے تو جو میری ہدایت کی پیروی کریں گے انہیں نہ کوئی خوف ہوگا

1 ......جب توبہ کی نسبت اللہ تعالیٰ کی طرف ہو تو اس سے مراد "توبہ قبول کرنا" یا "اللہ تعالیٰ کا اپنی رحمت کے ساتھ بندے پر رجوع فرمانا" ہوتا ہے۔

2 ......یہاں جمع کے صیغے کے ساتھ سب کو اترنے کا فرمایا، اس میں حضرت آدم عَلَیْہِ السَّلَام اور حضرت حوا رَضِیَ اللہُ عَنْہَا کے ساتھ ان کی اولاد بھی مراد ہے جو ابھی حضرت آدم عَلَیْہِ السَّلَام کی پشت میں تھی۔

عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ ﴿۳۸﴾ وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَ

عَلَيْهِمْ	وَ	لَا	هُمْ	يَحْزَنُوْنَ ﴿۳۸﴾	وَ	الَّذِيْنَ	كَفَرُوْا	وَ
ان پر	اور	نہ	وہ	غمگین ہوں گے	اور	وہ لوگ جو	کافر ہوئے	اور

اور نہ وہ غمگین ہوں گے ○ اور وہ جو کفر کریں گے اور

كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَآ اُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ النَّارِ ۚ هُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ ﴿۳۹﴾ ع

كَذَّبُوْا	بِاٰيٰتِنَآ	اُولٰٓئِكَ	اَصْحٰبُ النَّارِ	هُمْ	فِيْهَا	خٰلِدُوْنَ ﴿۳۹﴾
انہوں نے جھٹلایا	ہماری آیتوں کو	یہ لوگ	آگ والے	وہ	اس میں	ہمیشہ رہنے والے

میری آیتوں کو جھٹلائیں گے وہ دوزخ والے ہوں گے، وہ ہمیشہ اس میں رہیں گے ○

بنی اسرائیل کو نعمتوں کی یاد دہانی اور چند احکام: عہد پورا کرنا، حق و باطل کو نہ ملانا، نماز و زکوٰۃ کی پابندی وغیرہا

يٰبَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ اذْكُرُوْا نِعْمَتِيَ الَّتِيْٓ اَنْعَمْتُ

يٰبَنِيْٓ	اِسْرَآءِيْلَ (1)	اذْكُرُوْا (2)	نِعْمَتِيَ	الَّتِيْٓ	اَنْعَمْتُ
اے بیٹے، اولاد	یعقوب	یاد کرو	میری نعمت، احسان	جو	میں نے انعام کیا

اے یعقوب کی اولاد! یاد کرو میرا وہ احسان جو میں نے تم پر کیا

عَلَيْكُمْ وَاَوْفُوْا بِعَهْدِيْٓ اُوْفِ بِعَهْدِكُمْ ۚ وَاِيَّايَ

عَلَيْكُمْ	وَ	اَوْفُوْا	بِعَهْدِيْٓ	اُوْفِ	بِعَهْدِكُمْ	وَ	اِيَّايَ
تم پر	اور	پورا کرو	میرے عہد کو	میں پورا کروں گا	تمہارے عہد کو	اور	مجھ سے

اور میرا عہد پورا کرو میں تمہارا عہد پورا کروں گا اور صرف مجھ سے

فَارْهَبُوْنِ ﴿۴۰﴾ وَاٰمِنُوْا بِمَآ اَنْزَلْتُ مُصَدِّقًا لِّمَا

فَارْهَبُوْنِ ﴿۴۰﴾	وَ	اٰمِنُوْا	بِمَآ	اَنْزَلْتُ	مُصَدِّقًا	لِّمَا
پس ڈرو مجھ سے	اور	ایمان لاؤ	(اس) پر جو	میں نے نازل کیا	تصدیق کرنے والا	(اس) کی جو

ڈرو ○ اور ایمان لاؤ اس (کتاب) پر جو میں نے اتاری ہے وہ تمہارے پاس موجود کتاب کی تصدیق

(1)......اس آیت میں نبی کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کے زمانے کے یہودیوں کو مخاطب کرکے کلام فرمایا گیا ہے۔

(2)......یہاں یاد کرنے سے مراد صرف زبان سے تذکرہ کرنا نہیں ہے بلکہ اس سے مراد یہ ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ کی اطاعت و بندگی کرکے ان نعمتوں کا شکر بجالائیں کیونکہ کسی نعمت کا شکر نہ کرنا اس کو بھلا دینے کے مترادف ہے۔

مَعَكُمْ وَلَا تَكُونُوٓا أَوَّلَ كَافِرٍۭ بِهِۦ ۖ وَ

مَعَكُمْ	وَ	لَا تَكُونُوٓا	أَوَّلَ	كَافِرٍ	بِهِۦ	وَ
تمہارے ساتھ (ہے)	اور	نہ ہو جاؤ	سب سے پہلے	انکار کرنے والے	اس کا	اور

کرنے والی ہے اور سب سے پہلے اس کا انکار کرنے والے نہ بنو اور

لَا تَشْتَرُوا بِـَٔايَٰتِى ثَمَنًا قَلِيلًا ۠ وَإِيَّٰىَ فَٱتَّقُونِ ﴿٤١﴾

لَا تَشْتَرُوا	بِـَٔايَٰتِى	ثَمَنًا	قَلِيلًا	وَ	إِيَّٰىَ	فَٱتَّقُونِ ﴿٤١﴾
نہ خریدو، نہ لو تم	میری آیتوں کے بدلے	قیمت	تھوڑی	اور	مجھ سے	پس تم ڈرو مجھ سے

میری آیتوں کے بدلے تھوڑی قیمت نہ وصول کرو اور مجھ ہی سے ڈرو ○

وَلَا تَلْبِسُوا ٱلْحَقَّ بِٱلْبَٰطِلِ وَتَكْتُمُوا ٱلْحَقَّ وَأَنتُمْ

وَ	لَا تَلْبِسُوا	ٱلْحَقَّ	بِٱلْبَٰطِلِ (1)	وَ	تَكْتُمُوا	ٱلْحَقَّ	وَ	أَنتُمْ
اور	نہ ملاؤ تم	حق	باطل کے ساتھ	اور	(نہ) چھپاؤ تم	حق	اور (حالانکہ)	تم

اور حق کو باطل کے ساتھ نہ ملاؤ اور جان بوجھ کر

تَعْلَمُونَ ﴿٤٢﴾ وَأَقِيمُوا ٱلصَّلَوٰةَ وَءَاتُوا ٱلزَّكَوٰةَ وَٱرْكَعُوا مَعَ

تَعْلَمُونَ ﴿٤٢﴾	وَ	أَقِيمُوا	ٱلصَّلَوٰةَ	وَ	ءَاتُوا	ٱلزَّكَوٰةَ	وَ	ٱرْكَعُوا	مَعَ
جانتے ہو	اور	قائم رکھو	نماز	اور	ادا کرو	زکوٰۃ	اور	رکوع کرو	ساتھ

حق نہ چھپاؤ ○ اور نماز قائم رکھو اور زکوٰۃ ادا کرو اور رکوع کرنے والوں

ٱلرَّٰكِعِينَ ﴿٤٣﴾ أَتَأْمُرُونَ ٱلنَّاسَ بِٱلْبِرِّ وَتَنسَوْنَ

ٱلرَّٰكِعِينَ ﴿٤٣﴾	أَ	تَأْمُرُونَ	ٱلنَّاسَ	بِٱلْبِرِّ	وَ	تَنسَوْنَ
رکوع کرنے والوں (کے)	کیا	تم حکم دیتے ہو	لوگوں (کو)	نیکی کا	اور	بھول جاتے ہو

کے ساتھ رکوع کرو ○ کیا تم لوگوں کو بھلائی کا حکم دیتے ہو اور اپنے آپ کو

(1) ..... اس آیت سے معلوم ہوا کہ ہر ایک کو چاہئے کہ وہ حق کو باطل سے نہ ملائے اور نہ ہی حق کو چھپائے کیونکہ اس میں فساد اور نقصان ہے اور یہ بھی معلوم ہوا کہ حق بات جاننے والے پر اسے ظاہر کرنا واجب ہے اور حق بات کو چھپانا اس پر حرام ہے۔

اَنۡفُسَكُمۡ وَ اَنۡتُمۡ تَتۡلُوۡنَ الۡكِتٰبَ ؕ اَفَلَا تَعۡقِلُوۡنَ ﴿۴۴﴾

اَنۡفُسَكُمۡ	وَ	اَنۡتُمۡ	تَتۡلُوۡنَ	الۡكِتٰبَ	اَفَلَا تَعۡقِلُوۡنَ ﴿۴۴﴾ (1)
اپنی جانیں	اور (حالانکہ)	تم	تلاوت کرتے ہو، پڑھتے ہو	کتاب	تو کیا تم عقل نہیں رکھتے

بھولتے ہو حالانکہ تم کتاب پڑھتے ہو تو کیا تمہیں عقل نہیں ○

صبر اور نماز سے مدد حاصل کرنے کا حکم

وَ اسۡتَعِيۡنُوۡا بِالصَّبۡرِ وَ الصَّلٰوةِ ؕ وَ اِنَّهَا لَكَبِيۡرَةٌ

وَ	اسۡتَعِيۡنُوۡا	بِالصَّبۡرِ	وَ	الصَّلٰوةِ (2)	وَ	اِنَّهَا	لَكَبِيۡرَةٌ
اور	مدد طلب کرو	صبر سے	اور	نماز (سے)	اور	بیشک وہ (نماز)	ضرور بھاری (ہے)

اور صبر اور نماز سے مدد حاصل کرو اور بیشک نماز ضرور بھاری ہے

اِلَّا عَلَى الۡخٰشِعِيۡنَ ﴿۴۵﴾ الَّذِيۡنَ يَظُنُّوۡنَ اَنَّهُمۡ مُّلٰقُوۡا رَبِّهِمۡ

اِلَّا	عَلَى	الۡخٰشِعِيۡنَ ﴿۴۵﴾	الَّذِيۡنَ	يَظُنُّوۡنَ	اَنَّهُمۡ	مُّلٰقُوۡا	رَبِّهِمۡ
مگر	پر	ڈرنے والوں	وہ لوگ جو	یقین رکھتے ہیں	کہ وہ	ملنے والے ہیں	اپنے رب (سے)

مگر ان پر جو دل سے میری طرف جھکتے ہیں ○ جنہیں یقین ہے کہ انہیں اپنے رب سے ملنا ہے

ع ۵

یہودیوں کو نعمتوں کی تفصیل یاد دلانا

وَ اَنَّهُمۡ اِلَيۡهِ رٰجِعُوۡنَ ﴿۴۶﴾ يٰبَنِىۡۤ اِسۡرَآءِيۡلَ اذۡكُرُوۡا

وَ	اَنَّهُمۡ	اِلَيۡهِ	رٰجِعُوۡنَ ﴿۴۶﴾	يٰبَنِىۡۤ	اِسۡرَآءِيۡلَ	اذۡكُرُوۡا
اور	بیشک وہ	اسی کی طرف	لوٹنے والے ہیں	اے بیٹے، اولاد	یعقوب	یاد کرو

اور انہیں اسی کی طرف لوٹ کر جانا ہے ○ اے یعقوب کی اولاد! یاد کرو

نِعۡمَتِىَ الَّتِىۡۤ اَنۡعَمۡتُ عَلَيۡكُمۡ وَ اَنِّىۡ فَضَّلۡتُكُمۡ

نِعۡمَتِىَ	الَّتِىۡۤ	اَنۡعَمۡتُ	عَلَيۡكُمۡ	وَ	اَنِّىۡ	فَضَّلۡتُكُمۡ
میری نعمت، احسان	جو	میں نے انعام کیا	تم پر	اور	بیشک میں (نے)	فضیلت دی تمہیں

میرا وہ احسان جو میں نے تم پر کیا اور یہ کہ میں نے تمہیں اس سارے زمانے پر فضیلت

(1)......اس آیت کا شانِ نزول خاص ہونے کے باوجود حکم عام ہے اور ہر نیکی کا حکم دینے والے کے لئے اس میں تازیانہ عبرت ہے۔

(2)...... صبر کی وجہ سے قلبی قوت میں اضافہ اور نماز کی برکت سے اللہ تعالیٰ سے تعلق مضبوط ہوتا ہے اور یہ دونوں چیزیں پریشانیوں کو برداشت کرنے اور انہیں دور کرنے میں سب سے بڑی معاون ہیں۔

بنی اسرائیل کو حکم

عَلَى الْعٰلَمِيْنَ ﴿۴۷﴾ وَاتَّقُوْا يَوْمًا لَّا تَجْزِيْ نَفْسٌ عَنْ نَّفْسٍ شَيْـًٔا

شَيْـًٔا	نَّفْسٍ	عَنْ	نَفْسٌ	لَّا تَجْزِيْ	يَوْمًا	اتَّقُوْا	وَ	الْعٰلَمِيْنَ ﴿۴۷﴾ (1)	عَلَى
کچھ	کسی جان	سے	کوئی جان	بدلہ نہ دے گی	دن (سے)	ڈرو	اور	سارے جہان	پر

عطا فرمائی ○ اور اس دن سے ڈرو جس دن کوئی جان کسی دوسرے کی طرف سے بدلہ نہ دے گی

وَّلَا يُقْبَلُ مِنْهَا شَفَاعَةٌ وَّلَا يُؤْخَذُ مِنْهَا

مِنْهَا	لَا يُؤْخَذُ	وَّ	شَفَاعَةٌ	مِنْهَا	لَا يُقْبَلُ	وَّ
اس سے	نہیں لیا جائے گا	اور	شفاعت، سفارش	اس سے	نہیں قبول کی جائے گی	اور

اور نہ کوئی سفارش مانی جائے گی اور نہ اس سے کوئی معاوضہ لیا جائے گا

فرعون کے مظالم اور اللہ تعالیٰ کی طرف سے نجات کا انتظام

عَدْلٌ وَّلَا هُمْ يُنْصَرُوْنَ ﴿۴۸﴾ وَاِذْ نَجَّيْنٰكُمْ

نَجَّيْنٰكُمْ	اِذْ	وَ	يُنْصَرُوْنَ ﴿۴۸﴾ (2)	هُمْ	لَا	وَّ	عَدْلٌ
ہم نے نجات دی تمہیں	جب	اور	مدد کئے جائیں گے	وہ	نہ	اور	بدلہ، معاوضہ

اور نہ ان کی مدد کی جائے گی ○ اور (یاد کرو) جب ہم نے تمہیں

مِّنْ اٰلِ فِرْعَوْنَ يَسُوْمُوْنَكُمْ سُوْٓءَ الْعَذَابِ يُذَبِّحُوْنَ اَبْنَآءَكُمْ

اَبْنَآءَكُمْ	يُذَبِّحُوْنَ	الْعَذَابِ	سُوْٓءَ	يَسُوْمُوْنَكُمْ	اٰلِ فِرْعَوْنَ	مِّنْ
تمہارے بیٹے	وہ ذبح کرتے	عذاب	برا	تمہیں پہنچاتے	فرعون والوں	سے

فرعونیوں سے نجات دی جو تمہیں بہت برا عذاب دیتے تھے، تمہارے بیٹوں کو ذبح کرتے تھے

وَيَسْتَحْيُوْنَ نِسَآءَكُمْ ؕ وَفِيْ ذٰلِكُمْ بَلَآءٌ

بَلَآءٌ	ذٰلِكُمْ	فِيْ	وَ	نِسَآءَكُمْ	يَسْتَحْيُوْنَ	وَ
آزمائش (تھی)	اس	میں	اور	تمہاری عورتیں، بچیاں	زندہ چھوڑ دیتے	اور

اور تمہاری بیٹیوں کو زندہ چھوڑ دیتے اور اس میں

(1)...... اس سے مراد یہ ہے کہ بنی اسرائیل کو ان کے زمانے میں تمام لوگوں پر فضیلت عطا کی گئی، اور جب حضور پر نور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی آمد ہوئی تو یہ فضیلت آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی امت کی طرف منتقل ہو گئی۔

(2)...... اس سے معلوم ہوا کہ قیامت کے دن کافر کو نہ کوئی کافر نفع پہنچا سکے گا اور نہ کوئی مسلمان، اس دن شفاعت صرف مسلمان کے لئے ہو گی۔

بنی اسرائیل کے لئے دریا میں راستے بنانا اور فرعونیوں کا غرق ہونا

مِّنۡ رَّبِّكُمۡ عَظِيۡمٌ ﴿۴۹﴾ وَاِذۡ فَرَقۡنَا بِكُمُ الۡبَحۡرَ

مِّنۡ	رَّبِّكُمۡ	عَظِيۡمٌ ﴿۴۹﴾	وَ	اِذۡ	فَرَقۡنَا	بِكُمُ	الۡبَحۡرَ
کی طرف سے	تمہارے رب	بڑی	اور	جب	ہم نے پھاڑ دیا	تمہارے لئے	دریا

تمہارے رب کی طرف سے بڑی آزمائش تھی ○ اور (یاد کرو) جب ہم نے تمہارے لئے دریا کو پھاڑ دیا

فَاَنۡجَيۡنٰكُمۡ وَاَغۡرَقۡنَاۤ اٰلَ فِرۡعَوۡنَ وَاَنۡتُمۡ تَنۡظُرُوۡنَ ﴿۵۰﴾ وَ

فَاَنۡجَيۡنٰكُمۡ	وَ	اَغۡرَقۡنَاۤ	اٰلَ فِرۡعَوۡنَ	وَ	اَنۡتُمۡ	تَنۡظُرُوۡنَ ﴿۵۰﴾	وَ
تو ہم نے نجات دی تمہیں	اور	غرق کر دیئے	فرعون والے	اور	تم	دیکھ رہے تھے	اور

تو ہم نے تمہیں بچا لیا اور فرعونیوں کو تمہاری آنکھوں کے سامنے غرق کر دیا ○ اور

تورات عطا کئے جانے کا وعدہ، بنی اسرائیل کی بچھڑے کی پوجا اور اس سے توبہ و معافی

اِذۡ وٰعَدۡنَا مُوۡسٰۤى اَرۡبَعِيۡنَ لَيۡلَةً ثُمَّ اتَّخَذۡتُمُ

اِذۡ	وٰعَدۡنَا	مُوۡسٰۤى	اَرۡبَعِيۡنَ لَيۡلَةً (1)	ثُمَّ	اتَّخَذۡتُمُ
جب	ہم نے وعدہ فرمایا	موسیٰ (سے)	چالیس راتوں (کا)	پھر	تم نے بنا لیا، اختیار کر لیا

یاد کرو جب ہم نے موسیٰ سے چالیس راتوں کا وعدہ فرمایا پھر اس کے پیچھے تم نے

الۡعِجۡلَ مِنۡۢ بَعۡدِهٖ وَاَنۡتُمۡ ظٰلِمُوۡنَ ﴿۵۱﴾ ثُمَّ عَفَوۡنَا

الۡعِجۡلَ	مِنۡۢ	بَعۡدِهٖ	وَ	اَنۡتُمۡ	ظٰلِمُوۡنَ ﴿۵۱﴾	ثُمَّ	عَفَوۡنَا
بچھڑا (بطورِ معبود)	سے	اس کے بعد	اور	تم	ظلم کرنے والے	پھر	ہم نے معاف کیا، در گزر کیا

بچھڑے کی پوجا شروع کر دی اور تم واقعی ظالم تھے ○ پھر اس کے بعد ہم نے

بنی اسرائیل کو ہدایت کے لئے تورات عطا کیا جانا

عَنۡكُمۡ مِّنۡۢ بَعۡدِ ذٰلِكَ لَعَلَّكُمۡ تَشۡكُرُوۡنَ ﴿۵۲﴾ وَاِذۡ اٰتَيۡنَا مُوۡسَى

عَنۡكُمۡ	مِّنۡۢ	بَعۡدِ ذٰلِكَ	لَعَلَّكُمۡ	تَشۡكُرُوۡنَ ﴿۵۲﴾	وَ	اِذۡ	اٰتَيۡنَا	مُوۡسَى
تم سے	سے	اس کے بعد	تاکہ تم	شکر ادا کرو	اور	جب	ہم نے دی	موسیٰ (کو)

تمہیں معافی عطا فرمائی تاکہ تم شکر ادا کرو ○ اور یاد کرو جب ہم نے موسیٰ کو

(1)..... فرعون اور فرعونیوں کی ہلاکت کے بعد جب حضرت موسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام بنی اسرائیل کو لے کر مصر کی طرف لوٹے تو ان کی درخواست پر اللہ تعالیٰ نے تورات عطا فرمانے کا وعدہ فرمایا اور اس کے لئے تیس دن اور پھر دس دن کا اضافہ کر کے چالیس دن کی مدت مقرر ہوئی۔

بنی اسرائیل کا بچھڑے کی پوجا کرنا

الْكِتٰبَ وَ الْفُرْقَانَ لَعَلَّكُمْ تَهْتَدُوْنَ ﴿۵۳﴾ وَ اِذْ قَالَ مُوْسٰى

الْكِتٰبَ	وَ	الْفُرْقَانَ	لَعَلَّكُمْ	تَهْتَدُوْنَ ﴿۵۳﴾	وَ	اِذْ	قَالَ	مُوْسٰى
کتاب	اور	حق و باطل میں فرق کرنا	تاکہ تم	ہدایت پا جاؤ	اور	جب	کہا	موسیٰ (نے)

کتاب عطا کی اور حق و باطل میں فرق کرنا تاکہ تم ہدایت پا جاؤ ○ اور یاد کرو جب موسیٰ نے

لِقَوْمِهٖ يٰقَوْمِ اِنَّكُمْ ظَلَمْتُمْ اَنْفُسَكُمْ

لِقَوْمِهٖ	يٰقَوْمِ	اِنَّكُمْ	ظَلَمْتُمْ	اَنْفُسَكُمْ
اپنی قوم سے	اے میری قوم	بیشک تم	تم نے ظلم کیا	اپنی جانوں (پر)

اپنی قوم سے کہا: اے میری قوم تم نے بچھڑے (کو معبود) بنا کر اپنی جانوں پر ظلم کیا

بِاتِّخَاذِكُمُ الْعِجْلَ فَتُوْبُوْۤا اِلٰى

بِاتِّخَاذِكُمُ	الْعِجْلَ	فَتُوْبُوْۤا	اِلٰى
تمہارے بنانے کے، اختیار کر لینے کے سبب	بچھڑا (بطورِ معبود)	تو تم توبہ کرو	کی طرف

لہٰذا (اب) اپنے پیدا کرنے والے کی بارگاہ میں توبہ کرو

بَارِىٕكُمْ فَاقْتُلُوْۤا اَنْفُسَكُمْ ؕ ذٰلِكُمْ خَيْرٌ لَّكُمْ

بَارِىٕكُمْ	فَاقْتُلُوْۤا [1]	اَنْفُسَكُمْ	ذٰلِكُمْ	خَيْرٌ	لَكُمْ
اپنے پیدا کرنے والے	پس تم قتل کرو	اپنی جانیں، اپنے لوگ	یہ	بہتر (ہے)	تمہارے لئے

(یوں) کہ تم اپنے لوگوں کو قتل کرو۔ یہ تمہارے پیدا کرنے والے کے نزدیک

عِنْدَ بَارِىٕكُمْ ؕ فَتَابَ عَلَيْكُمْ ؕ اِنَّهٗ هُوَ

عِنْدَ	بَارِىٕكُمْ	فَتَابَ عَلَيْكُمْ	اِنَّهٗ	هُوَ
نزدیک	تمہیں پیدا کرنے والے (کے)	تو اس نے توبہ قبول کی تمہاری	بیشک وہ	وہ

تمہارے لیے بہتر ہے تو اس نے تمہاری توبہ قبول کی بیشک وہی

[1]..... اس آیت سے معلوم ہوا کہ شرک کرنے سے مسلمان مرتد ہو جاتا ہے اور مرتد کی سزا قتل ہے کیونکہ یہ اللہ تعالیٰ سے بغاوت کر رہا ہے اور جو اللہ تعالیٰ کا باغی ہو اسے قتل کر دینا ہی حکمت اور مصلحت کے عین مطابق ہے۔

بنی اسرائیل کا اعلانیہ دیدارِ الٰہی کا مطالبہ کرنا اور اس کا نتیجہ

التَّوَّابُ الرَّحِيمُ ﴿۵۴﴾ وَإِذْ قُلْتُمْ يَٰمُوسَىٰ لَن نُّؤْمِنَ

التَّوَّابُ	الرَّحِيمُ ﴿۵۴﴾	وَ	إِذْ	قُلْتُمْ	يَٰمُوسَىٰ	لَن نُّؤْمِنَ
بہت توبہ قبول کرنے والا	مہربان	اور	جب	تم نے کہا	اے موسیٰ	ہم ہرگز یقین نہیں کریں گے

بہت توبہ قبول کرنے والا مہربان ہے ○ اور یاد کرو جب تم نے کہا: اے موسیٰ! ہم ہرگز تمہارا یقین نہ کریں گے

لَكَ حَتَّىٰ نَرَى ٱللَّهَ جَهْرَةً فَأَخَذَتْكُمُ ٱلصَّٰعِقَةُ وَ

لَكَ	حَتَّىٰ	نَرَى	ٱللَّهَ	جَهْرَةً	فَأَخَذَتْكُمُ	ٱلصَّٰعِقَةُ	وَ
آپ کا	یہاں تک کہ	ہم دیکھ لیں	اللہ (کو)	اعلانیہ	تو پکڑلیا تمہیں	کڑک (نے)	اور

جب تک اعلانیہ خدا کو نہ دیکھ لیں تو تمہارے دیکھتے ہی دیکھتے تمہیں

أَنتُمْ تَنظُرُونَ ﴿۵۵﴾ ثُمَّ بَعَثْنَٰكُم مِّنۢ بَعْدِ مَوْتِكُمْ لَعَلَّكُمْ

أَنتُمْ	تَنظُرُونَ ﴿۵۵﴾ [1]	ثُمَّ	بَعَثْنَٰكُم	مِّنۢ	بَعْدِ مَوْتِكُمْ	لَعَلَّكُمْ
تم	دیکھ رہے تھے	پھر	ہم نے زندہ کیا تمہیں	سے	تمہاری موت کے بعد	تاکہ تم

کڑک نے پکڑ لیا ○ پھر تمہاری موت کے بعد ہم نے تمہیں زندہ کیا تاکہ

بنی اسرائیل پر بادل کا سایہ اور من و سلویٰ کا نزول

تَشْكُرُونَ ﴿۵۶﴾ وَظَلَّلْنَا عَلَيْكُمُ ٱلْغَمَامَ وَأَنزَلْنَا عَلَيْكُمُ ٱلْمَنَّ

تَشْكُرُونَ ﴿۵۶﴾	وَ	ظَلَّلْنَا	عَلَيْكُمُ	ٱلْغَمَامَ	وَ	أَنزَلْنَا	عَلَيْكُمُ	ٱلْمَنَّ
شکر ادا کرو	اور	ہم نے سایہ بنادیا	تمہارے اوپر	بادل (کو)	اور	نازل کیا	تمہارے اوپر	مَنّ

تم شکر ادا کرو ○ اور ہم نے تمہارے اوپر بادل کو سایہ بنادیا اور تمہارے اوپر من

وَٱلسَّلْوَىٰ ۖ كُلُوا۟ مِن طَيِّبَٰتِ مَا رَزَقْنَٰكُمْ ۖ وَ

وَ	ٱلسَّلْوَىٰ [2]	كُلُوا۟	مِن	طَيِّبَٰتِ	مَا	رَزَقْنَٰكُمْ	وَ
اور	سلویٰ	کھاؤ	سے	پاکیزہ چیزیں	جو	ہم نے دیں تمہیں	اور

اور سلویٰ اتارا (کہ) ہماری دی ہوئی پاکیزہ چیزیں کھاؤ اور

[1]...... اس واقعہ سے شانِ انبیاء عَلَیْہِمُ السَّلَام بھی ظاہر ہوئی کہ حضرت موسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام سے "ہم آپ کا یقین نہیں کریں گے" کہنے کی شامت میں بنی اسرائیل ہلاک کئے گئے۔

[2]...... "مَن" کے بارے میں صحیح قول یہ ہے کہ یہ ترنجبین کی طرح ایک میٹھی چیز تھی اور "سلویٰ" کے بارے میں صحیح قول یہ ہے کہ یہ ایک چھوٹا پرندہ تھا۔

وَمَا ظَلَمُوْنَا وَلٰكِنْ كَانُوْٓا اَنْفُسَهُمْ يَظْلِمُوْنَ ۝۵۷

يَظْلِمُوْنَ ۝۵۷	اَنْفُسَهُمْ	كَانُوْٓا	لٰكِنْ	وَ	مَا ظَلَمُوْنَا
ظلم کرتے	اپنی جانوں (پر)	وہ تھے	لیکن	اور	انہوں نے ہم پر کوئی ظلم نہ کیا، ہمارا کچھ نہ بگاڑا

انہوں نے ہمارا کچھ نہ بگاڑا بلکہ اپنی جانوں پر ہی ظلم کرتے رہے ○

وَاِذْ قُلْنَا ادْخُلُوْا هٰذِهِ الْقَرْيَةَ فَكُلُوْا مِنْهَا حَيْثُ

حَيْثُ	مِنْهَا	فَكُلُوْا	الْقَرْيَةَ	هٰذِهِ	ادْخُلُوْا	قُلْنَا	اِذْ	وَ
جہاں	اس سے	پھر کھاؤ	بستی، شہر (میں)	اس	داخل ہو جاؤ	ہم نے کہا	جب	اور

اور جب ہم نے انہیں کہا کہ اس شہر میں داخل ہو جاؤ پھر اس میں جہاں چاہو

شِئْتُمْ رَغَدًا وَّادْخُلُوا الْبَابَ سُجَّدًا وَّ

وَّ	سُجَّدًا	الْبَابَ	ادْخُلُوا	وَّ	رَغَدًا	شِئْتُمْ
اور	سجدہ کرنے والے، سجدہ کرتے	دروازہ (میں)	داخل ہو	اور	روک ٹوک کے بغیر	تم چاہو

بے روک ٹوک کھاؤ اور دروازے میں سجدہ کرتے داخل ہونا اور

قُوْلُوْا حِطَّةٌ نَّغْفِرْ لَكُمْ خَطٰيٰكُمْ ؕ وَ

وَ	خَطٰيٰكُمْ	لَكُمْ	نَغْفِرْ	حِطَّةٌ	قُوْلُوْا
اور	تمہاری خطائیں	تمہیں	ہم بخش دیں گے	ہمارے گناہ معاف ہوں	کہو

کہتے رہنا، ہمارے گناہ معاف ہوں، ہم تمہاری خطائیں بخش دیں گے اور

سَنَزِيْدُ الْمُحْسِنِيْنَ ۝۵۸ فَبَدَّلَ الَّذِيْنَ

الَّذِيْنَ	فَبَدَّلَ (1)	الْمُحْسِنِيْنَ ۝۵۸	سَنَزِيْدُ
وہ لوگ جو (جنہوں نے)	تو بدل دی، تبدیل کر دی	احسان، نیکی کرنے والوں (کو)	عنقریب زیادہ دیں گے

عنقریب ہم نیکی کرنے والوں کو اور زیادہ عطا فرمائیں گے ○ پھر ان

(1) بنی اسرائیل کو حکم یہ تھا کہ دروازے میں سجدہ کرتے اور زبان سے "حِطَّةٌ" کہتے ہوئے داخل ہوں، انہوں نے دونوں حکموں کی مخالفت کی اور سجدہ کرتے ہوئے داخل ہونے کی بجائے سرینوں کے بل گھسٹتے ہوئے داخل ہوئے اور توبہ واستغفار کا کلمہ پڑھنے کی بجائے مذاق کے طور پر "حَبَّةٌ فِي شَعْرَةٍ" کہنے لگے جس کا معنی تھا: بال میں دانہ۔

ظَلَمُوْا قَوْلًا غَيْرَ الَّذِيْ قِيْلَ لَهُمْ

ظَلَمُوْا	قَوْلًا	غَيْرَ	الَّذِيْ	قِيْلَ	لَهُمْ
ظلم کیا، زیادتی کی	بات	علاوہ، دوسری (بات سے)	جو	کہا گیا	ان سے

ظالموں نے جو اُن سے کہا گیا تھا اسے ایک دوسری بات سے بدل دیا

فَاَنْزَلْنَا عَلَى الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا رِجْزًا مِّنَ السَّمَآءِ

فَاَنْزَلْنَا	عَلَى	الَّذِيْنَ	ظَلَمُوْا	رِجْزًا	مِّنَ	السَّمَآءِ
تو ہم نے نازل کر دیا، اتارا	پر	وہ لوگ جو (جنہوں نے)	ظلم کیا	عذاب	سے	آسمان

تو ہم نے آسمان سے ان ظالموں پر عذاب نازل کر دیا

ع

بِمَا كَانُوْا يَفْسُقُوْنَ ۟ع وَ اِذِ اسْتَسْقٰى مُوْسٰى لِقَوْمِهٖ

بِمَا	كَانُوْا يَفْسُقُوْنَ ۵۹	وَ	اِذِ	اسْتَسْقٰى (1)	مُوْسٰى	لِقَوْمِهٖ
(اس) وجہ سے جو	وہ نافرمانی کرتے تھے	اور	جب	پانی طلب کیا	موسیٰ (نے)	اپنی قوم کے لئے

کیونکہ یہ نافرمانی کرتے رہتے تھے ○ اور یاد کرو، جب موسیٰ نے اپنی قوم کے لئے پانی طلب کیا

فَقُلْنَا اضْرِبْ بِّعَصَاكَ الْحَجَرَ ؕ فَانْفَجَرَتْ مِنْهُ اثْنَتَا عَشْرَةَ عَيْنًا ؕ

فَقُلْنَا	اضْرِبْ	بِّعَصَاكَ	الْحَجَرَ	فَانْفَجَرَتْ (2)	مِنْهُ	اثْنَتَا عَشْرَةَ	عَيْنًا
تو ہم نے کہا	مار	اپنا عصا	پتھر (پر)	تو بہہ نکلے	اس سے	بارہ	چشمے

تو ہم نے فرمایا کہ پتھر پر اپنا عصا مارو، تو فوراً اس میں سے بارہ چشمے بہہ نکلے

قَدْ عَلِمَ كُلُّ اُنَاسٍ مَّشْرَبَهُمْ ؕ كُلُوْا وَاشْرَبُوْا

قَدْ	عَلِمَ	كُلُّ	اُنَاسٍ	مَّشْرَبَهُمْ	كُلُوْا	وَ	اشْرَبُوْا
تحقیق، بیشک	جان، پہچان لیا	تمام، ہر	لوگوں، گروہ (نے)	اپنے پینے کی جگہ	کھاؤ	اور	پیو

(اور) ہر گروہ نے اپنے پانی پینے کی جگہ کو پہچان لیا (اور ہم نے فرمایا کہ)

یہاں ان پر عمل کی / اُن کا پانی طلب کرنا اور موسیٰ علیہ السلام کے وسیلے سے چشمے جاری ہونا / انہیں پانی عطا کیا جانا

(1)......اس آیت میں لوگوں کا انبیاء کرام عَلَیْہِمُ السَّلَام کی بارگاہ میں استعانت کرنے اور انبیاء کرام عَلَیْہِمُ السَّلَام کے ان کی مشکل کشائی فرمانے کا ثبوت بھی ہے۔

(2)......پتھر سے چشمہ جاری کرنا حضرت موسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام کا عظیم معجزہ تھا جبکہ ہمارے آقا، حضور سید المرسلین صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے اپنی مبارک انگلیوں سے پانی کے چشمے جاری فرمائے اور یہ اس سے بھی بڑھ کر معجزہ تھا۔

مِنْ رِّزْقِ اللّٰهِ وَ لَا تَعْثَوْا فِی الْاَرْضِ مُفْسِدِیْنَ ﴿۶۰﴾ وَ اِذْ قُلْتُمْ

مِنْ	رِّزْقِ اللّٰهِ	وَ	لَا تَعْثَوْا	فِی الْاَرْضِ	مُفْسِدِیْنَ ﴿۶۰﴾	وَ	اِذْ	قُلْتُمْ
سے	اللہ کے رزق	اور	نہ پھرو	زمین میں	فساد کرنے والے	اور	جب	تم نے کہا

اللہ کا رزق کھاؤ اور پیو اور زمین میں فساد نہ پھیلاتے پھرو ○ اور جب تم نے کہا:

یٰمُوْسٰى لَنْ نَّصْبِرَ عَلٰى طَعَامٍ وَّاحِدٍ فَادْعُ لَنَا

یٰمُوْسٰى	لَنْ نَّصْبِرَ [1]	عَلٰى	طَعَامٍ وَّاحِدٍ	فَادْعُ	لَنَا
اے موسیٰ	ہم ہرگز صبر نہیں کریں گے	پر	ایک کھانے	پس آپ دعا کریں	ہمارے لئے

اے موسیٰ! ہم ایک کھانے پر ہرگز صبر نہیں کرسکتے۔ لہٰذا آپ اپنے رب سے

رَبَّكَ یُخْرِجْ لَنَا مِمَّا تُنْۢبِتُ الْاَرْضُ

رَبَّكَ	یُخْرِجْ	لَنَا	مِمَّا	تُنْۢبِتُ	الْاَرْضُ
اپنے رب (سے)	وہ ظاہر کردے	ہمارے لئے	(اس) سے جو	اگاتی ہے	زمین

دعا کیجئے کہ ہمارے لئے وہ چیزیں نکالے جو زمین اگاتی ہے

مِنْۢ بَقْلِهَا وَ قِثَّآىٕهَا وَ فُوْمِهَا وَ عَدَسِهَا وَ

مِنْ	بَقْلِهَا	وَ	قِثَّآىٕهَا	وَ	فُوْمِهَا	وَ	عَدَسِهَا	وَ
سے	اس (زمین) کے ساگ	اور	اس کی ککڑی	اور	اس کی گندم	اور	اس کے مسور	اور

جیسے ساگ اور ککڑی اور گندم اور مسور کی دال اور

بَصَلِهَا ؕ قَالَ اَتَسْتَبْدِلُوْنَ الَّذِیْ هُوَ اَدْنٰى

بَصَلِهَا	قَالَ	اَتَسْتَبْدِلُوْنَ	الَّذِیْ	هُوَ	اَدْنٰى
اس کے پیاز	فرمایا	کیا تم تبدیل کرنا چاہتے ہو	وہ جو	وہ	ادنیٰ، کم تر (ہے)

پیاز۔ فرمایا: کیا تم بہتر چیز کے بدلے میں

[1] ...بنی اسرائیل نے ساگ ککڑی وغیرہ جو چیزیں مانگیں ان کا مطالبہ گناہ نہ تھا لیکن "من وسلویٰ" جیسی نعمت بے محنت چھوڑ کر ان کی طرف مائل ہونا پست خیالی ہے۔ جب بڑوں سے نسبت ہو تو دل ودماغ اور سوچ بھی بڑی بنانی چاہئے۔

بِالَّذِیْ هُوَ خَیْرٌؕ اِهْبِطُوْا مِصْرًا فَاِنَّ لَكُمْ

لَكُمْ	فَاِنَّ	مِصْرًا	اِهْبِطُوْا	خَیْرٌ	هُوَ	بِالَّذِیْ
تمہارے لئے	پس بیشک	مصر یا کوئی شہر	داخل ہو جاؤ، قیام کرو	بہتر	وہ	(اس کے) بدلے جو

گھٹیا چیزیں مانگتے ہو۔ (اچھا پھر) ملکِ مصر یا کسی شہر میں قیام کرو، وہاں تمہیں وہ سب کچھ ملے گا

بنی اسرائیل پر ذلت کا مسلط کیا جانا اور اس کے اسباب

مَّا سَاَلْتُمْؕ وَ ضُرِبَتْ عَلَیْهِمُ الذِّلَّةُ وَ الْمَسْكَنَةُۗ وَ

وَ	الْمَسْكَنَةُ	وَ	الذِّلَّةُ (1)	عَلَیْهِمُ	ضُرِبَتْ	وَ	سَاَلْتُمْ	مَّا
اور	مسکینی، غربت، محتاجی	اور	ذلت، خواری	ان پر	مسلط کر دی گئی	اور	تم نے مانگا	جو

جو تم نے مانگا ہے اور ان پر ذلت اور غربت مسلط کر دی گئی اور

بَآءُوْ بِغَضَبٍ مِّنَ اللّٰهِؕ ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ كَانُوْا یَكْفُرُوْنَ

كَانُوْا یَكْفُرُوْنَ	بِاَنَّهُمْ	ذٰلِكَ	اللّٰهِ	مِّنَ	بِغَضَبٍ	بَآءُوْ
انکار کرتے تھے	(اس) وجہ سے کہ وہ	یہ	اللہ	سے	غضب، قہر کے ساتھ	وہ لوٹے

وہ خدا کے غضب کے مستحق ہو گئے۔ یہ ذلت و غربت اس وجہ سے تھی کہ وہ اللہ کی آیتوں کا انکار

بِاٰیٰتِ اللّٰهِ وَ یَقْتُلُوْنَ النَّبِیّٖنَ بِغَیْرِ الْحَقِّؕ ذٰلِكَ بِمَا

بِمَا	ذٰلِكَ	بِغَیْرِ الْحَقِّ	النَّبِیّٖنَ	یَقْتُلُوْنَ	وَ	بِاٰیٰتِ اللّٰهِ
(اس) وجہ سے جو	یہ	حق کے بغیر	انبیاء (کو)	قتل کرتے تھے	اور	اللہ کی آیتوں کا

کرتے تھے اور انبیاء کو ناحق شہید کرتے تھے۔ (اور) یہ اس وجہ سے تھی کہ

بارگاہِ الٰہی میں اجر و ثواب کا مستحق قرار کون ہے؟

ع۷

عَصَوْا وَّ كَانُوْا یَعْتَدُوْنَ ﴿۶۱﴾ اِنَّ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا

اٰمَنُوْا	الَّذِیْنَ	اِنَّ	كَانُوْا یَعْتَدُوْنَ ﴿۶۱﴾	وَّ	عَصَوْا
ایمان لائے	وہ لوگ جو	بیشک	حد سے بڑھتے تھے، سرکشی کرتے تھے	اور	انہوں نے نافرمانی کی

انہوں نے نافرمانی کی اور وہ مسلسل سرکشی کر رہے تھے ○ بیشک ایمان والوں

(1)...بنی اسرائیل بلند مراتب پر فائز ہونے کے بعد جن وجوہات کی بناء پر ذلت و غربت کی گہری کھائی میں گرے کاش ان وجوہات کو سامنے رکھتے ہوئے عبرت اور نصیحت کے لئے ایک مرتبہ مسلمان بھی اپنے اعمال و افعال کا جائزہ لے لیں اور اپنے ماضی و حال کا مشاہدہ کریں۔

تورات کے احکام قبول نہ کرنے کی وجہ سے بنی اسرائیل پر سختی اور ان کا طرزِ عمل

وَالَّذِيْنَ هَادُوْا وَالنَّصٰرٰى وَالصّٰبِـِٕيْنَ مَنْ اٰمَنَ

وَ	الَّذِيْنَ	هَادُوْا	وَ	النَّصٰرٰى	وَ	الصّٰبِـِٕيْنَ	مَنْ	اٰمَنَ
اور	وہ لوگ جو	یہودی ہوئے	اور	عیسائی	اور	ستارہ پرست	جو	ایمان لائے

نیز یہودیوں اور عیسائیوں اور ستاروں کی پوجا کرنے والوں میں سے جو بھی

بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ وَعَمِلَ صَالِحًا فَلَهُمْ

بِاللّٰهِ	وَ	الْيَوْمِ	الْاٰخِرِ	وَ	عَمِلَ	صَالِحًا	فَلَهُمْ
اللہ پر	اور	دن، روز	آخرت	اور	عمل کرے	نیک، اچھے	تو ان کے لئے

سچے دل سے اللہ پر اور آخرت کے دن پر ایمان لے آئیں اور نیک کام کریں تو

اَجْرُهُمْ عِنْدَ رَبِّهِمْ ۚ وَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ

اَجْرُهُمْ	عِنْدَ رَبِّهِمْ	وَ	لَا	خَوْفٌ	عَلَيْهِمْ	وَ	لَا	هُمْ
ان کا اجر، ثواب	ان کے رب کے پاس	اور	نہیں	خوف	ان پر	اور	نہ	وہ

ان کا ثواب ان کے رب کے پاس ہے اور ان پر نہ کوئی خوف ہوگا اور نہ وہ

يَحْزَنُوْنَ ﴿۶۲﴾ وَاِذْ اَخَذْنَا مِيْثَاقَكُمْ وَرَفَعْنَا فَوْقَكُمُ

يَحْزَنُوْنَ ﴿۶۲﴾	وَ	اِذْ	اَخَذْنَا	مِيْثَاقَكُمْ	وَ	رَفَعْنَا	فَوْقَكُمُ
غمگین ہوں گے	اور	جب	ہم نے لیا	تمہارا عہد	اور	ہم نے بلند کیا	تمہارے اوپر

غمگین ہوں گے ○ اور یاد کرو جب ہم نے تم سے عہد لیا اور تمہارے سروں پر طور پہاڑ کو مُعلَّق کردیا

الطُّوْرَ ؕ خُذُوْا مَآ اٰتَيْنٰكُمْ بِقُوَّةٍ وَّاذْكُرُوْا مَا

الطُّوْرَ	خُذُوْا	مَآ	اٰتَيْنٰكُمْ	بِقُوَّةٍ (1)	وَّ	اذْكُرُوْا	مَا
طور (پہاڑ)	پکڑلو، تھام لو	جو	ہم نے دیا تمہیں	مضبوطی سے	اور	یاد کرو	جو

(اور کہا کہ) مضبوطی سے تھامو اس (کتاب) کو جو ہم نے تمہیں عطا کی ہے اور جو کچھ

(1)......اس میں صورۃً عہد پورا کرنے پر مجبور کرنا پایا جارہا ہے، اس حوالے سے یاد رہے کہ دین قبول کرنے پر جبر نہیں کیا جاسکتا البتہ دین قبول کرنے کے بعد اس کے احکام پر عمل کرنے پر مجبور کیا جائے گا۔ اس کی مثال یوں سمجھیں کہ کسی کو اپنے ملک میں آنے پر حکومت مجبور نہیں کرتی لیکن جب کوئی ملک میں آجائے تو حکومت اسے قانون پر عمل کرنے پر ضرور مجبور کرے گی۔

فِيۡهِ لَعَلَّكُمۡ تَتَّقُوۡنَ ﴿۶۳﴾ ثُمَّ تَوَلَّيۡتُمۡ مِّنۡۢ

فِيۡهِ	لَعَلَّكُمۡ	تَتَّقُوۡنَ ﴿۶۳﴾	ثُمَّ	تَوَلَّيۡتُمۡ	مِّنۡ
اس میں (ہے)	تاکہ تم	پرہیزگار بن جاؤ	پھر	تم نے منہ پھیر لیا، روگردانی کی	سے

اس میں بیان کیا گیا ہے اسے یاد کرو اس امید پر کہ تم پرہیزگار بن جاؤ ○ اس کے بعد پھر تم نے روگردانی

بَعۡدِ ذٰلِكَ ۚ فَلَوۡلَا فَضۡلُ اللّٰهِ عَلَيۡكُمۡ وَرَحۡمَتُهٗ لَكُنۡتُمۡ

بَعۡدِ ذٰلِكَ	فَلَوۡلَا	فَضۡلُ اللّٰهِ	عَلَيۡكُمۡ	وَ	رَحۡمَتُهٗ	لَكُنۡتُمۡ
اس کے بعد	تو اگر نہ (ہوتا)	اللہ کا فضل	تم پر	اور	اس کی رحمت	ضرور تم ہو جاتے

اختیار کی تو اگر تم پر اللہ کا فضل اور اس کی رحمت نہ ہوتی تو تم

مِّنَ الۡخٰسِرِيۡنَ ﴿۶۴﴾ وَلَقَدۡ عَلِمۡتُمُ الَّذِيۡنَ اعۡتَدَوۡا

مِنَ	الۡخٰسِرِيۡنَ ﴿۶۴﴾	وَ	لَقَدۡ	عَلِمۡتُمُ	الَّذِيۡنَ	اعۡتَدَوۡا
سے	خسارہ، نقصان اٹھانے والوں	اور	یقیناً	تمہیں معلوم ہیں	وہ جنہوں (نے)	سرکشی کی

نقصان اٹھانے والوں میں سے ہو جاتے ○ اور یقیناً تمہیں معلوم ہیں وہ لوگ جنہوں نے

مِنۡكُمۡ فِى السَّبۡتِ فَقُلۡنَا لَهُمۡ كُوۡنُوۡا قِرَدَةً خٰسِـِٕيۡنَ ۚ ﴿۶۵﴾

مِنۡكُمۡ	فِى السَّبۡتِ	فَقُلۡنَا	لَهُمۡ	كُوۡنُوۡا	قِرَدَةً	خٰسِـِٕيۡنَ ﴿۶۵﴾
تم میں سے	ہفتے کے دن میں	تو ہم نے کہا	ان سے	ہو جاؤ، بن جاؤ	بندر	دھتکارے ہوئے

تم میں سے ہفتہ کے دن میں سرکشی کی۔ تو ہم نے ان سے کہا کہ دھتکارے ہوئے بندر بن جاؤ ○

فَجَعَلۡنٰهَا نَكَالًا لِّمَا بَيۡنَ يَدَيۡهَا وَمَا خَلۡفَهَا

فَجَعَلۡنٰهَا	نَكَالًا (1)	لِّمَا	بَيۡنَ يَدَيۡهَا	وَ	مَا	خَلۡفَهَا
تو ہم نے بنا دیا اس (واقعے) کو	عبرت	(اس) کے لئے جو	اس کے آگے	اور	جو	اس کے پیچھے

تو ہم نے یہ واقعہ اس وقت کے لوگوں اور ان کے بعد والوں کے لیے عبرت

بنی اسرائیل کو ممانعت کے باوجود ہفتے کے دن مچھلیاں پکڑنے اور اس پر انھیں نشانِ عبرت بنادیا گیا

(1)..... اس سے معلوم ہوا کہ قرآن پاک میں عذاب کے واقعات ہماری عبرت و نصیحت کے لئے بیان کئے گئے ہیں لہٰذا قرآن پاک کے حقوق میں سے ہے کہ اس طرح کے واقعات و آیات پڑھ کر اپنی اصلاح کی طرف بھی توجہ کی جائے۔

ایک مقتول کے معاملے میں بنی اسرائیل کو گائے ذبح کرنے کا حکم اور ان کی بے جا بحث

وَ مَوۡعِظَۃً لِّلۡمُتَّقِیۡنَ ﴿۶۶﴾ وَ اِذۡ قَالَ مُوۡسٰی لِقَوۡمِہٖۤ اِنَّ

وَ	مَوۡعِظَۃً	لِّلۡمُتَّقِیۡنَ ﴿۶۶﴾	وَ	اِذۡ	قَالَ	مُوۡسٰی	لِقَوۡمِہٖۤ	اِنَّ
اور	نصیحت	پرہیزگاروں کے لئے	اور	جب	کہا	موسیٰ (نے)	اپنی قوم سے	بیشک

اور پرہیزگاروں کے لئے نصیحت بنادیا ○ اور یاد کرو جب موسیٰ نے اپنی قوم سے فرمایا: بیشک

اللّٰہَ یَاۡمُرُکُمۡ اَنۡ تَذۡبَحُوۡا بَقَرَۃً ؕ قَالُوۡۤا اَتَتَّخِذُنَا

اللّٰہَ	یَاۡمُرُکُمۡ	اَنۡ تَذۡبَحُوۡا	بَقَرَۃً	قَالُوۡۤا	اَتَتَّخِذُنَا
اللہ	حکم دیتا ہے تمہیں	کہ ذبح کرو	گائے	انہوں نے کہا	کیا آپ ہمیں بناتے ہیں

اللہ تمہیں حکم دیتا ہے کہ ایک گائے ذبح کرو تو انہوں نے کہا کہ کیا آپ ہمارے ساتھ

ہُزُوًا ؕ قَالَ اَعُوۡذُ بِاللّٰہِ اَنۡ اَکُوۡنَ مِنَ الۡجٰہِلِیۡنَ ﴿۶۷﴾ قَالُوا

ہُزُوًا	قَالَ	اَعُوۡذُ	بِاللّٰہِ	اَنۡ اَکُوۡنَ	مِنَ الۡجٰہِلِیۡنَ ﴿۶۷﴾ [1]	قَالُوا
مذاق	فرمایا	میں پناہ مانگتا ہوں	اللہ کی	کہ ہو جاؤں	جاہلوں سے	انہوں نے کہا

مذاق کرتے ہیں؟ موسیٰ نے فرمایا، ”میں اللہ کی پناہ مانگتا ہوں کہ میں جاہلوں میں سے ہو جاؤں ○ انہوں نے کہا

ادۡعُ لَنَا رَبَّکَ یُبَیِّنۡ لَّنَا مَا ہِیَ ؕ

ادۡعُ	لَنَا	رَبَّکَ	یُبَیِّنۡ	لَّنَا	مَا	ہِیَ
دعا کریں	ہمارے لئے	اپنے رب (سے)	وہ بیان کردے	ہمارے لئے	کیا، کیسی (ہے)	وہ (گائے)

کہ آپ اپنے رب سے دعا کیجئے کہ وہ ہمیں بتادے کہ وہ گائے کیسی ہے؟

قَالَ اِنَّہٗ یَقُوۡلُ اِنَّہَا بَقَرَۃٌ لَّا فَارِضٌ وَّ لَا بِکۡرٌ ؕ

قَالَ	اِنَّہٗ	یَقُوۡلُ	اِنَّہَا	بَقَرَۃٌ	لَّا	فَارِضٌ	وَّ	لَا	بِکۡرٌ
فرمایا	بیشک وہ	فرماتا ہے	کہ وہ	گائے	نہ	بوڑھی	اور	نہ	کم عمر

فرمایا: اللہ فرماتا ہے کہ وہ ایک ایسی گائے ہے جو نہ تو بوڑھی ہے اور نہ بالکل کم عمر

[1] ...... پیغمبر جھوٹ، دل لگی اور کسی کا مذاق اڑانا وغیرہ عیبوں سے پاک ہیں البتہ خوش طبعی ایک محمود صفت ہے یہ ان میں پائی جا سکتی ہے۔

عَوَانٌۢ بَيْنَ ذٰلِكَ ؕ فَافْعَلُوْا مَا تُؤْمَرُوْنَ ۝۶۸ قَالُوا ادْعُ

عَوَانٌۢ	بَيْنَ ذٰلِكَ	فَافْعَلُوْا	مَا	تُؤْمَرُوْنَ ۝۶۸ (1)	قَالُوا	ادْعُ
درمیانی عمر	ان کے درمیان	تو تم کرو	جو	تمہیں حکم دیا جارہا ہے	انہوں نے کہا	دعا کریں

بلکہ ان دونوں کے درمیان درمیان ہو۔ تو وہ کرو جس کا تمہیں حکم دیا جارہا ہے ○ انہوں نے کہا: آپ

لَنَا رَبَّكَ يُبَيِّنْ لَّنَا مَا لَوْنُهَا ؕ قَالَ

لَنَا	رَبَّكَ	يُبَيِّنْ	لَّنَا	مَا	لَوْنُهَا	قَالَ
ہمارے لئے	اپنے رب (سے)	وہ بیان کردے	ہمارے لئے	کیا (ہے)	اس کا رنگ	فرمایا

اپنے رب سے دعا کیجئے کہ وہ ہمیں بتادے، اس گائے کا رنگ کیا ہے؟ فرمایا

اِنَّهٗ يَقُوْلُ اِنَّهَا بَقَرَةٌ صَفْرَآءُ ۙ فَاقِعٌ لَّوْنُهَا تَسُرُّ

اِنَّهٗ	يَقُوْلُ	اِنَّهَا	بَقَرَةٌ	صَفْرَآءُ	فَاقِعٌ	لَّوْنُهَا	تَسُرُّ
کہ وہ	فرماتا ہے	کہ وہ	گائے	پیلی	شوخ، گہرا	اس کا رنگ	خوشی، سرور دیتی ہے

کہ اللہ فرماتا ہے کہ وہ پیلے رنگ کی گائے ہے جس کا رنگ بہت گہرا ہے۔ وہ گائے دیکھنے والوں کو خوشی دیتی ہے ○

النّٰظِرِيْنَ ۝۶۹ قَالُوا ادْعُ لَنَا رَبَّكَ يُبَيِّنْ

النّٰظِرِيْنَ ۝۶۹	قَالُوا	ادْعُ	لَنَا	رَبَّكَ	يُبَيِّنْ
دیکھنے والوں (کو)	انہوں نے کہا	دعا کریں	ہمارے لئے	اپنے رب (سے)	وہ بیان کردے

انہوں نے کہا: آپ اپنے رب سے دعا کیجئے کہ ہمارے لئے واضح طور پر بیان کردے

لَّنَا مَا هِيَ ۙ اِنَّ الْبَقَرَ تَشٰبَهَ عَلَيْنَا ؕ وَ

لَّنَا	مَا	هِيَ	اِنَّ	الْبَقَرَ	تَشٰبَهَ	عَلَيْنَا	وَ
ہمارے لئے	کیا، کیسی (ہے)	وہ (گائے)	بیشک	گائے	مشتبہ ہوگئی، واضح نہ رہی	ہم پر	اور

کہ وہ گائے کیسی ہے؟ کیونکہ بیشک گائے ہم پر مشتبہ ہوگئی ہے اور

(1)...... نبی کے فرمان پر بغیر ہچکچاہٹ عمل کرنا چاہیے اور عمل کرنے کی بجائے عقلی ڈھکوسلے بنانا بے ادبوں کا کام ہے۔

إِنَّآ إِن شَآءَ ٱللَّهُ لَمُهْتَدُونَ ۝٧٠ قَالَ إِنَّهُۥ يَقُولُ إِنَّهَا

إِنَّآ	إِن شَآءَ ٱللَّهُ	لَمُهْتَدُونَ ۝٧٠	قَالَ	إِنَّهُۥ	يَقُولُ	إِنَّهَا
بیشک ہم	اگر اللہ چاہے	ضرور ہدایت پانے والے (ہوں گے)	کہا	بیشک وہ	فرماتا ہے	کہ وہ

اگر اللہ چاہے گا تو یقیناً ہم راہ پالیں گے ۝ (موسیٰ نے) فرمایا: اللہ فرماتا ہے کہ وہ

بَقَرَةٌ لَّا ذَلُولٌ تُثِيرُ ٱلْأَرْضَ وَلَا تَسْقِى ٱلْحَرْثَ ۚ

بَقَرَةٌ	لَّا	ذَلُولٌ	تُثِيرُ	ٱلْأَرْضَ	وَ	لَا تَسْقِى	ٱلْحَرْثَ
گائے	نہ	ہل میں جوتی گئی (کہ)	پھاڑے (ہل چلائے)	زمین	اور	نہ پانی دیتی ہے	کھیتی (کو)

ایک ایسی گائے ہے جس سے یہ خدمت نہیں لی جاتی کہ وہ زمین میں ہل چلائے اور نہ وہ کھیتی کو پانی دیتی ہے۔

مُسَلَّمَةٌ لَّا شِيَةَ فِيهَا ۚ قَالُوا۟ ٱلْـَٔـٰنَ جِئْتَ بِٱلْحَقِّ ۚ

مُسَلَّمَةٌ	لَّا	شِيَةَ	فِيهَا (1)	قَالُوا۟	ٱلْـَٔـٰنَ	جِئْتَ	بِٱلْحَقِّ
سلامت، بے عیب	نہیں	داغ	اس میں	انہوں نے کہا	اب	آپ آئے	حق کے ساتھ

بالکل بے عیب ہے، اس میں کوئی داغ نہیں۔ (یہ سن کر) انہوں نے کہا: اب آپ بالکل صحیح بات لائے ہیں۔

فَذَبَحُوهَا وَمَا كَادُوا۟ يَفْعَلُونَ ۝٧١ ع وَإِذْ قَتَلْتُمْ ع ۸

فَذَبَحُوهَا	وَ	مَا كَادُوا۟ يَفْعَلُونَ ۝٧١	وَ	إِذْ	قَتَلْتُمْ
تو انہوں نے ذبح کیا اسے	اور	وہ لگتے نہ تھے کہ (ذبح) کرتے	اور	جب	تم نے قتل کی

پھر انہوں نے اس گائے کو ذبح کیا حالانکہ وہ ذبح کرتے معلوم نہ ہوتے تھے ۝ اور یاد کرو جب تم نے ایک شخص کو

نَفْسًا فَٱدَّٰرَْٰٔتُمْ فِيهَا ۖ وَٱللَّهُ

نَفْسًا	فَٱدَّٰرَْٰٔتُمْ	فِيهَا	وَ	ٱللَّهُ
ایک جان، شخص	پھر تم باہم جھگڑنے لگے، ایک دوسرے پر الزام لگانے لگے	اس میں	اور (حالانکہ)	اللہ

قتل کر دیا پھر اس کا الزام کسی دوسرے پر ڈالنے لگے حالانکہ اللہ

(1)..... اس سے معلوم ہوا کہ شرعی احکامات سے متعلق بے جا بحث مشقت کا سبب ہے۔

مردوں کو زندہ کرنے پر قدرتِ الٰہی کی ایک دلیل

مُخْرِجٌ مَّا كُنْتُمْ تَكْتُمُوْنَ ﴿۷۲﴾ فَقُلْنَا اضْرِبُوْهُ

مُخْرِجٌ	مَّا	كُنْتُمْ تَكْتُمُوْنَ ﴿۷۲﴾	فَقُلْنَا	اضْرِبُوْهُ
ظاہر کرنے والا (ہے)	جو	تم چھپا رہے تھے	تو ہم نے کہا	مارو اسے

ظاہر کرنے والا تھا اس کو جسے تم چھپا رہے تھے ○ تو ہم نے فرمایا (کہ) اس مقتول کو

بِبَعْضِهَا ؕ كَذٰلِكَ يُحْيِ اللّٰهُ الْمَوْتٰى ۙ وَ

بِبَعْضِهَا	كَذٰلِكَ	يُحْيِ	اللّٰهُ	الْمَوْتٰى	وَ
اس (گائے) کے ایک ٹکڑے کے ساتھ	اسی طرح	زندہ کرے گا	اللہ	مردے	اور

اس گائے کا ایک ٹکڑا مارو۔ اسی طرح اللہ مردوں کو زندہ کرے گا۔ اور

یہودیوں کی سخت دلی کا حال

يُرِيْكُمْ اٰيٰتِهٖ لَعَلَّكُمْ تَعْقِلُوْنَ ﴿۷۳﴾ ثُمَّ قَسَتْ قُلُوْبُكُمْ

يُرِيْكُمْ	اٰيٰتِهٖ	لَعَلَّكُمْ	تَعْقِلُوْنَ ﴿۷۳﴾	ثُمَّ	قَسَتْ	قُلُوْبُكُمْ (1)
دکھاتا ہے تمہیں	اپنی نشانیاں	تاکہ تم	سمجھ جاؤ	پھر	سخت ہوگئے	تمہارے دل

وہ تمہیں اپنی نشانیاں دکھاتا ہے تاکہ تم سمجھ جاؤ ○ پھر اس کے بعد تمہارے دل سخت ہوگئے

مِّنْۢ بَعْدِ ذٰلِكَ فَهِيَ كَالْحِجَارَةِ اَوْ اَشَدُّ قَسْوَةً ؕ وَ اِنَّ

مِّنْۢ	بَعْدِ ذٰلِكَ	فَهِيَ	كَالْحِجَارَةِ	اَوْ	اَشَدُّ قَسْوَةً	وَ	اِنَّ
سے	اس کے بعد	تو وہ	پتھروں کی طرح	یا	(ان سے) زیادہ سخت	اور	بیشک

تو وہ پتھروں کی طرح ہیں بلکہ ان سے بھی زیادہ سخت ہیں اور

مِنَ الْحِجَارَةِ لَمَا يَتَفَجَّرُ مِنْهُ الْاَنْهٰرُ ؕ وَ اِنَّ مِنْهَا

مِنَ الْحِجَارَةِ	لَمَا	يَتَفَجَّرُ	مِنْهُ	الْاَنْهٰرُ	وَ	اِنَّ	مِنْهَا
پتھروں سے	ضرور (وہ ہے) جو	بہتی ہیں	اس سے	نہریں، ندیاں	اور	بیشک	ان سے (کچھ)

پتھروں میں تو کچھ وہ ہیں جن سے ندیاں بہہ نکلتی ہیں اور کچھ وہ ہیں کہ

(1) ...اس سے معلوم ہوا کہ دل کی سختی بہت خطرناک ہے۔

لَمَا يَشَّقَّقُ فَيَخْرُجُ مِنْهُ الْمَآءُ ؕ وَ اِنَّ مِنْهَا لَمَا

لَمَا	يَشَّقَّقُ	فَيَخْرُجُ	مِنْهُ	الْمَآءُ	وَ	اِنَّ	مِنْهَا	لَمَا
ضرور (وہ ہے) جو	پھٹ جاتا ہے	تو نکلتا ہے	اس سے	پانی	اور	بیشک	ان سے	ضرور جو

جب پھٹ جاتے ہیں تو ان سے پانی نکلتا ہے اور کچھ وہ ہیں جو

يَهْبِطُ مِنْ خَشْيَةِ اللّٰهِ ؕ وَ مَا اللّٰهُ بِغَافِلٍ عَمَّا

يَهْبِطُ	مِنْ	خَشْيَةِ اللّٰهِ	وَ	مَا	اللّٰهُ	بِغَافِلٍ	عَمَّا
گر پڑتے ہیں	سے	اللہ کے ڈر، خوف	اور	نہیں	اللہ	غافل	(اس) سے جو

اللہ کے ڈر سے گر پڑتے ہیں اور اللہ تمہارے اعمال سے ہرگز

تَعْمَلُوْنَ ﴿۷۴﴾ اَفَتَطْمَعُوْنَ اَنْ يُّؤْمِنُوْا لَكُمْ وَ

تَعْمَلُوْنَ ﴿۷۴﴾	اَفَتَطْمَعُوْنَ	اَنْ يُّؤْمِنُوْا	لَكُمْ	وَ
تم کرتے ہو	کیا تو تم امید رکھتے ہو، طمع کرتے ہو	کہ وہ ایمان لے آئیں	تمہاری وجہ سے	اور (حالانکہ)

بے خبر نہیں ○ تو اے مسلمانو! کیا تم یہ امید رکھتے ہو کہ یہ تمہاری وجہ سے ایمان لے آئیں گے حالانکہ

قَدْ كَانَ فَرِيْقٌ مِّنْهُمْ يَسْمَعُوْنَ كَلٰمَ اللّٰهِ

قَدْ	كَانَ	فَرِيْقٌ	مِّنْهُمْ	يَسْمَعُوْنَ	كَلٰمَ اللّٰهِ
تحقیق، بیشک	تھا	ایک گروہ	ان میں سے	وہ سنتے	اللہ کا کلام

ان میں ایک گروہ وہ تھا کہ وہ اللہ کا کلام سنتے تھے اور

ثُمَّ يُحَرِّفُوْنَهٗ مِنْۢ بَعْدِ مَا عَقَلُوْهُ وَ هُمْ

ثُمَّ	يُحَرِّفُوْنَهٗ	مِنْ	بَعْدِ	مَا	عَقَلُوْهُ (1)	وَ	هُمْ
پھر	بدل دیتے اسے	سے	بعد	جو	سمجھ لیتے اسے	اور	وہ

پھر اسے سمجھ لینے کے بعد جان بوجھ کر بدل

(1)..... اس سے معلوم ہوا کہ عالم کا بگڑنا عوام کے بگڑنے سے زیادہ تباہ کن ہے کیونکہ عوام علماء کو اپنا ہادی اور رہنما سمجھتے ہیں، وہ علماء کے اقوال پر عمل کرتے اور ان کے افعال کو دلیل بناتے ہیں اور جب علماء ہی کے عقائد و اعمال میں بگاڑ پیدا ہو جائے تو عوام راہِ ہدایت پر کس طرح چل سکتی ہے۔

یہودیوں کی منافقت

يَعْلَمُوْنَ ﴿۷۵﴾ وَ اِذَا لَقُوا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا قَالُوْۤا اٰمَنَّا ۚۖ

يَعْلَمُوْنَ ﴿۷۵﴾	وَ	اِذَا	لَقُوا	الَّذِيْنَ	اٰمَنُوْا	قَالُوْۤا	اٰمَنَّا
جانتے ہیں	اور	جب	ملتے ہیں	ان لوگوں سے جو	ایمان لائے	کہتے ہیں	ہم ایمان لے آئے

دیتے تھے ○ اور جب یہ مسلمانوں سے ملتے ہیں تو کہتے ہیں کہ ہم ایمان لا چکے ہیں

وَ اِذَا خَلَا بَعْضُهُمْ اِلٰى بَعْضٍ قَالُوْۤا

وَ	اِذَا	خَلَا	بَعْضُهُمْ	اِلٰى بَعْضٍ	قَالُوْۤا
اور	جب	اکیلے ہوتے ہیں، خلوت میں ہوتے ہیں	ان کے بعض	بعض کی طرف	کہتے ہیں

اور جب آپس میں اکیلے ہوتے ہیں تو کہتے ہیں:

اَتُحَدِّثُوْنَهُمْ بِمَا فَتَحَ اللّٰهُ عَلَيْكُمْ

اَتُحَدِّثُوْنَهُمْ	بِمَا	فَتَحَ	اللّٰهُ	عَلَيْكُمْ
کیا تم بیان کرتے ہو انہیں، خبر دیتے ہو انہیں	(اس کے) ساتھ جو	کھولا	اللہ (نے)	تمہارے اوپر

کیا ان کے سامنے وہ علم بیان کرتے ہو جو اللہ نے تمہارے اوپر کھولا ہے؟

لِيُحَآجُّوْكُمْ بِهٖ عِنْدَ رَبِّكُمْ ؕ اَفَلَا تَعْقِلُوْنَ ﴿۷۶﴾

لِيُحَآجُّوْكُمْ	بِهٖ	عِنْدَ رَبِّكُمْ	اَفَلَا تَعْقِلُوْنَ ﴿۷۶﴾ [1]
تاکہ وہ حجت قائم کریں تم پر	اس کے ذریعے	تمہارے رب کے پاس	تو کیا تمہیں عقل نہیں

تاکہ اس کے ذریعے یہ تمہارے رب کی بارگاہ میں تمہارے اوپر حجت قائم کریں۔ کیا تمہیں عقل نہیں؟ ○

یہودیوں کو تنبیہ کہ اللہ تعالیٰ ظاہر و باطن سب جانتا ہے

اَوَ لَا يَعْلَمُوْنَ اَنَّ اللّٰهَ يَعْلَمُ مَا يُسِرُّوْنَ وَ مَا يُعْلِنُوْنَ ﴿۷۷﴾

اَوَ	لَا يَعْلَمُوْنَ	اَنَّ	اللّٰهَ	يَعْلَمُ	مَا	يُسِرُّوْنَ	وَ	مَا	يُعْلِنُوْنَ ﴿۷۷﴾
کیا اور	وہ نہیں جانتے	کہ	اللہ	جانتا ہے	جو	وہ چھپاتے ہیں	اور	جو	وہ ظاہر کرتے ہیں

کیا یہ اتنی بات نہیں جانتے کہ اللہ جانتا ہے جو کچھ وہ چھپاتے ہیں اور جو کچھ ظاہر کرتے ہیں ○

1 ..... اس سے معلوم ہوا کہ حق پوشی اور سرکار دو عالم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کے اوصاف کو چھپانا اور ان کے کمالات کا انکار کرنا یہودیوں کا طریقہ ہے۔

النصف

یہودیوں کے ایک ان پڑھ گروہ کا حال

وَمِنْهُمْ اُمِّيُّوْنَ لَا يَعْلَمُوْنَ الْكِتٰبَ اِلَّآ اَمَانِيَّ وَ

وَ	مِنْهُمْ	اُمِّيُّوْنَ	لَا يَعْلَمُوْنَ	الْكِتٰبَ	اِلَّآ	اَمَانِيَّ	وَ
اور	ان میں سے	ان پڑھ (ہیں)	نہیں جانتے	کتاب	مگر	من گھڑت تمنائیں	اور

اور ان میں کچھ اَن پڑھ ہیں جو کتاب کو نہیں جانتے مگر زبانی پڑھ لینا یا کچھ اپنی من گھڑت اور

یہودی علماء کی تحریفات اور ان پر وعید

اِنْ هُمْ اِلَّا يَظُنُّوْنَ ﴿٧٨﴾ فَوَيْلٌ لِّلَّذِيْنَ يَكْتُبُوْنَ الْكِتٰبَ

اِنْ	هُمْ	اِلَّا	يَظُنُّوْنَ ﴿٧٨﴾	فَوَيْلٌ	لِّلَّذِيْنَ	يَكْتُبُوْنَ	الْكِتٰبَ
نہیں	وہ	مگر	گمان کرتے	تو ہلاکت، بربادی	ان لوگوں کے لئے جو	لکھتے ہیں	کتاب

یہ صرف خیال و گمان میں پڑے ہوئے ہیں ○ تو بربادی ہے ان لوگوں کے لئے جو اپنے ہاتھوں سے کتاب

بِاَيْدِيْهِمْ ۖ ثُمَّ يَقُوْلُوْنَ هٰذَا مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ لِيَشْتَرُوْا

بِاَيْدِيْهِمْ	ثُمَّ	يَقُوْلُوْنَ	هٰذَا	مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ	لِيَشْتَرُوْا
اپنے ہاتھوں سے	پھر	کہتے ہیں	یہ	اللہ کے پاس سے (ہے)	تاکہ خریدیں، حاصل کریں

لکھتے ہیں پھر کہتے ہیں: یہ خدا کی طرف سے ہے کہ اس کے بدلے میں

بِهٖ ثَمَنًا قَلِيْلًا ۭ فَوَيْلٌ لَّهُمْ مِّمَّا كَتَبَتْ

بِهٖ	ثَمَنًا	قَلِيْلًا	فَوَيْلٌ	لَّهُمْ	مِّمَّا	كَتَبَتْ
اس کے بدلے	قیمت	تھوڑی	تو ہلاکت	ان کے لئے	(اس) سے جو	لکھا

تھوڑی سی قیمت حاصل کرلیں تو ان لوگوں کے لئے ان کے ہاتھوں کے لکھے ہوئے کی وجہ سے

عذاب جہنم سے متعلق یہودیوں کا من گھڑت نظریہ

اَيْدِيْهِمْ وَوَيْلٌ لَّهُمْ مِّمَّا يَكْسِبُوْنَ ﴿٧٩﴾ وَ

اَيْدِيْهِمْ	وَ	وَيْلٌ	لَّهُمْ	مِّمَّا	يَكْسِبُوْنَ ﴿٧٩﴾	وَ
ان کے ہاتھوں (نے)	اور	ہلاکت، بربادی	ان کے لئے	(اس کی وجہ) سے جو	وہ کماتے ہیں	اور

ہلاکت ہے اور ان کے لئے ان کی کمائی کی وجہ سے تباہی و بربادی ہے ○ اور

قَالُوْا لَنْ تَمَسَّنَا النَّارُ اِلَّاۤ اَيَّامًا مَّعْدُوْدَةً ؕ قُلْ

قَالُوْا	لَنْ تَمَسَّنَا	النَّارُ	اِلَّاۤ	اَيَّامًا	مَّعْدُوْدَةً	قُلْ
انہوں نے کہا	ہمیں ہرگز نہ چھوئے گی	آگ	مگر	دن	گنے ہوئے	تم کہو

بولے: ہمیں تو آگ ہرگز نہ چھوئے گی مگر گنتی کے چند دن۔ اے حبیب! تم فرمادو:

اَتَّخَذْتُمْ عِنْدَ اللّٰهِ عَهْدًا فَلَنْ يُّخْلِفَ اللّٰهُ عَهْدَهٗۤ

اَتَّخَذْتُمْ	عِنْدَ اللّٰهِ	عَهْدًا	فَلَنْ يُّخْلِفَ	اللّٰهُ	عَهْدَهٗۤ
کیا تم نے لیا ہوا ہے	اللہ سے	کوئی عہد، وعدہ	تو ہرگز خلاف نہ کرے گا	اللہ	اپنا عہد، وعدہ

کیا تم نے خدا سے کوئی وعدہ لیا ہوا ہے؟ (اگر ایسا ہے، پھر) تو اللہ ہرگز وعدہ خلافی نہیں کرے گا

اَمْ تَقُوْلُوْنَ عَلَى اللّٰهِ مَا لَا تَعْلَمُوْنَ ۝۸۰ بَلٰى مَنْ كَسَبَ

اَمْ	تَقُوْلُوْنَ	عَلَى اللّٰهِ	مَا	لَا تَعْلَمُوْنَ ۝۸۰	بَلٰى	مَنْ	كَسَبَ
یا، بلکہ	تم کہتے ہو	اللہ پر	وہ جو	تم نہیں جانتے	کیوں نہیں	جس نے	کمائی

بلکہ تم اللہ پر وہ بات کہہ رہے ہو جس کا تمہیں علم نہیں ○ کیوں نہیں، جس نے گناہ کمایا

سَيِّئَةً وَّاَحَاطَتْ بِهٖ خَطِيْٓــــَٔتُهٗ فَاُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ النَّارِ ۚ هُمْ فِيْهَا

سَيِّئَةً (1)	وَّ	اَحَاطَتْ (2)	بِهٖ	خَطِيْٓــــَٔتُهٗ	فَاُولٰٓئِكَ	اَصْحٰبُ النَّارِ	هُمْ	فِيْهَا
برائی، گناہ	اور	گھیر لیں	اسے	اس کی خطائیں	تو یہ لوگ	آگ والے	وہ	اس میں

اور اس کی خطا نے اس کا گھیراؤ کر لیا تو وہی لوگ جہنمی ہیں، وہ

خٰلِدُوْنَ ۝۸۱ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ اُولٰٓئِكَ

خٰلِدُوْنَ ۝۸۱	وَ	الَّذِيْنَ	اٰمَنُوْا	وَ	عَمِلُوا	الصّٰلِحٰتِ	اُولٰٓئِكَ
ہمیشہ رہنے والے	اور	وہ لوگ جو	ایمان لائے	اور	عمل کیے	نیک، اچھے	یہ لوگ

ہمیشہ اس میں رہیں گے ○ اور جو ایمان لائے اور اچھے کام کیے وہ

(1)......اس آیت میں گناہ سے شرک و کفر مراد ہے۔

(2)......احاطہ کرنے سے یہ مراد ہے کہ نجات کی تمام راہیں بند ہو جائیں اور کفر و شرک ہی پر اس کو موت آئے۔

بنی اسرائیل کو عہد و میثاق میں دیئے گئے احکام

اَصۡحٰبُ الۡجَنَّةِ ۚ هُمۡ فِيۡهَا خٰلِدُوۡنَ ﴿۸۲﴾ ع وَ اِذۡ اَخَذۡنَا مِيۡثَاقَ

اَصۡحٰبُ الۡجَنَّةِ	هُمۡ	فِيۡهَا	خٰلِدُوۡنَ ﴿۸۲﴾	وَ	اِذۡ	اَخَذۡنَا	مِيۡثَاقَ
جنت والے	وہ	اس میں	ہمیشہ رہنے والے	اور	جب	ہم نے لیا	عہد، وعدہ

جنت والے ہیں انہیں ہمیشہ اس میں رہنا ○ اور یاد کرو جب ہم نے

بَنِيۡۤ اِسۡرَآءِيۡلَ لَا تَعۡبُدُوۡنَ اِلَّا اللّٰهَ ۟ وَبِالۡوَالِدَيۡنِ

بَنِيۡۤ اِسۡرَآءِيۡلَ	لَا تَعۡبُدُوۡنَ	اِلَّا	اللّٰهَ	وَ	بِالۡوَالِدَيۡنِ
بنی اسرائیل، اولادِ یعقوب (سے)	تم عبادت نہیں کروگے	مگر	اللہ (کی)	اور	والدین کے ساتھ

بنی اسرائیل سے عہد لیا کہ اللہ کے سوا کسی کی عبادت نہ کرو اور ماں باپ کے ساتھ

اِحۡسَانًا وَّ ذِي الۡقُرۡبٰى وَالۡيَتٰمٰى وَالۡمَسٰكِيۡنِ

اِحۡسَانًا	وَّ	ذِي الۡقُرۡبٰى	وَ	الۡيَتٰمٰى	وَ	الۡمَسٰكِيۡنِ
احسان، اچھا سلوک (کرنا)	اور	قرابت والوں، رشتہ داروں	اور	یتیموں	اور	مسکینوں (سے)

بھلائی کرو اور رشتہ داروں اور یتیموں اور مسکینوں کے ساتھ (اچھا سلوک کرو)

بنی اسرائیل کی ان احکام کی خلاف ورزی کی تفصیل

وَقُوۡلُوۡا لِلنَّاسِ حُسۡنًا وَّ اَقِيۡمُوا الصَّلٰوةَ وَاٰتُوا الزَّكٰوةَ ؕ ثُمَّ

وَ	قُوۡلُوۡا	لِلنَّاسِ	حُسۡنًا (1)	وَّ	اَقِيۡمُوا	الصَّلٰوةَ	وَ	اٰتُوا	الزَّكٰوةَ	ثُمَّ
اور	کہو	لوگوں سے	اچھی بات	اور	قائم رکھو	نماز	اور	ادا کرو	زکوٰۃ	پھر

اور لوگوں سے اچھی بات کہو اور نماز قائم رکھو اور زکوٰۃ دو (لیکن) پھر تم میں سے

تَوَلَّيۡتُمۡ اِلَّا قَلِيۡلًا مِّنۡكُمۡ وَاَنۡتُمۡ مُّعۡرِضُوۡنَ ﴿۸۳﴾ وَاِذۡ

تَوَلَّيۡتُمۡ	اِلَّا	قَلِيۡلًا	مِّنۡكُمۡ	وَ	اَنۡتُمۡ	مُّعۡرِضُوۡنَ ﴿۸۳﴾ (2)	وَ	اِذۡ
تم نے منہ پھیر لیا	مگر	تھوڑے	تم میں سے	اور	تم	منہ موڑنے والے (ہو)	اور	جب

چند آدمیوں کے علاوہ سب پھر گئے اور تم (ویسے ہی اللہ کے احکام سے) منہ موڑنے والے ہو ○ اور یاد کرو جب

(1)......اچھی بات سے مراد نیکی کی دعوت دینا اور برائیوں سے روکنا ہے۔ نیکی کی دعوت میں اس کے تمام طریقے داخل ہیں، جیسے بیان کرنا، درس دینا، وعظ و نصیحت کرنا وغیرہ۔

(2)......اس سے معلوم ہوا کہ بنی اسرائیل کی عادت ہی اللہ تعالیٰ کے احکام سے اعراض کرنا اور اس کے عہد سے پھر جانا ہے۔

أَخَذْنَا مِيثَاقَكُمْ لَا تَسْفِكُونَ دِمَاءَكُمْ وَلَا تُخْرِجُونَ أَنفُسَكُم مِّن

أَخَذْنَا	مِيثَاقَكُمْ	لَا تَسْفِكُونَ	دِمَاءَكُمْ	وَ	لَا تُخْرِجُونَ	أَنفُسَكُمْ	مِّنْ
ہم نے لیا	تمہارا عہد	تم نہ بہاؤ گے	اپنے خون	اور	نہ نکالو گے	اپنے لوگ	سے

ہم نے تم سے عہد لیا کہ آپس میں کسی کا خون نہ بہانا اور اپنے لوگوں کو

دِيَارِكُمْ ثُمَّ أَقْرَرْتُمْ وَأَنتُمْ تَشْهَدُونَ ﴿٨٤﴾ ثُمَّ أَنتُمْ

دِيَارِكُمْ	ثُمَّ	أَقْرَرْتُمْ	وَ	أَنتُمْ	تَشْهَدُونَ ﴿٨٤﴾	ثُمَّ	أَنتُمْ
اپنے گھروں، بستیوں (سے)	پھر	تم نے اقرار کرلیا	اور	تم	گواہی دیتے ہو	پھر	تم

اپنی بستیوں سے نہ نکالنا پھر تم نے اقرار بھی کرلیا اور تم (خود اس کے) گواہ ہو ○ پھر یہ تم

هَٰؤُلَاءِ تَقْتُلُونَ أَنفُسَكُمْ وَتُخْرِجُونَ فَرِيقًا مِّنكُم مِّن

هَٰؤُلَاءِ	تَقْتُلُونَ	أَنفُسَكُمْ	وَ	تُخْرِجُونَ	فَرِيقًا	مِّنكُمْ	مِّنْ
وہ لوگ ہو جو	قتل کرتے ہو	اپنے لوگ	اور	نکالتے ہو	ایک گروہ (کو)	اپنے میں سے	سے

ہی ہو جو اپنے لوگوں کو قتل (بھی) کرنے لگے اور اپنے میں سے ایک گروہ کو

دِيَارِهِمْ تَظَاهَرُونَ عَلَيْهِم بِالْإِثْمِ وَالْعُدْوَانِ وَ

دِيَارِهِمْ	تَظَاهَرُونَ	عَلَيْهِمْ	بِالْإِثْمِ	وَ	الْعُدْوَانِ	وَ
ان کے گھروں، بستیوں	تم مدد کرتے ہو	ان پر (ان کے خلاف)	گناہ میں	اور	زیادتی	اور

ان کے وطن سے (بھی) نکالنے لگے، تم ان کے خلاف گناہ اور زیادتی کے کاموں میں مدد (بھی) کرتے ہو اور

إِن يَأْتُوكُمْ أُسَارَىٰ تُفَادُوهُمْ وَهُوَ

إِن يَأْتُوكُمْ	أُسَارَىٰ	تُفَادُوهُمْ	وَ	هُوَ
اگر وہ آئیں تمہارے پاس	قیدی (ہو کر)	تم فدیہ دے کر چھڑا لیتے ہو انہیں	اور (حالانکہ)	وہ (نکالنا)

اگر وہی قیدی ہو کر تمہارے پاس آئیں تو تم معاوضہ دے کر انہیں چھڑا لیتے ہو حالانکہ

مُحَرَّمٌ عَلَيْكُمْ اِخْرَاجُهُمْ ؕ اَفَتُؤْمِنُوْنَ بِبَعْضِ الْكِتٰبِ وَ

مُحَرَّمٌ	عَلَيْكُمْ	اِخْرَاجُهُمْ	اَفَتُؤْمِنُوْنَ	بِبَعْضِ الْكِتٰبِ	وَ
حرام کیا گیا	تمہارے اوپر	انہیں نکالنا	کیا تو تم ایمان لاتے ہو	کتاب کے کچھ حصے پر	اور

تمہارے اوپر تو ان کا نکالنا ہی حرام ہے۔ تو کیا تم اللہ کے بعض احکامات کو مانتے ہو اور

تَكْفُرُوْنَ بِبَعْضٍ ۚ فَمَا جَزَآءُ مَنْ يَّفْعَلُ ذٰلِكَ مِنْكُمْ اِلَّا خِزْيٌ

تَكْفُرُوْنَ	بِبَعْضٍ (1)	فَمَا	جَزَآءُ	مَنْ	يَّفْعَلُ	ذٰلِكَ	مِنْكُمْ	اِلَّا	خِزْيٌ (2)
انکار کرتے ہو	کچھ حصے کا	تو کیا	جزاء	جو	کرے	یہ	تم میں سے	مگر	رسوائی

بعض سے انکار کرتے ہو؟ تو جو تم میں ایسا کرے اس کا بدلہ دنیوی زندگی میں

فِی الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا ۚ وَيَوْمَ الْقِيٰمَةِ يُرَدُّوْنَ اِلٰۤى اَشَدِّ الْعَذَابِ ؕ وَمَا

فِی الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا	وَ	يَوْمَ الْقِيٰمَةِ	يُرَدُّوْنَ	اِلٰۤى اَشَدِّ الْعَذَابِ	وَ	مَا
دنیا کی زندگی میں	اور	روزِ قیامت	لوٹائے جائیں گے	شدید ترین عذاب کی طرف	اور	نہیں

ذلت و رسوائی کے سوا اور کیا ہے اور قیامت کے دن انہیں شدید ترین عذاب کی طرف لوٹایا جائے گا اور

اللّٰهُ بِغَافِلٍ عَمَّا تَعْمَلُوْنَ ﴿۸۵﴾ اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ اشْتَرَوُا

اللّٰهُ	بِغَافِلٍ	عَمَّا	تَعْمَلُوْنَ ﴿۸۵﴾	اُولٰٓئِكَ	الَّذِيْنَ	اشْتَرَوُا
اللہ	غافل	(اس) سے جو	تم کرتے ہو	یہ لوگ	جنہوں نے	خرید لی، لے لی

اللہ تمہارے اعمال سے بے خبر نہیں ○ یہی وہ لوگ ہیں جنہوں نے

الْحَيٰوةَ الدُّنْيَا بِالْاٰخِرَةِ ۫ فَلَا يُخَفَّفُ عَنْهُمُ الْعَذَابُ وَلَا

الْحَيٰوةَ الدُّنْيَا	بِالْاٰخِرَةِ	فَلَا يُخَفَّفُ	عَنْهُمُ	الْعَذَابُ	وَ	لَا
دنیا کی زندگی	آخرت کے بدلے	تو نہیں ہلکا کیا جائے گا	ان سے	عذاب	اور	نہ

آخرت کے بدلے دنیا کی زندگی خرید لی تو ان سے نہ تو عذاب ہلکا کیا جائے گا اور نہ

(1) ....اس آیت سے معلوم ہوا کہ شریعت کے تمام احکام پر ایمان رکھنا ضروری ہے اور تمام ضروری احکام پر عمل کرنا بھی ضروری ہے۔ کوئی شخص کسی وقت بھی شریعت کی پابندی سے آزاد نہیں ہو سکتا اور خود کو طریقت کا نام لے کر یا کسی بھی طریقے سے شریعت سے آزاد کہنے والے کافر ہیں۔

(2) ....اس سے معلوم ہوا کہ کسی کی طرفداری میں دین کی مخالفت کرنا اخروی عذاب کے علاوہ دنیا میں بھی ذلت و رسوائی کا باعث ہوتا ہے۔

بنی اسرائیل میں انبیاء کا مسلسل تشریف لانا اور یہودیوں کا انہیں شہید کرنا

هُمْ يُنْصَرُوْنَ ﴿۸۶﴾ وَ لَقَدْ اٰتَيْنَا مُوْسَى الْكِتٰبَ وَ قَفَّيْنَا

هُمْ	يُنْصَرُوْنَ ﴿۸۶﴾	وَ	لَقَدْ	اٰتَيْنَا	مُوْسَى	الْكِتٰبَ	وَ	قَفَّيْنَا
وہ	مدد کیے جائیں گے	اور	بیشک	ہم نے دی	موسیٰ (کو)	کتاب	اور	ہم نے پیچھے بھیجے

ہی ان کی مدد کی جائے گی ○ اور بے شک ہم نے موسیٰ کو کتاب عطا کی اور اس کے بعد

مِنْۢ بَعْدِهٖ بِالرُّسُلِ ۫ وَ اٰتَيْنَا عِيْسَى ابْنَ مَرْيَمَ الْبَيِّنٰتِ وَ

مِنْۢ	بَعْدِهٖ	بِالرُّسُلِ	وَ	اٰتَيْنَا	عِيْسَى ابْنَ مَرْيَمَ	الْبَيِّنٰتِ	وَ
سے	اس کے بعد	رسول	اور	ہم نے دیں	مریم کے بیٹے عیسیٰ (کو)	روشن نشانیاں	اور

پے درپے رسول بھیجے اور ہم نے عیسیٰ بن مریم کو کھلی نشانیاں عطا فرمائیں اور

اَيَّدْنٰهُ بِرُوْحِ الْقُدُسِ ؕ اَفَكُلَّمَا جَآءَكُمْ رَسُوْلٌۢ

اَيَّدْنٰهُ (1)	بِرُوْحِ الْقُدُسِ	اَفَكُلَّمَا	جَآءَكُمْ	رَسُوْلٌۢ
ہم نے مدد کی اس کی	پاک روح کے ذریعے	تو کیا جب کبھی	آیا تمہارے پاس	کوئی رسول

پاک روح کے ذریعے ان کی مدد کی تو (اے بنی اسرائیل!) کیا (تمہارا یہ معمول نہیں ہے ؟ کہ) جب کبھی تمہارے پاس

بِمَا لَا تَهْوٰۤى اَنْفُسُكُمُ اسْتَكْبَرْتُمْ ۚ فَفَرِيْقًا

بِمَا	لَا تَهْوٰۤى	اَنْفُسُكُمُ	اسْتَكْبَرْتُمْ	فَفَرِيْقًا
(اس کے) ساتھ جو	نہیں پسند کرتے	تمہارے نفس، دل	(تو) تم تکبر کرتے	پھر ایک گروہ (کو)

کوئی رسول ایسے احکام لے کر تشریف لایا جنہیں تمہارے دل پسند نہیں کرتے تھے تو تم تکبر کرتے تھے پھر

كَذَّبْتُمْ ۫ وَ فَرِيْقًا تَقْتُلُوْنَ ﴿۸۷﴾ وَ قَالُوْا قُلُوْبُنَا

كَذَّبْتُمْ	وَ	فَرِيْقًا	تَقْتُلُوْنَ ﴿۸۷﴾	وَ	قَالُوْا	قُلُوْبُنَا
تم نے جھٹلایا	اور	ایک گروہ (کو)	قتل کرتے ہو	اور	(یہودیوں نے) کہا	ہمارے دل

ان (انبیاء میں سے) ایک گروہ کو تم جھٹلاتے تھے اور ایک گروہ کو شہید کر دیتے تھے ○ اور یہودیوں نے کہا: ہمارے

(1)...اللہ تعالیٰ نے حضرت عیسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام کی مدد حضرت جبرئیل عَلَیْہِ السَّلَام کے ذریعہ فرمائی۔ معلوم ہوا کہ اللہ کے پیارے مدد کر سکتے ہیں۔

غُلْفٌ ؕ بَلْ لَّعَنَهُمُ اللّٰهُ بِكُفْرِهِمْ فَقَلِيْلًا مَّا

غُلْفٌ	بَلْ	لَّعَنَهُمُ	اللّٰهُ	بِكُفْرِهِمْ	فَقَلِيْلًا	مَّا
پردوں والے (ہیں)	بلکہ	لعنت کی ان پر	اللہ (نے)	ان کے کفر کے سبب	تو تھوڑے	وہ جو

دلوں پر پردے پڑے ہوئے ہیں بلکہ اللہ نے ان کے کفر کی وجہ سے ان پر لعنت کردی ہے تو ان میں سے تھوڑے

يُؤْمِنُوْنَ ﴿٨٨﴾ وَلَمَّا جَآءَهُمْ كِتٰبٌ مِّنْ عِنْدِ اللّٰهِ مُصَدِّقٌ

يُؤْمِنُوْنَ ﴿٨٨﴾	وَ	لَمَّا	جَآءَهُمْ	كِتٰبٌ	مِّنْ عِنْدِ اللّٰهِ	مُصَدِّقٌ
ایمان لاتے ہیں	اور	جب	آئی ان کے پاس	کتاب	اللہ کے پاس سے	تصدیق کرنے والی

لوگ ہی ایمان لاتے ہیں ○ اور جب ان کے پاس اللہ کی وہ کتاب آئی

لِّمَا مَعَهُمْ ۙ وَكَانُوْا مِنْ قَبْلُ يَسْتَفْتِحُوْنَ عَلَى

لِّمَا	مَعَهُمْ	وَ	كَانُوْا	مِنْ قَبْلُ	يَسْتَفْتِحُوْنَ	عَلَى
اس کی جو	ان کے ساتھ (ہے)	اور	وہ تھے	(اس سے) سے پہلے	فتح طلب کرتے	پر

جو ان کے پاس (موجود) کتاب کی تصدیق کرنے والی ہے اور اس سے پہلے یہ اسی نبی کے وسیلہ سے

الَّذِيْنَ كَفَرُوْا ۚ فَلَمَّا جَآءَهُمْ مَّا عَرَفُوْا كَفَرُوْا

الَّذِيْنَ	كَفَرُوْا	فَلَمَّا	جَآءَهُمْ	مَّا	عَرَفُوْا	كَفَرُوْا
ان لوگوں کے جو (جنہوں نے)	کفر کیا	تو جب	آیا ان کے پاس	وہ جسے	پہچانتے تھے	(تو) کفر کیا

کافروں کے خلاف فتح مانگتے تھے تو جب ان کے پاس وہ جانا پہچانا نبی تشریف لے آیا تو اس کے منکر

بِهٖ ۫ فَلَعْنَةُ اللّٰهِ عَلَى الْكٰفِرِيْنَ ﴿٨٩﴾ بِئْسَمَا اشْتَرَوْا

بِهٖ	فَلَعْنَةُ اللّٰهِ	عَلَى الْكٰفِرِيْنَ ﴿٨٩﴾	بِئْسَمَا	اشْتَرَوْا
اس کے ساتھ	پس اللہ کی لعنت	کافروں پر	کتنا برا ہے وہ جو	انہوں نے بیچ دیں

ہو گئے تو اللہ کی لعنت ہو انکار کرنے والوں پر ○ انہوں نے اپنی جانوں کا

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی تشریف آوری سے پہلے اور بعد میں یہودیوں کا حال

بِهٖۤ اَنْفُسَهُمْ اَنْ یَّكْفُرُوْا بِمَاۤ اَنْزَلَ اللّٰهُ

بِهٖۤ	اَنْفُسَهُمْ	اَنْ	یَّكْفُرُوْا	بِمَاۤ	اَنْزَلَ	اللّٰهُ [1]
اس کے بدلے	اپنی جانیں	کہ	انکار کرتے ہیں	(اس) کا جو	نازل کیا	اللہ (نے)

کتنا برا سودا کیا کہ اللہ نے جو نازل فرمایا ہے اس کا انکار کر رہے ہیں

بَغْیًا اَنْ یُّنَزِّلَ اللّٰهُ مِنْ فَضْلِهٖ عَلٰى مَنْ

بَغْیًا [2]	اَنْ	یُّنَزِّلَ	اللّٰهُ	مِنْ فَضْلِهٖ	عَلٰى مَنْ
(کافروں کا انکار) حسد (کی وجہ سے)	کہ	نازل کرتا ہے	اللہ	اپنے فضل سے	جس پر

اس حسد کی وجہ سے کہ اللہ اپنے فضل سے اپنے جس

یَّشَآءُ مِنْ عِبَادِهٖ ۚ فَبَآءُوْ بِغَضَبٍ عَلٰى غَضَبٍ ؕ وَ

یَّشَآءُ	مِنْ عِبَادِهٖ	فَبَآءُوْ	بِغَضَبٍ	عَلٰى غَضَبٍ	وَ
وہ چاہتا ہے	اپنے بندوں میں سے	پس وہ لوٹے	غضب کے ساتھ	غضب پر	اور

بندے پر چاہتا ہے وحی نازل فرماتا ہے تو یہ لوگ غضب پر غضب کے مستحق ہو گئے اور

لِلْكٰفِرِیْنَ عَذَابٌ مُّهِیْنٌ ﴿۹۰﴾ وَ اِذَا قِیْلَ لَهُمْ اٰمِنُوْا

لِلْكٰفِرِیْنَ	عَذَابٌ	مُّهِیْنٌ ﴿۹۰﴾	وَ	اِذَا	قِیْلَ	لَهُمْ	اٰمِنُوْا
کافروں کے لئے (ہے)	عذاب	ذلیل کر دینے والا	اور	جب	کہا گیا	ان سے	ایمان لاؤ

کافروں کے لیے ذلت کا عذاب ہے ○ اور جب ان سے کہا جائے کہ اس پر ایمان لاؤ

بِمَاۤ اَنْزَلَ اللّٰهُ قَالُوْا نُؤْمِنُ بِمَاۤ اُنْزِلَ

بِمَاۤ	اَنْزَلَ	اللّٰهُ	قَالُوْا	نُؤْمِنُ	بِمَاۤ	اُنْزِلَ
(اس) پر جو	نازل کیا، اتارا	اللہ (نے)	انہوں نے کہا	ہم ایمان لاتے ہیں	(اس) پر جو	نازل کیا گیا

جو اللہ نے نازل فرمایا ہے تو کہتے ہیں: ہم اسی پر ایمان لاتے ہیں جو ہمارے اوپر نازل کیا گیا

یہودیوں کا تورات پر ایمان کا دعویٰ بھی جھوٹا ہے

1 ...اس سے ہر آدمی نصیحت حاصل کرے کہ ایمان کی جگہ کفر، نیکیوں کی جگہ گناہ، اطاعت کی جگہ نافرمانی، رضائے الٰہی کی جگہ اللہ تعالیٰ کے غضب کا سودا بہت خسارے کا سودا ہے۔

2 ...اس سے معلوم ہوا کہ منصب و مرتبے کی طلب انسان کے دل میں حسد پیدا ہونے کا ایک سبب ہے اور یہ بھی معلوم کہ حسد ایسا خبیث مرض ہے جو انسان کو کفر تک بھی لے جا سکتا ہے۔

عَلَیْنَا وَ یَكْفُرُوْنَ بِمَا وَرَآءَهٗ ۗ وَ هُوَ

عَلَیْنَا	وَ	یَكْفُرُوْنَ	بِمَا	وَرَآءَهٗ	وَ	هُوَ
ہمارے اوپر	اور	وہ انکار کرتے ہیں	(اس) کا جو	اس (تورات) کے علاوہ (ہے)	اور (حالانکہ)	وہ (قرآن)

اور وہ تورات کے علاوہ دیگر کا انکار کرتے ہیں حالانکہ وہ (قرآن)

الْحَقُّ مُصَدِّقًا لِّمَا مَعَهُمْ ؕ قُلْ فَلِمَ تَقْتُلُوْنَ

الْحَقُّ	مُصَدِّقًا	لِّمَا	مَعَهُمْ	قُلْ	فَلِمَ	تَقْتُلُوْنَ (1)
حق	تصدیق کرنے والا	(اس) کی جو	ان کے ساتھ (ہے)	تم کہو	تو کیوں	تم قتل کرتے (تھے)

بھی حق ہے ان کے پاس موجود (کتاب) کی تصدیق کرنے والا ہے۔ اے محبوب! تم فرمادو کہ (اے یہودیو!)

اَنْۢبِیَآءَ اللّٰهِ مِنْ قَبْلُ اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِیْنَ ﴿۹۱﴾ وَ لَقَدْ جَآءَكُمْ

اَنْۢبِیَآءَ اللّٰهِ	مِنْ قَبْلُ	اِنْ	كُنْتُمْ	مُّؤْمِنِیْنَ ﴿۹۱﴾	وَ	لَقَدْ	جَآءَكُمْ
اللہ کے انبیاء	(اس) سے پہلے	اگر	تم تھے	ایمان والے	اور	بیشک	آئے تمہارے پاس

اگر تم ایمان والے تھے تو پھر پہلے تم اللہ کے نبیوں کو کیوں شہید کرتے تھے؟ ○ اور بیشک تمہارے پاس

مُّوْسٰی بِالْبَیِّنٰتِ ثُمَّ اتَّخَذْتُمُ الْعِجْلَ مِنْۢ بَعْدِهٖ

مُّوْسٰی	بِالْبَیِّنٰتِ	ثُمَّ	اتَّخَذْتُمُ	الْعِجْلَ	مِنْۢ	بَعْدِهٖ
موسیٰ	روشن نشانیوں کے ساتھ	پھر	تم نے اختیار کرلیا	بچھڑا (بطور معبود)	سے	اس کے بعد

موسیٰ روشن نشانیاں لے کر تشریف لائے پھر تم نے اس کے بعد بچھڑے کو معبود بنالیا

وَ اَنْتُمْ ظٰلِمُوْنَ ﴿۹۲﴾ وَ اِذْ اَخَذْنَا مِیْثَاقَكُمْ وَ رَفَعْنَا فَوْقَكُمُ

وَ	اَنْتُمْ	ظٰلِمُوْنَ ﴿۹۲﴾	وَ	اِذْ	اَخَذْنَا	مِیْثَاقَكُمْ	وَ	رَفَعْنَا	فَوْقَكُمُ
اور	تم	ظلم کرنے والے (تھے)	اور	جب	ہم نے لیا	تمہارا عہد	اور	بلند کیا	تمہارے اوپر

اور تم ظالم تھے ○ اور (یاد کرو) جب ہم نے تم سے عہد لیا اور کوہِ طور کو تمہارے سروں پر بلند کردیا

بنی اسرائیل کی بچھڑا پرستی کا ذکر کرکے یہودیوں کے خلاف حجت قائم کرنا

(1)..... حضور پر نور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کے زمانے کے بنی اسرائیل نے انبیاء کرام عَلَیْہِمُ السَّلَام کو شہید نہ کیا تھا مگر چونکہ وہ قاتلوں کی اس حرکت سے راضی تھے اور ان کو اپنا بڑا مانتے تھے اور انہیں عظمت سے یاد کرتے تھے اس لئے انہیں بھی قاتلوں میں شامل کیا گیا۔

الطُّوۡرَ ؕ خُذُوۡا مَاۤ اٰتَيۡنٰكُمۡ بِقُوَّةٍ وَّاسۡمَعُوۡا ؕ قَالُوۡا

قَالُوۡا	اسۡمَعُوۡا	وَّ	بِقُوَّةٍ (1)	اٰتَيۡنٰكُمۡ	مَاۤ	خُذُوۡا	الطُّوۡرَ
انہوں نے کہا	سنو	اور	مضبوطی سے	ہم نے دیا تمہیں	جو	پکڑلو، تھام لو	طور (پہاڑ)

(اور فرمایا) مضبوطی سے تھام لو اس کو جو ہم نے تمہیں عطا کی ہے اور سنو۔ انہوں نے کہا:

سَمِعۡنَا وَعَصَيۡنَا ۗ وَاُشۡرِبُوۡا فِىۡ قُلُوۡبِهِمُ الۡعِجۡلَ

الۡعِجۡلَ	فِىۡ قُلُوۡبِهِمُ	اُشۡرِبُوۡا	وَ	عَصَيۡنَا	وَ	سَمِعۡنَا
بچھڑا (کی محبت)	ان کے دلوں میں	پلادی گئی	اور	نافرمانی کی، نہ مانا	اور	ہم نے سنا

ہم نے سنا اور نہ مانا اور ان کے کفر کی وجہ سے ان کے دلوں میں تو بچھڑا رچا ہوا تھا۔

بِكُفۡرِهِمۡ ؕ قُلۡ بِئۡسَمَا يَاۡمُرُكُمۡ بِهٖۤ اِيۡمَانُكُمۡ

اِيۡمَانُكُمۡ	بِهٖۤ	يَاۡمُرُكُمۡ	بِئۡسَمَا	قُلۡ	بِكُفۡرِهِمۡ
تمہارا ایمان	اس کے ساتھ	حکم دیتا ہے تمہیں	کتنا برا ہے جو	تم کہو	ان کے کفر کے سبب

اے محبوب! تم فرمادو: اگر تم ایمان والے ہو تو تمہارا ایمان تمہیں

اِنۡ كُنۡتُمۡ مُّؤۡمِنِيۡنَ ﴿۹۳﴾ قُلۡ اِنۡ كَانَتۡ لَكُمُ الدَّارُ الۡاٰخِرَةُ

الدَّارُ الۡاٰخِرَةُ	لَكُمُ	كَانَتۡ	اِنۡ	قُلۡ	مُّؤۡمِنِيۡنَ ﴿۹۳﴾	كُنۡتُمۡ	اِنۡ
آخرت کا گھر	تمہارے لئے	ہے	اگر	تم کہو	ایمان والے	تم ہو	اگر

کتنا برا حکم دیتا ہے ○ اے محبوب! تم فرمادو: اگر دوسرے لوگوں کو چھوڑ کر آخرت کا گھر

عِنۡدَ اللّٰهِ خَالِصَةً مِّنۡ دُوۡنِ النَّاسِ فَتَمَنَّوُا الۡمَوۡتَ اِنۡ

اِنۡ	الۡمَوۡتَ (2)	فَتَمَنَّوُا	مِّنۡ دُوۡنِ النَّاسِ	خَالِصَةً	عِنۡدَ اللّٰهِ
اگر	موت (کی)	تو تم تمنا کرو	لوگوں کے علاوہ سے (اور لوگوں کو چھوڑ کر)	خالص	اللہ کے پاس

اللہ کے نزدیک خالص تمہارے ہی لئے ہے تو اگر تم سچے ہو تو

یہودیوں کے اس دعوے کا رد کہ جنت صرف ان کے لئے ہے

(1)...... اس آیت سے معلوم ہوا کہ اللہ تعالیٰ کی کتاب پر ایمان لانے کا مطلب یہ ہے کہ اس کے تمام احکام اور سب تقاضوں پر عمل کیا جائے اور ان کی خلاف ورزی نہ کی جائے۔

(2)...... موت کی محبت اور اللہ تعالیٰ کی ملاقات کا شوق مقبول بندوں کا طریقہ ہے البتہ دنیوی پریشانیوں سے تنگ آکر موت کی دعا کرنا صبر و رضا و تسلیم و توکل کے خلاف ہے اور ناجائز ہے۔

كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ﴿۹۴﴾ وَ لَنْ يَّتَمَنَّوْهُ اَبَدًا ۢ بِمَا

بِمَا	اَبَدًا	لَنْ يَّتَمَنَّوْهُ	وَ	صٰدِقِيْنَ ﴿۹۴﴾	كُنْتُمْ
(ان اعمال کی) وجہ سے جو	کبھی	وہ ہرگز تمنا نہیں کریں گے اس کی	اور	سچے	تم ہو

موت کی تمنا تو کرو ○ اور اپنی بد اعمالیوں کی وجہ سے یہ ہرگز کبھی

قَدَّمَتْ اَيْدِيْهِمْ ؕ وَ اللّٰهُ عَلِيْمٌ ۢ بِالظّٰلِمِيْنَ ﴿۹۵﴾ وَ لَتَجِدَنَّهُمْ

لَتَجِدَنَّهُمْ	وَ	بِالظّٰلِمِيْنَ ﴿۹۵﴾	عَلِيْمٌ	اللّٰهُ	وَ	اَيْدِيْهِمْ	قَدَّمَتْ
ضرور تم پاؤ گے انہیں	اور	ظالموں کو	جانتا ہے	اللہ	اور	ان کے ہاتھوں (نے)	آگے بھیجے

موت کی تمنا نہ کریں گے اور اللہ ظالموں کو خوب جانتا ہے ○ اور بیشک تم ضرور انہیں پاؤ گے

اَحْرَصَ النَّاسِ عَلٰى حَيٰوةٍ ۛۚ وَ مِنَ الَّذِيْنَ اَشْرَكُوْا ۛۚ

اَشْرَكُوْا (1)	مِنَ الَّذِيْنَ	وَ	عَلٰى حَيٰوةٍ	اَحْرَصَ النَّاسِ
شرک کیا	ان لوگوں سے جو (جنہوں نے)	اور	زندگی پر	لوگوں میں سب سے زیادہ حریص

کہ سب لوگوں سے زیادہ جینے کی ہوس رکھتے ہیں اور مشرکوں میں سے

يَوَدُّ اَحَدُهُمْ لَوْ يُعَمَّرُ اَلْفَ سَنَةٍ ۚ وَ مَا

مَا	وَ	اَلْفَ سَنَةٍ	يُعَمَّرُ	لَوْ	اَحَدُهُمْ	يَوَدُّ
نہیں	اور (حالانکہ)	ہزار سال	اسے عمر دی جائے	اگر، کاش	ان کا ایک (گروہ)	تمنا کرتا ہے

ایک (گروہ) تمنا کرتا ہے کہ کاش اسے ہزار سال کی زندگی دیدی جائے حالانکہ

هُوَ بِمُزَحْزِحِهٖ مِنَ الْعَذَابِ اَنْ يُّعَمَّرَ ؕ وَ اللّٰهُ

اللّٰهُ	وَ	يُّعَمَّرَ	اَنْ	مِنَ الْعَذَابِ	بِمُزَحْزِحِهٖ	هُوَ
اللہ	اور	عمر دیا جائے	کہ	عذاب سے	دور کرنے والا اسے	وہ (اتنی عمر ملنا)

اتنی عمر کا دیا جانا بھی اسے عذاب سے دور نہ کرسکے گا اور اللہ

یہودیوں اور مشرکوں کی زندہ رہنے کی حرص وہوس

معانقہ ۲

(1)..... کفار دنیاوی زندگی پر حریص ہوتے ہیں اور موت سے بہت بھاگتے ہیں جبکہ مومن کی شان یہ ہے کہ وہ اگر زندگی چاہتا ہے تو صرف اس لئے کہ زیادہ نیکیاں کرے، آخرت کا توشہ جمع کرے۔

ع

یہودیوں کی حضرت جبریل عَلَیْہِ السَّلَام سے دشمنی

بَصِيْرٌۢ بِمَا يَعْمَلُوْنَ ﴿۹۶﴾ ع قُلْ مَنْ كَانَ عَدُوًّا لِّجِبْرِيْلَ

بَصِيْرٌۢ	بِمَا	يَعْمَلُوْنَ ﴿۹۶﴾	قُلْ	مَنْ	كَانَ	عَدُوًّا	لِّجِبْرِيْلَ
دیکھنے والا (ہے)	(اس) کو جو	وہ عمل کرتے ہیں	تم کہو	جو کوئی	ہو	دشمن	جبریل کا

ان کے تمام اعمال کو خوب دیکھ رہا ہے ○ اے محبوب! تم فرمادو: جو کوئی جبریل کا دشمن ہو (تو ہو)

فَاِنَّهٗ نَزَّلَهٗ عَلٰى قَلْبِكَ بِاِذْنِ اللّٰهِ مُصَدِّقًا

فَاِنَّهٗ	نَزَّلَهٗ	عَلٰى قَلْبِكَ	بِاِذْنِ اللّٰهِ	مُصَدِّقًا
تو بیشک وہ (قرآن)	اس نے اتارا اسے	تمہارے دل پر	اللہ کے حکم، اجازت سے	تصدیق کرنے والا

پس بیشک اس نے تو تمہارے دل پر اللہ کے حکم سے یہ اتارا ہے،

لِّمَا بَيْنَ يَدَيْهِ وَهُدًى وَّبُشْرٰى لِلْمُؤْمِنِيْنَ ﴿۹۷﴾

لِّمَا	بَيْنَ يَدَيْهِ	وَ	هُدًى	وَّ	بُشْرٰى	لِلْمُؤْمِنِيْنَ ﴿۹۷﴾
(اس) کی جو	اس (قرآن) سے پہلے	اور	ہدایت	اور	بشارت، خوشخبری	ایمان والوں کے لئے

جو اپنے سے پہلے موجود کتابوں کی تصدیق فرمانے والا ہے اور ایمان والوں کے لئے ہدایت اور بشارت ہے ○

اللہ عَزَّوَجَلَّ کے مقرب بندوں سے دشمنی گویا اللہ عَزَّوَجَلَّ سے دشمنی ہے

مَنْ كَانَ عَدُوًّا لِّلّٰهِ وَمَلٰٓئِكَتِهٖ وَرُسُلِهٖ وَجِبْرِيْلَ وَ

مَنْ	كَانَ	عَدُوًّا	لِّلّٰهِ	وَ	مَلٰٓئِكَتِهٖ	وَ	رُسُلِهٖ	وَ	جِبْرِيْلَ	وَ
جو	ہو	دشمن	اللہ کا	اور	اس کے فرشتوں	اور	اس کے رسولوں	اور	جبریل	اور

جو کوئی اللہ اور اس کے فرشتوں اور اس کے رسولوں اور جبرائیل اور

یہودیوں کا حضور اقدس صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم پر ایمان لانے کا عہد توڑنا

مِيْكٰلَ فَاِنَّ اللّٰهَ عَدُوٌّ لِّلْكٰفِرِيْنَ ﴿۹۸﴾ وَلَقَدْ

مِيْكٰلَ	فَاِنَّ	اللّٰهَ	عَدُوٌّ	لِّلْكٰفِرِيْنَ ﴿۹۸﴾ (1)	وَ	لَقَدْ
میکائیل (کا)	تو بیشک	اللہ	دشمن (ہے)	کافروں کا	اور	ضرور تحقیق، بیشک

میکائیل کا دشمن ہو تو اللہ کافروں کا دشمن ہے ○ اور بیشک

(1)...اس سے معلوم ہوا کہ انبیاء کرام عَلَیْہِمُ السَّلَام اور فرشتوں سے دشمنی کفر اور غضب الٰہی کا سبب ہے اور محبوبانِ حق سے دشمنی خدا تعالیٰ سے دشمنی کرنا ہے۔

اَنْزَلْنَاۤ اِلَیْكَ اٰیٰتٍۭ بَیِّنٰتٍۚ وَ مَا یَكْفُرُ بِهَاۤ

اَنْزَلْنَاۤ	اِلَیْكَ	اٰیٰتٍۭ بَیِّنٰتٍ	وَ	مَا یَكْفُرُ	بِهَاۤ
ہم نے نازل کیں، اتاریں	تمہاری طرف	روشن نشانیاں	اور	نہیں انکار کرتے	ان (نشانیوں) کا

ہم نے تمہاری طرف روشن آیتیں نازل کیں اور ان کا انکار

اِلَّا الْفٰسِقُوْنَ ﴿۹۹﴾ اَوَ كُلَّمَا عٰهَدُوْا عَهْدًا نَّبَذَهٗ فَرِیْقٌ

اِلَّا	الْفٰسِقُوْنَ ﴿۹۹﴾	اَوَ	كُلَّمَا	عٰهَدُوْا	عَهْدًا	نَّبَذَهٗ	فَرِیْقٌ
مگر	فاسق، نافرمان	کیا اور	جب کبھی	انہوں نے کیا	کوئی عہد	پھینک دیا اسے	ایک گروہ (نے)

صرف نافرمان ہی کرتے ہیں ○ اور جب کبھی انہوں نے کوئی عہد کیا تو ان میں سے ایک گروہ نے

مِّنْهُمْؕ بَلْ اَكْثَرُهُمْ لَا یُؤْمِنُوْنَ ﴿۱۰۰﴾ وَ لَمَّا جَآءَهُمْ رَسُوْلٌ

مِّنْهُمْ	بَلْ	اَكْثَرُهُمْ	لَا یُؤْمِنُوْنَ ﴿۱۰۰﴾	وَ	لَمَّا	جَآءَهُمْ	رَسُوْلٌ
ان میں سے	بلکہ	ان میں سے اکثر	مانتے ہی نہیں	اور	جب	آیا ان کے پاس	ایک رسول

اس عہد کو پھینک دیا بلکہ ان میں سے اکثر مانتے ہی نہیں ○ اور جب ان کے پاس اللہ کی طرف سے ایک رسول

مِّنْ عِنْدِ اللّٰهِ مُصَدِّقٌ لِّمَا مَعَهُمْ نَبَذَ

مِّنْ عِنْدِ اللّٰهِ	مُصَدِّقٌ	لِّمَا	مَعَهُمْ	نَبَذَ
اللہ کی طرف سے	تصدیق کرنے والا	(اس) کی جو	ان کے ساتھ (ہے)	پھینک دیا

تشریف لایا جو ان کی کتابوں کی تصدیق فرمانے والا ہے تو

فَرِیْقٌ مِّنَ الَّذِیْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ ۙۗ كِتٰبَ اللّٰهِ

فَرِیْقٌ (1)	مِّنَ الَّذِیْنَ	اُوْتُوا	الْكِتٰبَ	كِتٰبَ اللّٰهِ
ایک گروہ (نے)	ان لوگوں میں سے جو (جنہیں)	دی گئی	کتاب	اللہ کی کتاب

اہل کتاب میں سے ایک گروہ نے اللہ کی کتاب کو

(1) ...... یہودی توریت کی بہت تعظیم کرتے تھے مگر حضور پر نور صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان نہ لائے تو اس پر عمل نہ کیا گیا یوں گویا اسے پس پشت ڈال دیا۔

حضرت سلیمان علیہ السلام پر جادو کی تہمت کی تردید، یہودیوں کا جادو سیکھنا اور ہاروت و ماروت علیہما السلام کا واقعہ

وَرَآءَ ظُهُوْرِهِمْ كَاَنَّهُمْ لَا يَعْلَمُوْنَ ﴿۱۰۱﴾ وَاتَّبَعُوْا مَا

وَرَآءَ ظُهُوْرِهِمْ	كَاَنَّهُمْ	لَا يَعْلَمُوْنَ ﴿۱۰۱﴾	وَ	اتَّبَعُوْا	مَا
اپنی پشتوں کے پیچھے	گویا کہ وہ	(کچھ) نہیں جانتے ہیں	اور	انہوں نے پیروی کی	(اس جادو کی) جو

پیٹھ پیچھے یوں پھینک دیا گویا وہ کچھ جانتے ہی نہیں ہیں ○ اور یہ

تَتْلُوا الشَّيٰطِيْنُ عَلٰى مُلْكِ سُلَيْمٰنَ ۚ وَمَا كَفَرَ سُلَيْمٰنُ وَ

تَتْلُوا	الشَّيٰطِيْنُ	عَلٰى	مُلْكِ سُلَيْمٰنَ	وَ	مَا كَفَرَ	سُلَيْمٰنُ [1]	وَ
پڑھتے	شیاطین	پر (میں)	سلیمان کے دورِ حکومت	اور	کفر نہ کیا	سلیمان (نے)	اور

سلیمان کے عہدِ حکومت میں اس جادو کے پیچھے پڑ گئے جو شیاطین پڑھا کرتے تھے اور سلیمان نے کفر نہ کیا بلکہ

لٰكِنَّ الشَّيٰطِيْنَ كَفَرُوْا يُعَلِّمُوْنَ النَّاسَ السِّحْرَ ۗ وَمَاۤ اُنْزِلَ

لٰكِنَّ	الشَّيٰطِيْنَ	كَفَرُوْا	يُعَلِّمُوْنَ	النَّاسَ	السِّحْرَ	وَ	مَاۤ	اُنْزِلَ
لیکن	شیاطین (نے)	کفر کیا	وہ سکھاتے	لوگوں (کو)	جادو	اور	جو	اتارا گیا

شیطان کافر ہوئے جو لوگوں کو جادو سکھاتے تھے اور (یہ تو اس جادو کے پیچھے بھی پڑ گئے تھے) جو

عَلَى الْمَلَكَيْنِ بِبَابِلَ هَارُوْتَ وَمَارُوْتَ ؕ وَمَا يُعَلِّمٰنِ

عَلَى الْمَلَكَيْنِ	بِبَابِلَ	هَارُوْتَ	وَ	مَارُوْتَ [2]	وَ	مَا يُعَلِّمٰنِ
دو فرشتوں پر	بابل (شہر) میں	ہاروت	اور	ماروت	اور	وہ دونوں نہ سکھاتے

بابل شہر میں دو فرشتوں ہاروت و ماروت پر اتارا گیا تھا اور وہ دونوں

مِنْ اَحَدٍ حَتّٰى يَقُوْلَاۤ اِنَّمَا نَحْنُ فِتْنَةٌ

مِنْ اَحَدٍ	حَتّٰى	يَقُوْلَاۤ	اِنَّمَا	نَحْنُ	فِتْنَةٌ
کسی ایک (کو)	یہاں تک کہ	وہ کہتے	صرف	ہم	آزمائش، امتحان

کسی کو کچھ نہ سکھاتے جب تک یہ نہ کہہ لیتے کہ ہم تو صرف (لوگوں کا) امتحان ہیں

1 ..... لوگوں نے حضرت سلیمان علیہ السلام پر جادو کی تہمت لگائی تھی یہاں اس کا رد کیا گیا ہے۔

2 ..... ہاروت اور ماروت دو فرشتے ہیں اور فرشتے گناہوں سے معصوم ہوتے ہیں، ان کے بارے میں مشہور قصے یہودیوں کے گھڑے ہوئے ہیں جو کہ غلط اور باطل ہیں۔

فَلَا تَكْفُرْ ؕ فَيَتَعَلَّمُوْنَ مِنْهُمَا مَا يُفَرِّقُوْنَ

فَلَا تَكْفُرْ	فَيَتَعَلَّمُوْنَ	مِنْهُمَا	مَا	يُفَرِّقُوْنَ
پس تو کفر نہ کر (اے سیکھنے والے)	پس وہ لوگ سیکھتے	ان دونوں سے	وہ چیز جو	وہ جدائی ڈالتے ہیں

تو (اے لوگو! تم) اپنا ایمان ضائع نہ کرو۔ وہ لوگ ان فرشتوں سے ایسا جادو سیکھتے

بِهٖ بَيْنَ الْمَرْءِ وَزَوْجِهٖ ؕ وَمَا هُمْ بِضَآرِّيْنَ

بِهٖ	بَيْنَ الْمَرْءِ وَزَوْجِهٖ	وَ	مَا	هُمْ	بِضَآرِّيْنَ
اس کے ذریعے	شوہر اور اس کی بیوی کے درمیان	اور (حالانکہ)	نہیں	وہ	نقصان پہنچانے والے

جس کے ذریعے مرد اور اس کی بیوی میں جدائی ڈال دیں حالانکہ وہ

بِهٖ مِنْ اَحَدٍ اِلَّا بِاِذْنِ اللّٰهِ ؕ وَيَتَعَلَّمُوْنَ مَا

بِهٖ	مِنْ اَحَدٍ	اِلَّا	بِاِذْنِ اللّٰهِ (1)	وَ	يَتَعَلَّمُوْنَ	مَا
اس کے ذریعے	کسی ایک (کو)	مگر	اللہ کے حکم، اجازت سے	اور	وہ لوگ سیکھتے	جو

اس کے ذریعے کسی کو اللہ کے حکم کے بغیر کوئی نقصان نہیں پہنچا سکتے تھے اور یہ ایسی چیز سیکھتے تھے جو

يَضُرُّهُمْ وَلَا يَنْفَعُهُمْ ؕ وَلَقَدْ عَلِمُوْا لَمَنِ

يَضُرُّهُمْ (2)	وَ	لَا يَنْفَعُهُمْ	وَ	لَقَدْ	عَلِمُوْا	لَمَنِ
نقصان دے انہیں	اور	نفع نہ دے انہیں	اور	ضرور تحقیق، بیشک	انہیں معلوم تھا	(کہ) ضرور جس نے

انہیں نقصان دے اور انہیں نفع نہ دے اور یقیناً انہیں معلوم ہے کہ جس نے

اشْتَرٰىهُ مَا لَهٗ فِي الْاٰخِرَةِ مِنْ خَلَاقٍ ؕ وَلَبِئْسَ مَا

اشْتَرٰىهُ	مَا	لَهٗ	فِي الْاٰخِرَةِ	مِنْ خَلَاقٍ	وَ	لَبِئْسَ	مَا
خریدا، لیا اس (جادو) کو	نہیں	اس کے لئے	آخرت میں	کوئی حصہ	اور	ضرور برا	جو

یہ سودا لیا ہے آخرت میں اس کا کچھ حصہ نہیں اور انہوں نے

(1) ...مؤثر حقیقی اللہ تعالیٰ ہے اور اسباب کی تاثیر اللہ تعالیٰ کی مشیت یعنی چاہنے کے تحت ہے۔ یعنی اللہ عزوجل چاہے تو ہی کوئی شے اثر کر سکتی ہے، اگر اللہ تعالیٰ نہ چاہے تو آگ جلا نہ سکے، پانی پیاس نہ بجھا سکے اور دوا شفا نہ دے سکے۔

(2) ...جب جادو میں نقصان کی تاثیر ہے تو قرآنی آیات میں ضرور شفاء کی تاثیر ہے۔ یونہی جب کفار جادو سے نقصان پہنچا سکتے ہیں تو خدا کے بندے بھی کرامت کے ذریعہ نفع پہنچا سکتے ہیں۔

ایمان و تقویٰ کی فضیلت

شَرَوْا بِهٖۤ اَنْفُسَهُمْ ؕ لَوْ كَانُوْا یَعْلَمُوْنَ ﴿۱۰۲﴾ وَ لَوْ اَنَّهُمْ

شَرَوْا	بِهٖۤ	اَنْفُسَهُمْ	لَوْ	كَانُوْا یَعْلَمُوْنَ ﴿۱۰۲﴾	وَ	لَوْ	اَنَّهُمْ
انہوں نے بیچیں	اس کے بدلے	اپنی جانیں	اگر	وہ جانتے	اور	اگر	بیشک وہ

اپنی جانوں کا کتنا برا سودا کیا ہے، کیا ہی اچھا ہوتا اگر یہ جانتے ○ اور اگر وہ

اٰمَنُوْا وَ اتَّقَوْا لَمَثُوْبَةٌ مِّنْ عِنْدِ اللّٰهِ

اٰمَنُوْا	وَ	اتَّقَوْا	لَمَثُوْبَةٌ	مِّنْ عِنْدِ اللّٰهِ
ایمان لاتے	اور	ڈرتے، پرہیز گاری اختیار کرتے	ضرور ثواب	اللہ کے پاس سے

ایمان لاتے اور پرہیز گاری اختیار کرتے تو اللہ کے یہاں کا ثواب

ع ۱۲

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی بارگاہ میں عرض کرنے کا باادب طریقہ

خَیْرٌ ؕ لَوْ كَانُوْا یَعْلَمُوْنَ ﴿۱۰۳﴾ ع یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تَقُوْلُوْا

خَیْرٌ	لَوْ	كَانُوْا یَعْلَمُوْنَ ﴿۱۰۳﴾	یٰۤاَیُّهَا	الَّذِیْنَ	اٰمَنُوْا	لَا تَقُوْلُوْا
بہتر، بہت اچھا (ہوتا)	اگر	وہ جانتے	اے	وہ لوگو جو	ایمان لائے	تم نہ کہو

بہت اچھا ہے، اگر یہ جانتے ○ اے ایمان والو!

رَاعِنَا وَ قُوْلُوا انْظُرْنَا وَ اسْمَعُوْا ؕ وَ

رَاعِنَا	وَ	قُوْلُوا	انْظُرْنَا (1)	وَ	اسْمَعُوْا	وَ
راعنا (ہماری رعایت فرمائیں)	اور	کہو	(اُنْظُرْنَا) ہم پر نظر رکھیں	اور	سنو	اور

راعنا نہ کہو اور یوں عرض کرو کہ حضور ہم پر نظر رکھیں اور پہلے ہی سے بغور سنو اور

یہودیوں کی مسلمانوں سے دشمنی اور خیر خواہی جھوٹی ہے

لِلْكٰفِرِیْنَ عَذَابٌ اَلِیْمٌ ﴿۱۰۴﴾ مَا یَوَدُّ الَّذِیْنَ كَفَرُوْا

لِلْكٰفِرِیْنَ	عَذَابٌ	اَلِیْمٌ ﴿۱۰۴﴾	مَا یَوَدُّ	الَّذِیْنَ	كَفَرُوْا
کافروں کے لئے (ہے)	عذاب	دردناک	نہیں چاہتے	وہ لوگ جو (جنہوں نے)	کفر کیا

کافروں کے لئے دردناک عذاب ہے ○ (اے مسلمانو!) نہ تو اہل کتاب کے کافر چاہتے ہیں

(1)...اس آیت سے معلوم ہوا کہ انبیاء کرام عَلَیْہِمُ السَّلَام کی تعظیم و توقیر اور ان کی جناب میں ادب کا لحاظ کرنا فرض ہے اور جس کلمہ میں ترکِ ادب کا معمولی سا بھی اندیشہ ہو وہ زبان پر لانا ممنوع ہے۔ نیز یہ بھی معلوم ہوا کہ حضور پر نور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی بارگاہ کا ادب ربُّ العالمین خود سکھاتا ہے اور تعظیم کے متعلق احکام کو خود جاری فرماتا ہے۔

مِنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ وَ لَا الْمُشْرِكِیْنَ اَنْ یُّنَزَّلَ عَلَیْكُمْ مِّنْ خَیْرٍ

مِنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ	وَ	لَا	الْمُشْرِكِیْنَ	اَنْ	یُّنَزَّلَ	عَلَیْكُمْ	مِّنْ خَیْرٍ
اہل کتاب میں سے	اور	نہ	مشرک	کہ	نازل کی جائے	تمہارے اوپر	کوئی بھلائی

اور نہ ہی مشرک کہ تمہارے اوپر تمہارے رب کی طرف سے کوئی بھلائی اتاری جائے

مِّنْ رَّبِّكُمْ ؕ وَ اللّٰهُ یَخْتَصُّ بِرَحْمَتِهٖ مَنْ

مِّنْ	رَّبِّكُمْ	وَ	اللّٰهُ	یَخْتَصُّ	بِرَحْمَتِهٖ	مَنْ
کی طرف سے	تمہارے رب	اور (حالانکہ)	اللہ	خاص فرماتا ہے	اپنی رحمت کے ساتھ	جسے

حالانکہ اللہ جسے چاہتا ہے اپنی رحمت کے ساتھ خاص فرمالیتا ہے

یَّشَآءُ ؕ وَ اللّٰهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِیْمِ ﴿۱۰۵﴾ مَا نَنْسَخْ مِنْ اٰیَةٍ اَوْ

شرعی احکام منسوخ ہونے کا ثبوت

یَّشَآءُ	وَ	اللّٰهُ	ذُو الْفَضْلِ الْعَظِیْمِ ﴿۱۰۵﴾	مَا	نَنْسَخْ [1]	مِنْ اٰیَةٍ	اَوْ
چاہے	اور	اللہ	بڑے فضل والا (ہے)	جو (جب)	ہم منسوخ کرتے ہیں	کوئی آیت	یا

اور اللہ بڑے فضل والا ہے ○ جب ہم کوئی آیت منسوخ کرتے ہیں یا

نُنْسِهَا نَاْتِ بِخَیْرٍ مِّنْهَاۤ اَوْ مِثْلِهَا ؕ اَلَمْ تَعْلَمْ

نُنْسِهَا	نَاْتِ	بِخَیْرٍ	مِّنْهَاۤ	اَوْ	مِثْلِهَا	اَلَمْ تَعْلَمْ
بھلا دیتے ہیں اسے	(تو) ہم لے آتے ہیں	بہتر، اچھی	اس (آیت) سے	یا	اس کی مثل	کیا تجھے معلوم نہیں

لوگوں کو بھلا دیتے ہیں تو اس سے بہتر یا اس جیسی اور آیت لے آتے ہیں۔ (اے مخاطب!) کیا تجھے معلوم نہیں

اَنَّ اللّٰهَ عَلٰى كُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ ﴿۱۰۶﴾ اَلَمْ تَعْلَمْ اَنَّ

اَنَّ	اللّٰهَ	عَلٰى كُلِّ شَیْءٍ ﴿۱۰۶﴾	قَدِیْرٌ	اَلَمْ تَعْلَمْ	اَنَّ
کہ، بیشک	اللہ	ہر چیز پر	قادر (ہے)	کیا تجھے معلوم نہیں	کہ، بیشک

کہ اللہ ہر شے پر قادر ہے ○ کیا تجھے معلوم نہیں کہ

[1]... نسخ کا معنیٰ ہے: سابقہ حکم کو کسی بعد والی دلیل شرعی سے اٹھا دینا اور یہ حقیقت میں سابقہ حکم کی مدت کی انتہاء کا بیان ہوتا ہے۔

نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے الٹے سیدھے سوالات کرنا یہودیوں کا طریقہ

اللّٰهَ لَهٗ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ ؕ وَ مَا لَكُمْ مِّنْ

اللّٰهَ	لَهٗ	مُلْكُ السَّمٰوٰتِ	وَ	الْاَرْضِ	وَ	مَا	لَكُمْ	مِّنْ
اللہ	اس کے لئے	آسمانوں کی بادشاہی	اور	زمین (کی)	اور	نہیں	تمہارے لئے	سے

آسمانوں اور زمین کی بادشاہی اللہ ہی کے لئے ہے اور

دُوْنِ اللّٰهِ مِنْ وَّلِیٍّ وَّ لَا نَصِیْرٍ ﴿۱۰۷﴾ اَمْ تُرِیْدُوْنَ اَنْ

دُوْنِ اللّٰهِ (1)	مِنْ وَّلِیٍّ	وَّ	لَا	نَصِیْرٍ ﴿۱۰۷﴾	اَمْ	تُرِیْدُوْنَ	اَنْ
اللہ کے علاوہ (مقابلے میں)	کوئی ولی، حمایتی، دوست	اور	نہ	مددگار	کیا	تم چاہتے ہو	کہ

اللہ کے مقابلے میں تمہارا نہ کوئی حمایتی ہے اور نہ ہی مددگار ○ کیا تم یہ چاہتے ہو کہ

تَسْــٴَـلُوْا رَسُوْلَكُمْ كَمَا سُىٕلَ مُوْسٰى مِنْ قَبْلُ ؕ وَ

تَسْــٴَـلُوْا	رَسُوْلَكُمْ	كَمَا	سُىٕلَ	مُوْسٰى	مِنْ قَبْلُ	وَ
سوال کرو	اپنے رسول (سے)	جیسا کہ	سوال کیا گیا	موسیٰ (سے)	(اس) سے پہلے	اور

تم اپنے رسول سے ویسے ہی سوال کرو جیسے اس سے پہلے موسیٰ سے کئے گئے اور

مَنْ یَّتَبَدَّلِ الْكُفْرَ بِالْاِیْمَانِ فَقَدْ ضَلَّ

مَنْ	یَّتَبَدَّلِ	الْكُفْرَ	بِالْاِیْمَانِ	فَقَدْ	ضَلَّ
جو	بدلے میں لے، اختیار کرے	کفر	ایمان کے بدلے	تو تحقیق، بیشک	وہ بھٹک گیا

جو ایمان کے بدلے کفر اختیار کرے تو وہ سیدھے راستے سے

اسلام کی حقانیت جاننے کے باوجود یہودیوں کا مسلمانوں کے کافر ہو جانے کی تمنا کرنا

سَوَآءَ السَّبِیْلِ ﴿۱۰۸﴾ وَدَّ كَثِیْرٌ مِّنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ لَوْ یَرُدُّوْنَكُمْ

سَوَآءَ السَّبِیْلِ ﴿۱۰۸﴾	وَدَّ	كَثِیْرٌ	مِّنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ	لَوْ	یَرُدُّوْنَكُمْ
ٹھیک، سیدھے راستے (سے)	چاہتے ہیں	بہت (لوگ)	اہل کتاب میں سے	کاش	وہ پھیر دیں تمہیں

بھٹک گیا ○ اہل کتاب میں سے بہت سے لوگوں

(1)…اللہ تعالیٰ کے مقابلے میں کوئی کسی کی مدد نہیں کر سکتا، ہاں اللہ تعالیٰ کی اجازت اور اختیار دینے سے مدد ہو سکتی ہے، قرآن و حدیث میں اس کی کئی مثالیں موجود ہیں اور بزرگانِ دین کا مدد کرنا لاکھوں لوگوں کے تجربات اور تواتر سے ثابت ہے۔

مِّنْۢ بَعْدِ اِیْمَانِكُمْ كُفَّارًا ۚۖ حَسَدًا مِّنْ عِنْدِ

مِّنْ	بَعْدِ اِیْمَانِكُمْ	كُفَّارًا	حَسَدًا(1)	مِّنْ	عِنْدِ
سے	تمہارے ایمان کے بعد	کافر (ہونے کی حالت میں)	حسد (کی وجہ سے)	سے	موجود

نے اس کے بعد کہ ان پر حق خوب ظاہر ہو چکا ہے اپنے

اَنْفُسِهِمْ مِّنْۢ بَعْدِ مَا تَبَیَّنَ لَهُمُ الْحَقُّ ۚ فَاعْفُوْا

اَنْفُسِهِمْ	مِّنْ	بَعْدِ	مَا	تَبَیَّنَ	لَهُمُ	الْحَقُّ	فَاعْفُوْا
اپنے دلوں (میں)	سے	(اس کے) بعد	جو	ظاہر ہو گیا	ان کے لئے	حق	تو تم معاف کر دو

دلی حسد کی وجہ سے یہ چاہا کہ کاش وہ تمہیں ایمان کے بعد کفر کی طرف پھیر دیں۔ تو تم (انہیں) چھوڑ دو

وَاصْفَحُوْا حَتّٰى یَاْتِیَ اللّٰهُ بِاَمْرِهٖ ؕ اِنَّ اللّٰهَ عَلٰى كُلِّ شَیْءٍ

وَ	اصْفَحُوْا	حَتّٰى	یَاْتِیَ	اللّٰهُ	بِاَمْرِهٖ	اِنَّ	اللّٰهَ	عَلٰى كُلِّ شَیْءٍ
اور	درگزر کرو	یہاں تک کہ	لائے	اللہ	اپنا حکم	بیشک	اللہ	ہر چیز پر

اور (ان سے) درگزر کرتے رہو یہاں تک کہ اللہ اپنا حکم لائے بیشک اللہ ہر چیز پر

نماز، زکوٰۃ اور نیک اعمال کا حکم

الربع

قَدِیْرٌ ﴿۱۰۹﴾ وَاَقِیْمُوا الصَّلٰوةَ وَاٰتُوا الزَّكٰوةَ ؕ وَمَا تُقَدِّمُوْا

قَدِیْرٌ ﴿۱۰۹﴾	وَ	اَقِیْمُوا	الصَّلٰوةَ	وَ	اٰتُوا	الزَّكٰوةَ	وَ	مَا	تُقَدِّمُوْا
قادر (ہے)	اور	قائم رکھو	نماز	اور	ادا کرو، دو	زکوٰۃ	اور	جو	تم آگے بھیجو

قادر ہے ○ اور نماز قائم رکھو اور زکوٰۃ دو اور

لِاَنْفُسِكُمْ مِّنْ خَیْرٍ تَجِدُوْهُ عِنْدَ اللّٰهِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ بِمَا

لِاَنْفُسِكُمْ	مِّنْ	خَیْرٍ	تَجِدُوْهُ	عِنْدَ اللّٰهِ	اِنَّ	اللّٰهَ	بِمَا
اپنی جانوں کے لئے	کوئی	بھلائی	تم پاؤ گے اسے	اللہ کے پاس	بیشک	اللہ	(اس) کو جو

اپنی جانوں کے لئے جو بھلائی تم آگے بھیجو گے اسے اللہ کے یہاں پاؤ گے بیشک اللہ

(1)...... اس سے معلوم ہوا کہ حسد بہت بڑا عیب ہے اور اس کی وجہ سے انسان نہ صرف خود بھلائی سے رک جاتا ہے بلکہ دوسروں کو بھی بھلائی سے روکنے کی کوشش میں مصروف ہو جاتا ہے۔

یہود و نصاریٰ کی جنت کے متعلق خوش فہمیاں اور مخلص مومن کے بارے میں قانونِ الٰہی

تَعْمَلُوْنَ بَصِیْرٌ ﴿۱۱۰﴾ وَ قَالُوْا لَنْ یَّدْخُلَ الْجَنَّةَ اِلَّا

تَعْمَلُوْنَ	بَصِیْرٌ ﴿۱۱۰﴾	وَ	قَالُوْا	لَنْ یَّدْخُلَ	الْجَنَّةَ	اِلَّا
تم عمل کرتے ہو	دیکھ رہا ہے	اور	انہوں نے کہا	ہر گز نہیں داخل ہو گا	جنت (میں)	مگر

تمہارے سب کام دیکھ رہا ہے ○ اور اہلِ کتاب نے کہا: ہرگز جنت میں داخل نہ ہو گا مگر

مَنْ كَانَ هُوْدًا اَوْ نَصٰرٰى ؕ تِلْكَ اَمَانِیُّهُمْ ؕ قُلْ هَاتُوْا

مَنْ	كَانَ	هُوْدًا	اَوْ	نَصٰرٰى	تِلْكَ	اَمَانِیُّهُمْ	قُلْ	هَاتُوْا
وہ جو	ہو	یہودی	یا	عیسائی	یہ	ان کی من گھڑت تمنائیں (ہیں)	تم کہو	لاؤ

وہی جو یہودی ہو یا عیسائی۔ یہ ان کی من گھڑت تمنائیں ہیں۔ تم فرمادو:

بُرْهَانَكُمْ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِیْنَ ﴿۱۱۱﴾ بَلٰى ۗ مَنْ اَسْلَمَ وَجْهَهٗ لِلّٰهِ

بُرْهَانَكُمْ	اِنْ	كُنْتُمْ	صٰدِقِیْنَ ﴿۱۱۱﴾	بَلٰى	مَنْ	اَسْلَمَ	وَجْهَهٗ	لِلّٰهِ
اپنی دلیل	اگر	تم ہو	سچے	کیوں نہیں	جو	جھکادے	اپنا چہرہ	اللہ کے لئے

اگر تم سچے ہو تو اپنی دلیل لاؤ ○ ہاں کیوں نہیں؟ جس نے اپنا چہرہ اللہ کے لئے جھکا دیا

وَ هُوَ مُحْسِنٌ فَلَهٗۤ اَجْرُهٗ عِنْدَ رَبِّهٖ ۪ وَ لَا

وَ	هُوَ	مُحْسِنٌ	فَلَهٗ	اَجْرُهٗ	عِنْدَ رَبِّهٖ (1)	وَ	لَا
اور	وہ	(ہو) نیکی کرنے والا	تو اس کے لئے	اس کا اجر	اس کے رب کے پاس	اور	نہیں

اور وہ نیکی کرنے والا بھی ہو تو اس کا اجر اس کے رب کے پاس ہے اور

یہود و نصاریٰ کی ایک دوسرے کے بارے میں رائے

خَوْفٌ عَلَیْهِمْ وَ لَا هُمْ یَحْزَنُوْنَ ﴿۱۱۲﴾ ع وَ قَالَتِ الْیَهُوْدُ لَیْسَتِ

خَوْفٌ	عَلَیْهِمْ	وَ	لَا	هُمْ	یَحْزَنُوْنَ ﴿۱۱۲﴾	وَ	قَالَتِ	الْیَهُوْدُ	لَیْسَتِ
کوئی خوف	ان پر	اور	نہ	وہ	غمگین ہوں گے	اور	کہا	یہودیوں (نے)	نہیں ہیں

ان پر نہ کوئی خوف ہو گا اور نہ وہ غمگین ہوں گے ○ اور یہودیوں نے کہا:

(1)...... جنت میں داخلے کا حقیقی معیار ایمانِ صحیح اور عمل صالح ہے اور کسی بھی زمانے اور کسی بھی نسل و قوم کا آدمی اگر صحیح ایمان و عمل رکھتا ہے تو وہ جنت میں جائے گا۔ البتہ یہ یاد رہے کہ نبی کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کے اعلانِ نبوت کے بعد آپ کی نبوت نہ ماننے والے کا ایمان قطعاً صحیح نہیں ہو سکتا اور کوئی بھی عمل ایمان کے بغیر صالح نہیں ہو سکتا۔

النَّصٰرٰى عَلٰى شَیْءٍ۪ وَّ قَالَتِ النَّصٰرٰى لَیْسَتِ الْیَهُوْدُ عَلٰى شَیْءٍۙ

النَّصٰرٰى	عَلٰى شَیْءٍ	وَّ	قَالَتِ	النَّصٰرٰى	لَیْسَتِ	الْیَهُوْدُ	عَلٰى شَیْءٍ
عیسائی	کسی چیز پر	اور	کہا	عیسائیوں (نے)	نہیں ہیں	یہودی	کسی چیز پر

عیسائی کسی شے پر نہیں اور عیسائیوں نے کہا: یہودی کسی شے پر نہیں

وَّ هُمْ یَتْلُوْنَ الْكِتٰبَؕ كَذٰلِكَ قَالَ الَّذِیْنَ

وَّ	هُمْ	یَتْلُوْنَ	الْكِتٰبَ	كَذٰلِكَ	قَالَ	الَّذِیْنَ
اور (حالانکہ)	وہ	تلاوت کرتے، پڑھتے ہیں	کتاب	اسی طرح	کہا	ان لوگوں نے جو

حالانکہ یہ کتاب پڑھتے ہیں اسی طرح جاہلوں نے

لَا یَعْلَمُوْنَ مِثْلَ قَوْلِهِمْۚ فَاللّٰهُ یَحْكُمُ بَیْنَهُمْ

لَا یَعْلَمُوْنَ	مِثْلَ قَوْلِهِمْ	فَاللّٰهُ	یَحْكُمُ	بَیْنَهُمْ
نہیں جانتے ہیں	ان (پہلوں) کے قول کی مثل	تو اللہ	فیصلہ کردے گا	ان کے درمیان

ان (پہلوں) جیسی بات کہی تو اللہ قیامت کے دن ان میں

یَوْمَ الْقِیٰمَةِ فِیْمَا كَانُوْا فِیْهِ یَخْتَلِفُوْنَ ﴿۱۱۳﴾ وَ مَنْ

یَوْمَ الْقِیٰمَةِ	فِیْمَا	كَانُوْا	فِیْهِ	یَخْتَلِفُوْنَ ﴿۱۱۳﴾	وَ	مَنْ
قیامت کے دن	(اس) میں جو	وہ ہیں	اس میں	اختلاف کررہے، جھگڑرہے ہیں	اور	کون (ہے)

اس بات کا فیصلہ کردے گا جس میں یہ جھگڑرہے ہیں ○ اور

اَظْلَمُ مِمَّنْ مَّنَعَ مَسٰجِدَ اللّٰهِ اَنْ یُّذْكَرَ

اَظْلَمُ	مِمَّنْ	مَّنَعَ	مَسٰجِدَ اللّٰهِ	اَنْ	یُّذْكَرَ (1)
زیادہ ظالم	(اس) سے جو	منع کرے، روکے	اللہ کی مسجدوں (کو)	کہ	ذکر کیا جائے، یاد کیا جائے

اس سے بڑھ کر ظالم کون ہوگا جو اللہ کی مسجدوں کو اس بات سے روکے

مسجدوں میں نماز سے روکنا اور ان کی ویرانی کی کوشش کرنا بڑا ظلم ہے

(1)..... ذکر اللہ کو منع کرنا ہر جگہ ہی بُرا ہے لیکن مسجدوں میں خصوصاً زیادہ بُرا ہے کہ وہ تو اسی کام کے لیے بنائی جاتی ہیں۔

فِيهَا اسْمُهٗ وَ سَعٰى فِيْ خَرَابِهَا ؕ اُولٰٓئِكَ مَا كَانَ

فِيهَا	اسْمُهٗ	وَ	سَعٰى	فِيْ خَرَابِهَا (1)	اُولٰٓئِكَ	مَا	كَانَ
ان (مساجد) میں	اس کا نام	اور	کوشش کرے	اس کی ویرانی، خرابی میں	یہ لوگ	نہیں	تھا

کہ ان میں اللہ کا نام لیا جائے اور ان کو ویران کرنے کی کوشش کرے۔ انہیں

لَهُمْ اَنْ يَّدْخُلُوْهَآ اِلَّا خَآئِفِيْنَ ؕ لَهُمْ

لَهُمْ	اَنْ	يَّدْخُلُوْهَآ	اِلَّا	خَآئِفِيْنَ	لَهُمْ
ان کے لئے	کہ	داخل ہوں ان (مسجدوں) میں	مگر	ڈرنے والے (ڈرتے ہوئے)	ان کے لئے

مسجدوں میں داخل ہونا مناسب نہ تھا مگر ڈرتے ہوئے۔ ان کے لئے

فِي الدُّنْيَا خِزْيٌ وَّ لَهُمْ فِي الْاٰخِرَةِ عَذَابٌ عَظِيْمٌ ﴿١١٥﴾ وَ لِلّٰهِ

فِي الدُّنْيَا	خِزْيٌ	وَّ	لَهُمْ	فِي الْاٰخِرَةِ	عَذَابٌ	عَظِيْمٌ ﴿١١٥﴾	وَ	لِلّٰهِ
دنیا میں	رسوائی	اور	ان کے لئے	آخرت میں	عذاب	بڑا	اور	اللہ کے لئے

دنیا میں رسوائی ہے اور ان کے لئے آخرت میں بڑا عذاب ہے ○ اور

نماز کسی بھی طرف رخ کر کے ہو، عبادت صرف اللہ ہی کی ہے

الْمَشْرِقُ وَ الْمَغْرِبُ ۗ فَاَيْنَمَا تُوَلُّوْا فَثَمَّ وَجْهُ اللّٰهِ ؕ اِنَّ

الْمَشْرِقُ	وَ	الْمَغْرِبُ	فَاَيْنَمَا	تُوَلُّوْا	فَثَمَّ	وَجْهُ اللّٰهِ (2)	اِنَّ
مشرق	اور	مغرب	تو جس طرف	تم منہ کرو	پس وہیں	وجہ اللہ (اللہ کی رحمت)	بیشک

مشرق و مغرب سب اللہ ہی کا ہے تو تم جدھر منہ کرو ادھر ہی اللہ کی رحمت تمہاری طرف متوجہ ہے۔ بیشک

اللہ تعالیٰ کی طرف اولاد کی نسبت کا رد

اللّٰهَ وَاسِعٌ عَلِيْمٌ ﴿١١٥﴾ وَ قَالُوا اتَّخَذَ اللّٰهُ وَلَدًا ۙ

اللّٰهَ	وَاسِعٌ	عَلِيْمٌ ﴿١١٥﴾	وَ	قَالُوا	اتَّخَذَ	اللّٰهُ	وَلَدًا
اللہ	وسعت والا	علم والا	اور	انہوں نے کہا	بنالی، اختیار کرلی	اللہ (نے)	اولاد

اللہ وسعت والا علم والا ہے ○ اور مشرکوں نے کہا: اللہ نے اپنے لئے اولاد بنار کھی ہے،

(1)...... مسجد کو کسی بھی طرح ویران کرنے والا ظالم ہے۔ اس سے متعلق مزید تفصیل جاننے کے لئے تفسیر صراط الجنان، ج 1، ص 194 پر مذکور کلام ملاحظہ فرمائیں۔

(2)...... وجہ اللہ کا لغوی ترجمہ "اللہ کا چہرہ" ہے اللہ تعالیٰ مخلوق جیسے چہرے سے پاک ہے لہٰذا یہ متشابہات میں سے ہے، اس کی مراد اللہ تعالیٰ ہی بہتر جانتا ہے۔

سُبْحٰنَهٗ ؕ بَلْ لَّهٗ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ ؕ كُلٌّ

سُبْحٰنَهٗ	بَلْ	لَهٗ	مَا	فِی	السَّمٰوٰتِ	وَ	الْاَرْضِ	كُلٌّ
وہ (اس سے) پاک (ہے)	بلکہ	اس کے لئے	جو	میں	آسمانوں	اور	زمین	سب

وہ پاک ذات ہے بلکہ جو کچھ آسمانوں اور زمین میں ہے سب اسی کی ملکیت میں ہے۔ سب

اللہ تعالیٰ کا ارادہ قطعی طور پر نافذ ہے

لَّهٗ قٰنِتُوْنَ ﴿۱۱۶﴾ بَدِیْعُ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ ؕ وَ اِذَا

لَهٗ	قٰنِتُوْنَ ﴿۱۱۶﴾	بَدِیْعُ (1)	السَّمٰوٰتِ	وَ	الْاَرْضِ	وَ	اِذَا
اس کے لئے	اطاعت کرنے والے	نیا پیدا کرنے والا	آسمان	اور	زمین	اور	جب

اس کے حضور گردن جھکائے ہوئے ہیں ○ (وہ) بغیر کسی سابقہ مثال کے آسمانوں اور زمین کو نیا پیدا کرنے والا ہے اور

قَضٰۤی اَمْرًا فَاِنَّمَا یَقُوْلُ لَهٗ كُنْ فَیَكُوْنُ ﴿۱۱۷﴾

قَضٰۤی	اَمْرًا	فَاِنَّمَا	یَقُوْلُ	لَهٗ	كُنْ	فَیَكُوْنُ ﴿۱۱۷﴾ (2)
وہ فیصلہ کرتا ہے	کسی کام (کا)	تو صرف	فرماتا ہے	اس سے	ہو جا	تو وہ ہو جاتا ہے

جب وہ کسی کام (کو وجود میں لانے) کا فیصلہ فرماتا ہے تو اس سے صرف یہ فرماتا ہے کہ "ہو جا" تو وہ فوراً ہو جاتا ہے ○

یہودیوں کے اللہ تعالیٰ سے ہم کلامی کے مطالبے کا رد

وَ قَالَ الَّذِیْنَ لَا یَعْلَمُوْنَ لَوْ لَا یُكَلِّمُنَا اللّٰهُ اَوْ

وَ	قَالَ	الَّذِیْنَ	لَا یَعْلَمُوْنَ	لَوْ لَا	یُكَلِّمُنَا	اللّٰهُ	اَوْ
اور	کہا	ان لوگوں نے جو	نہیں جانتے	کیوں نہیں	کلام کرتا ہم سے	اللہ	یا

اور جاہلوں نے کہا: اللہ ہم سے کیوں نہیں کلام کرتا یا

تَاْتِیْنَاۤ اٰیَةٌ ؕ كَذٰلِكَ قَالَ الَّذِیْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ

تَاْتِیْنَاۤ	اٰیَةٌ	كَذٰلِكَ	قَالَ	الَّذِیْنَ	مِنْ	قَبْلِهِمْ
(کیوں نہیں) ہمارے پاس آتی	کوئی نشانی	اسی طرح	کہا	ان لوگوں نے جو	سے	ان سے پہلے

ہمارے پاس کوئی نشانی کیوں نہیں آجاتی۔ ان سے پہلے لوگوں نے بھی

(1)...... بدیع کا معنی ہے کسی چیز کو بغیر کسی سابقہ مثال کے نئے طور پر بنانے والا۔ اللہ تعالیٰ کے آسمانوں اور زمین کو پیدا کرنے سے پہلے نہ کوئی آسمان تھا اور نہ زمین تو اللہ تعالیٰ نے طور پر اسے عدم سے وجود میں لایا۔

(2)...... یاد رہے کہ اللہ تعالیٰ کسی بھی کام میں کسی کا محتاج نہیں اور اللہ تعالیٰ کا مختلف کاموں کے لئے فرشتوں کو مقرر کرنا حکمت ہے حاجت نہیں۔

مِّثْلَ قَوْلِهِمْ ؕ تَشَابَهَتْ قُلُوْبُهُمْ ؕ قَدْ

مِّثْلَ	قَوْلِهِمْ	تَشَابَهَتْ [1]	قُلُوْبُهُمْ	قَدْ
مثل، طرح	ان کے قول (کی)	آپس میں ایک جیسے ہوگئے	ان کے دل	تحقیق، بیشک

ایسی ہی بات کہی تھی تو اِن کے دل آپس میں ایک جیسے ہوگئے۔ بیشک

بَيَّنَّا الْاٰيٰتِ لِقَوْمٍ يُّوْقِنُوْنَ ﴿۱۱۸﴾ اِنَّاۤ

بَيَّنَّا	الْاٰيٰتِ	لِقَوْمٍ	يُّوْقِنُوْنَ ﴿۱۱۸﴾	اِنَّاۤ
ہم نے بیان کردیں	نشانیاں	(اس) قوم کے لئے (جو)	یقین کرتے ہیں	(اے حبیب) بیشک

ہم نے یقین کرنے والوں کے لئے نشانیاں کھول کر بیان کردیں ○ اے حبیب! بیشک

نشانیاں کھل جانے کے باوجود لوگوں کے ایمان نہ لانے پر حضور اقدس ﷺ کو تسلی

اَرْسَلْنٰكَ بِالْحَقِّ بَشِيْرًا وَّ نَذِيْرًا ۙ وَّ

اَرْسَلْنٰكَ	بِالْحَقِّ	بَشِيْرًا	وَّ	نَذِيْرًا	وَّ
ہم نے بھیجا تمہیں	حق کے ساتھ	بشارت دینے والا	اور	ڈرانے والا	اور

ہم نے تمہیں حق کے ساتھ خوشخبری دینے والا اور ڈر کی خبریں دینے والا بنا کر بھیجا اور

لَا تُسْـَٔلُ عَنْ اَصْحٰبِ الْجَحِيْمِ ﴿۱۱۹﴾ وَ

لَا تُسْـَٔلُ	عَنْ	اَصْحٰبِ الْجَحِيْمِ ﴿۱۱۹﴾	وَ
تم سے سوال نہیں کیا جائے گا	سے متعلق (کے بارے)	جہنم والوں	اور

آپ سے جہنمیوں کے بارے میں سوال نہیں کیا جائے گا ○ اور

یہودیوں اور عیسائیوں کی پیروی کی صورت میں عذاب الٰہی کی وعید

لَنْ تَرْضٰى عَنْكَ الْيَهُوْدُ وَ لَا النَّصٰرٰى حَتّٰى تَتَّبِعَ

لَنْ تَرْضٰى	عَنْكَ	الْيَهُوْدُ	وَ	لَا	النَّصٰرٰى [2]	حَتّٰى	تَتَّبِعَ
ہرگز راضی نہیں ہوں گے	تم سے	یہودی	اور	نہ	عیسائی	یہاں تک کہ	تم پیروی کرو

یہودی اور عیسائی ہرگز آپ سے راضی نہ ہوں گے جب تک آپ

1..... کفار سے معاشرت، لباس اور وضع قطع میں بھی مشابہت کرنا منع ہے کہ ظاہر باطن کی علامت ہوتا ہے اور ظاہر کا باطن پر اثر ہوتا ہے۔ لہٰذا کفار کے طور طریقے سے بالکل دوری اختیار کی جائے تاکہ ان کا ظاہر مسلمان کے باطن کو متاثر نہ کرے۔

2..... اس آیت سے یہ بھی سمجھ آتا ہے کہ کفار بحیثیتِ مجموعی مسلمانوں سے کبھی راضی نہیں ہوسکتے اگرچہ ظاہری طور پر کبھی حالات مختلف ہوجائیں۔ افسوس کہ ہزاروں تجربات کے بعد بھی مسلمان سبق نہیں سیکھتے۔

مِلَّتَهُمْ ۗ قُلْ اِنَّ هُدَى اللّٰهِ هُوَ الْهُدٰى ۗ وَلَئِنِ

مِلَّتَهُمْ	قُلْ	اِنَّ	هُدَى اللّٰهِ	هُوَ	الْهُدٰى	وَ	لَئِنِ
ان کے دین (کی)	تم کہو	بیشک	اللہ کی ہدایت	وہ	ہدایت	اور	البتہ اگر

ان کے دین کی پیروی نہ کرلیں۔ تم فرمادو: اللہ کی ہدایت ہی حقیقی ہدایت ہے اور (اے مخاطب!) اگر

اتَّبَعْتَ اَهْوَآءَهُمْ بَعْدَ الَّذِيْ جَآءَكَ مِنَ

اتَّبَعْتَ [1]	اَهْوَآءَهُمْ	بَعْدَ	الَّذِيْ	جَآءَكَ	مِنَ
تم نے پیروی کی (اے مخاطب)	ان کی خواہشات (کی)	بعد	(اس کے) جو	آیا تیرے پاس	سے

تیرے پاس علم آجانے کے بعد بھی تو ان کی خواہشات کی پیروی کرے گا

الْعِلْمِ ۙ مَا لَكَ مِنَ اللّٰهِ مِنْ وَّلِيٍّ وَّلَا نَصِيْرٍ ﴿١٢٠﴾

الْعِلْمِ	مَا	لَكَ	مِنَ اللّٰهِ	مِنْ	وَّلِيٍّ	وَّ	لَا	نَصِيْرٍ ﴿١٢٠﴾
علم	نہیں	تیرے لئے	اللہ سے (کے مقابلے میں)	سے	دوست	اور	نہ	مددگار

تو تجھے اللہ سے کوئی بچانے والا نہ ہوگا اور نہ کوئی مددگار ہوگا ○

الَّذِيْنَ اٰتَيْنٰهُمُ الْكِتٰبَ يَتْلُوْنَهٗ حَقَّ

الَّذِيْنَ	اٰتَيْنٰهُمُ	الْكِتٰبَ	يَتْلُوْنَهٗ	حَقَّ
وہ لوگ جو	ہم نے دی انہیں	کتاب	وہ تلاوت کرتے ہیں اس کی	(جیسے) حق (ہے)

وہ لوگ جنہیں ہم نے کتاب دی ہے تو وہ اس کی تلاوت کرتے ہیں جیسا

تِلَاوَتِهٖ ۗ اُولٰٓئِكَ يُؤْمِنُوْنَ بِهٖ ۗ وَمَنْ يَّكْفُرْ بِهٖ

تِلَاوَتِهٖ [2]	اُولٰٓئِكَ	يُؤْمِنُوْنَ	بِهٖ	وَ	مَنْ	يَّكْفُرْ	بِهٖ
اس کی تلاوت (کا)	یہ لوگ	ایمان رکھتے ہیں	اس پر	اور	جو	انکار کرے	اس کا

تلاوت کرنے کا حق ہے یہی لوگ اس پر ایمان رکھتے ہیں اور جو اس کا انکار کریں

وقف منزل

کتاب اللہ کی تلاوت کا حق کیسے ادا کرے

(1)...... یہاں خطاب نبی کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم سے نہیں بلکہ اس آیت کو سننے والے ہر مخاطب سے ہے یا پھر بظاہر خطاب نبی کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم سے ہے اور مراد آپ کی امت ہے کیونکہ آپ اہل کتاب کی خواہشات کی پیروی نہیں کرسکتے۔

(2)...... اس سے یہ بھی معلوم ہوا کہ کتابُ اللہ کے بہت سے حقوق بھی ہیں۔ قرآن کا حق یہ ہے کہ اس کی تعظیم کی جائے، اس سے محبت کی جائے، اس کی تلاوت کی جائے، اسے سمجھا جائے، اس پر ایمان رکھا جائے، اس پر عمل کیا جائے اور اسے دوسروں تک پہنچایا جائے۔

یہودیوں کو نعمتوں کی یاد دہانی اور انہیں فکرِ آخرت کا حکم

فَاُولٰٓىٕكَ هُمُ الْخٰسِرُوْنَ۠ (۱۲۱) یٰبَنِیْۤ اِسْرَآءِیْلَ اذْكُرُوْا

فَاُولٰٓىٕكَ	هُمُ	الْخٰسِرُوْنَ (۱۲۱)	یٰبَنِیْۤ	اِسْرَآءِیْلَ	اذْكُرُوْا
تو یہ لوگ	وہ	خسارہ پانے والے، نقصان اٹھانے والے (ہیں)	اے بیٹے، اولاد	یعقوب	یاد کرو

تو وہی نقصان اٹھانے والے ہیں ○ اے یعقوب کی اولاد! میرا احسان یاد کرو

نِعْمَتِیَ الَّتِیْۤ اَنْعَمْتُ عَلَیْكُمْ وَ اَنِّیْ فَضَّلْتُكُمْ

نِعْمَتِیَ (1)	الَّتِیْۤ	اَنْعَمْتُ	عَلَیْكُمْ	وَ	اَنِّیْ	فَضَّلْتُكُمْ
میری نعمت، احسان	جو	میں نے انعام کیا	تم پر	اور	بیشک میں (نے)	فضیلت دی تمہیں

جو میں نے تم پر کیا اور وہ جو میں نے اس زمانہ کے سب لوگوں پر

عَلَى الْعٰلَمِیْنَ (۱۲۲) وَ اتَّقُوْا یَوْمًا لَّا تَجْزِیْ نَفْسٌ عَنْ نَّفْسٍ

عَلَى	الْعٰلَمِیْنَ (۱۲۲)	وَ	اتَّقُوْا	یَوْمًا	لَّا تَجْزِیْ	نَفْسٌ	عَنْ	نَّفْسٍ
پر	سارے جہان	اور	ڈرو	دن (سے)	بدلہ نہ دے گی	کوئی جان	سے	کسی جان

تمہیں فضیلت عطا فرمائی ○ اور اس دن سے ڈرو جب کوئی جان کسی دوسری جان کی طرف سے

شَیْــٴًـا وَّ لَا یُقْبَلُ مِنْهَا عَدْلٌ وَّ لَا تَنْفَعُهَا

شَیْــٴًـا	وَّ	لَا یُقْبَلُ	مِنْهَا	عَدْلٌ	وَّ	لَا تَنْفَعُهَا
کچھ	اور	نہیں قبول کیا جائے گا	اس سے	بدلہ، معاوضہ	اور	نہیں نفع دے گی اسے

کوئی بدلہ نہ دے گی اور نہ اس سے کوئی معاوضہ لیا جائے گا اور نہ کافر کو سفارش

حضرت ابراہیم عَلَیْهِ السَّلَام کا امتحان، کامیابی اور صلہ

شَفَاعَةٌ وَّ لَا هُمْ یُنْصَرُوْنَ (۱۲۳) وَ اِذِ ابْتَلٰۤى اِبْرٰهٖمَ

شَفَاعَةٌ	وَّ	لَا	هُمْ	یُنْصَرُوْنَ (۱۲۳)	وَ	اِذِ	ابْتَلٰۤى	اِبْرٰهٖمَ
شفاعت، سفارش	اور	نہ	وہ	مدد کیے جائیں گے	اور	جب	آزمایا	ابراہیم (کو)

نفع دے گی اور نہ ہی ان کی مدد کی جائے گی ○ اور یاد کرو جب ابراہیم کو

(1) اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کا چرچا کرنا، ذکر کرنا شکر کی ایک قسم ہے۔ لہٰذا حضور پر نور صَلَّی اللہُ عَلَیْهِ وَسَلَّم کی ولادت مبارکہ کا تذکرہ کرنا یا اس کی محفل کرنا اسی قسم میں داخل ہے۔

رَبُّهٗ بِكَلِمٰتٍ فَاَتَمَّهُنَّ ؕ قَالَ اِنِّیْ

رَبُّهٗ	بِكَلِمٰتٍ	فَاَتَمَّهُنَّ	قَالَ	اِنِّیْ
اس کے رب (نے)	چند کلمات، باتوں سے	تو اس نے پورا کر دیا انہیں	(اللہ نے) فرمایا	بیشک میں

اس کے رب نے چند باتوں کے ذریعے آزمایا تو اس نے انہیں پورا کر دیا (اللہ نے) فرمایا: میں

جَاعِلُكَ لِلنَّاسِ اِمَامًا ؕ قَالَ وَمِنْ ذُرِّیَّتِیْ ؕ قَالَ

جَاعِلُكَ	لِلنَّاسِ	اِمَامًا (1)	قَالَ	وَ	مِنْ	ذُرِّیَّتِیْ	قَالَ
بنانے والا ہوں تمہیں	لوگوں کے لئے	امام، پیشوا	عرض کی	اور	سے	میری اولاد	فرمایا

تمہیں لوگوں کا پیشوا بنانے والا ہوں۔ (ابراہیم نے) عرض کی اور میری اولاد میں سے بھی۔ فرمایا:

لَا یَنَالُ عَهْدِی الظّٰلِمِیْنَ ﴿۱۲۴﴾ وَاِذْ جَعَلْنَا الْبَیْتَ مَثَابَةً

لَا یَنَالُ	عَهْدِیْ	الظّٰلِمِیْنَ ﴿۱۲۴﴾	وَ	اِذْ	جَعَلْنَا	الْبَیْتَ	مَثَابَةً
نہیں پہنچتا	میرا عہد	ظالموں (کو)	اور	جب	ہم نے بنایا	(یہ) گھر	لوٹنے کی جگہ، مرجع

میرا عہد ظالموں کو نہیں پہنچتا ○ اور (یاد کرو) جب ہم نے اس گھر کو لوگوں کے لئے مرجع

لِّلنَّاسِ وَاَمْنًا ؕ وَاتَّخِذُوْا مِنْ مَّقَامِ اِبْرٰهٖمَ مُصَلًّی ؕ

لِلنَّاسِ	وَ	اَمْنًا	وَ	اتَّخِذُوْا	مِنْ	مَقَامِ اِبْرٰهٖمَ	مُصَلًّی (2)
لوگوں کے لئے	اور	امان	اور	تم بناؤ	سے	ابراہیم کے کھڑے ہونے کی جگہ	نماز کی جگہ

اور امان بنایا اور (اے مسلمانو!) تم ابراہیم کے کھڑے ہونے کی جگہ کو نماز کا مقام بناؤ

حرم کی خصوصیات اور اس کے بانی کا ذکر

وَعَهِدْنَاۤ اِلٰۤی اِبْرٰهٖمَ وَاِسْمٰعِیْلَ اَنْ طَهِّرَا بَیْتِیَ

وَ	عَهِدْنَاۤ	اِلٰۤی	اِبْرٰهٖمَ	وَ	اِسْمٰعِیْلَ	اَنْ	طَهِّرَا	بَیْتِیَ
اور	ہم نے عہد لیا	سے	ابراہیم	اور	اسماعیل	کہ	تم دونوں صاف رکھو	میرا گھر

اور ہم نے ابراہیم و اسماعیل کو تاکید فرمائی کہ میرا گھر

(1)...اس سے معلوم ہوا کہ شرعی احکام اور تکالیف اللہ تعالیٰ کی طرف سے آزمائش ہوتی ہیں اور جو ان آزمائشوں میں پورا اترتا ہے وہ دنیا و آخرت کے انعامات کا مستحق قرار پاتا ہے۔

(2)...اس سے معلوم ہوا کہ جس پتھر کو نبی کی قدم بوسی حاصل ہو جائے وہ عظمت والا ہو جاتا ہے۔ یہ بھی معلوم ہوا کہ نبی علیہ السلام کی تعظیم توحید کے منافی نہیں کیونکہ مقامِ ابراہیم کا احترام تو عین نماز میں ہوتا ہے۔

لِلطَّآىِٕفِيْنَ وَالْعٰكِفِيْنَ وَالرُّكَّعِ

لِلطَّآىِٕفِيْنَ	وَ	الْعٰكِفِيْنَ	وَ	الرُّكَّعِ
طواف کرنے والوں کے لئے	اور	اعتکاف کرنے والوں (کے لئے)	اور	رکوع کرنے والوں

طواف کرنے والوں اور اعتکاف کرنے والوں اور رکوع

السُّجُوْدِ ﴿۱۲۵﴾ وَاِذْ قَالَ اِبْرٰهٖمُ رَبِّ اجْعَلْ

السُّجُوْدِ ﴿۱۲۵﴾ (1)	وَ	اِذْ	قَالَ	اِبْرٰهٖمُ	رَبِّ	اجْعَلْ
سجدہ کرنے والوں (کے لئے)	اور	جب	کہا، عرض کی	ابراہیم (نے)	اے میرے رب	بنادے

و سجود کرنے والوں کے لئے خوب پاک صاف رکھو○ اور یاد کرو جب ابراہیم نے عرض کی: اے میرے رب

هٰذَا بَلَدًا اٰمِنًا وَّارْزُقْ اَهْلَهٗ مِنَ الثَّمَرٰتِ مَنْ

هٰذَا	بَلَدًا	اٰمِنًا	وَّ	ارْزُقْ	اَهْلَهٗ (2)	مِنَ الثَّمَرٰتِ	مَنْ
اس	شہر (کو)	امن والا	اور	رزق دے	اس کے رہنے والوں (کو)	پھلوں سے	جو

اس شہر کو امن والا بنادے اور اس میں رہنے والے جو

اٰمَنَ مِنْهُمْ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِؕ قَالَ وَمَنْ

اٰمَنَ	مِنْهُمْ	بِاللّٰهِ	وَ	الْيَوْمِ	الْاٰخِرِ	قَالَ	وَ	مَنْ
ایمان لائے	ان میں سے	اللہ پر	اور	دن، روز	آخرت (پر)	فرمایا	اور	جس نے

اللہ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتے ہوں انہیں مختلف پھلوں کا رزق عطا فرما۔ (اللہ نے) فرمایا: اور جو

كَفَرَ فَاُمَتِّعُهٗ قَلِيْلًا ثُمَّ اَضْطَرُّهٗۤ اِلٰى

كَفَرَ	فَاُمَتِّعُهٗ	قَلِيْلًا	ثُمَّ	اَضْطَرُّهٗۤ	اِلٰى
کفر کیا	تو میں نفع اٹھانے دوں گا اسے	تھوڑا	پھر	میں مجبور کروں گا اسے	کی طرف

کافر ہو تو میں اسے بھی تھوڑی سی مدت کے لئے نفع اٹھانے دوں گا پھر اسے دوزخ کے عذاب کی طرف

(1)...... اس سے معلوم ہوا کہ خانہ کعبہ اور مسجد حرام شریف کو حاجیوں، عمرہ کرنے والوں، طواف کرنے والوں، اعتکاف کرنے والوں اور نمازیوں کے لئے پاک وصاف رکھا جائے، یہی حکم مسجدوں کو پاک وصاف رکھنے کا ہے۔

(2)...... حضرت ابراہیم عَلَیْہِ السَّلَام نے خانہ کعبہ کے لئے رزق کی فراوانی کی دعا مانگی تھی، اس دعا کی قبولیت ہر شخص اپنی آنکھوں سے دیکھ سکتا ہے کہ دنیا بھر کے پھل اور کھانے یہاں بکثرت ملتے ہیں۔

تعمیرِ کعبہ کے وقت حضرت ابراہیم و اسماعیل علیہما السلام کی دعائیں

عَذَابِ النَّارِؕ وَبِئْسَ الْمَصِیْرُ ﴿۱۲۶﴾ وَاِذْ یَرْفَعُ

عَذَابِ النَّارِ	وَ	بِئْسَ	الْمَصِیْرُ ﴿۱۲۶﴾	وَ	اِذْ	یَرْفَعُ
جہنم کے عذاب	اور	کیا ہی بری ہے	پلٹنے کی جگہ	اور	جب	بلند کر رہے (تھے)

مجبور کردوں گا اور وہ پلٹنے کی بہت بری جگہ ہے ○ اور جب ابراہیم

اِبْرٰهٖمُ الْقَوَاعِدَ مِنَ الْبَیْتِ وَ اِسْمٰعِیْلُؕ رَبَّنَا

اِبْرٰهٖمُ	الْقَوَاعِدَ	مِنَ	الْبَیْتِ (1)	وَ	اِسْمٰعِیْلُ	رَبَّنَا
ابراہیم	بنیادیں	سے (کی)	گھر	اور	اسماعیل	اے ہمارے رب

اور اسماعیل اس گھر کی بنیادیں بلند کر رہے تھے (یہ دعا کرتے ہوئے) اے ہمارے رب! ہم سے قبول فرما،

تَقَبَّلْ مِنَّاؕ اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ ﴿۱۲۷﴾ رَبَّنَا

تَقَبَّلْ	مِنَّا	اِنَّكَ	اَنْتَ	السَّمِیْعُ	الْعَلِیْمُ ﴿۱۲۷﴾	رَبَّنَا
قبول فرما	ہم سے	بیشک تو	تو	سننے والا	علم والا	اے ہمارے رب

بیشک تو ہی سننے والا جاننے والا ہے ○ اے ہمارے رب: اور ہم دونوں کو

وَاجْعَلْنَا مُسْلِمَیْنِ لَكَ وَمِنْ ذُرِّیَّتِنَاۤ

وَ	اجْعَلْنَا	مُسْلِمَیْنِ	لَكَ	وَ	مِنْ	ذُرِّیَّتِنَاۤ
اور	ہمیں بنادے	اطاعت کرنے والے، فرمانبردار	تیرے لئے (تیری)	اور	سے	ہماری اولاد

اپنا فرمانبردار رکھ اور ہماری اولاد میں سے ایک ایسی امت بنا

اُمَّةً مُّسْلِمَةً لَّكَ۪ وَاَرِنَا مَنَاسِكَنَا وَ

اُمَّةً	مُّسْلِمَةً	لَّكَ	وَ	اَرِنَا	مَنَاسِكَنَا (2)	وَ
ایک امت	فرمانبردار	تیرے لئے (تیری)	اور	ہمیں دکھا	ہماری عبادت کے طریقے	اور

جو تیری فرمانبردار ہو اور ہمیں ہماری عبادت کے طریقے دکھادے اور

1 ...... اس آیت سے معلوم ہوا کہ مسجدوں کی تعمیر نہایت اعلیٰ عبادت اور انبیاء کرام عَلَیْہِمُ السَّلَام کی سنت ہے۔

2 ...... معلوم ہوا کہ عبادت کے طریقے سیکھنا حضرت ابراہیم عَلَیْہِ السَّلَام کی سنت ہے۔ اس کے لئے دعا بھی کرنی چاہیے اور کوشش بھی۔

تُبْ عَلَیْنَا ۚ اِنَّكَ اَنْتَ التَّوَّابُ الرَّحِیْمُ ﴿۱۲۸﴾

تُبْ	عَلَیْنَا	اِنَّكَ	اَنْتَ	التَّوَّابُ	الرَّحِیْمُ ﴿۱۲۸﴾
رجوع فرما (اپنی رحمت سے)	ہم پر	بیشک تو	تو	بہت توبہ قبول کرنے والا	رحم فرمانے والا

ہم پر اپنی رحمت کے ساتھ رجوع فرما بیشک تو ہی بہت توبہ قبول کرنے والا مہربان ہے ○

حضور پُرنور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کی تشریف آوری کے لئے حضرت ابراہیم کی دعا

رَبَّنَا وَ ابْعَثْ فِیْهِمْ رَسُوْلًا مِّنْهُمْ یَتْلُوْا

رَبَّنَا	وَ	ابْعَثْ	فِیْهِمْ	رَسُوْلًا	مِّنْهُمْ	یَتْلُوْا
اے ہمارے رب	اور	بھیج	ان میں	ایک رسول	ان میں سے	وہ تلاوت کرے

اے ہمارے رب! اور ان کے درمیان انہیں میں سے ایک رسول بھیج جو اِن پر

عَلَیْهِمْ اٰیٰتِكَ وَ یُعَلِّمُهُمُ الْكِتٰبَ وَ الْحِكْمَةَ

عَلَیْهِمْ	اٰیٰتِكَ	وَ	یُعَلِّمُهُمُ	الْكِتٰبَ	وَ	الْحِكْمَةَ (1)
ان پر	تیری آیتیں	اور	سکھائے انہیں	کتاب	اور	حکمت، پختہ علم

تیری آیتوں کی تلاوت فرمائے اور انہیں تیری کتاب اور پختہ علم سکھائے

وَ یُزَكِّیْهِمْ ؕ اِنَّكَ اَنْتَ الْعَزِیْزُ الْحَكِیْمُ ﴿۱۲۹﴾ ع

وَ	یُزَكِّیْهِمْ	اِنَّكَ	اَنْتَ	الْعَزِیْزُ	الْحَكِیْمُ ﴿۱۲۹﴾
اور	وہ پاک کردے انہیں	بیشک تو	تو	عزت والا، غالب	حکمت والا

اور انہیں خوب پاکیزہ فرمادے۔ بیشک تو ہی غالب حکمت والا ہے ○

ع ۱۵

ملتِ ابراہیمی اور حضرت ابراہیم عَلَیْہِ السَّلَام کی عظمت

وَ مَنْ یَّرْغَبُ عَنْ مِّلَّةِ اِبْرٰهٖمَ اِلَّا مَنْ

وَ	مَنْ	یَّرْغَبُ	عَنْ	مِّلَّةِ اِبْرٰهٖمَ	اِلَّا	مَنْ
اور	کون	منہ پھیرے گا	سے	ابراہیم کے دین	مگر	جس نے

اور ابراہیم کے دین سے وہی منہ پھیرے گا جس نے

(1)..... اس آیت سے صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان کی بھی شان معلوم ہوئی کہ حضور اکرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے جن کو کتاب و حکمت سکھائی اور جنہیں پاک وصاف کیا ان کے اولین مصداق صحابہ ہی تو تھے۔ نیز یہ بھی معلوم ہوا کہ پورا قرآن آسان نہیں ورنہ اس کی تعلیم کے لئے حضور انور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نہ بھیجے جاتے۔ جو کہے کہ قرآن سمجھنا بہت آسان ہے اسے کسی بڑے عالم کے پاس لے جائیں، چند منٹ میں حال ظاہر ہو جائے گا۔ یہ بھی معلوم ہوا کہ قرآن کے ساتھ حدیث کی بھی ضرورت ہے۔

سَفِهَ نَفْسَهٗ ؕ وَ لَقَدِ اصْطَفَیْنٰهُ فِی الدُّنْیَا ۚ

سَفِهَ	نَفْسَهٗ	وَ	لَقَدِ	اصْطَفَیْنٰهُ	فِی الدُّنْیَا
احمق بنالی	اپنی ذات	اور	ضرور، تحقیق، بیشک	ہم نے چن لیا اسے	دنیا میں

خود کو احمق بنا رکھا ہو اور بیشک ہم نے اسے دنیا میں چن لیا

وَ اِنَّهٗ فِی الْاٰخِرَةِ لَمِنَ الصّٰلِحِیْنَ ﴿۱۳۰﴾

وَ	اِنَّهٗ	فِی الْاٰخِرَةِ	لَمِنَ	الصّٰلِحِیْنَ ﴿۱۳۰﴾ (1)
اور	بیشک وہ	آخرت میں	ضرور میں سے	نیک لوگوں

اور بیشک وہ آخرت میں ہمارا خاص قرب پانے والوں میں سے ہے ○

اِذْ قَالَ لَهٗ رَبُّهٗۤ اَسْلِمْ ۙ قَالَ اَسْلَمْتُ

اِذْ	قَالَ	لَهٗ	رَبُّهٗ	اَسْلِمْ	قَالَ	اَسْلَمْتُ
جب	کہا	اس سے	اس کے رب (نے)	فرمانبرداری کر	عرض کی	میں نے فرمانبرداری کی

یاد کرو جب اس کے رب نے اسے فرمایا: فرمانبرداری کر، تو اس نے عرض کی: میں نے فرمانبرداری کی

لِرَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ﴿۱۳۱﴾ وَ وَصّٰی بِهَاۤ اِبْرٰهٖمُ بَنِیْهِ وَ

لِرَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ﴿۱۳۱﴾	وَ	وَصّٰی	بِهَاۤ	اِبْرٰهٖمُ	بَنِیْهِ	وَ
تمام جہانوں کو پالنے والے کی	اور	وصیت کی	اس کے ساتھ	ابراہیم (نے)	اپنے بیٹوں (کو)	اور

اس کی جو تمام جہانوں کا پالنے والا ہے ○ اور ابراہیم اور یعقوب نے اپنے بیٹوں کو اسی دین کی وصیت کی

حضرت ابراہیم اور یعقوب علیہما السلام کی اپنے بیٹوں کو دین پر ثابت قدم رہنے کی وصیت

یَعْقُوْبُ ؕ یٰبَنِیَّ اِنَّ اللّٰهَ اصْطَفٰی لَكُمُ الدِّیْنَ

یَعْقُوْبُ	یٰبَنِیَّ	اِنَّ	اللّٰهَ	اصْطَفٰی	لَكُمُ	الدِّیْنَ
یعقوب (نے)	اے میرے بیٹو	بیشک	اللہ (نے)	چن لیا	تمہارے لئے	دین (اسلام)

کہ اے میرے بیٹو! بیشک اللہ نے یہ دین تمہارے لئے چن لیا ہے

(1)..... معلوم ہوا کہ سچے دین کی پہچان ہے کہ وہ سلف صالحین کا دین ہو، یہ حضرات ہدایت کی دلیل ہیں، اللہ تعالیٰ نے حقانیت اسلام کی دلیل یہاں دی کہ وہ ملت ابراہیمی ہے۔

حضرت یعقوب علیہ السلام کی وصیت کی تفصیل

فَلَا تَمُوْتُنَّ اِلَّا وَ اَنْتُمْ مُّسْلِمُوْنَ ﴿۱۳۲﴾ؕ اَمْ كُنْتُمْ

فَلَا تَمُوْتُنَّ	اِلَّا	وَ	اَنْتُمْ	مُّسْلِمُوْنَ ﴿۱۳۲﴾ (1)	اَمْ	كُنْتُمْ
توتم ہرگز نہ مرنا	مگر	اور (اس حال میں کہ)	تم	مسلمان ہو	کیا	تم تھے

توتم ہرگز نہ مرنا مگر اس حال میں کہ تم مسلمان ہو○ (اے یہودیو!) کیا تم اس وقت موجود تھے

شُهَدَآءَ اِذْ حَضَرَ يَعْقُوْبَ الْمَوْتُ ۙ اِذْ

شُهَدَآءَ	اِذْ	حَضَرَ	يَعْقُوْبَ	الْمَوْتُ	اِذْ
حاضر، موجود	جب	قریب آئی	یعقوب (کے)	موت	جب

جب یعقوب کے وصال کا وقت آیا، جب

قَالَ لِبَنِيْهِ مَا تَعْبُدُوْنَ مِنْۢ بَعْدِيْ ؕ

قَالَ	لِبَنِيْهِ	مَا	تَعْبُدُوْنَ	مِنْ	بَعْدِيْ
انہوں نے کہا	اپنے بیٹوں سے	کس کی	تم عبادت کروگے	سے	میرے بعد

انہوں نے اپنے بیٹوں سے فرمایا: (اے بیٹو!) میرے بعد تم کس کی عبادت کروگے؟

قَالُوْا نَعْبُدُ اِلٰهَكَ وَ اِلٰهَ اٰبَآىِٕكَ

قَالُوْا	نَعْبُدُ	اِلٰهَكَ	وَ	اِلٰهَ اٰبَآىِٕكَ
انہوں نے کہا	ہم عبادت کریں گے	آپ کے معبود (کی)	اور	آپ کے آباؤ اجداد کے معبود (کی)

توانہوں نے کہا: ہم آپ کے معبود اور آپ کے آباؤ اجداد

اِبْرٰهٖمَ وَ اِسْمٰعِيْلَ وَ اِسْحٰقَ اِلٰهًا وَّاحِدًا ۚۖ

اِبْرٰهٖمَ	وَ	اِسْمٰعِيْلَ	وَ	اِسْحٰقَ	اِلٰهًا وَّاحِدًا
ابراہیم	اور	اسماعیل	اور	اسحاق (کا معبود)	ایک معبود

ابراہیم اور اسماعیل اور اسحاق کے معبود کی عبادت کریں گے جو ایک معبود ہے

(1)..... اس سے معلوم ہوا کہ والدین کو صرف مال کے متعلق ہی وصیت نہیں کرنی چاہیے بلکہ اولاد کو عقائدِ صحیحہ، اعمالِ صالحہ، دین کی عظمت، دین پر استقامت، نیکیوں پر مداومت اور گناہوں سے دور رہنے کی وصیت بھی کرنی چاہیے۔

قانونِ عدل کے مطابق ہر ایک اپنے اعمال کی جزا پائے گا

وَنَحْنُ لَهٗ مُسْلِمُوْنَ ﴿۱۳۳﴾ تِلْكَ اُمَّةٌ قَدْ

قَدْ	اُمَّةٌ	تِلْكَ	مُسْلِمُوْنَ ﴿۱۳۳﴾	لَهٗ	نَحْنُ	وَ
تحقیق، بیشک	ایک امت	وہ	اطاعت کرنے والے، فرمانبردار	اس کے لئے	ہم	اور

اور ہم اس کے فرمانبردار ہیں ○ وہ ایک امت ہے جو

خَلَتْ ۚ لَهَا مَا كَسَبَتْ وَلَكُمْ مَّا كَسَبْتُمْ ۚ

كَسَبْتُمْ (1)	مَّا	لَكُمْ	وَ	كَسَبَتْ	مَا	لَهَا	خَلَتْ
تم نے کمایا	وہ جو	تمہارے لئے	اور	اس نے کمایا	وہ جو	اس کے لئے	گزر چکی

گزر چکی ہے۔ ان کے اعمال ان کے لئے ہیں اور تمہارے اعمال تمہارے لئے ہیں

ہر امت اپنی کرنی کی ذمہ دار ہے

وَلَا تُسْـَٔلُوْنَ عَمَّا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ﴿۱۳۴﴾ وَ

وَ	كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ﴿۱۳۴﴾	عَمَّا	لَا تُسْـَٔلُوْنَ	وَ
اور	وہ عمل کرتے تھے	(اس کے) بارے جو	تم سے نہیں پوچھا جائے گا	اور

اور تم سے اُن کے کاموں کے بارے میں نہیں پوچھا جائے گا ○ اور

قَالُوْا كُوْنُوْا هُوْدًا اَوْ نَصٰرٰى تَهْتَدُوْا ؕ

تَهْتَدُوْا	نَصٰرٰى	اَوْ	هُوْدًا	كُوْنُوْا	قَالُوْا
ہدایت پاجاؤ گے	عیسائی	یا	یہودی	تم ہو جاؤ	انہوں نے کہا

اہلِ کتاب نے کہا: یہودی یا نصرانی ہو جاؤ ہدایت پاجاؤ گے۔

قُلْ بَلْ مِلَّةَ اِبْرٰهٖمَ حَنِيْفًا ؕ وَمَا كَانَ مِنَ

مِنَ	مَا كَانَ	وَ	حَنِيْفًا	مِلَّةَ اِبْرٰهٖمَ (2)	بَلْ	قُلْ
سے	وہ نہ تھے	اور	حق کی طرف مائل، ہر باطل سے جدا	ابراہیم کا دین	بلکہ	تم کہو

تم فرماؤ: (ہرگز نہیں) بلکہ ہم تو ابراہیم کا دین اختیار کرتے ہیں جو ہر باطل سے جدا تھے اور وہ مشرکوں میں سے

(1)...... اس سے معلوم ہوا کہ آخرت میں اپنے اعمال کام آئیں گے اور اگر عقیدہ خراب ہو تو کسی کو دوسرے کے عمل سے فائدہ نہ ہو گا۔

(2)...... اس معلوم ہوا کہ حضرت ابراہیم عَلَیْہِ السَّلَام کو رب تعالیٰ نے وہ مقبولیت عامہ بخشی ہے کہ ہر دین والا ان کی نسبت پر فخر کرتا ہے۔ اور یہ بھی معلوم ہوا کہ صرف بڑوں کی اولاد ہونا کافی نہیں جب تک بڑوں کے سے کام نہ کرے۔

نبیوں کا دین ہی سچا دین ہے

الْمُشْرِكِيْنَ ﴿۱۳۵﴾ قُوْلُوْٓا اٰمَنَّا بِاللّٰهِ وَمَآ اُنْزِلَ

الْمُشْرِكِيْنَ ﴿۱۳۵﴾	قُوْلُوْٓا	اٰمَنَّا	بِاللّٰهِ	وَ	مَآ	اُنْزِلَ
مشرکوں	تم کہو	ہم ایمان لائے	اللہ پر	اور	(اس پر) جو	نازل کیا گیا

نہ تھے ○ (اے مسلمانو!) تم کہو: ہم اللہ پر اور جو ہماری طرف نازل کیا گیا ہے اس پر ایمان

اِلَيْنَا وَمَآ اُنْزِلَ اِلٰٓى اِبْرٰهٖمَ وَاِسْمٰعِيْلَ وَ

اِلَيْنَا	وَ	مَآ	اُنْزِلَ	اِلٰٓى	اِبْرٰهٖمَ	وَ	اِسْمٰعِيْلَ	وَ
ہماری طرف	اور	جو	نازل کیا گیا	کی طرف	ابراہیم	اور	اسماعیل	اور

لائے اور اس پر جو ابراہیم اور اسماعیل اور

اِسْحٰقَ وَيَعْقُوْبَ وَالْاَسْبَاطِ وَمَآ اُوْتِيَ

اِسْحٰقَ	وَ	يَعْقُوْبَ	وَ	الْاَسْبَاطِ	وَ	مَآ	اُوْتِيَ
اسحاق	اور	یعقوب	اور	(ان کی) اولاد	اور	جو	دیا گیا

اسحاق اور یعقوب اور ان کی اولاد کی طرف نازل کیا گیا اور

مُوْسٰى وَعِيْسٰى وَمَآ اُوْتِيَ النَّبِيُّوْنَ مِنْ

مُوْسٰى	وَ	عِيْسٰى	وَ	مَآ	اُوْتِيَ	النَّبِيُّوْنَ	مِنْ
موسیٰ	اور	عیسیٰ	اور	جو	دیا گیا	انبیاء (کو)	کی طرف سے

موسیٰ اور عیسیٰ کو دیا گیا اور جو باقی انبیاء کو ان کے رب کی طرف سے عطا

رَّبِّهِمْ ۚ لَا نُفَرِّقُ بَيْنَ اَحَدٍ مِّنْهُمْ ۖ وَ

رَّبِّهِمْ	لَا نُفَرِّقُ	بَيْنَ اَحَدٍ	مِّنْهُمْ (1)	وَ
ان کے رب	ہم فرق نہیں کرتے	کسی ایک کے درمیان	ان میں سے	اور

کیا گیا۔ ہم ایمان لانے میں ان میں سے کسی کے درمیان فرق نہیں کرتے اور

(1)...... انبیاء کرام عَلَیْہِمُ السَّلَام کے درجوں میں فرق ہے جیسا کہ تیسرے پارے کے شروع میں ہے مگر ان کی نبوت میں فرق نہیں۔

صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کا ایمان کامل اور حجت ہے

نَحۡنُ لَهٗ مُسۡلِمُوۡنَ ﴿۱۳۶﴾ فَاِنۡ اٰمَنُوۡا بِمِثۡلِ

نَحۡنُ	لَهٗ	مُسۡلِمُوۡنَ ﴿۱۳۶﴾	فَاِنۡ	اٰمَنُوۡا	بِمِثۡلِ
ہم	اس کے لئے	فرمانبردار، گردن رکھے ہوئے	پس اگر	وہ ایمان لائیں	مثل، جیسے

ہم اللہ کے حضور گردن رکھے ہوئے ہیں ○ پھر اگر وہ بھی یونہی ایمان لے آئیں

مَاۤ اٰمَنۡتُمۡ بِهٖ فَقَدِ اهۡتَدَوۡا ۚ وَاِنۡ تَوَلَّوۡا

مَاۤ	اٰمَنۡتُمۡ	بِهٖ	فَقَدِ	اهۡتَدَوۡا	وَ	اِنۡ	تَوَلَّوۡا
(اس کے) جو	تم ایمان لائے	اس پر	تو تحقیق، بیشک	وہ ہدایت پاگئے	اور	اگر	وہ منہ پھیریں

جیسا تم ایمان لائے ہو جب تو وہ ہدایت پاگئے اور اگر منہ پھیریں

فَاِنَّمَا هُمۡ فِىۡ شِقَاقٍ ۚ فَسَيَكۡفِيۡکَهُمُ اللّٰهُ ۚ

فَاِنَّمَا	هُمۡ	فِىۡ شِقَاقٍ	فَسَيَكۡفِيۡکَهُمُ	اللّٰهُ
تو صرف	وہ	ضد، مخالفت میں	تو عنقریب کافی ہوگا تمہیں ان کی طرف سے	اللہ

تو وہ صرف مخالفت میں پڑے ہوئے ہیں۔ تو اے حبیب! عنقریب اللہ ان کی طرف سے تمہیں کافی ہوگا

اللہ تعالیٰ کا رنگ سب سے بہتر ہے

وَهُوَ السَّمِيۡعُ الۡعَلِيۡمُ ﴿۱۳۷﴾ صِبۡغَةَ اللّٰهِ ۚ وَ

وَ	هُوَ	السَّمِيۡعُ	الۡعَلِيۡمُ ﴿۱۳۷﴾	صِبۡغَةَ اللّٰهِ (1)	وَ
اور	وہ	سننے والا	جاننے والا	اللہ کا رنگ	اور

اور وہی سننے والا جاننے والا ہے ○ ہم نے اللہ کا رنگ اپنے اوپر چڑھالیا اور

مَنۡ اَحۡسَنُ مِنَ اللّٰهِ صِبۡغَةً وَّنَحۡنُ لَهٗ

مَنۡ	اَحۡسَنُ	مِنَ اللّٰهِ	صِبۡغَةً	وَّ	نَحۡنُ	لَهٗ
کس کا	زیادہ اچھا	اللہ (کے رنگ) سے	رنگ	اور	ہم	اس کی

اللہ کے رنگ سے بہتر کس کا رنگ ہے؟ اور ہم اسی کی

(1)..... اللہ کے رنگ سے مراد اس کے دین کے سچے عقائد ہیں۔

حضور مصطفیٰ ﷺ سے اللہ کے بارے میں جھگڑنے والے یہودیوں کو جواب

عٰبِدُوْنَ ﴿١٣٨﴾ قُلْ اَتُحَآجُّوْنَنَا فِی اللّٰهِ وَ هُوَ

عٰبِدُوْنَ ﴿١٣٨﴾	قُلْ	اَ	تُحَآجُّوْنَنَا	فِی اللّٰهِ	وَ	هُوَ
عبادت کرنے والے	تم کہو	کیا	تم جھگڑتے ہو ہم سے	اللہ (کے بارے) میں	اور (حالانکہ)	وہ

عبادت کرنے والے ہیں ○ تم فرماؤ: کیا تم اللہ کے بارے میں ہم سے جھگڑتے ہو حالانکہ وہ

رَبُّنَا وَ رَبُّكُمْ ۚ وَ لَنَآ اَعْمَالُنَا وَ لَكُمْ

رَبُّنَا	وَ	رَبُّكُمْ	وَ	لَنَآ	اَعْمَالُنَا	وَ	لَكُمْ
ہمارا رب	اور	تمہارا رب (ہے)	اور	ہمارے لئے	ہمارے اعمال	اور	تمہارے لئے

ہمارا بھی رب ہے اور تمہارا بھی اور ہمارے اعمال ہمارے لئے ہیں اور

حضرت ابراہیم علیہ السلام کی طرف یہودیت اور عیسائیت کی نسبت کا رد

اَعْمَالُكُمْ ۚ وَ نَحْنُ لَهٗ مُخْلِصُوْنَ ﴿١٣٩﴾ ۙ اَمْ

اَعْمَالُكُمْ	وَ	نَحْنُ	لَهٗ	مُخْلِصُوْنَ ﴿١٣٩﴾	اَمْ
تمہارے اعمال	اور	ہم	اس کے لئے	اخلاص والے	یا (کیا)

تمہارے اعمال تمہارے لئے ہیں اور ہم خالص اسی کے ہیں ○ (اے اہل کتاب!) کیا

تَقُوْلُوْنَ اِنَّ اِبْرٰهٖمَ وَ اِسْمٰعِیْلَ وَ اِسْحٰقَ وَ

تَقُوْلُوْنَ	اِنَّ	اِبْرٰهٖمَ	وَ	اِسْمٰعِیْلَ	وَ	اِسْحٰقَ	وَ
تم کہتے ہو	کہ	ابراہیم	اور	اسماعیل	اور	اسحاق	اور

تم یہ کہتے ہو کہ ابراہیم اور اسمٰعیل اور اسحاق اور

یَعْقُوْبَ وَ الْاَسْبَاطَ كَانُوْا هُوْدًا اَوْ نَصٰرٰی ؕ

یَعْقُوْبَ	وَ	الْاَسْبَاطَ	كَانُوْا	هُوْدًا	اَوْ	نَصٰرٰی
یعقوب	اور	(ان کی) اولاد	وہ تھے	یہودی	یا	عیسائی

یعقوب اور ان کی اولاد یہودی یا نصرانی تھے۔

قُلْ ءَاَنْتُمْ اَعْلَمُ اَمِ اللّٰهُ ؕ وَ مَنْ اَظْلَمُ

قُلْ	ءَاَنْتُمْ	اَعْلَمُ	اَمِ	اللّٰهُ	وَ	مَنْ	اَظْلَمُ
تم کہو	کیا تم	زیادہ جانتے ہو	یا	اللہ	اور	کون	زیادہ ظالم

تم فرماؤ: کیا تم زیادہ جانتے ہو یا اللہ؟ اور اس سے بڑھ کر ظالم کون

مِمَّنْ كَتَمَ شَهَادَةً عِنْدَهٗ مِنَ اللّٰهِ ؕ وَ

مِمَّنْ	كَتَمَ	شَهَادَةً	عِنْدَهٗ	مِنَ اللّٰهِ	وَ
(اس) سے جو	چھپائے	گواہی	(جو ہو) اس کے پاس	اللہ کی طرف سے	اور

جس کے پاس اللہ کی طرف سے کوئی گواہی ہو اور وہ اسے چھپائے اور

مَا اللّٰهُ بِغَافِلٍ عَمَّا تَعْمَلُوْنَ ﴿۱۴۰﴾ تِلْكَ اُمَّةٌ

مَا	اللّٰهُ	بِغَافِلٍ	عَمَّا	تَعْمَلُوْنَ ﴿۱۴۰﴾	تِلْكَ	اُمَّةٌ
نہیں	اللہ	غافل	(اس) سے جو	تم کرتے ہو	وہ	ایک امت

اللہ تمہارے اعمال سے بے خبر نہیں ○ وہ ایک امت ہے

قَدْ خَلَتْ ۚ لَهَا مَا كَسَبَتْ وَ لَكُمْ مَّا

قَدْ	خَلَتْ	لَهَا	مَا	كَسَبَتْ	وَ	لَكُمْ	مَّا
تحقیق، بیشک	گزر چکی	اس کے لئے	وہ جو	اس نے کمایا	اور	تمہارے لئے	وہ جو

جو گزر چکی ہے۔ ان کے اعمال ان کے لئے ہیں اور تمہارے اعمال

كَسَبْتُمْ ۚ وَ لَا تُسْـَٔلُوْنَ عَمَّا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ﴿۱۴۱﴾ ع

كَسَبْتُمْ	وَ	لَا تُسْـَٔلُوْنَ	عَمَّا	كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ﴿۱۴۱﴾ (1)
تم نے کمایا	اور	تم سے نہیں پوچھا جائے گا	(اس کے) بارے جو	وہ عمل کرتے تھے

تمہارے لئے ہیں اور تم سے اُن کے کاموں کے بارے میں نہیں پوچھا جائے گا ○

قانونِ عدل کے مطابق ہر ایک اپنے اعمال کی جزاو سزا پائے گا

ع ۱۶ ۱۲ ۱۶

(1)...اس میں ان مسلمانوں کے لئے بھی نصیحت ہے جو اپنے ماں باپ یا پیر و مرشد وغیرہ کے نیک اعمال پر بھروسہ کر کے خود نیکیوں سے دور اور گناہوں میں مصروف ہیں۔

سَيَقُوْلُ

2

تحویلِ قبلہ پر بیوقوفوں کے اعتراض کی پیشگی خبر اور اعتراض کا جواب

سَیَقُوْلُ السُّفَهَآءُ مِنَ النَّاسِ مَا وَلّٰىهُمْ عَنْ

عَنْ	وَلّٰىهُمْ	مَا	مِنَ النَّاسِ	السُّفَهَآءُ (1)	سَیَقُوْلُ
سے	پھیر دیا انہیں (کعبہ کی طرف)	کس نے	لوگوں میں سے	بیوقوف	عنقریب کہیں گے

اب بیوقوف لوگ کہیں گے، اِن مسلمانوں کو اِن کے اُس قبلے سے کس نے پھیر دیا

قِبْلَتِهِمُ الَّتِیْ كَانُوْا عَلَیْهَا ؕ قُلْ لِّلّٰهِ الْمَشْرِقُ

الْمَشْرِقُ	لِّلّٰهِ	قُلْ	عَلَیْهَا	كَانُوْا	الَّتِیْ	قِبْلَتِهِمُ
مشرق	اللہ کے لئے (ہے)	تم کہو	اس پر (جس پر)	وہ تھے	جو	ان کے قبلے (بیت المقدس)

جس پر یہ پہلے تھے؟ تم فرما دو: مشرق و مغرب سب اللہ

امتِ مصطفیٰ کا بہترین امت ہونا اور قیامت میں لوگوں پر گواہ ہونا

وَ الْمَغْرِبُ ؕ یَهْدِیْ مَنْ یَّشَآءُ اِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِیْمٍ ﴿۱۴۲﴾ وَ

وَ	مُّسْتَقِیْمٍ ﴿۱۴۲﴾	صِرَاطٍ	اِلٰى	یَّشَآءُ	مَنْ	یَهْدِیْ	الْمَغْرِبُ	وَ
اور	سیدھے	راستے	کی طرف	وہ چاہے	جسے	ہدایت دیتا ہے	مغرب	اور

ہی کا ہے، وہ جسے چاہتا ہے سیدھے راستے کی طرف ہدایت دیتا ہے ○ اور

كَذٰلِكَ جَعَلْنٰكُمْ اُمَّةً وَّسَطًا لِّتَكُوْنُوْا شُهَدَآءَ عَلَى النَّاسِ وَ

وَ	عَلَى النَّاسِ	شُهَدَآءَ	لِّتَكُوْنُوْا	وَّسَطًا	اُمَّةً	جَعَلْنٰكُمْ	كَذٰلِكَ
اور	لوگوں پر	گواہ	تاکہ تم ہو	درمیانی، بہترین	امت	ہم نے بنایا تمہیں	اسی طرح

اسی طرح ہم نے تمہیں بہترین امت بنایا تاکہ تم لوگوں پر گواہ بنو اور

تحویلِ قبلہ کی ایک حکمت کہ مومن و کافر میں فرق ظاہر کرنا

یَكُوْنَ الرَّسُوْلُ عَلَیْكُمْ شَهِیْدًا ؕ وَ مَا جَعَلْنَا الْقِبْلَةَ الَّتِیْ كُنْتَ

كُنْتَ	الَّتِیْ	الْقِبْلَةَ	مَا جَعَلْنَا	وَ	شَهِیْدًا	عَلَیْكُمْ	الرَّسُوْلُ	یَكُوْنَ
تم تھے	وہ جو	قبلہ	ہم نے نہیں بنایا	اور	گواہ، نگہبان	تم پر	(یہ) رسول	ہوں گے

یہ رسول تمہارے نگہبان و گواہ ہوں اور اے حبیب! تم پہلے جس قبلہ پر تھے ہم نے وہ

(1)... اس آیت میں بیت المقدس کے بعد خانہ کعبہ کو قبلہ بنائے جانے پر اعتراض کرنے والوں کو بے وقوف کہا گیا، اس سے معلوم ہوا کہ جو شخص دینی مسائل کی حکمتیں نہ سمجھے بلکہ اور ان پر بے جا اعتراض کرے وہ احمق اور بے وقوف ہے اگرچہ دنیا کے کاموں میں وہ کتنا ہی چالاک ہو۔

عَلَيْهَا ۭ اِلَّا لِنَعْلَمَ مَنْ يَّتَّبِعُ الرَّسُوْلَ مِمَّنْ

عَلَيْهَآ	اِلَّا	لِنَعْلَمَ (1)	مَنْ	يَّتَّبِعُ	الرَّسُوْلَ	مِمَّنْ
اس پر (جس پر)	مگر	تاکہ، اس لئے کہ ہم دیکھیں	کون	پیروی کرتا ہے	رسول (کی)	سے کون

اسی لئے مقرر کیا تھا کہ دیکھیں کون رسول کی پیروی کرتا ہے اور کون

يَّنْقَلِبُ عَلٰى عَقِبَيْهِ ۭ وَاِنْ كَانَتْ لَكَبِيْرَةً اِلَّا عَلَى

يَّنْقَلِبُ	عَلٰى	عَقِبَيْهِ	وَ	اِنْ	كَانَتْ	لَكَبِيْرَةً (2)	اِلَّا	عَلَى
پھر جاتا ہے	پر	اپنی ایڑیوں	اور	بیشک	وہ (قبلہ کی تبدیلی) تھی	ضرور بڑی، بھاری	مگر	پر

الٹے پاؤں پھر جاتا ہے اور بیشک وہ لوگ جنہیں اللہ نے ہدایت دی تھی ان کے علاوہ (لوگوں) پر

الَّذِيْنَ هَدَى اللّٰهُ ۭ وَمَا كَانَ اللّٰهُ لِيُضِيْعَ

الَّذِيْنَ	هَدَى	اللّٰهُ	وَ	مَا كَانَ	اللّٰهُ	لِيُضِيْعَ
ان لوگوں کے جنہیں	ہدایت دی	اللہ (نے)	اور	نہیں ہے	اللہ (کی شان)	وہ ضائع کردے

یہ بہت بھاری تھی اور اللہ کی یہ شان نہیں کہ تمہارا ایمان

یہاں ایمان سے مراد بیت المقدس کی طرف پڑھی گئی نمازیں ہیں

اِيْمَانَكُمْ ۭ اِنَّ اللّٰهَ بِالنَّاسِ لَرَءُوْفٌ رَّحِيْمٌ ﴿۱۴۳﴾

اِيْمَانَكُمْ	اِنَّ	اللّٰهَ	بِالنَّاسِ	لَرَءُوْفٌ	رَّحِيْمٌ ﴿۱۴۳﴾
تمہارا ایمان	بیشک	اللہ	لوگوں پر	ضرور بہت مہربان	رحم فرمانے والا

ضائع کردے بیشک اللہ لوگوں پر بہت مہربان، رحم والا ہے ○

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم [illegible]

قَدْ نَرٰى تَقَلُّبَ وَجْهِكَ فِى السَّمَآءِ ۚ

قَدْ	نَرٰى	تَقَلُّبَ	وَجْهِكَ	فِى السَّمَآءِ
تحقیق، بیشک	ہم دیکھ رہے ہیں	بار بار پھرنا، اٹھنا	تمہارے چہرے (کا)	آسمان میں (کی طرف)

ہم تمہارے چہرے کا آسمان کی طرف بار بار اٹھنا دیکھ رہے ہیں

(1) ...علم کے معنیٰ "جاننا" ہے، لیکن جہاں آیت میں مستقبل کے حوالے سے اللہ تعالیٰ کے لئے یہ الفاظ ہوں وہاں اس کا معنیٰ "اللہ تعالیٰ کا لوگوں کے سامنے اس کی جانچ پرکھ فرمانا" یا "ان کے سامنے ممتاز و نمایاں اور فرق ظاہر کردینا" ہوتا ہے۔

(2) ...اس سے معلوم ہوا کہ اللہ تعالیٰ کا حکم معلوم ہونے کے بعد قبول کرنے سے دل میں تنگی محسوس کرنا منافقت کی علامت ہے۔

فَلَنُوَلِّیَنَّكَ قِبْلَةً تَرْضٰىهَا ۪ فَوَلِّ وَجْهَكَ

فَلَنُوَلِّیَنَّكَ	قِبْلَةً	تَرْضٰىهَا (1)	فَوَلِّ	وَجْهَكَ
توضرور ہم پھیر دیں گے تمہیں	(اس) قبلہ (کی طرف)	تم پسند کرتے ہو اسے (جسے)	پس پھیر دو	اپنا چہرہ

توضرور ہم تمہیں اس قبلہ کی طرف پھیر دیں گے جس میں تمہاری خوشی ہے تو ابھی اپنا چہرہ

شَطْرَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ ؕ وَ حَیْثُ مَا كُنْتُمْ فَوَلُّوْا وُجُوْهَكُمْ

شَطْرَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ	وَ	حَیْثُ مَا	كُنْتُمْ	فَوَلُّوْا	وُجُوْهَكُمْ
مسجد حرام کی طرف	اور	جہاں کہیں	تم ہو (اے مسلمانو)	تو پھیرلو	اپنے چہرے

مسجد حرام کی طرف پھیر دو اور اے مسلمانو! تم جہاں کہیں ہو اپنا منہ

شَطْرَهٗ ؕ وَ اِنَّ الَّذِیْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ لَیَعْلَمُوْنَ

شَطْرَهٗ	وَ	اِنَّ	الَّذِیْنَ	اُوْتُوا	الْكِتٰبَ	لَیَعْلَمُوْنَ (2)
اس کی طرف	اور	بیشک	وہ لوگ جو (جنہیں)	دی گئی	کتاب	ضرور جانتے ہیں

اسی کی طرف کرلو اور بیشک وہ لوگ جنہیں کتاب عطا کی گئی ہے وہ ضرور جانتے

اہل کتاب کو قبلہ تبدیل ہونے کی حقیقت پہلے سے معلوم تھی

اَنَّهُ الْحَقُّ مِنْ رَّبِّهِمْ ؕ وَ مَا اللّٰهُ بِغَافِلٍ

اَنَّهُ	الْحَقُّ	مِنْ	رَّبِّهِمْ	وَ	مَا	اللّٰهُ	بِغَافِلٍ
کہ وہ (تبدیلیِ قبلہ)	حق (ہے)	کی طرف سے	ان کے رب	اور	نہیں	اللہ	غافل

کہ یہ تبدیلی ان کے رب کی طرف سے حق ہے اور اللہ ان کے

عَمَّا یَعْمَلُوْنَ ۝۱۴۴ وَ لَىٕنْ اَتَیْتَ الَّذِیْنَ

عَمَّا	یَعْمَلُوْنَ ۝۱۴۴	وَ	لَىٕنْ	اَتَیْتَ	الَّذِیْنَ
(اس) سے جو	وہ عمل کرتے ہیں	اور	ضرور اگر	تم آؤ	(پاس) ان لوگوں کے جو (جنہیں)

اعمال سے بے خبر نہیں ○ اور اگر تم ان کتابیوں کے پاس

قبلہ کی تبدیلی ماننے سے متعلق اہل کتاب کے علما کا رویہ اور اہل کتاب کا آپس میں باہمی اختلاف

(1) اس آیت سے معلوم ہوا کہ اللہ تعالیٰ کو اپنے حبیب صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی رضا بہت پسند ہے اور اللہ تعالیٰ ان کی رضا کو پورا فرماتا ہے۔

(2) اہل کتاب جانتے تھے کہ قبلہ کی یہ تبدیلی اللہ تعالیٰ کی طرف سے حق ہے کیونکہ ان کی کتابوں میں حضور اقدس صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا یہ وصف بھی مذکور تھا اور ان کے انبیاء عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام نے آپ کی یہ نشانی بھی بتائی تھی کہ آپ بیت المقدس سے کعبہ کی طرف پھریں گے۔

أُوْتُوا الْكِتٰبَ بِكُلِّ اٰيَةٍ مَّا تَبِعُوْا قِبْلَتَكَ ۚ وَمَآ

أُوْتُوا	الْكِتٰبَ	بِكُلِّ اٰيَةٍ	مَّا تَبِعُوْا [1]	قِبْلَتَكَ	وَ	مَآ
دی گئی	کتاب	ہر نشانی کے ساتھ	وہ پیروی نہیں کریں گے	تمہارے قبلے (کی)	اور	نہ

ہر نشانی لے آؤ تو بھی وہ تمہارے قبلہ کی پیروی نہ کریں گے اور نہ

اَنْتَ بِتَابِعٍ قِبْلَتَهُمْ ۚ وَمَا بَعْضُهُمْ بِتَابِعٍ

اَنْتَ	بِتَابِعٍ	قِبْلَتَهُمْ	وَ	مَا	بَعْضُهُمْ	بِتَابِعٍ
تم	پیروی کرنے والے ہو	ان کے قبلہ (کی)	اور	نہیں	ان کے بعض	پیروی کرنے والے

تم ان کے قبلہ کی پیروی کرو اور وہ آپس میں بھی ایک دوسرے کے قبلہ کے تابع

قِبْلَةَ بَعْضٍ ؕ وَلَئِنِ اتَّبَعْتَ اَهْوَآءَهُمْ مِّنْۢ

قِبْلَةَ بَعْضٍ	وَ	لَئِنِ	اتَّبَعْتَ [2]	اَهْوَآءَهُمْ	مِّنْۢ
بعض کے قبلہ (کی)	اور	ضرور اگر	تو نے پیروی کی (اے سننے والے)	ان کی خواہشات (کی)	سے

نہیں ہیں اور (اے سننے والے!) اگر تیرے پاس

بَعْدِ مَا جَآءَكَ مِنَ الْعِلْمِ ۙ اِنَّكَ اِذًا لَّمِنَ

بَعْدِ	مَا	جَآءَكَ	مِنَ	الْعِلْمِ	اِنَّكَ	اِذًا	لَّمِنَ
بعد	جو	آیا تیرے پاس	سے	علم	بیشک تو	اس وقت (ہوگا)	ضرور سے

علم آجانے کے بعد تو ان کی خواہشوں پر چلا تو اس وقت تو ضرور

الظّٰلِمِيْنَ ﴿۱۴۵﴾ اَلَّذِيْنَ اٰتَيْنٰهُمُ الْكِتٰبَ يَعْرِفُوْنَهٗ كَمَا

الظّٰلِمِيْنَ ﴿۱۴۵﴾	اَلَّذِيْنَ	اٰتَيْنٰهُمُ	الْكِتٰبَ	يَعْرِفُوْنَهٗ	كَمَا
ظلم کرنے والوں	وہ لوگ جو (جنہیں)	ہم نے دی انہیں	کتاب	وہ پہچانتے ہیں اسے (نبی کو)	جیسے

زیادتی کرنے والا ہوگا ○ وہ لوگ جنہیں ہم نے کتاب عطا فرمائی ہے وہ اس نبی کو ایسا پہچانتے ہیں جیسے

نبی کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کو پہچاننے میں اہل کتاب کا حال اور ان کے ایک گروہ کا جان بوجھ کر حق چھپانا

وقف لازم

1 ...دلائل کے باوجود اہل کتاب کا مسلمانوں کے قبلہ کی پیروی نہ کرنے کی وجہ ان کا حسد تھا کہ بنی اسرائیل سے نبوت منتقل ہوگئی، معلوم ہوا کہ حسد بہت بری صفت ہے کہ آدمی کو حق قبول کرنے سے روک دیتی ہے۔ 2 ...یہاں خطاب نبی کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ سے نہیں بلکہ اس آیت کو سننے والے ہر مخاطب سے ہے یا پھر بظاہر خطاب نبی کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ سے ہے اور مراد آپ کی امت ہے کیونکہ آپ اہل کتاب کی خواہشات کی پیروی نہیں کرسکتے۔

يَعْرِفُوْنَ اَبْنَآءَهُمْ ؕ وَ اِنَّ فَرِيْقًا مِّنْهُمْ لَيَكْتُمُوْنَ الْحَقَّ

يَعْرِفُوْنَ	اَبْنَآءَهُمْ	وَ	اِنَّ	فَرِيْقًا	مِّنْهُمْ	لَيَكْتُمُوْنَ	الْحَقَّ
پہچانتے ہیں	اپنے بیٹے	اور	بیشک	ایک گروہ	ان میں سے	ضرور وہ چھپاتے ہیں	حق

وہ اپنے بیٹوں کو پہچانتے ہیں اور بیشک ان میں ایک گروہ جان بوجھ کر

قبلہ کی تبدیلی اور احکامِ الٰہی میں شک کرنے کی ممانعت

وَ هُمْ يَعْلَمُوْنَ ﴿١٤٦﴾ اَلْحَقُّ مِنْ رَّبِّكَ فَلَا تَكُوْنَنَّ

وَ	هُمْ	يَعْلَمُوْنَ ﴿١٤٦﴾	اَلْحَقُّ	مِنْ	رَّبِّكَ	فَلَا تَكُوْنَنَّ (1)
اور (حالانکہ)	وہ	جانتے ہیں	حق (وہی ہے جو)	کی طرف سے	تیرے رب	تو تم ہرگز نہ ہونا

حق چھپاتے ہیں ○ (اے سننے والے!) حق وہی ہے جو تیرے رب کی طرف سے ہو۔ پس تو ہرگز

تبدیلی قبلہ کی دوسری حکمت کہ ہر امت کے لئے قبلہ کا تقرر ہے نیز بھلائی کے کاموں میں مقابلہ کرنے کا حکم

مِنَ الْمُمْتَرِيْنَ ﴿١٤٧﴾ ع وَ لِكُلٍّ وِّجْهَةٌ هُوَ مُوَلِّيْهَا

مِنَ	الْمُمْتَرِيْنَ ﴿١٤٧﴾	وَ	لِكُلٍّ	وِّجْهَةٌ	هُوَ	مُوَلِّيْهَا
سے	شک کرنے والوں	اور	ہر ایک کے لئے	ایک سمت (ہے)	وہ	اس کی طرف منہ کرنے والا

شک کرنے والوں میں سے نہ ہونا ○ اور ہر ایک کے لئے توجہ کی ایک سمت ہے جس کی طرف وہ منہ کرتا ہے

فَاسْتَبِقُوا الْخَيْرٰتِ ؕ اَيْنَ مَا تَكُوْنُوْا يَاْتِ بِكُمُ اللّٰهُ جَمِيْعًا ؕ

فَاسْتَبِقُوْا	الْخَيْرٰتِ (2)	اَيْنَ مَا	تَكُوْنُوْا	يَاْتِ بِكُمُ	اللّٰهُ	جَمِيْعًا
تو تم آگے نکل جاؤ	نیکیوں (میں)	جہاں کہیں	تم ہو گے	لے آئے گا تمہیں	اللہ	اکٹھا

تو تم نیکیوں میں آگے نکل جاؤ۔ تم جہاں کہیں بھی ہو گے اللہ تم سب کو اکٹھا کر لائے گا۔

حالتِ سفر میں نماز کے دوران خانہ کعبہ کی طرف منہ کرنے کا حکم

اِنَّ اللّٰهَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ﴿١٤٨﴾ وَ مِنْ حَيْثُ خَرَجْتَ فَوَلِّ

اِنَّ	اللّٰهَ	عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ	قَدِيْرٌ ﴿١٤٨﴾	وَ	مِنْ حَيْثُ	خَرَجْتَ	فَوَلِّ
بیشک	اللہ	ہر چیز پر	قدرت رکھنے والا (ہے)	اور	جہاں سے	تم نکلو	تو پھیر لو

بیشک اللہ ہر شے پر قدرت رکھنے والا ہے ○ اور (اے حبیب!) تم جہاں سے آؤ

(1)... یہاں خطاب نبی کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ سے نہیں بلکہ اس آیت کو سننے والے ہر مخاطب سے ہے یا یہاں بھی بظاہر خطاب نبی اکرم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ سے ہے لیکن مراد آپ کی امت ہے کیونکہ آپ حکم الٰہی میں شک نہیں کرسکتے۔ (2)... یہاں آیت میں یہ بات سمجھائی گئی ہے کہ مال و دولت، عہدہ و منصب، شہرت و مقبولیت اور دنیاداری ایسی چیز نہیں کہ اس میں ایک دوسرے سے مقابلہ کیا جائے کیونکہ یہ سب فانی ہیں، جبکہ باقی رہنے والی اور مقابلے کے قابل چیزیں تو نیکی، عبادت اور بھلائی کے کام ہیں۔

وَجْهَكَ شَطْرَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ ؕ وَ اِنَّهٗ لَلْحَقُّ مِنْ رَّبِّكَ ؕ

وَجْهَكَ	شَطْرَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ	وَ	اِنَّهٗ	لَلْحَقُّ	مِنْ	رَّبِّكَ
اپنا چہرہ	مسجد حرام کی طرف	اور	بیشک وہ	ضرور حق (ہے)	کی طرف سے	تیرے رب

اپنا منہ مسجد حرام کی طرف کرو اور بیشک یہ یقیناً تمہارے رب کی طرف سے حق ہے

وَ مَا اللّٰهُ بِغَافِلٍ عَمَّا تَعْمَلُوْنَ ﴿۱۴۹﴾ وَ مِنْ حَيْثُ خَرَجْتَ

وَ	مَا	اللّٰهُ	بِغَافِلٍ	عَمَّا	تَعْمَلُوْنَ ﴿۱۴۹﴾	وَ	مِنْ حَيْثُ	خَرَجْتَ
اور	نہیں	اللہ	غافل، بے خبر	(اس) سے جو	تم عمل کرتے ہو	اور	جہاں سے	تم نکلو

اور اللہ تمہارے کاموں سے غافل نہیں ○ اور اے حبیب! تم جہاں سے آؤ

سفر و حضر ہر جگہ نماز میں خانہ کعبہ کی طرف منہ کرنے کا حکم

فَوَلِّ وَجْهَكَ شَطْرَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ ؕ وَ حَيْثُ مَا كُنْتُمْ فَوَلُّوْا

فَوَلِّ	وَجْهَكَ	شَطْرَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ	وَ	حَيْثُ مَا	كُنْتُمْ	فَوَلُّوْا
تو پھیر لو	اپنا چہرہ	مسجد حرام کی طرف	اور	جہاں کہیں	تم ہو	تو پھیر لو

اپنا منہ مسجد حرام کی طرف کرو اور اے مسلمانو! تم جہاں کہیں ہو

وُجُوْهَكُمْ شَطْرَهٗ ۙ لِئَلَّا يَكُوْنَ لِلنَّاسِ عَلَيْكُمْ حُجَّةٌ ۗ اِلَّا

وُجُوْهَكُمْ	شَطْرَهٗ	لِئَلَّا يَكُوْنَ	لِلنَّاسِ	عَلَيْكُمْ	حُجَّةٌ	اِلَّا
اپنے چہرے	اس کی طرف	تاکہ نہ ہو، نہ رہے	لوگوں کے لئے	تم پر	کوئی حجت، دلیل	مگر

اپنا منہ اسی کی طرف کرو تاکہ لوگوں کو تم پر کوئی حجت نہ رہے مگر

معترضین سے نہ ڈرنے اور صرف اللہ تعالیٰ سے ڈرنے کا حکم اور نماز میں خانہ کعبہ کی طرف منہ کرنے کی مزید حکمتیں

الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا مِنْهُمْ ۗ فَلَا تَخْشَوْهُمْ وَ اخْشَوْنِيْ ۗ وَ

الَّذِيْنَ	ظَلَمُوْا	مِنْهُمْ	فَلَا تَخْشَوْهُمْ	وَ	اخْشَوْنِيْ (1)	وَ
وہ لوگ جو (جنہوں نے)	ظلم کیا	ان میں سے	تو نہ ڈرو ان سے	اور	ڈرو مجھ سے	اور

جو اُن میں سے ناانصافی کریں تو اُن سے نہ ڈرو اور مجھ سے ڈرو اور

1 ...... اللہ تعالیٰ کا خوف ہر دوسرے خوف پر غالب ہونا چاہئے اور اس کی رضا طلبی مخلوق کی خوشنودی پر غالب ہونی چاہئے۔

لِاُتِمَّ نِعْمَتِیْ عَلَیْكُمْ وَ لَعَلَّكُمْ تَهْتَدُوْنَ ﴿۱۵۰﴾ كَمَاۤ

لِاُتِمَّ	نِعْمَتِیْ	عَلَیْكُمْ	وَ	لَعَلَّكُمْ	تَهْتَدُوْنَ ﴿۱۵۰﴾	كَمَاۤ
تاکہ میں مکمل کردوں	اپنی نعمت، احسان	تم پر	اور	تاکہ تم	تم ہدایت پاؤ	جس طرح

تاکہ میں اپنی نعمت تم پر مکمل کردوں اور تاکہ تم ہدایت پاؤ ○ جیساکہ

اَرْسَلْنَا فِیْكُمْ رَسُوْلًا مِّنْكُمْ یَتْلُوْا عَلَیْكُمْ اٰیٰتِنَا وَ

اَرْسَلْنَا	فِیْكُمْ	رَسُوْلًا	مِّنْكُمْ	یَتْلُوْا	عَلَیْكُمْ	اٰیٰتِنَا	وَ
ہم نے بھیجا	تم میں	ایک رسول	تم میں سے	وہ تلاوت کرتا ہے	تم پر	ہماری آیتیں	اور

ہم نے تمہارے درمیان تم میں سے ایک رسول بھیجا جو تم پر ہماری آیتیں تلاوت فرماتا ہے اور

یُزَكِّیْكُمْ وَ یُعَلِّمُكُمُ الْكِتٰبَ وَ الْحِكْمَةَ وَ

یُزَكِّیْكُمْ	وَ	یُعَلِّمُكُمُ	الْكِتٰبَ	وَ	الْحِكْمَةَ	وَ
پاک کرتا ہے تمہیں	اور	سکھاتا ہے تمہیں	کتاب	اور	حکمت، پختہ علم	اور

تمہیں پاک کرتا اور تمہیں کتاب اور پختہ علم سکھاتا ہے اور

یُعَلِّمُكُمْ مَّا لَمْ تَكُوْنُوْا تَعْلَمُوْنَ ﴿۱۵۱﴾ فَاذْكُرُوْنِیْۤ اَذْكُرْكُمْ وَ

یُعَلِّمُكُمْ	مَّا	لَمْ تَكُوْنُوْا تَعْلَمُوْنَ ﴿۱۵۱﴾ (1)	فَاذْكُرُوْنِیْۤ	اَذْكُرْكُمْ	وَ
سکھاتا ہے تمہیں	وہ جو	تم نہیں جانتے تھے	تو تم یاد کرو مجھے	میں یاد کروں گا تمہیں	اور

تمہیں وہ تعلیم فرماتا ہے جو تمہیں معلوم نہیں تھا ○ تو تم مجھے یاد کرو، میں تمہیں یاد کروں گا اور

اشْكُرُوْا لِیْ وَ لَا تَكْفُرُوْنِ ﴿۱۵۲﴾ یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اسْتَعِیْنُوْا

اشْكُرُوْا	لِیْ	وَ	لَا تَكْفُرُوْنِ ﴿۱۵۲﴾ (2)	یٰۤاَیُّهَا	الَّذِیْنَ	اٰمَنُوا	اسْتَعِیْنُوْا
شکر ادا کرو	میرا	اور	ناشکری نہ کرو میری	اے	وہ لوگو جو	ایمان لائے	مدد طلب کرو

میرا شکر ادا کرو اور میری ناشکری نہ کرو ○ اے ایمان والو!

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی آمد کا مقصد، لوگوں کے سامنے آیاتِ الٰہی کی تلاوت، انہیں پاک کرنا اور کتاب و حکمت سکھانا وغیرہ

اللہ تعالیٰ کا ذکر اور اس کی نعمتوں پر شکر کرنے اور ناشکری سے بچنے کا حکم

صبر اور نماز سے مدد چاہنے کا حکم اور صبر والوں کی فضیلت

معانقۃ ۲

ع ۱۸

(1)… حقیقت یہ ہے کہ حضور پر نور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم صرف ظاہری مضامین قرآن اور اللہ تعالیٰ کے احکام ہی نہیں بلکہ رشد و ہدایت، صلاح و فلاح اور علم و حکمت کی بے شمار باتیں سکھاتے ہیں کیونکہ آپ اولین و آخرین کے علوم کے جامع ہیں۔

(2)… جب کفر کا لفظ شکر کے مقابلے میں آئے تو اس کا معنی ناشکری اور جب اسلام یا ایمان کے مقابل ہو تو اس کا معنی بے ایمانی ہوتا ہے۔ یہاں آیت میں کفر سے مراد ناشکری ہے۔

شہید کی عظمت کہ اسے مردہ کہنا منع ہے اور وہ زندہ ہوتا ہے

بِالصَّبْرِ وَ الصَّلٰوةِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ مَعَ الصّٰبِرِیْنَ ﴿۱۵۳﴾ وَ لَا تَقُوْلُوْا

بِالصَّبْرِ	وَ	الصَّلٰوةِ [1]	اِنَّ	اللّٰهَ	مَعَ	الصّٰبِرِیْنَ ﴿۱۵۳﴾	وَ	لَا تَقُوْلُوْا
صبر سے	اور	نماز (سے)	بیشک	اللہ	ساتھ (ہے)	صبر کرنے والوں (کے)	اور	تم نہ کہو

صبر اور نماز سے مدد مانگو، بیشک اللہ صابروں کے ساتھ ہے ○ اور جو

لِمَنْ یُّقْتَلُ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ اَمْوَاتٌ ؕ بَلْ اَحْیَآءٌ وَّ لٰكِنْ

لِمَنْ	یُّقْتَلُ	فِیْ	سَبِیْلِ اللّٰهِ	اَمْوَاتٌ	بَلْ	اَحْیَآءٌ [2]	وَ	لٰكِنْ
(اس) کے لئے جو	قتل کیا جاتا ہے	میں	اللہ کی راہ	مردے	بلکہ	(وہ) زندہ ہیں	اور	لیکن

اللہ کی راہ میں مارے جائیں انہیں مردہ نہ کہو بلکہ وہ زندہ ہیں لیکن

مصیبتوں کے ذریعے آزمائش کی جاتی ہے اور صبر کرنے والوں کے لئے بشارت

لَّا تَشْعُرُوْنَ ﴿۱۵۴﴾ وَ لَنَبْلُوَنَّكُمْ بِشَیْءٍ مِّنَ الْخَوْفِ وَ

لَا تَشْعُرُوْنَ ﴿۱۵۴﴾	وَ	لَنَبْلُوَنَّكُمْ	بِشَیْءٍ	مِّنَ	الْخَوْفِ	وَ
تمہیں شعور نہیں	اور	ضرور ہم آزمائیں گے تمہیں	کسی چیز کے ساتھ، کچھ	سے	خوف	اور

تمہیں اس کا شعور نہیں ○ اور ہم ضرور تمہیں کچھ ڈر اور

الْجُوْعِ وَ نَقْصٍ مِّنَ الْاَمْوَالِ وَ الْاَنْفُسِ وَ الثَّمَرٰتِ ؕ وَ

الْجُوْعِ	وَ	نَقْصٍ	مِّنَ	الْاَمْوَالِ	وَ	الْاَنْفُسِ	وَ	الثَّمَرٰتِ	وَ
بھوک	اور	کمی، نقصان	سے	مالوں	اور	جانوں	اور	پھلوں (کی)	اور

بھوک سے اور کچھ مالوں اور جانوں اور پھلوں کی کمی سے آزمائیں گے اور

مصیبتوں پر صبر کرنے والے لوگوں کا وصف اور ان کا صلہ

بَشِّرِ الصّٰبِرِیْنَ ﴿۱۵۵﴾ الَّذِیْنَ اِذَآ اَصَابَتْهُمْ مُّصِیْبَةٌ ۙ قَالُوْۤا

بَشِّرِ	الصّٰبِرِیْنَ ﴿۱۵۵﴾	الَّذِیْنَ	اِذَآ	اَصَابَتْهُمْ	مُّصِیْبَةٌ	قَالُوْۤا
خوشخبری دو	صبر کرنے والوں (کو)	وہ لوگ جو	جب	پہنچتی ہے انہیں	کوئی مصیبت	کہتے ہیں

صبر کرنے والوں کو خوشخبری سنادو ○ وہ لوگ کہ جب ان پر کوئی مصیبت آتی ہے تو کہتے ہیں:

1 ..... غیر خدا سے مدد طلب کرنا شرک نہیں ہے۔ اس موضوع کی مزید تفصیل تفسیر صراط الجنان، ج1، ص247 پر ملاحظہ فرمائیں۔

2 ..... شہید قطعی طور پر زندہ ہیں لیکن ان کی حیات کیسی ہے اس کا ہمیں شعور نہیں، اسی لئے دنیوی معاملات کے اعتبار سے ان پر عام میت کی طرح شرعی احکام جاری ہوتے ہیں۔

إِنَّا لِلَّهِ وَإِنَّا إِلَيْهِ رَاجِعُونَ ﴿١٥٦﴾ أُولَٰئِكَ عَلَيْهِمْ

إِنَّا	لِلَّهِ	وَ	إِنَّا	إِلَيْهِ	رَاجِعُونَ ﴿١٥٦﴾	أُولَٰئِكَ	عَلَيْهِمْ
بیشک ہم	اللہ کے لئے	اور	بیشک ہم	اس کی طرف	لوٹنے والے (ہیں)	یہ لوگ	ان پر

ہم اللہ ہی کے ہیں اور ہم اسی کی طرف لوٹنے والے ہیں ○ یہ وہ لوگ ہیں جن پر

صَلَوَاتٌ مِّن رَّبِّهِمْ وَرَحْمَةٌ ۖ وَأُولَٰئِكَ هُمُ الْمُهْتَدُونَ ﴿١٥٧﴾

صَلَوَاتٌ	مِّن	رَّبِّهِمْ	وَ	رَحْمَةٌ	وَ	أُولَٰئِكَ	هُمُ	الْمُهْتَدُونَ ﴿١٥٧﴾
درود	کی طرف سے	ان کے رب	اور	رحمت	اور	یہ لوگ	وہ	ہدایت پائے ہوئے

ان کے رب کی طرف سے درود ہیں اور رحمت اور یہی لوگ ہدایت یافتہ ہیں ○

صفا اور مروہ پہاڑوں کی عظمت اور ان سے متعلق مسلمانوں کے ایک عمل کا بیان

إِنَّ الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ مِن شَعَائِرِ اللَّهِ ۖ فَمَنْ حَجَّ الْبَيْتَ

إِنَّ	الصَّفَا	وَ	الْمَرْوَةَ	مِن	شَعَائِرِ اللَّهِ [1]	فَمَنْ	حَجَّ	الْبَيْتَ
بیشک	صفا	اور	مروہ	سے	اللہ کی نشانیوں	تو جو	حج کرے	گھر (بیتُ اللہ کا)

بیشک صفا اور مروہ اللہ کی نشانیوں میں سے ہیں تو جو اس گھر کا حج

أَوِ اعْتَمَرَ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِ أَن يَطَّوَّفَ بِهِمَا ۚ

أَوِ	اعْتَمَرَ	فَلَا	جُنَاحَ	عَلَيْهِ	أَن	يَطَّوَّفَ	بِهِمَا
یا	عمرہ کرے	تو نہیں	گناہ	اس پر	کہ	چکر لگائے	ان دونوں کا

یا عمرہ کرے اس پر کچھ گناہ نہیں کہ ان دونوں کے چکر لگائے

وَمَن تَطَوَّعَ خَيْرًا فَإِنَّ اللَّهَ شَاكِرٌ

وَ	مَن	تَطَوَّعَ	خَيْرًا	فَإِنَّ	اللَّهَ	شَاكِرٌ
اور	جو	اپنی طرف سے کرے	کوئی نیک کام	تو بیشک	اللہ	شکر قبول فرمانے والا، نیکی کا بدلہ دینے والا

اور جو کوئی اپنی طرف سے بھلائی کرے تو بیشک اللہ نیکی کا بدلہ دینے والا،

(1)..... صفا اور مروہ پہاڑ کو یہ عظمت حضرت ہاجرہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا سے نسبت کی برکت سے حاصل ہوئی، اس سے معلوم ہوا کہ صالحین سے نسبت رکھنے والی چیز عظمت والی ہو جاتی ہے۔

حق چھپانے والوں کے لئے لعنت کی وعید اور سچی توبہ کرنے والوں کے لئے معافی کا وعدہ

عَلِیْمٌ ﴿۱۵۸﴾ اِنَّ الَّذِیْنَ یَكْتُمُوْنَ مَاۤ اَنْزَلْنَا مِنَ الْبَیِّنٰتِ

عَلِیْمٌ ﴿۱۵۸﴾	اِنَّ	الَّذِیْنَ	یَكْتُمُوْنَ (1)	مَاۤ	اَنْزَلْنَا	مِنَ	الْبَیِّنٰتِ
علم والا	بیشک	وہ لوگ جو	چھپاتے ہیں	وہ جو	ہم نے نازل کیا، اتارا	سے	روشن نشانیوں

خبر دار ہے ○ بیشک وہ لوگ جو ہماری اتاری ہوئی روشن باتوں

وَ الْهُدٰى مِنْۢ بَعْدِ مَا بَیَّنّٰهُ لِلنَّاسِ فِی الْكِتٰبِۙ

وَ	الْهُدٰى	مِنْۢ	بَعْدِ	مَا	بَیَّنّٰهُ	لِلنَّاسِ	فِی الْكِتٰبِ
اور	ہدایت، رہنمائی	سے	بعد	جو	ہم نے بیان کر دیا اسے	لوگوں کے لئے	کتاب میں

اور ہدایت کو چھپاتے ہیں حالانکہ ہم نے اسے لوگوں کے لئے کتاب میں واضح فرمادیا ہے

اُولٰٓىٕكَ یَلْعَنُهُمُ اللّٰهُ وَ یَلْعَنُهُمُ اللّٰعِنُوْنَ ﴿۱۵۹﴾ اِلَّا

اُولٰٓىٕكَ	یَلْعَنُهُمُ	اللّٰهُ	وَ	یَلْعَنُهُمُ	اللّٰعِنُوْنَ ﴿۱۵۹﴾	اِلَّا
یہ لوگ	لعنت فرماتا ہے ان پر	اللہ	اور	لعنت کرتے ہیں ان پر	لعنت کرنے والے	مگر

تو ان پر اللہ لعنت فرماتا ہے اور لعنت کرنے والے ان پر لعنت کرتے ہیں ○ مگر

الَّذِیْنَ تَابُوْا وَ اَصْلَحُوْا وَ بَیَّنُوْا فَاُولٰٓىٕكَ

الَّذِیْنَ	تَابُوْا	وَ	اَصْلَحُوْا	وَ	بَیَّنُوْا	فَاُولٰٓىٕكَ
وہ لوگ جو	توبہ کریں	اور	اپنی اصلاح کرلیں	اور	بیان کر دیں، ظاہر کر دیں	تو یہ لوگ

وہ لوگ جو توبہ کریں اور اصلاح کرلیں اور (چھپی ہوئی باتوں کو) ظاہر کر دیں تو

کفر کی حالت میں مرنے والوں کے لئے وعیدیں

اَتُوْبُ عَلَیْهِمْۚ وَ اَنَا التَّوَّابُ الرَّحِیْمُ ﴿۱۶۰﴾ اِنَّ

اَتُوْبُ عَلَیْهِمْ	وَ	اَنَا	التَّوَّابُ	الرَّحِیْمُ ﴿۱۶۰﴾	اِنَّ
میں توبہ قبول کروں گا ان کی	اور	میں	بہت توبہ قبول کرنے والا	مہربان	بیشک

میں ان کی توبہ قبول فرماؤں گا اور میں ہی بڑا توبہ قبول فرمانے والا مہربان ہوں ○ بیشک

(1) ...دینی مسائل کو چھپانا گناہ ہے اس طرح کہ ضرورت کے وقت بتائے نہ جائیں یا اس طرح کہ غلط بتائے جائیں بلکہ غلط بتانے پر تو بہت سخت وعیدیں ہیں۔ فی زمانہ غلط مسائل بیان کرنے والوں اور قرآن و حدیث کی غلط تشریحات و توضیحات کرنے والوں کی کمی نہیں اور یہ سب مذکورہ آیت کی وعید میں داخل ہیں۔

اَلَّذِیْنَ كَفَرُوْا وَ مَاتُوْا وَ هُمْ كُفَّارٌ اُولٰٓىِٕكَ

اَلَّذِیْنَ	كَفَرُوْا	وَ	مَاتُوْا	وَ	هُمْ	كُفَّارٌ (1)	اُولٰٓىِٕكَ
وہ لوگ جو (جنہوں نے)	کفر کیا	اور	مر گئے	اور (حالانکہ)	وہ	کافر (تھے)	یہ لوگ

بیشک وہ لوگ جنہوں نے کفر کیا اور کافر ہی مرے

عَلَیْهِمْ لَعْنَةُ اللّٰهِ وَ الْمَلٰٓىِٕكَةِ وَ النَّاسِ اَجْمَعِیْنَ ﴿۱۶۱﴾ خٰلِدِیْنَ

عَلَیْهِمْ	لَعْنَةُ	اللّٰهِ	وَ	الْمَلٰٓىِٕكَةِ	وَ	النَّاسِ اَجْمَعِیْنَ ﴿۱۶۱﴾ (2)	خٰلِدِیْنَ
ان پر	اللہ کی	لعنت	اور	فرشتوں	اور	تمام لوگوں (کی)	ہمیشہ رہنے والے

ان پر اللہ اور فرشتوں اور انسانوں کی، سب کی لعنت ہے ○ وہ ہمیشہ

فِیْهَا ۚ لَا یُخَفَّفُ عَنْهُمُ الْعَذَابُ وَ لَا هُمْ

فِیْهَا	لَا یُخَفَّفُ	عَنْهُمُ	الْعَذَابُ	وَ	لَا	هُمْ
اس (لعنت یا جہنم) میں	نہیں ہلکا کیا جائے گا	ان سے	عذاب	اور	نہ	انہیں

اس میں رہیں گے، ان پر سے عذاب ہلکا نہ کیا جائے گا اور نہ انہیں

یُنْظَرُوْنَ ﴿۱۶۲﴾ وَ اِلٰهُكُمْ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ ۚ لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ

یُنْظَرُوْنَ ﴿۱۶۲﴾	وَ	اِلٰهُكُمْ	اِلٰهٌ وَّاحِدٌ	لَاۤ	اِلٰهَ	اِلَّا	هُوَ
مہلت دی جائے گی	اور	تمہارا معبود	ایک معبود (ہے)	نہیں	کوئی معبود	مگر	وہ (وہی)

مہلت دی جائے گی ○ اور تمہارا معبود ایک معبود ہے اس کے سوا کوئی معبود نہیں،

اللہ تعالیٰ ہی اکیلا معبود ہے

الرَّحْمٰنُ الرَّحِیْمُ ﴿۱۶۳﴾ ع اِنَّ فِیْ خَلْقِ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ وَ

الرَّحْمٰنُ	الرَّحِیْمُ ﴿۱۶۳﴾	اِنَّ	فِیْ	خَلْقِ السَّمٰوٰتِ	وَ	الْاَرْضِ	وَ
بہت رحمت والا	مہربان	بیشک	میں	آسمانوں کو پیدا کرنے	اور	زمین (کو)	اور

بڑی رحمت والا، مہربان ہے ○ بیشک آسمانوں اور زمین کی پیدائش اور

اللہ تعالیٰ کی قدرت اور وحدت کی نشانیاں غور و فکر کرنے والوں کیلئے

ع ۱۹

(1)... کفار کافر کی جمع ہے۔

(2)... مرتے وقت ایمان کی دولت سے محروم رہ جانا سب سے بڑی بدبختی ہے اور اس وقت ایمان کا سلامت رہ جانا بہت بڑی سعادت ہے، لہٰذا ہر مسلمان کو چاہئے کہ وہ اگرچہ کتنا ہی نیک و پارسا، عبادت گزار اور پرہیزگار کیوں نہ ہو اپنے برے خاتمے سے ڈرتا رہے۔

اخْتِلَافِ الَّيْلِ وَالنَّهَارِ وَالْفُلْكِ الَّتِیْ تَجْرِیْ

اخْتِلَافِ الَّيْلِ [1]	وَ	النَّهَارِ	وَ	الْفُلْكِ	الَّتِیْ	تَجْرِیْ
رات کی تبدیلی، بدلنے	اور	دن (کی تبدیلی میں)	اور	کشتی (میں)	جو	چلتی ہے

رات اور دن کی تبدیلی میں اور کشتی میں جو

فِی الْبَحْرِ بِمَا يَنْفَعُ النَّاسَ وَمَآ

فِی الْبَحْرِ	بِمَا	يَنْفَعُ	النَّاسَ	وَ	مَآ
دریا، سمندر میں	(اس سامان کے) ساتھ جو	فائدہ دیتا ہے	لوگوں (کو)	اور	(اس میں) جو

دریا میں لوگوں کے فائدے لے کر چلتی ہے اور اس پانی میں جو

اَنْزَلَ اللّٰهُ مِنَ السَّمَآءِ مِنْ مَّآءٍ فَاَحْيَا

اَنْزَلَ	اللّٰهُ	مِنَ	السَّمَآءِ	مِنْ	مَّآءٍ	فَاَحْيَا
نازل کیا، اتارا	اللہ (نے)	سے	آسمان	سے	پانی	پھر زندہ کی

اللہ نے آسمان سے اتارا پھر اس کے ساتھ

بِهِ الْاَرْضَ بَعْدَ مَوْتِهَا وَبَثَّ فِيْهَا

بِهِ	الْاَرْضَ	بَعْدَ مَوْتِهَا	وَ	بَثَّ	فِيْهَا
اس کے ساتھ	زمین	اس کی موت کے بعد	اور	اس نے پھیلائے	اس (زمین) میں

مردہ زمین کو زندگی بخشی اور زمین میں

مِنْ كُلِّ دَآبَّةٍ ۪ وَّتَصْرِيْفِ الرِّيٰحِ وَ

مِنْ	كُلِّ دَآبَّةٍ	وَّ	تَصْرِيْفِ الرِّيٰحِ	وَ
سے	ہر، تمام (قسم کے) جانور	اور	ہواؤں کو پھیرنے، ہواؤں کی گردش (میں)	اور

ہر قسم کے جانور پھیلائے اور ہواؤں کی گردش اور

(1)...اس آیت میں بیان کی گئی چیزوں میں ہر ایک پر جداگانہ غور و فکر کریں تو اللہ تعالیٰ کی قدرت کے ایسے حیرت انگیز کرشمے نظر آتے ہیں کہ عقل دنگ رہ جاتی ہے۔

مشرکین کی اپنے باطل معبودوں سے محبت کا حال

السَّحَابِ الْمُسَخَّرِ بَیْنَ السَّمَآءِ وَ الْاَرْضِ لَاٰیٰتٍ

السَّحَابِ	الْمُسَخَّرِ	بَیْنَ	السَّمَآءِ	وَ	الْاَرْضِ	لَاٰیٰتٍ
(اس) بادل (میں جو)	حکم کا پابند ہے	درمیان	آسمان	اور	زمین (کے)	ضرور نشانیاں (ہیں)

وہ بادل جو آسمان اور زمین کے درمیان حکم کے پابند ہیں ان سب میں یقیناً

لِّقَوْمٍ یَّعْقِلُوْنَ ﴿۱۶۴﴾ وَ مِنَ النَّاسِ مَنْ یَّتَّخِذُ

لِّقَوْمٍ	یَّعْقِلُوْنَ ﴿۱۶۴﴾ (1)	وَ	مِنَ	النَّاسِ	مَنْ	یَّتَّخِذُ
(اس) قوم کے لئے (جو)	عقل رکھتے ہیں	اور	سے	لوگوں	جو	بنالیتا ہے، اختیار کرلیتا ہے

عقلمندوں کے لئے نشانیاں ہیں ○ اور کچھ لوگ

مومنوں کی اللہ تعالیٰ سے محبت

مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ اَنْدَادًا یُّحِبُّوْنَهُمْ كَحُبِّ اللّٰهِ ؕ وَ

مِنْ	دُوْنِ اللّٰهِ	اَنْدَادًا	یُّحِبُّوْنَهُمْ	كَحُبِّ اللّٰهِ	وَ
سے	اللہ کے سوا	شریک	وہ محبت کرتے ہیں ان سے	اللہ کی محبت جیسی، جیسے اللہ کی محبت	اور

اللہ کے سوا اور معبود بنالیتے ہیں انہیں اللہ کی طرح محبوب رکھتے ہیں اور

مشرکوں کے لئے وعید

الَّذِیْنَ اٰمَنُوْۤا اَشَدُّ حُبًّا لِّلّٰهِ ؕ وَ لَوْ یَرَى

الَّذِیْنَ	اٰمَنُوْۤا	اَشَدُّ	حُبًّا	لِّلّٰهِ	وَ	لَوْ	یَرَى
وہ لوگ جو	ایمان لائے	سب سے زیادہ، بڑھ کر کرنے والے	محبت	اللہ سے	اور	اگر	دیکھتے

ایمان والے سب سے زیادہ اللہ سے محبت کرتے ہیں اور اگر

الَّذِیْنَ ظَلَمُوْۤا اِذْ یَرَوْنَ الْعَذَابَ ۙ اَنَّ الْقُوَّةَ

الَّذِیْنَ	ظَلَمُوْۤا	اِذْ	یَرَوْنَ	الْعَذَابَ	اَنَّ	الْقُوَّةَ
وہ لوگ جو (جنہوں نے)	ظلم کیا	جب	وہ دیکھیں گے	عذاب	کہ	طاقت

ظالم دیکھتے جب وہ عذاب کو آنکھوں سے دیکھیں گے کیونکہ تمام قوت

(1)... سائنسی علوم بھی معرفتِ الٰہی کا ذریعہ بنتے ہیں۔ جتنا سائنسی علم زیادہ ہوگا اتنی ہی اللہ تعالیٰ کی عظمت و قدرت کی پہچان زیادہ ہوگی، لہٰذا اگر کوئی دینِ اسلام کی خدمت اور اللہ تعالیٰ کی معرفت کی نیت سے سائنسی علوم سیکھتا ہے تو یہ بھی عظیم عبادت ہوگی نیز اللہ تعالیٰ نے جو کائنات میں غور و فکر کا حکم دیا ہے یہ اس حکم کی تعمیل بھی قرار پائے گی۔

لِلّٰهِ جَمِیْعًاۙ وَّ اَنَّ اللّٰهَ شَدِیْدُ الْعَذَابِ (۱۶۵)

لِلّٰهِ	جَمِیْعًا	وَّ	اَنَّ	اللّٰهَ	شَدِیْدُ الْعَذَابِ (۱۶۵)
اللہ کے لئے (ہے)	ساری، تمام کی تمام	اور	بیشک	اللہ	سخت عذاب دینے والا (ہے)

اللہ ہی کی ہے اور اللہ سخت عذاب دینے والا ہے ○

اِذْ تَبَرَّاَ الَّذِیْنَ اتُّبِعُوْا مِنَ الَّذِیْنَ

اِذْ	تَبَرَّاَ	الَّذِیْنَ	اتُّبِعُوْا	مِنَ	الَّذِیْنَ
جب	بیزار ہوں گے	وہ لوگ جو (جن کی)	پیروی کی گئی (پیشوا)	سے	وہ لوگ جو (جنہوں نے)

جب پیشوا اپنے پیروی کرنے والوں سے بیزار ہوں گے

اتَّبَعُوْا وَ رَاَوُا الْعَذَابَ وَ تَقَطَّعَتْ بِهِمُ

اتَّبَعُوْا	وَ	رَاَوُا	الْعَذَابَ	وَ	تَقَطَّعَتْ	بِهِمُ
پیروی کی	اور	وہ دیکھیں گے	عذاب	اور	کٹ جائیں گے	ان کے

اور عذاب دیکھیں گے اور ان کے سب رشتے ناتے کٹ

الْاَسْبَابُ (۱۶۶) وَ قَالَ الَّذِیْنَ اتَّبَعُوْا لَوْ اَنَّ

الْاَسْبَابُ (۱۶۶) (1)	وَ	قَالَ	الَّذِیْنَ	اتَّبَعُوْا	لَوْ (2)	اَنَّ
سب اسباب، تمام تعلقات	اور	کہیں گے	وہ لوگ جو (جنہوں نے)	پیروی کی	کاش	کہ

جائیں گے ○ اور پیروکار کہیں گے اگر

لَنَا كَرَّةً فَنَتَبَرَّاَ مِنْهُمْ كَمَا تَبَرَّءُوْا

لَنَا	كَرَّةً	فَنَتَبَرَّاَ	مِنْهُمْ	كَمَا	تَبَرَّءُوْا
ہمارے لئے	ایک بار لوٹنا (ہوتا دنیا میں)	تو ہم بیزار ہو جاتے	ان سے	جیسے	وہ بیزار ہوئے

ہمیں ایک مرتبہ لوٹ کر جانا مل جائے تو ہم ان پیشواؤں سے ایسے ہی بیزار ہو جاتے جیسے یہ ہم سے

قیامت میں گمراہوں کا اپنے پیشواؤں سے جھگڑا ہوگا

1 ۔۔۔ یاد رہے کہ قیامت کے دن کفار کے رشتے تو ٹوٹ جائیں گے لیکن اولیاء و متقین اور صالحین کے ساتھ مسلمانوں کا دوستی کا رشتہ باقی رہے گا۔

2 ۔۔۔ یاد رہے کہ ایمان اور اعمالِ صالحہ کی اصل حسرت تو کافر ہی کو ہوگی لیکن مسلمانوں کو بھی نیکیوں کی کمی اور گناہوں میں ملوث ہونے پر حسرت ہوگی۔

حلال اور پاکیزہ چیزیں کھانے کا حکم اور شیطان کے طریقوں پر چلنے سے ممانعت

شیطان کا کام برائی، بے حیائی اور اللہ تعالیٰ پر جھوٹ باندھنے کا حکم دینا

ع

مِنَّا ؕ كَذٰلِكَ يُرِيْهِمُ اللّٰهُ اَعْمَالَهُمْ حَسَرٰتٍ

حَسَرٰتٍ	اَعْمَالَهُمْ	اللّٰهُ	يُرِيْهِمُ	كَذٰلِكَ	مِنَّا
حسرتیں (شرمندگی کا باعث بنا کر)	ان کے اعمال	اللہ	دکھائے گا انہیں	اسی طرح	ہم سے

بیزار ہوئے ہیں۔ اللہ اسی طرح انہیں ان کے اعمال ان پر حسرت بنا کر دکھائے گا

عَلَيْهِمْ ؕ وَمَا هُمْ بِخٰرِجِيْنَ مِنَ النَّارِ ﴿١٦٧﴾ ع يٰۤاَيُّهَا النَّاسُ

النَّاسُ	يٰۤاَيُّهَا	النَّارِ ﴿١٦٧﴾	مِنَ	بِخٰرِجِيْنَ	هُمْ	مَا	وَ	عَلَيْهِمْ
لوگو	اے	آگ، جہنم	سے	نکلنے والے	وہ	نہیں	اور	ان پر

اور وہ دوزخ سے نکلنے والے نہیں ○ اے لوگو!

كُلُوْا مِمَّا فِى الْاَرْضِ حَلٰلًا طَيِّبًا ۖ وَّلَا تَتَّبِعُوْا

لَا تَتَّبِعُوْا	وَّ	طَيِّبًا (2)	حَلٰلًا (1)	فِى الْاَرْضِ	مِمَّا	كُلُوْا
نہ پیروی کرو	اور	پاکیزہ	حلال	زمین میں (ہے)	(اس میں) سے جو	تم کھاؤ

جو کچھ زمین میں حلال پاکیزہ ہے اس میں سے کھاؤ اور

خُطُوٰتِ الشَّيْطٰنِ ؕ اِنَّهٗ لَكُمْ عَدُوٌّ مُّبِيْنٌ ﴿١٦٨﴾ اِنَّمَا

اِنَّمَا	مُّبِيْنٌ ﴿١٦٨﴾	عَدُوٌّ	لَكُمْ	اِنَّهٗ	خُطُوٰتِ الشَّيْطٰنِ
صرف	کھلا، ظاہر	دشمن	تمہارے لئے	بیشک وہ	شیطان کے قدموں (راستوں کی)

شیطان کے راستوں پر نہ چلو، بیشک وہ تمہارا کھلا دشمن ہے ○ وہ تمہیں صرف

يَاْمُرُكُمْ بِالسُّوْٓءِ وَالْفَحْشَآءِ وَاَنْ تَقُوْلُوْا عَلَى اللّٰهِ

عَلَى اللّٰهِ	تَقُوْلُوْا	اَنْ	وَ	الْفَحْشَآءِ	وَ	بِالسُّوْٓءِ	يَاْمُرُكُمْ
اللہ پر (کے بارے)	تم کہو	(اس کا) کہ	اور	بے حیائی (کا)	اور	برائی، گناہ	وہ حکم دے گا تمہیں

برائی اور بے حیائی کا حکم دے گا اور یہ (حکم دے گا) کہ تم اللہ کے بارے میں وہ کچھ کہو

(1)...... دینِ اسلام میں حلال کھانے اور حرام سے بچنے کی بہت زیادہ تاکید ہے، حرام روزی کما کر اور کھا کر کوئی شخص ہرگز متقی نہیں ہو سکتا۔ رشوت، سود، چوری، ڈکیتی، سال دبالینا سب اسی زمرے میں داخل ہیں۔ (2)...... حلال وطیب سے مراد وہ چیز ہے جو بذاتِ خود بھی حلال ہے جیسے بکرے کا گوشت، سبزی، دال وغیرہ اور ہمیں حاصل بھی جائز ذریعے سے ہو یعنی چوری، رشوت، ڈکیتی وغیرہ کے ذریعے نہ ہو۔

مَا لَا تَعْلَمُوْنَ ﴿۱۶۹﴾ وَ اِذَا قِيْلَ لَهُمُ اتَّبِعُوْا مَاۤ اَنْزَلَ

مَا	لَا تَعْلَمُوْنَ	وَ	اِذَا	قِيْلَ	لَهُمُ	اتَّبِعُوْا	مَاۤ	اَنْزَلَ
وہ جو	تم نہیں جانتے	اور	جب	کہا جائے	ان سے	پیروی کرو	(اس کی) جو	نازل کیا، اتارا

جو خود تمہیں معلوم نہیں ○ اور جب ان سے کہا جائے کہ اس کی پیروی کرو جو اللہ نے

اللّٰهُ قَالُوْا بَلْ نَتَّبِعُ مَاۤ اَلْفَيْنَا عَلَيْهِ

اللّٰهُ	قَالُوْا	بَلْ	نَتَّبِعُ	مَاۤ	اَلْفَيْنَا	عَلَيْهِ
اللہ (نے)	کہتے ہیں	(نہیں) بلکہ	ہم پیروی کریں گے	(اس کی) جو	ہم نے پایا	اس پر

نازل کیا ہے تو کہتے ہیں: بلکہ ہم تو اس کی پیروی کریں گے جس پر ہم نے

اٰبَآءَنَا ؕ اَوَلَوْ كَانَ اٰبَآؤُهُمْ لَا يَعْقِلُوْنَ شَيْـًٔا وَّ

اٰبَآءَنَا	اَوَلَوْ	كَانَ	اٰبَآؤُهُمْ	لَا يَعْقِلُوْنَ	شَيْـًٔا	وَّ
ہمارے باپ دادا	کیا اگرچہ	ہوں	ان کے باپ دادا	عقل نہ رکھتے، نہ سمجھتے ہوں	کچھ	اور

اپنے باپ دادا کو پایا ہے۔ کیا اگرچہ ان کے باپ دادا نہ کچھ عقل رکھتے ہوں

لَا يَهْتَدُوْنَ ﴿۱۷۰﴾ وَ مَثَلُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا كَمَثَلِ

لَا يَهْتَدُوْنَ ﴿۱۷۰﴾ [1]	وَ	مَثَلُ	الَّذِيْنَ	كَفَرُوْا	كَمَثَلِ
نہ ہدایت پاتے ہوں	اور	مثال	ان لوگوں کی جو (جنہوں نے)	کفر کیا	(اس شخص کی) مثال جیسی (ہے)

نہ وہ ہدایت یافتہ ہوں؟ ○ اور کافروں کی مثال اس شخص کی طرح ہے

الَّذِيْ يَنْعِقُ بِمَا لَا يَسْمَعُ اِلَّا دُعَآءً وَّ نِدَآءً ؕ صُمٌّۢ بُكْمٌ

الَّذِيْ	يَنْعِقُ	بِمَا	لَا يَسْمَعُ	اِلَّا	دُعَآءً	وَّ	نِدَآءً	صُمٌّۢ	بُكْمٌ
جو	چلا کر پکارتا ہے	ساتھ جو (اسے جو)	نہیں سنتا	مگر	بلانا	اور	پکارنا	بہرے	گونگے

جو کسی ایسے کو پکارے جو خالی چیخ و پکار کے سوا کچھ نہیں سنتا۔ (یہ کفار) بہرے، گونگے،

مشرکوں کا اپنے آباؤ اجداد کی اندھی تقلید کرنا اور اس کی مذمت

حق قبول نہ کرنے والوں کی حالت کی مثال

[1] شریعت کے مقابلہ میں باپ دادا کی پیروی کرنا حرام ہے۔ یونہی گناہ کے کاموں میں باپ دادا کی پیروی ناجائز ہے کہ بحکمِ حدیث اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کے کام میں کسی کی اطاعت نہیں کی جاسکتی۔ ہمارے ہاں شادی مرگ اور دیگر کئی مواقع پر شریعت پر چلنے کا کہا جائے تو لوگ آگے سے یہی باپ دادا، خاندان اور برادری کے رسم و رواج کا عذر پیش کرتے ہیں، یہ عذر نہایت غلط ہے۔

حلال رزق کھانے اور اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرنے کا حکم

عُمْیٌ فَهُمْ لَا یَعْقِلُوْنَ ﴿۱۷۱﴾ یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا كُلُوْا مِنْ

عُمْیٌ (1)	فَهُمْ	لَا یَعْقِلُوْنَ ﴿۱۷۱﴾	یٰۤاَیُّهَا	الَّذِیْنَ	اٰمَنُوْا	كُلُوْا	مِنْ
اندھے (ہیں)	پس وہ	سمجھ نہیں رکھتے	اے	وہ لوگ جو	ایمان لائے	تم کھاؤ	سے

اندھے ہیں تو یہ سمجھتے نہیں ○ اے ایمان والو! ہماری دی ہوئی

طَیِّبٰتِ مَا رَزَقْنٰكُمْ وَ اشْكُرُوْا لِلّٰهِ اِنْ كُنْتُمْ اِیَّاهُ

طَیِّبٰتِ	مَا	رَزَقْنٰكُمْ	وَ	اشْكُرُوْا	لِلّٰهِ	اِنْ	كُنْتُمْ	اِیَّاهُ
پاکیزہ چیزیں	جو	ہم نے دیں تمہیں	اور	شکر ادا کرو	اللہ کا	اگر	تم ہو	اس کی (اسی کی)

ستھری چیزیں کھاؤ اور اللہ کا شکر ادا کرو اگر تم اسی کی

کھانے کی حرام چیزوں کا بیان اور شرعی مجبوری کے وقت انہیں کھانے کی رخصت کا بیان

تَعْبُدُوْنَ ﴿۱۷۲﴾ اِنَّمَا حَرَّمَ عَلَیْكُمُ الْمَیْتَةَ وَ الدَّمَ وَ لَحْمَ الْخِنْزِیْرِ

تَعْبُدُوْنَ ﴿۱۷۲﴾	اِنَّمَا	حَرَّمَ	عَلَیْكُمُ	الْمَیْتَةَ	وَ	الدَّمَ	وَ	لَحْمَ الْخِنْزِیْرِ
عبادت کرتے	صرف	اس نے حرام کیا	تم پر	مردار	اور	خون	اور	خنزیر کا گوشت

عبادت کرتے ہو ○ اس نے تم پر صرف مردار اور خون اور سور کا گوشت

وَ مَاۤ اُهِلَّ بِهٖ لِغَیْرِ اللّٰهِ ۚ فَمَنِ اضْطُرَّ

وَ	مَاۤ	اُهِلَّ	بِهٖ	لِغَیْرِ اللّٰهِ (2)	فَمَنِ	اضْطُرَّ
اور	وہ جو	(ذبح کے وقت) پکارا جائے	اس پر	اللہ کے غیر (کا نام)	پس جو	مجبور ہو جائے

اور وہ جانور حرام کئے ہیں جس کے ذبح کے وقت غیرُ اللہ کا نام بلند کیا گیا تو جو مجبور ہو جائے

غَیْرَ بَاغٍ وَّ لَا عَادٍ فَلَاۤ اِثْمَ عَلَیْهِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ

غَیْرَ بَاغٍ	وَّ	لَا	عَادٍ	فَلَاۤ	اِثْمَ	عَلَیْهِ	اِنَّ	اللّٰهَ
نہ خواہش رکھنے والا	اور	نہ	حد سے بڑھنے والا (ہو)	تو نہیں	گناہ	اس پر	بیشک	اللہ

حالانکہ وہ نہ خواہش رکھنے والا ہو اور نہ ضرورت سے آگے بڑھنے والا ہو تو اس پر کوئی گناہ نہیں، بیشک اللہ

(1) ...کان، زبان اور آنکھ کا پورا فائدہ یہ ہے کہ ان سے حق سنا، بولا اور دیکھا جائے اور کفار چونکہ اپنے ان اعضاء سے یہ فائدہ نہیں اٹھاتے اس اعتبار سے یہ بہرے گونگے اور اندھے ہیں۔

(2) ...غیرُ اللہ کے نام پر ذبح کرنے سے مراد یہ ہے کہ ذبح کے وقت چھری پھیرتے ہوئے اللہ تعالیٰ کے علاوہ کسی اور کے نام پر ذبح کیا جائے، ایسا جانور حرام و مردار ہے۔ زندگی میں کسی کی طرف منسوب کر دینے سے اس آیت کا تعلق نہیں ہے۔ مزید تفصیل تفسیر صراط الجنان، ج1، ص274 پر ملاحظہ فرمائیں۔

دین کی باتیں چھپانے والے لوگوں کا انجام

غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ﴿١٧٣﴾ اِنَّ الَّذِيْنَ يَكْتُمُوْنَ مَاۤ اَنْزَلَ اللّٰهُ مِنَ

غَفُوْرٌ	رَّحِيْمٌ ﴿١٧٣﴾	اِنَّ	الَّذِيْنَ	يَكْتُمُوْنَ (1)	مَاۤ	اَنْزَلَ	اللّٰهُ	مِنَ
بخشنے والا	مہربان	بیشک	وہ لوگ جو	چھپاتے ہیں	وہ جو	نازل کیا، اتارا	اللہ (نے)	سے

بخشنے والا مہربان ہے ○ بیشک وہ لوگ جو اللہ کی نازل کی ہوئی کتاب کو چھپاتے ہیں

الْكِتٰبِ وَ يَشْتَرُوْنَ بِهٖ ثَمَنًا قَلِيْلًا ۙ اُولٰٓئِكَ

الْكِتٰبِ	وَ	يَشْتَرُوْنَ	بِهٖ	ثَمَنًا	قَلِيْلًا	اُولٰٓئِكَ
کتاب	اور	وہ خریدتے ہیں، لیتے ہیں	اس کے بدلے	قیمت	تھوڑی	یہ لوگ

اور اس کے بدلے ذلیل قیمت لیتے ہیں وہ

مَا يَاْكُلُوْنَ فِيْ بُطُوْنِهِمْ اِلَّا النَّارَ وَ لَا يُكَلِّمُهُمُ اللّٰهُ

مَا يَاْكُلُوْنَ	فِيْ	بُطُوْنِهِمْ	اِلَّا	النَّارَ	وَ	لَا يُكَلِّمُهُمُ (2)	اللّٰهُ
نہیں کھاتے (نہیں بھرتے)	میں	اپنے پیٹوں	مگر	آگ	اور	کلام نہ فرمائے گا ان سے	اللہ

اپنے پیٹ میں آگ ہی بھرتے ہیں اور اللہ قیامت کے دن ان سے نہ کلام

يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَ لَا يُزَكِّيْهِمْ ۚۖ وَ لَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ﴿١٧٤﴾ اُولٰٓئِكَ

يَوْمَ الْقِيٰمَةِ	وَ	لَا يُزَكِّيْهِمْ	وَ	لَهُمْ	عَذَابٌ	اَلِيْمٌ ﴿١٧٤﴾	اُولٰٓئِكَ
قیامت کے دن	اور	پاک نہ فرمائے گا انہیں	اور	ان کے لئے	عذاب	دردناک	یہ

فرمائے گا اور نہ انہیں پاک کرے گا اور ان کے لئے دردناک عذاب ہے ○ یہی وہ لوگ ہیں

الَّذِيْنَ اشْتَرَوُا الضَّلٰلَةَ بِالْهُدٰى وَ الْعَذَابَ

الَّذِيْنَ	اشْتَرَوُا	الضَّلٰلَةَ	بِالْهُدٰى	وَ	الْعَذَابَ
وہ لوگ جو (جنہوں نے)	خرید لی	گمراہی	ہدایت کے بدلے	اور	(خرید لیا) عذاب

جنہوں نے ہدایت کے بدلے گمراہی اور بخشش کے بدلے عذاب خرید لیا

(1)... یاد رہے کہ چھپانا یہ بھی ہے کہ کتاب کے مضمون پر کسی کو مطلع نہ ہونے دیا جائے، نہ وہ کسی کو پڑھ کر سنایا جائے اور نہ دکھایا جائے اور یہ بھی چھپانا ہے کہ غلط تاویلیں کر کے معنی بدلنے کی کوشش کی جائے اور کتاب کے اصل معنی پر پردہ ڈالا جائے۔ یہودی یہ سب کام کرتے تھے اور آج بھی بہت سے لوگ یہی کرتے ہیں۔

(2)... یہاں کلام نہ فرمانے سے مراد یہ ہے کہ رحمت کے ساتھ کلام نہیں فرمائے گا۔

بِالْمَغْفِرَةِ ۚ فَمَاۤ اَصْبَرَهُمْ عَلَى النَّارِ ﴿۱۷۵﴾ ذٰلِكَ بِاَنَّ اللّٰهَ

بِالْمَغْفِرَةِ	فَمَاۤ (1)	اَصْبَرَهُمْ	عَلَى النَّارِ ﴿۱۷۵﴾	ذٰلِكَ	بِاَنَّ	اللّٰهَ
بخشش کے بدلے	تو کتنا (ہے)	ان کا صبر	آگ پر	یہ (سزا)	(اس) وجہ سے کہ	اللہ (نے)

تو یہ کتنا آگ کو برداشت کرنے والے ہیں ○ یہ (سزا) اس لئے ہے کہ اللہ نے

نَزَّلَ الْكِتٰبَ بِالْحَقِّ ؕ وَ اِنَّ الَّذِیْنَ اخْتَلَفُوْا

نَزَّلَ	الْكِتٰبَ	بِالْحَقِّ	وَ	اِنَّ	الَّذِیْنَ	اخْتَلَفُوْا
نازل کی، اتاری	کتاب	حق کے ساتھ	اور	بیشک	وہ لوگ جو (جنہوں نے)	اختلاف کیا

حق کے ساتھ کتاب نازل فرمائی اور بے شک کتاب میں اختلاف

فِی الْكِتٰبِ لَفِیْ شِقَاقٍۭ بَعِیْدٍ ﴿۱۷۶﴾ ۧ لَیْسَ الْبِرَّ اَنْ تُوَلُّوْا

فِی الْكِتٰبِ (2)	لَفِیْ	شِقَاقٍ	بَعِیْدٍ ﴿۱۷۶﴾	لَیْسَ	الْبِرَّ	اَنْ	تُوَلُّوْا
کتاب میں	ضرور میں	مخالفت، ضد	دور (کی)	نہیں	(اصل) نیکی	(یہ) کہ	تم پھیرلو

کرنے والے دور کی مخالفت وضد میں ہیں ○ اصل نیکی یہ نہیں کہ تم

وُجُوْهَكُمْ قِبَلَ الْمَشْرِقِ وَ الْمَغْرِبِ وَ لٰكِنَّ الْبِرَّ مَنْ

وُجُوْهَكُمْ	قِبَلَ الْمَشْرِقِ	وَ	الْمَغْرِبِ	وَ	لٰكِنَّ	الْبِرَّ	مَنْ
اپنے چہرے	مشرق کی طرف	اور	مغرب (کی)	اور	لیکن	نیکی (اصلی نیک)	وہ ہے جو

اپنے منہ مشرق یا مغرب کی طرف کرلو بلکہ اصلی نیک وہ ہے جو

اٰمَنَ بِاللّٰهِ وَ الْیَوْمِ الْاٰخِرِ وَ الْمَلٰٓىٕكَةِ وَ الْكِتٰبِ وَ

اٰمَنَ	بِاللّٰهِ	وَ	الْیَوْمِ	الْاٰخِرِ	وَ	الْمَلٰٓىٕكَةِ	وَ	الْكِتٰبِ	وَ
ایمان لائے	اللہ پر	اور	دن، روز	آخرت	اور	فرشتوں	اور	کتاب	اور

اللہ اور قیامت اور فرشتوں اور کتاب اور پیغمبروں پر ایمان لائے

نیکیوں کی تفصیل جیسے ایمان لانا، رشتہ داروں اور یتیموں کی مدد کرنا، نماز قائم کرنا اور زکوٰۃ دینا وغیرہا

(1) یہاں لفظ "مَا" لوگوں کے محاورے کے اعتبار سے تعجب کے معنی میں ہے اور یہ استفہامیہ بھی ہو سکتا ہے۔

(2) کتاب سے مراد قرآن شریف ہے یا توراۃ شریف، پہلی صورت میں اختلاف سے مراد ہوگا "نہ ماننا" اور دوسری صورت میں اس سے مراد ہوگا "صحیح طور پر نہ ماننا" کیونکہ یہودی قرآن کو تو بالکل نہ مانتے تھے اور توراۃ کو ماننے کے دعویدار تھے، مگر صحیح طور پر نہ مانتے تھے۔

النَّبِيّٖنَ ۚ وَ اٰتَى الْمَالَ عَلٰى حُبِّهٖ ذَوِي الْقُرْبٰى وَ

النَّبِيّٖنَ	وَ	اٰتَى	الْمَالَ	عَلٰى حُبِّهٖ	ذَوِي الْقُرْبٰى	وَ
انبیاء (پر)	اور	وہ دے	مال	اس کی محبت پر (میں)	قرابت والوں، رشتہ داروں	اور

اور اللہ کی محبت میں عزیز مال رشتہ داروں اور

الْيَتٰمٰى وَ الْمَسٰكِيْنَ وَ ابْنَ السَّبِيْلِ ۙ وَ السَّآئِلِيْنَ وَ فِي

الْيَتٰمٰى	وَ	الْمَسٰكِيْنَ	وَ	ابْنَ السَّبِيْلِ (1)	وَ	السَّآئِلِيْنَ	وَ	فِي
یتیموں	اور	مسکینوں	اور	مسافر	اور	مانگنے والوں (کو)	اور	میں

یتیموں اور مسکینوں اور مسافروں اور سائلوں کو اور (غلام لونڈیوں کی)

الرِّقَابِ ۚ وَ اَقَامَ الصَّلٰوةَ وَ اٰتَى الزَّكٰوةَ ۚ وَ

الرِّقَابِ	وَ	اَقَامَ	الصَّلٰوةَ	وَ	اٰتَى	الزَّكٰوةَ	وَ
گردنیں (چھڑانے، غلام آزاد کرانے)	اور	قائم کرے	نماز	اور	ادا کرے	زکوٰۃ	اور

گردنیں آزاد کرانے میں خرچ کرے اور نماز قائم رکھے اور زکوٰۃ دے اور

الْمُوْفُوْنَ بِعَهْدِهِمْ اِذَا عٰهَدُوْا ۚ وَ الصّٰبِرِيْنَ فِي الْبَاْسَآءِ

الْمُوْفُوْنَ	بِعَهْدِهِمْ	اِذَا	عٰهَدُوْا	وَ	الصّٰبِرِيْنَ	فِي	الْبَاْسَآءِ
پورا کرنے والے	اپنے عہد کو	جب	وہ عہد کریں	اور	صبر کرنے والے	میں	تنگدستی، مصیبت

وہ لوگ جو عہد کر کے اپنا عہد پورا کرنے والے ہیں اور مصیبت اور

وَ الضَّرَّآءِ وَ حِيْنَ الْبَاْسِ ؕ اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ صَدَقُوْا ؕ وَ

وَ	الضَّرَّآءِ	وَ	حِيْنَ الْبَاْسِ	اُولٰٓئِكَ	الَّذِيْنَ	صَدَقُوْا (2)	وَ
اور	سختی، بیماری	اور	سختی کے وقت، جہاد کے وقت	یہ لوگ	وہ ہیں جو	سچے ہیں	اور

سختی میں اور جہاد کے وقت صبر کرنے والے ہیں یہی لوگ سچے ہیں اور

(1)..... ابْنَ السَّبِيْلِ لفظ کا لفظی ترجمہ ہے راستے کا بیٹا اور اس سے مراد مسافر ہوتا ہے۔

(2)..... یعنی صحیح عقائد رکھنے والے اور نمازی، زکوٰۃ و صدقات دینے والے، صبر کے عادی، وعدے کے پابند اور نیک اعمال کرنے والے ہی اپنے دعویٰ ایمان میں کامل طور پر سچے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہمیں ایسا ہی بنائے۔

قصاص کی فرضیت اور دیت کے چند احکام

أُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُتَّقُوْنَ ﴿۱۷۷﴾ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا كُتِبَ

أُولٰٓئِكَ	هُمُ	الْمُتَّقُوْنَ ﴿۱۷۷﴾	يٰٓاَيُّهَا	الَّذِيْنَ	اٰمَنُوْا	كُتِبَ
یہ لوگ	وہ	ڈرنے والے، پرہیزگار	اے	وہ لوگ جو	ایمان لائے	لکھ دیا گیا، فرض کردیا گیا

یہی پرہیزگار ہیں ○ اے ایمان والو! تم پر

عَلَيْكُمُ الْقِصَاصُ فِي الْقَتْلٰى ؕ اَلْحُرُّ بِالْحُرِّ وَالْعَبْدُ

عَلَيْكُمُ	الْقِصَاصُ	فِي	الْقَتْلٰى (1)	اَلْحُرُّ	بِالْحُرِّ	وَ	الْعَبْدُ
تم پر	قصاص، بدلہ لینا	میں	مقتولوں (کے بارے میں)	آزاد	آزاد کے بدلے	اور	غلام

مقتولوں کے خون کا بدلہ لینا فرض کردیا گیا، آزاد کے بدلے آزاد اور غلام

بِالْعَبْدِ وَالْاُنْثٰى بِالْاُنْثٰى ؕ فَمَنْ عُفِيَ لَهٗ

بِالْعَبْدِ	وَ	الْاُنْثٰى	بِالْاُنْثٰى	فَمَنْ	عُفِيَ	لَهٗ
غلام کے بدلے	اور	عورت	عورت کے بدلے	تو جو	معاف کردیا جائے	اس کے لئے

کے بدلے غلام اور عورت کے بدلے عورت، تو جس کے لئے

مِنْ اَخِيْهِ شَيْءٌ فَاتِّبَاعٌ بِالْمَعْرُوْفِ وَاَدَآءٌ

مِنْ	اَخِيْهِ	شَيْءٌ	فَاتِّبَاعٌ	بِالْمَعْرُوْفِ (2)	وَ	اَدَآءٌ
کی طرف سے	اس کے بھائی	کچھ	پس پیروی کرنا (مطالبہ کرنا)	بھلائی کے ساتھ	اور	ادا کرنا

اس کے بھائی کی طرف سے کچھ معافی دیدی جائے تو اچھے طریقے سے مطالبہ ہو اور

اِلَيْهِ بِاِحْسَانٍ ؕ ذٰلِكَ تَخْفِيْفٌ مِّنْ رَّبِّكُمْ

اِلَيْهِ	بِاِحْسَانٍ	ذٰلِكَ	تَخْفِيْفٌ	مِّنْ	رَّبِّكُمْ
اس کی طرف	احسان (ماننے) کے ساتھ	یہ	تخفیف، آسانی (ہے)	کی طرف سے	تمہارے رب

وارث کو اچھے طریقے سے ادائیگی ہو۔ یہ تمہارے رب کی طرف سے آسانی

(1) ... قَتْلٰى قتیل کی جمع ہے۔

(2) ... مقتول کے وارث مال کے بدلے معاف کرنے پر راضی ہوں تو انہیں مطالبہ کرنے میں اور دوسری طرف قاتل کو خون بہا ادا کرنے میں اچھا طریقہ اختیار کرنے کا حکم دیا گیا ہے۔

وَ رَحْمَةٌ ؕ فَمَنِ اعْتَدٰى بَعْدَ ذٰلِكَ فَلَهٗ عَذَابٌ اَلِیْمٌ ﴿۱۷۸﴾

وَ	رَحْمَةٌ	فَمَنِ	اعْتَدٰى	بَعْدَ	ذٰلِكَ	فَلَهٗ	عَذَابٌ	اَلِیْمٌ ﴿۱۷۸﴾
اور	رحمت	تو جو	زیادتی کرے	بعد	اس کے	تو اس کے لئے	عذاب (ہے)	دردناک

اور رحمت ہے۔ تو اس کے بعد جو زیادتی کرے اس کے لئے دردناک عذاب ہے ○

وَلَكُمْ فِی الْقِصَاصِ حَیٰوةٌ یّٰۤاُولِی الْاَلْبَابِ لَعَلَّكُمْ

وَ	لَكُمْ	فِی	الْقِصَاصِ	حَیٰوةٌ (1)	یّٰۤاُولِی الْاَلْبَابِ	لَعَلَّكُمْ
اور	تمہارے لئے	میں	قصاص، بدلہ لینے	زندگی (ہے)	اے عقل والو	تاکہ تم

اور اے عقل مندو! خون کا بدلہ لینے میں تمہاری زندگی ہے تاکہ

تَتَّقُوْنَ ﴿۱۷۹﴾ كُتِبَ عَلَیْكُمْ اِذَا حَضَرَ اَحَدَكُمُ

تَتَّقُوْنَ ﴿۱۷۹﴾	كُتِبَ (2)	عَلَیْكُمْ	اِذَا	حَضَرَ	اَحَدَكُمُ
بچ جاؤ	لکھ دیا گیا، فرض کیا گیا	تم پر	جب	قریب آئے	تم میں سے کسی ایک (کے)

تم بچو ○ تم پر فرض کیا گیا ہے کہ جب تم میں سے کسی کو

الْمَوْتُ اِنْ تَرَكَ خَیْرَاۨ ۚۖ الْوَصِیَّةُ لِلْوَالِدَیْنِ وَ

الْمَوْتُ	اِنْ	تَرَكَ	خَیْرَاۨ	الْوَصِیَّةُ	لِلْوَالِدَیْنِ	وَ
موت	اگر	وہ چھوڑے	بھلائی (کچھ مال)	وصیت کرنا	ماں باپ کے لئے	اور

موت آئے (تو) اگر وہ کچھ مال چھوڑے تو اپنے ماں باپ اور قریب کے

الْاَقْرَبِیْنَ بِالْمَعْرُوْفِ ۚ حَقًّا عَلَى الْمُتَّقِیْنَ ﴿۱۸۰﴾ؕ

الْاَقْرَبِیْنَ	بِالْمَعْرُوْفِ	حَقًّا	عَلَى	الْمُتَّقِیْنَ ﴿۱۸۰﴾
قریبی رشتہ داروں (کے لئے)	بھلائی کے ساتھ	حق (فرض ہے)	پر	ڈرنے والوں، پرہیزگاروں

رشتہ داروں کے لئے اچھے طریقے سے وصیت کر جائے۔ یہ پرہیزگاروں پر واجب ہے ○

قصاص کی حکمت اور اس کا حکم

وصیت کا حکم اور اس سے متعلق احکام

(1) ...قصاص میں زندگی یوں ہے کہ قصاص میں قتل ہونے کے ڈر سے آدمی دوسرے کو قتل کرنے سے رکے گا نیز اگر قاتل کو یہ سزا دی جائے تو دوسرے لوگوں کو بھی بھرپور عبرت ملے گی اور یہ چیز لوگوں کی زندگیوں کے تحفظ کا ذریعہ بنے گی۔ (2) ...احکام میراث کے نزول سے پہلے مرنے والے پر اپنے مال کے بارے میں وصیت کرنا واجب تھا کیونکہ اس وقت صرف وصیت کے مطابق مال تقسیم ہوتا تھا اور جب میراث کے احکام آگئے تو وصیت کا حکم وجوب منسوخ ہو گیا، البتہ جواز اب بھی باقی ہے۔

فَمَنْۢ بَدَّلَهٗ بَعْدَ مَا سَمِعَهٗ فَاِنَّمَاۤ اِثْمُهٗ

فَمَنْۢ	بَدَّلَهٗ (1)	بَعْدَ	مَا	سَمِعَهٗ	فَاِنَّمَاۤ	اِثْمُهٗ
پھر جو	بدل دے اس (وصیت) کو	بعد	(اس کے) جو	اس نے سنا اسے	تو صرف	اس کا گناہ

پھر جو وصیت کو سننے کے بعد اسے تبدیل کردے تو اس کا گناہ

عَلَى الَّذِيْنَ يُبَدِّلُوْنَهٗ ؕ اِنَّ اللّٰهَ سَمِيْعٌ عَلِيْمٌ ؕ (۱۸۱)

عَلَى	الَّذِيْنَ	يُبَدِّلُوْنَهٗ	اِنَّ	اللّٰهَ	سَمِيْعٌ	عَلِيْمٌ (۱۸۱)
پر، اوپر	ان لوگوں کے جو	تبدیل کرتے ہیں اسے	بیشک	اللہ	سننے والا	جاننے والا (ہے)

ان بدلنے والوں پر ہی ہے، بیشک اللہ سننے والا جاننے والا ہے ○

فَمَنْ خَافَ مِنْ مُّوْصٍ جَنَفًا اَوْ اِثْمًا

فَمَنْ	خَافَ (2)	مِنْ	مُّوْصٍ	جَنَفًا	اَوْ	اِثْمًا
تو جسے	خوف، اندیشہ ہو	کی طرف سے	وصیت کرنے والے	جانبداری، ناانصافی	یا	گناہ (کا)

پھر جس کو وصیت کرنے والے کی طرف سے جانبداری یا گناہ کا اندیشہ ہو

فَاَصْلَحَ بَيْنَهُمْ فَلَاۤ اِثْمَ عَلَيْهِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ

فَاَصْلَحَ	بَيْنَهُمْ	فَلَاۤ	اِثْمَ	عَلَيْهِ	اِنَّ	اللّٰهَ	غَفُوْرٌ
پھر اس نے صلح کرادی	ان کے درمیان	تو نہیں	گناہ	اس پر	بیشک	اللہ	بخشنے والا

تو وہ ان کے درمیان صلح کرادے تو اس پر کچھ گناہ نہیں۔ بیشک اللہ بخشنے والا

رَّحِيْمٌ (۱۸۲) ع يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا كُتِبَ عَلَيْكُمُ الصِّيَامُ

روزوں کی فرضیت اور مریض و مسافر کے لئے رخصت کا بیان

ع ۲۲ ۶

رَّحِيْمٌ (۱۸۲)	يٰۤاَيُّهَا	الَّذِيْنَ	اٰمَنُوْا	كُتِبَ (3)	عَلَيْكُمُ	الصِّيَامُ
مہربان	اے	وہ لوگ جو	ایمان لائے	لکھ دیا گیا، فرض کیا گیا	تم پر	روزے رکھنا

مہربان ہے ○ اے ایمان والو! تم پر روزے فرض کیے گئے

(1) ...وصیت کرنے کے بعد زندگی میں وصیت کرنے والے کو وصیت تبدیل کرنے کا اختیار ہوتا ہے لیکن فوت ہونے کے بعد کسی دوسرے شخص کو وصیت میں تبدیلی کی شرعاً اجازت نہیں۔

(2) ...اگر کسی عالم، حاکم، وصی یا رشتے دار وغیرہ کو معلوم ہو کہ مرنے والا وصیت میں کسی پر زیادتی کر رہا ہے، یا شرعی احکام کی پابندی نہیں کر رہا اور یہ مرنے والے کو سمجھا کر وصیت درست کرا دے تو یہ شخص گنہگار نہیں بلکہ اپنے نیک عمل کی وجہ سے ثواب کا مستحق ہوگا۔ (3) ...اس آیت میں روزوں کی فرضیت کا بیان ہے۔ شریعت میں روزہ یہ ہے کہ صبح صادق =

كَمَا كُتِبَ عَلَى الَّذِیْنَ مِنْ قَبْلِكُمْ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُوْنَ ﴿۱۸۳﴾

كَمَا	كُتِبَ	عَلَى	الَّذِیْنَ	مِنْ	قَبْلِكُمْ	لَعَلَّكُمْ	تَتَّقُوْنَ ﴿۱۸۳﴾
جیسے	لکھا گیا، فرض کیا گیا	پر، اوپر	ان لوگوں کے جو	سے	تم سے پہلے	تاکہ تم	پرہیزگار بن جاؤ

جیسے تم سے پہلے لوگوں پر فرض کیے گئے تھے تاکہ تم پرہیزگار بن جاؤ ○

اَیَّامًا مَّعْدُوْدٰتٍ ؕ فَمَنْ كَانَ مِنْكُمْ مَّرِیْضًا اَوْ عَلٰى سَفَرٍ

اَیَّامًا	مَّعْدُوْدٰتٍ	فَمَنْ	كَانَ	مِنْكُمْ	مَّرِیْضًا	اَوْ	عَلٰى سَفَرٍ (1)
دن	گنے ہوئے	تو جو	ہو	تم میں سے	مریض، بیمار	یا	سفر پر (ہو)

گنتی کے چند دن ہیں تو تم میں جو کوئی بیمار ہو یا سفر میں ہو

فَعِدَّةٌ مِّنْ اَیَّامٍ اُخَرَ ؕ وَ عَلَى الَّذِیْنَ

فَعِدَّةٌ	مِّنْ	اَیَّامٍ	اُخَرَ	وَ	عَلَى	الَّذِیْنَ
تو گنے ہوئے (دن روزے رکھے)	سے	دنوں	دوسرے	اور	پر	ان لوگوں کے جو

تو اتنے روزے اور دنوں میں رکھے اور جنہیں

یُطِیْقُوْنَهٗ فِدْیَةٌ طَعَامُ مِسْكِیْنٍ ؕ فَمَنْ

یُطِیْقُوْنَهٗ	فِدْیَةٌ	طَعَامُ مِسْكِیْنٍ	فَمَنْ
طاقت نہیں رکھتے اس (روزے) کی	فدیہ دینا، بدلہ دینا (ہے)	مسکین کا کھانا	پھر جو

اس کی طاقت نہ ہو اُن پر ایک مسکین کا کھانا فدیہ ہے پھر جو

تَطَوَّعَ خَیْرًا فَهُوَ خَیْرٌ لَّهٗ ؕ وَ اَنْ تَصُوْمُوْا

تَطَوَّعَ	خَیْرًا	فَهُوَ	خَیْرٌ	لَّهٗ	وَ	اَنْ	تَصُوْمُوْا
اپنی طرف سے کرے	نیکی، بھلائی	تو وہ	بہتر (ہے)	اس کے لئے	اور	یہ کہ	تم روزہ رکھو

اپنی طرف سے نیکی زیادہ کرے تو وہ اس کے لئے بہتر ہے اور اگر

= سے لے کر غروبِ آفتاب تک روزے کی نیت سے کھانے پینے اور ہم بستری سے بچا جائے۔

(1)...... مریض کو فی الحال روزہ نہ رکھنے کی رخصت اس صورت میں ہے کہ جب اسے روزہ رکھنے سے مرض کی زیادتی، یا ہلاک ہونے کا اندیشہ ہو اور مسافر کو رخصت اس صورت میں ہے جب وہ 92 کلو میٹر یا اس سے زائد مسافت کے سفر پر ہو۔

ماہِ رمضان کی فضیلت، روزوں کی فرضیت اور مریض ومسافر سے متعلق احکام

خَيْرٌ لَّكُمْ اِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ﴿۱۸۴﴾ شَهْرُ رَمَضَانَ الَّذِيْٓ

خَيْرٌ	لَّكُمْ	اِنْ	كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ﴿۱۸۴﴾	شَهْرُ رَمَضَانَ (1)	الَّذِيْٓ
بہتر (ہے)	تمہارے لئے	اگر	تم جانتے ہو	رمضان کا مہینہ	وہ جو

تم جانو تو روزہ رکھنا تمہارے لئے زیادہ بہتر ہے ○ رمضان کا مہینہ ہے جس

اُنْزِلَ فِيْهِ الْقُرْاٰنُ هُدًى لِّلنَّاسِ وَبَيِّنٰتٍ

اُنْزِلَ	فِيْهِ	الْقُرْاٰنُ	هُدًى	لِّلنَّاسِ	وَ	بَيِّنٰتٍ
نازل کیا گیا، اتارا گیا	اس میں	قرآن	ہدایت (ہے)	لوگوں کے لئے	اور	واضح دلائل

میں قرآن نازل کیا گیا جو لوگوں کے لئے ہدایت اور رہنمائی

مِّنَ الْهُدٰى وَالْفُرْقَانِ ۚ فَمَنْ شَهِدَ مِنْكُمُ

مِّنَ الْهُدٰى	وَ	الْفُرْقَانِ	فَمَنْ	شَهِدَ	مِنْكُمُ
ہدایت سے	اور	حق وباطل میں فرق کرنے والا	تو جو	پائے	تم میں سے

ہے اور فیصلے کی روشن باتوں (پر مشتمل ہے۔) تو تم میں جو کوئی

الشَّهْرَ فَلْيَصُمْهُ ۗ وَمَنْ كَانَ مَرِيْضًا اَوْ عَلٰى سَفَرٍ

الشَّهْرَ	فَلْيَصُمْهُ	وَ	مَنْ	كَانَ	مَرِيْضًا	اَوْ	عَلٰى سَفَرٍ
مہینہ (رمضان کا)	تو ضرور وہ روزے رکھے اس کے	اور	جو	ہو	مریض، بیمار	یا	سفر پر

یہ مہینہ پائے تو ضرور اس کے روزے رکھے اور جو بیمار ہو یا سفر میں ہو

فَعِدَّةٌ مِّنْ اَيَّامٍ اُخَرَ ۗ يُرِيْدُ اللّٰهُ بِكُمُ

فَعِدَّةٌ	مِّنْ	اَيَّامٍ	اُخَرَ	يُرِيْدُ	اللّٰهُ	بِكُمُ
تو گنتی ہوئے (دن روزے رکھے)	سے	دنوں	دوسرے	ارادہ رکھتا ہے، چاہتا ہے	اللہ	تم پر

تو اتنے روزے اور دنوں میں رکھے۔ اللہ تم پر آسانی

(1) ـــــ رمضان وہ واحد مہینہ ہے کہ جس کا نام قرآن پاک میں آیا اور قرآن مجید سے نسبت کی وجہ سے ماہِ رمضان کو عظمت و شرافت ملی۔ اس سے معلوم ہوا کہ جس وقت کو کسی شرف وعظمت والی چیز سے نسبت ہو جائے وہ وقت قیامت تک شرف والا ہے۔ اسی لئے جس دن اور گھڑی کو حضور پر نور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی ولادت اور معراج سے نسبت ہے وہ عظمت و شرافت والے ہوگئے۔

الْيُسْرَ وَلَا يُرِيْدُ بِكُمُ الْعُسْرَ ۫ وَلِتُكْمِلُوا

الْيُسْرَ	وَ	لَا يُرِيْدُ	بِكُمُ	الْعُسْرَ	وَ	لِتُكْمِلُوا
آسانی	اور	نہیں ارادہ رکھتا، نہیں چاہتا	تم پر	تنگی، دشواری	اور	تاکہ تم پوری کرو

چاہتا ہے اور تم پر دشواری نہیں چاہتا اور (یہ آسانیاں اس لئے ہیں) تاکہ تم (روزوں کی) تعداد

الْعِدَّةَ وَلِتُكَبِّرُوا اللّٰهَ عَلٰى مَا هَدٰىكُمْ

الْعِدَّةَ	وَ	لِتُكَبِّرُوا (1)	اللّٰهَ	عَلٰى	مَا	هَدٰىكُمْ
گنتی (روزوں کی)	اور	تاکہ تم بڑائی بیان کرو	اللہ (کی)	پر	(اس کے) جو	اس نے ہدایت دی تمہیں

پوری کرلو اور تاکہ تم اس بات پر اللہ کی بڑائی بیان کرو کہ اس نے تمہیں ہدایت دی

وَلَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ ﴿١٨٥﴾ وَاِذَا سَاَلَكَ عِبَادِيْ

وَ	لَعَلَّكُمْ	تَشْكُرُوْنَ ﴿١٨٥﴾	وَ	اِذَا	سَاَلَكَ	عِبَادِيْ
اور	تاکہ تم	تم شکر گزار بن جاؤ	اور	جب	سوال کریں تم سے	میرے بندے

اور تاکہ تم شکر گزار بن جاؤ ○ اور اے حبیب! جب تم سے میرے بندے میرے بارے میں

عَنِّيْ فَاِنِّيْ قَرِيْبٌ ؕ اُجِيْبُ دَعْوَةَ الدَّاعِ اِذَا

عَنِّيْ	فَاِنِّيْ	قَرِيْبٌ	اُجِيْبُ	دَعْوَةَ الدَّاعِ (2)	اِذَا
میرے بارے	تو بیشک میں	قریب، نزدیک (ہوں)	قبول کرتا ہوں	دعا کرنے والے کی دعا	جب

سوال کریں تو بیشک میں نزدیک ہوں، میں دعا کرنے والے کی دعا قبول کرتا ہوں جب

دَعَانِ ۙ فَلْيَسْتَجِيْبُوْا لِيْ وَلْيُؤْمِنُوْا

دَعَانِ	فَلْيَسْتَجِيْبُوْا	لِيْ	وَلْيُؤْمِنُوْا
وہ دعا کرے مجھ سے	تو انہیں قبول کرنا چاہئے	میرے لئے، مجھے (میرا حکم)	اور انہیں ایمان لانا چاہئے

وہ مجھ سے دعا کرے تو انہیں چاہئے کہ میرا حکم مانیں اور مجھ پر ایمان لائیں

(1) ...گنتی پوری کرنے سے مراد رمضان کے انتیس یا تیس دن پورے کرنا ہے اور تکبیر کہنے سے مراد یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے تمہیں اپنے دین کے طریقے سکھائے تو تم اس پر اللہ تعالیٰ کی بڑائی بیان کرو اور ان چیزوں پر اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرو۔ (2) ...دعا کا معنی ہے اپنی حاجت پیش کرنا اور اجابت یعنی قبولیت کا معنی یہ ہے کہ پروردگار عَزَّوَجَلَّ اپنے بندے کی دعا پر "لَبَّيْكَ عَبْدِيْ" فرماتا ہے البتہ جو مانگا جائے اسی کا حاصل ہو جانا دوسری چیز ہے۔

رمضان اور حالتِ اعتکاف میں ازدواجی تعلقات اور سحری کے متعلق شرعی احکام

بِیْ لَعَلَّهُمْ یَرْشُدُوْنَ ﴿۱۸۶﴾ اُحِلَّ لَكُمْ لَیْلَةَ الصِّیَامِ

بِیْ	لَعَلَّهُمْ	یَرْشُدُوْنَ ﴿۱۸۶﴾	اُحِلَّ	لَكُمْ	لَیْلَةَ الصِّیَامِ
مجھ پر	تاکہ وہ	ہدایت پاجائیں	حلال کردیا گیا	تمہارے لئے	روزوں کی رات

تاکہ ہدایت پائیں ○ تمہارے لئے روزوں کی راتوں میں

الرَّفَثُ اِلٰى نِسَآىٕكُمْ ؕ هُنَّ لِبَاسٌ لَّكُمْ وَ اَنْتُمْ

الرَّفَثُ (1)	اِلٰى	نِسَآىٕكُمْ	هُنَّ	لِبَاسٌ	لَّكُمْ	وَ	اَنْتُمْ
جماع کرنا	کی طرف	اپنی عورتوں	وہ	لباس (ہیں)	تمہارے لئے	اور	تم

اپنی عورتوں کے پاس جانا حلال کردیا گیا، وہ تمہارے لئے لباس ہیں اور تم

لِبَاسٌ لَّهُنَّ ؕ عَلِمَ اللّٰهُ اَنَّكُمْ كُنْتُمْ تَخْتَانُوْنَ

لِبَاسٌ	لَّهُنَّ	عَلِمَ	اللّٰهُ	اَنَّكُمْ	كُنْتُمْ تَخْتَانُوْنَ
لباس (ہو)	ان کے لئے	جانتا ہے	اللہ	بیشک تم	تم خیانت میں ڈالتے تھے

ان کے لئے لباس ہو۔ اللہ کو معلوم ہے کہ تم اپنی جانوں کو خیانت میں ڈالتے تھے

اَنْفُسَكُمْ فَتَابَ عَلَیْكُمْ وَ عَفَا عَنْكُمْ ۚ فَالْـٰٔنَ بَاشِرُوْهُنَّ

اَنْفُسَكُمْ	فَتَابَ عَلَیْكُمْ	وَ	عَفَا	عَنْكُمْ	فَالْـٰٔنَ	بَاشِرُوْهُنَّ
اپنی جانیں	تو اس نے توبہ قبول کی تمہاری	اور	درگزر کیا	تم سے	تو اب	ہم بستری کرلو ان سے

تو اس نے تمہاری توبہ قبول کی اور تمہیں معاف فرمادیا تو اب ان سے ہم بستری کرلو

وَ ابْتَغُوْا مَا كَتَبَ اللّٰهُ لَكُمْ ۪ وَ كُلُوْا وَ اشْرَبُوْا

وَ	ابْتَغُوْا	مَا	كَتَبَ	اللّٰهُ (2)	لَكُمْ	وَ	كُلُوْا	وَ	اشْرَبُوْا
اور	تلاش کرو، طلب کرو	جو	لکھ دیا	اللہ (نے)	تمہارے لئے	اور	کھاؤ	اور	پیو

اور جو اللہ نے تمہارے نصیب میں لکھا ہوا ہے اسے طلب کرو اور کھاؤ اور پیو

(1) ...الرَّفَثُ کا لغوی معنیٰ ہے، مرد و عورت کی باہمی پردے والی ایسی باتیں کرنا جو سب کے سامنے نہ کی جاسکیں اور یہاں اس سے مراد جماع کرنا ہے۔

(2) ...اللہ تعالیٰ کے لکھے ہوئے کو طلب کرنے سے ایک مراد یہ بھی ہے کہ عورتوں سے ہم بستری اولاد حاصل کرنے کی نیت سے ہونی چاہئے جس سے مسلمانوں کی افرادی قوت میں اضافہ ہو اور دین قوی ہو۔

حَتّٰى يَتَبَيَّنَ لَكُمُ الْخَيْطُ الْاَبْيَضُ مِنَ

حَتّٰى	يَتَبَيَّنَ	لَكُمُ	الْخَيْطُ	الْاَبْيَضُ	مِنَ
یہاں تک کہ	ظاہر ہو جائے، ممتاز ہو جائے	تمہارے لئے	دھاگہ، ڈورا	سفیدی (صبح کا)	سے

یہاں تک کہ تمہارے لئے فجر سے سفیدی (صبح) کا ڈورا

الْخَيْطِ الْاَسْوَدِ مِنَ الْفَجْرِ ۪ ثُمَّ اَتِمُّوا الصِّيَامَ اِلَى الَّيْلِ ۚ وَ

الْخَيْطِ	الْاَسْوَدِ	مِنَ	الْفَجْرِ	ثُمَّ	اَتِمُّوا	الصِّيَامَ	اِلَى	الَّيْلِ	وَ
دھاگہ، ڈورا	سیاہی (رات کے)	سے	فجر	پھر	تم پورا کرو	روزہ	تک	رات	اور

سیاہی (رات) کے ڈورے سے ممتاز ہو جائے پھر رات آنے تک روزوں کو پورا کرو اور

لَا تُبَاشِرُوْهُنَّ وَ اَنْتُمْ عٰكِفُوْنَ ۙ فِي الْمَسٰجِدِ ؕ تِلْكَ

لَا تُبَاشِرُوْهُنَّ	وَ	اَنْتُمْ	عٰكِفُوْنَ (1)	فِي	الْمَسٰجِدِ	تِلْكَ
ہم بستری نہ کرو ان سے	اور (جبکہ)	تم	اعتکاف کرنے والے (ہو)	میں	مسجدوں	یہ

عورتوں سے ہم بستری نہ کرو جبکہ تم مسجدوں میں اعتکاف سے ہو۔ یہ

حُدُوْدُ اللّٰهِ فَلَا تَقْرَبُوْهَا ؕ كَذٰلِكَ يُبَيِّنُ اللّٰهُ اٰيٰتِهٖ

حُدُوْدُ اللّٰهِ	فَلَا تَقْرَبُوْهَا	كَذٰلِكَ	يُبَيِّنُ	اللّٰهُ	اٰيٰتِهٖ
اللہ کی حدیں (ہیں)	تو تم قریب نہ جاؤ ان کے	اسی طرح	کھول کر بیان کرتا ہے	اللہ	اپنی آیتیں

اللہ کی حدیں ہیں تو ان کے پاس نہ جاؤ۔ اللہ یونہی لوگوں کے لئے

لِلنَّاسِ لَعَلَّهُمْ يَتَّقُوْنَ ﴿۱۸۷﴾ وَ لَا تَاْكُلُوْۤا اَمْوَالَكُمْ بَيْنَكُمْ

لِلنَّاسِ	لَعَلَّهُمْ	يَتَّقُوْنَ ﴿۱۸۷﴾	وَ	لَا تَاْكُلُوْۤا	اَمْوَالَكُمْ	بَيْنَكُمْ
لوگوں کے لئے	تاکہ وہ	پرہیزگار ہو جائیں	اور	تم نہ کھاؤ	اپنے مال	اپنے درمیان

اپنی آیات کھول کر بیان فرماتا ہے تاکہ وہ پرہیزگار ہو جائیں ○ اور آپس میں ایک دوسرے کا مال

لوگوں کا مال ناحق کھانا اور اس مقصد کے لئے کورٹ کچہری میں گھسیٹنا حرام ہے

(1)..... اس میں بیان ہے کہ رمضان کی راتوں میں روزہ دار کے لئے بیوی سے ہم بستری حلال ہے جبکہ وہ معتکف نہ ہو لیکن اعتکاف میں عورتوں سے میاں بیوی والے تعلقات حرام ہیں۔

بِالْبَاطِلِ وَ تُدْلُوْا بِهَاۤ اِلَى الْحُكَّامِ

بِالْبَاطِلِ	وَ	تُدْلُوْا	بِهَاۤ	اِلَى	الْحُكَّامِ (1)
باطل کے ساتھ، ناحق	اور	نہ لے جاؤ، نہ پہنچاؤ	اسے (مالی مقدمہ)	پاس	حاکموں (کے)

ناحق نہ کھاؤ اور نہ حاکموں کے پاس ان کا مقدمہ اس لئے پہنچاؤ

لِتَاْكُلُوْا فَرِیْقًا مِّنْ اَمْوَالِ النَّاسِ بِالْاِثْمِ وَ اَنْتُمْ

لِتَاْكُلُوْا	فَرِیْقًا	مِّنْ	اَمْوَالِ النَّاسِ	بِالْاِثْمِ	وَ	اَنْتُمْ
تاکہ تم کھاؤ	ایک حصہ	سے	لوگوں کے مال	گناہ کے ساتھ	اور (حالانکہ)	تم

کہ لوگوں کا کچھ مال ناجائز طور پر جان بوجھ کر

تَعْلَمُوْنَ ﴿۱۸۸﴾ یَسْــٴَـلُوْنَكَ عَنِ الْاَهِلَّةِؕ قُلْ هِیَ

تَعْلَمُوْنَ ﴿۱۸۸﴾	یَسْــٴَـلُوْنَكَ	عَنِ	الْاَهِلَّةِ (2)	قُلْ	هِیَ
جانتے ہو	وہ پوچھتے ہیں آپ سے	سے متعلق، کے بارے	نئے چاندوں	تم کہو	وہ

کھالو ○ تم سے نئے چاند کے بارے میں سوال کرتے ہیں۔ تم فرمادو، یہ

ع ۲۳

چاند کے چھوٹے بڑے ہونے کی حکمت

مَوَاقِیْتُ لِلنَّاسِ وَ الْحَجِّؕ وَ لَیْسَ الْبِرُّ

مَوَاقِیْتُ	لِلنَّاسِ	وَ	الْحَجِّ	وَ	لَیْسَ	الْبِرُّ
وقت کی علامتیں (ہیں)	لوگوں کے لئے	اور	حج (کے لئے)	اور	نہیں	نیکی

لوگوں اور حج کے لئے وقت کی علامتیں ہیں اور یہ کوئی نیکی نہیں

اصل نیکی پرہیزگاری ہے

بِاَنْ تَاْتُوا الْبُیُوْتَ مِنْ ظُهُوْرِهَا وَ لٰكِنَّ الْبِرَّ مَنِ

بِاَنْ	تَاْتُوا	الْبُیُوْتَ	مِنْ	ظُهُوْرِهَا	وَ	لٰكِنَّ	الْبِرَّ	مَنِ
یہ کہ	تم آؤ	گھروں (میں)	سے	ان کے پیچھے	اور	لیکن	نیکی (اصل نیک)	(وہ ہے) جو

کہ تم گھروں میں پچھلی دیوار توڑ کر آؤ، ہاں اصل نیک تو

(1)...... ناجائز فائدہ کے لئے کسی پر مقدمہ بنانا اور اس کو حکام تک لے جانا ناجائز و حرام ہے۔ اسی طرح اپنے فائدہ کی خاطر دوسرے کو ضرر پہنچانے کے لئے حکام پر اثر ڈالنا، رشوتیں دینا حرام ہے۔ حکام تک رسائی رکھنے والے لوگ اس آیت کے حکم کو پیش نظر رکھیں۔

(2)...... اَهِلَّة ہلال کی جمع ہے اور نئے ماہ کی پہلی دوسری رات کے چاند کو ہلال کہتے ہیں۔

اتَّقٰىۚ وَ اْتُوا الْبُیُوْتَ مِنْ اَبْوَابِهَا۪ وَ اتَّقُوا

اتَّقٰى (1)	وَ اْتُوا	الْبُیُوْتَ	مِنْ	اَبْوَابِهَا	وَ	اتَّقُوا
پرہیزگاری اختیار کرے	اور آؤ	گھروں (میں)	سے	ان کے دروازوں	اور	ڈرو

پرہیزگار ہوتا ہے اور گھروں میں ان کے دروازوں سے آؤ اور

اللّٰهَ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ ﴿۱۸۹﴾ وَ قَاتِلُوْا فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ الَّذِیْنَ

اللّٰهَ	لَعَلَّكُمْ	تُفْلِحُوْنَ ﴿۱۸۹﴾	وَ	قَاتِلُوْا	فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ	الَّذِیْنَ
اللہ (سے)	تاکہ تم	فلاح، کامیابی پاؤ	اور	لڑو	اللہ کی راہ میں	ان لوگوں سے جو

اللہ سے ڈرتے رہو اس امید پر کہ تم فلاح پاؤ ○ اور اللہ کی راہ میں ان سے لڑو جو

جہاد کا حکم اور زیادتی سے ممانعت

یُقَاتِلُوْنَكُمْ وَ لَا تَعْتَدُوْا ؕ اِنَّ اللّٰهَ لَا یُحِبُّ الْمُعْتَدِیْنَ ﴿۱۹۰﴾

یُقَاتِلُوْنَكُمْ	وَ	لَا تَعْتَدُوْا	اِنَّ	اللّٰهَ	لَا یُحِبُّ	الْمُعْتَدِیْنَ ﴿۱۹۰﴾
لڑتے ہیں تم سے	اور	حد سے نہ بڑھو	بیشک	اللہ	پسند نہیں کرتا	حد سے بڑھنے والوں (کو)

تم سے لڑتے ہیں اور حد سے نہ بڑھو، بیشک اللہ حد سے بڑھنے والوں کو پسند نہیں کرتا ○

وَ اقْتُلُوْهُمْ حَیْثُ ثَقِفْتُمُوْهُمْ وَ اَخْرِجُوْهُمْ مِّنْ حَیْثُ

وَ	اقْتُلُوْهُمْ (2)	حَیْثُ	ثَقِفْتُمُوْهُمْ	وَ	اَخْرِجُوْهُمْ	مِّنْ	حَیْثُ
اور	قتل کرو ان (کافروں) کو	جہاں	تم پاؤ انہیں	اور	نکال دو انہیں	سے	جہاں

اور (دورانِ جہاد) کافروں کو جہاں پاؤ قتل کرو اور انہیں وہاں سے نکال دو جہاں سے

دورانِ جہاد کفار کو قتل کرنے کا حکم اور حدودِ حرم میں لڑائی کی ابتداء کرنے سے ممانعت

اَخْرَجُوْكُمْ وَ الْفِتْنَةُ اَشَدُّ مِنَ الْقَتْلِ ۚ وَ لَا تُقٰتِلُوْهُمْ

اَخْرَجُوْكُمْ	وَ	الْفِتْنَةُ	اَشَدُّ	مِنَ	الْقَتْلِ	وَ	لَا تُقٰتِلُوْهُمْ
انہوں نے نکالا تمہیں	اور	فتنہ	زیادہ شدید (ہے)	سے	قتل (کرنے)	اور	نہ لڑو ان سے

انہوں نے تمہیں نکالا تھا اور فتنہ قتل سے زیادہ شدید ہوتا ہے اور مسجد حرام کے پاس

(1) ...یہ آیت زمانہ جاہلیت کی ایک رسم سے متعلق نازل ہوئی۔ اس سے معلوم ہوا کہ کسی چیز کو ممانعت کے بغیر ناجائز سمجھنا جہلا کا کام ہے۔ اپنی طرف سے غلط قسم کی رسمیں بنالینا اور پابندیاں لگالینا جائز نہیں۔ بہت سے کام ویسے جائز ہوتے ہیں لیکن اپنی طرف سے شرعاً ضروری سمجھ لینے سے وہ خلافِ شریعت ہو جاتے ہیں۔

(2) ...یہاں دورانِ جہاد کافروں کو قتل کرنے کی بات ہو رہی ہے، یہ حکم نہیں کہ امن ہو یا جنگ، صلح ہو یا لڑائی ہر حال میں انہیں قتل کرو۔

عِنْدَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ حَتّٰى یُقٰتِلُوْكُمْ فِیْهِ ۚ فَاِنْ قٰتَلُوْكُمْ

عِنْدَ	الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ	حَتّٰى	یُقٰتِلُوْكُمْ	فِیْهِ	فَاِنْ	قٰتَلُوْكُمْ
پاس	مسجدِ حرام (کے)	یہاں تک کہ	وہ لڑیں تم سے	اس میں	پس اگر	وہ لڑیں تم سے

ان سے نہ لڑو جب تک وہ تم سے وہاں نہ لڑیں اور اگر وہ تم سے لڑیں

فَاقْتُلُوْهُمْ ؕ كَذٰلِكَ جَزَآءُ الْكٰفِرِیْنَ ﴿۱۹۱﴾ فَاِنِ انْتَهَوْا فَاِنَّ

فَاقْتُلُوْهُمْ (1)	كَذٰلِكَ	جَزَآءُ الْكٰفِرِیْنَ ﴿۱۹۱﴾	فَاِنِ	انْتَهَوْا	فَاِنَّ
تو قتل کرو انہیں	اسی طرح (یہی)	کافروں کا بدلہ، سزا	پھر اگر	وہ باز آجائیں (لڑائی سے)	تو بیشک

تو انہیں قتل کرو۔ کافروں کی یہی سزا ہے ○ پھر اگر وہ باز آجائیں تو بیشک

اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ ﴿۱۹۲﴾ وَ قٰتِلُوْهُمْ حَتّٰى لَا تَكُوْنَ فِتْنَةٌ

اللّٰهَ	غَفُوْرٌ	رَّحِیْمٌ ﴿۱۹۲﴾	وَ	قٰتِلُوْهُمْ	حَتّٰى	لَا تَكُوْنَ	فِتْنَةٌ (2)
اللہ	بخشنے والا	مہربان (ہے)	اور	لڑتے رہو ان سے	یہاں تک کہ	نہ رہے	کوئی فتنہ

اللہ بخشنے والا، مہربان ہے ○ اور ان سے لڑتے رہو یہاں تک کہ کوئی فتنہ نہ رہے

شرک کا فتنہ ختم ہونے تک عرب کے کافروں سے جہاد کا حکم

وَّ یَكُوْنَ الدِّیْنُ لِلّٰهِ ؕ فَاِنِ انْتَهَوْا فَلَا عُدْوَانَ

وَّ	یَكُوْنَ	الدِّیْنُ	لِلّٰهِ	فَاِنِ	انْتَهَوْا	فَلَا	عُدْوَانَ
اور	ہو جائے	دین (عبادت)	اللہ کے لئے	پھر اگر	وہ باز آجائیں	تو نہیں	زیادتی (سختی کی سزا)

اور عبادت اللہ کے لئے ہو جائے پھر اگر وہ باز آجائیں تو صرف

حرمت والے مہینے میں جنگ کرنے سے متعلق مسلمانوں کو حکم

اِلَّا عَلَى الظّٰلِمِیْنَ ﴿۱۹۳﴾ اَلشَّهْرُ الْحَرَامُ بِالشَّهْرِ الْحَرَامِ وَ

اِلَّا	عَلَى	الظّٰلِمِیْنَ ﴿۱۹۳﴾	اَلشَّهْرُ	الْحَرَامُ	بِالشَّهْرِ	الْحَرَامِ	وَ
مگر	پر	ظلم کرنے والوں	مہینہ	ادب والا	مہینے کے بدلے	ادب والے	اور

ظالموں پر سختی کی سزا باقی رہ جاتی ہے ○ ادب والے مہینے کے بدلے ادب والا مہینہ ہے اور

(1)... حرم کی حدود میں مسلمانوں کو لڑنے سے منع کر دیا گیا کیونکہ یہ حرم کی حرمت کے خلاف ہے لیکن اگر کفار ہی وہاں مسلمانوں سے جنگ کی ابتدا کریں تو انہیں جواب دینے کے لئے وہاں پر بھی ان سے لڑنے اور انہیں قتل کرنے کی اجازت ہے۔

(2)... یہاں فتنہ سے "شرک" مراد ہے۔

الْحُرُمٰتُ قِصَاصٌ ؕ فَمَنِ اعْتَدٰی عَلَیْكُمْ فَاعْتَدُوْا

الْحُرُمٰتُ	قِصَاصٌ	فَمَنِ	اعْتَدٰی	عَلَیْكُمْ	فَاعْتَدُوْا
تمام ادب والی چیزوں (کا)	بدلہ (ہے)	تو جو	زیادتی کرے	تم پر	تو تم زیادتی کرو

تمام ادب والی چیزوں کا بدلہ ہے۔ تو جو تم پر زیادتی کرے اس پر

عَلَیْهِ بِمِثْلِ مَا اعْتَدٰی عَلَیْكُمْ ۪ وَ اتَّقُوا اللّٰهَ

عَلَیْهِ	بِمِثْلِ	مَا	اعْتَدٰی	عَلَیْكُمْ (1)	وَ	اتَّقُوا	اللّٰهَ
اس پر	(اس کی) مثل	جو (جتنی)	اس نے زیادتی کی	تم پر	اور	ڈرتے رہو	اللہ (سے)

اتنی ہی زیادتی کرو جتنی اس نے تم پر زیادتی کی ہو اور اللہ سے ڈرتے رہو

وَ اعْلَمُوْۤا اَنَّ اللّٰهَ مَعَ الْمُتَّقِیْنَ ﴿۱۹۴﴾ وَ اَنْفِقُوْا فِیْ

وَ	اعْلَمُوْۤا	اَنَّ	اللّٰهَ	مَعَ	الْمُتَّقِیْنَ ﴿۱۹۴﴾	وَ	اَنْفِقُوْا	فِیْ
اور	جان لو	بیشک	اللہ	ساتھ (ہے)	ڈرنے والوں (کے)	اور	خرچ کرو	میں

اور جان رکھو کہ اللہ ڈرنے والوں کے ساتھ ہے ○ اور اللہ کی راہ میں

سَبِیْلِ اللّٰهِ وَ لَا تُلْقُوْا بِاَیْدِیْكُمْ اِلَى التَّهْلُكَةِ ۛۚ وَ

سَبِیْلِ اللّٰهِ	وَ	لَا تُلْقُوْا	بِاَیْدِیْكُمْ	اِلَى	التَّهْلُكَةِ (2)	وَ
اللہ کی راہ	اور	نہ ڈالو	اپنے ہاتھوں سے (خود کو)	کی طرف	ہلاکت	اور

خرچ کرو اور اپنے ہاتھوں خود کو ہلاکت میں نہ ڈالو اور

اَحْسِنُوْا ۛۚ اِنَّ اللّٰهَ یُحِبُّ الْمُحْسِنِیْنَ ﴿۱۹۵﴾ وَ اَتِمُّوا

اَحْسِنُوْا	اِنَّ	اللّٰهَ	یُحِبُّ	الْمُحْسِنِیْنَ ﴿۱۹۵﴾	وَ	اَتِمُّوا
احسان، نیکی کرو	بیشک	اللہ	محبت فرماتا ہے	احسان، نیکی کرنے والوں (سے)	اور	پورا کرو

نیکی کرو بیشک اللہ نیکی کرنے والوں سے محبت فرماتا ہے ○ اور

راہِ خدا میں خرچ کرنے کا حکم اور خود کو ہلاکت میں ڈالنے کی ممانعت

حج اور عمرہ سے متعلق احکام اور آداب

مع

(1) ...دینِ اسلام کے اعلیٰ اخلاق، پاکیزہ کردار اور ظلم سے باز رہنے کا درس دینے کی بلندی دیکھئے کہ مچلتے جذبات، جذبۂ انتقام کے جوش اور دشمن پر قبضہ حاصل ہوتے وقت بدلہ لینے میں مسلمانوں کو تقویٰ اور عدل و انصاف کا درس دیا جا رہا اور زیادتی کرنے سے منع کیا جا رہا ہے۔

(2) ...خود کو ہلاکت میں ڈالنے کی بہت سی صورتیں ہیں، ان کی تفصیل جاننے کے لئے تفسیر صراط الجنان، ج 1، ص 309 کا مطالعہ فرمائیں۔

احصار یعنی حج سے روکے جانے کے احکام

الْحَجَّ وَالْعُمْرَةَ لِلّٰهِ ؕ فَاِنْ اُحْصِرْتُمْ فَمَا اسْتَيْسَرَ

الْحَجَّ	وَ	الْعُمْرَةَ	لِلّٰهِ	فَاِنْ	اُحْصِرْتُمْ (1)	فَمَا	اسْتَيْسَرَ
حج	اور	عمرہ	اللہ کے لئے	پھر اگر	تمہیں روک دیا جائے	تو جو	آسان ہو، میسر ہو

حج اور عمرہ اللہ کے لئے پورا کرو پھر اگر تمہیں (مکہ سے) روک دیا جائے تو (حرم میں)

مِنَ الْهَدْيِ ۚ وَلَا تَحْلِقُوْا رُءُوْسَكُمْ حَتّٰى يَبْلُغَ الْهَدْيُ

مِنَ	الْهَدْيِ	وَ	لَا تَحْلِقُوْا	رُءُوْسَكُمْ	حَتّٰى	يَبْلُغَ	الْهَدْيُ
سے	قربانی کا جانور	اور	نہ منڈاؤ	اپنے سر	یہاں تک کہ	پہنچ جائے	قربانی

قربانی کا جانور بھیجو جو میسر آئے اور اپنے سر نہ منڈاؤ جب تک قربانی

مَحِلَّهٗ ؕ فَمَنْ كَانَ مِنْكُمْ مَّرِيْضًا اَوْ بِهٖۤ اَذًى

مَحِلَّهٗ	فَمَنْ	كَانَ	مِنْكُمْ	مَّرِيْضًا	اَوْ	بِهٖۤ	اَذًى
اپنی (ذبح ہونے کی) جگہ	پھر جو	ہو	تم میں سے	مریض، بیمار	یا	اس کے ساتھ	تکلیف

اپنے ٹھکانے پر نہ پہنچ جائے پھر جو تم میں بیمار ہو یا اس کے سر میں

حج تمتع و قران یعنی ایک ہی سفر میں عمرہ اور حج اکٹھے کرنے کا بیان

مِّنْ رَّاْسِهٖ فَفِدْيَةٌ مِّنْ صِيَامٍ اَوْ صَدَقَةٍ اَوْ

مِّنْ	رَّاْسِهٖ	فَفِدْيَةٌ	مِّنْ	صِيَامٍ	اَوْ	صَدَقَةٍ	اَوْ
سے	اس کے سر	تو فدیہ، بدلہ	سے	روزوں	یا	صدقہ، خیرات	یا

کچھ تکلیف ہے تو روزے یا خیرات یا

نُسُكٍ ۚ فَاِذَآ اَمِنْتُمْ ٚ فَمَنْ تَمَتَّعَ بِالْعُمْرَةِ

نُسُكٍ (2)	فَاِذَآ	اَمِنْتُمْ	فَمَنْ	تَمَتَّعَ	بِالْعُمْرَةِ
قربانی	پھر جب	تمہیں امن ہو	تو جو	نفع حاصل کرے، فائدہ اٹھائے	عمرہ کو (ملانے کا)

قربانی کا فدیہ دے پھر جب تم اطمینان سے ہو تو جو حج سے عمرہ ملانے کا فائدہ اٹھائے

(1) حج یا عمرہ کا احرام باندھنے کے بعد کسی وجہ سے جیسے دشمن یا درندے کے خوف، یا سفر کی وجہ سے مرض زیادہ ہونے کے غالب گمان کی بنا پر حج و عمرہ پورا نہ کرسکنے کو احصار کہتے ہیں۔

(2) احرام کی حالت میں جس پابندی کی خلاف ورزی کرنے پر دم یعنی قربانی کرنا لازم ہوتا ہے، وہ خلاف ورزی اگر بیماری یا سر میں زخم، پھنسی پھوڑے یا جوؤں وغیرہ کی سخت ایذا کے باعث ہوگی تو اس میں قربانی کے بدلے 6 مسکینوں کو ایک ایک صدقہ دینے یا دونوں وقت پیٹ بھر کھلانے یا تین روزے رکھ لینے یا قربانی ہی کر لینے کا اختیار ہوگا۔

إِلَى الْحَجِّ فَمَا اسْتَيْسَرَ مِنَ الْهَدْيِ ۚ فَمَنْ لَّمْ يَجِدْ

إِلَى	الْحَجِّ	فَمَا	اسْتَيْسَرَ	مِنَ	الْهَدْيِ	فَمَنْ	لَّمْ يَجِدْ
کی طرف	حج	تو جو (جیسی)	آسان ہو (میسر ہو)	سے	قربانی	پھر جو	نہ پاسکے (قربانی)

اس پر قربانی لازم ہے جیسی میسر ہو پھر جو (قربانی کی قدرت) نہ پائے

فَصِيَامُ ثَلٰثَةِ أَيَّامٍ فِي الْحَجِّ وَسَبْعَةٍ إِذَا رَجَعْتُمْ ؕ

فَصِيَامُ	ثَلٰثَةِ أَيَّامٍ	فِي	الْحَجِّ	وَ	سَبْعَةٍ (1)	إِذَا	رَجَعْتُمْ
تو (رکھو) روزے	تین دن (کے)	میں	حج (کے دنوں)	اور	سات	جب	تم لوٹ کر جاؤ

تو تین روزے حج کے دنوں میں رکھے اور سات روزے (اس وقت رکھو) جب تم اپنے گھر لوٹ کر جاؤ،

حج تمتع وقران کی اجازت کسے ہے؟

تِلْكَ عَشَرَةٌ كَامِلَةٌ ؕ ذٰلِكَ لِمَنْ لَّمْ يَكُنْ

تِلْكَ	عَشَرَةٌ	كَامِلَةٌ	ذٰلِكَ	لِمَنْ	لَّمْ يَكُنْ
یہ	دس	مکمل، پورے	یہ (حکم)	(اس) کے لئے جو	نہ ہوں

یہ مکمل دس ہیں۔ یہ حکم اس کے لئے ہے جو

أَهْلُهُ حَاضِرِي الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ ؕ وَاتَّقُوا اللّٰهَ

أَهْلُهُ	حَاضِرِي (2)	الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ	وَ	اتَّقُوا	اللّٰهَ
اس کے اہل وعیال	رہنے والے	مسجد حرام (کے)	اور	ڈرتے رہو	اللہ (سے)

مکہ کا رہنے والا نہ ہو اور اللہ سے ڈرتے رہو

حج کے مہینے معلوم ہیں

وَاعْلَمُوا أَنَّ اللّٰهَ شَدِيدُ الْعِقَابِ ﴿١٩٦﴾ الْحَجُّ أَشْهُرٌ

ع ۲۴ ۸

وَ	اعْلَمُوا	أَنَّ	اللّٰهَ	شَدِيدُ الْعِقَابِ ﴿١٩٦﴾	الْحَجُّ	أَشْهُرٌ
اور	جان لو	بیشک	اللہ	سخت عذاب دینے والا (ہے)	حج	چند مہینے

اور جان رکھو کہ اللہ شدید عذاب دینے والا ہے ○ حج چند

(1)... جو شخص ایک ہی سفر میں حج وعمرہ کی سعادت حاصل کرے تو اس پر بطور شکرانہ قربانی لازم ہے، اگر قربانی کی قدرت نہ ہو تو وہ دس روزے رکھے، تین روزے احرام باندھنے کے بعد 1 شوال سے 9 ذی الحجہ تک رکھے اور 7 روزے 13 ذی الحجہ کے بعد رکھے۔ (2)... حج تمتع یا حج قران کا جائز ہونا صرف آفاقی یعنی میقات سے باہر والوں کے لئے ہے۔ حدود میقات میں اور اس سے اندر رہنے والوں لئے نہ تمتع کی اجازت ہے اور نہ قران کی، وہ صرف حج اِفراد کر سکتے ہیں۔

مَّعْلُوْمٰتٌ ۚ فَمَنْ فَرَضَ فِيْهِنَّ الْحَجَّ فَلَا رَفَثَ

رَفَثَ	فَلَا	الْحَجَّ	فِيْهِنَّ	فَرَضَ	فَمَنْ	مَّعْلُوْمٰتٌ
جماع (ہو)	تو نہ	حج (کی)	ان (مہینوں) میں	فرض کرے (نیت کرے)	تو جو	جانے ہوئے، معلوم

معلوم مہینے ہیں تو جو اِن میں حج کی نیت کرے تو حج میں نہ عورتوں کے سامنے صحبت کا تذکرہ ہو

وَلَا فُسُوْقَ ۙ وَلَا جِدَالَ فِي الْحَجِّ ؕ وَمَا

مَا	وَ	الْحَجِّ	فِي	جِدَالَ (1)	لَا	وَ	فُسُوْقَ	لَا	وَ
جو	اور	حج (کے دنوں)	میں	آپس میں جھگڑا (ہو)	نہ	اور	گناہ (ہو)	نہ	اور

اور نہ کوئی گناہ ہو اور نہ کسی سے جھگڑا ہو اور تم جو

تَفْعَلُوْا مِنْ خَيْرٍ يَّعْلَمْهُ اللّٰهُ ؕ وَتَزَوَّدُوْا فَاِنَّ

فَاِنَّ	تَزَوَّدُوْا	وَ	اللّٰهُ	يَّعْلَمْهُ	خَيْرٍ	مِنْ	تَفْعَلُوْا
پس بیشک	سفر کا خرچ ساتھ لو	اور	اللہ	جانتا ہے اسے	نیکی، بھلائی	سے	تم کرو

بھلائی کرو اللہ اسے جانتا ہے اور زادِ راہ ساتھ لے لو پس

خَيْرَ الزَّادِ التَّقْوٰى ۫ وَاتَّقُوْنِ يٰۤاُولِي الْاَلْبَابِ ﴿۱۹۷﴾

يٰۤاُولِي الْاَلْبَابِ ﴿۱۹۷﴾ (2)	اتَّقُوْنِ	وَ	التَّقْوٰى	الزَّادِ	خَيْرَ
اے عقل والو	ڈرو مجھ سے	اور	پرہیزگاری (ہے)	زادِ راہ	سب سے بہتر

سب سے بہتر زادِ راہ یقیناً پرہیزگاری ہے اور اے عقل والو! مجھ سے ڈرتے رہو ○

لَيْسَ عَلَيْكُمْ جُنَاحٌ اَنْ تَبْتَغُوْا فَضْلًا مِّنْ رَّبِّكُمْ ؕ

رَّبِّكُمْ	مِّنْ	فَضْلًا	تَبْتَغُوْا	اَنْ	جُنَاحٌ	عَلَيْكُمْ	لَيْسَ
اپنے رب (کا)	سے	فضل (روزی)	تم تلاش کرو	کہ	کوئی گناہ	تم پر	نہیں

تم پر کوئی گناہ نہیں کہ تم اپنے رب کا فضل تلاش کرو،

تقویٰ بہترین زادِ راہ ہے

دورانِ حج کاروبار کی اجازت اور دورانِ حج ذکرِ الٰہی کی ترغیب کا حکم

(1) ...یاد رہے کہ گناہ کے کام اور لڑائی جھگڑا تو ہر جگہ ہی ممنوع ہے لیکن چونکہ حج ایک عظیم اور مقدس عبادت ہے اس لئے اس عبادت کے دوران ان سے بچنے کی بطورِ خاص تاکید کی ہے۔ (2)... عقل والے کہہ کر اس لئے مخاطب کیا تاکہ لوگوں کو سمجھ آجائے کہ عقل کا تقاضا خوفِ الٰہی ہے۔ جو اللہ تعالیٰ سے نہ ڈرے وہ بے عقلوں کی طرح ہے۔ عقل وہی ہے جو اللہ تعالیٰ سے خوف پیدا کرے اور جس عقل سے آدمی بے دین ہو وہ عقل نہیں بلکہ بے عقلی ہے۔

فَاِذَآ اَفَضْتُمْ مِّنْ عَرَفٰتٍ فَاذْكُرُوا اللّٰهَ عِنْدَ

فَاِذَآ	اَفَضْتُمْ	مِّنْ	عَرَفٰتٍ	فَاذْكُرُوا	اللّٰهَ	عِنْدَ
تو جب	تم واپس آؤ، لوٹو	سے	عرفات	تو یاد کرو	اللہ (کو)	پاس

توجب تم عرفات سے واپس لوٹو تو مشعر حرام کے پاس اللہ کو

الْمَشْعَرِ الْحَرَامِ ۪ وَاذْكُرُوْهُ كَمَا هَدٰىكُمْ ۚ

الْمَشْعَرِ الْحَرَامِ	وَ	اذْكُرُوْهُ	كَمَا	هَدٰىكُمْ
مشعرِ حرام (حرمت والے نشان کے)	اور	ذکر کرو اس کا	کیونکہ	اس نے ہدایت دی تمہیں

یاد کرو اور اس کا ذکر کرو کیونکہ اس نے تمہیں ہدایت دی ہے

وَاِنْ كُنْتُمْ مِّنْ قَبْلِهٖ لَمِنَ الضَّآلِّیْنَ ﴿۱۹۸﴾ ثُمَّ

وَاِنْ	كُنْتُمْ	مِّنْ	قَبْلِهٖ	لَمِنَ	الضَّآلِّیْنَ ﴿۱۹۸﴾	ثُمَّ
اگرچہ	تم تھے	سے	اس (ہدایت) سے پہلے	ضرور سے	گمراہوں، بھٹکے ہوؤں	پھر

اگرچہ اس سے پہلے تم یقیناً بھٹکے ہوئے تھے ○ پھر

اَفِیْضُوْا مِنْ حَیْثُ اَفَاضَ النَّاسُ وَاسْتَغْفِرُوا

اَفِیْضُوْا	مِنْ	حَیْثُ	اَفَاضَ	النَّاسُ (1)	وَ	اسْتَغْفِرُوا
تم واپس آؤ (اے قریشیو!)	سے	جہاں	واپس آئیں	لوگ	اور	مغفرت طلب کرو

(اے قریشیو!) تم بھی وہیں سے پلٹو جہاں سے دوسرے لوگ پلٹتے ہیں اور اللہ سے مغفرت طلب

اللّٰهَ ؕ اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ ﴿۱۹۹﴾ فَاِذَا قَضَیْتُمْ

اللّٰهَ	اِنَّ	اللّٰهَ	غَفُوْرٌ	رَّحِیْمٌ ﴿۱۹۹﴾	فَاِذَا	قَضَیْتُمْ
اللہ (سے)	بیشک	اللہ	بخشنے والا	مہربان	پھر جب	تم پورے کرلو

کرو، بیشک اللہ بخشنے والا مہربان ہے ○ پھر جب اپنے حج کے کام پورے

(1) قبیلہ قریش والے دیگر لوگوں کے ساتھ عرفات میں وقوف کرنے کے بجائے مزدلفہ میں ٹھہرے رہتے اور جب لوگ عرفات سے پلٹتے تو یہ مزدلفہ سے پلٹتے اور اس میں اپنی بڑائی سمجھتے تھے۔ اس آیت میں انہیں حکم دیا گیا کہ وہ بھی سب کے ساتھ عرفات میں وقوف کریں اور ایک ساتھ واپس لوٹیں۔ اس سے معلوم ہوا کہ اسلامی احکام برادریوں کے اعتبار سے نہیں بدلتے اور نہ ہی کسی کے رتبے اور مقام کی وجہ سے ان میں تبدیلی ہوتی ہے بلکہ امیر و غریب، گورے کالے، عربی عجمی سب کے لئے اسلام کے احکام برابر ہیں۔

طالبِ دنیا اور طالبِ آخرت کی دعا میں فرق

مَنَاسِكَكُمْ فَاذْكُرُوا اللّٰهَ كَذِكْرِكُمْ اٰبَآءَكُمْ اَوْ

مَنَاسِكَكُمْ	فَاذْكُرُوا	اللّٰهَ	كَذِكْرِكُمْ	اٰبَآءَكُمْ (1)	اَوْ
اپنے مناسک (حج کے ارکان)	تو ذکر کرو	اللہ (کا)	جیسے ذکر کرنا تمہارا	اپنے باپ دادا (کا)	یا (بلکہ)

کرلو تو اللہ کا ذکر کرو جیسے اپنے باپ دادا کا ذکر کرتے تھے بلکہ

اَشَدَّ ذِكْرًا ؕ فَمِنَ النَّاسِ مَنْ يَّقُوْلُ رَبَّنَآ اٰتِنَا

اَشَدَّ	ذِكْرًا	فَمِنَ	النَّاسِ	مَنْ	يَّقُوْلُ	رَبَّنَآ	اٰتِنَا
اس سے زیادہ	ذکر	تو سے	لوگوں	جو	کہتا ہے	اے ہمارے رب	ہمیں دے

اس سے زیادہ (ذکر کرو) اور کوئی آدمی یوں کہتا ہے کہ اے ہمارے رب! ہمیں

فِى الدُّنْيَا وَمَا لَهٗ فِى الْاٰخِرَةِ مِنْ خَلَاقٍ ۝۲۰۰ وَ

فِى الدُّنْيَا (2)	وَ	مَا	لَهٗ	فِى الْاٰخِرَةِ	مِنْ	خَلَاقٍ ۝۲۰۰	وَ
دنیا میں	اور	نہیں	اس کے لئے	آخرت میں	سے	حصہ	اور

دنیا میں دیدے اور آخرت میں اس کا کچھ حصہ نہیں ○ اور

مِنْهُمْ مَّنْ يَّقُوْلُ رَبَّنَآ اٰتِنَا فِى الدُّنْيَا حَسَنَةً وَّ

مِنْهُمْ	مَّنْ	يَّقُوْلُ	رَبَّنَآ	اٰتِنَا	فِى الدُّنْيَا	حَسَنَةً	وَّ
ان میں سے	جو	کہتا ہے	اے ہمارے رب	ہمیں عطا فرما	دنیا میں	بھلائی	اور

کوئی یوں کہتا ہے کہ اے ہمارے رب! ہمیں دنیا میں بھلائی عطا فرما اور

فِى الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ ۝۲۰۱ اُولٰٓئِكَ

فِى الْاٰخِرَةِ	حَسَنَةً	وَّ	قِنَا	عَذَابَ النَّارِ ۝۲۰۱	اُولٰٓئِكَ
آخرت میں	بھلائی	اور	ہمیں بچا	آگ کے عذاب (سے)	یہ لوگ

ہمیں آخرت میں (بھی) بھلائی عطا فرما اور ہمیں دوزخ کے عذاب سے بچا ○ ان لوگوں

(1)... زمانہ جاہلیت میں اہل عرب حج کے بعد کعبہ کے قریب اپنے باپ دادا کے فضائل بیان کیا کرتے تھے۔ اسلام میں بتایا گیا کہ یہ شہرت و خود نمائی کی بیکار باتیں ہیں، اس کی بجائے ذوق و شوق کے ساتھ ذکرِ الٰہی کرو۔ (2)... یاد رہے کہ مومن اگر دنیا کی بہتری طلب کرتا ہے تو وہ بھی جائز ہے اور یہ طلبِ دنیا اگر دین کی تائید و تقویت کے لئے ہو تو یہ دعا بھی امورِ دین سے شمار ہوگی۔ لیکن یہ یاد رہے کہ آخرت کو اصلاً فراموش کرکے صرف دنیا مانگنا بہرحال مسلمان کے شایانِ شان نہیں۔

النصف

لَهُمْ نَصِيْبٌ مِّمَّا كَسَبُوْا ؕ وَ اللّٰهُ سَرِيْعُ الْحِسَابِ ﴿۲۰۲﴾

لَهُمْ	نَصِيْبٌ	مِّمَّا	كَسَبُوْا	وَ	اللّٰهُ	سَرِيْعُ الْحِسَابِ ﴿۲۰۲﴾
ان کے لئے	حصہ (ہے)	(ان اعمال) سے جو	انہوں نے کمائے	اور	اللہ	جلد حساب کرنے والا

کے لئے ان کے کمائے ہوئے اعمال سے حصہ ہے اور اللہ جلد حساب کرنے والا ہے ○

منیٰ میں ذکرِ الٰہی

وَ اذْكُرُوا اللّٰهَ فِیْۤ اَیَّامٍ مَّعْدُوْدٰتٍ ؕ فَمَنْ تَعَجَّلَ فِیْ

وَ	اذْكُرُوا	اللّٰهَ	فِیْۤ	اَیَّامٍ	مَّعْدُوْدٰتٍ (1)	فَمَنْ	تَعَجَّلَ	فِیْ
اور	ذکر کرو	اللہ (کا)	میں	دنوں	گنے ہوئے	پس جو	جلدی کرے	میں

اور گنتی کے دنوں میں اللہ کا ذکر کرو تو جو جلدی کرکے

یَوْمَیْنِ فَلَاۤ اِثْمَ عَلَیْهِ ۚ وَ مَنْ تَاَخَّرَ فَلَاۤ اِثْمَ عَلَیْهِ ۙ

یَوْمَیْنِ (2)	فَلَاۤ	اِثْمَ	عَلَیْهِ	وَ	مَنْ	تَاَخَّرَ	فَلَاۤ	اِثْمَ	عَلَیْهِ
دو دنوں	تو نہیں	گناہ	اس پر	اور	جو	پیچھے رہ جائے	تو نہیں	گناہ	اس پر

دو دن میں (منیٰ سے) چلا جائے اس پر کچھ گناہ نہیں اور جو پیچھے رہ جائے تو اس پر (بھی) کوئی گناہ نہیں۔

لِمَنِ اتَّقٰی ؕ وَ اتَّقُوا اللّٰهَ وَ اعْلَمُوْۤا اَنَّكُمْ اِلَیْهِ

لِمَنِ	اتَّقٰی	وَ	اتَّقُوا	اللّٰهَ	وَ	اعْلَمُوْۤا	اَنَّكُمْ	اِلَیْهِ
(اس) کے لئے جو	ڈرتا ہے	اور	ڈرو	اللہ (سے)	اور	جان لو	بیشک تم	اس کی طرف

(یہ بشارت) پرہیز گار کے لئے ہے اور اللہ سے ڈرتے رہو اور جان رکھو کہ تم اسی کی طرف

منافق کی چکنی چپڑی باتیں

تُحْشَرُوْنَ ﴿۲۰۳﴾ وَ مِنَ النَّاسِ مَنْ یُّعْجِبُكَ قَوْلُهٗ

تُحْشَرُوْنَ ﴿۲۰۳﴾	وَ	مِنَ	النَّاسِ	مَنْ	یُّعْجِبُكَ	قَوْلُهٗ
اٹھائے جاؤ گے	اور	سے	لوگوں	(کوئی وہ ہے) جو	اچھی لگتی ہے تمہیں	اس کی بات

اٹھائے جاؤ گے ○ اور لوگوں میں سے کوئی وہ ہے کہ دنیا کی زندگی میں

(1)... گنتی کے دنوں سے مراد ایام تشریق ہیں اور ذکر اللہ سے نمازوں کے بعد اور جمرات کی رمی کے وقت تکبیر کہنا مراد ہے اور آیت سے مراد یہ ہے کہ منیٰ میں قیام کے دوران اللہ تعالیٰ کے ذکر میں مشغول رہو۔ (2)... یہاں دو دنوں میں رمی کرکے چلے جانے سے مراد دس ذوالحجہ کے بعد دو دن ہیں، لہٰذا اگر کوئی شخص بارہ تاریخ کی رمی کرکے منیٰ سے واپس آجائے تو اس پر کوئی گناہ نہیں اگرچہ تیرہ کو رمی کرکے واپس آنا افضل ہے۔

فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَ يُشْهِدُ اللّٰهَ عَلٰى مَا فِيْ قَلْبِهٖ ۙ

فِيْ	الْحَيٰوةِ	الدُّنْيَا	وَ	يُشْهِدُ	اللّٰهَ	عَلٰى	مَا	فِيْ	قَلْبِهٖ
میں	زندگی	دنیا (کی)	اور	وہ گواہ بناتا ہے	اللہ (کو)	(اس) پر	جو	میں	اس کے دل

اس کی بات تمہیں بہت اچھی لگتی ہے اور وہ اپنے دل کی بات پر اللہ کو گواہ بناتا ہے

وَ هُوَ اَلَدُّ الْخِصَامِ ﴿۲۰۴﴾ وَ اِذَا تَوَلّٰى

وَ	هُوَ	اَلَدُّ	الْخِصَامِ ﴿۲۰۴﴾	وَ	اِذَا	تَوَلّٰى
اور (حالانکہ)	وہ	سب سے زیادہ جھگڑالو	جھگڑا کرنے والوں (میں)	اور	جب	پیٹھ پھیر کر جاتا ہے

حالانکہ وہ سب سے زیادہ جھگڑا کرنے والا ہے ○ اور جب پیٹھ پھیر کر جاتا ہے

سَعٰى فِي الْاَرْضِ لِيُفْسِدَ فِيْهَا وَ يُهْلِكَ

سَعٰى	فِي الْاَرْضِ	لِيُفْسِدَ (1)	فِيْهَا	وَ	يُهْلِكَ
(تو) کوشش کرتا ہے	زمین میں	تاکہ فساد کرے	اس میں	اور	برباد کرے، ہلاک کرے

تو کوشش کرتا ہے کہ زمین میں فساد پھیلائے اور

الْحَرْثَ وَ النَّسْلَ ؕ وَ اللّٰهُ لَا يُحِبُّ الْفَسَادَ ﴿۲۰۵﴾ وَ اِذَا قِيْلَ

الْحَرْثَ	وَ	النَّسْلَ	وَ	اللّٰهُ	لَا يُحِبُّ	الْفَسَادَ ﴿۲۰۵﴾	وَ	اِذَا	قِيْلَ
کھیتی	اور	مویشی	اور	اللہ	پسند نہیں کرتا	فساد	اور	جب	کہا جائے

کھیت اور مویشی ہلاک کرے اور اللہ فساد کو پسند نہیں کرتا ○ اور جب اس سے کہا جائے

لَهُ اتَّقِ اللّٰهَ اَخَذَتْهُ الْعِزَّةُ بِالْاِثْمِ فَحَسْبُهٗ

لَهُ	اتَّقِ	اللّٰهَ	اَخَذَتْهُ (2)	الْعِزَّةُ	بِالْاِثْمِ	فَحَسْبُهٗ
اس سے	ڈرو	اللہ (سے)	پکڑ لیتی ہے اسے	غیرت و حمیت، انانیت	گناہ کے ساتھ	تو کافی ہے اسے

کہ اللہ سے ڈرو تو اسے ضد مزید گناہ پر ابھارتی ہے تو ایسے کو جہنم

(1) ۔۔۔ یہاں آیات میں اگرچہ ایک خاص منافق کا تذکرہ ہے لیکن یہ آیت بہت سے لوگوں کو سمجھانے کے لئے کافی ہے۔ ہمارے معاشرے میں بھی بہت سے لوگ ایسے ہیں جن کی زبان بڑی میٹھی ہوتی، گفتگو بڑی نرمی سے کرتے اور بڑی عاجزی کا اظہار کرتے ہیں لیکن در پردہ دین کے مسائل میں، لوگوں میں یا خاندانوں میں فساد برپا کرتے اور ہلاکت و بربادی کا ذریعہ بنتے ہیں۔ (2) ۔۔۔ منافق آدمی کی ایک علامت یہ ہوتی ہے کہ اگر اسے سمجھایا جائے تو اپنی بات پر اڑ جاتا، دوسرے کی بات ماننا اپنے لئے توہین سمجھتا اور نصیحت کئے جانے کو اپنی عزت کا مسئلہ بنالیتا ہے۔ افسوس کہ ہمارے معاشرے میں بھی ایسے لوگوں کی بھرمار ہے۔

جَهَنَّمُ ؕ وَ لَبِئْسَ الْمِهَادُ (۲۰۶) وَ مِنَ النَّاسِ مَنْ یَّشْرِیْ

جَهَنَّمُ	وَ	لَبِئْسَ	الْمِهَادُ (۲۰۶)	وَ	مِنَ	النَّاسِ	مَنْ	یَّشْرِیْ
جہنم	اور	ضرور بہت برا	ٹھکانہ	اور	سے	لوگوں	(کوئی وہ ہے) جو	بیچ دیتا ہے

کافی ہے اور وہ ضرور بہت برا ٹھکانا ہے ○ اور لوگوں میں سے کوئی وہ ہے جو

نَفْسَهُ ابْتِغَآءَ مَرْضَاتِ اللّٰهِ ؕ وَ اللّٰهُ رَءُوْفٌۢ بِالْعِبَادِ (۲۰۷)

نَفْسَهُ	ابْتِغَآءَ	مَرْضَاتِ اللّٰهِ	وَ	اللّٰهُ	رَءُوْفٌ	بِالْعِبَادِ (۲۰۷)
اپنی جان	تلاش کرنے (کے لئے)	اللہ کی خوشنودیاں	اور	اللہ	بہت مہربان	بندوں پر

اللہ کی رضا تلاش کرنے کے لئے اپنی جان بیچ دیتا ہے اور اللہ بندوں پر بڑا مہربان ہے ○

یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا ادْخُلُوْا فِی السِّلْمِ كَآفَّةً ۪ وَ

یٰۤاَیُّهَا	الَّذِیْنَ	اٰمَنُوْا	ادْخُلُوْا	فِی	السِّلْمِ	كَآفَّةً (1)	وَ
اے	وہ لوگو جو	ایمان لائے	داخل ہو جاؤ	میں	اسلام	پورے پورے	اور

اے ایمان والو! اسلام میں پورے پورے داخل ہو جاؤ اور

لَا تَتَّبِعُوْا خُطُوٰتِ الشَّیْطٰنِ ؕ اِنَّهٗ لَكُمْ عَدُوٌّ مُّبِیْنٌ (۲۰۸)

لَا تَتَّبِعُوْا	خُطُوٰتِ الشَّیْطٰنِ	اِنَّهٗ	لَكُمْ	عَدُوٌّ	مُّبِیْنٌ (۲۰۸)
نہ پیروی کرو	شیطان کے قدموں (راستوں کی)	بیشک وہ	تمہارے لئے	دشمن (ہے)	کھلا، ظاہر

شیطان کے قدموں پر نہ چلو بیشک وہ تمہارا کھلا دشمن ہے ○

فَاِنْ زَلَلْتُمْ مِّنْۢ بَعْدِ مَا جَآءَتْكُمُ الْبَیِّنٰتُ

فَاِنْ	زَلَلْتُمْ (2)	مِّنْ	بَعْدِ	مَا	جَآءَتْكُمُ	الْبَیِّنٰتُ
پھر اگر	تم پھسل جاؤ، لغزش کھاؤ	سے	بعد	(اس کے) جو	آجائیں تمہارے پاس	روشن دلائل

اور اگر تم اپنے پاس روشن دلائل آجانے کے بعد بھی لغزش کھاؤ

رضائے الٰہی کے لئے جان بیچنا عظیم نیکی ہے

اسلامی احکام پر مکمل عمل کرنے کا حکم

واضح دلیلوں کے بعد اسلام سے دوری اختیار کرنا جرم ہے

(1) ...یاد رکھیں کہ داڑھی منڈوانا، مشرکوں کا سا لباس پہننا، اپنی معاشرت بے دینوں جیسی کرنا بھی سب ایمانی کمزوری کی علامت ہے۔ جب ہم مسلمان ہیں تو سیرت و صورت، ظاہر و باطن، عبادات و معاملات، رہن سہن، میل برتاؤ، زندگی و موت، تجارت و ملازمت سب میں اپنے دین پر عمل کرنا چاہئے۔ (2) ...اس سے مراد یہ ہے کہ اگر تم لوگ واضح دلیلوں کے باوجود اسلام میں مکمل داخل ہونے سے دور رہے اور اسلام کی راہ کے خلاف روش اختیار کرو تو یہ تمہارا سخت جرم ہو گا۔

دینِ اسلام چھوڑنے والے عذابِ الٰہی کے منتظر ہیں

فَاعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰهَ عَزِیْزٌ حَكِیْمٌ ﴿۲۰۹﴾ هَلْ یَنْظُرُوْنَ

فَاعْلَمُوْٓا	اَنَّ	اللّٰهَ	عَزِیْزٌ	حَكِیْمٌ ﴿۲۰۹﴾	هَلْ	یَنْظُرُوْنَ
تو جان لو	کہ، بیشک	اللہ	عزت والا، زبردست	حکمت والا	کیا (نہیں)	وہ انتظار کر رہے ہیں

تو جان لو کہ اللہ زبردست حکمت والا ہے ۞ لوگ تو اسی چیز کا انتظار کر رہے ہیں

اِلَّاۤ اَنْ یَّاْتِیَهُمُ اللّٰهُ فِیْ ظُلَلٍ مِّنَ الْغَمَامِ

اِلَّاۤ	اَنْ	یَّاْتِیَهُمُ	اللّٰهُ	فِیْ	ظُلَلٍ	مِّنَ	الْغَمَامِ
مگر	(اس کا) کہ	آئے ان کے پاس	اللہ (کا عذاب)	میں	سائبانوں	سے (کے)	بادلوں

کہ بادلوں کے سایوں میں ان کے پاس اللہ کا عذاب

وَ الْمَلٰٓىٕكَةُ وَ قُضِیَ الْاَمْرُؕ وَ اِلَى اللّٰهِ تُرْجَعُ

وَ	الْمَلٰٓىٕكَةُ	وَ	قُضِیَ	الْاَمْرُ	وَ	اِلَى	اللّٰهِ	تُرْجَعُ
اور	فرشتے (آجائیں)	اور	پورا کر دیا جائے	کام	اور	کی طرف	اللہ	لوٹائے جاتے ہیں

اور فرشتے آجائیں اور فیصلہ کر دیا جائے اور اللہ ہی کی طرف سب کام

بنی اسرائیل سے روشن نشانیوں کے بارے میں سوال

الْاُمُوْرُ ﴿۲۱۰﴾ ع سَلْ بَنِیْۤ اِسْرَآءِیْلَ كَمْ اٰتَیْنٰهُمْ مِّنْ

الْاُمُوْرُ ﴿۲۱۰﴾	سَلْ (1)	بَنِیْۤ اِسْرَآءِیْلَ	كَمْ	اٰتَیْنٰهُمْ	مِّنْ
سب کام	پوچھو	بنی اسرائیل، اولادِ یعقوب (سے)	کتنی	ہم نے دیں انہیں	سے

لوٹائے جاتے ہیں ۞ بنی اسرائیل سے پوچھو کہ ہم نے انہیں کتنی

نعمتِ الٰہی تبدیل کرنے والوں کو تنبیہ

اٰیَةٍۭ بَیِّنَةٍؕ وَ مَنْ یُّبَدِّلْ نِعْمَةَ اللّٰهِ مِنْۢ بَعْدِ

اٰیَةٍ	بَیِّنَةٍ	وَ	مَنْ	یُّبَدِّلْ	نِعْمَةَ اللّٰهِ (2)	مِنْ	بَعْدِ
نشانی	روشن	اور	جو	بدل دے، تبدیل کر دے	اللہ کی نعمت	سے	بعد (اس کے)

روشن نشانیاں دیں اور جو اللہ کی نعمت کو اپنے پاس آنے کے بعد

(1) یاد رہے کہ بنی اسرائیل سے روشن نشانیوں کے بارے میں پوچھنا حقیقت میں انہیں سمجھانے کے لئے اور ان کی اپنی نافرمانیوں کے باوجود اللہ تعالیٰ کی مہربانیوں کا ان سے اقرار کرانے کے لئے ہے۔

(2) اللہ تعالیٰ کی نعمت سے آیاتِ الٰہیہ مراد ہیں جو ہدایت کا سبب ہیں اور ان کی بدولت گمراہی سے نجات حاصل ہوتی ہے، انہی میں سے وہ آیات ہیں جن میں نبی کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی نعت و صفت اور آپ کی نبوت و رسالت کا بیان ہے اور یہود و نصاریٰ کا اپنی کتابوں میں تحریف کرنا اس نعمت کو تبدیل کرنا ہے۔

کافروں کے لئے دنیوی زندگی کو خوشنما بنایا جانا اور بروزِ قیامت مسلمانوں کا کافروں سے بلند و بالا ہونا

مَا جَآءَتْهُ فَاِنَّ اللّٰهَ شَدِیْدُ الْعِقَابِ ﴿۲۱۱﴾ زُیِّنَ

مَا	جَآءَتْهُ	فَاِنَّ	اللّٰهَ	شَدِیْدُ الْعِقَابِ ﴿۲۱۱﴾	زُیِّنَ
جو	آئے اس کے پاس	تو بیشک	اللہ	سخت عذاب دینے والا (ہے)	مزین کر دی گئی، خوشنما بنادی گئی

بدل دے تو بیشک اللہ کا عذاب سخت ہے ○ کافروں کی نگاہ میں

لِلَّذِیْنَ كَفَرُوا الْحَیٰوةُ الدُّنْیَا وَ یَسْخَرُوْنَ مِنَ

لِلَّذِیْنَ	كَفَرُوْا[1]	الْحَیٰوةُ	الدُّنْیَا	وَ	یَسْخَرُوْنَ	مِنَ
ان لوگوں کے لئے جو (جنہوں نے)	کفر کیا	زندگی	دنیا (کی)	اور	وہ مذاق اڑاتے ہیں	سے

دنیا کی زندگی کو خوشنما بنادیا گیا اور وہ مسلمانوں پر

الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا ۘ وَ الَّذِیْنَ اتَّقَوْا فَوْقَهُمْ

الَّذِیْنَ	اٰمَنُوْا[2]	وَ	الَّذِیْنَ	اتَّقَوْا	فَوْقَهُمْ
ان لوگوں کا جو	ایمان لائے	اور	وہ لوگ جو	ڈرے، پرہیزگار بنے	ان (کافروں) سے اوپر (ہوں گے)

ہنستے ہیں اور (اللہ سے) ڈرنے والے قیامت کے دن ان کافروں سے

یَوْمَ الْقِیٰمَةِ ؕ وَ اللّٰهُ یَرْزُقُ مَنْ یَّشَآءُ بِغَیْرِ حِسَابٍ ﴿۲۱۲﴾ كَانَ النَّاسُ

یَوْمَ الْقِیٰمَةِ	وَ	اللّٰهُ	یَرْزُقُ	مَنْ	یَّشَآءُ	بِغَیْرِ حِسَابٍ ﴿۲۱۲﴾	كَانَ	النَّاسُ
قیامت کے دن	اور	اللہ	رزق دیتا ہے	جسے	وہ چاہے	حساب کے بغیر	تھے	تمام لوگ

اوپر ہوں گے اور اللہ جسے چاہتا ہے بے حساب رزق عطا فرماتا ہے ○ تمام لوگ

انبیاء عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی ہدایت آجانے کے بعد لوگوں کا اختلاف، اس کی وجہ اور مسلمانوں کو حق بات کی ہدایت

اُمَّةً وَّاحِدَةً ۫ فَبَعَثَ اللّٰهُ النَّبِیّٖنَ مُبَشِّرِیْنَ وَ مُنْذِرِیْنَ

اُمَّةً	وَّاحِدَةً	فَبَعَثَ	اللّٰهُ	النَّبِیّٖنَ	مُبَشِّرِیْنَ	وَ	مُنْذِرِیْنَ
امت	ایک	تو بھیجا	اللہ (نے)	نبیوں (کو)	خوشخبری دینے والے	اور	ڈرانے والے

ایک دین پر تھے تو اللہ نے انبیاء بھیجے خوشخبری دیتے ہوئے اور ڈر سناتے ہوئے

وقف لازم

(1)... کافروں کے لئے دنیا کی زندگی آراستہ کر دیئے جانے سے مراد یہ ہے کہ انہیں یہی زندگی پسند ہے، وہ اسی کی قدر کرتے اور اسی پر مرتے ہیں۔ یاد رہے دنیا کی زندگی وہ ہے جو نفس کی خواہشات میں صرف ہو اور جو توشۂ آخرت جمع کرنے میں خرچ ہو وہ بفضلہ تعالیٰ دینی زندگی ہے۔ (2)... اس سے یہ بھی معلوم ہوا کہ غریب مسلمانوں کا مذاق اڑانا یا کسی مومن کو ذلیل یا کمینہ جاننا کافروں کا طریقہ ہے۔ لہٰذا فاسق و کافر اگرچہ مالدار ہو عزت والا نہیں ہے جبکہ مومن اگرچہ غریب ہو اور کسی بھی قوم سے ہو عزت والا ہے بشرطیکہ متقی ہو۔

وَ اَنْزَلَ مَعَهُمُ الْكِتٰبَ بِالْحَقِّ لِیَحْكُمَ

وَ	اَنْزَلَ	مَعَهُمُ	الْكِتٰبَ	بِالْحَقِّ	لِیَحْكُمَ
اور	اس نے نازل کی، اتاری	ان کے ساتھ	کتاب	حق کے ساتھ (سچی)	تاکہ وہ فیصلہ کردے

اور ان کے ساتھ سچی کتاب اتاری تاکہ وہ

بَیْنَ النَّاسِ فِیْمَا اخْتَلَفُوْا فِیْهِ ؕ وَ مَا اخْتَلَفَ

بَیْنَ النَّاسِ	فِیْمَا	اخْتَلَفُوْا	فِیْهِ	وَ	مَا اخْتَلَفَ
لوگوں کے درمیان	میں جس	انہوں نے اختلاف کیا	اس میں	اور	نہیں اختلاف کیا

لوگوں کے درمیان ان کے اختلافات میں فیصلہ کردے اور جن لوگوں کو

فِیْهِ اِلَّا الَّذِیْنَ اُوْتُوْهُ مِنْۢ بَعْدِ مَا

فِیْهِ	اِلَّا	الَّذِیْنَ	اُوْتُوْهُ	مِنْ	بَعْدِ	مَا
اس (کتاب) میں	مگر	ان لوگوں نے جو	جنہیں دی گئی وہ (کتاب)	سے	(اس کے) بعد	جو

کتاب دی گئی انہوں نے ہی اپنے باہمی بغض وحسد کی وجہ سے کتاب میں اختلاف کیا

جَآءَتْهُمُ الْبَیِّنٰتُ بَغْیًۢا بَیْنَهُمْ ۚ فَهَدَى اللّٰهُ

جَآءَتْهُمُ	الْبَیِّنٰتُ	بَغْیًا	بَیْنَهُمْ	فَهَدٰی	اللّٰهُ
آگئے ان کے پاس	روشن احکام	سرکشی (کی وجہ سے)	اپنے درمیان	تو ہدایت دی	اللہ (نے)

(یہ اختلاف) اس کے بعد (کیا) کہ ان کے پاس روشن احکام آچکے تھے تو اللہ نے

الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لِمَا اخْتَلَفُوْا فِیْهِ مِنَ الْحَقِّ

الَّذِیْنَ	اٰمَنُوْا	لِمَا	اخْتَلَفُوْا (1)	فِیْهِ	مِنَ	الْحَقِّ
ان لوگوں کو جو	ایمان لائے	(اس بات) کی جو	انہوں نے اختلاف کیا	اس میں	سے	حق

ایمان والوں کو اپنے حکم سے اُس حق بات کی ہدایت دی جس میں لوگ جھگڑ

(1)... نفس اختلاف مذموم نہیں لیکن اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے احکام سے اختلاف کرنا نیز حق واضح ہوجانے کے باوجود اختلاف کرنا غلط ہے۔

بِاِذْنِهٖ ؕ وَ اللّٰهُ يَهْدِيْ مَنْ يَّشَآءُ اِلٰى صِرَاطٍ

بِاِذْنِهٖ	وَ	اللّٰهُ	يَهْدِيْ	مَنْ	يَّشَآءُ	اِلٰى	صِرَاطٍ
اپنی اجازت، حکم سے	اور	اللہ	ہدایت دیتا ہے	جسے	وہ چاہے	کی طرف	راستے

رہے تھے اور اللہ جسے چاہتا ہے سیدھی راہ دکھاتا

مُّسْتَقِيْمٍ ﴿۲۱۳﴾ اَمْ حَسِبْتُمْ اَنْ تَدْخُلُوا الْجَنَّةَ وَ لَمَّا

مُّسْتَقِيْمٍ ﴿۲۱۳﴾	اَمْ	حَسِبْتُمْ (1)	اَنْ	تَدْخُلُوا	الْجَنَّةَ	وَ	لَمَّا
سیدھے	کیا	تم نے گمان کیا	کہ	داخل ہو جاؤ گے	جنت (میں)	اور (حالانکہ)	ابھی نہیں

ہے ○ کیا تمہارا یہ گمان ہے کہ جنت میں داخل ہو جاؤ گے حالانکہ ابھی

يَاْتِكُمْ مَّثَلُ الَّذِيْنَ خَلَوْا مِنْ قَبْلِكُمْ ؕ مَسَّتْهُمُ

يَاْتِكُمْ	مَّثَلُ	الَّذِيْنَ	خَلَوْا	مِنْ	قَبْلِكُمْ	مَسَّتْهُمُ
آئی تمہارے اوپر	مثل، حالت	ان لوگوں کی جو	گزر گئے	سے	تم سے پہلے	پہنچی انہیں

تم پر پہلے لوگوں جیسی حالت نہ آئی۔ انہیں

الْبَاْسَآءُ وَ الضَّرَّآءُ وَ زُلْزِلُوْا حَتّٰى يَقُوْلَ الرَّسُوْلُ

الْبَاْسَآءُ	وَ	الضَّرَّآءُ	وَ	زُلْزِلُوْا (2)	حَتّٰى	يَقُوْلَ	الرَّسُوْلُ
سختی	اور	شدت	اور	انہیں زور سے ہلا دیا گیا	یہاں تک کہ	کہنے لگا	رسول

سختی اور شدت پہنچی اور انہیں زور سے ہلا ڈالا گیا یہاں تک کہ رسول

وَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مَعَهٗ مَتٰى نَصْرُ اللّٰهِ ؕ اَلَاۤ اِنَّ

وَ	الَّذِيْنَ	اٰمَنُوْا	مَعَهٗ	مَتٰى	نَصْرُ اللّٰهِ	اَلَاۤ	اِنَّ
اور	وہ لوگ جو	ایمان والے	اس کے ساتھ	کب	اللہ کی مدد (آئے گی)	سن لو، خبردار	بیشک

اور اس کے ساتھ ایمان والے کہہ اٹھے: اللہ کی مدد کب آئے گی؟ سن لو! بیشک

مسلمانوں کا امتحان اور سابقہ امتوں کی تکلیف و شدت کا بیان

(1) ... یہ آیت غزوۂ احزاب کے متعلق نازل ہوئی جہاں مسلمانوں کو سردی اور بھوک وغیرہ کی سخت تکلیفیں پہنچی تھیں۔ اس میں انہیں صبر کی تلقین فرمائی گئی اور بتایا گیا کہ راہِ خدا میں تکالیف برداشت کرنا ہمیشہ سے خاصانِ خدا کا معمول رہا ہے۔ (2) ... سابقہ امتوں کی تکلیف و شدت اس انتہا کو پہنچ گئی کہ فرمانبردار مومن بھی مدد طلب کرنے میں جلدی کرنے لگے اور اللہ تعالیٰ کے رسولوں نے بھی اپنی امت کے اصرار پر فریاد کی حالانکہ رسول اور ان کے اصحاب بڑے صابر ہوتے ہیں لیکن ان انتہائی مصیبتوں کے باوجود وہ لوگ اپنے دین پر قائم رہے اور کوئی مصیبت ان کا حال متغیر نہ کر سکی۔

راہِ خدا میں نفلی صدقہ کرنے کی کیفیت، مقدار اور اس کا مصرف

نَصْرَ اللّٰهِ قَرِيْبٌ ﴿۲۱۴﴾ يَسْـَٔلُوْنَكَ مَاذَا يُنْفِقُوْنَ ۗ قُلْ مَاۤ اَنْفَقْتُمْ

نَصْرَ اللّٰهِ	قَرِيْبٌ ﴿۲۱۴﴾ (1)	يَسْـَٔلُوْنَكَ	مَاذَا	يُنْفِقُوْنَ	قُلْ	مَاۤ	اَنْفَقْتُمْ
اللہ کی مدد	قریب (ہے)	وہ سوال کرتے ہیں تم سے	کیا	خرچ کریں	تم کہو	جو	تم خرچ کرو

اللہ کی مدد قریب ہے ○ آپ سے سوال کرتے ہیں کیا خرچ کریں؟ تم فرماؤ: جو کچھ

مِّنْ خَيْرٍ فَلِلْوَالِدَيْنِ وَالْاَقْرَبِيْنَ وَالْيَتٰمٰى وَ

مِّنْ	خَيْرٍ	فَلِلْوَالِدَيْنِ (2)	وَ	الْاَقْرَبِيْنَ	وَ	الْيَتٰمٰى	وَ
سے	نیکی (کچھ مال)	تو ماں باپ کے لئے	اور	قریبی رشتہ داروں	اور	یتیموں	اور

مال نیکی میں خرچ کرو تو وہ ماں باپ اور قریب کے رشتہ داروں اور یتیموں اور

الْمَسٰكِيْنِ وَابْنِ السَّبِيْلِ ۗ وَمَا تَفْعَلُوْا مِنْ خَيْرٍ

الْمَسٰكِيْنِ	وَ	ابْنِ السَّبِيْلِ	وَ	مَا	تَفْعَلُوْا	مِنْ	خَيْرٍ
مسکینوں	اور	راستے کے بیٹے (مسافر کے لئے ہے)	اور	جو	تم کروگے	سے	بھلائی

محتاجوں اور مسافر کے لئے ہے اور تم جو بھلائی کرو

جہاد کی فرضیت اور مسلمانوں کو نصیحت

فَاِنَّ اللّٰهَ بِهٖ عَلِيْمٌ ﴿۲۱۵﴾ كُتِبَ عَلَيْكُمُ الْقِتَالُ

فَاِنَّ	اللّٰهَ	بِهٖ	عَلِيْمٌ ﴿۲۱۵﴾	كُتِبَ	عَلَيْكُمُ	الْقِتَالُ
تو بیشک	اللہ	اس کو	جاننے والا (ہے)	لکھ دیا گیا، فرض کیا گیا	تمہارے اوپر	(راہِ خدا میں) لڑنا

بیشک اللہ اسے جانتا ہے ○ تم پر جہاد فرض کیا گیا ہے

وَهُوَ كُرْهٌ لَّكُمْ ۚ وَعَسٰۤى اَنْ تَكْرَهُوْا شَيْــٴًـا

وَ	هُوَ	كُرْهٌ	لَّكُمْ	وَ	عَسٰۤى	اَنْ	تَكْرَهُوْا	شَيْــٴًـا
اور (حالانکہ)	وہ	ناگوار	تمہارے لئے (تمہیں)	اور	قریب ہے	کہ	تم ناپسند کرو	کوئی چیز

حالانکہ وہ تمہیں ناگوار ہے اور قریب ہے کہ کوئی بات تمہیں ناپسند ہو

(1)...... رسولوں کی فریاد پر بارگاہِ الٰہی سے جواب ملا کہ سن لو: بیشک اللہ تعالیٰ کی مدد قریب ہے۔ اس جواب سے انہیں تسلی دی گئی اور یہی تسلی حضور اکرم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے صحابہ کرام رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُم کو دی گئی۔ اس آیت میں مبلغین، نئے مسلمان ہونے والوں اور نیکی کا ماحول اپنانے والوں کے لئے تسلی اور بشارت ہے۔

(2)...... اس آیت میں صدقہ نافلہ کا بیان ہے۔ ماں باپ کو زکوٰۃ اور صدقاتِ واجبہ دینا جائز نہیں۔

ع ۲۶

وَّهُوَ خَيْرٌ لَّكُمْ ۚ وَعَسٰۤى اَنْ تُحِبُّوْا شَيْـًٔا

وَّ	هُوَ	خَيْرٌ	لَّكُمْ	وَ	عَسٰۤى	اَنْ	تُحِبُّوْا	شَيْـًٔا
اور (حالانکہ)	وہ	بہتر (ہو)	تمہارے لئے	اور	قریب ہے	کہ	تمہیں پسند آئے	کوئی چیز

حالانکہ وہ تمہارے حق میں بہتر ہو اور قریب ہے کہ کوئی بات تمہیں پسند آئے

وَّهُوَ شَرٌّ لَّكُمْ ؕ وَاللّٰهُ يَعْلَمُ وَاَنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ ﴿۲۱۶﴾

وَّ	هُوَ	شَرٌّ	لَّكُمْ (1)	وَ	اللّٰهُ	يَعْلَمُ	وَ	اَنْتُمْ	لَا تَعْلَمُوْنَ ﴿۲۱۶﴾
اور (حالانکہ)	وہ	بری (ہو)	تمہارے لئے	اور	اللہ	جانتا ہے	اور	تم	نہیں جانتے

حالانکہ وہ تمہارے حق میں بری ہو اور اللہ جانتا ہے اور تم نہیں جانتے ○

ماہِ حرام میں جہاد کرنے کی صورت

يَسْـَٔلُوْنَكَ عَنِ الشَّهْرِ الْحَرَامِ قِتَالٍ فِيْهِ ؕ قُلْ قِتَالٌ

يَسْـَٔلُوْنَكَ	عَنِ	الشَّهْرِ	الْحَرَامِ	قِتَالٍ	فِيْهِ	قُلْ	قِتَالٌ
وہ پوچھتے ہیں تم سے	سے، کے بارے	مہینے	حرمت والے	لڑنا	اس میں	تم کہو	لڑنا

آپ سے ماہِ حرام میں جہاد کرنے کے بارے میں سوال کرتے ہیں، تم فرماؤ: اس مہینے میں

فِيْهِ كَبِيْرٌ ؕ وَصَدٌّ عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَكُفْرٌۢ بِهٖ

فِيْهِ	كَبِيْرٌ	وَ	صَدٌّ	عَنْ	سَبِيْلِ اللّٰهِ	وَ	كُفْرٌۢ	بِهٖ
اس (مہینے) میں	بڑا (گناہ ہے)	اور	روکنا	سے	اللہ کی راہ	اور	کفر کرنا	اس کے ساتھ

لڑنا بڑا گناہ ہے اور اللہ کی راہ سے روکنا اور اس پر ایمان نہ لانا

وَالْمَسْجِدِ الْحَرَامِ ۗ وَاِخْرَاجُ اَهْلِهٖ مِنْهُ اَكْبَرُ

وَ	الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ	وَ	اِخْرَاجُ	اَهْلِهٖ	مِنْهُ (2)	اَكْبَرُ
اور	مسجدِ حرام (سے روکنا)	اور	نکالنا	اس کے رہائشیوں (کو)	اس سے	زیادہ بڑا (گناہ ہے)

اور مسجد حرام سے روکنا اور اس کے رہنے والوں کو وہاں سے نکال دینا اللہ کے نزدیک اس سے بھی زیادہ بڑا

(1)...... کسی چیز کے اچھا یا برا ہونے کا مدار ہر جگہ اپنی سوچ پر نہیں بلکہ اللہ تعالیٰ کے حکم پر رکھنا چاہئے۔ اللہ تعالیٰ نے جس چیز کا حکم دیا وہ بہر حال ہمارے لئے بہتر ہے اور جس سے منع فرمایا وہ بہر حال ہمارے لئے بہتر نہیں ہے۔ (2)...... اس سے معلوم ہوا کہ خود بڑے بڑے عیبوں میں مبتلا ہونے کے باوجود خود کو دیکھنے کی بجائے دوسروں پر طعن کرنا کافروں کا طریقہ ہے۔ یہ بیماری ہمارے ہاں بھی عام ہے کہ لوگ ساری دنیا کی برائیاں اور خامیاں بیان کرتے ہیں اور خود اس سے بڑھ کر عیبوں کی گندگی سے آلودہ ہوتے ہیں۔

عِنْدَ اللّٰهِ ۚ وَالْفِتْنَةُ اَكْبَرُ مِنَ الْقَتْلِ ۗ وَلَا يَزَالُوْنَ

عِنْدَ اللّٰهِ	وَ	الْفِتْنَةُ	اَكْبَرُ	مِنَ	الْقَتْلِ	وَ	لَا يَزَالُوْنَ (1)
اللہ کے نزدیک	اور	فتنہ، فساد	زیادہ بڑا (جرم) ہے	سے	قتل	اور	وہ ہمیشہ رہیں گے

گناہ ہے اور فتنہ قتل سے بڑا جرم ہے اور وہ ہمیشہ

يُقَاتِلُوْنَكُمْ حَتّٰى يَرُدُّوْكُمْ عَنْ دِيْنِكُمْ اِنِ

يُقَاتِلُوْنَكُمْ	حَتّٰى	يَرُدُّوْكُمْ	عَنْ	دِيْنِكُمْ	اِنِ
لڑتے تم سے	یہاں تک کہ	لوٹا دیں، پھیر دیں تمہیں	سے	تمہارے دین	اگر

تم سے لڑتے رہیں گے یہاں تک کہ اگر ان سے ہوسکے تو تمہیں تمہارے دین سے

اسْتَطَاعُوْا ۗ وَمَنْ يَّرْتَدِدْ مِنْكُمْ عَنْ دِيْنِهٖ فَيَمُتْ

اسْتَطَاعُوْا	وَ	مَنْ	يَّرْتَدِدْ (2)	مِنْكُمْ	عَنْ	دِيْنِهٖ	فَيَمُتْ
انہیں قوت ملے	اور	جو	پھر جائے، مرتد ہو جائے	تم میں سے	سے	اپنے دین	پھر وہ مرجائے

پھیر دیں اور تم میں جو کوئی اپنے دین سے مرتد ہو جائے پھر کافر ہی

مرتد ہونے کی حالت میں مرنے والے کی سزا کا بیان

وَهُوَ كَافِرٌ فَاُولٰٓئِكَ حَبِطَتْ اَعْمَالُهُمْ فِي الدُّنْيَا

وَ	هُوَ	كَافِرٌ	فَاُولٰٓئِكَ	حَبِطَتْ	اَعْمَالُهُمْ	فِي	الدُّنْيَا
اور (حالانکہ)	وہ	کافر (ہو)	تو یہ لوگ	برباد ہوگئے	ان کے اعمال	میں	دنیا

مرجائے تو ان لوگوں کے تمام اعمال دنیا و آخرت میں برباد

وَالْاٰخِرَةِ ۚ وَاُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ النَّارِ ۚ هُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ ﴿۲۱۷﴾

وَ	الْاٰخِرَةِ	وَ	اُولٰٓئِكَ	اَصْحٰبُ النَّارِ	هُمْ	فِيْهَا	خٰلِدُوْنَ ﴿۲۱۷﴾
اور	آخرت	اور	یہ لوگ	آگ والے (ہیں)	وہ	اس میں	ہمیشہ رہنے والے

ہوگئے اور وہ دوزخ والے ہیں وہ اس میں ہمیشہ رہیں گے ○

(1)...اس آیت میں خبر دی گئی کہ کفار مسلمانوں سے ہمیشہ عداوت رکھیں گے اور جہاں تک ممکن ہوگا وہ مسلمانوں کو دین سے منحرف کرنے کی کوشش کرتے رہیں گے، چنانچہ آج بھی کفار کی ہزاروں تنظیمیں نت نئے طریقوں سے مسلمانوں کو اسلام سے پھیرنے اور ان کی اخلاقیات تباہ کر کے ان کا ایمان کمزور کرنے میں لگی ہوئی ہیں۔ (2)...یاد رکھیں کہ مرتد ہونا بہت سخت جرم ہے، افسوس کہ آج کل مسلمانوں کی اکثریت دین کے بنیادی عقائد سے لاعلم ہے، غمی و خوشی کے مختلف مواقع پر ان میں کفریہ جملوں کی بھرمار ہے۔

ایمان، ہجرت اور جہاد جیسے اعمال کرنے والے بھی رحمتِ الٰہی کے امیدوار رہیں

اِنَّ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَ الَّذِیْنَ هَاجَرُوْا وَ جٰهَدُوْا

اِنَّ	الَّذِیْنَ	اٰمَنُوْا	وَ	الَّذِیْنَ	هَاجَرُوْا	وَ	جٰهَدُوْا
بیشک	وہ لوگ جو	ایمان لائے	اور	وہ لوگ جو (جنہوں نے)	ہجرت کی	اور	جہاد کیا

بیشک وہ لوگ جو ایمان لائے اور وہ جنہوں نے اللہ کے لئے اپنے گھر بار چھوڑ دیے اور

فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ ۙ اُولٰٓىٕكَ یَرْجُوْنَ رَحْمَتَ اللّٰهِ ؕ وَ اللّٰهُ غَفُوْرٌ

فِیْ	سَبِیْلِ اللّٰهِ	اُولٰٓىٕكَ	یَرْجُوْنَ [1]	رَحْمَتَ اللّٰهِ	وَ	اللّٰهُ	غَفُوْرٌ
میں	اللہ کی راہ	یہ لوگ	امید رکھتے ہیں	اللہ کی رحمت (کی)	اور	اللہ	بخشنے والا

اللہ کی راہ میں جہاد کیا وہ رحمتِ الٰہی کے امیدوار ہیں اور اللہ بخشنے والا

شراب اور جوئے کی حرمت

رَّحِیْمٌ ﴿۲۱۸﴾ یَسْــٴَـلُوْنَكَ عَنِ الْخَمْرِ وَ الْمَیْسِرِ ؕ قُلْ

رَّحِیْمٌ ﴿۲۱۸﴾	یَسْــٴَـلُوْنَكَ	عَنِ	الْخَمْرِ	وَ	الْمَیْسِرِ [2]	قُلْ
مہربان	وہ سوال کرتے ہیں تم سے	سے، کے بارے	شراب	اور	جوئے	تم کہو

مہربان ہے ○ آپ سے شراب اور جوئے کے متعلق سوال کرتے ہیں۔ تم فرمادو:

فِیْهِمَاۤ اِثْمٌ كَبِیْرٌ وَّ مَنَافِعُ لِلنَّاسِ٘ وَ اِثْمُهُمَاۤ

فِیْهِمَاۤ	اِثْمٌ	كَبِیْرٌ	وَّ	مَنَافِعُ	لِلنَّاسِ	وَ	اِثْمُهُمَاۤ
ان دونوں میں	گناہ	بڑا	اور	(دنیوی) فائدے، منافع	لوگوں کے لئے	اور	ان کا گناہ

ان دونوں میں کبیرہ گناہ ہے اور لوگوں کے لئے کچھ دنیوی منافع بھی ہیں اور ان کا گناہ

صدقے کی مقدار کا بیان

اَكْبَرُ مِنْ نَّفْعِهِمَا ؕ وَ یَسْــٴَـلُوْنَكَ مَا ذَا یُنْفِقُوْنَ ؕ۬ قُلِ

اَكْبَرُ	مِنْ	نَّفْعِهِمَا	وَ	یَسْــٴَـلُوْنَكَ	مَا ذَا	یُنْفِقُوْنَ	قُلِ
زیادہ بڑا ہے	سے	ان کے فائدے، نفع	اور	وہ پوچھتے ہیں تم سے	کیا	خرچ کریں	تم کہو

ان کے نفع سے زیادہ بڑا ہے۔ آپ سے سوال کرتے ہیں کہ (اللہ کی راہ میں) کیا خرچ کریں؟ تم فرماؤ:

1۔۔۔ اس سے معلوم ہوا کہ عمل کرنے سے اللہ تعالیٰ پر اجر دینا واجب نہیں ہو جاتا بلکہ ثواب دینا محض اللہ تعالیٰ کا فضل ہے۔

2۔۔۔ شراب اور جوئے سے متعلق تفصیلی معلومات حاصل کرنے کے لئے تفسیر صراط الجنان، ج 1، ص 336 کا مطالعہ فرمائیں۔

الْعَفْوَؕ كَذٰلِكَ یُبَیِّنُ اللّٰهُ لَكُمُ الْاٰیٰتِ لَعَلَّكُمْ

الْعَفْوَ	كَذٰلِكَ	یُبَیِّنُ	اللّٰهُ	لَكُمُ	الْاٰیٰتِ	لَعَلَّكُمْ
بچاہوا مال	اسی طرح	بیان فرماتا ہے	اللہ	تم سے	آیتیں	تاکہ تم

جو زائد بچے۔ اسی طرح اللہ تم سے آیتیں بیان فرماتا ہے تاکہ تم

تَتَفَكَّرُوْنَ ﴿۲۱۹﴾ فِی الدُّنْیَا وَ الْاٰخِرَةِؕ وَ یَسْــٴَـلُوْنَكَ عَنِ

تَتَفَكَّرُوْنَ ﴿۲۱۹﴾	فِی	الدُّنْیَا	وَ	الْاٰخِرَةِ	وَ	یَسْــٴَـلُوْنَكَ	عَنِ
غور و فکر کرو	میں	دنیا	اور	آخرت	اور	وہ پوچھتے ہیں تم سے	سے، کے بارے

غور و فکر کرو ○ دنیا اور آخرت کے کاموں میں (غور و فکر کر لیا کرو) اور تم سے یتیموں کا مسئلہ

یتیموں کا مال اچھے طریقے سے ملانے کا شرعی حکم

الْیَتٰمٰىؕ قُلْ اِصْلَاحٌ لَّهُمْ خَیْرٌؕ وَ اِنْ تُخَالِطُوْهُمْ

الْیَتٰمٰى	قُلْ	اِصْلَاحٌ (1)	لَّهُمْ	خَیْرٌ	وَ	اِنْ	تُخَالِطُوْهُمْ
یتیموں	تم کہو	بھلا کرنا	ان کا	بہتر (ہے)	اور	اگر	تم ملالو انہیں (ان کے ساتھ اپنا خرچ)

پوچھتے ہیں۔ تم فرماؤ: ان کا بھلا کرنا بہتر ہے اور اگر ان کے ساتھ اپنا خرچ ملالو

فَاِخْوَانُكُمْؕ وَ اللّٰهُ یَعْلَمُ الْمُفْسِدَ مِنَ الْمُصْلِحِؕ

فَاِخْوَانُكُمْ	وَ	اللّٰهُ	یَعْلَمُ (2)	الْمُفْسِدَ	مِنَ	الْمُصْلِحِ
تو (وہ) تمہارے بھائی (ہیں)	اور	اللہ	جانتا ہے	فساد کرنے والے (کو)	سے	اصلاح کرنے والے

تو وہ تمہارے بھائی ہیں اور اللہ بگاڑنے والے کو سنوارنے والے سے جدا خوب جانتا ہے

وَ لَوْ شَآءَ اللّٰهُ لَاَعْنَتَكُمْؕ اِنَّ اللّٰهَ عَزِیْزٌ

وَ	لَوْ	شَآءَ	اللّٰهُ	لَاَعْنَتَكُمْ	اِنَّ	اللّٰهَ	عَزِیْزٌ
اور	اگر	چاہتا	اللہ	ضرور مشقت میں ڈال دیتا تمہیں	بیشک	اللہ	عزت والا، زبردست

اور اگر اللہ چاہتا تو تمہیں مشقت میں ڈال دیتا۔ بیشک اللہ زبردست

(1)۔۔۔ اگرچہ اس آیت کا نزول یتیموں کی مالی اصلاح کے بارے میں ہوا مگر اصلاح کے لفظ میں ساری مصلحتیں داخل ہیں۔ یتیموں کے اخلاق، اعمال، تربیت، تعلیم سب کی اصلاح کرنی چاہئے۔ یوں سمجھیں کہ یتیم ساری مسلم قوم کے لئے اولاد کی طرح ہیں۔ (2)۔۔۔ یہ فرمان نہایت جامع ہے اور زندگی کے ہزاروں شعبوں کے لاکھوں معاملات میں رہنمائی کے لئے کافی ہے، کہ جہاں ایک ہی چیز میں اچھی اور بری دونوں نیتیں ممکن ہیں وہاں دوسرے لوگ اگرچہ بری نیت کو نہ جانتے ہوں لیکن اللہ تعالیٰ تو جانتا ہے۔

مشرک عورت اور مشرک مرد سے نکاح ناجائز ہے

حَكِیْمٌ ﴿۲۲۰﴾ وَ لَا تَنْكِحُوا الْمُشْرِكٰتِ حَتّٰى یُؤْمِنَّ ؕ وَ

حَكِیْمٌ ﴿۲۲۰﴾	وَ	لَا تَنْكِحُوا	الْمُشْرِكٰتِ	حَتّٰى	یُؤْمِنَّ	وَ
حکمت والا	اور	تم نکاح نہ کرو	مشرکہ عورتوں (سے)	یہاں تک کہ	وہ ایمان لے آئیں	اور

حکمت والا ہے ○ اور مشرکہ عورتوں سے نکاح نہ کرو جب تک مسلمان نہ ہو جائیں اور

لَاَمَةٌ مُّؤْمِنَةٌ خَیْرٌ مِّنْ مُّشْرِكَةٍ وَّ لَوْ

لَاَمَةٌ	مُّؤْمِنَةٌ	خَیْرٌ	مِّنْ	مُّشْرِكَةٍ	وَّ لَوْ
ضرور، باندی، لونڈی	ایمان والی	بہتر (ہے)	سے	مشرکہ عورت	اگرچہ

بیشک مسلمان لونڈی مشرکہ عورت سے اچھی ہے اگرچہ

اَعْجَبَتْكُمْ ۚ وَ لَا تُنْكِحُوا الْمُشْرِكِیْنَ حَتّٰى

اَعْجَبَتْكُمْ	وَ	لَا تُنْكِحُوا	الْمُشْرِكِیْنَ (1)	حَتّٰى
وہ پسند ہو تمہیں	اور	تم نکاح نہ کرو (مسلمان عورتوں کا)	مشرک مردوں (سے)	یہاں تک کہ

وہ تمہیں پسند ہو اور (مسلمان عورتوں کو) مشرکوں کے نکاح میں نہ دو جب تک

یُؤْمِنُوْا ؕ وَ لَعَبْدٌ مُّؤْمِنٌ خَیْرٌ مِّنْ مُّشْرِكٍ

یُؤْمِنُوْا	وَ	لَعَبْدٌ	مُّؤْمِنٌ	خَیْرٌ	مِّنْ	مُّشْرِكٍ
وہ ایمان لے آئیں	اور	ضرور غلام	ایمان والا	بہتر (ہے)	سے	مشرک مرد

وہ ایمان نہ لے آئیں اور بیشک مسلمان غلام مشرک سے اچھا ہے

وَّ لَوْ اَعْجَبَكُمْ ؕ اُولٰٓىٕكَ یَدْعُوْنَ اِلَى النَّارِ ۚۖ وَ اللّٰهُ

وَّ لَوْ	اَعْجَبَكُمْ	اُولٰٓىٕكَ	یَدْعُوْنَ	اِلَى	النَّارِ	وَ	اللّٰهُ
اگرچہ	وہ پسند ہو تمہیں	یہ لوگ	بلاتے ہیں	کی طرف	آگ، جہنم	اور	اللہ

اگرچہ وہ مشرک تمہیں پسند ہو، وہ دوزخ کی طرف بلاتے ہیں اور اللہ

(1) ـــــ انتہائی افسوس ہے کہ قرآن میں اتنی صراحت و وضاحت سے حکم آنے کے باوجود مسلمان لڑکوں میں مشرکہ لڑکیوں کے ساتھ اور یونہی کافر لڑکوں اور مسلمان لڑکیوں میں باہم شادیوں کا رجحان بڑھتا جا رہا ہے۔ اس تمام صورتِ حال کا وبال اس میں ملوث لڑکے اور لڑکیوں پر بھی ہے اور ان والدین پر بھی جو راضی خوشی اولاد کو اس جہنم میں جھونکتے ہیں، یونہی اس کا وبال ان نام نہاد جاہل دانشوروں، لبرل ازم کے مریضوں اور دین دشمن قلمکاروں پر بھی ہے جو اس کی تائید و حمایت میں ورق سیاہ کرتے ہیں۔

يَدْعُوْٓا اِلَى الْجَنَّةِ وَ الْمَغْفِرَةِ بِاِذْنِهٖ ۚ وَ يُبَيِّنُ اٰيٰتِهٖ

يَدْعُوْٓا	اِلَى	الْجَنَّةِ	وَ	الْمَغْفِرَةِ	بِاِذْنِهٖ	وَ	يُبَيِّنُ	اٰيٰتِهٖ
بلاتا ہے	کی طرف	جنت	اور	مغفرت، بخشش	اپنے حکم سے	اور	بیان کرتا ہے	اپنی آیتیں

اپنے حکم سے جنت اور بخشش کی طرف بلاتا ہے اور اپنی آیتیں

لِلنَّاسِ لَعَلَّهُمْ يَتَذَكَّرُوْنَ ﴿۲۲۱﴾ ع وَ يَسْــَٔلُوْنَكَ عَنِ

لِلنَّاسِ	لَعَلَّهُمْ	يَتَذَكَّرُوْنَ ﴿۲۲۱﴾	وَ	يَسْــَٔلُوْنَكَ	عَنِ
لوگوں کے لئے	تاکہ وہ	نصیحت حاصل کریں	اور	پوچھتے ہیں تم سے	سے، کے بارے

لوگوں کے لئے بیان کرتا ہے تاکہ وہ نصیحت حاصل کریں ○ اور تم سے

الْمَحِيْضِ ؕ قُلْ هُوَ اَذًى ۙ فَاعْتَزِلُوا النِّسَآءَ فِي الْمَحِيْضِ ۙ

الْمَحِيْضِ	قُلْ	هُوَ	اَذًى	فَاعْتَزِلُوا	النِّسَآءَ	فِي	الْمَحِيْضِ
حیض	تم کہو	وہ	گندگی، ناپاکی (ہے)	تو جدا رہو	عورتوں (سے)	میں	حیض کے وقت

حیض کے بارے میں پوچھتے ہیں تم فرماؤ: وہ ناپاکی ہے تو حیض کے دنوں میں عورتوں سے الگ رہو

وَ لَا تَقْرَبُوْهُنَّ حَتّٰى يَطْهُرْنَ ۚ فَاِذَا تَطَهَّرْنَ

وَ	لَا تَقْرَبُوْهُنَّ (1)	حَتّٰى	يَطْهُرْنَ	فَاِذَا	تَطَهَّرْنَ
اور	قریب نہ جاؤ ان کے	یہاں تک کہ	وہ پاک ہو جائیں	پھر جب	خوب پاک ہو جائیں

اور ان کے قریب نہ جاؤ جب تک پاک نہ ہو جائیں پھر جب خوب پاک ہو جائیں

فَاْتُوْهُنَّ مِنْ حَيْثُ اَمَرَكُمُ اللّٰهُ ؕ اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ

فَاْتُوْهُنَّ	مِنْ	حَيْثُ	اَمَرَكُمُ	اللّٰهُ	اِنَّ	اللّٰهَ	يُحِبُّ
تو آؤ ان کے پاس	سے	جہاں	حکم دیا تمہیں	اللہ (نے)	بیشک	اللہ	محبت فرماتا ہے

تو ان کے پاس وہاں سے جاؤ جہاں سے تمہیں اللہ نے حکم دیا ہے، بیشک اللہ بہت توبہ کرنے والوں سے

(1) ... حیض کی حالت میں عورتوں سے ہم بستری کرنا حرام ہے، بقیہ ان سے گفتگو کرنا، ان کے ساتھ کھانا پینا حتّٰی کہ ان کا جوٹھا کھانا بھی جائز ہے، گناہ نہیں۔

ع ۲۷

حیض کے دوران عورتوں سے دوری کے چند احکام

ازدواجی تعلقات سے متعلق ضروری اور اہم احکام

التَّوَّابِيْنَ وَيُحِبُّ الْمُتَطَهِّرِيْنَ ﴿۲۲۲﴾ نِسَآؤُكُمْ

التَّوَّابِيْنَ	وَ	يُحِبُّ	الْمُتَطَهِّرِيْنَ ﴿۲۲۲﴾	نِسَآؤُكُمْ
بہت توبہ کرنے والوں (سے)	اور	پسند فرماتا ہے	خوب پاک صاف رہنے والوں (کو)	تمہاری عورتیں

محبت فرماتا ہے اور خوب صاف ستھرے رہنے والوں کو پسند فرماتا ہے ○ تمہاری عورتیں

حَرْثٌ لَّكُمْ ۪ فَاْتُوْا حَرْثَكُمْ اَنّٰى شِئْتُمْ ۫ وَقَدِّمُوْا

حَرْثٌ	لَّكُمْ	فَاْتُوْا	حَرْثَكُمْ	اَنّٰى	شِئْتُمْ (1)	وَ	قَدِّمُوْا
کھیتی (ہیں)	تمہارے لئے	تو آؤ	اپنی کھیتی (میں)	جس طرح	تم چاہو	اور	آگے بھیجو

تمہارے لئے کھیتیاں ہیں تو اپنی کھیتیوں میں جس طرح چاہو آؤ اور

لِاَنْفُسِكُمْ ؕ وَاتَّقُوا اللّٰهَ وَاعْلَمُوْۤا اَنَّكُمْ مُّلٰقُوْهُ ؕ

لِاَنْفُسِكُمْ	وَ	اتَّقُوا	اللّٰهَ	وَ	اعْلَمُوْۤا	اَنَّكُمْ	مُّلٰقُوْهُ
اپنی جانوں کے لئے	اور	ڈرو	اللّٰه (سے)	اور	جان لو	بیشک تم	اس سے ملنے والے (ہو)

اپنے فائدے کا کام پہلے کرو اور اللّٰه سے ڈرتے رہو اور جان رکھو کہ تم اس سے ملنے والے ہو

نیکی نہ کرنے کی قسم کھانے کی ممانعت

وَبَشِّرِ الْمُؤْمِنِيْنَ ﴿۲۲۳﴾ وَلَا تَجْعَلُوا اللّٰهَ عُرْضَةً لِّاَيْمَانِكُمْ

وَ	بَشِّرِ	الْمُؤْمِنِيْنَ ﴿۲۲۳﴾	وَ	لَا تَجْعَلُوا	اللّٰهَ	عُرْضَةً	لِّاَيْمَانِكُمْ
اور	بشارت دو	ایمان والوں (کو)	اور	نہ بناؤ	اللّٰه (کا نام)	آڑ	اپنی قسموں کی وجہ سے

اور اے حبیب! ایمان والوں کو بشارت دو ○ اور اپنی قسموں کی وجہ سے اللّٰه کے نام کو

اَنْ تَبَرُّوْا وَتَتَّقُوْا وَتُصْلِحُوْا بَيْنَ النَّاسِ ؕ وَاللّٰهُ

اَنْ	تَبَرُّوْا	وَ	تَتَّقُوْا	وَ	تُصْلِحُوْا (2)	بَيْنَ النَّاسِ	وَ	اللّٰهُ
کہ	تم احسان، نیکی کرو	اور	پرہیزگاری کرو	اور	صلح کراؤ	لوگوں کے درمیان	اور	اللّٰه

احسان کرنے اور پرہیزگاری اختیار کرنے اور لوگوں میں صلح کرانے میں آڑ نہ بنالو اور اللّٰه

(1)۔۔۔ عورت سے ہر طرح ہم بستری جائز ہے، بشرطیکہ صحبت اگلے مقام میں ہو۔

(2)۔۔۔ یہاں ایک اہم مسئلہ یاد رکھیں کہ اگر کوئی شخص نیکی سے باز رہنے کی قسم کھالے تو اس کو چاہئے کہ قسم کو پورا نہ کرے بلکہ وہ نیک کام کرے اور قسم کا کفارہ دے۔

جھوٹی قسم کھانا قابلِ گرفت عمل ہے

سَمِیْعٌ عَلِیْمٌ ﴿۲۲۴﴾ لَا یُؤَاخِذُکُمُ اللّٰہُ بِاللَّغْوِ فِیْۤ اَیْمَانِکُمْ

سَمِیْعٌ	عَلِیْمٌ ﴿۲۲۴﴾	لَا یُؤَاخِذُکُمُ	اللّٰہُ	بِاللَّغْوِ	فِیْۤ	اَیْمَانِکُمْ (1)
سننے والا	جاننے والا	پکڑ نہیں فرمائے گا تمہاری	اللہ	بے معنی پر	میں	تمہاری قسموں

سننے والا، جاننے والا ہے ○ اور اللہ ان قسموں میں تمہاری گرفت نہیں فرمائے گا جو بے ارادہ زبان سے نکل جائے

وَ لٰکِنْ یُّؤَاخِذُکُمْ بِمَا کَسَبَتْ قُلُوْبُکُمْ ؕ

وَ	لٰکِنْ	یُّؤَاخِذُکُمْ	بِمَا	کَسَبَتْ	قُلُوْبُکُمْ
اور	لیکن	پکڑ فرماتا ہے تمہاری	(اس) پر جو	کمایا (قصد کیا)	تمہارے دلوں (نے)

ہاں اس پر گرفت فرماتا ہے جن کا تمہارے دلوں نے قصد کیا ہو

ایلاء یعنی بیویوں سے صحبت نہ کرنے کی قسم کھانے والوں کے لئے شرعی حکم

وَ اللّٰہُ غَفُوْرٌ حَلِیْمٌ ﴿۲۲۵﴾ لِلَّذِیْنَ یُؤْلُوْنَ مِنْ نِّسَآئِہِمْ

وَ	اللّٰہُ	غَفُوْرٌ	حَلِیْمٌ ﴿۲۲۵﴾	لِلَّذِیْنَ	یُؤْلُوْنَ (2)	مِنْ	نِّسَآئِہِمْ
اور	اللہ	بخشنے والا	بڑا حلم والا	ان لوگوں کے لئے جو	ایلا کرتے ہیں	سے	اپنی عورتوں

اور اللہ بہت بخشنے والا، بڑا حلم والا ہے ○ اور وہ جو اپنی بیویوں کے پاس نہ جانے کی قسم کھا بیٹھیں ان کے لئے

تَرَبُّصُ اَرْبَعَةِ اَشْهُرٍ ۚ فَاِنْ فَآءُوْ فَاِنَّ اللّٰہَ غَفُوْرٌ

تَرَبُّصُ	اَرْبَعَةِ اَشْهُرٍ	فَاِنْ	فَآءُوْ	فَاِنَّ	اللّٰہَ	غَفُوْرٌ
انتظار کرنا (ہے)	چار مہینے	پس اگر	وہ لوٹ آئیں، رجوع کرلیں	تو بیشک	اللہ	بخشنے والا

چار مہینے کی مہلت ہے، پس اگر اس مدت میں وہ رجوع کرلیں تو اللہ بخشنے والا

رَّحِیْمٌ ﴿۲۲۶﴾ وَ اِنْ عَزَمُوا الطَّلَاقَ فَاِنَّ اللّٰہَ سَمِیْعٌ

رَّحِیْمٌ ﴿۲۲۶﴾	وَ	اِنْ	عَزَمُوا	الطَّلَاقَ	فَاِنَّ	اللّٰہَ	سَمِیْعٌ
مہربان	اور	اگر	وہ پختہ ارادہ کرلیں	طلاق (دینے کا)	تو بیشک	اللہ	سننے والا

مہربان ہے ○ اور اگر وہ طلاق کا پختہ ارادہ کرلیں تو اللہ سننے والا،

(1) ...بات بات پر قسم نہ کھانی چاہئے، بعض لوگ قسم کو تکیہ کلام بنالیتے ہیں کہ ارادہ و بلا ارادہ زبان پر جاری ہوتی ہے اور اس کا بھی خیال نہیں رکھتے کہ بات سچی ہے یا جھوٹی، یہ سخت معیوب عمل ہے۔ (2) ...یہ قسم کھانا کہ میں اپنی بیوی سے چار مہینے تک یا کبھی صحبت نہ کروں گا اسے ایلاء کہتے ہیں۔ اس کا حکم یہ ہے کہ اگر قسم توڑ دے اور چار ماہ کے اندر صحبت کرلے تب تو اس پر قسم کا کفارہ واجب ہے ورنہ چار ماہ کے بعد عورت کو طلاق بائنہ پڑ جائے گی۔

طلاق کے بعد عدت وغیرہ کے چار احکام

عَلِيْمٌ ﴿٢٢٧﴾ وَالْمُطَلَّقٰتُ يَتَرَبَّصْنَ بِاَنْفُسِهِنَّ ثَلٰثَةَ قُرُوْٓءٍ ؕ

عَلِيْمٌ ﴿٢٢٧﴾	وَ	الْمُطَلَّقٰتُ	يَتَرَبَّصْنَ	بِاَنْفُسِهِنَّ	ثَلٰثَةَ قُرُوْٓءٍ
جاننے والا	اور	طلاق والی عورتیں	روک کر رکھیں (نکاح سے)	اپنی جانوں کو	تین حیض (تک)

جاننے والا ہے ○ اور طلاق والی عورتیں اپنی جانوں کو تین حیض تک روکے رکھیں

وَلَا يَحِلُّ لَهُنَّ اَنْ يَّكْتُمْنَ مَا خَلَقَ اللّٰهُ فِيْٓ

وَ	لَا يَحِلُّ	لَهُنَّ	اَنْ	يَّكْتُمْنَ	مَا	خَلَقَ	اللّٰهُ	فِيْٓ
اور	نہیں حلال	ان کے لئے	کہ	وہ چھپائیں	جو	پیدا کیا ہے	اللّٰہ (نے)	میں

اور انہیں حلال نہیں کہ اس کو چھپائیں جو اللّٰہ نے ان کے پیٹ میں

اَرْحَامِهِنَّ اِنْ كُنَّ يُؤْمِنَّ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ ؕ وَ

اَرْحَامِهِنَّ	اِنْ	كُنَّ	يُؤْمِنَّ	بِاللّٰهِ	وَ	الْيَوْمِ	الْاٰخِرِ	وَ
ان کے رحموں (بچہ دانیوں)	اگر	وہ ہیں	ایمان رکھتی	اللّٰہ پر	اور	دن، روز	آخرت (پر)	اور

پیدا کیا ہے اگر اللّٰہ اور قیامت پر ایمان رکھتی ہیں اور

بُعُوْلَتُهُنَّ اَحَقُّ بِرَدِّهِنَّ فِيْ ذٰلِكَ اِنْ اَرَادُوْٓا

بُعُوْلَتُهُنَّ	اَحَقُّ	بِرَدِّهِنَّ	فِيْ	ذٰلِكَ	اِنْ	اَرَادُوْٓا (1)
ان کے شوہر	زیادہ حقدار (ہیں)	پھیر لینے کے انہیں	میں	اس (مدت)	اگر	وہ ارادہ کریں

ان کے شوہر اس مدت کے اندر انہیں پھیر لینے کا حق رکھتے ہیں اگر وہ اصلاح کا ارادہ

اِصْلَاحًا ؕ وَلَهُنَّ مِثْلُ الَّذِيْ عَلَيْهِنَّ

اِصْلَاحًا	وَ	لَهُنَّ	مِثْلُ	الَّذِيْ	عَلَيْهِنَّ
اصلاح (کا)	اور	ان (عورتوں) کے لئے (حق ہے)	مثل	(اس کے) جو	(مردوں کو) اُن پر (ہے)

رکھتے ہوں اور عورتوں کے لئے بھی مردوں پر شریعت کے مطابق ایسے ہی حق ہے جیسا (ان کا)

(1) ــ آیت میں "اَرَادُوْٓا" کے لفظ سے یہ بھی معلوم ہوا کہ طلاق رجعی میں رجوع کے لئے عورت کی مرضی ضروری نہیں صرف مرد کا رجوع کافی ہے، یہاں ظلم کرنے اور عورت سے اپنے انتقام کی آگ بجھانے کے لئے رجوع کرنا سخت برا ہے۔ افسوس کہ ہمارے ہاں اس جہالت کی بھی کمی نہیں، بیویوں کو ظلم وستم اور سسرال سے انتقام لینے کا ذریعہ بنایا جاتا ہے حتّٰی کہ بعض اوقات تو شادی ہی اس نیت سے کی جاتی ہے اور بعض اوقات طلاق کے بعد رجوع اس بری نیت سے کیا جاتا ہے۔

ع ۲۸ ۱۴

بِالْمَعْرُوْفِ ۪ وَلِلرِّجَالِ عَلَيْهِنَّ دَرَجَةٌ ؕ وَاللّٰهُ عَزِيْزٌ

بِالْمَعْرُوْفِ	وَ	لِلرِّجَالِ	عَلَيْهِنَّ	دَرَجَةٌ	وَ	اللّٰهُ	عَزِيْزٌ
بھلائی کے ساتھ (شریعت کے مطابق)	اور	مردوں کے لئے	ان پر	فضیلت	اور	اللہ	غلبے والا

عورتوں پر ہے اور مردوں کو ان پر فضیلت حاصل ہے اور اللہ غالب،

رجعی طلاقوں کی تعداد

حَكِيْمٌ ۲۲۸ ع اَلطَّلَاقُ مَرَّتٰنِ ۪ فَاِمْسَاكٌۢ بِمَعْرُوْفٍ اَوْ تَسْرِيْحٌۢ

حَكِيْمٌ ۲۲۸	اَلطَّلَاقُ	مَرَّتٰنِ	فَاِمْسَاكٌۢ	بِمَعْرُوْفٍ	اَوْ	تَسْرِيْحٌۢ
حکمت والا	طلاق	دو بار (تک ہے)	پھر روک لینا (ہے)	بھلائی کے ساتھ	یا	چھوڑ دینا

حکمت والا ہے ۝ طلاق دو بار تک ہے پھر بھلائی کے ساتھ روک لینا ہے یا اچھے طریقے سے

بِاِحْسَانٍ ؕ وَلَا يَحِلُّ لَكُمْ اَنْ تَاْخُذُوْا مِمَّاۤ اٰتَيْتُمُوْهُنَّ

بِاِحْسَانٍ (1)	وَ	لَا يَحِلُّ	لَكُمْ	اَنْ	تَاْخُذُوْا	مِمَّاۤ	اٰتَيْتُمُوْهُنَّ
احسان کے ساتھ	اور	حلال نہیں	تمہارے لئے	کہ	تم لو	(اس) سے جو	تم نے دیا انہیں

چھوڑ دینا ہے اور تمہارے لئے جائز نہیں کہ تم نے جو کچھ عورتوں کو دیا ہو اس میں سے کچھ واپس لو

خلع کا بیان

شَيْـًٔا اِلَّاۤ اَنْ يَّخَافَاۤ اَلَّا يُقِيْمَا حُدُوْدَ اللّٰهِ ؕ فَاِنْ خِفْتُمْ

شَيْـًٔا	اِلَّاۤ	اَنْ	يَّخَافَاۤ	اَلَّا يُقِيْمَا	حُدُوْدَ اللّٰهِ	فَاِنْ	خِفْتُمْ
کچھ	مگر	(یہ) کہ	دونوں ڈریں	کہ قائم نہ رکھ سکیں گے	اللہ کی حدیں	تو اگر	تمہیں ڈر ہو

مگر اس صورت میں کہ دونوں کو اندیشہ ہو کہ وہ اللہ کی حدیں قائم نہ رکھ سکیں گے تو اگر تمہیں خوف ہو

اَلَّا يُقِيْمَا حُدُوْدَ اللّٰهِ ۙ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِمَا فِيْمَا افْتَدَتْ

اَلَّا يُقِيْمَا	حُدُوْدَ اللّٰهِ	فَلَا جُنَاحَ	عَلَيْهِمَا	فِيْمَا	افْتَدَتْ
کہ وہ قائم نہ کر سکیں گے	اللہ کی حدیں	تو نہیں گناہ	ان پر	(اس) میں جو	عورت بدلہ دے کر چھٹکارا لے

کہ میاں بیوی اللہ کی حدوں کو قائم نہ کر سکیں گے تو ان پر اُس (مالی معاوضے) میں کچھ گناہ نہیں جو عورت بدلے

(1)۔۔۔اچھے طریقے سے روکنے سے مراد رجوع کرکے روک لینا اور اچھے طریقے سے چھوڑ دینے سے مراد ہے کہ طلاق دے کر عدت ختم ہونے دے کہ اس طرح ایک طلاق ہی بائنہ ہو جاتی ہے۔ شریعت نے طلاق دینے اور نہ دینے کی دونوں صورتوں میں بھلائی اور خیر خواہی کا فرمایا ہے، ہمارے زمانے میں لوگوں کی ایک بڑی تعداد دونوں صورتوں میں الٹا چلتی ہے، طلاق دینے میں بھی غلط طریقہ اور بیوی کو رکھنے میں غلط طریقہ۔ اللہ تعالیٰ ہدایت عطا فرمائے۔

بِهٖ ؕ تِلْكَ حُدُوْدُ اللّٰهِ فَلَا تَعْتَدُوْهَا ۚ وَ مَنْ یَّتَعَدَّ

بِهٖ	تِلْكَ	حُدُوْدُ اللّٰهِ	فَلَا تَعْتَدُوْهَا	وَ	مَنْ	یَّتَعَدَّ
اس کے ساتھ	یہ	اللہ کی حدیں (ہیں)	تو آگے نہ بڑھو ان سے	اور	جو	آگے بڑھے

میں دے کر چھٹکارا حاصل کرلے، یہ اللہ کی حدیں ہیں، ان سے آگے نہ بڑھو اور جو اللہ کی حدوں سے

حُدُوْدَ اللّٰهِ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الظّٰلِمُوْنَ ﴿۲۲۹﴾ فَاِنْ طَلَّقَهَا

حُدُوْدَ اللّٰهِ	فَاُولٰٓئِكَ	هُمُ	الظّٰلِمُوْنَ ﴿۲۲۹﴾	فَاِنْ	طَلَّقَهَا
اللہ کی حدوں (سے)	تو یہ لوگ	وہ (وہی)	ظلم کرنے والے	پھر اگر	وہ طلاق دے اسے (تیسری)

آگے بڑھے تو وہی لوگ ظالم ہیں ○ پھر اگر شوہر بیوی کو (تیسری) طلاق دیدے

فَلَا تَحِلُّ لَهٗ مِنْۢ بَعْدُ حَتّٰى تَنْكِحَ

فَلَا تَحِلُّ	لَهٗ	مِنْ	بَعْدُ	حَتّٰى	تَنْكِحَ [1]
تو وہ عورت حلال نہ ہوگی	اس کے لئے	سے	(اس کے) بعد	یہاں تک کہ	وہ نکاح کرے

تو اب وہ عورت اس کیلئے حلال نہ ہوگی جب تک دوسرے خاوند سے

زَوْجًا غَیْرَهٗ ؕ فَاِنْ طَلَّقَهَا فَلَا جُنَاحَ عَلَیْهِمَآ

زَوْجًا	غَیْرَهٗ	فَاِنْ	طَلَّقَهَا	فَلَا جُنَاحَ	عَلَیْهِمَآ
شوہر (سے)	اس (پہلے شوہر) کے علاوہ	پھر اگر	وہ طلاق دے اسے	تو نہیں گناہ	ان دونوں پر

نکاح نہ کرے، پھر وہ دوسرا شوہر اگر اسے طلاق دیدے تو ان دونوں پر ایک

اَنْ یَّتَرَاجَعَآ اِنْ ظَنَّآ اَنْ یُّقِیْمَا حُدُوْدَ اللّٰهِ ؕ وَ

اَنْ یَّتَرَاجَعَآ	اِنْ	ظَنَّآ	اَنْ	یُّقِیْمَا	حُدُوْدَ اللّٰهِ	وَ
کہ رجوع کرلیں	اگر	وہ دونوں گمان کریں	کہ	قائم رکھ لیں گے	اللہ کی حدیں	اور

دوسرے کی طرف لوٹ آنے میں کچھ گناہ نہیں اگر وہ یہ سمجھیں کہ (اب) اللہ کی حدوں کو قائم رکھ لیں گے اور

تین طلاقوں کے بعد عورت شرعی حلالہ کے بغیر پہلے شوہر کے لئے حلال نہیں

(1)..... تین طلاقیں تین مہینوں میں دی جائیں یا ایک مہینے میں یا ایک دن میں یا ایک نشست میں یا ایک جملے میں بہر صورت تینوں واقع ہو جاتی ہیں اور عورت مرد پر حرام ہو جاتی ہے۔ تین طلاقوں کے بعد بغیر شرعی طریقے کے مرد و عورت کا ہم بستری وغیرہ کرنا صریح حرام و ناجائز ہے اور ایسی صلح کی کوشش کروانے والے بھی گناہ میں برابر کے شریک ہیں۔

عورت کو رکھنے یا طلاق دینے دونوں صورتوں میں اچھے سلوک کا حکم اور عورتوں پر ظلم حرام ہونے کا بیان

تِلْكَ حُدُوْدُ اللّٰهِ يُبَيِّنُهَا لِقَوْمٍ يَّعْلَمُوْنَ ﴿٢٣٠﴾ وَ

تِلْكَ	حُدُوْدُ اللّٰهِ	يُبَيِّنُهَا	لِقَوْمٍ	يَّعْلَمُوْنَ ﴿٢٣٠﴾	وَ
یہ	اللہ کی حدیں (ہیں)	وہ بیان کرتا ہے انہیں	(اس) قوم کے لئے (جو)	جانتے ہیں	اور

یہ اللہ کی حدیں ہیں جنہیں وہ دانش مندوں کے لئے بیان کرتا ہے ○ اور

اِذَا طَلَّقْتُمُ النِّسَآءَ فَبَلَغْنَ اَجَلَهُنَّ فَاَمْسِكُوْهُنَّ

اِذَا	طَلَّقْتُمُ	النِّسَآءَ	فَبَلَغْنَ	اَجَلَهُنَّ	فَاَمْسِكُوْهُنَّ
جب	تم طلاق دو	عورتوں (کو)	پھر وہ پہنچ جائیں	اپنی مقررہ مدت (کے قریب)	تو روک لو انہیں

جب تم عورتوں کو طلاق دو اور وہ اپنی (عدت کی اختتامی) مدت (کے قریب) تک پہنچ جائیں تو اس وقت انہیں

بِمَعْرُوْفٍ اَوْ سَرِّحُوْهُنَّ بِمَعْرُوْفٍ ۪ وَّلَا تُمْسِكُوْهُنَّ

بِمَعْرُوْفٍ	اَوْ	سَرِّحُوْهُنَّ	بِمَعْرُوْفٍ	وَّ	لَا تُمْسِكُوْهُنَّ
بھلائی کے ساتھ	یا	چھوڑ دو انہیں	بھلائی کے ساتھ	اور	نہ روکو انہیں

اچھے طریقے سے روک لو یا اچھے طریقے سے چھوڑ دو اور انہیں

ضِرَارًا لِّتَعْتَدُوْا ۚ وَمَنْ يَّفْعَلْ ذٰلِكَ

ضِرَارًا	لِّتَعْتَدُوْا (1)	وَ	مَنْ	يَّفْعَلْ	ذٰلِكَ
تکلیف (دینے کے لئے)	تاکہ تم ظلم کرو، زیادتی کرو	اور	جو	کرے	یہ (ایسا)

نقصان پہنچانے کے لئے نہ روک رکھو تاکہ تم (ان پر) زیادتی کرو اور جو ایسا کرے

فَقَدْ ظَلَمَ نَفْسَهٗ ؕ وَلَا تَتَّخِذُوْٓا اٰيٰتِ اللّٰهِ هُزُوًا ۫

فَقَدْ	ظَلَمَ	نَفْسَهٗ	وَ	لَا تَتَّخِذُوْٓا	اٰيٰتِ اللّٰهِ	هُزُوًا
تو تحقیق، بیشک	اس نے ظلم کیا	اپنی جان (پر)	اور	نہ بنالو	اللہ کی آیتوں (کو)	مذاق

تو اس نے اپنی جان پر ظلم کیا اور اللہ کی آیتوں کو ٹھٹھا مذاق نہ بنالو

(1) طلاق والی عورت کی عدت ختم ہونے سے پہلے رجوع کرنے یا نہ کرنے کا مرد کو اختیار ہے لیکن اس اختیار کو ظلم و زیادتی کا حیلہ بنانا ممنوع و ناجائز ہے۔ جو اس طرح کرتا ہے وہ اپنی جان پر ہی ظلم کرتا ہے اور یہ فعل سراسر اللہ تعالیٰ کی آیتوں کو مذاق بنانے کے مترادف ہے۔ ایسے لوگوں کو یاد رکھنا چاہئے کہ کائنات میں بیویوں پر ظلم و ستم اور احکام شرعیہ کی مخالفت کو اور کوئی نہ بھی جانتا ہو لیکن اللہ تعالیٰ تو یقیناً جانتا ہے اور اس کی بارگاہ میں تو جواب دینا ہی پڑے گا۔

وَ اذْكُرُوْا نِعْمَتَ اللّٰهِ عَلَیْكُمْ وَ مَاۤ اَنْزَلَ عَلَیْكُمْ

وَ	اذْكُرُوْا	نِعْمَتَ اللّٰهِ	عَلَیْكُمْ	وَ	مَاۤ	اَنْزَلَ	عَلَیْكُمْ
اور	یاد کرو	اللہ کی نعمت، احسان	اپنے اوپر	اور	وہ جو	نازل کی، اتاری	تمہارے اوپر

اور اپنے اوپر اللہ کا احسان یاد کرو اور اس نے تم پر جو

مِّنَ الْكِتٰبِ وَ الْحِكْمَةِ یَعِظُكُمْ بِهٖؕ وَ اتَّقُوا

مِّنَ	الْكِتٰبِ	وَ	الْحِكْمَةِ	یَعِظُكُمْ	بِهٖ	وَ	اتَّقُوا
سے	کتاب	اور	حکمت	وہ نصیحت فرماتا ہے تمہیں	اس کے ذریعے	اور	ڈرتے رہو

کتاب اور حکمت اتاری ہے (اسے یاد کرو) اس کے ذریعے وہ تمہیں نصیحت فرماتا ہے اور اللہ سے

اللّٰهَ وَ اعْلَمُوْۤا اَنَّ اللّٰهَ بِكُلِّ شَیْءٍ عَلِیْمٌ۠ (۲۳۱) وَ اِذَا طَلَّقْتُمُ

الثلثة ع ۲۹ ۳

اللّٰهَ	وَ	اعْلَمُوْۤا	اَنَّ	اللّٰهَ	بِكُلِّ شَیْءٍ	عَلِیْمٌ (۲۳۱)	وَ	اِذَا	طَلَّقْتُمُ
اللہ (سے)	اور	جان لو	کہ، بیشک	اللہ	ہر چیز کو	جاننے والا	اور	جب	تم طلاق دو

ڈرتے رہو اور جان رکھو کہ اللہ سب کچھ جاننے والا ہے ○ اور جب تم عورتوں کو

النِّسَآءَ فَبَلَغْنَ اَجَلَهُنَّ فَلَا تَعْضُلُوْهُنَّ اَنْ

النِّسَآءَ	فَبَلَغْنَ	اَجَلَهُنَّ	فَلَا تَعْضُلُوْهُنَّ	اَنْ
عورتوں (کو)	پھر وہ پہنچ جائیں	اپنی مقررہ مدت (کو)	تو نہ روکو انہیں	(اس سے) کہ

طلاق دو اور ان کی (عدت کی) مدت پوری ہو جائے تو اے عورتوں کے والیو! انہیں

یَّنْكِحْنَ اَزْوَاجَهُنَّ اِذَا تَرَاضَوْا بَیْنَهُمْ

یَّنْكِحْنَ (1)	اَزْوَاجَهُنَّ	اِذَا	تَرَاضَوْا	بَیْنَهُمْ
وہ نکاح کرلیں	اپنے شوہروں (سے)	جب	وہ راضی ہوں	اپنے درمیان (آپس میں)

اپنے شوہروں سے نکاح کرنے سے نہ روکو جب کہ آپس میں شریعت کے موافق

طلاق کے بعد مرد و عورت دوبارہ نکاح کے لئے رضامند ہوں تو کئی صورتوں میں سرپرستوں کو بلاوجہ منع کرنے کا حق نہیں

(1)...جب کسی عورت کی عدت گزر جائے اور عدت کے بعد وہ عورت کسی سے نکاح کا ارادہ کرے خواہ وہ کوئی نیا آدمی ہو یا وہی ہو جس نے (رجعی یا تین سے کم بائنہ) طلاق دی تھی تو اگر وہ مرد و عورت باہم رضامند ہیں تو عورت کے سرپرستوں کو بلاوجہ منع کرنے کا حق نہیں۔

بِالْمَعْرُوْفِ ؕ ذٰلِكَ يُوْعَظُ بِهٖ مَنْ كَانَ

بِالْمَعْرُوْفِ	ذٰلِكَ	يُوْعَظُ	بِهٖ	مَنْ	كَانَ
بھلائی کے ساتھ (شریعت کے مطابق)	یہ	نصیحت کی جاتی ہے	اس کے ساتھ	(اسے) جو	ہو

رضامند ہو جائیں۔ یہ نصیحت اسے دی جاتی ہے جو

مِنْكُمْ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَ الْيَوْمِ الْاٰخِرِ ؕ ذٰلِكُمْ اَزْكٰى

مِنْكُمْ	يُؤْمِنُ	بِاللّٰهِ	وَ	الْيَوْمِ	الْاٰخِرِ	ذٰلِكُمْ [1]	اَزْكٰى
تم میں سے	ایمان رکھتا	اللہ پر	اور	دن، روز	آخرت (پر)	یہ (کام)	زیادہ ستھرا (ہے)

تم میں سے اللہ اور قیامت پر ایمان رکھتا ہو۔ یہ

لَكُمْ وَ اَطْهَرُ ؕ وَ اللّٰهُ يَعْلَمُ وَ اَنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ ﴿۲۳۲﴾

لَكُمْ	وَ	اَطْهَرُ	وَ	اللّٰهُ	يَعْلَمُ	وَ	اَنْتُمْ	لَا تَعْلَمُوْنَ ﴿۲۳۲﴾
تمہارے لئے	اور	بہت پاکیزہ	اور	اللہ	جانتا ہے	اور	تم	نہیں جانتے

تمہارے لئے زیادہ ستھرا اور پاکیزہ کام ہے اور اللہ جانتا ہے اور تم نہیں جانتے ○

بچے کو دودھ پلانے سے متعلق چند شرعی احکام

وَ الْوَالِدٰتُ يُرْضِعْنَ اَوْلَادَهُنَّ حَوْلَيْنِ كَامِلَيْنِ

وَ	الْوَالِدٰتُ	يُرْضِعْنَ [2]	اَوْلَادَهُنَّ	حَوْلَيْنِ	كَامِلَيْنِ
اور	مائیں	دودھ پلائیں	اپنے بچوں (کو)	دو سال	کامل، پورے

اور مائیں اپنے بچوں کو پورے دو سال دودھ پلائیں،

لِمَنْ اَرَادَ اَنْ يُّتِمَّ الرَّضَاعَةَ ؕ وَ عَلَى

لِمَنْ	اَرَادَ	اَنْ	يُّتِمَّ	الرَّضَاعَةَ	وَ	عَلَى
(اس) کے لئے جو	ارادہ کرے، چاہے	کہ	پوری کرے	دودھ پلانے کی مدت	اور	(اس) پر

(یہ حکم) اس کے لئے (ہے) جو دودھ پلانے کی مدت پوری کرنا چاہے اور

1 ۔۔۔ یعنی اس حکم پر عمل کرنا تمہارے لئے زیادہ پاکیزگی و طہارت کا باعث ہے کیونکہ بعض اوقات سابقہ تعلقات کی وجہ سے عورتیں غلط قدم بھی اٹھا لیتی ہیں جو بعد میں سب کے لئے پریشانی کا باعث بنتا ہے، اس لئے عورتوں کو مزید نکاح سے بلا وجہ منع نہ کرو۔

2 ۔۔۔ بچے کو دودھ پلانے سے متعلق احکام کی تفصیلی معلومات حاصل کرنے کے لئے تفسیر صراط الجنان، ج1، ص357 کا مطالعہ فرمائیں۔

الْمَوْلُوْدِ لَهٗ رِزْقُهُنَّ وَ كِسْوَتُهُنَّ بِالْمَعْرُوْفِ ؕ

الْمَوْلُوْدِ لَهٗ	رِزْقُهُنَّ	وَ	كِسْوَتُهُنَّ	بِالْمَعْرُوْفِ
مولود (جنا گیا بچہ) جس کے لئے (باپ)	ان کی خوراک	اور	ان کا لباس	بھلائی کے ساتھ (عرف کے مطابق)

بچے کے باپ پر رواج کے مطابق عورتوں کے کھانے اور پہننے کی ذمہ داری ہے۔

لَا تُكَلَّفُ نَفْسٌ اِلَّا وُسْعَهَا ۚ لَا تُضَآرَّ وَالِدَةٌۢ

لَا تُكَلَّفُ	نَفْسٌ	اِلَّا	وُسْعَهَا	لَا تُضَآرَّ	وَالِدَةٌۢ
تکلیف نہیں دی جائے گی	کوئی جان	مگر	اس کی طاقت (کے مطابق)	ضرر نہیں دی جائے گی	والدہ، ماں

کسی جان پر اتنا ہی بوجھ رکھا جائے گا جتنی اس کی طاقت ہو۔ ماں کو

بِوَلَدِهَا وَ لَا مَوْلُوْدٌ لَّهٗ بِوَلَدِهٖ ۗ

بِوَلَدِهَا	وَ	لَا	مَوْلُوْدٌ لَّهٗ (1)	بِوَلَدِهٖ
اپنے بچے کے سبب	اور	نہ (وہ جو)	مولود (جنا گیا بچہ) جس کے لئے (باپ)	اپنے بچے کے سبب

اس کی اولاد کی وجہ سے تکلیف نہ دی جائے اور نہ باپ کو اس کی اولاد کی وجہ سے تکلیف دی جائے

وَ عَلَى الْوَارِثِ مِثْلُ ذٰلِكَ ۚ فَاِنْ اَرَادَا فِصَالًا عَنْ

وَ	عَلَى	الْوَارِثِ (2)	مِثْلُ	ذٰلِكَ	فَاِنْ	اَرَادَا	فِصَالًا	عَنْ
اور	پر	وارث	مثل	اس کی (حکم ہے)	پھر اگر	وہ دونوں چاہیں	دودھ چھڑانا	سے

اور جو باپ کا قائم مقام ہے اس پر بھی ایسا ہی (حکم) ہے پھر اگر ماں باپ دونوں

تَرَاضٍ مِّنْهُمَا وَ تَشَاوُرٍ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِمَا ؕ وَ اِنْ

تَرَاضٍ	مِّنْهُمَا	وَ	تَشَاوُرٍ	فَلَا	جُنَاحَ	عَلَيْهِمَا	وَ	اِنْ
رضامندی	ان دونوں سے (باہمی)	اور	مشورے	تو نہیں	گناہ	ان دونوں پر	اور	اگر

آپس کی رضامندی اور مشورے سے دودھ چھڑانا چاہیں تو ان پر گناہ نہیں اور اگر

(1) ...ماں کا بچے کو ضرر دینا یہ ہے کہ اس کو وقت پر دودھ نہ دے اور اس کی نگرانی نہ رکھے یا اپنے ساتھ مانوس کر لینے کے بعد چھوڑ دے اور باپ کا بچے کو ضرر دینا یہ ہے کہ مانوس بچہ کو ماں سے چھین لے یا ماں کے حق میں کوتاہی کرے جس سے بچہ کو نقصان پہنچے۔

(2) ...اگر باپ فوت ہو گیا ہو تو جو ذمہ داریاں باپ پر ہوتی ہیں وہ اب اس کے قائم مقام پر ہوں گی۔

فوت شدہ آدمی کی بیوی کی عدت کا بیان

اَرَدْتُّمْ اَنْ تَسْتَرْضِعُوْۤا اَوْلَادَكُمْ فَلَا جُنَاحَ

اَرَدْتُّمْ	اَنْ	تَسْتَرْضِعُوْۤا	اَوْلَادَكُمْ	فَلَا	جُنَاحَ
تم ارادہ کرو، چاہو	کہ	دودھ پلواؤ (دائیوں سے)	اپنے بچوں (کو)	تو نہیں	کوئی گناہ (مضائقہ)

تم چاہو کہ (دوسری عورتوں سے) اپنے بچوں کو دودھ پلواؤ تو بھی تم پر

عَلَيْكُمْ اِذَا سَلَّمْتُمْ مَّاۤ اٰتَيْتُمْ بِالْمَعْرُوْفِ ؕ وَ اتَّقُوا

عَلَيْكُمْ	اِذَا	سَلَّمْتُمْ	مَّاۤ	اٰتَيْتُمْ	بِالْمَعْرُوْفِ	وَ	اتَّقُوا
تم پر	جب	سپرد کردو، ادا کردو	وہ (معاوضہ) جو	تم نے دینا تھا	بھلائی کے ساتھ	اور	ڈرو

کوئی مضائقہ نہیں جب کہ جو معاوضہ دینا تم نے مقرر کیا ہو وہ بھلائی کے ساتھ ادا کردو اور اللہ سے

اللّٰهَ وَ اعْلَمُوْۤا اَنَّ اللّٰهَ بِمَا تَعْمَلُوْنَ بَصِيْرٌ ﴿۲۳۳﴾

اللّٰهَ	وَ	اعْلَمُوْۤا	اَنَّ	اللّٰهَ	بِمَا	تَعْمَلُوْنَ	بَصِيْرٌ ﴿۲۳۳﴾
اللہ (سے)	اور	جان لو	کہ، بیشک	اللہ	ساتھ جو (اسے جو)	تم کرتے ہو	دیکھنے والا (ہے)

ڈرتے رہو اور جان رکھو کہ اللہ تمہارے کام دیکھ رہا ہے ○

وَ الَّذِيْنَ يُتَوَفَّوْنَ مِنْكُمْ وَ يَذَرُوْنَ اَزْوَاجًا

وَ	الَّذِيْنَ	يُتَوَفَّوْنَ (1)	مِنْكُمْ	وَ	يَذَرُوْنَ	اَزْوَاجًا
اور	وہ لوگ جو	فوت ہو جائیں، مر جائیں	تم میں سے	اور	چھوڑ جائیں	بیویاں

اور تم میں سے جو مر جائیں اور بیویاں چھوڑیں

يَّتَرَبَّصْنَ بِاَنْفُسِهِنَّ اَرْبَعَةَ اَشْهُرٍ وَّ عَشْرًا ۚ فَاِذَا بَلَغْنَ

يَّتَرَبَّصْنَ	بِاَنْفُسِهِنَّ	اَرْبَعَةَ اَشْهُرٍ	وَّ	عَشْرًا	فَاِذَا	بَلَغْنَ
(تو وہ بیویاں) روک کر رکھیں	اپنی جانوں کو	چار مہینے	اور	دس (دن)	تو جب	وہ پہنچ جائیں

تو وہ بیویاں چار مہینے اور دس دن اپنے آپ کو روکے رہیں تو جب وہ اپنی (اختتامی) مدت کو

(1) ...اس آیت میں فوت شدہ آدمی کی بیوی کی عدت کا بیان ہے کہ بیوی کی عدت 4ماہ10 دن ہے۔ یہ اس صورت میں ہے جب شوہر کا انتقال چاند کی پہلی تاریخ کو ہوا ہو ورنہ عورت 130 دن پورے کرے گی۔ مزید تفصیل تفسیر صراط الجنان، ج1، ص359 پر ملاحظہ فرمائیں۔

عدت وفات گزارنے والی عورت کے ساتھ نکاح سے متعلق شرعی احکام

اَجَلَهُنَّ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ فِيمَا فَعَلْنَ

اَجَلَهُنَّ	فَلَا	جُنَاحَ	عَلَيْكُمْ	فِيمَا	فَعَلْنَ (1)
اپنی (عدت کی اختتامی) مدت	تو نہیں	کوئی گناہ (حرج)	تمہارے اوپر	(اس کام) میں جو	وہ کریں

پہنچ جائیں تو اے والیو! تم پر اس کام میں کوئی حرج نہیں جو عورتیں اپنے معاملہ میں

فِيٓ اَنْفُسِهِنَّ بِالْمَعْرُوفِ ۭ وَاللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُونَ

فِيٓ	اَنْفُسِهِنَّ	بِالْمَعْرُوفِ	وَ	اللّٰهُ	بِمَا	تَعْمَلُونَ
میں	اپنی جانوں	بھلائی کے ساتھ (شریعت کے مطابق)	اور	اللہ	ساتھ جو (اس کی جو)	تم کرتے ہو

شریعت کے مطابق کرلیں اور اللہ تمہارے کاموں سے

خَبِيرٌ ﴿٢٣٤﴾ وَلَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ فِيمَا عَرَّضْتُمْ

خَبِيرٌ ﴿٢٣٤﴾	وَ	لَا	جُنَاحَ	عَلَيْكُمْ	فِيمَا	عَرَّضْتُمْ (2)
خبر رکھنے والا (ہے)	اور	نہیں	کوئی گناہ	تمہارے اوپر	(اس بارے) میں جو	تم اشارہ کنایا کرو

خبر دار ہے ○ اور تم پر اس بات میں کوئی گناہ نہیں جو اشارے کنائے سے تم

بِهٖ مِنْ خِطْبَةِ النِّسَآءِ اَوْ اَكْنَنْتُمْ فِيٓ اَنْفُسِكُمْ ۭ عَلِمَ

بِهٖ	مِنْ	خِطْبَةِ النِّسَآءِ	اَوْ	اَكْنَنْتُمْ	فِيٓ	اَنْفُسِكُمْ	عَلِمَ
اس کے ساتھ	سے	عورتوں کے نکاح کا پیغام	یا	تم چھپا کر رکھو	میں	اپنے دلوں	جانتا ہے

عورتوں کو نکاح کا پیغام دو یا اپنے دل میں چھپا رکھو۔ اللہ کو معلوم

اللّٰهُ اَنَّكُمْ سَتَذْكُرُونَهُنَّ وَلٰكِنْ لَّا تُوَاعِدُوهُنَّ سِرًّا

اللّٰهُ	اَنَّكُمْ	سَتَذْكُرُونَهُنَّ	وَ	لٰكِنْ	لَا تُوَاعِدُوهُنَّ	سِرًّا
اللہ	کہ تم	عنقریب تذکرہ کروگے ان کا	اور	لیکن	وعدہ نہ کرو ان سے	پوشیدہ، خفیہ

ہے کہ اب تم ان کا تذکرہ کروگے لیکن ان سے خفیہ وعدہ نہ کر رکھو

(1)...اس سے معلوم ہوا کہ عورتوں کو شریعت کے دائرے میں رہتے ہوئے اپنے معاملات کا فیصلہ کرنے کا اختیار ہے اور وہ خود بھی اپنا نکاح کر سکتی ہیں البتہ مشورے سے چلنا بہر حال بہتر ہے۔ (2)...وفات کی عدت گزارنے والی عورت سے نکاح کرنا یا نکاح کا کھلا پیغام دینا یا نکاح کا وعدہ کر لینا تو حرام ہے لیکن پردے کے ساتھ خواہش نکاح کا اظہار گناہ نہیں مثلاً یہ کہے کہ تم بہت نیک عورت ہو، یا اپنا ارادہ دل ہی میں رکھے اور زبان سے کسی طرح نہ کہے، یہ بھی گناہ نہیں۔

اِلَّاۤ اَنْ تَقُوْلُوْا قَوْلًا مَّعْرُوْفًا۬ؕ وَ لَا تَعْزِمُوْا

اِلَّاۤ	اَنْ	تَقُوْلُوْا	قَوْلًا	مَّعْرُوْفًا	وَ	لَا تَعْزِمُوْا
مگر	یہ کہ	کہہ لو	کوئی بات	اچھی (شریعت کے مطابق)	اور	پختہ نہ کرنا، پختہ ارادہ نہ کرنا

مگر یہ کہ شریعت کے مطابق کوئی بات کہہ لو اور عقدِ نکاح کو

عُقْدَةَ النِّكَاحِ حَتّٰى یَبْلُغَ الْكِتٰبُ اَجَلَهٗؕ وَ اعْلَمُوْۤا

عُقْدَةَ النِّكَاحِ	حَتّٰى	یَبْلُغَ	الْكِتٰبُ	اَجَلَهٗ	وَ	اعْلَمُوْۤا
عقدِ نکاح (کو)	یہاں تک کہ	پہنچ جائے	لکھا ہوا	اپنی مدت (کے اختتام کو)	اور	جان لو

پختہ نہ کرنا جب تک (عدت کا) لکھا ہوا (حکم) اپنی (اختتامی) مدت کو نہ پہنچ جائے اور جان لو

اَنَّ اللّٰهَ یَعْلَمُ مَا فِیْۤ اَنْفُسِكُمْ فَاحْذَرُوْهُۚ وَ اعْلَمُوْۤا

اَنَّ	اللّٰهَ	یَعْلَمُ	مَا	فِیْۤ	اَنْفُسِكُمْ	فَاحْذَرُوْهُ	وَ	اعْلَمُوْۤا
کہ، بیشک	اللہ	جانتا ہے	وہ جو	میں	تمہارے دلوں	تو ڈرو اس سے	اور	جان لو

کہ اللہ تمہارے دل کی جانتا ہے تو اس سے ڈرو اور جان لو

اَنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ حَلِیْمٌ ﴿۲۳۵﴾ؒ لَا جُنَاحَ عَلَیْكُمْ اِنْ طَلَّقْتُمُ

اَنَّ	اللّٰهَ	غَفُوْرٌ	حَلِیْمٌ ﴿۲۳۵﴾	لَا	جُنَاحَ [1]	عَلَیْكُمْ	اِنْ	طَلَّقْتُمُ
کہ، بیشک	اللہ	بخشنے والا	حلم والا	نہیں	کوئی گناہ (مطالبہ)	تمہارے اوپر	اگر	تم طلاق دو

کہ اللہ بہت بخشنے والا، حلم والا ہے ○ اگر تم عورتوں کو طلاق

النِّسَآءَ مَا لَمْ تَمَسُّوْهُنَّ اَوْ تَفْرِضُوْا لَهُنَّ فَرِیْضَةًۚۖ

النِّسَآءَ	مَا	لَمْ تَمَسُّوْهُنَّ	اَوْ	تَفْرِضُوْا	لَهُنَّ	فَرِیْضَةً
عورتوں (کو)	جب تک	تم نے نہ چھوا ہو انہیں	یا	(نہ) مقرر کر لیا ہو	ان کے لئے	کوئی مہر

دیدو تو جب تک تم نے ان کو چھوا نہ ہو یا کوئی مہر نہ مقرر کر لیا ہو تب تک تم پر کچھ مطالبہ نہیں

عورت کے حق مہر سے متعلق چند شرعی احکام

ع ۳۰ / ۱۴

[1] ...... اس آیت سے مہر کے چند مسائل بیان کئے جا رہے ہیں، ان کی تفصیل جاننے کے لئے تفسیر صراط الجنان، ج1، ص 361 تا 363 مطالعہ فرمائیں۔

وَّمَتِّعُوْهُنَّ ۚ عَلَى الْمُوْسِعِ قَدَرُهٗ وَعَلَى

وَّ	مَتِّعُوْهُنَّ	عَلَى	الْمُوْسِعِ	قَدَرُهٗ	وَ	عَلَى
اور	برتنے کو دو انہیں	پر	وسعت والے، مالدار	اس کی گنجائش، قدرت (کے مطابق)	اور	پر

اور ان کو (ایک جوڑا) برتنے کو دو۔ مالدار پر اس کی طاقت کے مطابق اور

الْمُقْتِرِ قَدَرُهٗ ۚ مَتَاعًا بِالْمَعْرُوْفِ ۚ

الْمُقْتِرِ	قَدَرُهٗ	مَتَاعًا	بِالْمَعْرُوْفِ (1)
فقیر، تنگدست	اس کی گنجائش، قدرت (کے مطابق)	فائدہ پہنچانا	بھلائی کے ساتھ (شرعی دستور کے مطابق)

تنگدست پر اس کی طاقت کے مطابق دینا لازم ہے۔ شرعی دستور کے مطابق انہیں فائدہ پہنچاؤ،

حَقًّا عَلَى الْمُحْسِنِيْنَ ﴿۲۳۶﴾ وَاِنْ طَلَّقْتُمُوْهُنَّ مِنْ قَبْلِ

حَقًّا	عَلَى	الْمُحْسِنِيْنَ ﴿۲۳۶﴾	وَ	اِنْ	طَلَّقْتُمُوْهُنَّ	مِنْ	قَبْلِ
حق (واجب ہے)	پر	احسان، بھلائی کرنے والوں	اور	اگر	تم طلاق دو انہیں	سے	پہلے

یہ بھلائی کرنے والوں پر واجب ہے ○ اور اگر تم عورتوں کو انہیں

اَنْ تَمَسُّوْهُنَّ وَقَدْ فَرَضْتُمْ لَهُنَّ فَرِيْضَةً

اَنْ	تَمَسُّوْهُنَّ	وَ	قَدْ	فَرَضْتُمْ	لَهُنَّ	فَرِيْضَةً
کہ	تم نے چھوا انہیں	اور (حالانکہ)	تحقیق، بیشک	تم نے مقرر کردیا	ان کے لئے	کچھ مہر

چھونے سے پہلے طلاق دیدو اور تم ان کے لئے کچھ مہر بھی مقرر کرچکے ہو

فَنِصْفُ مَا فَرَضْتُمْ اِلَّآ اَنْ يَّعْفُوْنَ اَوْ

فَنِصْفُ	مَا	فَرَضْتُمْ	اِلَّآ	اَنْ	يَّعْفُوْنَ	اَوْ
تو آدھا (مہر ہے)	(اس کا) جو	تم نے مقرر کیا تھا	مگر	یہ کہ	وہ عورتیں معاف کردیں	یا

تو جتنا تم نے مقرر کیا تھا اس کا آدھا واجب ہے مگر یہ کہ عورتیں کچھ مہر معاف کردیں یا

(1)۔۔۔ ان آیات سے معلوم ہوا کہ علم فقہ بہت فضیلت اور اہمیت کا حامل ہے کیونکہ اس میں عبادات کے ساتھ ساتھ معاملات جیسے نکاح، حق مہر اور طلاق وغیرہ سے متعلق بھی شرعی احکام بیان کئے جاتے ہیں۔

يَعْفُوَا الَّذِيْ بِيَدِهٖ عُقْدَةُ النِّكَاحِ ؕ وَ اَنْ

يَعْفُوَا(1)	الَّذِيْ	بِيَدِهٖ	عُقْدَةُ النِّكَاحِ	وَ	اَنْ
معاف کردے، زیادہ دے	وہ جو	اس کے ہاتھ میں (ہے)	نکاح کی گرہ	اور	یہ کہ

وہ (شوہر) زیادہ دیدے جس کے ہاتھ میں نکاح کی گرہ ہے اور اے مردو!

تَعْفُوْۤا اَقْرَبُ لِلتَّقْوٰى ؕ وَ لَا تَنْسَوُا الْفَضْلَ

تَعْفُوْۤا	اَقْرَبُ	لِلتَّقْوٰى	وَ	لَا تَنْسَوُا	الْفَضْلَ(2)
تم معاف کردو، زیادہ دو	(یہ) زیادہ قریب ہے	پرہیزگاری کے	اور	نہ بھول جاؤ	احسان کرنا

تمہارا زیادہ دینا پرہیزگاری کے زیادہ نزدیک ہے اور آپس میں ایک دوسرے پر احسان کرنا

طلاق کے بعد بھی آپس میں فضیلت پانے کی ہدایت

بَيْنَكُمْ ؕ اِنَّ اللّٰهَ بِمَا تَعْمَلُوْنَ بَصِيْرٌ ۝۲۳۷

بَيْنَكُمْ	اِنَّ	اللّٰهَ	بِمَا	تَعْمَلُوْنَ	بَصِيْرٌ ۝۲۳۷
اپنے درمیان (ایک دوسرے پر)	بیشک	اللہ	ساتھ جو (اسے جو)	تم کرتے ہو	دیکھ رہا ہے

نہ بھولو بیشک اللہ تمہارے کام دیکھ رہا ہے ○

حٰفِظُوْا عَلَى الصَّلَوٰتِ وَ الصَّلٰوةِ الْوُسْطٰى ۗ وَ

حٰفِظُوْا	عَلَى	الصَّلَوٰتِ	وَ	الصَّلٰوةِ الْوُسْطٰى	وَ
تم محافظت کرو (پابندی کرو)	پر	تمام نمازوں	اور	(بطورِ خاص) درمیانی نماز (پر)	اور

تمام نمازوں کی پابندی کرو اور خصوصاً درمیانی نماز کی اور

عمومی طور پر تمام نمازوں اور بطورِ خاص نمازِ عصر کی پابندی کرنے کا حکم

قُوْمُوْا لِلّٰهِ قٰنِتِيْنَ ۝۲۳۸ فَاِنْ خِفْتُمْ

قُوْمُوْا	لِلّٰهِ	قٰنِتِيْنَ ۝۲۳۸	فَاِنْ	خِفْتُمْ
کھڑے ہوا کرو	اللہ کے لئے (کے حضور)	فرمانبرداری کرتے ہوئے، ادب سے	پھر اگر	تمہیں خوف ہو

اللہ کے حضور ادب سے کھڑے ہوا کرو ○ پھر اگر تم خوف کی حالت میں ہو

خوف کی حالت میں نماز کا شرعی حکم اور اس کا طریقہ

(1)...... معاف کرنے کی صورت یہ ہے کہ شوہر پورا مہر ادا کر چکا تھا، اور مذکورہ صورت میں اس پر چونکہ آدھا مہر واجب ہوا لہٰذا بقیہ آدھا واپس نہ لے بلکہ اسی کو دیدے۔ زیادہ دینے کی صورت یہ ہے کہ ابھی شوہر نے مہر ادا نہیں کیا تھا تو وہ آدھا مہر دینے کی بجائے پورا مہر ادا کردے۔ (2)...... طلاق کا معاملہ اتنا شدید ہوتا ہے کہ عموماً دونوں فریق جذبہ انتقام میں اندھے ہوتے ہیں اور ایک دوسرے کو جان سے مار دینے کے خواہشمند ہوتے ہیں لیکن اللہ تعالیٰ یہاں پر بھی آپس میں حسنِ سلوک کا حکم فرما رہا ہے اور اس میں بھی خصوصاً مرد کو زیادہ تاکید ہے کیونکہ زیادہ ایذاء عام طور پر مرد اور اس کے خاندان کی طرف سے ہوتی ہے۔

فَرِجَالًا اَوْ رُكْبَانًا ۚ فَاِذَآ اَمِنْتُمْ فَاذْكُرُوا اللّٰهَ كَمَا

فَرِجَالًا	اَوْ	رُكْبَانًا (1)	فَاِذَآ	اَمِنْتُمْ	فَاذْكُرُوا	اللّٰهَ	كَمَا
توپیدل	یا	سوار (بہر حال نماز پڑھو)	پھر جب	بے خوف ہو جاؤ	تو یاد کرو	اللہ (کو)	جیسے

توپیدل یا سوار (جیسے ممکن ہو نماز پڑھ لو) پھر جب حالتِ اطمینان میں ہو جاؤ تو اللہ کو یاد کرو جیسا

عَلَّمَكُمْ مَّا لَمْ تَكُوْنُوْا تَعْلَمُوْنَ ﴿٢٣٩﴾ وَالَّذِيْنَ يُتَوَفَّوْنَ

عَلَّمَكُمْ	مَّا	لَمْ تَكُوْنُوْا تَعْلَمُوْنَ ﴿٢٣٩﴾	وَ	الَّذِيْنَ	يُتَوَفَّوْنَ
اس نے سکھایا ہے تمہیں	وہ جو	تم نہ جانتے تھے	اور	وہ لوگ جو	فوت ہو جائیں، مر جائیں

اس نے تمہیں سکھایا ہے جو تم نہ جانتے تھے ○ اور جو تم میں مر جائیں

مِنْكُمْ وَيَذَرُوْنَ اَزْوَاجًا ۚ وَّصِيَّةً لِّاَزْوَاجِهِمْ

مِنْكُمْ	وَ	يَذَرُوْنَ	اَزْوَاجًا	وَّصِيَّةً (2)	لِّاَزْوَاجِهِمْ
تم میں سے	اور	چھوڑ جائیں	بیویاں	(توشوہر کر دیں) وصیت	اپنی بیویوں کے لئے

اور بیویاں چھوڑ جائیں وہ اپنی عورتوں کے لئے

مَّتَاعًا اِلَى الْحَوْلِ غَيْرَ اِخْرَاجٍ ۚ فَاِنْ خَرَجْنَ

مَّتَاعًا	اِلَى	الْحَوْلِ	غَيْرَ اِخْرَاجٍ	فَاِنْ	خَرَجْنَ
نان نفقہ (کی)	تک	سال	بغیر نکالے (انہیں گھروں سے)	پھر اگر	وہ (خود) نکل جائیں

(انہیں گھروں سے) نکالے بغیر سال بھر تک خرچہ دینے کی وصیت کر جائیں پھر اگر وہ خود نکل جائیں

فَلَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ فِيْ مَا فَعَلْنَ فِيْٓ اَنْفُسِهِنَّ

فَلَا	جُنَاحَ	عَلَيْكُمْ	فِيْ	مَا	فَعَلْنَ	فِيْٓ	اَنْفُسِهِنَّ
تو نہیں	کوئی گناہ	تمہارے اوپر	(اس معاملے) میں	جو	وہ کریں	میں	اپنی جانوں

تو تم پر اس معاملے میں کوئی گرفت نہیں جو وہ اپنے بارے میں

ایک منسوخ حکم کہ مرنے والے کے لئے بیوی کو سال بھر کا نفقہ دینے کی وصیت ضروری ہے

(1)..... یہاں دشمن یا درندے وغیرہ کے خوف کی حالت میں نماز کا حکم اور طریقہ بیان کیا گیا ہے، اگر خوف کی ایسی صورت ہو کہ ایک جگہ ٹھہرنا ممکن ہو جائے تو پیدل چلتے ہوئے یا سواری پر جیسے ممکن ہو نماز پڑھ لو۔ (2)..... ابتدائے اسلام میں بیوہ کی عدت ایک سال تھی اور اس ایک سال میں وہ شوہر کے گھر رہ کر نان ونفقہ پانے کی مستحق ہوتی تھی، پھر ایک سال کی عدت تو سورۂ بقرہ کی آیت 234 سے منسوخ ہوئی اور سال بھر کا نفقہ سورۂ نساء کی آیت نمبر 12 یعنی آیتِ میراث سے منسوخ ہوا۔

طلاق کی عدت میں عورت کو نان نفقہ دینا شوہر پر لازم ہے

مِنْ مَّعْرُوْفٍؕ وَ اللّٰهُ عَزِیْزٌ حَكِیْمٌ (۲۴۰) وَ

مِنْ	مَّعْرُوْفٍ	وَ	اللّٰهُ	عَزِیْزٌ (1)	حَكِیْمٌ (۲۴۰)	وَ
سے	معروف طریقے (شریعت کے مطابق	اور	اللہ	عزت والا، زبردست	حکمت والا	اور

شریعت کے مطابق کریں اور اللہ زبردست، حکمت والا ہے ○ اور

لِلْمُطَلَّقٰتِ مَتَاعٌۢ بِالْمَعْرُوْفِؕ حَقًّا

لِلْمُطَلَّقٰتِ	مَتَاعٌ (2)	بِالْمَعْرُوْفِ	حَقًّا
طلاق والی عورتوں کے لئے	نان نفقہ، خرچہ (ہے)	بھلائی کے ساتھ (شرعی دستور کے مطابق	حق (ہے)

طلاق والی عورتوں کے لئے بھی شرعی دستور کے مطابق خرچہ ہے، یہ

طلاق اور عدت کے احکام بیان کرنے کا مقصد

عَلَى الْمُتَّقِیْنَ (۲۴۱) كَذٰلِكَ یُبَیِّنُ اللّٰهُ لَكُمْ اٰیٰتِهٖ

عَلَى	الْمُتَّقِیْنَ (۲۴۱)	كَذٰلِكَ	یُبَیِّنُ	اللّٰهُ	لَكُمْ	اٰیٰتِهٖ
پر	پرہیزگاروں	اسی طرح	بیان کرتا ہے	اللہ	تمہارے لئے	اپنی آیتیں

پرہیزگاروں پر واجب ہے ○ اللہ اسی طرح تمہارے لئے اپنی آیتیں کھول کر بیان کرتا ہے

موت سے ڈر کر بھاگنے والی بنی اسرائیل کی ایک جماعت کا واقعہ

لَعَلَّكُمْ تَعْقِلُوْنَ (۲۴۲) ع اَلَمْ تَرَ اِلَى الَّذِیْنَ

لَعَلَّكُمْ	تَعْقِلُوْنَ (۲۴۲)	اَلَمْ تَرَ	اِلَى	الَّذِیْنَ
تاکہ تم	سمجھ جاؤ	کیا تم نے نہ دیکھا	کی طرف	ان لوگوں کے جو

تاکہ تم سمجھو ○ اے حبیب! کیا تم نے ان لوگوں کو نہ دیکھا تھا جو

خَرَجُوْا مِنْ دِیَارِهِمْ وَ هُمْ اُلُوْفٌ حَذَرَ الْمَوْتِ

خَرَجُوْا	مِنْ	دِیَارِهِمْ	وَ	هُمْ	اُلُوْفٌ	حَذَرَ الْمَوْتِ
نکلے	سے	اپنے گھروں، شہروں	اور	وہ	ہزاروں (تھے)	موت کے ڈر (سے)

موت کے ڈر سے ہزاروں کی تعداد میں اپنے گھروں سے نکلے

(1) ...... لفظ "عَزِیْزٌ" "عزۃ" سے بنا ہے، یہ مختلف معنی میں استعمال ہوتا ہے، جیسے عزت والا، غلبے والا اور زبردست وغیرہ

(2) ...... یہاں آیت میں یہ بیان کیا گیا ہے کہ طلاق کی عدت میں شوہر پر عورت کو نان نفقہ دینا لازم ہے۔ تفصیل کے لئے بہار شریعت، ج2، حصہ 8 سے "نفقہ کا بیان" مطالعہ فرمائیں۔

فَقَالَ لَهُمُ اللّٰهُ مُوْتُوْا ۫ ثُمَّ اَحْيَاهُمْ ؕ اِنَّ اللّٰهَ

فَقَالَ	لَهُمُ	اللّٰهُ	مُوْتُوْا (1)	ثُمَّ	اَحْيَاهُمْ	اِنَّ	اللّٰهَ
تو فرمایا	ان سے	اللہ (نے)	مر جاؤ	پھر	اس نے زندہ کیا انہیں	بیشک	اللہ

تو اللہ نے ان سے فرمایا: مر جاؤ پھر انہیں زندہ فرما دیا، بیشک اللہ

لَذُوْ فَضْلٍ عَلَى النَّاسِ وَلٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ

لَذُوْ فَضْلٍ	عَلَى	النَّاسِ	وَ	لٰكِنَّ	اَكْثَرَ النَّاسِ
تحقیق فضل کرنے والا (ہے)	پر	لوگوں	اور	لیکن	اکثر لوگ

لوگوں پر فضل کرنے والا ہے مگر اکثر لوگ

لَا يَشْكُرُوْنَ ﴿۲۴۳﴾ وَقَاتِلُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَ

لَا يَشْكُرُوْنَ ﴿۲۴۳﴾	وَ	قَاتِلُوْا	فِيْ	سَبِيْلِ اللّٰهِ	وَ
شکر ادا نہیں کرتے	اور	تم لڑائی کرو	میں	اللہ کی راہ	اور

شکر ادا نہیں کرتے ○ اور اللہ کی راہ میں لڑو اور

اعْلَمُوْا اَنَّ اللّٰهَ سَمِيْعٌ عَلِيْمٌ ﴿۲۴۴﴾ مَنْ ذَا الَّذِيْ

اعْلَمُوْا	اَنَّ	اللّٰهَ	سَمِيْعٌ	عَلِيْمٌ ﴿۲۴۴﴾	مَنْ	ذَا	الَّذِيْ
جان لو	کہ، بیشک	اللہ	سننے والا	جاننے والا	کون، ہے کوئی	وہ	جو

جان لو کہ اللہ سننے والا، جاننے والا ہے ○ ہے کوئی جو

يُقْرِضُ اللّٰهَ قَرْضًا حَسَنًا فَيُضٰعِفَهٗ لَهٗ

يُقْرِضُ	اللّٰهَ	قَرْضًا (2)	حَسَنًا	فَيُضٰعِفَهٗ	لَهٗ
قرض دے	اللہ (کو)	قرض	حسن، اچھا	تو اللہ دگنا کردے گا اس (قرض) کو	اس کے لئے

اللہ کو اچھا قرض دے تو اللہ اس کے لئے اس قرض کو

راہِ خدا میں جہاد کرنے کا حکم

راہِ خدا میں اخلاص کے ساتھ خرچ کرنے اور قرض دینے کا ثمرہ

(1)...اس واقعہ سے معلوم ہوا کہ آدمی موت کے ڈر سے بھاگ کر جان نہیں بچا سکتا تو بھاگنا بے کار ہے، جو موت مقدر ہے وہ ضرور پہنچے گی۔ آدمی کو چاہئے کہ رضائے الٰہی پر راضی رہے۔ (2)...راہِ خدا میں اِخلاص کے ساتھ خرچ کرنے کو قرض سے تعبیر فرمایا، یہ اللہ تعالیٰ کا کمال درجے کا لطف و کرم ہے کیونکہ بندہ اس کا بنایا ہوا اور بندے کا مال اس کا عطا فرمایا ہوا ہے، حقیقی مالک وہی جبکہ بندہ اس کی عطا سے مجازی ملک رکھتا ہے لیکن پھر بھی مجازی ملک والے کے دینے کو قرض سے تعبیر فرمایا ہے۔

اَضْعَافًا كَثِيْرَةً ؕ وَاللّٰهُ يَقْبِضُ وَيَبْصُۜطُ وَ

اَضْعَافًا	كَثِيْرَةً	وَ	اللّٰهُ	يَقْبِضُ	وَ	يَبْصُۜطُ	وَ
گنا	بہت	اور	اللہ	تنگی کرتا ہے	اور	فراخی کرتا ہے، وسعت دیتا ہے	اور

بہت گنا بڑھادے اور اللہ تنگی دیتا ہے اور وسعت دیتا ہے اور

اِلَيْهِ تُرْجَعُوْنَ ﴿۲۴۵﴾ اَلَمْ تَرَ اِلَى الْمَلَاِ مِنْۢ

اِلَيْهِ	تُرْجَعُوْنَ ﴿۲۴۵﴾	اَلَمْ تَرَ (1)	اِلَى	الْمَلَاِ	مِنْۢ
اس کی طرف	تم لوٹائے جاؤ گے	کیا تم نے نہ دیکھا	کی طرف	گروہ، جماعت	سے

تم اسی کی طرف لوٹائے جاؤ گے ○ اے حبیب! کیا تم نے

بَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ مِنْۢ بَعْدِ مُوْسٰى ۘ اِذْ قَالُوْا لِنَبِيٍّ

بَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ	مِنْۢ	بَعْدِ مُوْسٰى	اِذْ	قَالُوْا	لِنَبِيٍّ
بنی اسرائیل، اولادِ یعقوب	سے	موسیٰ کے بعد	جب	انہوں نے کہا	ایک نبی سے

بنی اسرائیل کے ایک گروہ کو نہ دیکھا جو موسیٰ کے بعد ہوا، جب انہوں نے اپنے ایک نبی

لَّهُمُ ابْعَثْ لَنَا مَلِكًا نُّقَاتِلْ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ؕ

لَّهُمُ	ابْعَثْ	لَنَا	مَلِكًا	نُّقَاتِلْ	فِيْ	سَبِيْلِ اللّٰهِ
اپنے	آپ بھیجیں (مقرر کردیں)	ہمارے لئے	ایک بادشاہ	(تاکہ) ہم لڑیں	میں	اللہ کی راہ

سے کہا کہ ہمارے لیے ایک بادشاہ مقرر کردیں تاکہ ہم اللہ کی راہ میں لڑیں،

قَالَ هَلْ عَسَيْتُمْ اِنْ كُتِبَ

قَالَ	هَلْ	عَسَيْتُمْ	اِنْ	كُتِبَ
(اس نبی نے) کہا، فرمایا	کیا	تم قریب ہو (ایسا تو نہ ہوگا کہ)	اگر	لکھا جائے، فرض کیا جائے

اس نبی نے فرمایا: کیا ایسا تو نہیں ہوگا کہ اگر تم پر

حضرت موسیٰ علیہ السلام کے بعد بنی اسرائیل پر جہاد کی ترغیب اور قوم کا طرزِ عمل

وقف لازم

(1)...... جہاد کا حکم دینے کے بعد اب جہاد کی ہمت و حوصلہ پیدا کرنے والا ایک واقعہ بہت سی دلچسپ تفصیلات کے ساتھ بیان کیا جارہا ہے۔

عَلَيْكُمُ الْقِتَالُ اَلَّا تُقَاتِلُوْا ؕ قَالُوْا وَ مَا لَنَاۤ

عَلَيْكُمُ	الْقِتَالُ	اَلَّا تُقَاتِلُوْا	قَالُوْا	وَ	مَا	لَنَاۤ
تمہارے اوپر	لڑنا (جہاد)	یہ کہ تم نہ لڑو	انہوں نے کہا	اور	کیا (سبب ہو گا)	ہمارے لئے

جہاد فرض کیا جائے تو پھر تم جہاد نہ کرو؟ انہوں نے کہا: ہمیں کیا ہوا کہ ہم

اَلَّا نُقَاتِلَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَقَدْ اُخْرِجْنَا

اَلَّا نُقَاتِلَ	فِيْ	سَبِيْلِ اللّٰهِ	وَ	قَدْ	اُخْرِجْنَا
کہ ہم نہ لڑیں	میں	اللہ کی راہ	اور (حالانکہ)	تحقیق، بیشک	ہمیں نکال دیا گیا ہے

اللہ کی راہ میں نہ لڑیں حالانکہ ہمیں

مِنْ دِيَارِنَا وَ اَبْنَآىِٕنَا ؕ فَلَمَّا كُتِبَ

مِنْ	دِيَارِنَا	وَ	اَبْنَآىِٕنَا (1)	فَلَمَّا	كُتِبَ
سے	ہمارے گھروں، وطن	اور	ہماری اولاد (سے)	پھر جب	لکھا گیا، فرض کیا گیا

ہمارے وطن اور ہماری اولاد سے نکال دیا گیا ہے تو پھر جب ان پر

عَلَيْهِمُ الْقِتَالُ تَوَلَّوْا اِلَّا قَلِيْلًا مِّنْهُمْ ؕ

عَلَيْهِمُ	الْقِتَالُ	تَوَلَّوْا	اِلَّا	قَلِيْلًا	مِّنْهُمْ
ان پر	لڑنا	(تو) انہوں نے منہ پھیر لیا	مگر	تھوڑے	ان میں سے

جہاد فرض کیا گیا تو ان میں سے تھوڑے سے لوگوں کے علاوہ (بقیہ) نے منہ پھیر لیا

وَاللّٰهُ عَلِيْمٌۢ بِالظّٰلِمِيْنَ ﴿۲۴۶﴾ وَقَالَ لَهُمْ

طالوت کو بنی اسرائیل کا بادشاہ بنائے جانے کا واقعہ

وَ	اللّٰهُ	عَلِيْمٌۢ	بِالظّٰلِمِيْنَ ﴿۲۴۶﴾	وَ	قَالَ	لَهُمْ
اور	اللہ	خوب جاننے والا (ہے)	ظالموں کو	اور	کہا	ان سے

اور اللہ ظالموں کو خوب جانتا ہے ○ اور ان سے

1 ......اس واقعے سے یہ بھی معلوم ہوا کہ جب قوم کی اعتقادی اور عملی حالت خراب ہو جاتی ہے تو ان پر ظالم و جابر قوموں کو مسلط کر دیا جاتا ہے۔ اس آیت کو سامنے رکھ کر پوری دنیا کے مسلم ممالک کی اعتقادی و عملی حالت کو دیکھا جائے تو اوپر کا نقشہ بڑا واضح طور پر نظر آئے گا۔ قرآن کے اس طرح کے واقعات بیان کرنے کا مقصد صرف تاریخی واقعات بتانا نہیں بلکہ عبرت و نصیحت حاصل کرنے کی طرف لانا ہے۔

نَبِيُّهُمْ اِنَّ اللّٰهَ قَدْ بَعَثَ لَكُمْ طَالُوْتَ

نَبِيُّهُمْ	اِنَّ	اللّٰهَ	قَدْ	بَعَثَ(1)	لَكُمْ	طَالُوْتَ
ان کے نبی (نے)	بیشک	اللہ	تحقیق، بیشک	بھیجا ہے (اللہ نے)	تمہارے لئے	طالوت (کو)

ان کے نبی نے فرمایا: بیشک اللہ نے طالوت کو تمہارا بادشاہ مقرر

مَلِكًا ۗ قَالُوْۤا اَنّٰى يَكُوْنُ لَهُ الْمُلْكُ عَلَيْنَا

مَلِكًا	قَالُوْۤا	اَنّٰى	يَكُوْنُ	لَهُ	الْمُلْكُ	عَلَيْنَا
بادشاہ (بناکر)	انہوں نے کہا	کیسے	ہوگی	اس کے لئے	بادشاہی	ہمارے اوپر

کیا ہے۔ وہ کہنے لگے: اسے ہمارے اوپر کہاں سے بادشاہی حاصل ہوگئی

وَ نَحْنُ اَحَقُّ بِالْمُلْكِ مِنْهُ وَ لَمْ يُؤْتَ

وَ	نَحْنُ	اَحَقُّ	بِالْمُلْكِ	مِنْهُ	وَ	لَمْ يُؤْتَ
اور (حالانکہ)	ہم	زیادہ مستحق ہیں	بادشاہی کے	اس سے	اور	اسے نہیں دی گئی

حالانکہ ہم اس سے زیادہ سلطنت کے مستحق ہیں اور اسے

سَعَةً مِّنَ الْمَالِ ۗ قَالَ اِنَّ اللّٰهَ اصْطَفٰىهُ

سَعَةً	مِّنَ	الْمَالِ	قَالَ	اِنَّ	اللّٰهَ	اصْطَفٰىهُ
وسعت	سے	مال	(نبی نے) فرمایا	بیشک	اللہ (نے)	چن لیا ہے اسے

مال میں بھی وسعت نہیں دی گئی۔ اس نبی نے فرمایا: اسے اللہ نے تم پر چن لیا

عَلَيْكُمْ وَ زَادَهٗ بَسْطَةً فِی الْعِلْمِ وَ الْجِسْمِ ۗ وَ

عَلَيْكُمْ	وَ	زَادَهٗ	بَسْطَةً	فِی	الْعِلْمِ	وَ	الْجِسْمِ	وَ
تمہارے اوپر	اور	زیادہ دی ہے اسے	کشادگی	میں	علم	اور	جسم	اور

ہے اور اسے علم اور جسم میں کشادگی زیادہ دی ہے اور

(1)...لفظ "بَعَثَ" کا لغوی معنی ہے کسی چیز کو کھڑا کرنا جبکہ مختلف قرآئن کے اعتبار سے اس کے معنی بدلتے رہتے ہیں، یہاں یہ لفظ بھیجنے اور مقرر کرنے کے معنی میں ہے۔

اللّٰهُ يُؤْتِيْ مُلْكَهٗ مَنْ يَّشَآءُ ؕ وَاللّٰهُ وَاسِعٌ

اللّٰهُ	يُؤْتِيْ	مُلْكَهٗ	مَنْ	يَّشَآءُ	وَ	اللّٰهُ	وَاسِعٌ
اللہ	دیتا ہے	اپنا ملک	جسے	وہ چاہے	اور	اللہ	وسعت والا

اللہ جس کو چاہے اپنا ملک دے اور اللہ وسعت والا،

عَلِيْمٌ ﴿٢٤٧﴾ وَقَالَ لَهُمْ نَبِيُّهُمْ اِنَّ اٰيَةَ مُلْكِهٖۤ

عَلِيْمٌ ﴿٢٤٧﴾	وَ	قَالَ	لَهُمْ	نَبِيُّهُمْ	اِنَّ	اٰيَةَ مُلْكِهٖۤ
علم والا	اور	کہا	ان سے	ان کے نبی (نے)	بیشک	اس کی بادشاہی کی نشانی

علم والا ہے ○ اور ان سے ان کے نبی نے فرمایا: اس کی بادشاہی کی نشانی

اَنْ يَّاْتِيَكُمُ التَّابُوْتُ فِيْهِ سَكِيْنَةٌ

اَنْ	يَّاْتِيَكُمُ	التَّابُوْتُ	فِيْهِ	سَكِيْنَةٌ
(یہ ہے) کہ	آجائے گا تمہارے پاس	تابوت	اس میں	چین وسکون (ہے دلوں کا)

یہ ہے کہ تمہارے پاس وہ تابوت آجائے گا جس میں تمہارے رب کی طرف سے

مِّنْ رَّبِّكُمْ وَبَقِيَّةٌ مِّمَّا تَرَكَ

مِّنْ	رَّبِّكُمْ	وَ	بَقِيَّةٌ	مِّمَّا	تَرَكَ [1]
کی طرف سے	تمہارے رب	اور	بقیہ، چھوڑی ہوئی چیز (ہے)	(اس) سے جو	چھوڑا

دلوں کا چین ہے اور معزز موسیٰ اور معزز ہارون کی چھوڑی ہوئی چیزوں کا

اٰلُ مُوْسٰى وَاٰلُ هٰرُوْنَ تَحْمِلُهُ الْمَلٰٓئِكَةُ ؕ اِنَّ

اٰلُ مُوْسٰى	وَ	اٰلُ هٰرُوْنَ [2]	تَحْمِلُهُ	الْمَلٰٓئِكَةُ	اِنَّ
آلِ موسیٰ (معزز موسیٰ)	اور	آلِ ہارون (معزز ہارون)	اٹھائے ہوں گے اسے	فرشتے	بیشک

بقیہ ہے، فرشتے اسے اٹھائے ہوئے ہوں گے۔ بیشک

[1] ــــ اس سے معلوم ہوا کہ اللہ تعالیٰ کے پیاروں سے نسبت رکھنے والی ہر چیز بابرکت ہوتی ہے جیسے تابوت میں حضرت موسیٰ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے نعلین شریفین یعنی پاؤں میں پہننے کے جوتے بھی برکت کا ذریعہ تھے۔ [2] ــــ بعض علماء نے فرمایا کہ تابوت میں حضرت موسیٰ وہارون عَلَیْہِمَا الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے امتی علما کے تبرکات تھے، لہٰذا "آل" سے مراد وہی علما ہیں جبکہ بعض نے فرمایا کہ تابوت میں حضرت موسیٰ وہارون عَلَیْہِمَا الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے اپنے تبرکات تھے اور "آل" بطورِ تعظیم کے انہی کے لئے استعمال ہوا ہے۔

ع ۳۲ ۱۶

فِیْ ذٰلِكَ لَاٰیَةً لَّكُمْ اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِیْنَ ﴿۲۴۸﴾ ع

فِیْ	ذٰلِكَ	لَاٰیَةً	لَّكُمْ	اِنْ	كُنْتُمْ	مُّؤْمِنِیْنَ ﴿۲۴۸﴾
میں	اس	ضرور بڑی نشانی (ہے)	تمہارے لئے	اگر	تم ہو	ایمان والے

اس میں تمہارے لئے بڑی نشانی ہے اگر تم ایمان والے ہو ○

سفرِ جہاد کے دوران طالوت کے لشکریوں کی ایک نہر کے پانی سے آزمائش

فَلَمَّا فَصَلَ طَالُوْتُ بِالْجُنُوْدِ ۙ قَالَ اِنَّ اللّٰهَ

فَلَمَّا	فَصَلَ	طَالُوْتُ	بِالْجُنُوْدِ	قَالَ	اِنَّ	اللّٰهَ
پھر جب	جدا ہوا	طالوت	لشکروں کے ساتھ	اس نے کہا	بیشک	اللہ

پھر جب طالوت لشکروں کو لے کر شہر سے جدا ہوا تو اس نے کہا: بیشک اللہ

مُبْتَلِیْكُمْ بِنَهَرٍ ۚ فَمَنْ شَرِبَ مِنْهُ فَلَیْسَ

مُبْتَلِیْكُمْ (1)	بِنَهَرٍ	فَمَنْ	شَرِبَ	مِنْهُ	فَلَیْسَ
آزمانے والا ہے تمہیں	ایک نہر کے ذریعے	تو جو	پئے گا (پانی)	اس سے	تو وہ نہیں

تمہیں ایک نہر کے ذریعے آزمانے والا ہے تو جو اس نہر سے پانی پئے گا وہ

مِنِّیْ ۚ وَ مَنْ لَّمْ یَطْعَمْهُ فَاِنَّهٗ مِنِّیْۤ اِلَّا

مِنِّیْ	وَ	مَنْ	لَّمْ یَطْعَمْهُ	فَاِنَّهٗ	مِنِّیْ	اِلَّا
مجھ سے	اور	جو	نہ چکھے گا (نہ پئے گا) اس سے	تو بیشک وہ	مجھ سے (ہے)	مگر

میرا نہیں ہے اور جو نہ پئے گا وہ میرا ہے سوائے

مَنِ اغْتَرَفَ غُرْفَةًۢ بِیَدِهٖ ۚ فَشَرِبُوْا مِنْهُ

مَنِ	اغْتَرَفَ	غُرْفَةً	بِیَدِهٖ	فَشَرِبُوْا	مِنْهُ
جو	چلو بھرلے	ایک چلو	اپنے ہاتھ سے	تو انہوں نے پی لیا	اس (نہر) سے

اس کے جو ایک چلو اپنے ہاتھ سے بھر لے تو ان میں سے تھوڑے

(1)......اس واقعے سے یہ حکمت بھی معلوم ہوئی کہ جہاد سے پہلے آزمائش کر لینا بہتر ہے۔ عین وقت پر کوئی بزدلی دکھائے تو اس کا نتیجہ اچھا نہیں ہوتا۔ حالتِ امن میں فوج کی تربیت اور محنت ومشقت اسی مقصد کے لئے ہوتی ہے نیز یہ بھی معلوم ہوا کہ کسی بڑے امتحان سے پہلے چھوٹے امتحان سے گزر لینا چاہئے کہ اس سے دل میں قوت پیدا ہوتی ہے۔

اِلَّا قَلِيْلًا مِّنْهُمْ ؕ فَلَمَّا جَاوَزَهٗ هُوَ وَ

اِلَّا	قَلِيْلًا	مِّنْهُمْ	فَلَمَّا	جَاوَزَهٗ	هُوَ	وَ
مگر	تھوڑے (لوگ)	ان میں سے	پھر جب	پار گزر گئے اس (نہر) سے	وہ (طالوت)	اور

سے لوگوں کے علاوہ سب نے اس نہر سے پانی پی لیا پھر جب طالوت اور

الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مَعَهٗ ۙ قَالُوْا لَا طَاقَةَ لَنَا

الَّذِيْنَ	اٰمَنُوْا	مَعَهٗ	قَالُوْا	لَا	طَاقَةَ	لَنَا
وہ لوگ جو	ایمان لائے	اس کے ساتھ	(تو) انہوں نے کہا	نہیں	طاقت	ہمارے لئے

اس کے ساتھ والے مسلمان نہر سے پار ہو گئے تو انہوں نے کہا: ہم میں

الْيَوْمَ بِجَالُوْتَ وَ جُنُوْدِهٖ ؕ قَالَ الَّذِيْنَ

الْيَوْمَ	بِجَالُوْتَ	وَ	جُنُوْدِهٖ	قَالَ	الَّذِيْنَ
آج	جالوت کے ساتھ	اور	اس کے لشکروں (کے ساتھ مقابلے کی)	کہا	ان لوگوں نے جو

آج جالوت اور اس کے لشکروں کے ساتھ مقابلے کی طاقت نہیں ہے۔ (لیکن) جو

يَظُنُّوْنَ اَنَّهُمْ مُّلٰقُوا اللّٰهِ ۙ كَمْ مِّنْ فِئَةٍ

يَظُنُّوْنَ	اَنَّهُمْ	مُّلٰقُوا اللّٰهِ	كَمْ	مِّنْ	فِئَةٍ
یقین رکھتے تھے	کہ وہ	اللہ سے ملنے والے (ہیں)	کتنے، بہت سے	سے	گروہ، جماعت

اللہ سے ملنے کا یقین رکھتے تھے انہوں نے کہا: بہت دفعہ چھوٹی

قَلِيْلَةٍ غَلَبَتْ فِئَةً كَثِيْرَةً ۢ بِاِذْنِ اللّٰهِ ؕ وَ اللّٰهُ

قَلِيْلَةٍ	غَلَبَتْ (1)	فِئَةً	كَثِيْرَةً	بِاِذْنِ اللّٰهِ	وَ	اللّٰهُ
قلیل، چھوٹی	غالب آئی	گروہ، جماعت	کثیر، بڑی (پر)	اللہ کے حکم سے	اور	اللہ

جماعت اللہ کے حکم سے بڑی جماعت پر غالب آئی ہے اور اللہ

(1)..... اخلاص، جذبہ اور ہمت اللہ تعالیٰ کی مدد حاصل کرنے کا ذریعہ ہیں اور اسلامی تاریخ میں چھوٹے گروہ کے بڑے گروہ پر غالب آنے کی بہت سی مثالیں موجود ہیں، جیسے غزوۂ بدر میں 313 کی قلیل تعداد میں مسلمان 1000 کے قریب کفار کے بڑے گروہ پر غالب آئے، جنگِ یرموک میں 50000 کے قریب مسلمانوں کا لشکر کفار کے دس لاکھ کے بڑے لشکر پر غالب آیا۔

جالوت اور اس کے لشکر سے مقابلے کے وقت صبر، ثابت قدمی اور مدد کی دعا

مَعَ الصّٰبِرِيْنَ ﴿۲۴۹﴾ وَلَمَّا بَرَزُوْا لِجَالُوْتَ

مَعَ	الصّٰبِرِيْنَ ﴿۲۴۹﴾	وَ	لَمَّا	بَرَزُوْا	لِجَالُوْتَ
ساتھ (ہے)	صبر کرنے والوں (کے)	اور	جب	وہ سامنے آئے	جالوت کے

صبر کرنے والوں کے ساتھ ہے ○ پھر جب وہ جالوت

وَجُنُوْدِهٖ قَالُوْا رَبَّنَآ اَفْرِغْ

وَ	جُنُوْدِهٖ	قَالُوْا	رَبَّنَآ	اَفْرِغْ
اور	اس کے لشکروں (کے)	انہوں نے عرض کی	اے ہمارے رب	ڈال دے، انڈیل دے

اور اس کے لشکروں کے سامنے آئے تو انہوں نے عرض کی: اے ہمارے رب!

عَلَيْنَا صَبْرًا وَّثَبِّتْ اَقْدَامَنَا وَانْصُرْنَا

عَلَيْنَا	صَبْرًا	وَّ	ثَبِّتْ	اَقْدَامَنَا	وَ	انْصُرْنَا[1]
ہمارے اوپر	صبر	اور	ثابت رکھ، جمائے رکھ	ہمارے قدم	اور	مدد فرما ہماری

ہم پر صبر ڈال دے اور ہمیں ثابت قدمی عطا فرما اور کافر

جالوت اور اس کے لشکر کی شکست، جالوت کا قتل اور حضرت داؤد عَلَیْہِ السَّلَام کو بادشاہی، حکمت اور علم عطا ہونا

عَلَى الْقَوْمِ الْكٰفِرِيْنَ ﴿۲۵۰﴾ فَهَزَمُوْهُمْ

عَلَى	الْقَوْمِ	الْكٰفِرِيْنَ ﴿۲۵۰﴾	فَهَزَمُوْهُمْ
پر (کے مقابلے میں)	قوم	کافروں (کی)	تو انہوں نے شکست دی، بھگا دیا ان (دشمنوں) کو

قوم کے مقابلے میں ہماری مدد فرما ○ تو انہوں نے اللہ کے حکم سے

بِاِذْنِ اللّٰهِ ۛ وَقَتَلَ دَاوٗدُ جَالُوْتَ وَاٰتٰىهُ

بِاِذْنِ اللّٰهِ	وَ	قَتَلَ	دَاوٗدُ	جَالُوْتَ	وَ	اٰتٰىهُ
اللہ کے حکم سے	اور	قتل کر دیا	داؤد (نے)	جالوت (کو)	اور	عطا فرمائی اسے

دشمنوں کو بھگا دیا اور داؤد نے جالوت کو قتل کر دیا اور اللہ نے

[1]..... اس سے معلوم ہوا کہ دشمن سے جنگ کے دوران صرف ظاہری اسباب پر ہی بھروسہ نہیں کرنا چاہئے بلکہ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں صبر، ثابت قدمی اور دشمنوں کے خلاف مدد کی دعا بھی کرنی چاہئے تاکہ ظاہری اسباب کے ساتھ اللہ تعالیٰ کی مدد بھی شامل حال ہو۔

جہاد کی ایک حکمت زمین میں فساد کو روکنا

اللّٰهُ الْمُلْكَ وَ الْحِكْمَةَ وَ عَلَّمَهٗ مِمَّا یَشَآءُ ؕ

اللّٰهُ	الْمُلْكَ	وَ	الْحِكْمَةَ	وَ	عَلَّمَهٗ	مِمَّا	یَشَآءُ
اللہ (نے)	بادشاہی	اور	حکمت	اور	سکھایا اسے	(اس) سے جو	وہ چاہتا ہے

اسے سلطنت اور حکمت عطا فرمائی اور اسے جو چاہا سکھادیا

وَ لَوْ لَا دَفْعُ اللّٰهِ النَّاسَ بَعْضَهُمْ بِبَعْضٍ ۙ

وَ	لَوْ	لَا	دَفْعُ اللّٰهِ النَّاسَ	بَعْضَهُمْ	بِبَعْضٍ
اور	اگر	نہ (ہو)	اللہ کا لوگوں کو دفع، دور کرنا	ان کے بعض (کو)	بعض کے ذریعے

اور اگر اللہ لوگوں میں ایک کے ذریعے دوسرے کو دفع نہ کرے

لَّفَسَدَتِ الْاَرْضُ وَ لٰكِنَّ اللّٰهَ ذُوْ فَضْلٍ

لَّفَسَدَتِ (1)	الْاَرْضُ	وَ	لٰكِنَّ	اللّٰهَ	ذُوْ فَضْلٍ
(تو) ضرور بگڑ جائے، تباہ ہو جائے	زمین	اور	لیکن	اللہ	فضل کرنے والا

تو ضرور زمین تباہ ہو جائے مگر اللہ سارے جہان پر فضل

نبی کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کی نبوت ورسالت کی دلیل

عَلَى الْعٰلَمِیْنَ ﴿۲۵۱﴾ تِلْكَ اٰیٰتُ اللّٰهِ نَتْلُوْهَا

عَلَى	الْعٰلَمِیْنَ ﴿۲۵۱﴾	تِلْكَ	اٰیٰتُ اللّٰهِ	نَتْلُوْهَا
پر	تمام جہانوں	یہ	اللہ کی آیتیں (ہیں)	ہم پڑھتے ہیں انہیں

کرنے والا ہے ○ یہ اللہ کی آیتیں ہیں جو اے حبیب! ہم آپ کے سامنے

عَلَیْكَ بِالْحَقِّ ؕ وَ اِنَّكَ لَمِنَ الْمُرْسَلِیْنَ ﴿۲۵۲﴾

عَلَیْكَ	بِالْحَقِّ	وَ	اِنَّكَ	لَمِنَ	الْمُرْسَلِیْنَ ﴿۲۵۲﴾
تم پر	حق کے ساتھ	اور	بیشک تم (ہو)	ضرور سے	رسولوں

حق کے ساتھ پڑھتے ہیں اور بیشک تم رسولوں میں سے ہو ○

(1) ...... یہاں جہاد کی حکمت کا بیان ہے کہ جہاد میں ہزاروں مصلحتیں ہیں، اگر گھاس نہ کاٹی جائے تو کھیت برباد ہو جائے، اگر آپریشن کے ذریعے فاسد مواد نہ نکالا جائے تو بدن بگڑ جائے، اگر چور ڈاکو نہ پکڑے جائیں تو امن برباد ہو جائے۔ ایسے ہی جہاد کے ذریعے مغروروں، باغیوں اور سرکشوں کو دبایا نہ جائے تو اچھے لوگ جی نہ سکیں۔

تِلْكَ الرُّسُلُ

3

انبیاء عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی عظمت و شان اور حضور انور عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے خصوصی فضائل

تِلْكَ الرُّسُلُ فَضَّلْنَا بَعْضَهُمْ عَلٰى بَعْضٍ ۘ

تِلْكَ	الرُّسُلُ (1)	فَضَّلْنَا (2)	بَعْضَهُمْ	عَلٰى	بَعْضٍ
یہ	رسول (ہیں)	ہم نے فضیلت دی	ان میں بعض (کو)	پر	بعض

یہ رسول ہیں ہم نے ان میں ایک کو دوسرے پر فضیلت عطا فرمائی،

مِنْهُمْ مَّنْ كَلَّمَ اللّٰهُ وَرَفَعَ بَعْضَهُمْ

مِنْهُمْ	مَّنْ	كَلَّمَ	اللّٰهُ	وَ	رَفَعَ	بَعْضَهُمْ
ان (رسولوں) میں سے	سے	کلام فرمایا	اللہ (نے)	اور	بلندی عطا کی	ان میں سے بعض (کو)

ان میں کسی سے اللہ نے کلام فرمایا اور کوئی وہ ہے جسے سب پر

دَرَجٰتٍ ؕ وَاٰتَيْنَا عِيْسَى ابْنَ مَرْيَمَ الْبَيِّنٰتِ وَاَيَّدْنٰهُ

دَرَجٰتٍ	وَ	اٰتَيْنَا	عِيْسَى ابْنَ مَرْيَمَ	الْبَيِّنٰتِ	وَ	اَيَّدْنٰهُ
درجوں	اور	ہم نے دیں	مریم کے بیٹے عیسیٰ (کو)	روشن نشانیاں	اور	ہم نے مدد کی اس کی

درجوں بلندی عطا فرمائی اور ہم نے مریم کے بیٹے عیسیٰ کو کھلی نشانیاں دیں اور پاکیزہ روح سے

اللہ تعالیٰ جو چاہتا ہے کرتا ہے

بِرُوْحِ الْقُدُسِ ؕ وَلَوْ شَآءَ اللّٰهُ مَا اقْتَتَلَ الَّذِيْنَ مِنْۢ

بِرُوْحِ الْقُدُسِ	وَ	لَوْ	شَآءَ	اللّٰهُ	مَا اقْتَتَلَ	الَّذِيْنَ	مِنْۢ
پاکیزہ روح (جبریل) سے	اور	اگر	چاہتا	اللہ	آپس میں نہ لڑتے	وہ لوگ جو	سے

اس کی مدد کی اور اگر اللہ چاہتا تو ان کے بعد والے آپس میں نہ لڑتے

بَعْدِهِمْ مِّنْۢ بَعْدِ مَا جَآءَتْهُمُ الْبَيِّنٰتُ

بَعْدِهِمْ	مِّنْۢ	بَعْدِ	مَا	جَآءَتْهُمُ	الْبَيِّنٰتُ
ان (رسولوں) کے بعد (آئے)	سے	بعد (اس کے)	جو	آگئیں ان (پیروکاروں) کے پاس	کھلی نشانیاں

جبکہ ان کے پاس کھلی نشانیاں آچکی تھیں

(1)... لفظ "اَلرُّسُلُ" رسول کی جمع ہے

(2)... اصلِ نبوت یعنی نبی ہونے میں تو تمام انبیاء کرام عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام برابر ہیں البتہ ان کے درجات میں فرق ہے، بعض بعض سے اعلیٰ ہیں اور ہمارے آقا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سب سے اعلیٰ ہیں۔

وَ لٰكِنِ اخْتَلَفُوْا فَمِنْهُمْ مَّنْ اٰمَنَ وَ

وَ	لٰكِنِ	اخْتَلَفُوْا	فَمِنْهُمْ	مَّنْ	اٰمَنَ	وَ
اور	لیکن	انہوں نے اختلاف کیا (آپس میں)	تو ان میں سے	کوئی	ایمان لایا (ایمان پر قائم رہا)	اور

لیکن انہوں نے آپس میں اختلاف کیا تو ان میں کوئی مومن رہا اور

مِنْهُمْ مَّنْ كَفَرَ ؕ وَ لَوْ شَآءَ اللّٰهُ مَا اقْتَتَلُوْا ۫ وَ

مِنْهُمْ	مَّنْ	كَفَرَ	وَ	لَوْ	شَآءَ	اللّٰهُ	مَا اقْتَتَلُوْا	وَ
ان میں سے	کوئی	کافر ہو گیا	اور	اگر	چاہتا	اللہ	(تو) وہ آپس میں نہ لڑتے	اور

کوئی کافر ہو گیا اور اگر اللہ چاہتا تو وہ نہ لڑتے

لٰكِنَّ اللّٰهَ يَفْعَلُ مَا يُرِيْدُ ﴿۲۵۳﴾ يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ

لٰكِنَّ	اللّٰهَ	يَفْعَلُ	مَا	يُرِيْدُ ﴿۲۵۳﴾ (1)	يٰۤاَيُّهَا	الَّذِيْنَ
لیکن	اللہ	کرتا ہے	جو	وہ ارادہ کرتا ہے، وہ چاہتا ہے	اے	وہ لوگو جو

مگر اللہ جو چاہتا ہے کرتا ہے ○ اے

۲۵۴

اٰمَنُوْۤا اَنْفِقُوْا مِمَّا رَزَقْنٰكُمْ مِّنْ قَبْلِ اَنْ

اٰمَنُوْۤا	اَنْفِقُوْا	مِمَّا	رَزَقْنٰكُمْ	مِّنْ	قَبْلِ	اَنْ
ایمان لائے	خرچ کرو	(کچھ اس میں) سے جو	ہم نے رزق دیا تمہیں	سے	پہلے	کہ

ایمان والو! ہمارے دیئے ہوئے رزق میں سے اللہ کی راہ میں اس دن کے آنے سے پہلے

يَّاْتِيَ يَوْمٌ لَّا بَيْعٌ فِيْهِ وَ لَا خُلَّةٌ وَّ لَا

يَّاْتِيَ	يَوْمٌ (2)	لَّا	بَيْعٌ	فِيْهِ	وَ	لَا	خُلَّةٌ	وَّ	لَا
آجائے	دن	نہیں	کوئی خرید و فروخت	اس میں	اور	نہ	دوستی	اور	نہ

خرچ کر لو جس میں نہ کوئی خرید و فروخت ہوگی اور نہ کافروں کے لئے دوستی اور نہ

راہِ خدا میں مال خرچ کرنے کا حکم

(1) اللہ تعالیٰ جو چاہتا ہے کرتا ہے، اس کے ملک میں اس کے ارادے کے خلاف کوئی کچھ نہیں کر سکتا اور یہی خدا کی شان ہے۔ ہمیں یہ حکم ہے کہ اللہ تعالیٰ کے حکم پر سر تسلیم خم کریں اور جو اس نے فرمایا ہے اس کے مطابق عمل کریں۔

(2) قیامت کے دن وہی مال کام آئے گا جسے دنیا میں نیک کاموں میں خرچ کیا ہوگا اور یونہی صرف نیک دوست کام آئیں گے، اور شفاعت بھی اللہ تعالیٰ کی اجازت سے ہوگی اور وہ بھی صرف مسلمانوں کیلئے۔

آیۃ الکرسی میں الٰہیات کے اعلیٰ مسائل کا بیان

شَفَاعَةٌ ؕ وَالْكٰفِرُوْنَ هُمُ الظّٰلِمُوْنَ ﴿۲۵۴﴾ اَللّٰهُ لَاۤ

شَفَاعَةٌ	وَ	الْكٰفِرُوْنَ	هُمُ	الظّٰلِمُوْنَ ﴿۲۵۴﴾ (1)	اَللّٰهُ	لَاۤ
شفاعت، سفارش	اور	کفر کرنے والے	وہ (وہی)	ظلم کرنے والے (ہیں)	اللہ	نہیں

شفاعت ہوگی اور کافر ہی ظالم ہیں ○ اللہ وہ ہے

اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۚ اَلْحَیُّ الْقَیُّوْمُ ۚ لَا تَاْخُذُهٗ سِنَةٌ وَّ

اِلٰهَ	اِلَّا	هُوَ (2)	اَلْحَیُّ	الْقَیُّوْمُ	لَا تَاْخُذُهٗ	سِنَةٌ	وَّ
کوئی معبود	مگر	وہ	ہمیشہ زندہ	دوسروں کو قائم رکھنے والا	نہیں آتی اسے	اونگھ، غنودگی	اور

جس کے سوا کوئی معبود نہیں، وہ خود زندہ ہے، دوسروں کو قائم رکھنے والا ہے، اسے نہ اونگھ آتی ہے اور

لَا نَوْمٌ ؕ لَهٗ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَمَا فِی الْاَرْضِ ؕ

لَا	نَوْمٌ	لَهٗ	مَا	فِی السَّمٰوٰتِ	وَ	مَا	فِی الْاَرْضِ
نہ	نیند	اس کے لئے، اس کا (ہے)	جو کچھ	آسمانوں میں	اور	جو کچھ	زمین میں (ہے)

نہ نیند، جو کچھ آسمانوں میں ہے اور جو کچھ زمین میں سب اسی کا ہے۔

مَنْ ذَا الَّذِیْ یَشْفَعُ عِنْدَهٗۤ اِلَّا بِاِذْنِهٖ

مَنْ	ذَا	الَّذِیْ	یَشْفَعُ	عِنْدَهٗۤ	اِلَّا	بِاِذْنِهٖ
کون	وہ	جو	شفاعت کرے، سفارش کرے	اس کے پاس، ہاں	مگر	اس کی اجازت سے

کون ہے جو اس کے ہاں اس کی اجازت کے بغیر سفارش کرے؟

یَعْلَمُ مَا بَیْنَ اَیْدِیْهِمْ وَمَا خَلْفَهُمْ ۚ وَلَا یُحِیْطُوْنَ

یَعْلَمُ	مَا	بَیْنَ اَیْدِیْهِمْ	وَ	مَا	خَلْفَهُمْ	وَ	لَا یُحِیْطُوْنَ
وہ جانتا ہے	جو	ان کے آگے	اور	جو	ان کے پیچھے	اور	وہ نہیں گھیر سکتے (نہیں جان سکتے)

وہ جانتا ہے جو کچھ ان کے آگے ہے اور جو کچھ ان کے پیچھے ہے اور لوگ

(1)۔۔۔ ظلم کے معنی ہیں کسی چیز کو غلط جگہ استعمال کرنا۔ کافروں کا ایمان کی جگہ کفر اور طاعت کی جگہ معصیت اور شکر کی جگہ ناشکری کو اختیار کرنا ان کا ظلم ہے اور چونکہ یہاں ظلم کا سب سے بدتر درجہ مراد ہے اسی لئے فرمایا کہ کافر ہی ظالم ہیں۔ (2)۔۔۔ یہ آیت ''آیۃ الکرسی'' کے نام سے مشہور ہے، اس میں ذاتِ باری تعالیٰ سے متعلق انتہائی اعلیٰ مسائل کا بیان ہے اور اس میں جتنا غور کرتے جائیں اللہ تعالیٰ کی عظمت اور اس کے بارے میں عقائد اتنا ہی واضح ہوتے جائیں گے۔

بِشَیْءٍ مِّنْ عِلْمِهٖۤ اِلَّا بِمَا شَآءَ ۚ وَسِعَ

بِشَیْءٍ	مِّنْ	عِلْمِهٖۤ	اِلَّا	بِمَا	شَآءَ	وَسِعَ
کسی چیز کو	سے	اس کے علم	مگر	ساتھ جو (جتنا)	وہ چاہے	وسعت میں لیا، سمالیا

اس کے علم میں سے اتنا ہی حاصل کر سکتے ہیں جتنا وہ چاہے، اس کی کرسی

كُرْسِیُّهُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ ۚ وَلَا یَـُٔوْدُهٗ

كُرْسِیُّهُ	السَّمٰوٰتِ	وَ	الْاَرْضَ	وَ	لَا یَـُٔوْدُهٗ
اس کی کرسی (نے)	آسمانوں	اور	زمین (کو)	اور	تھکاتی نہیں، بھاری نہیں اسے

آسمان اور زمین کو اپنی وسعت میں لئے ہوئے ہے اور ان کی حفاظت اسے

حِفْظُهُمَا ۚ وَهُوَ الْعَلِیُّ الْعَظِیْمُ ﴿٢٥٥﴾ لَاۤ اِكْرَاهَ

حِفْظُهُمَا	وَ	هُوَ	الْعَلِیُّ	الْعَظِیْمُ ﴿٢٥٥﴾	لَاۤ	اِكْرَاهَ
ان دونوں کی حفاظت	اور	وہ	بہت بلند، عالی شان	بڑی عظمت والا	نہیں	زبردستی کرنا، مجبور کرنا

تھکا نہیں سکتی اور وہی بلند شان والا، عظمت والا ہے ○ دین میں

فِی الدِّیْنِ ۖ قَدْ تَّبَیَّنَ الرُّشْدُ مِنَ الْغَیِّ ۚ فَمَنْ

فِی الدِّیْنِ (1)	قَدْ	تَّبَیَّنَ	الرُّشْدُ	مِنَ	الْغَیِّ	فَمَنْ
دین میں	تحقیق، بیشک	خوب واضح ہوگئی	ہدایت	سے	گمراہی	تو جو

کوئی زبردستی نہیں، بیشک ہدایت کی راہ گمراہی سے خوب جدا ہوگئی ہے تو جو

یَّكْفُرْ بِالطَّاغُوْتِ وَیُؤْمِنْۢ بِاللّٰهِ فَقَدِ اسْتَمْسَكَ

یَّكْفُرْ	بِالطَّاغُوْتِ (2)	وَ	یُؤْمِنْۢ	بِاللّٰهِ	فَقَدِ	اسْتَمْسَكَ
انکار کرے	شیطان کا	اور	ایمان لائے	اللہ پر	تو تحقیق، بیشک	اس نے تھام لیا، پکڑ لیا

شیطان کو نہ مانے اور اللہ پر ایمان لائے اس نے

دین منوانے میں کوئی زبردستی نہیں

قرآن مجید سے ہدایت اور گمراہی پوری طرح نمایاں ہوگئی

اسلام پر مضبوطی سے قائم رہنے کے لئے ہر سرکش و گمراہ سے بچنا ضروری ہے

(1)...... یاد رہے کہ کسی کافر کو جبراً مسلمان بنانا جائز نہیں مگر اسلام سے نکلنے سے مسلمان کو جبری روکا جائے گا کیونکہ اسلام لانے کے بعد کفر اختیار کرنا دینِ اسلام کی توہین اور دوسروں کیلئے بغاوت کا راستہ ہے جسے بند کرنا ضروری ہے۔ (2)...... ہر سرکش اور گمراہ کو طاغوت کہا جاتا ہے۔ شیطان، کاہن، جادوگر اور بت وغیرہ سب پر ہی یہ لفظ بولا جاتا ہے۔ یہاں آیت میں طاغوت سے بچنے کا فرمایا گیا کیونکہ اسلام پر مضبوطی سے وہی قائم رہ سکتا ہے جو بے دینوں کی صحبت، ان کی الفت، ان کی کتابیں دیکھنے، ان کے وعظ سننے سے دور ہے اور جو اپنے ایمان کی رسی پر خود ہی چھریاں چلائے گا اس کی رسی کا کٹنے سے بچنا مشکل ہے۔

بِالْعُرْوَةِ الْوُثْقٰى ۗ لَا انْفِصَامَ لَهَا ؕ وَاللّٰهُ سَمِيْعٌ

بِالْعُرْوَةِ	الْوُثْقٰى	لَا	انْفِصَامَ	لَهَا	وَ	اللّٰهُ	سَمِيْعٌ
حلقے، کڑے کو	بہت مضبوط	نہیں	ٹوٹنا	اس کے لئے	اور	اللہ	سننے والا

بڑا مضبوط سہارا تھام لیا جس سہارے کو کبھی کھلنا نہیں اور اللہ سننے والا،

عَلِيْمٌ ﴿۲۵۶﴾ اَللّٰهُ وَلِيُّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا ۙ يُخْرِجُهُمْ

عَلِيْمٌ ﴿۲۵۶﴾	اَللّٰهُ	وَلِيُّ	الَّذِيْنَ	اٰمَنُوْا	يُخْرِجُهُمْ
جاننے والا	اللہ	والی، مددگار (ہے)	ان لوگوں کا جو	ایمان لائے	وہ نکالتا ہے انہیں

جاننے والا ہے ○ اللہ مسلمانوں کا والی ہے انہیں

مسلمانوں کا والی اللہ تعالیٰ ہے اور کافروں کے حمایتی شیطان ہیں

مِّنَ الظُّلُمٰتِ اِلَى النُّوْرِ ؕ وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْۤا اَوْلِيٰٓـُٔهُمُ

مِّنَ الظُّلُمٰتِ	اِلَى النُّوْرِ (1)	وَ	الَّذِيْنَ	كَفَرُوْۤا	اَوْلِيٰٓـُٔهُمُ
اندھیروں سے	نور، روشنی کی طرف	اور	وہ لوگ جو (جنہوں نے)	کفر کیا	ان کے مددگار

اندھیروں سے نور کی طرف نکالتا ہے اور جو کافر ہیں ان کے حمایتی

الطَّاغُوْتُ ۙ يُخْرِجُوْنَهُمْ مِّنَ النُّوْرِ اِلَى الظُّلُمٰتِ ؕ اُولٰٓئِكَ

الطَّاغُوْتُ	يُخْرِجُوْنَهُمْ	مِّنَ	النُّوْرِ	اِلَى	الظُّلُمٰتِ	اُولٰٓئِكَ
شیطان (ہیں)	وہ نکالتے ہیں انہیں	سے	نور، روشنی	کی طرف	اندھیروں	یہ لوگ

شیطان ہیں وہ انہیں نور سے اندھیروں کی طرف نکالتے ہیں۔ یہی لوگ

حضرت ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام کا نمرود بادشاہ سے مناظرہ

ع ۳۴ ۲

اَصْحٰبُ النَّارِ ۚ هُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ ﴿۲۵۷﴾ اَلَمْ تَرَ اِلَى

اَصْحٰبُ النَّارِ	هُمْ	فِيْهَا	خٰلِدُوْنَ ﴿۲۵۷﴾	اَلَمْ تَرَ	اِلَى
آگ والے (ہیں)	وہ	اس (آگ) میں	ہمیشہ رہنے والے	کیا تم نے نہ دیکھا	(اس) کی طرف

دوزخ والے ہیں، یہ ہمیشہ اس میں رہیں گے ○ اے حبیب! کیا تم نے اس کو نہ دیکھا تھا

(1)۔۔۔ ظلمات سے کفر اور نور سے ایمان مراد ہے اور کفر کی چونکہ سینکڑوں قسمیں ہیں جبکہ اسلام ایک ہی دین ہے، اس لئے یہاں "نور" کو واحد اور "ظلمات" کو جمع ذکر کیا گیا ہے۔

اَلَّذِیْ حَآجَّ اِبْرٰهٖمَ فِیْ رَبِّهٖۤ اَنْ اٰتٰىهُ

اَلَّذِیْ	حَآجَّ (1)	اِبْرٰهٖمَ (2)	فِیْ	رَبِّهٖۤ	اَنْ	اٰتٰىهُ
جو (جس نے)	جھگڑا کیا	ابراہیم (سے)	(کے بارے) میں	اس کے رب	کہ	عطا کی، دی اسے

جس نے ابراہیم سے اس کے رب کے بارے میں اس بنا پر جھگڑا کیا کہ اللہ نے اسے

اللّٰهُ الْمُلْكَ ۘ اِذْ قَالَ اِبْرٰهٖمُ رَبِّیَ الَّذِیْ یُحْیٖ وَ

اللّٰهُ	الْمُلْكَ	اِذْ	قَالَ	اِبْرٰهٖمُ	رَبِّیَ	الَّذِیْ	یُحْیٖ	وَ
اللہ (نے)	بادشاہی	جب	کہا، فرمایا	ابراہیم (نے)	میرا رب	(وہ ہے) جو	زندہ کرتا ہے	اور

بادشاہی دی ہے، جب ابراہیم نے فرمایا: میرا رب وہ ہے جو زندگی دیتا ہے اور

یُمِیْتُ ۙ قَالَ اَنَا اُحْیٖ وَ اُمِیْتُ ؕ قَالَ اِبْرٰهٖمُ

یُمِیْتُ	قَالَ	اَنَا	اُحْیٖ	وَ	اُمِیْتُ	قَالَ	اِبْرٰهٖمُ
موت دیتا ہے	کہا (بادشاہ نے)	میں	زندہ کرتا ہوں	اور	مارتا ہوں	فرمایا	ابراہیم (نے)

موت دیتا ہے۔ اس نے کہا: میں بھی زندگی دیتا ہوں اور موت دیتا ہوں۔ ابراہیم نے فرمایا:

فَاِنَّ اللّٰهَ یَاْتِیْ بِالشَّمْسِ مِنَ الْمَشْرِقِ فَاْتِ بِهَا مِنَ الْمَغْرِبِ

فَاِنَّ	اللّٰهَ	یَاْتِیْ بِالشَّمْسِ	مِنَ	الْمَشْرِقِ	فَاْتِ بِهَا	مِنَ	الْمَغْرِبِ
پس بیشک	اللہ	لاتا ہے سورج کو	سے	مشرق	پس تو لے آ اسے	سے	مغرب

تو اللہ سورج کو مشرق سے لاتا ہے پس تو اسے مغرب سے لے آ۔

فَبُهِتَ الَّذِیْ كَفَرَ ؕ وَ اللّٰهُ لَا یَهْدِی الْقَوْمَ

فَبُهِتَ	الَّذِیْ	كَفَرَ	وَ	اللّٰهُ	لَا یَهْدِی	الْقَوْمَ
تو حیران رہ گیا	وہ جو (جس نے)	کفر کیا	اور	اللہ	ہدایت نہیں دیتا	قوم (کو)

تو اس کافر کے ہوش اڑ گئے اور اللہ ظالموں کو ہدایت

وقف لازم

(1) ۔۔۔ اس آیت سے عقائد میں مناظرہ کرنے کا ثبوت ہوتا ہے اور یہ سنتِ انبیاء عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام ہے، لہٰذا مناظرہ کرنا برا نہیں ہے البتہ اس میں جو تکبر و سرکشی اور حق کو قبول نہ کرنے کا پہلو داخل ہو گیا ہے وہ برا ہے اور اسی صورت کی علماء کرام مذمت بیان کرتے ہیں۔ (2) ۔۔۔ اس آیت میں نور اور تاریکی والوں کی مثال کے طور پر نور والوں کے پیشوا سیدنا ابراہیم عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام اور تاریکی والوں کے پیشوا نمرود کا ایک واقعہ بیان کیا جا رہا ہے، اس کی تفصیل جاننے کے لئے تفسیر صراط الجنان، ج ۱، ص ۳۸۷ کا مطالعہ فرمائیں۔

حضرت عزیر عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی وفات اور آپ کو دوبارہ زندہ کیے جانے کا واقعہ

الظّٰلِمِيْنَ ۚ۲۵۸ اَوْ كَالَّذِيْ مَرَّ عَلٰى قَرْيَةٍ وَّهِيَ

الظّٰلِمِيْنَ ۲۵۸	اَوْ (1)	كَالَّذِيْ (2)	مَرَّ	عَلٰى	قَرْيَةٍ	وَّ	هِيَ
ظلم کرنے والے	یا	(اس) کی طرح جو	گزرا	پر	ایک بستی	اور	وہ

تمہیں دیتا○ یا (کیا تم نے) اس شخص کو (نہ دیکھا) جس کا ایک بستی پر گزر ہوا اور وہ بستی

خَاوِيَةٌ عَلٰى عُرُوْشِهَا ۚ قَالَ اَنّٰى يُحْيٖ هٰذِهِ اللّٰهُ

خَاوِيَةٌ	عَلٰى	عُرُوْشِهَا	قَالَ	اَنّٰى	يُحْيٖ	هٰذِهِ	اللّٰهُ
گری ہوئی (تھی)	پر	اپنی چھتوں	کہا	کیسے	زندہ کرے گا	اسے	اللہ

اپنی چھتوں کے بل گری پڑی تھی تو اس شخص نے کہا: اللہ انہیں

بَعْدَ مَوْتِهَا ۚ فَاَمَاتَهُ اللّٰهُ مِائَةَ عَامٍ ثُمَّ بَعَثَهٗ ؕ

بَعْدَ	مَوْتِهَا	فَاَمَاتَهُ	اللّٰهُ	مِائَةَ عَامٍ	ثُمَّ	بَعَثَهٗ
بعد	اس کی موت (کے)	تو موت دی اسے	اللہ (نے)	سو سال	پھر	زندہ کر دیا اسے

ان کی موت کے بعد کیسے زندہ کرے گا؟ تو اللہ نے اسے سو سال موت کی حالت میں رکھا پھر اسے زندہ کیا،

قَالَ كَمْ لَبِثْتَ ؕ قَالَ لَبِثْتُ يَوْمًا اَوْ

قَالَ	كَمْ	لَبِثْتَ	قَالَ	لَبِثْتُ	يَوْمًا	اَوْ
فرمایا	کتنا (عرصہ)	تم ٹھہرے	کہا، عرض کی	میں ٹھہرا ہوں گا	ایک دن	یا

(پھر اس شخص سے) فرمایا: تم یہاں کتنا عرصہ ٹھہرے ہو؟ اس نے عرض کی: میں ایک دن یا

بَعْضَ يَوْمٍ ؕ قَالَ بَلْ لَّبِثْتَ مِائَةَ عَامٍ فَانْظُرْ اِلٰى

بَعْضَ يَوْمٍ	قَالَ	بَلْ	لَّبِثْتَ	مِائَةَ عَامٍ	فَانْظُرْ	اِلٰى
دن کا کچھ حصہ	فرمایا	بلکہ	تم ٹھہرے	سو سال	پس دیکھ	کی طرف

ایک دن سے بھی کچھ کم وقت ٹھہرا ہوں گا۔ اللہ نے فرمایا: (نہیں) بلکہ تو یہاں سو سال ٹھہرا ہے اور

1 ...اس آیت میں مردوں کو زندہ کرنے کے بارے اللہ تعالیٰ کی عظیم قدرت پر دلالت کرنے والا ایک واقعہ بیان کیا جا رہا ہے۔ اس کی تفصیل جاننے کے لئے تفسیر صراط الجنان، ج ۱، ص ۳۹۱ کا مطالعہ فرمائیں۔

2 ...اکثر مفسرین کے بقول اس آیت میں بیان کیا گیا واقعہ حضرت عزیر عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کا ہے اور بستی سے بیت المقدس مراد ہے۔

حضرت ابراہیم عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام اور چار پرندوں کو زندہ کیے جانے کا واقعہ

طَعَامِكَ وَشَرَابِكَ لَمْ يَتَسَنَّهْ ۚ وَانْظُرْ إِلٰى حِمَارِكَ

طَعَامِكَ	وَ	شَرَابِكَ	لَمْ يَتَسَنَّهْ	وَ	انْظُرْ	إِلٰى	حِمَارِكَ
اپنے کھانے	اور	اپنے پانی	وہ بدبودار نہیں ہوا	اور	دیکھ	کی طرف	اپنے گدھے

اپنے کھانے اور پانی کو دیکھ کہ اب تک بدبودار نہیں ہوا اور اپنے گدھے کو دیکھ (جس کی ہڈیاں تک سلامت نہ رہیں)

وَلِنَجْعَلَكَ اٰيَةً لِّلنَّاسِ وَانْظُرْ إِلَى الْعِظَامِ

وَ	لِنَجْعَلَكَ	اٰيَةً	لِّلنَّاسِ	وَ	انْظُرْ	إِلَى	الْعِظَامِ
اور	تاکہ ہم بنادیں تمہیں	نشانی	لوگوں کے لئے	اور	دیکھ	کی طرف	ہڈیوں

اور یہ (سب) اس لئے (کیا گیا ہے) تاکہ ہم تمہیں لوگوں کے لئے ایک نشانی بنادیں اور ان ہڈیوں کو دیکھ

كَيْفَ نُنْشِزُهَا ثُمَّ نَكْسُوْهَا لَحْمًا ۭ فَلَمَّا

كَيْفَ	نُنْشِزُهَا	ثُمَّ	نَكْسُوْهَا	لَحْمًا	فَلَمَّا
کیسے	ہم اٹھادیتے ہیں (زندہ کرتے ہیں) انہیں	پھر	ہم پہناتے ہیں انہیں	گوشت	تو جب

کہ ہم کیسے انہیں اٹھاتے (زندہ کرتے) ہیں پھر انہیں گوشت پہناتے ہیں تو جب

تَبَيَّنَ لَهٗ ۙ قَالَ اَعْلَمُ اَنَّ اللّٰهَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ

تَبَيَّنَ	لَهٗ	قَالَ	اَعْلَمُ	اَنَّ	اللّٰهَ	عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ
واضح ہوگیا، ظاہر ہوگیا (یہ معاملہ)	اس کے لئے	کہا	میں جانتا ہوں	بیشک	اللہ	ہر چیز پر

یہ معاملہ اس پر ظاہر ہوگیا تو وہ بول اٹھا: میں خوب جانتا ہوں کہ اللہ ہر چیز پر

قَدِيْرٌ ﴿۲۵۹﴾ وَاِذْ قَالَ اِبْرٰهٖمُ رَبِّ اَرِنِيْ كَيْفَ

قَدِيْرٌ ﴿۲۵۹﴾	وَ	اِذْ	قَالَ	اِبْرٰهٖمُ (1)	رَبِّ	اَرِنِيْ	كَيْفَ
قدرت والا (ہے)	اور	جب	کہا، عرض کی	ابراہیم (نے)	اے میرے رب	دکھا مجھے	کیسے

قادر ہے ○ اور جب ابراہیم نے عرض کی: اے میرے رب! تو مجھے دکھادے

(1)۔۔۔ اس آیت میں مردوں کو زندہ کرنے کے بارے اللہ تعالیٰ کی عظیم قدرت پر دلالت کرنے والا ایک اور واقعہ بیان کیا جارہا ہے۔ اس کی تفصیل جاننے کے لئے تفسیر صراط الجنان، ج۱، ص۳۹۳ کا مطالعہ فرمائیں۔

تُحْیِ الْمَوْتٰىؕ قَالَ اَوَ لَمْ تُؤْمِنْؕ قَالَ بَلٰى

تُحْیِ	الْمَوْتٰى	قَالَ	اَوَ	لَمْ تُؤْمِنْ	قَالَ	بَلٰى
تو زندہ کرے گا	مردوں (کو)	کہا، فرمایا	کیا اور	تم یقین نہیں رکھتے	کہا، عرض کی	کیوں نہیں

کہ تو مردوں کو کس طرح زندہ فرمائے گا؟ اللہ نے فرمایا: کیا تجھے یقین نہیں؟ ابراہیم نے عرض کی: یقین کیوں نہیں

وَ لٰكِنْ لِّیَطْمَىٕنَّ قَلْبِیْؕ قَالَ فَخُذْ اَرْبَعَةً مِّنَ الطَّیْرِ

وَ	لٰكِنْ	لِّیَطْمَىٕنَّ	قَلْبِیْ	قَالَ (1)	فَخُذْ	اَرْبَعَةً	مِّنَ	الطَّیْرِ
اور	لیکن	تاکہ مطمئن ہو جائے	میرا دل	کہا، فرمایا	تو پکڑلو	چار	سے	پرندوں

مگر یہ (چاہتا ہوں) کہ میرے دل کو قرار آجائے۔ اللہ نے فرمایا: تو پرندوں میں سے کوئی چار پرندے پکڑلو

فَصُرْهُنَّ اِلَیْكَ ثُمَّ اجْعَلْ عَلٰى كُلِّ جَبَلٍ

فَصُرْهُنَّ	اِلَیْكَ	ثُمَّ	اجْعَلْ	عَلٰى	كُلِّ جَبَلٍ
پھر مانوس کرلو انہیں	اپنی طرف	پھر	(ذبح کرکے) رکھ دو	پر	ہر پہاڑ

پھر انہیں اپنے ساتھ مانوس کرلو پھر ان سب کا ایک ایک ٹکڑا ہر پہاڑ پر

مِّنْهُنَّ جُزْءًا ثُمَّ ادْعُهُنَّ یَاْتِیْنَكَ سَعْیًاؕ وَ

مِّنْهُنَّ	جُزْءًا	ثُمَّ	ادْعُهُنَّ	یَاْتِیْنَكَ	سَعْیًا	وَ
ان (کے گوشت) میں سے	ایک حصہ	پھر	بلاؤ انہیں	وہ آئیں گے تمہارے پاس	دوڑتے ہوئے	اور

رکھ دو پھر انہیں پکارو تو وہ تمہارے پاس دوڑتے ہوئے چلے آئیں گے اور

اعْلَمْ اَنَّ اللّٰهَ عَزِیْزٌ حَكِیْمٌ۠ (۲۶۰) ع مَثَلُ الَّذِیْنَ یُنْفِقُوْنَ

راہِ خدا میں مال خرچ کرنے والوں کی ایک مثال

ع ۳۵

اعْلَمْ	اَنَّ	اللّٰهَ	عَزِیْزٌ	حَكِیْمٌ (۲۶۰)	مَثَلُ	الَّذِیْنَ	یُنْفِقُوْنَ (2)
جان لو	بیشک	اللہ	عزت والا، غلبے والا	حکمت والا	مثال	ان لوگوں کی جو	خرچ کرتے ہیں

جان رکھو کہ اللہ غالب حکمت والا ہے ○ ان لوگوں کی مثال جو

(1)۔۔۔اس سے معلوم ہوا کہ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں انبیاء و مرسلین عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کا مرتبہ بہت بلند ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کی خواہشات پوری فرماتا، ان کی دعائیں قبول کرتا، یہاں تک کہ ان کی دعاؤں سے مردے بھی زندہ فرما دیتا ہے۔ (2)۔۔۔اس آیت میں واجب یا نفل کی قید کے بغیر خرچ کرنے کا فرمایا گیا ہے نیز نیکی کی تمام صورتوں میں خرچ کرنا راہِ خدا میں خرچ کرنا ہے جیسے کسی عالم یا طالبِ علم کی مدد کرنا، غریب کو کھانا، کپڑے، دوائی یا راشن وغیرہ دلا دینا۔

اَمْوَالَهُمْ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ كَمَثَلِ حَبَّةٍ اَنْۢبَتَتْ سَبْعَ سَنَابِلَ فِیْ

فِیْ	سَنَابِلَ	سَبْعَ	اَنْۢبَتَتْ	كَمَثَلِ حَبَّةٍ	سَبِیْلِ اللّٰهِ	فِیْ	اَمْوَالَهُمْ
میں	بالیاں	سات	اس نے اگائیں	دانے کی مثال جیسی (ہے)	اللہ کی راہ	میں	اپنے اموال

اپنے مال اللہ کی راہ میں خرچ کرتے ہیں اس دانے کی طرح ہے جس نے سات بالیاں اگائیں،

كُلِّ سُنْۢبُلَةٍ مِّائَةُ حَبَّةٍ ؕ وَ اللّٰهُ یُضٰعِفُ لِمَنْ یَّشَآءُ ؕ وَ اللّٰهُ

اللّٰهُ	وَ	یَّشَآءُ	لِمَنْ	یُضٰعِفُ (1)	اللّٰهُ	وَ	مِّائَةُ حَبَّةٍ	كُلِّ سُنْۢبُلَةٍ
اللہ	اور	وہ چاہے	جس کے لئے	بڑھا دیتا ہے	اللہ	اور	سو دانے	ہر بالی

ہر بالی میں سو دانے ہیں اور اللہ اس سے بھی زیادہ بڑھائے جس کے لئے چاہے اور اللہ

وَاسِعٌ عَلِیْمٌ ﴿٢٦١﴾ اَلَّذِیْنَ یُنْفِقُوْنَ اَمْوَالَهُمْ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ

سَبِیْلِ اللّٰهِ	فِیْ	اَمْوَالَهُمْ	یُنْفِقُوْنَ	اَلَّذِیْنَ	عَلِیْمٌ ﴿٢٦١﴾	وَاسِعٌ
اللہ کی راہ	میں	اپنے اموال	خرچ کرتے ہیں	وہ لوگ جو	علم والا	وسعت والا

وسعت والا، علم والا ہے ○ وہ لوگ جو اپنے مال اللہ کی راہ میں خرچ کرتے ہیں

ثُمَّ لَا یُتْبِعُوْنَ مَاۤ اَنْفَقُوْا مَنًّا وَّ لَاۤ اَذًى ۙ

اَذًى (2)	لَاۤ	وَّ	مَنًّا	اَنْفَقُوْا	مَاۤ	لَا یُتْبِعُوْنَ	ثُمَّ
تکلیف دینا	نہ	اور	احسان جتانا	انہوں نے خرچ کیا	(اس کے) جو	پیچھے نہیں لاتے	پھر

پھر اپنے خرچ کرنے کے بعد نہ احسان جتاتے ہیں اور نہ تکلیف دیتے ہیں

لَهُمْ اَجْرُهُمْ عِنْدَ رَبِّهِمْ ۚ وَ لَا خَوْفٌ عَلَیْهِمْ

عَلَیْهِمْ	خَوْفٌ	لَا	وَ	رَبِّهِمْ	عِنْدَ	اَجْرُهُمْ	لَهُمْ
ان پر	کوئی خوف	نہیں	اور	ان کے رب (کے)	پاس	ان کا اجر	ان کے لئے

ان کا انعام ان کے رب کے پاس ہے اور ان پر نہ کوئی خوف ہوگا

صدقہ قبول ہونے کی ایک شرط احسان جتانے اور تکلیف دینے سے بچنا

(1)… یاد رہے کہ نیک اعمال تو یکساں ہوتے ہیں مگر اخلاص، حسن نیت اور نسبت وغیرہ میں فرق کی وجہ سے بعض اوقات ثواب میں بہت فرق ہوتا ہے۔ (2)… صدقہ دینے کے بعد احسان جتلانا اور جسے صدقہ دیا اسے تکلیف دینا ناجائز و ممنوع ہے۔ احسان جتلانا تو یہ ہے کہ دینے کے بعد دوسروں کے سامنے اظہار کریں کہ ہم نے تیرے ساتھ ایسے ایسے سلوک کئے اور یوں اس کا دل میلا کریں اور تکلیف دینا یہ ہے کہ اس کو عار دلائیں کہ تو نادار تھا، مفلس تھا، مجبور تھا، نکما تھا ہم نے تیری خبر گیری کی یا اور طرح اس پر دباؤ ڈالیں۔

صدقہ دے کر تکلیف پہنچانے سے بہتر اچھی بات کہہ دینا ہے

وَ لَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ ﴿٢٦٢﴾ قَوْلٌ مَّعْرُوْفٌ وَّ مَغْفِرَةٌ

وَ	لَا	هُمْ	يَحْزَنُوْنَ ﴿٢٦٢﴾	قَوْلٌ	مَّعْرُوْفٌ	وَّ	مَغْفِرَةٌ (1)
اور	نہ	وہ	غمگین ہوں گے	بات	اچھی	اور	معاف کرنا، درگزر کرنا

اور نہ وہ غمگین ہوں گے ○ اچھی بات کہنا اور معاف کر دینا

خَيْرٌ مِّنْ صَدَقَةٍ يَّتْبَعُهَآ اَذًى ؕ وَ اللّٰهُ غَنِيٌّ حَلِيْمٌ ﴿٢٦٣﴾

خَيْرٌ	مِّنْ	صَدَقَةٍ	يَّتْبَعُهَآ	اَذًى	وَ	اللّٰهُ	غَنِيٌّ	حَلِيْمٌ ﴿٢٦٣﴾
بہتر (ہے)	سے	صدقہ	پیچھے ہو اس کے	ستانا	اور	اللہ	بے پرواہ، بے نیاز	حلم والا

اس خیرات سے بہتر ہے جس کے بعد ستانا ہو اور اللہ بے پرواہ، حلم والا ہے ○

احسان جتا کر اور تکلیف دے کر صدقات کا ثواب باطل کرنے کی ممانعت

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تُبْطِلُوْا صَدَقٰتِكُمْ بِالْمَنِّ

يٰۤاَيُّهَا	الَّذِيْنَ	اٰمَنُوْا	لَا تُبْطِلُوْا	صَدَقٰتِكُمْ	بِالْمَنِّ
اے	وہ لوگو جو	ایمان لائے	باطل نہ کردو، ضائع نہ کردو	اپنے صدقات	احسان جتانے کے ساتھ

اے ایمان والو! احسان جتا کر اور تکلیف پہنچا کر اپنے صدقے

ریاکاری کے طور پر صدقہ کرنے والوں کی مثال

وَ الْاَذٰى ۙ كَالَّذِيْ يُنْفِقُ مَالَهٗ رِئَآءَ النَّاسِ

وَ	الْاَذٰى	كَالَّذِيْ	يُنْفِقُ	مَالَهٗ	رِئَآءَ النَّاسِ (2)
اور	تکلیف (کے ساتھ)	(اس) کی طرح جو	خرچ کرتا ہے	اپنا مال	لوگوں کو دکھانے (کے لئے)

برباد نہ کر دو اس شخص کی طرح جو اپنا مال لوگوں کے دکھلاوے کے لئے خرچ کرتا ہے

وَ لَا يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَ الْيَوْمِ الْاٰخِرِ ؕ فَمَثَلُهٗ

وَ	لَا يُؤْمِنُ	بِاللّٰهِ	وَ	الْيَوْمِ	الْاٰخِرِ	فَمَثَلُهٗ
اور	وہ ایمان نہیں لاتا	اللہ پر	اور	دن، روز	آخرت (پر)	تو اس کی مثال

اور اللہ اور قیامت پر ایمان نہیں لاتا تو اس کی مثال

(1)...اگر سائل کو کچھ نہ دیا جائے تو اس سے خوش خلقی سے اچھی بات کہی جائے جو اسے ناگوار نہ گزرے اور اگر وہ سوال میں اصرار کرے یا زبان درازی کرے تو اس سے درگزر کیا جائے۔ سائل کو کچھ نہ دینے کی صورت میں اس سے اچھی بات کہنا اور اس کی زیادتی کو معاف کر دینا اس صدقے سے بہتر ہے جس کے بعد اسے عار دلائی جائے یا احسان جتایا جائے یا کسی دوسرے طریقے سے اسے کوئی تکلیف پہنچائی جائے۔ (2)...اس سے معلوم ہوا کہ ریاکاری سے اعمال کا ثواب باطل ہو جاتا ہے۔

كَمَثَلِ صَفْوَانٍ عَلَيْهِ تُرَابٌ فَاَصَابَهٗ وَابِلٌ فَتَرَكَهٗ

كَمَثَلِ صَفْوَانٍ	عَلَيْهِ	تُرَابٌ	فَاَصَابَهٗ	وَابِلٌ	فَتَرَكَهٗ
چکنے پتھر کی مثال جیسی	اس پر	مٹی (ہو)	تو پہنچی اس پر	زوردار بارش	پس چھوڑ دیا اسے

ایسی ہے جیسے ایک چکنا پتھر ہو جس پر مٹی ہے تو اس پر زوردار بارش پڑی جس نے اسے صاف پتھر

صَلْدًا ؕ لَا يَقْدِرُوْنَ عَلٰى شَيْءٍ مِّمَّا كَسَبُوْا ؕ وَاللّٰهُ

صَلْدًا	لَا يَقْدِرُوْنَ	عَلٰى شَيْءٍ	مِّمَّا	كَسَبُوْا [1]	وَ	اللّٰهُ
صاف پتھر	وہ قدرت نہیں پائیں گے	کسی چیز پر	(اس میں) سے جو	انہوں نے کمایا	اور	اللہ

کر چھوڑا، ایسے لوگ اپنے کمائے ہوئے اعمال سے کسی چیز پر قدرت نہ پائیں گے اور اللہ

لَا يَهْدِی الْقَوْمَ الْكٰفِرِيْنَ ﴿۲۶۴﴾ وَمَثَلُ الَّذِيْنَ يُنْفِقُوْنَ

لَا يَهْدِی	الْقَوْمَ	الْكٰفِرِيْنَ	وَ	مَثَلُ	الَّذِيْنَ	يُنْفِقُوْنَ
ہدایت نہیں دیتا	قوم (کو)	کفر کرنے والی	اور	مثال	ان لوگوں کی جو	خرچ کرتے ہیں

کافروں کو ہدایت نہیں دیتا ○ اور جو لوگ اپنے مال

اَمْوَالَهُمُ ابْتِغَآءَ مَرْضَاتِ اللّٰهِ وَتَثْبِيْتًا مِّنْ اَنْفُسِهِمْ

اَمْوَالَهُمُ	ابْتِغَآءَ	مَرْضَاتِ اللّٰهِ	وَ	تَثْبِيْتًا	مِّنْ	اَنْفُسِهِمْ
اپنے اموال	چاہنے (کے لئے)	اللہ کی خوشنودیاں	اور	ثابت قدم رکھنے (کے لئے)	سے	اپنے دل

اللہ کی خوشنودی چاہنے کے لئے اور اپنے دلوں کو ثابت قدم رکھنے کے لئے خرچ کرتے ہیں

كَمَثَلِ جَنَّةٍۭ بِرَبْوَةٍ اَصَابَهَا وَابِلٌ فَاٰتَتْ اُكُلَهَا ضِعْفَيْنِ ۚ

كَمَثَلِ جَنَّةٍ	بِرَبْوَةٍ	اَصَابَهَا	وَابِلٌ	فَاٰتَتْ	اُكُلَهَا	ضِعْفَيْنِ
باغ کی مثال جیسی	(جو) اونچی جگہ پر (ہو)	پہنچی اسے	تیز بارش	تو وہ لایا	اپنا پھل	دگنا

ان کی مثال اس باغ کی سی ہے جو کسی اونچی زمین پر ہو اس پر زوردار بارش پڑی تو وہ باغ دگنا پھل لایا

رضائے الٰہی کیلئے صدقہ کرنے والوں کی مثال

(1)۔۔۔ اعلانیہ اور پوشیدہ دونوں طرح صدقہ کی اجازت ہے لیکن اپنی قلبی حالت پر نظر رکھنا ضروری ہے۔ افسوس کہ ہمارے ہاں ریاکاری، احسان جتلانا اور ایذا دینا تینوں بد اعمال کی بھرمار ہے۔ پیسہ خرچ کرکے اپنے نام کے بینر لگوانا یا اپنی تصویر یا خبر چھپوانا عام معمول ہے۔ یونہی اگر خاندان میں کوئی کسی کی مدد کردے تو زندگی بھر اسے دباتا رہتا ہے اور جب دل کرے سب لوگوں کے سامنے اسے رسوا کر دیتا ہے، یہ نہایت برا ہے۔

ریاکاری کے طور پر صدقہ کرنے والوں کے لئے دل ہلا دینے والی مثال

فَاِنْ لَّمْ یُصِبْهَا وَابِلٌ فَطَلٌّ ؕ وَ اللّٰهُ بِمَا

فَاِنْ	لَّمْ یُصِبْهَا	وَابِلٌ	فَطَلٌّ (1)	وَ	اللّٰهُ	بِمَا
پھر اگر	نہ پہنچے اسے	تیز بارش	تو ہلکی سی پھوار، اوس (کافی ہے)	اور	اللہ	ساتھ جو (اسے جو)

پھر اگر زور دار بارش نہ پڑے تو ہلکی سی پھوار ہی کافی ہے اور اللہ

تَعْمَلُوْنَ بَصِیْرٌ ﴿۲۶۵﴾ اَیَوَدُّ اَحَدُكُمْ اَنْ تَكُوْنَ

تَعْمَلُوْنَ	بَصِیْرٌ ﴿۲۶۵﴾	اَیَوَدُّ	اَحَدُكُمْ	اَنْ	تَكُوْنَ
تم کرتے ہو	دیکھنے والا (ہے)	کیا پسند کرے گا	تم میں سے کوئی ایک	کہ	ہو

تمہارے کام دیکھ رہا ہے ○ کیا تم میں کوئی یہ پسند کرے گا کہ

لَهٗ جَنَّةٌ مِّنْ نَّخِیْلٍ وَّ اَعْنَابٍ تَجْرِیْ مِنْ تَحْتِهَا

لَهٗ	جَنَّةٌ	مِّنْ	نَّخِیْلٍ	وَّ	اَعْنَابٍ	تَجْرِیْ	مِنْ	تَحْتِهَا
اس کے لئے	ایک باغ	سے	کھجور	اور	انگوروں (کا)	بہتی ہوں	سے	اس کے نیچے

اس کے پاس کھجور اور انگوروں کا ایک باغ ہو جس کے نیچے ندیاں

الْاَنْهٰرُ ۙ لَهٗ فِیْهَا مِنْ كُلِّ الثَّمَرٰتِ ۙ وَ اَصَابَهُ

الْاَنْهٰرُ	لَهٗ	فِیْهَا	مِنْ	كُلِّ الثَّمَرٰتِ	وَ	اَصَابَهُ
نہریں، ندیاں	اس کے لئے (ہو)	اس (باغ) میں	سے	ہر (طرح کا) پھل	اور	پہنچ جائے، آجائے اسے

بہتی ہوں، اس کے لئے اس میں ہر قسم کے پھل ہوں اور اسے

الْكِبَرُ وَ لَهٗ ذُرِّیَّةٌ ضُعَفَآءُ ۪ۖ فَاَصَابَهَاۤ اِعْصَارٌ

الْكِبَرُ	وَ	لَهٗ	ذُرِّیَّةٌ	ضُعَفَآءُ	فَاَصَابَهَاۤ	اِعْصَارٌ
بڑھاپا	اور (حالانکہ)	اس کے لئے (ہوں)	بچے	کمزور، ناتواں	پھر آئے اس (باغ) پر	ایک بگولا

بڑھاپا آجائے اور حال یہ ہو کہ اس کے کمزور وناتواں بچے ہوں پھر اس پر ایک بگولا آئے

(1)...اس آیت میں ان لوگوں کی مثال بیان کی گئی ہے جو خالصتاً رضائے الٰہی کے حصول اور اپنے دلوں کو ایمان پر استقامت دینے کیلئے اخلاص کے ساتھ عمل کرتے ہیں کہ جس طرح بلند خطہ کی بہتر زمین کا باغ ہر حال میں خوب پھلتا ہے خواہ بارش کم ہو یا زیادہ، ایسے ہی با اخلاص مومن کا صدقہ کم ہو یا زیادہ اللہ تعالیٰ اس کو بڑھاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں دل کی کیفیت دیکھی جاتی ہے نہ کہ فقط مال کی مقدار۔

فِيْهِ نَارٌ فَاحْتَرَقَتْ ؕ كَذٰلِكَ يُبَيِّنُ اللّٰهُ لَكُمُ الْاٰيٰتِ

فِيْهِ	نَارٌ	فَاحْتَرَقَتْ [1]	كَذٰلِكَ	يُبَيِّنُ	اللّٰهُ	لَكُمُ	الْاٰيٰتِ
اس میں (ہو)	آگ	تو وہ باغ جل جائے	اسی طرح	بیان فرماتا ہے	اللہ	تمہارے لئے	آیتیں

جس میں آگ ہو تو سارا باغ جل جائے۔ اللہ تم سے اسی طرح اپنی آیتیں کھول کر بیان کرتا ہے

لَعَلَّكُمْ تَتَفَكَّرُوْنَ ﴿٢٦٦﴾ ع يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْۤا اَنْفِقُوْا مِنْ طَيِّبٰتِ مَا

لَعَلَّكُمْ	تَتَفَكَّرُوْنَ ﴿٢٦٦﴾	يٰۤاَيُّهَا	الَّذِيْنَ	اٰمَنُوْۤا	اَنْفِقُوْا	مِنْ	طَيِّبٰتِ	مَا
تاکہ تم	غور و فکر کرو	اے	وہ لوگو جو	ایمان لائے	خرچ کرو	سے	پاکیزہ	جو

تاکہ تم غور و فکر کرو ○ اے ایمان والو! اپنی پاک کمائیوں میں

كَسَبْتُمْ وَمِمَّاۤ اَخْرَجْنَا لَكُمْ مِّنَ الْاَرْضِ ۪ وَ

كَسَبْتُمْ	وَ	مِمَّاۤ	اَخْرَجْنَا	لَكُمْ	مِّنَ	الْاَرْضِ	وَ
تم نے کمایا	اور	(اس میں) سے جو	ہم نے نکالا	تمہارے لئے	سے	زمین	اور

سے اور اس میں سے جو ہم نے تمہارے لئے زمین سے نکالا ہے (اللہ کی راہ میں) کچھ خرچ کرو اور

لَا تَيَمَّمُوا الْخَبِيْثَ مِنْهُ تُنْفِقُوْنَ وَلَسْتُمْ

لَا تَيَمَّمُوا	الْخَبِيْثَ	مِنْهُ	تُنْفِقُوْنَ	وَ	لَسْتُمْ
ارادہ نہ کرو	ردی چیز (دینے کا)	اس (کمائی) میں سے	خرچ کرتے ہوئے	اور (حالانکہ)	تم نہیں ہو

خرچ کرتے ہوئے خاص ناقص مال (دینے) کا ارادہ نہ کرو حالانکہ (اگر وہی تمہیں دیا جائے تو)

بِاٰخِذِيْهِ اِلَّاۤ اَنْ تُغْمِضُوْا فِيْهِ ؕ وَاعْلَمُوْۤا اَنَّ

بِاٰخِذِيْهِ	اِلَّاۤ	اَنْ	تُغْمِضُوْا [2]	فِيْهِ	وَ	اعْلَمُوْۤا	اَنَّ
پکڑنے والے ، لینے والے اسے	مگر	یہ کہ	چشم پوشی کرو	اس میں	اور	جان لو	بیشک

تم اسے چشم پوشی کے بغیر قبول نہیں کرو گے اور جان رکھو کہ

راہِ خدا میں اچھا مال خرچ کرنے اور حلال مال خرچ کرنے کا حکم

راہِ خدا میں گھٹیا مال خرچ کرنے کی ممانعت

ع ٣٦

(1) اللہ اکبر! کس قدر دل دہلا دینے والی مثال ہے۔ اے کاش کہ ہم سمجھ جائیں اور اپنے تمام اعمال، نماز، ذکر و درود، تلاوت و نعت خوانی، حج و عمرہ، زکوٰۃ و صدقات وغیرہ کو ریاکاری کی تباہ کاری سے بچالیں اور اپنے اعمال کا محاسبہ کرنا شروع کر دیں۔

(2) بہت سے لوگ خود تو اچھا استعمال کرتے ہیں لیکن جب راہِ خدا میں دینا ہوتا ہے تو ناقابلِ استعمال اور گھٹیا قسم کا مال دیتے ہیں۔ ان کیلئے اس آیت میں عبرت ہے۔ اگر کوئی چیز فی نفسہ اچھی ہے لیکن آدمی کو خود پسند نہیں تو اسے دینے میں حرج نہیں، حرج تب ہے جب چیز اچھی نہ ہونے کی وجہ سے ناپسند ہو۔

راہِ خدا میں خرچ کرنے پر تنگدستی سے ڈرانا شیطان کا کام ہے

اللّٰهُ غَنِيٌّ حَمِيْدٌ ﴿٢٦٧﴾ اَلشَّيْطٰنُ يَعِدُكُمُ الْفَقْرَ وَ

اللّٰهُ	غَنِيٌّ	حَمِيْدٌ ﴿٢٦٧﴾	اَلشَّيْطٰنُ	يَعِدُكُمُ	الْفَقْرَ [1]	وَ
اللہ	بے پرواہ، بے نیاز	تعریف کیا ہوا	شیطان	ڈراتا ہے تمہیں	محتاجی، تنگدستی (سے)	اور

اللہ بے پرواہ، حمد کے لائق ہے ○ شیطان تمہیں محتاجی کا اندیشہ دلاتا ہے اور

يَاْمُرُكُمْ بِالْفَحْشَآءِ ۚ وَاللّٰهُ يَعِدُكُمْ مَّغْفِرَةً

يَاْمُرُكُمْ	بِالْفَحْشَآءِ	وَ	اللّٰهُ	يَعِدُكُمْ	مَّغْفِرَةً
حکم دیتا ہے تمہیں	بے حیائی کا	اور	اللہ	وعدہ فرماتا ہے تم سے	مغفرت، بخشش (کا)

بے حیائی کا حکم دیتا ہے اور اللہ تم سے اپنی طرف سے بخشش

علم و حکمت کی فضیلت

مِّنْهُ وَفَضْلًا ؕ وَاللّٰهُ وَاسِعٌ عَلِيْمٌ ﴿٢٦٨﴾ ۙ يُّؤْتِي الْحِكْمَةَ مَنْ

مِّنْهُ	وَ	فَضْلًا	وَ	اللّٰهُ	وَاسِعٌ	عَلِيْمٌ ﴿٢٦٨﴾	يُّؤْتِي	الْحِكْمَةَ	مَنْ
اپنی طرف سے	اور	فضل (کا)	اور	اللہ	وسعت والا	علم والا	دیتا ہے	حکمت	جسے

اور فضل کا وعدہ فرماتا ہے اور اللہ وسعت والا، علم والا ہے ○ اللہ جسے چاہتا ہے حکمت

يَّشَآءُ ۚ وَمَنْ يُّؤْتَ الْحِكْمَةَ فَقَدْ اُوْتِيَ خَيْرًا كَثِيْرًا ؕ

يَّشَآءُ	وَ	مَنْ	يُّؤْتَ	الْحِكْمَةَ	فَقَدْ	اُوْتِيَ	خَيْرًا	كَثِيْرًا
وہ چاہے	اور	جسے	دی گئی	حکمت	تو تحقیق، بیشک	اسے دی گئی	بھلائی	کثیر، بہت

دیتا ہے اور جسے حکمت دی جائے تو بیشک اسے بہت زیادہ بھلائی مل گئی

کوئی صدقہ اور نذر اللہ تعالیٰ سے پوشیدہ نہیں

وَمَا يَذَّكَّرُ اِلَّآ اُولُوا الْاَلْبَابِ ﴿٢٦٩﴾ وَمَآ اَنْفَقْتُمْ

وَ	مَا يَذَّكَّرُ	اِلَّآ	اُولُوا الْاَلْبَابِ ﴿٢٦٩﴾	وَ	مَآ	اَنْفَقْتُمْ
اور	نصیحت حاصل نہیں کرتے	مگر	عقل والے	اور	جو	تم خرچ کرو

اور عقل والے ہی نصیحت مانتے ہیں ○ اور تم جو خرچ

[1]۔۔۔ شیطان طرح طرح سے وسوسے دلاتا ہے کہ اگر تم خرچ کرو گے، صدقہ دو گے تو خود فقیر و نادار ہو جاؤ گے لہٰذا خرچ نہ کرو۔ یہ شیطان کی بہت بڑی چال ہے کہ اللہ تعالیٰ کی راہ میں خرچ کرتے وقت اس طرح کے اندیشے دلاتا ہے حالانکہ جن لوگوں کے دلوں میں یہ وسوسہ ڈالا جا رہا ہوتا ہے وہی لوگ شادی بیاہ میں جائز و ناجائز رسومات پر اور عام زندگی میں بے دریغ خرچ کر رہے ہوتے ہیں۔

مِّنْ نَّفَقَةٍ اَوْ نَذَرْتُمْ مِّنْ نَّذْرٍ فَاِنَّ اللّٰهَ

مِّنْ	نَّفَقَةٍ	اَوْ	نَذَرْتُمْ	مِّنْ	نَّذْرٍ	فَاِنَّ	اللّٰهَ
سے	کوئی خرچ	یا	تم نذر مانو	سے	کوئی نذر	پس بیشک	اللہ

کرو یا کوئی نذر مانو اللہ

يَعْلَمُهٗ ؕ وَ مَا لِلظّٰلِمِيْنَ مِنْ اَنْصَارٍ ﴿۲۷۰﴾ اِنْ تُبْدُوا

يَعْلَمُهٗ [1]	وَ	مَا	لِلظّٰلِمِيْنَ	مِنْ	اَنْصَارٍ ﴿۲۷۰﴾	اِنْ	تُبْدُوا
جانتا ہے اسے	اور	نہیں	ظالموں کے لئے	سے	کوئی مددگار	اگر	تم ظاہر کرو

اسے جانتا ہے اور ظالموں کا کوئی مددگار نہیں ○ اگر تم اعلانیہ

الصَّدَقٰتِ فَنِعِمَّا هِيَ ۚ وَ اِنْ تُخْفُوْهَا وَ تُؤْتُوْهَا

الصَّدَقٰتِ	فَنِعِمَّا	هِيَ	وَ	اِنْ	تُخْفُوْهَا	وَ	تُؤْتُوْهَا
صدقات، خیراتیں	تو کیا ہی اچھی ہے	وہ (خیرات)	اور	اگر	تم چھپاؤ اسے	اور	دو اسے

خیرات دو گے تو وہ کیا ہی اچھی بات ہے اور اگر تم چھپا کر

الْفُقَرَآءَ فَهُوَ خَيْرٌ لَّكُمْ ؕ وَ يُكَفِّرُ عَنْكُمْ مِّنْ

الْفُقَرَآءَ	فَهُوَ	خَيْرٌ	لَّكُمْ [2]	وَ	يُكَفِّرُ	عَنْكُمْ	مِّنْ
فقیروں (کو)	تو وہ	سب سے بہتر (ہے)	تمہارے لئے	اور	مٹا دے گا	تم سے	سے

فقیروں کو دو تو یہ تمہارے لئے سب سے بہتر ہے اور اللہ تم سے تمہاری کچھ

سَيِّاٰتِكُمْ ؕ وَ اللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ خَبِيْرٌ ﴿۲۷۱﴾ لَيْسَ

سَيِّاٰتِكُمْ	وَ	اللّٰهُ	بِمَا	تَعْمَلُوْنَ	خَبِيْرٌ ﴿۲۷۱﴾	لَيْسَ
تمہاری برائیوں (گناہوں کو)	اور	اللہ	ساتھ جو (اس سے جو)	تم کرتے ہو	خبردار (ہے)	نہیں ہے

برائیاں مٹا دے گا اور اللہ تمہارے کاموں سے خبردار ہے ○ لوگوں کو

صدقہ خفیہ اور اعلانیہ دونوں طرح جائز ہے

کسی کو ہدایت دینا اللہ تعالیٰ کے اختیار میں ہے

1 ۔۔۔ یہاں آیت میں وعدہ اور وعید دونوں بیان کئے گئے ہیں کیونکہ فرمایا گیا کہ تم جو خرچ کرو خواہ نیکی میں یا بدی میں یونہی تم جو نذر مانو، اچھے کام کی یا گناہ کے کام کی، ان تمام چیزوں کو اللہ تعالیٰ جانتا ہے، تو اچھے عمل، خرچ اور نذر پر ثواب دے گا جبکہ گناہ کے عمل، خرچ اور نذر پر سزا دے گا۔

2 ۔۔۔ اکثر و بیشتر اعمال میں یہی قاعدہ ہے کہ وہ خفیہ اور اعلانیہ دونوں طرح جائز ہیں لیکن ریاکاری کیلئے اعلانیہ کرنا حرام ہے اور دوسروں کی ترغیب کیلئے کرنا ثواب ہے۔ مشائخ و علماء بہت سے اعمال اعلانیہ اسی لئے کرتے ہیں کہ ان کے مریدین و متعلقین کو ترغیب ہو۔

رضائے الٰہی کے لئے صدقہ کرنے کا فائدہ صدقہ کرنے والے کو ہی ہوگا

عَلَيْكَ هُدٰىهُمْ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ يَهْدِيْ مَنْ يَّشَآءُ ؕ وَ

عَلَيْكَ (1)	هُدٰىهُمْ	وَ	لٰكِنَّ	اللّٰهَ	يَهْدِيْ	مَنْ	يَّشَآءُ	وَ
تم پر	ہدایت دے دینا نہیں	اور	لیکن	اللہ	ہدایت دیتا ہے	جسے	وہ چاہے	اور

ہدایت دے دینا تم پر لازم نہیں، ہاں اللہ جسے چاہتا ہے ہدایت دے دیتا ہے اور

مَا تُنْفِقُوْا مِنْ خَيْرٍ فَلِاَنْفُسِكُمْ ؕ وَمَا تُنْفِقُوْنَ

مَا	تُنْفِقُوْا	مِنْ	خَيْرٍ	فَلِاَنْفُسِكُمْ	وَ	مَا تُنْفِقُوْنَ
جو	تم خرچ کرو	سے	بھلائی (اچھی چیز)	تو تمہاری جانوں کے لئے (ہے)	اور	خرچ نہ کرو

تم جو اچھی چیز خرچ کرو تو وہ تمہارے لئے ہی فائدہ مند ہے اور تم

اِلَّا ابْتِغَآءَ وَجْهِ اللّٰهِ ؕ وَمَا تُنْفِقُوْا مِنْ

اِلَّا	ابْتِغَآءَ	وَجْهِ اللّٰهِ	وَ	مَا	تُنْفِقُوْا	مِنْ
مگر	چاہنے (کے لئے)	وجہ اللہ (اللہ کی خوشنودی)	اور	جو	تم خرچ کرو گے	سے

اللہ کی خوشنودی چاہنے کیلئے ہی خرچ کرو اور جو مال تم خرچ کرو

خَيْرٍ يُّوَفَّ اِلَيْكُمْ وَاَنْتُمْ لَا تُظْلَمُوْنَ ﴿۲۷۲﴾

خَيْرٍ	يُّوَفَّ	اِلَيْكُمْ	وَ	اَنْتُمْ	لَا تُظْلَمُوْنَ ﴿۲۷۲﴾
بھلائی (مال)	پورا پورا دیا جائے گا	تمہاری طرف (تمہیں)	اور	تم	ظلم نہیں کئے جاؤ گے

گے وہ تمہیں پورا پورا دیا جائے گا اور تم پر کوئی زیادتی نہیں کی جائے گی ۝

صدقات کے مصرف محتاجی کے باوجود نہ مانگنے والے خود دار لوگ ہیں

لِلْفُقَرَآءِ الَّذِيْنَ اُحْصِرُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ لَا يَسْتَطِيْعُوْنَ

لِلْفُقَرَآءِ (2)	الَّذِيْنَ	اُحْصِرُوْا	فِيْ	سَبِيْلِ اللّٰهِ	لَا يَسْتَطِيْعُوْنَ
فقیروں کے لئے	وہ لوگ جو	روک دیئے گئے	میں	اللہ کی راہ	طاقت نہیں رکھتے

ان فقیروں کے لئے جو اللہ کے راستے میں روک دیئے گئے، وہ زمین

(1)... حضور پر نور صَلَّی اللّٰہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم بشیر و نذیر اور داعی یعنی دعوت دینے والے بنا کر بھیجے گئے ہیں، آپ کا فرض دعوت دینے سے پورا ہو جاتا ہے اور اس سے زیادہ جدوجہد آپ پر لازم نہیں۔

(2)... یہ آیت اہلِ صُفّہ کے حق میں نازل ہوئی۔ ان حضرات کی تعداد چار سو کے قریب تھی، یہ ہجرت کرکے مدینہ طیبہ حاضر ہوئے تھے۔ یہاں نہ ان کا مکان تھا اور نہ کنبہ قبیلہ اور نہ ان حضرات نے شادی کی تھی، ان کے تمام اوقات عبادت میں صرف ہوتے تھے، رات میں قرآن کریم سیکھنا، دن میں جہاد کے کام میں رہنا ان کا شب و روز کا معمول تھا۔

ضَرْبًا فِي الْأَرْضِ يَحْسَبُهُمُ الْجَاهِلُ أَغْنِيَاءَ مِنَ

ضَرْبًا	فِي الْأَرْضِ	يَحْسَبُهُمُ	الْجَاهِلُ	أَغْنِيَاءَ	مِنَ
چلنے پھرنے (کی)	زمین میں	سمجھتے ہیں انہیں	ناواقف	مالدار	سے

چل پھر نہیں سکتے۔ ناواقف انہیں سوال کرنے سے بچنے کی وجہ سے مالدار

التَّعَفُّفِ ۚ تَعْرِفُهُم بِسِيمَاهُمْ ۚ لَا يَسْأَلُونَ النَّاسَ

التَّعَفُّفِ	تَعْرِفُهُم	بِسِيمَاهُمْ (1)	لَا يَسْأَلُونَ	النَّاسَ
سوال نہ کرنے (کی وجہ سے)	تم پہچان لوگے انہیں	ان کی نشانی سے	وہ سوال نہیں کرتے	لوگوں (سے)

سمجھتے ہیں۔ تم انہیں ان کی علامت سے پہچان لوگے۔ وہ لوگوں سے لپٹ کر سوال

إِلْحَافًا ۗ وَمَا تُنفِقُوا مِنْ خَيْرٍ فَإِنَّ اللَّهَ بِهِ

إِلْحَافًا	وَ	مَا	تُنفِقُوا	مِنْ	خَيْرٍ	فَإِنَّ	اللَّهَ	بِهِ
لپٹ کر، گڑگڑا کر	اور	جو	تم خرچ کرو	سے	بھلائی (مال)	پس بیشک	اللہ	اس کو

نہیں کرتے اور تم جو خیرات کرو اللہ اسے

عَلِيمٌ ﴿٢٧٣﴾ الَّذِينَ يُنفِقُونَ أَمْوَالَهُم بِاللَّيْلِ وَالنَّهَارِ سِرًّا

پوشیدہ اور اعلانیہ مال خرچ کرنے کا اجر و ثواب

عَلِيمٌ ﴿٢٧٣﴾	الَّذِينَ	يُنفِقُونَ	أَمْوَالَهُم	بِاللَّيْلِ	وَ	النَّهَارِ	سِرًّا
جاننے والا	وہ لوگ جو	خرچ کرتے ہیں	اپنے اموال	رات میں	اور	دن (میں)	پوشیدہ

جانتا ہے ○ وہ لوگ جو رات میں اور دن میں، پوشیدہ

وَعَلَانِيَةً فَلَهُمْ أَجْرُهُمْ عِندَ رَبِّهِمْ ۚ وَلَا خَوْفٌ

وَ	عَلَانِيَةً	فَلَهُمْ	أَجْرُهُمْ	عِندَ	رَبِّهِمْ	وَ	لَا	خَوْفٌ
اور	اعلانیہ	تو ان کے لئے	ان کا اجر	پاس	ان کے رب (کے)	اور	نہیں	کوئی خوف

اور اعلانیہ اپنے مال خیرات کرتے ہیں ان کے لئے ان کا اجر ان کے رب کے پاس ہے۔ ان پر نہ کوئی خوف

(1)۔۔۔ انہی حضرات کی صف میں وہ علماء و طلبہ و مبلغین و خادمینِ دین داخل ہیں جو دینی کاموں میں مشغولیت کی وجہ سے کمانے کی فرصت نہیں پاتے۔ یہ لوگ اپنی عزت و وقار اور مروت کی وجہ سے لوگوں سے سوال بھی نہیں کرتے اور اپنے فقر کو بھی چھپاتے ہیں جس کی وجہ سے لوگ سمجھتے ہیں کہ ان کا گزارا بہت اچھا ہو رہا ہے لیکن حقیقت اس کے برعکس ہوتی ہے کہ تحقیق کرنے سے ان کی زندگیوں کا مشقت سے بھرپور ہونا بہت سی علامات و قرائن سے معلوم ہو جائے گا۔

وقف منزل

سود خوروں کا بیان اور ان کا انجام

عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ ﴿۲۶۲﴾ اَلَّذِيْنَ يَاْكُلُوْنَ الرِّبٰوا

عَلَيْهِمْ	وَ	لَا	هُمْ	يَحْزَنُوْنَ ﴿۲۶۲﴾	اَلَّذِيْنَ	يَاْكُلُوْنَ	الرِّبٰوا (1)
ان پر	اور	نہ	وہ	غمگین ہوں گے	وہ لوگ جو	کھاتے ہیں	سود

ہوگا اور نہ وہ غمگین ہوں گے ○ جو لوگ سود کھاتے ہیں

لَا يَقُوْمُوْنَ اِلَّا كَمَا يَقُوْمُ الَّذِيْ يَتَخَبَّطُهُ الشَّيْطٰنُ

لَا يَقُوْمُوْنَ	اِلَّا	كَمَا	يَقُوْمُ	الَّذِيْ	يَتَخَبَّطُهُ	الشَّيْطٰنُ
وہ کھڑے نہیں ہوں گے	مگر	جس طرح	کھڑا ہوتا ہے	جو (جسے)	پاگل بنا دے اسے	شیطان

وہ قیامت کے دن نہ کھڑے ہوں گے مگر اس شخص کے کھڑے ہونے کی طرح جسے آسیب نے چھو کر

مِنَ الْمَسِّ ؕ ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ قَالُوْۤا اِنَّمَا الْبَيْعُ

مِنَ	الْمَسِّ	ذٰلِكَ	بِاَنَّهُمْ	قَالُوْۤا	اِنَّمَا	الْبَيْعُ
سے	چھونے	یہ (سزا)	(اس) وجہ سے کہ وہ	انہوں نے کہا	صرف، ہی	خرید و فروخت، تجارت

پاگل بنا دیا ہو۔ یہ سزا اس وجہ سے ہے کہ انہوں نے کہا: خرید و فروخت بھی تو

وقف لازم

مِثْلُ الرِّبٰوا ۘ وَ اَحَلَّ اللّٰهُ الْبَيْعَ وَ حَرَّمَ الرِّبٰوا ؕ

مِثْلُ الرِّبٰوا	وَ	اَحَلَّ	اللّٰهُ	الْبَيْعَ	وَ	حَرَّمَ	الرِّبٰوا (2)
سود کی مثل (ہے)	اور (حالانکہ)	حلال فرمائی	اللہ (نے)	خرید و فروخت	اور	حرام کیا	سود

سود ہی کی طرح ہے حالانکہ اللہ نے خرید و فروخت کو حلال کیا اور سود کو حرام کیا

فَمَنْ جَآءَهٗ مَوْعِظَةٌ مِّنْ رَّبِّهٖ فَانْتَهٰى

فَمَنْ	جَآءَهٗ	مَوْعِظَةٌ	مِّنْ	رَّبِّهٖ	فَانْتَهٰى
تو جس شخص	آئے اس کے پاس	کوئی نصیحت	کی طرف سے	اس کے رب	پھر وہ رک گیا، باز آگیا

تو جس کے پاس اس کے رب کی طرف سے نصیحت آئی پھر وہ باز آگیا

(1) ... اس آیت میں مال کے ذریعے اللہ تعالیٰ کا غضب اور جہنم کمانے والوں کے ایک بڑے طبقے یعنی سود خوروں کا ذکر اور انجام بیان کیا گیا ہے۔

(2) ... یہاں سود خوروں کا وہ شبہ بیان کیا جارہا ہے جو زمانہ اسلام سے پہلے سے لے کر آج تک چلا آرہا ہے۔ وہ یہ کہ تجارت اور سود میں کیا فرق ہے؟ دونوں ایک جیسے تو ہیں۔ تجارت میں کوئی سامان دے کر نفع حاصل کیا جاتا ہے اور سود میں رقم دے کر نفع حاصل کیا جاتا ہے حالانکہ دونوں میں بہت فرق ہے اور مسلمان کیلئے سب سے بڑا فرق یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے تجارت کو حلال کیا ہے اور سود کو حرام کیا ہے۔

فَلَهٗ مَا سَلَفَ ؕ وَ اَمْرُهٗۤ اِلَى اللّٰهِ ؕ وَ

فَلَهٗ	مَا	سَلَفَ [1]	وَ	اَمْرُهٗۤ	اِلَى	اللّٰهِ	وَ
تو اس کے لئے	وہ جو	پہلے گزر چکا (لے چکا)	اور	اس کا معاملہ	کی طرف (کے سپرد)	اللہ	اور

تو اس کیلئے حلال ہے وہ جو پہلے گزر چکا اور اس کا معاملہ اللہ کے سپرد ہے اور

مَنْ عَادَ فَاُولٰٓىِٕكَ اَصْحٰبُ النَّارِ ۚ هُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ ﴿۲۷۵﴾

مَنْ	عَادَ	فَاُولٰٓىِٕكَ	اَصْحٰبُ النَّارِ	هُمْ	فِيْهَا	خٰلِدُوْنَ ﴿۲۷۵﴾ [2]
جو	لوٹے (دوبارہ سود کھائے)	تو یہ لوگ	آگ والے	وہ	اس میں	ہمیشہ رہنے والے

جو دوبارہ ایسی حرکت کریں گے تو وہ دوزخی ہیں، وہ اس میں مدتوں رہیں گے ○

يَمْحَقُ اللّٰهُ الرِّبٰوا وَ يُرْبِي الصَّدَقٰتِ ؕ وَ اللّٰهُ لَا يُحِبُّ

يَمْحَقُ	اللّٰهُ	الرِّبٰوا	وَ	يُرْبِي	الصَّدَقٰتِ	وَ	اللّٰهُ	لَا يُحِبُّ
مٹاتا ہے	اللہ	سود	اور	بڑھاتا ہے	صدقات	اور	اللہ	پسند نہیں کرتا

اللہ سود کو مٹاتا ہے اور صدقات کو بڑھاتا ہے اور اللہ کسی

كُلَّ كَفَّارٍ اَثِيْمٍ ﴿۲۷۶﴾ اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَ عَمِلُوا

كُلَّ كَفَّارٍ	اَثِيْمٍ ﴿۲۷۶﴾	اِنَّ	الَّذِيْنَ	اٰمَنُوْا	وَ	عَمِلُوا
ہر بڑے ناشکرے	بڑے گنہگار (کو)	بیشک	وہ لوگ جو	ایمان لائے	اور	عمل کئے

ناشکرے، بڑے گنہگار کو پسند نہیں کرتا ○ بیشک وہ لوگ جو ایمان لائے اور انہوں نے اچھے

الصّٰلِحٰتِ وَ اَقَامُوا الصَّلٰوةَ وَ اٰتَوُا الزَّكٰوةَ لَهُمْ

الصّٰلِحٰتِ	وَ	اَقَامُوا	الصَّلٰوةَ	وَ	اٰتَوُا	الزَّكٰوةَ	لَهُمْ
اچھے، نیک	اور	قائم کی	نماز	اور	ادا کی، دی	زکوٰۃ	ان کے لئے

کام کئے اور نماز قائم کی اور زکوٰۃ دی ان کا

اللہ تعالیٰ سود کو مٹاتا اور صدقات کو بڑھاتا ہے

اہلِ ایمان کا اجر و ثواب

(1)... سود کا لین دین چونکہ ایک عرصے سے چلتا آرہا تھا تو فرمایا گیا کہ جب حکمِ الٰہی نازل ہو گیا تو اب اس پر عمل کرتے ہوئے جو آئندہ سود لینے سے باز آگیا تو حرمت کا حکم نازل ہونے سے پہلے جو وہ لیتا رہا اس پر اس کی کوئی گرفت نہ ہوگی اور اس کی معافی کا معاملہ اللہ تعالیٰ کے حوالے ہے۔

(2)... سود کو حلال سمجھ کر کھانے والا کافر ہے کیونکہ یہ حرام قطعی ہے اور کسی بھی حرام قطعی کو حلال جاننے والا کافر ہے اور ایسا شخص ہمیشہ جہنم میں رہے گا اور جو شخص سود کو حرام سمجھتے ہوئے کھائے تو وہ سخت گناہگار ہے اور عرصۂ دراز تک جہنم میں رہے گا۔

مسلمانوں کو اللہ تعالیٰ سے ڈرنے اور بقایا سود چھوڑ دینے کا حکم

اَجْرُهُمْ عِنْدَ رَبِّهِمْ ۚ وَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ

اَجْرُهُمْ	عِنْدَ	رَبِّهِمْ	وَ	لَا	خَوْفٌ	عَلَيْهِمْ	وَ	لَا	هُمْ
ان کا اجر	پاس	ان کے رب (کے)	اور	نہیں	کوئی خوف	ان پر	اور	نہ	وہ

ان کا اجر ان کے رب کے پاس ہے اور ان پر نہ کوئی خوف ہوگا اور نہ وہ

يَحْزَنُوْنَ ۝٢٧٧ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَذَرُوْا

يَحْزَنُوْنَ ۝٢٧٧	يٰٓاَيُّهَا	الَّذِيْنَ	اٰمَنُوْا	اتَّقُوا	اللّٰهَ	وَ	ذَرُوْا
غمگین ہوں گے	اے	وہ لوگو جو	ایمان لائے	ڈرتے رہو	اللہ (سے)	اور	چھوڑ دو

غمگین ہوں گے ۝ اے ایمان والو! اگر تم ایمان والے ہو تو اللہ سے ڈرو اور

سود خوروں کو اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول سے جنگ کی شدید وعید

مَا بَقِيَ مِنَ الرِّبٰٓوا اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ ۝٢٧٨ فَاِنْ لَّمْ تَفْعَلُوْا

مَا	بَقِيَ	مِنَ	الرِّبٰٓوا	اِنْ	كُنْتُمْ	مُّؤْمِنِيْنَ ۝٢٧٨	فَاِنْ	لَّمْ تَفْعَلُوْا
وہ جو	باقی رہ گیا	سے	سود	اگر	تم ہو	ایمان والے	پھر اگر	تم نہ کرو (ایسا)

جو سود باقی رہ گیا ہے اسے چھوڑ دو ۝ پھر اگر تم ایسا نہیں کرو گے

فَاْذَنُوْا بِحَرْبٍ مِّنَ اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ ۚ وَاِنْ

فَاْذَنُوْا (1)	بِحَرْبٍ	مِّنَ	اللّٰهِ	وَ	رَسُوْلِهٖ	وَ	اِنْ
تو جان لو، یقین کرلو	لڑائی کا	کی طرف سے	اللہ	اور	اس کے رسول	اور	اگر

تو اللہ اور اللہ کے رسول کی طرف سے لڑائی کا یقین کرلو اور اگر

تُبْتُمْ فَلَكُمْ رُءُوْسُ اَمْوَالِكُمْ ۚ لَا تَظْلِمُوْنَ وَ

تُبْتُمْ	فَلَكُمْ	رُءُوْسُ اَمْوَالِكُمْ	لَا تَظْلِمُوْنَ	وَ
تم توبہ کرو	تو تمہارے لئے	اپنے مالوں کا اصل حصہ	نہ تم ظلم کرو (نہ نقصان پہنچاؤ)	اور

تم توبہ کرو تو تمہارے لئے اپنا اصل مال لینا جائز ہے۔ نہ تم کسی کو نقصان پہنچاؤ اور

(1)۔۔۔ یہ شدید ترین وعید ہے، کس کی مجال کہ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ سے لڑائی کا تصور بھی کرے، چنانچہ جب یہ آیت نازل ہوئی تو جن اصحاب کا سودی معاملہ تھا انہوں نے اپنے سودی مطالبات چھوڑ دیئے اور سود لینے دینے سے توبہ کرلی۔ لیکن آج کل کے نام نہاد مسلمان دانشوروں کا حال یہ ہے کہ وہ توبہ کی بجائے آگے سے خود اللہ تعالیٰ کو اعلانِ جنگ کر رہے ہیں اور سود کی اہمیت و ضرورت پر کتابیں، آرٹیکل، مضامین اور کالم لکھ رہے ہیں۔

تنگدست قرض دار کو مہلت دینا یا قرض معاف کر دینا بہتر ہے

لَا تُظْلَمُوْنَ ﴿٢٧٩﴾ وَ اِنْ كَانَ ذُوْ عُسْرَةٍ فَنَظِرَةٌ اِلٰى

لَا تُظْلَمُوْنَ ﴿٢٧٩﴾ (1)	وَ	اِنْ	كَانَ	ذُوْ عُسْرَةٍ	فَنَظِرَةٌ	اِلٰى
نہ تم پر ظلم کیا جائے (نہ نقصان اٹھاؤ)	اور	اگر	ہو	تنگی والا، مفلس (مقروض)	تو مہلت دینا	تک

نہ تمہیں نقصان ہو ○ اور اگر مقروض تنگدست ہو تو اسے آسانی تک مہلت دو

مَيْسَرَةٍ ۚ وَ اَنْ تَصَدَّقُوْا خَيْرٌ لَّكُمْ اِنْ

مَيْسَرَةٍ	وَ	اَنْ	تَصَدَّقُوْا	خَيْرٌ (2)	لَّكُمْ	اِنْ
آسانی	اور	یہ کہ	تم (قرض) صدقہ کر دو	سب سے بہتر (ہے)	تمہارے لئے	اگر

اور تمہارا قرض کو صدقہ کر دینا تمہارے لئے سب سے بہتر ہے اگر

قیامت کے ہولناک دن سے ڈرنے کا حکم

كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ﴿٢٨٠﴾ وَ اتَّقُوْا يَوْمًا تُرْجَعُوْنَ فِيْهِ

كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ﴿٢٨٠﴾	وَ	اتَّقُوْا	يَوْمًا	تُرْجَعُوْنَ	فِيْهِ
تم جان لیتے	اور	ڈرو	(اس) دن (سے)	لوٹائے جاؤ گے	اس میں

تم جان لو ○ اور اس دن سے ڈرو جس میں تم اللہ کی طرف

اِلَى اللّٰهِ ۗ ثُمَّ تُوَفّٰى كُلُّ نَفْسٍ مَّا كَسَبَتْ وَ

اِلَى	اللّٰهِ	ثُمَّ	تُوَفّٰى	كُلُّ نَفْسٍ	مَّا	كَسَبَتْ	وَ
کی طرف	اللہ	پھر	بھرپور دیا جائے گا (بدلہ)	ہر جان (کو)	(اس کا) جو	اس نے کمایا	اور

لوٹائے جاؤ گے پھر ہر جان کو اس کی کمائی بھرپور دی جائے گی اور

ادھار کا معاملہ لکھنے کا حکم

هُمْ لَا يُظْلَمُوْنَ ﴿٢٨١﴾ ع يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْۤا اِذَا

٣٨ ع ٨ ٦

هُمْ	لَا يُظْلَمُوْنَ ﴿٢٨١﴾	يٰۤاَيُّهَا	الَّذِيْنَ	اٰمَنُوْۤا	اِذَا
وہ	ظلم نہیں کئے جائیں گے	اے	وہ لوگو جو	ایمان لائے	جب

ان پر ظلم نہیں ہو گا ○ اے ایمان والو جب

(1)… یہ آیت اگرچہ سود کے حوالے سے ہے لیکن عمومی زندگی میں بھی شریعت اور عقل کا تقاضا یہ ہے کہ نہ ظلم کیا جائے اور نہ ظلم برداشت کیا جائے یعنی ظلم کو ختم کرنے کی کوشش کرنی چاہئے کیونکہ بعض اوقات ظلم کو برداشت کرنا ظالم کو مزید جری کرتا ہے، ہاں جہاں عفو و درگزر کی صورت بنتی ہو وہاں اسے اختیار کیا جائے۔

(2)… معلوم ہوا کہ قرض دار اگر تنگ دست یا نادار ہو تو اس کو مہلت دینا یا قرض کا کچھ حصہ یا پورا قرضہ معاف کر دینا اجر عظیم کا سبب ہے۔ اس کے مزید فضائل جاننے کے لئے تفسیر صراط الجنان، ج ۱، ص ۴۱۲ کا مطالعہ فرمائیں۔

تَدَايَنْتُمْ بِدَيْنٍ اِلٰۤى اَجَلٍ مُّسَمًّى فَاكْتُبُوْهُ ؕ وَلْيَكْتُبْ

تَدَايَنْتُمْ	بِدَيْنٍ	اِلٰۤى	اَجَلٍ	مُّسَمًّى	فَاكْتُبُوْهُ (1)	وَ	لْيَكْتُبْ
لین دین کرو	قرض کا	تک	مدت	مقررہ	تو لکھ لو اسے	اور	چاہئے کہ لکھے

تم ایک مقررمدت تک کسی قرض کا لین دین کرو تو اسے لکھ لیا کرو اور تمہارے درمیان

بَّيْنَكُمْ كَاتِبٌۢ بِالْعَدْلِ ۪ وَلَا يَاْبَ كَاتِبٌ اَنْ

بَّيْنَكُمْ	كَاتِبٌۢ	بِالْعَدْلِ	وَ	لَا يَاْبَ	كَاتِبٌ	اَنْ
تمہارے درمیان	لکھنے والا	انصاف کے ساتھ	اور	انکار نہ کرے	لکھنے والا	(اس سے) کہ

کسی لکھنے والے کو انصاف کے ساتھ (معاہدہ) لکھنا چاہئے اور لکھنے والا لکھنے سے انکار نہ کرے

يَّكْتُبَ كَمَا عَلَّمَهُ اللّٰهُ فَلْيَكْتُبْ ۚ وَلْيُمْلِلِ

يَّكْتُبَ	كَمَا	عَلَّمَهُ	اللّٰهُ	فَلْيَكْتُبْ	وَ	لْيُمْلِلِ
لکھے	جیسے	سکھایا اسے	اللہ (نے)	پس اسے لکھ دینا چاہئے	اور	وہ لکھوائے

جیسا کہ اسے اللہ نے سکھایا ہے تو اسے لکھ دینا چاہئے اور جس شخص پر

الَّذِیْ عَلَيْهِ الْحَقُّ وَلْيَتَّقِ اللّٰهَ رَبَّهٗ

الَّذِیْ	عَلَيْهِ	الْحَقُّ	وَ	لْيَتَّقِ	اللّٰهَ	رَبَّهٗ
جس	اس پر	حق (قرض ہے)	اور	اسے ڈرنا چاہئے	اللہ (سے)	اپنے رب (سے)

حق لازم آتا ہے وہ لکھاتا جائے اور اللہ سے ڈرے جو اس کا رب ہے

وَلَا يَبْخَسْ مِنْهُ شَيْـًٔا ؕ فَاِنْ كَانَ الَّذِیْ عَلَيْهِ

وَ	لَا يَبْخَسْ	مِنْهُ	شَيْـًٔا	فَاِنْ	كَانَ	الَّذِیْ	عَلَيْهِ
اور	کم نہ کرے	اس (قرض) سے	کچھ	پھر اگر	ہو	وہ جس	اس پر

اور اس حق میں سے کچھ کمی نہ کرے پھر جس پر حق آتا ہے اگر وہ

کاتب انصاف کے ساتھ لکھے اور لکھنے سے انکار نہ کرے

معاہدہ انصاف کے ساتھ لکھنا چاہئے

جو لکھنے پر قادر نہ ہو وہ دوسرے سے لکھوا لے

(1)...جب ادھار کا کوئی معاملہ ہو، خواہ قرض کا لین دین ہو یا خرید و فروخت، رقم پہلے دی ہو اور مال بعد میں لینا ہے یا مال ادھار پر دیدیا اور رقم بعد میں وصول کرنی ہے، یونہی دکان یا مکان کرایہ پر لیتے ہوئے ایڈوانس یا کرایہ کا معاملہ ہو، اس طرح کی تمام صورتوں میں معاہدہ لکھ لینا چاہئے۔ یہ حکم واجب نہیں لیکن اس پر عمل کرنا بہت سی تکلیف سے بچاتا ہے جبکہ ہمارے زمانے میں تو اس حکم پر عمل کرنا انتہائی اہم ہو چکا ہے۔

الْحَقُّ سَفِیْهًا اَوْ ضَعِیْفًا اَوْ لَا یَسْتَطِیْعُ اَنْ یُّمِلَّ

الْحَقُّ	سَفِیْهًا	اَوْ	ضَعِیْفًا	اَوْ	لَا یَسْتَطِیْعُ	اَنْ	یُّمِلَّ
حق (قرض ہے)	ناسمجھ، کم عقل	یا	کمزور	یا	طاقت نہ رکھتا ہو	کہ	لکھوائے

بے عقل یا کمزور ہو یا لکھوا نہ سکتا ہو

هُوَ فَلْیُمْلِلْ وَلِیُّهٗ بِالْعَدْلِؕ وَاسْتَشْهِدُوْا

هُوَ	فَلْیُمْلِلْ	وَلِیُّهٗ (1)	بِالْعَدْلِ	وَ	اسْتَشْهِدُوْا (2)
وہ	تو چاہئے کہ لکھوائے	اس کا ولی، سرپرست	انصاف کے ساتھ	اور	گواہ بنالو

تو اس کا ولی انصاف کے ساتھ لکھوا دے اور اپنے

شَهِیْدَیْنِ مِنْ رِّجَالِكُمْۚ فَاِنْ لَّمْ یَكُوْنَا رَجُلَیْنِ

شَهِیْدَیْنِ	مِنْ	رِّجَالِكُمْ	فَاِنْ	لَّمْ یَكُوْنَا	رَجُلَیْنِ
دو گواہ	سے	اپنے مردوں	پھر اگر	نہ ہوں	دو مرد

مردوں میں سے دو گواہ بنالو پھر اگر دو مرد نہ ہوں

فَرَجُلٌ وَّامْرَاَتٰنِ مِمَّنْ تَرْضَوْنَ مِنَ الشُّهَدَآءِ

فَرَجُلٌ	وَّ	امْرَاَتٰنِ	مِمَّنْ	تَرْضَوْنَ	مِنَ	الشُّهَدَآءِ
تو ایک مرد	اور	دو عورتیں	جن سے	تم راضی ہو	سے	گواہوں

تو ایک مرد اور دو عورتیں ان گواہوں میں سے (منتخب کرلو) جنہیں تم پسند کرو

اَنْ تَضِلَّ اِحْدٰىهُمَا فَتُذَكِّرَ اِحْدٰىهُمَا الْاُخْرٰىؕ

اَنْ	تَضِلَّ	اِحْدٰىهُمَا	فَتُذَكِّرَ	اِحْدٰىهُمَا	الْاُخْرٰى
کہ	بھول جائے	ان میں سے ایک	تو یاد دلادے	ان میں سے ایک (کو)	دوسری

تاکہ (اگر) ان میں سے ایک عورت بھولے تو دوسری اسے یاد دلادے،

[illegible]

(1)...اگر کسی کو خود لکھنا نہیں آتا جیسے کوئی بچہ ہے یا انتہائی بوڑھا یا نابینا وغیرہ ہے تو وہ دوسرے سے لکھوالے اور جسے لکھنے کا کہا جائے اسے لکھنے سے انکار نہیں کرنا چاہئے کیونکہ یہ لکھنا لوگوں کی مدد کرنا ہے اور لکھنے والے کا اس میں کوئی نقصان بھی نہیں تو مفت کا ثواب کیوں چھوڑے۔ (2)...لین دین کا معاہدہ لکھنے کے بعد اس پر گواہ بھی بنا لینے چاہئیں تاکہ بوقتِ ضرورت کام آئیں۔ گواہ دو مرد یا ایک مرد اور دو عورتیں ہونی چاہئیں۔

چھوٹے بڑے ہر قرض کو لکھ لینا چاہیے

وَلَا يَأْبَ الشُّهَدَآءُ اِذَا مَا دُعُوْا ؕ وَلَا تَسْـَٔمُوْٓا

وَ	لَا يَأْبَ	الشُّهَدَآءُ	اِذَا مَا	دُعُوْا	وَ	لَا تَسْـَٔمُوْٓا (1)
اور	انکار نہ کریں	گواہ	جب	بلائے جائیں	اور	تم اکتاؤ نہیں

اور جب گواہوں کو بلایا جائے تو وہ آنے سے انکار نہ کریں اور

اَنْ تَكْتُبُوْهُ صَغِيْرًا اَوْ كَبِيْرًا اِلٰۤى اَجَلِهٖ ؕ

اَنْ	تَكْتُبُوْهُ	صَغِيْرًا	اَوْ	كَبِيْرًا	اِلٰۤى	اَجَلِهٖ
(اس سے) کہ	لکھ لو اسے	چھوٹا (ہو قرض)	یا	بڑا	تک	اس کی مدت

قرض چھوٹا ہو یا بڑا اسے اس کی مدت تک لکھنے میں اکتاؤ نہیں۔

ذٰلِكُمْ اَقْسَطُ عِنْدَ اللّٰهِ وَ اَقْوَمُ لِلشَّهَادَةِ

ذٰلِكُمْ	اَقْسَطُ	عِنْدَ اللّٰهِ	وَ	اَقْوَمُ	لِلشَّهَادَةِ
یہ (جو کچھ بیان ہوا)	زیادہ انصاف والا ہے	اللہ کے نزدیک	اور	زیادہ قائم رکھنے والا	گواہی کو

یہ اللہ کے نزدیک زیادہ انصاف کی بات ہے اور اس میں گواہی خوب ٹھیک رہے گی

ہاتھوں ہاتھ تجارت ہو تو نہ لکھنے میں حرج نہیں

وَ اَدْنٰۤى اَلَّا تَرْتَابُوْۤا اِلَّاۤ اَنْ تَكُوْنَ تِجَارَةً

وَ	اَدْنٰۤى	اَلَّا تَرْتَابُوْۤا	اِلَّاۤ	اَنْ	تَكُوْنَ	تِجَارَةً
اور	زیادہ قریب ہے	(اس سے) کہ تم شک میں نہ پڑو	مگر	یہ کہ	ہو (معاملہ)	تجارت (کا)

اور یہ اس سے قریب ہے کہ تم (بعد میں) شک میں نہ پڑو (ہر معاہدہ لکھا کرو) مگر یہ کہ کوئی

حَاضِرَةً تُدِيْرُوْنَهَا بَيْنَكُمْ فَلَيْسَ عَلَيْكُمْ

حَاضِرَةً	تُدِيْرُوْنَهَا	بَيْنَكُمْ	فَلَيْسَ	عَلَيْكُمْ
موجود، ہاتھوں ہاتھ	لیتے دیتے ہو اسے	اپنے درمیان (آپس میں)	تو نہیں	تمہارے اوپر

ہاتھوں ہاتھ سودا ہو جس کا تم آپس میں لین دین کرو تو اس کے نہ لکھنے میں تم پر کوئی

1 ـــ قرض کے معاملات لکھنے میں سستی نہیں کرنی چاہئے بلکہ قرض چھوٹا ہو یا بڑا، اس کی مقدار، نوعیت اور مدت تک لکھ لینی چاہئے اس کا ایک فائدہ یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک یہ بہت انصاف کی بات ہے جس سے بندوں کے حقوق محفوظ ہوتے ہیں، دوسرا فائدہ یہ ہے کہ اس سے گواہی ٹھیک اور آسان رہے گی، تیسرا فائدہ یہ ہے کہ معاملہ صاف رہے گا اور ایک دوسرے کے دل میں کدورت پیدا نہ ہوگی۔

سودا کرتے وقت گواہ بنانے اور کاتب و گواہ کو نقصان نہ پہنچانے کا حکم

جُنَاحٌ اَلَّا تَكْتُبُوْهَا ؕ وَ اَشْهِدُوْۤا اِذَا تَبَايَعْتُمْ ۪

جُنَاحٌ	اَلَّا تَكْتُبُوْهَا	وَ	اَشْهِدُوْۤا	اِذَا	تَبَايَعْتُمْ
کوئی گناہ، کوئی حرج	کہ نہ لکھو تم اسے	اور	گواہ بنالیا کرو	جب	تم آپس میں خرید و فروخت کرو

حرج نہیں اور جب خرید و فروخت کرو تو گواہ بنالیا کرو

وَ لَا يُضَآرَّ كَاتِبٌ وَّ لَا شَهِيْدٌ ؕ وَ اِنْ

وَ	لَا يُضَآرَّ (1)	كَاتِبٌ	وَّ	لَا	شَهِيْدٌ	وَ	اِنْ
اور	نہ نقصان پہنچایا جائے (یا) نہ نقصان پہنچائے	لکھنے والا	اور	نہ	گواہ	اور	اگر

اور نہ کسی لکھنے والے کو کوئی نقصان پہنچایا جائے اور نہ گواہ کو (یا نہ لکھنے والا کوئی نقصان پہنچائے اور نہ گواہ) اور اگر

تَفْعَلُوْا فَاِنَّهٗ فُسُوْقٌۢ بِكُمْ ؕ وَ اتَّقُوا اللّٰهَ ؕ وَ

تَفْعَلُوْا	فَاِنَّهٗ	فُسُوْقٌۢ	بِكُمْ	وَ	اتَّقُوا	اللّٰهَ	وَ
تم کروگے (ایسا)	تو بیشک وہ	نافرمانی (ہوگی)	تمہاری	اور	ڈرو	اللہ (سے)	اور

تم ایسا کروگے تو یہ تمہاری نافرمانی ہوگی اور اللہ سے ڈرو اور

حالت سفر میں کاتب نہ ملے تو کوئی چیز گروی رکھ دی جائے

يُعَلِّمُكُمُ اللّٰهُ ؕ وَ اللّٰهُ بِكُلِّ شَیْءٍ عَلِيْمٌ ﴿۲۸۲﴾ وَ اِنْ كُنْتُمْ

يُعَلِّمُكُمُ	اللّٰهُ	وَ	اللّٰهُ	بِكُلِّ شَیْءٍ	عَلِيْمٌ ﴿۲۸۲﴾	وَ	اِنْ	كُنْتُمْ
سکھاتا ہے تمہیں	اللہ	اور	اللہ	ہر چیز کو	جاننے والا	اور	اگر	تم ہو

اللہ تمہیں سکھاتا ہے اور اللہ سب کچھ جانتا ہے ○ اور اگر تم

عَلٰى سَفَرٍ وَّ لَمْ تَجِدُوْا كَاتِبًا فَرِهٰنٌ مَّقْبُوْضَةٌ ؕ فَاِنْ

عَلٰى سَفَرٍ	وَّ	لَمْ تَجِدُوْا	كَاتِبًا	فَرِهٰنٌ	مَّقْبُوْضَةٌ	فَاِنْ
سفر پر	اور	نہ پاؤ	لکھنے والا	تو گروی چیز (ہو)	قبضے میں دی ہوئی	پس اگر

سفر میں ہو اور لکھنے والا نہ پاؤ تو (قرض خواہ کے) قبضے میں گروی چیز ہو اور اگر

(1) — عربی کے اعتبار سے لفظ "يُضَآرَّ" کو معروف اور مجہول دونوں معنوں میں لیا جاسکتا ہے۔ مجہول کے اعتبار سے معنی ہوگا کہ کاتبوں اور گواہوں کو نقصان نہ پہنچایا جائے۔ معروف پڑھنے کی صورت میں معنی یہ ہوگا کہ کاتب اور گواہ لین دین کرنے والوں کو نقصان نہ پہنچائیں۔

اَمِنَ بَعْضُكُمْ بَعْضًا فَلْيُؤَدِّ الَّذِی اؤْتُمِنَ

اَمِنَ	بَعْضُكُمْ	بَعْضًا	فَلْيُؤَدِّ	الَّذِی	اؤْتُمِنَ
اطمینان ہو	تمہارے بعض (کو)	بعض (پر)	تو چاہئے کہ ادا کردے	جسے	امانت دار سمجھا گیا

تمہیں ایک دوسرے پر اطمینان ہو تو وہ (مقروض) جسے امانت دار سمجھا گیا تھا وہ

گواہی چھپانے کی ممانعت

اَمَانَتَهٗ وَلْيَتَّقِ اللّٰهَ رَبَّهٗ ؕ وَلَا تَكْتُمُوا

اَمَانَتَهٗ	وَ	لْيَتَّقِ	اللّٰهَ	رَبَّهٗ	وَ	لَا تَكْتُمُوا
اپنی امانت	اور	چاہئے کہ ڈرے	اللہ (سے)	اپنے رب (سے)	اور	نہ چھپاؤ

اپنی امانت ادا کردے اور اللہ سے ڈرے جو اس کا رب ہے اور گواہی

الشَّهَادَةَ ؕ وَمَنْ يَّكْتُمْهَا فَاِنَّهٗۤ اٰثِمٌ قَلْبُهٗ ؕ وَ

الشَّهَادَةَ	وَ	مَنْ	يَّكْتُمْهَا	فَاِنَّهٗ	اٰثِمٌ	قَلْبُهٗ	وَ
گواہی	اور	جو	چھپائے اسے	پس بیشک وہ	گناہ گار (ہے)	اس کا دل	اور

نہ چھپاؤ اور جو گواہی چھپائے گا تو اس کا دل گنہگار ہے اور

ع ۳۹

اللہ تعالیٰ بندوں کے اعمال اور بھیدوں کا حساب فرمائے گا

اللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ عَلِيْمٌ ﴿٢٨٣﴾ لِلّٰهِ مَا فِی السَّمٰوٰتِ

اللّٰهُ	بِمَا	تَعْمَلُوْنَ	عَلِيْمٌ ﴿٢٨٣﴾ (1)	لِلّٰهِ	مَا	فِی السَّمٰوٰتِ
اللہ	ساتھ جو (اسے جو)	تم کرتے ہو	جاننے والا	اللہ کے لئے	جو کچھ	آسمانوں میں

اللہ تمہارے کاموں کو خوب جاننے والا ہے ○ جو کچھ آسمانوں میں ہے

وَمَا فِی الْاَرْضِ ؕ وَاِنْ تُبْدُوْا مَا فِیْۤ اَنْفُسِكُمْ

وَ	مَا	فِی الْاَرْضِ	وَ	اِنْ	تُبْدُوْا	مَا	فِیْ	اَنْفُسِكُمْ
اور	جو کچھ	زمین میں	اور	اگر	تم ظاہر کرو	وہ جو	میں	تمہارے دلوں

اور جو کچھ زمین میں ہے سب اللہ ہی کا ہے اور جو کچھ تمہارے دل میں ہے اگر تم اسے ظاہر کرو

(1) ۔۔۔ آیت نمبر 282 اور 283 پر غور کریں اور سمجھیں کہ اللہ تعالیٰ نے ہمارے خالصتاً دنیوی مالی معاملات میں بھی ہمیں کتنے واضح حکم ارشاد فرمائے ہیں۔ اس سے معلوم ہوا کہ ہمارا دین کامل ہے کہ اس میں عقائد و عبادات کے ساتھ معاملات تک کا بھی بیان ہے اور حقوق العباد نہایت اہم ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے نہایت وضاحت سے ان کا بیان فرمایا ہے۔ نیز شریعت کے احکام میں بے پناہ حکمتیں ہیں اور ان میں ہماری بہت زیادہ بھلائی ہے۔

اَوْ تُخْفُوْهُ يُحَاسِبْكُمْ بِهِ اللّٰهُ ؕ فَيَغْفِرُ لِمَنْ

اَوْ	تُخْفُوْهُ	يُحَاسِبْكُمْ (1)	بِهِ	اللّٰهُ	فَيَغْفِرُ	لِمَنْ
یا	چھپاؤ اسے	حساب لے گا تم سے	اس کا	اللہ	تو بخش دے گا	(اس) کے لئے جسے

یا چھپاؤ، اللہ تم سے اس کا حساب لے گا تو جسے چاہے گا بخش دے گا

يَّشَآءُ وَيُعَذِّبُ مَنْ يَّشَآءُ ؕ وَاللّٰهُ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ

يَّشَآءُ	وَ	يُعَذِّبُ	مَنْ	يَّشَآءُ	وَ	اللّٰهُ	عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ
وہ چاہے	اور	عذاب دے گا	جسے	وہ چاہے	اور	اللہ	ہر چیز پر

اور جسے چاہے گا سزا دے گا اور اللہ ہر چیز پر

قَدِيْرٌ ﴿٢٨٤﴾ اٰمَنَ الرَّسُوْلُ بِمَآ اُنْزِلَ اِلَيْهِ مِنْ

قَدِيْرٌ ﴿٢٨٤﴾	اٰمَنَ	الرَّسُوْلُ	بِمَآ	اُنْزِلَ	اِلَيْهِ	مِنْ
قدرت والا (ہے)	ایمان لایا	رسول	(اس) پر جو	نازل کیا گیا	اس کی طرف	کی طرف سے

قادر ہے ○ رسول اس پر ایمان لایا جو اس کے رب کی طرف سے اس کی طرف نازل کیا گیا

رَّبِّهٖ وَالْمُؤْمِنُوْنَ ؕ كُلٌّ اٰمَنَ بِاللّٰهِ وَمَلٰٓئِكَتِهٖ

رَّبِّهٖ	وَ	الْمُؤْمِنُوْنَ	كُلٌّ	اٰمَنَ	بِاللّٰهِ	وَ	مَلٰٓئِكَتِهٖ
اس کے رب	اور	ایمان والے	سبھی	ایمان لائے	اللہ پر	اور	اس کے فرشتوں

اور مسلمان بھی۔ سب اللہ پر اور اس کے فرشتوں

وَكُتُبِهٖ وَرُسُلِهٖ ۟ لَا نُفَرِّقُ بَيْنَ اَحَدٍ

وَ	كُتُبِهٖ	وَ	رُسُلِهٖ	لَا نُفَرِّقُ	بَيْنَ اَحَدٍ
اور	اس کی کتابوں	اور	اس کے رسولوں (پر)	ہم فرق نہیں کرتے	کسی ایک کے درمیان

اور اس کی کتابوں اور اس کے رسولوں پر یہ کہتے ہوئے ایمان لائے کہ ہم اس کے کسی رسول پر

اصول اور ضروریات ایمان کے چار مراتب

① انسان کے دل میں کئی طرح کے خیالات آتے ہیں جیسے وسوسہ اور عزم وارادہ۔ وسوسوں سے دل کو خالی کرنا انسان کی قدرت میں نہیں، ان پر مؤاخذہ نہیں ہے۔ دوسرے وہ خیالات جن کو انسان اپنے دل میں جگہ دیتا ہے اور ان کو عمل میں لانے کا قصد وارادہ کرتا ہے ان پر مؤاخذہ ہوگا اور انہی کا بیان اس آیت میں ہے کہ اپنے دلوں میں موجود چیز کو تم ظاہر کرو یا چھپاؤ اللہ تعالیٰ تمہارا ان پر محاسبہ فرمائے گا۔

مِّنْ رُّسُلِهٖ ۚ وَ قَالُوْا سَمِعْنَا وَ اَطَعْنَا ۗ

مِّنْ	رُّسُلِهٖ	وَ	قَالُوْا	سَمِعْنَا	وَ	اَطَعْنَا
سے	اس کے رسولوں	اور	انہوں نے کہا	سنا ہم نے	اور	ہم نے اطاعت کی

ایمان لانے میں فرق نہیں کرتے اور انہوں نے عرض کی: اے ہمارے رب! ہم نے سنا اور مانا،

غُفْرَانَكَ رَبَّنَا وَ اِلَیْكَ الْمَصِیْرُ ﴿۲۸۵﴾

غُفْرَانَكَ	رَبَّنَا	وَ	اِلَیْكَ	الْمَصِیْرُ ﴿۲۸۵﴾
تیری بخشش، معافی (مانگتے ہیں)	اے ہمارے رب	اور	تیری طرف	پھرنا، لوٹ کر آنا (ہے)

(ہم پر) تیری معافی ہو اور تیری ہی طرف پھرنا ہے ○

لوگوں کو ان کی طاقت کے مطابق ہی حکم دیا جاتا ہے

لَا یُكَلِّفُ اللّٰهُ نَفْسًا اِلَّا وُسْعَهَا ؕ

لَا یُكَلِّفُ (1)	اللّٰهُ	نَفْسًا	اِلَّا	وُسْعَهَا
تکلیف نہیں دیتا، بوجھ نہیں ڈالتا	اللہ	کسی جان (پر)	مگر	اس کی وسعت، طاقت (کے مطابق)

اللہ کسی جان پر اس کی طاقت کے برابر ہی بوجھ ڈالتا ہے۔

آدمی کے اچھے اور برے عمل کی جزا اور سزا اسے ہی ملے گی

لَهَا مَا كَسَبَتْ وَ عَلَیْهَا مَا اكْتَسَبَتْ ؕ رَبَّنَا

لَهَا	مَا	كَسَبَتْ (2)	وَ	عَلَیْهَا	مَا	اكْتَسَبَتْ	رَبَّنَا
اس (جان) کے لئے	جو	اس نے کمایا	اور	اس کے اوپر	جو	اس نے کمایا	اے ہمارے رب

کسی جان نے جو اچھا کمایا وہ اسی کیلئے ہے اور کسی جان نے جو برا کمایا اس کا وبال اسی پر ہے۔ اے ہمارے رب!

مسلمانوں کو ایک اہم دعا کی تلقین

لَا تُؤَاخِذْنَاۤ اِنْ نَّسِیْنَاۤ اَوْ اَخْطَاْنَا ۚ رَبَّنَا

لَا تُؤَاخِذْنَاۤ	اِنْ	نَّسِیْنَاۤ	اَوْ	اَخْطَاْنَا	رَبَّنَا
گرفت نہ فرما ہماری	اگر	ہم بھول جائیں	یا	ہم خطا کریں	اے ہمارے رب

اگر ہم بھولیں یا خطا کریں تو ہماری گرفت نہ فرما، اے ہمارے رب!

(1)۔۔۔ اللہ تعالیٰ کسی پر طاقت سے زیادہ بوجھ نہیں ڈالتا، لہٰذا غریب پر زکوٰۃ نہیں، نادار پر حج نہیں، نماز میں کھڑا نہ ہو سکنے والے پر قیام فرض نہیں، معذور پر جہاد نہیں الغرض اس طرح کے بہت سے احکام معلوم کئے جاسکتے ہیں۔ (2)۔۔۔ یہ آیت مبارکہ آخرت کے ثواب و عذاب کے بارے میں ہے لیکن اس طرح کا معاملہ دنیا میں بھی پیش آتا رہتا ہے کہ ہر آدمی اپنی محنت کا پھل پاتا ہے، محنت والے کو اس کی محنت کا صلہ ملتا ہے جبکہ سست و کاہل اور کام چور کو اس کی سستی کا انجام دیکھنا پڑتا ہے۔

وَ لَا تَحْمِلْ عَلَيْنَآ اِصْرًا كَمَا حَمَلْتَهٗ عَلَى

وَ	لَا تَحْمِلْ	عَلَيْنَآ	اِصْرًا	كَمَا	حَمَلْتَهٗ (1)	عَلَى
اور	نہ رکھ	ہمارے اوپر	بھاری بوجھ	جیسے	تو نے رکھا اسے	اوپر

اور ہم پر بھاری بوجھ نہ رکھ جیسا تو نے ہم سے پہلے

الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِنَا ۚ رَبَّنَا وَ لَا تُحَمِّلْنَا

الَّذِيْنَ	مِنْ	قَبْلِنَا	رَبَّنَا	وَ	لَا تُحَمِّلْنَا
ان لوگوں کے جو	سے	ہم سے پہلے	اے ہمارے رب	اور	نہ بوجھ ڈال ہمارے اوپر

لوگوں پر رکھا تھا، اے ہمارے رب! اور ہم پر وہ بوجھ نہ ڈال

مَا لَا طَاقَةَ لَنَا بِهٖ ۚ وَ اعْفُ

مَا	لَا	طَاقَةَ	لَنَا	بِهٖ	وَ	اعْفُ
وہ جو	نہیں	طاقت	ہمارے لئے (ہمیں)	اس کی	اور	معاف فرمادے، درگزر فرما

جس کی ہمیں طاقت نہیں اور ہمیں معاف

عَنَّا ۥ وَ اغْفِرْ لَنَا ۥ وَ ارْحَمْنَا ۥ اَنْتَ

عَنَّا	وَ	اغْفِرْ	لَنَا	وَ	ارْحَمْنَا	اَنْتَ
ہم سے	اور	مغفرت فرما	ہمارے لئے (ہماری)	اور	رحم فرما ہم پر	تو

فرمادے اور ہمیں بخش دے اور ہم پر مہربانی فرما، تو

مَوْلٰىنَا فَانْصُرْنَا عَلَى الْقَوْمِ الْكٰفِرِيْنَ ﴿٢٨٦﴾ ع

مَوْلٰىنَا	فَانْصُرْنَا	عَلَى	الْقَوْمِ	الْكٰفِرِيْنَ ﴿٢٨٦﴾
ہمارا مالک، مددگار (ہے)	پس مدد فرما ہماری	پر (کے مقابلے میں)	قوم	کفر کرنے والے

ہمارا مالک ہے پس کافر قوم کے مقابلے میں ہماری مدد فرما ○

(1)... بنی اسرائیل پر کئی احکام ہم سے زیادہ سخت تھے جیسے زکوٰۃ میں چوتھائی مال دینا۔ ان کے مقابلے میں ہم پر نہایت آسانیاں ہیں۔ لہٰذا اعترافِ نعمت کے طور پر یہاں دعا میں عرض کیا جارہا ہے کہ اے ہمارے رب! اور ہم پر بھاری بوجھ نہ رکھ جیسا تو نے ہم سے پہلے لوگوں پر رکھا تھا۔ یاد رہے کہ ہم پر یہ کرم نوازیاں حضور پر نور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے صدقے میں ہیں۔

آیات: 200 — رکوع: 20

سُوْرَةُ اٰلِ عِمْرٰن مَدَنِيَّة

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

بِسْمِ	اللّٰهِ	الرَّحْمٰنِ	الرَّحِيْمِ
نام سے (شروع)	اللہ	نہایت مہربان	رحمت والا

اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان، رحمت والا ہے۔

اللہ تعالیٰ کی وحدانیت اور اس کے اوصاف

الٓمّٓ ﴿۱﴾ اللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۙ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ ﴿۲﴾

الٓمّٓ ﴿۱﴾	اللّٰهُ	لَآ	اِلٰهَ	اِلَّا	هُوَ	الْحَيُّ	الْقَيُّوْمُ ﴿۲﴾ (1)
حروف مقطعات	اللہ	نہیں	کوئی معبود	مگر	وہ	ہمیشہ زندہ	دوسروں کو قائم رکھنے والا

اللہ وہ ہے جس کے سوا کوئی معبود نہیں (وہ) خود زندہ، دوسروں کو قائم رکھنے والا ہے ○

آسمانی کتابوں کے نزول اور ان کی عظمت وشان کا بیان

نَزَّلَ عَلَيْكَ الْكِتٰبَ بِالْحَقِّ مُصَدِّقًا لِّمَا

نَزَّلَ	عَلَيْكَ	الْكِتٰبَ	بِالْحَقِّ	مُصَدِّقًا (2)	لِّمَا
اس نے نازل کی، اتاری	تمہارے اوپر	کتاب	حق کے ساتھ	تصدیق کرنے والی	(اس) کی جو

اس نے تم پر یہ سچی کتاب اتاری جو پہلی کتابوں کی تصدیق

بَيْنَ يَدَيْهِ وَاَنْزَلَ التَّوْرٰىةَ وَالْاِنْجِيْلَ ﴿۳﴾ مِنْ

بَيْنَ يَدَيْهِ	وَ	اَنْزَلَ	التَّوْرٰىةَ	وَ	الْاِنْجِيْلَ ﴿۳﴾	مِنْ
ان کے آگے	اور	نازل فرمائی، اتاری	تورات	اور	انجیل	سے

کرتی ہے اور اس نے اس سے پہلے تورات اور انجیل نازل فرمائی ○

(1)... "حَیّ" کا معنیٰ ہے "ایسا ہمیشہ رہنے والا جس کی موت ممکن نہ ہو" اور "قَیُّوْم" وہ ہے جو قائم بالذات یعنی بغیر کسی دوسرے کی محتاجی اور تصرف کے خود قائم ہو اور مخلوق کو قائم رکھنے والا ہو۔

(2)... معلوم ہوا کہ قرآن پاک کے بعد نہ کوئی کتاب آنے والی اور نہ کوئی نیا نبی تشریف لانے والا ہے کیونکہ قرآن مجید نے گزشتہ کتابوں کی تصدیق کی ہے، بعد میں نہ کسی کتاب کے آنے کا تذکرہ کیا اور نہ بشارت دی جبکہ قرآن پاک کو چونکہ تورات وانجیل کے بعد آنا تھا اس لئے ان کتابوں میں قرآن کی بشارت پہلے سے دیدی گئی۔

قَبْلُ هُدًى لِّلنَّاسِ وَ اَنْزَلَ الْفُرْقَانَ ۬ؕ

قَبْلُ	هُدًى	لِّلنَّاسِ	وَ	اَنْزَلَ	الْفُرْقَانَ
(اس سے) پہلے	ہدایت	لوگوں کے لئے	اور	نازل کیا، اتارا	حق و باطل میں فرق کرنے والا

لوگوں کو ہدایت دیتی اور (اللہ نے) حق و باطل میں فرق اتارا۔

اِنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا بِاٰيٰتِ اللّٰهِ لَهُمْ عَذَابٌ

اِنَّ	الَّذِيْنَ	كَفَرُوْا	بِاٰيٰتِ اللّٰهِ	لَهُمْ	عَذَابٌ
بیشک	وہ لوگ جو (جنہوں نے)	کفر کیا، انکار کیا	اللہ کی آیتوں کے ساتھ	ان کے لئے	عذاب

بیشک وہ لوگ جنہوں نے اللہ کی آیتوں کا انکار کیا ان کے لئے سخت

شَدِيْدٌ ؕ وَ اللّٰهُ عَزِيْزٌ ذُو انْتِقَامٍ ﴿۴﴾ اِنَّ اللّٰهَ لَا يَخْفٰى

شَدِيْدٌ	وَ	اللّٰهُ	عَزِيْزٌ	ذُو انْتِقَامٍ ﴿۴﴾	اِنَّ	اللّٰهَ	لَا يَخْفٰى (1)
سخت	اور	اللہ	عزت والا، غلبے والا	بدلہ لینے والا	بیشک	اللہ	پوشیدہ نہیں

عذاب ہے اور اللہ غالب بدلہ لینے والا ہے ○ بیشک اللہ پر

عَلَيْهِ شَيْءٌ فِي الْاَرْضِ وَ لَا فِي السَّمَآءِ ﴿۵﴾ هُوَ الَّذِيْ

عَلَيْهِ	شَيْءٌ	فِي الْاَرْضِ	وَ	لَا	فِي السَّمَآءِ ﴿۵﴾	هُوَ	الَّذِيْ
اس پر	کوئی چیز	زمین میں	اور	نہ	آسمان میں	وہ (وہی ہے)	جو

کوئی چیز پوشیدہ نہیں، نہ زمین میں اور نہ ہی آسمان میں ○ وہی ہے جو

يُصَوِّرُكُمْ فِي الْاَرْحَامِ كَيْفَ يَشَآءُ ؕ لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا

يُصَوِّرُكُمْ (2)	فِي	الْاَرْحَامِ	كَيْفَ	يَشَآءُ	لَاۤ	اِلٰهَ	اِلَّا
صورت بناتا ہے تمہاری	میں	(ماؤں کے) رحموں	جیسی	چاہتا ہے	نہیں	کوئی معبود	مگر

ماؤں کے پیٹوں میں جیسی چاہتا ہے تمہاری صورت بناتا ہے، اس کے سوا کوئی معبود نہیں

آیاتِ الٰہی کا انکار کرنے والوں کی سزا

زمین و آسمان کی کوئی چیز اللہ تعالیٰ سے پوشیدہ نہیں

انسانی تخلیق میں قدرتِ الٰہی

1... آسمان و زمین کی ہر چیز، ہر وقت، تمام تر تفصیلات کے ساتھ بغیر کسی کی تعلیم و خبر معلوم ہونا اللہ تعالیٰ کی صفت ہے، یہ وصف کسی بندے میں نہیں، کیونکہ مخلوق کو جو علم ہے وہ اللہ تعالیٰ کے بتانے سے ہے اور وہ بھی متناہی اور قابلِ فنا ہے۔ 2... ماں کے پیٹ میں بچے کی شکل بنانا، اس میں روح پھونکنا، اس کی تقدیر لکھنا یہ سب کچھ فرشتہ کرتا ہے لیکن فرشتہ چونکہ اللہ تعالیٰ کے حکم اور اختیار دینے سے کرتا ہے لہٰذا فرمایا کہ اللہ تعالیٰ ہی ہے جو ماؤں کے پیٹوں میں تمہاری صورتیں بناتا ہے۔

معانی کے اعتبار سے آیاتِ قرآنی کی قسم

هُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ۝٦ هُوَ الَّذِيْٓ اَنْزَلَ عَلَيْكَ

هُوَ	الْعَزِيْزُ	الْحَكِيْمُ ۝٦	هُوَ	الَّذِيْٓ	اَنْزَلَ	عَلَيْكَ
وہ	عزت والا، زبردست	حکمت والا	وہ	جو (جس نے)	نازل کی، اتاری	تمہارے اوپر

(وہ) زبردست ہے، حکمت والا ہے ۝ وہی ہے جس نے تم پر

الْكِتٰبَ مِنْهُ اٰيٰتٌ مُّحْكَمٰتٌ هُنَّ اُمُّ الْكِتٰبِ

الْكِتٰبَ	مِنْهُ	اٰيٰتٌ	مُّحْكَمٰتٌ	هُنَّ	اُمُّ الْكِتٰبِ
کتاب	اس سے	کچھ آیتیں	صاف معنی رکھتی (ہیں)	وہ	کتاب کی اصل (ہیں)

یہ کتاب اتاری اس کی کچھ آیتیں صاف معنی رکھتی ہیں وہ کتاب کی اصل ہیں

متشابہ آیات کے ظاہری معنی لینا اور غلط تاویل کرنا گمراہ لوگوں کا کام ہے

وَاُخَرُ مُتَشٰبِهٰتٌ ؕ فَاَمَّا الَّذِيْنَ فِيْ قُلُوْبِهِمْ

وَ	اُخَرُ	مُتَشٰبِهٰتٌ (1)	فَاَمَّا	الَّذِيْنَ	فِيْ	قُلُوْبِهِمْ
اور	دوسری (وہ جو)	مشتبہ معنی والی (ہیں)	پس بہرحال	وہ لوگ جو	میں	ان کے دلوں

اور دوسری وہ ہیں جن کے معنی میں اِشتباہ ہے تو وہ لوگ جن کے دلوں میں

زَيْغٌ فَيَتَّبِعُوْنَ مَا تَشَابَهَ مِنْهُ

زَيْغٌ (2)	فَيَتَّبِعُوْنَ	مَا	تَشَابَهَ	مِنْهُ
حق سے روگردانی، ٹیڑھاپن (ہے)	تو وہ پیچھے پڑتے ہیں	(اس کے) جو	مشتبہ (ہے)	اس سے

ٹیڑھاپن ہے وہ (لوگوں میں) فتنہ پھیلانے کی غرض سے اور

متشابہ آیات کا حقیقی مطلب اللہ تعالیٰ ہی جانتا ہے

ابْتِغَآءَ الْفِتْنَةِ وَابْتِغَآءَ تَاْوِيْلِهٖ ۚ وَمَا يَعْلَمُ

ابْتِغَآءَ الْفِتْنَةِ	وَ	ابْتِغَآءَ تَاْوِيْلِهٖ	وَ	مَا يَعْلَمُ
فتنہ چاہنے (کے لئے)	اور	اس کی (باطل) تاویل تلاش کرنے (کے لئے)	اور (حالانکہ)	نہیں جانتا

ان آیات کا (غلط) معنی تلاش کرنے کے لئے ان متشابہ آیتوں کے پیچھے پڑتے ہیں حالانکہ ان کا

(1) مُتَشٰبِہٰت وہ آیات ہیں جن کے ظاہری معنی یا تو سمجھ ہی نہیں آتے جیسے حروفِ مقطعات یا ان کے ظاہری معنی سمجھ تو آتے ہیں لیکن وہ مراد نہیں ہوتے جیسے اللہ تعالیٰ کے "یَدْ" یعنی "ہاتھ" اور "وَجْہ" یعنی "چہرہ" والی آیات۔ ان کے ظاہری معنی معلوم تو ہیں لیکن یہ مراد نہیں۔ (2) یہاں گمراہ اور بدمذہب لوگوں کا ذکر کیا گیا ہے جو اپنی خواہشاتِ نفسانی کے پابند ہیں اور متشابہ آیات کے ظاہری معنی لیتے ہیں جو کہ صریح گمراہی بلکہ بعض صورتوں میں کفر ہوتا ہے یا ایسے لوگ متشابہ آیات کی غلط تاویل کرتے ہیں۔

متشابہ آیات سے متعلق علم میں راسخ لوگوں کا عقیدہ

تَاْوِيْلَهٗٓ اِلَّا اللّٰهُ ۘ وَالرّٰسِخُوْنَ فِي الْعِلْمِ يَقُوْلُوْنَ

تَاْوِيْلَهٗٓ	اِلَّا	اللّٰهُ[1]	وَ	الرّٰسِخُوْنَ	فِي الْعِلْمِ	يَقُوْلُوْنَ
اس کی تاویل	مگر	اللہ	اور	پختگی رکھنے والے	علم میں	کہتے ہیں

صحیح مطلب اللہ ہی کو معلوم ہے اور پختہ علم والے کہتے ہیں کہ

اٰمَنَّا بِهٖ ۙ كُلٌّ مِّنْ عِنْدِ رَبِّنَا ۚ وَ

اٰمَنَّا	بِهٖ	كُلٌّ	مِّنْ	عِنْدِ رَبِّنَا	وَ
ہم ایمان لائے	اس کے ساتھ (اس پر)	(یہ) سب	سے	ہمارے رب کے پاس	اور

ہم اس پر ایمان لائے، یہ سب ہمارے رب کی طرف سے ہے اور

ہدایت کے بعد دل ٹیڑھے نہ کیے جانے کی دعا

مَا يَذَّكَّرُ اِلَّآ اُولُوا الْاَلْبَابِ ۝۷ رَبَّنَا لَا تُزِغْ

مَا يَذَّكَّرُ	اِلَّآ	اُولُوا الْاَلْبَابِ ۝۷ [2]	رَبَّنَا	لَا تُزِغْ
نصیحت حاصل نہیں کرتے	مگر	عقل والے	اے ہمارے رب	ٹیڑھا نہ کر

عقل والے ہی نصیحت مانتے ہیں ○ اے ہمارے رب تو نے

قُلُوْبَنَا بَعْدَ اِذْ هَدَيْتَنَا وَهَبْ لَنَا

قُلُوْبَنَا	بَعْدَ	اِذْ	هَدَيْتَنَا	وَ	هَبْ	لَنَا
ہمارے دلوں (کو)	(اس کے) بعد	جب	تو نے ہدایت دی ہمیں	اور	عطا فرما	ہمارے لئے

ہمیں ہدایت عطا فرمائی ہے، اس کے بعد ہمارے دلوں کو ٹیڑھا نہ کر اور ہمیں

اللہ تعالیٰ جھوٹ سے پاک ہے

مِنْ لَّدُنْكَ رَحْمَةً ۚ اِنَّكَ اَنْتَ الْوَهَّابُ ۝۸ رَبَّنَآ

مِنْ	لَّدُنْكَ	رَحْمَةً	اِنَّكَ	اَنْتَ	الْوَهَّابُ ۝۸	رَبَّنَآ
سے	اپنے پاس	رحمت	بیشک تو	تو (ہی)	بہت عطا فرمانے والا	اے ہمارے رب

اپنے پاس سے رحمت عطا فرما، بیشک تو بڑا عطا فرمانے والا ہے ○ اے ہمارے رب!

[1]... محققین علماء نے فرمایا ہے کہ حضور اقدس صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی شان اس سے ارفع و اعلیٰ ہے کہ اللہ تعالیٰ آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کو بھی متشابہات کا علم عطا نہ فرمائے بلکہ اولیاء کرام کو بھی اس کا علم ملتا ہے۔ [2]... اس سے معلوم ہوا کہ عقل بہت بڑی فضیلت اور خوبی ہے کہ اس کے ذریعے ہدایت و نصیحت ملتی ہے۔ لیکن یہ یاد رہے کہ جس عقل سے ہدایت نہ ملے وہ بدترین حماقت ہے، جیسے طاقت اچھی چیز ہے لیکن جو طاقت ظلم کیلئے استعمال ہو وہ کمزوری سے بھی بدتر ہے۔

ع

مال اور اولاد پر غرور کرنے والے کافروں کا انجام

مغرور کافروں کی ایک حال

اِنَّكَ جَامِعُ النَّاسِ لِيَوْمٍ لَّا رَيْبَ فِيْهِ ؕ اِنَّ

اِنَّكَ	جَامِعُ النَّاسِ	لِيَوْمٍ	لَا	رَيْبَ	فِيْهِ	اِنَّ
بیشک تو	لوگوں کو جمع کرنے والا	(اس) دن کے لئے	نہیں	کوئی شک	اس میں	بیشک

بیشک تو سب لوگوں کو اس دن جمع کرنے والا ہے جس میں کوئی شبہ نہیں، بیشک

اللّٰهَ لَا يُخْلِفُ الْمِيْعَادَ ۠﴿۹﴾ اِنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا

اللّٰهَ	لَا يُخْلِفُ [1]	الْمِيْعَادَ ﴿۹﴾	اِنَّ	الَّذِيْنَ	كَفَرُوْا
اللہ	خلاف نہیں کرتا	وعدہ (کے)	بیشک	وہ لوگ جو (جنہوں نے)	کفر کیا

اللہ وعدہ خلافی نہیں کرتا ۝ بیشک کافروں کے

لَنْ تُغْنِيَ عَنْهُمْ اَمْوَالُهُمْ وَلَاۤ اَوْلَادُهُمْ مِّنَ

لَنْ تُغْنِيَ	عَنْهُمْ	اَمْوَالُهُمْ	وَ	لَاۤ	اَوْلَادُهُمْ	مِّنَ
ہرگز بے نیاز (دور) نہ کریں گے	ان سے	ان کے اموال	اور	نہ	ان کی اولاد	سے

مال اور ان کی اولاد اللہ کے عذاب سے انہیں کچھ بھی بچا نہ

اللّٰهِ شَيْـًٔا ؕ وَاُولٰٓئِكَ هُمْ وَقُوْدُ النَّارِ ۙ﴿۱۰﴾ كَدَاْبِ

اللّٰهِ	شَيْـًٔا	وَ	اُولٰٓئِكَ	هُمْ	وَقُوْدُ النَّارِ ﴿۱۰﴾	كَدَاْبِ [2]
اللہ (کے عذاب)	کچھ	اور	یہ لوگ	وہ (وہی)	جہنم کا ایندھن (ہیں)	جیسے طریقہ (تھا)

سکیں گے اور وہی دوزخ کا ایندھن ہیں ۝ جیسا

اٰلِ فِرْعَوْنَ ۙ وَالَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ ؕ كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا ۚ

اٰلِ فِرْعَوْنَ	وَ	الَّذِيْنَ	مِنْ	قَبْلِهِمْ	كَذَّبُوْا	بِاٰيٰتِنَا
فرعون والوں (کا)	اور	وہ لوگ جو	سے	ان سے پہلے	انہوں نے جھٹلایا	ہماری آیتوں کو

فرعون کے ماننے والوں اور ان سے پہلے لوگوں کا طریقہ تھا، انہوں نے ہماری آیتوں کو جھٹلایا

1۔۔۔ اللہ تعالیٰ جھوٹ سے پاک ہے لہٰذا وہ وعدہ خلافی نہیں فرماتا۔ اللہ تعالیٰ کی طرف جھوٹ بولنے کی نسبت قطعی کفر ہے اور یہ کہنا کہ "جھوٹ بول سکتا ہے" یہ بھی کفر ہے۔

2۔۔۔ یعنی نبی پاک صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے زمانے کے کافروں کا طریقہ ویسا ہی ہے جیسا فرعون کے ماننے والوں اور ان سے پہلے لوگوں کا طریقہ تھا کہ انہوں نے بھی ہماری آیتوں کو جھٹلایا اور ان کافروں نے بھی ہماری آیات کو جھٹلایا تو جس طرح اللہ تعالیٰ نے ان کے گناہوں پر انہیں پکڑ لیا اسی طرح ان کے گناہوں پر ان کی بھی پکڑ فرمائے گا۔

فَاَخَذَهُمُ اللّٰهُ بِذُنُوْبِهِمْ ؕ وَ اللّٰهُ شَدِيْدُ الْعِقَابِ ﴿۱۱﴾

فَاَخَذَهُمُ	اللّٰهُ	بِذُنُوْبِهِمْ	وَ	اللّٰهُ	شَدِيْدُ الْعِقَابِ ﴿۱۱﴾
تو پکڑ لیا انہیں	اللہ (نے)	ان کے گناہوں کے سبب	اور	اللہ	سخت عذاب دینے والا (ہے)

تو اللہ نے ان کے گناہوں پر انہیں پکڑ لیا اور اللہ کا عذاب بڑا سخت ہے ○

قُلْ لِّلَّذِيْنَ كَفَرُوْا سَتُغْلَبُوْنَ وَ

قُلْ	لِّلَّذِيْنَ	كَفَرُوْا	سَتُغْلَبُوْنَ (1)	وَ
تم کہو	ان لوگوں سے جو (جنہوں نے)	کفر کیا	عنقریب تم مغلوب ہو جاؤ گے	اور

ان کافروں سے کہہ دو کہ عنقریب تم مغلوب ہو جاؤ گے اور

تُحْشَرُوْنَ اِلٰى جَهَنَّمَ ؕ وَ بِئْسَ الْمِهَادُ ﴿۱۲﴾ قَدْ كَانَ

تُحْشَرُوْنَ	اِلٰى	جَهَنَّمَ	وَ	بِئْسَ	الْمِهَادُ ﴿۱۲﴾	قَدْ	كَانَ
اکٹھے کئے جاؤ گے	کی طرف	جہنم	اور	کیا ہی برا	بچھونا (ہے)	تحقیق، بیشک	تھی

دوزخ کی طرف ہانکے جاؤ گے اور وہ بہت ہی برا ٹھکانا ہے ○ بیشک

لَكُمْ اٰيَةٌ فِيْ فِئَتَيْنِ الْتَقَتَا ؕ

لَكُمْ	اٰيَةٌ	فِيْ	فِئَتَيْنِ	الْتَقَتَا
تمہارے لئے	عظیم نشانی	میں	دو گروہوں	آپس میں ملے (آپس میں جنگ کی)

تمہارے لئے ان دو گروہوں میں بڑی نشانی ہے جنہوں نے آپس میں جنگ کی۔

فِئَةٌ تُقَاتِلُ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَ اُخْرٰى

فِئَةٌ	تُقَاتِلُ	فِيْ	سَبِيْلِ اللّٰهِ	وَ	اُخْرٰى
ایک گروہ، ایک جماعت	لڑ رہی تھی	میں	اللہ کی راہ	اور	دوسری (جماعت)

(ان میں) ایک گروہ تو اللہ کی راہ میں لڑ رہا تھا اور دوسرا گروہ

یہودیوں کا دنیوی اور اُخروی انجام

غزوۂ بدر میں سب کے لئے عبرت و نصیحت تھی

①۔۔۔ اس آیت میں یہودیوں کے بارے غیبی خبر دی گئی کہ وہ دنیا میں مغلوب ہوں گے، قتل کئے جائیں گے، گرفتار کئے جائیں گے اور ان پر جزیہ مقرر کیا جائے گا اور آخرت میں دوزخ کی طرف ہانکے جائیں گے۔ چنانچہ ایسا ہی ہوا اور کچھ ہی عرصے میں یہودی قتل بھی ہوئے، گرفتار بھی کئے گئے اور اہلِ خیبر پر جزیہ بھی مقرر کیا گیا اور قیامت کے دن انہیں جہنم کی طرف ہانکا جائے گا۔

كَافِرَةٌ يَّرَوْنَهُمْ مِّثْلَيْهِمْ رَاْيَ الْعَيْنِ ؕ وَ

كَافِرَةٌ	يَّرَوْنَهُمْ	مِّثْلَيْهِمْ	رَاْيَ الْعَيْنِ	وَ
کفر کرنے والی (تھی)	وہ دیکھ رہے تھے انہیں	اپنے سے دو مثل، دگنا	کھلی آنکھ سے دیکھنا	اور

کافروں کا تھا جو کھلی آنکھوں سے مسلمانوں کو خود سے دگنا دیکھ رہے تھے اور

اللّٰهُ يُؤَيِّدُ بِنَصْرِهٖ مَنْ يَّشَآءُ ؕ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ

اللّٰهُ	يُؤَيِّدُ	بِنَصْرِهٖ	مَنْ	يَّشَآءُ	اِنَّ	فِيْ	ذٰلِكَ
اللہ	تائید فرماتا ہے	اپنی مدد کے ساتھ	جس کی	چاہتا ہے	بیشک	میں	اس

اللہ اپنی مدد کے ساتھ جس کی چاہتا ہے تائید فرماتا ہے۔ بیشک اس میں

لَعِبْرَةً لِّاُولِي الْاَبْصَارِ ﴿۱۳﴾ زُيِّنَ لِلنَّاسِ

لَعِبْرَةً	لِّاُولِي الْاَبْصَارِ ﴿۱۳﴾	زُيِّنَ (1)	لِلنَّاسِ
ضرور عبرت، نصیحت (ہے)	آنکھوں والوں کے لئے	آراستہ کر دی گئی، خوشنما بنادی گئی	لوگوں کے لئے

عقلمندوں کے لئے بڑی عبرت ہے ○ لوگوں کے لئے ان کی خواہشات کی

لوگوں کے لئے من پسند چیزوں کی محبت خوشنما بنادی گئی

حُبُّ الشَّهَوٰتِ مِنَ النِّسَآءِ وَ الْبَنِيْنَ وَ الْقَنَاطِيْرِ الْمُقَنْطَرَةِ

حُبُّ الشَّهَوٰتِ	مِنَ	النِّسَآءِ	وَ	الْبَنِيْنَ	وَ	الْقَنَاطِيْرِ	الْمُقَنْطَرَةِ
خواہشات کی محبت	سے	عورتوں	اور	بیٹوں	اور	خزانوں، ڈھیروں	جمع کئے ہوئے

محبت کو آراستہ کر دیا گیا یعنی عورتوں اور بیٹوں اور سونے چاندی کے

مِنَ الذَّهَبِ وَ الْفِضَّةِ وَ الْخَيْلِ الْمُسَوَّمَةِ وَ

مِنَ	الذَّهَبِ	وَ	الْفِضَّةِ	وَ	الْخَيْلِ	الْمُسَوَّمَةِ	وَ
سے	سونے	اور	چاندی (کے)	اور	گھوڑے	نشان لگائے گئے	اور

جمع کئے ہوئے ڈھیروں اور نشان لگائے گئے گھوڑوں اور

(1) ...لوگوں کیلئے من پسند چیزوں کی محبت کو خوشنما بنادیا گیا ہے، چنانچہ عورتوں، بیٹوں، مال واولاد، سونا چاندی، کاروبار، باغات، عمدہ سواریوں اور بہترین مکانات کی محبت لوگوں کے دلوں میں رچی ہوئی ہے اور اس آراستہ کئے جانے اور ان چیزوں کی محبت پیدا کئے جانے کا مقصد یہ ہے کہ خواہش پرستوں اور خدا پرستوں کے درمیان فرق ظاہر ہو جائے۔

الْاَنْعَامِ وَالْحَرْثِ ؕ ذٰلِكَ مَتَاعُ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا ۚ وَاللّٰهُ

الْاَنْعَامِ	وَ	الْحَرْثِ	ذٰلِكَ	مَتَاعُ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا (1)	وَ	اللّٰهُ
چوپایوں، مویشیوں	اور	کھیتی (کی)	یہ	دنیوی زندگی کا سامان	اور	اللہ

مویشیوں اور کھیتیوں کو (ان کے لئے آراستہ کر دیا گیا۔) یہ سب دنیوی زندگی کا ساز و سامان ہے اور صرف

عِنْدَهٗ حُسْنُ الْمَاٰبِ ﴿١٤﴾ قُلْ اَؤُنَبِّئُكُمْ بِخَيْرٍ

عِنْدَهٗ	حُسْنُ الْمَاٰبِ ﴿١٤﴾	قُلْ	اَؤُنَبِّئُكُمْ	بِخَيْرٍ
اس کے پاس	اچھا ٹھکانہ (ہے)	تم کہو	کیا میں خبر دوں تمہیں	بہتر کی

اللہ کے پاس اچھا ٹھکانہ ہے ○ (اے حبیب!) تم فرماؤ، کیا میں تمہیں ان چیزوں سے بہتر چیز بتا دوں؟

جنتی نعمتیں دنیاوی نعمتوں سے بہتر ہیں

مِّنْ ذٰلِكُمْ ؕ لِلَّذِيْنَ اتَّقَوْا عِنْدَ رَبِّهِمْ

مِّنْ ذٰلِكُمْ	لِلَّذِيْنَ	اتَّقَوْا	عِنْدَ رَبِّهِمْ
ان (چیزوں) سے	ان لوگوں کے لئے جو	ڈرے، پرہیزگاری اختیار کی	ان کے رب کے پاس

(سنو، وہ یہ ہے کہ) پرہیزگاروں کے لئے ان کے رب کے پاس

جَنّٰتٌ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا

جَنّٰتٌ	تَجْرِيْ	مِنْ	تَحْتِهَا	الْاَنْهٰرُ	خٰلِدِيْنَ	فِيْهَا
جنتیں، باغات (ہیں)	بہتی ہیں	سے	ان (باغوں) کے نیچے	نہریں	ہمیشہ رہنے والے	ان میں

جنتیں ہیں جن کے نیچے نہریں جاری ہیں ان میں وہ ہمیشہ رہیں گے

وَاَزْوَاجٌ مُّطَهَّرَةٌ وَّرِضْوَانٌ مِّنَ اللّٰهِ ؕ وَاللّٰهُ

وَ	اَزْوَاجٌ	مُّطَهَّرَةٌ	وَّ	رِضْوَانٌ	مِّنَ	اللّٰهِ	وَ	اللّٰهُ
اور	بیویاں	پاکیزہ	اور	رضامندی، خوشنودی	کی طرف سے (کی)	اللہ	اور	اللہ

اور (ان کیلئے) پاکیزہ بیویاں اور اللہ کی خوشنودی ہے اور اللہ

(1)۔۔۔ ہمارے لئے اس آیت میں بہت اعلیٰ درس ہے۔ ہم مسلمانوں کی اکثریت بھی انہی دنیاوی چیزوں کی محبت میں مبتلا ہے، اہل خانہ اور اولاد کی وجہ سے حرام کمانا، مال و دولت کو اپنا مقصود اصلی سمجھنا، اسی کیلئے دن رات کوشش کرنا، بینک بیلنس بڑھانا، اپنے اثاثوں میں اضافہ کرنا، بہترین لباس، عمدہ مکانات اور شاندار گاڑی ہی تقریباً ہر کسی کا نصب العین اور مقصود و مطلوب ہے۔ اس آیت مبارکہ کو سامنے رکھ کر ہمیں بھی اپنی زندگی پر کچھ غور کرنا چاہئے۔

گناہوں کی مغفرت اور عذابِ جہنم سے بچاؤ کی دعا

متقین کے اوصاف: صبر کرنا، سچ بولنا، اطاعت کرنا، راہِ خدا میں خرچ کرنا اور سحری کے وقت بخشش کی دعا مانگنا

اللہ تعالیٰ کی وحدانیت کی گواہی

بَصِيْرٌۢ بِالْعِبَادِ ﴿١٥﴾ ج اَلَّذِيْنَ يَقُوْلُوْنَ رَبَّنَآ اِنَّنَآ اٰمَنَّا

بَصِيْرٌۢ	بِالْعِبَادِ ﴿١٥﴾	اَلَّذِيْنَ	يَقُوْلُوْنَ	رَبَّنَآ	اِنَّنَآ	اٰمَنَّا
دیکھنے والا	بندوں کو	وہ لوگ جو	کہتے ہیں	اے ہمارے رب	بیشک ہم	ایمان لائے

بندوں کو دیکھ رہا ہے ○ وہ جو کہتے ہیں: اے ہمارے رب! ہم ایمان لائے ہیں،

فَاغْفِرْ لَنَا ذُنُوْبَنَا وَقِنَا عَذَابَ النَّارِ ﴿١٦﴾ ج

فَاغْفِرْ	لَنَا	ذُنُوْبَنَا	وَ	قِنَا	عَذَابَ النَّارِ ﴿١٦﴾
پس تو بخش دے	ہمارے لئے	ہمارے گناہ	اور	بچالے ہمیں	آگ کے عذاب (سے)

تو تو ہمارے گناہ معاف فرما اور ہمیں دوزخ کے عذاب سے بچالے ○

اَلصّٰبِرِيْنَ وَالصّٰدِقِيْنَ وَالْقٰنِتِيْنَ وَالْمُنْفِقِيْنَ

اَلصّٰبِرِيْنَ	وَ	الصّٰدِقِيْنَ	وَ	الْقٰنِتِيْنَ	وَ	الْمُنْفِقِيْنَ
صبر کرنے والے	اور	سچ بولنے والے	اور	اطاعت کرنے والے	اور	خرچ کرنے والے

صبر کرنے والے اور سچے اور فرمانبردار اور راہِ خدا میں خرچ کرنے والے

وَالْمُسْتَغْفِرِيْنَ بِالْاَسْحَارِ ﴿١٧﴾ شَهِدَ اللّٰهُ

وَ	الْمُسْتَغْفِرِيْنَ	بِالْاَسْحَارِ ﴿١٧﴾ (1)	شَهِدَ	اللّٰهُ
اور	مغفرت طلب کرنے والے	رات کے آخری حصوں میں (سحری کے وقت)	گواہی دی	اللہ (نے)

اور رات کے آخری حصے میں مغفرت مانگنے والے (ہیں) ○ اور اللہ نے گواہی دی

اَنَّهٗ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۙ وَالْمَلٰٓئِكَةُ وَاُولُوا الْعِلْمِ

اَنَّهٗ	لَآ	اِلٰهَ	اِلَّا	هُوَ	وَ	الْمَلٰٓئِكَةُ	وَ	اُولُوا الْعِلْمِ
کہ وہ	نہیں	کوئی معبود	مگر	وہ	اور	فرشتوں	اور	علم والوں (نے گواہی دی)

کہ اس کے سوا کوئی معبود نہیں اور فرشتوں نے اور عالموں نے

(1)... رات کا آخری پہر نہایت فضیلت والا ہے، یہ وقت خلوت اور دعاؤں کی قبولیت کا ہے۔ حضرت لقمان رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے اپنے فرزند سے فرمایا تھا کہ "مرغ سے کم نہ رہنا کہ وہ تو سحری کے وقت ندا کرے اور تم سوتے رہو۔" لہٰذا اس وقت نیند سے بیدار ہو کر نماز پڑھنے، توبہ واستغفار کرنے اور رب تعالیٰ کے حضور گریہ وزاری اور مناجات کرنے میں مشغول ہونا عین سعادت ہے۔

النصف

قَآىِٕمًۢا بِالْقِسْطِؕ لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْعَزِیْزُ

قَآىِٕمًۢا	بِالْقِسْطِ	لَاۤ	اِلٰهَ	اِلَّا	هُوَ	الْعَزِیْزُ
قائم (ہو کر)	انصاف کے ساتھ	نہیں	کوئی معبود	مگر	وہ (وہی)	عزت والا، غلبے والا

انصاف سے قائم ہو کر اس کے سوا کسی کی عبادت نہیں عزت والا

الْحَكِیْمُ ﴿۱۸﴾ اِنَّ الدِّیْنَ عِنْدَ اللّٰهِ الْاِسْلَامُ قف

الْحَكِیْمُ ﴿۱۸﴾	اِنَّ	الدِّیْنَ	عِنْدَ اللّٰهِ	الْاِسْلَامُ (1)
حکمت والا	بیشک	دین	اللہ کے نزدیک	اسلام (ہے)

حکمت والا ○ بیشک اللہ کے نزدیک دین صرف اسلام ہے

وَ مَا اخْتَلَفَ الَّذِیْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ اِلَّا مِنْۢ بَعْدِ مَا

وَ	مَا اخْتَلَفَ	الَّذِیْنَ	اُوْتُوا	الْكِتٰبَ	اِلَّا	مِنْۢ	بَعْدِ	مَا
اور	اختلاف نہ کیا	ان لوگوں نے جو (جنہیں)	انہیں دی گئی	کتاب	مگر	سے	(اس کے) بعد	جو

اور جنہیں کتاب دی گئی انہوں نے آپس میں اختلاف نہ کیا مگر اپنے پاس

جَآءَهُمُ الْعِلْمُ بَغْیًۢا بَیْنَهُمْؕ وَ مَنْ یَّكْفُرْ

جَآءَهُمُ	الْعِلْمُ	بَغْیًۢا	بَیْنَهُمْ	وَ	مَنْ	یَّكْفُرْ
آیا ان کے پاس	علم	سرکشی، حسد (کی وجہ سے)	اپنے درمیان	اور	جو	انکار کرے

علم آجانے کے بعد، اپنے باہمی حسد کی وجہ سے۔ اور جو

بِاٰیٰتِ اللّٰهِ فَاِنَّ اللّٰهَ سَرِیْعُ الْحِسَابِ ﴿۱۹﴾ فَاِنْ حَآجُّوْكَ

بِاٰیٰتِ اللّٰهِ	فَاِنَّ	اللّٰهَ	سَرِیْعُ الْحِسَابِ ﴿۱۹﴾	فَاِنْ	حَآجُّوْكَ
اللہ کی آیتوں کا	تو بیشک	اللہ	جلد حساب لینے والا (ہے)	پھر اگر	وہ جھگڑا کریں تم سے

اللہ کی آیتوں کا انکار کرے تو بیشک اللہ جلد حساب لینے والا ہے ○ پھر اے حبیب! اگر وہ تم سے جھگڑا کریں

(1)۔۔۔ ہر نبی کا دین اسلام ہی تھا لہٰذا اسلام کے سوا کوئی اور دین بارگاہِ الٰہی عَزَّوَجَلَّ میں مقبول نہیں لیکن اب اسلام سے مراد وہ دین ہے جو حضرت محمد مصطفی صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم لائے، چونکہ آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو اللہ تعالیٰ نے تمام لوگوں کیلئے رسول بنا کر مبعوث فرمایا اور آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو آخری نبی بنایا تو اب اگر کوئی کسی دوسرے آسمانی دین کی پیروی کرتا بھی ہو لیکن اللہ عَزَّوَجَلَّ کے آخری نبی حضرت محمد صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اور ان کے دین کو نہ مانتا ہو تو اس کا کسی آسمانی دین کو ماننا بھی معتبر نہیں۔

فَقُلْ اَسْلَمْتُ وَجْهِیَ لِلّٰهِ وَ مَنِ اتَّبَعَنِؕ

فَقُلْ	اَسْلَمْتُ	وَجْهِیَ	لِلّٰهِ	وَ	مَنِ	اتَّبَعَنِ
تو تم کہو	میں نے جھکا دیا	اپنا چہرہ	اللہ کے لئے	اور	(اس نے بھی) جس نے	پیروی کی میری

توتم فرمادو: میں تو اپنا منہ اللہ کی بارگاہ میں جھکائے ہوئے ہوں اور میری پیروی کرنے والے بھی۔

وَ قُلْ لِّلَّذِیْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ وَ الْاُمِّیّٖنَ ءَ

وَ	قُلْ	لِّلَّذِیْنَ	اُوْتُوا	الْكِتٰبَ	وَ	الْاُمِّیّٖنَ	ءَ
اور	تم کہو	ان لوگوں سے جنہیں	دی گئی	کتاب	اور	اَن پڑھوں (سے)	کیا

اور اے حبیب! اہلِ کتاب اور اَن پڑھوں سے فرمادو کہ کیا

اَسْلَمْتُمْؕ فَاِنْ اَسْلَمُوْا فَقَدِ اهْتَدَوْاۚ وَ

اَسْلَمْتُمْ	فَاِنْ	اَسْلَمُوْا	فَقَدِ	اهْتَدَوْا	وَ
تم نے اسلام قبول کیا	پھر اگر	وہ اسلام قبول کرلیں	تو تحقیق، بیشک	ہدایت پاگئے	اور

تم (بھی) اسلام قبول کرتے ہو؟ پھر اگر وہ اسلام قبول کرلیں جب تو انہوں نے بھی سیدھا راستہ پالیا اور

اِنْ تَوَلَّوْا فَاِنَّمَا عَلَیْكَ الْبَلٰغُؕ وَ اللّٰهُ بَصِیْرٌ

اِنْ	تَوَلَّوْا	فَاِنَّمَا	عَلَیْكَ	الْبَلٰغُ	وَ	اللّٰهُ	بَصِیْرٌ
اگر	وہ منہ پھیریں	تو صرف	تمہارے اوپر	پہنچادینا (ہے)	اور	اللہ	دیکھنے والا

اگر یہ منہ پھیریں تو تمہارے اوپر تو صرف حکم پہنچادینا لازم ہے اور اللہ بندوں کو

بِالْعِبَادِ۠ ﴿۲۰﴾ ع اِنَّ الَّذِیْنَ یَكْفُرُوْنَ بِاٰیٰتِ اللّٰهِ وَ یَقْتُلُوْنَ

بِالْعِبَادِ ﴿۲۰﴾	اِنَّ	الَّذِیْنَ (1)	یَكْفُرُوْنَ	بِاٰیٰتِ اللّٰهِ	وَ	یَقْتُلُوْنَ
بندوں کو	بیشک	وہ لوگ جو	انکار کرتے ہیں	اللہ کی آیتوں کا	اور	قتل کرتے ہیں

دیکھ رہا ہے ○ بیشک وہ لوگ جو اللہ کی آیتوں کا انکار کرتے ہیں اور نبیوں کو

انبیاء کرام عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام اور انصاف کا حکم دینے والوں کو قتل کرنے والوں کا انجام

ع ۲ / ۱۰

(1)... اس آیت میں بنی اسرائیل کے تین جرائم بیان کئے گئے: (1) اللہ عَزَّوَجَلَّ کی آیات کا انکار کرنا۔ (2) انبیاء عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کو شہید کرنا۔ (3) انصاف کا حکم دینے والوں کو قتل کرنا۔ نیز اس آیت میں نبی کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے زمانہ کے یہودیوں کی مذمت اس لئے ہے کہ وہ اپنے آباؤ اجداد کے ایسے بدترین فعل سے راضی تھے۔

النَّبِيّٖنَ بِغَيْرِ حَقٍّ ۙ وَّيَقْتُلُوْنَ الَّذِيْنَ يَاْمُرُوْنَ بِالْقِسْطِ

النَّبِيّٖنَ	بِغَيْرِ حَقٍّ	وَ	يَقْتُلُوْنَ	الَّذِيْنَ	يَاْمُرُوْنَ	بِالْقِسْطِ
نبیوں (کو)	حق کے بغیر، ناحق	اور	قتل کرتے ہیں	ان لوگوں کو جو	حکم دیتے ہیں	انصاف کا

ناحق شہید کرتے ہیں اور انصاف کا حکم کرنے والوں کو

مِنَ النَّاسِ ۙ فَبَشِّرْهُمْ بِعَذَابٍ اَلِيْمٍ ﴿٢١﴾ اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ

مِنَ	النَّاسِ	فَبَشِّرْهُمْ	بِعَذَابٍ	اَلِيْمٍ ﴿٢١﴾	اُولٰٓئِكَ	الَّذِيْنَ
سے	لوگوں	تو بشارت دو انہیں	عذاب کی	دردناک	یہ	وہ لوگ جو

قتل کرتے ہیں انہیں دردناک عذاب کی خوش خبری سنادو ○ یہی وہ لوگ ہیں

حَبِطَتْ اَعْمَالُهُمْ فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ ۫ وَمَا لَهُمْ

حَبِطَتْ[1]	اَعْمَالُهُمْ	فِي	الدُّنْيَا	وَ	الْاٰخِرَةِ	وَ	مَا	لَهُمْ
ضائع ہوگئے	ان کے اعمال	میں	دنیا	اور	آخرت (میں)	اور	نہیں	ان کے لئے

جن کے اعمال دنیا و آخرت میں برباد ہوگئے اور ان کا

مِّنْ نّٰصِرِيْنَ ﴿٢٢﴾ اَلَمْ تَرَ اِلَى الَّذِيْنَ اُوْتُوْا نَصِيْبًا

مِّنْ	نّٰصِرِيْنَ ﴿٢٢﴾	اَلَمْ تَرَ	اِلَى	الَّذِيْنَ	اُوْتُوْا	نَصِيْبًا
سے	مددگاروں	کیا تم نے نہ دیکھا	کی طرف	ان لوگوں کی جنہیں	دیا گیا	کچھ حصہ

کوئی مددگار نہیں ○ کیا تم نے ان لوگوں کو نہیں دیکھا جنہیں کتاب کا کچھ حصہ

مِّنَ الْكِتٰبِ يُدْعَوْنَ اِلٰى كِتٰبِ اللّٰهِ لِيَحْكُمَ

مِّنَ	الْكِتٰبِ	يُدْعَوْنَ	اِلٰى	كِتٰبِ اللّٰهِ	لِيَحْكُمَ
سے	کتاب	بلائے جاتے ہیں	کی طرف	اللہ کی کتاب	تاکہ وہ فیصلہ کردے

دیا گیا (کہ جب انہیں) اللہ کی کتاب کی طرف بلایا جاتا ہے تاکہ وہ ان کا فیصلہ

یہودیوں کی تورات کے احکام سے روگردانی

[1] اس آیت سے معلوم ہوا کہ انبیاء عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی جناب میں بے ادبی کفر ہے اور یہ بھی کہ کفر سے تمام اعمال برباد ہو جاتے ہیں کیونکہ یہودیوں نے اپنے انبیاء عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کو شہید کیا تھا جو سخت ترین بے ادبی ہے اور اس پر ان کے اعمال برباد کر دیئے گئے۔

هُمْ	وَ	مِّنْهُمْ	فَرِيْقٌ	يَتَوَلّٰى	ثُمَّ	بَيْنَهُمْ
وہ	اور	ان میں سے	ایک گروہ	منہ پھیر لیتا ہے	پھر	ان کے درمیان

بَيْنَهُمْ ثُمَّ يَتَوَلّٰى فَرِيْقٌ مِّنْهُمْ وَهُمْ

کردے تو پھر ان میں سے ایک گروہ بے رخی کرتے ہوئے

مُّعْرِضُوْنَ ﴿٢٣﴾ ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ قَالُوْا

قَالُوْا	بِاَنَّهُمْ	ذٰلِكَ	مُّعْرِضُوْنَ ﴿٢٣﴾
کہتے ہیں	(اس) وجہ سے ہے کہ وہ	یہ (بے رخی اور منہ پھیرنا)	منہ پھیرنے والے (ہیں)

منہ پھیر لیتا ہے ○ یہ جرأت انہیں اس لئے ہوئی کہ وہ کہتے ہیں:

لَنْ تَمَسَّنَا النَّارُ اِلَّاۤ اَيَّامًا مَّعْدُوْدٰتٍ ۪ وَ

وَ	مَّعْدُوْدٰتٍ	اَيَّامًا	اِلَّاۤ	النَّارُ	لَنْ تَمَسَّنَا
اور	گنے ہوئے، گنتی کے	دن	مگر	آگ	ہرگز نہیں چھوئے گی ہمیں

ہرگز ہمیں آگ نہ چھوئے گی مگر گنتی کے چند دن اور انہیں

غَرَّهُمْ فِيْ دِيْنِهِمْ مَّا كَانُوْا يَفْتَرُوْنَ ﴿٢٤﴾

مَّا كَانُوْا يَفْتَرُوْنَ ﴿٢٤﴾ (1)	دِيْنِهِمْ	فِيْ	غَرَّهُمْ
(ان باتوں نے) جو وہ گھڑتے تھے	ان کے دین	کے بارے میں	دھوکے میں ڈالا ہوا ہے انہیں

ان کی (ایسی ہی) من گھڑت باتوں نے ان کے دین کے بارے میں دھوکے میں ڈالا ہوا ہے ○

فَكَيْفَ اِذَا جَمَعْنٰهُمْ لِيَوْمٍ لَّا رَيْبَ فِيْهِ ۪ وَ

وَ	فِيْهِ	لَا رَيْبَ	لِيَوْمٍ	جَمَعْنٰهُمْ	اِذَا	فَكَيْفَ
اور	اس میں	کوئی شک نہیں	(اس) دن کے لئے	ہم جمع کریں گے انہیں	جب	تو کیسا (حال ہوگا)

تو کیسی حالت ہوگی جب ہم انہیں اس دن کے لئے اکٹھا کریں گے جس میں کوئی شک نہیں اور

نجات اور بخشش سے متعلق یہودیوں کا من گھڑت خیال

نجات کے من گھڑت خیالات پالنے والوں کو تنبیہ

(1) ۔۔۔ ہمارے لئے اس میں درسِ عبرت ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ کسی بھی قوم کی تباہی اسی صورت میں ہوتی ہے جب وہ عمل سے منہ پھیر کر صرف آرزو اور امید کی دنیا میں گھومتی رہتی ہے۔ جو شخص لاکھوں روپے کمانے کی تمنا رکھتا ہے لیکن اس کیلئے محنت کرنے کو تیار نہیں وہ کبھی ایک روپیہ بھی نہیں کما سکتا۔ جو قوم ترقی کرنے کی خواہشمند ہو لیکن اپنی بداعمالیاں، کام چوریاں اور خیانتیں چھوڑنے کو تیار نہیں وہ کبھی ترقی کی شاہراہ پر قدم نہیں رکھ سکتی۔

اللہ تعالیٰ کی قدرت اور عظمت کے دلائل

وُفِّيَتْ كُلُّ نَفْسٍ مَّا كَسَبَتْ وَهُمْ لَا يُظْلَمُوْنَ ﴿٢٥﴾

وُفِّيَتْ	كُلُّ نَفْسٍ	مَّا	كَسَبَتْ	وَ	هُمْ	لَا يُظْلَمُوْنَ ﴿٢٥﴾
پورا پورا دیا جائے گا	ہر جان (کو)	(بدلہ اس کا) جو	اس نے کمایا	اور	وہ	ظلم نہ کئے جائیں گے

ہر جان کو اس کی پوری کمائی دی جائے گی اور ان پر ظلم نہ ہوگا ○

قُلِ اللّٰهُمَّ مٰلِكَ الْمُلْكِ تُؤْتِي الْمُلْكَ مَنْ تَشَآءُ

قُلِ	اللّٰهُمَّ	مٰلِكَ الْمُلْكِ (1)	تُؤْتِي	الْمُلْكَ	مَنْ	تَشَآءُ
تم کہو	اے اللہ	ملکوں، سلطنتوں کے مالک	تو دیتا ہے	ملک، سلطنت	جسے	چاہے

یوں عرض کرو، اے اللہ! ملک کے مالک! تو جسے چاہتا ہے سلطنت عطا فرماتا ہے

وَتَنْزِعُ الْمُلْكَ مِمَّنْ تَشَآءُ ز وَتُعِزُّ مَنْ تَشَآءُ

وَ	تَنْزِعُ	الْمُلْكَ	مِمَّنْ	تَشَآءُ	وَ	تُعِزُّ	مَنْ	تَشَآءُ
اور	تو چھین لیتا ہے	ملک، سلطنت	جس سے	تو چاہے	اور	عزت دیتا ہے	جسے	تو چاہے

اور جس سے چاہتا ہے چھین لیتا ہے اور تو جسے چاہتا ہے عزت دیتا ہے

وَتُذِلُّ مَنْ تَشَآءُ ط بِيَدِكَ الْخَيْرُ ط اِنَّكَ

وَ	تُذِلُّ	مَنْ	تَشَآءُ	بِيَدِكَ	الْخَيْرُ	اِنَّكَ
اور	ذلت دیتا ہے، ذلیل کرتا ہے	جسے	تو چاہے	تیرے ہاتھ میں	ساری بھلائی (ہے)	بیشک تو

اور جسے چاہتا ہے ذلت دیتا ہے، تمام بھلائی تیرے ہی ہاتھ میں ہے، بیشک تو

عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ﴿٢٦﴾ تُوْلِجُ الَّيْلَ فِي النَّهَارِ وَتُوْلِجُ

عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ	قَدِيْرٌ ﴿٢٦﴾	تُوْلِجُ	الَّيْلَ	فِي	النَّهَارِ	وَ	تُوْلِجُ
ہر چیز پر	قدرت والا (ہے)	تو داخل کرتا ہے	رات	میں	دن	اور	تو داخل کرتا ہے

ہر شے پر قدرت رکھنے والا ہے ○ تو رات کا کچھ حصہ دن میں داخل کر دیتا ہے اور

(1) ــــ سلطنت و حکومت بلکہ کائنات کا ذرہ ذرہ اللہ تعالیٰ کی ملک ہے جسے چاہے عطا فرمائے۔ کتنی بڑی بڑی سلطنتیں گزریں جن کے زمانے میں ان کے فنا ہونے کا کوئی تصور بھی نہ کر سکتا تھا لیکن اللہ تعالیٰ کی زبردست قوت و قدرت کا ایسا ظہور ہوا کہ آج ان کے نام و نشان مٹ گئے۔ یونان کا سکندرِ اعظم، عراق کا نمرود، ایران کا کسریٰ نوشیرواں، ضحاک، فریدوں، جمشید، مصر کے فرعون، منگول نسل کے چنگیز اور ہلاکو خان بڑے بڑے نامور حکمران اب صرف قصے کہانیوں میں رہ گئے اور باقی ہے تو رب العالمین کا نام حاکمیت باقی ہے اور اسی کو بقا ہے۔

کافروں کو دوست بنانے کی ممانعت

النَّهَارَ فِی الَّیْلِ٘ وَ تُخْرِجُ الْحَیَّ مِنَ الْمَیِّتِ وَ

النَّهَارَ	فِی	الَّیْلِ	وَ	تُخْرِجُ	الْحَیَّ	مِنَ	الْمَیِّتِ	وَ
دن	میں	رات	اور	تو نکالتا ہے	زندہ (کو)	سے	مردہ	اور

دن کا کچھ حصہ رات میں داخل کر دیتا ہے اور تو مردہ سے زندہ کو نکالتا ہے اور

تُخْرِجُ الْمَیِّتَ مِنَ الْحَیِّ٘ وَ تَرْزُقُ مَنْ تَشَآءُ

تُخْرِجُ	الْمَیِّتَ	مِنَ	الْحَیِّ	وَ	تَرْزُقُ	مَنْ	تَشَآءُ
نکالتا ہے	مردہ (کو)	سے	زندہ	اور	تو رزق دیتا ہے	جسے	تو چاہتا ہے

زندہ سے مردہ کو نکالتا ہے اور جسے چاہتا ہے

بِغَیْرِ حِسَابٍ ﴿۲۷﴾ لَا یَتَّخِذِ الْمُؤْمِنُوْنَ الْكٰفِرِیْنَ

بِغَیْرِ حِسَابٍ ﴿۲۷﴾	لَا یَتَّخِذِ	الْمُؤْمِنُوْنَ	الْكٰفِرِیْنَ
حساب کے بغیر، بے حساب	نہ بنالیں	ایمان والے	کفر کرنے والوں (کو)

بے شمار رزق عطا فرماتا ہے ○ مسلمان مسلمانوں کو چھوڑ کر

اَوْلِیَآءَ مِنْ دُوْنِ الْمُؤْمِنِیْنَ٘ وَ مَنْ یَّفْعَلْ ذٰلِكَ

اَوْلِیَآءَ (1)	مِنْ	دُوْنِ	الْمُؤْمِنِیْنَ	وَ	مَنْ	یَّفْعَلْ	ذٰلِكَ
دوست	سے	سوا	ایمان والوں (کے)	اور	جو	کرے گا	یہ (ایسا)

کافروں کو اپنا دوست نہ بنائیں اور جو کوئی ایسا کرے گا

فَلَیْسَ مِنَ اللّٰهِ فِیْ شَیْءٍ اِلَّاۤ اَنْ تَتَّقُوْا

فَلَیْسَ	مِنَ	اللّٰهِ	فِیْ شَیْءٍ	اِلَّاۤ	اَنْ	تَتَّقُوْا
تو نہیں ہے (اس کا کوئی تعلق)	سے	اللہ	کسی چیز میں	مگر	یہ کہ	تم ڈرو

تو اس کا اللہ سے کوئی تعلق نہیں مگر یہ کہ تمہیں ان سے

(1)... کفار سے دوستی و محبت ممنوع و حرام ہے، انہیں راز دار بنانا، ان سے قلبی تعلق رکھنا بھی ناجائز ہے۔ البتہ اگر جان یا مال کا خوف ہو تو ایسے وقت صرف ظاہری برتاؤ جائز ہے۔ یہاں صرف ظاہری میل برتاؤ کی اجازت دی گئی ہے، یہ نہیں کہ ایمان چھپانے اور جھوٹ بولنے کو اپنا ایمان اور عقیدہ بنالیا جائے بلکہ اجازت کی جگہ بھی باطل کے مقابلے میں ڈٹ جانا اور اپنی جان تک کی پرواہ نہ کرنا ہی افضل و بہتر ہوتا ہے۔

مِنْهُمْ تُقٰىةً ؕ وَ يُحَذِّرُكُمُ اللّٰهُ نَفْسَهٗ ؕ وَ اِلَى اللّٰهِ

مِنْهُمْ	تُقٰىةً	وَ	يُحَذِّرُكُمُ	اللّٰهُ	نَفْسَهٗ	وَ	اِلَى	اللّٰهِ
ان سے	کچھ ڈرنا	اور	ڈراتا ہے تمہیں	اللہ	اپنی ذات (سے)	اور	کی طرف	اللہ

کوئی ڈر ہو اور اللہ تمہیں اپنے غضب سے ڈراتا ہے اور اللہ ہی کی طرف

الْمَصِيْرُ ﴿٢٨﴾ قُلْ اِنْ تُخْفُوْا مَا فِيْ صُدُوْرِكُمْ اَوْ تُبْدُوْهُ

الْمَصِيْرُ ﴿٢٨﴾	قُلْ	اِنْ	تُخْفُوْا	مَا	فِيْ	صُدُوْرِكُمْ	اَوْ	تُبْدُوْهُ
لوٹنا، پھرنا (ہے)	تم کہو	اگر	تم چھپاؤ	وہ جو	میں	تمہارے سینوں	یا	ظاہر کرو اسے

لوٹنا ہے ○ تم فرمادو کہ تم اپنے دل کی بات چھپاؤ یا ظاہر کرو

يَعْلَمْهُ اللّٰهُ ؕ وَ يَعْلَمُ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَ مَا

يَعْلَمْهُ	اللّٰهُ	وَ	يَعْلَمُ	مَا	فِي السَّمٰوٰتِ	وَ	مَا
جانتا ہے اسے	اللہ	اور	وہ جانتا ہے	جو کچھ	آسمانوں میں	اور	جو کچھ

اللہ کو سب معلوم ہے اور وہ جانتا ہے جو کچھ آسمانوں میں ہے اور جو کچھ

فِي الْاَرْضِ ؕ وَ اللّٰهُ عَلٰى كُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ ﴿٢٩﴾ یَوْمَ تَجِدُ

فِي الْاَرْضِ	وَ	اللّٰهُ	عَلٰى كُلِّ شَیْءٍ	قَدِیْرٌ ﴿٢٩﴾	یَوْمَ	تَجِدُ (1)
زمین میں (ہے)	اور	اللہ	ہر چیز پر	قدرت والا (ہے)	(جس) دن	پائے گی

زمین میں ہے اور وہ ہر شے پر قدرت رکھنے والا ہے ○ (یاد کرو) جس دن

كُلُّ نَفْسٍ مَّا عَمِلَتْ مِنْ خَیْرٍ مُّحْضَرًا ۚۛ وَّ

كُلُّ نَفْسٍ	مَّا	عَمِلَتْ	مِنْ	خَیْرٍ	مُّحْضَرًا	وَّ
ہر جان	جو	اس نے عمل کیا	سے	بھلائی، نیکی	سامنے، موجود، حاضر	اور

ہر شخص اپنے تمام اچھے اور برے اعمال اپنے سامنے

اللہ تعالیٰ دلوں کی چھپی اور ظاہری باتیں جانتا ہے

برے اعمال کرنے والوں کی قیامت کے دن حسرت

(1)…سورۂ آلِ عمران کی آیت نمبر 29،30 ہر شخص کی اصلاح کیلئے کافی ہے۔ اس آیت پر جتنا زیادہ غور کریں گے اتنا ہی دل میں خوفِ خدا پیدا ہوگا اور گناہوں سے نفرت پیدا ہوگی۔

معانقۃ ۳

مَا عَمِلَتْ مِنْ سُوْٓءٍ ۚۛ تَوَدُّ لَوْ اَنَّ

مَا	عَمِلَتْ	مِنْ	سُوْٓءٍ	تَوَدُّ	لَوْ	اَنَّ
جو	اس نے عمل کیا	سے	برائی	تمنا کرے گی، چاہے گی (وہ جان)	کاش	کہ

موجود پائے گا تو تمنا کرے گا کہ کاش

بَیْنَهَا وَ بَیْنَهٗۤ اَمَدًۢا بَعِیْدًا ؕ وَ

بَیْنَهَا	وَ	بَیْنَهٗۤ	اَمَدًۢا بَعِیْدًا	وَ
اس (برے کام) کے درمیان	اور	اس (شخص) کے درمیان	دور دراز کا فاصلہ (ہوتا)	اور

اس کے درمیان اور اس کے اعمال کے درمیان کوئی دور دراز کی مسافت (حائل) ہو جائے اور

یُحَذِّرُكُمُ اللّٰهُ نَفْسَهٗ ؕ وَ اللّٰهُ رَءُوْفٌۢ بِالْعِبَادِ۠ (۳۰) قُلْ

یُحَذِّرُكُمُ	اللّٰهُ	نَفْسَهٗ	وَ	اللّٰهُ	رَءُوْفٌۢ	بِالْعِبَادِ (۳۰)	قُلْ
ڈراتا ہے تمہیں	اللہ	اپنی ذات (سے)	اور	اللہ	بہت مہربان	بندوں پر	تم کہو

اللہ تمہیں اپنے عذاب سے ڈراتا ہے اور اللہ بندوں پر بڑا مہربان ہے ○ اے حبیب! فرمادو

ربع

اِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰهَ فَاتَّبِعُوْنِیْ یُحْبِبْكُمُ اللّٰهُ

اِنْ	كُنْتُمْ	تُحِبُّوْنَ (1)	اللّٰهَ	فَاتَّبِعُوْنِیْ (2)	یُحْبِبْكُمُ	اللّٰهُ
اگر	تم ہو	محبت رکھتے	اللہ (سے)	تو پیروی کرو میری	محبت رکھے گا تم سے	اللہ

کہ اے لوگو! اگر تم اللہ سے محبت کرتے ہو تو میرے فرمانبردار بن جاؤ اللہ تم سے محبت فرمائے گا

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی اتباع محبتِ الٰہی کی دلیل ہے

وَ یَغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوْبَكُمْ ؕ وَ اللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ (۳۱)

وَ	یَغْفِرْ	لَكُمْ	ذُنُوْبَكُمْ	وَ	اللّٰهُ	غَفُوْرٌ	رَّحِیْمٌ (۳۱)
اور	بخش دے گا	تمہارے لئے	تمہارے گناہ	اور	اللہ	بخشنے والا	مہربان

اور تمہارے گناہ بخش دے گا اور اللہ بخشنے والا مہربان ہے ○

(1)۔۔۔ اس آیت سے معلوم ہوا کہ اللہ تعالیٰ کی محبت کا دعویٰ جب ہی سچا ہو سکتا ہے جب آدمی سرکارِ دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی اتباع کرنے والا ہو اور حضورِ اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی اطاعت اختیار کرے۔ (2)۔۔۔ اس آیت سے معلوم ہوا کہ ہر شخص کو حضور پُر نور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی اتباع اور پیروی کرنا ضروری ہے۔

اطاعتِ رسول کا انکار کرنے والے اللہ تعالیٰ کو ناپسند ہیں

قُلْ اَطِيْعُوا اللّٰهَ وَ الرَّسُوْلَ ۚ فَاِنْ تَوَلَّوْا فَاِنَّ اللّٰهَ

قُلْ	اَطِيْعُوا	اللّٰهَ	وَ	الرَّسُوْلَ (1)	فَاِنْ	تَوَلَّوْا	فَاِنَّ	اللّٰهَ
تم کہو	اطاعت کرو	اللہ	اور	رسول (کی)	پھر اگر	وہ (لوگ) منہ پھیریں	تو بیشک	اللہ

تم فرمادو کہ اللہ اور رسول کی فرمانبرداری کرو پھر اگر وہ منہ پھیریں تو اللہ

اللہ تعالیٰ کے چنے ہوئے مقبول بندے

لَا يُحِبُّ الْكٰفِرِيْنَ ﴿٣٢﴾ اِنَّ اللّٰهَ اصْطَفٰۤى اٰدَمَ وَ نُوْحًا

لَا يُحِبُّ	الْكٰفِرِيْنَ ﴿٣٢﴾	اِنَّ	اللّٰهَ	اصْطَفٰۤى	اٰدَمَ	وَ	نُوْحًا
پسند نہیں فرماتا	کفر کرنے والوں (کو)	بیشک	اللہ	اس نے چن لیا	آدم	اور	نوح

کافروں کو پسند نہیں کرتا ○ بیشک اللہ نے آدم اور نوح

وَّ اٰلَ اِبْرٰهِيْمَ وَ اٰلَ عِمْرٰنَ عَلَى الْعٰلَمِيْنَ ﴿٣٣﴾ لا ذُرِّيَّةً

وَّ	اٰلَ اِبْرٰهِيْمَ	وَ	اٰلَ عِمْرٰنَ	عَلَى	الْعٰلَمِيْنَ ﴿٣٣﴾	ذُرِّيَّةً
اور	ابراہیم کی اولاد	اور	عمران کی اولاد (کو)	پر	تمام جہانوں	(یہ) ایک نسل (ہے)

اور ابراہیم کی اولاد اور عمران کی اولاد کو سارے جہان والوں پر چن لیا ○ یہ ایک نسل ہے

حضرت مریم رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا کی والدہ کی نذر

بَعْضُهَا مِنْۢ بَعْضٍ ؕ وَ اللّٰهُ سَمِيْعٌ عَلِيْمٌ ﴿٣٤﴾ ۚ اِذْ قَالَتِ

بَعْضُهَا	مِنْۢ بَعْضٍ	وَ	اللّٰهُ	سَمِيْعٌ	عَلِيْمٌ ﴿٣٤﴾	اِذْ	قَالَتِ
اس کے بعض	بعض سے (ہیں)	اور	اللہ	سننے والا	جاننے والا	جب	کہا

جو ایک دوسرے سے ہے اور اللہ سننے والا، جاننے والا ہے ○ (یاد کرو) جب عمران کی بیوی نے

امْرَاَتُ عِمْرٰنَ رَبِّ اِنِّيْ نَذَرْتُ لَكَ مَا

امْرَاَتُ عِمْرٰنَ	رَبِّ	اِنِّيْ	نَذَرْتُ	لَكَ	مَا
عمران کی بیوی (نے)	اے میرے رب	بیشک میں	میں منت مانتی ہوں	تیرے لئے	(اس کی) جو

عرض کی: اے میرے رب! میں تیرے لئے نذر مانتی ہوں کہ

(1) ۔۔۔ تاجدارِ رسالت صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی اطاعت ہی محبتِ الٰہی عَزَّوَجَلَّ کی دلیل ہے اور اسی پر نجات کا دارومدار ہے۔ اللہ تعالیٰ نے جنت کے حصول، اپنی خوشنودی اور قرب کو حضور پر نور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی غیر مشروط اطاعت کے ساتھ جوڑ دیا۔ اب رضا و قربِ الٰہی صرف رسول کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی محبت و اطاعت اور اتباع و غلامی کے صدقے ملے گا اور اس کے علاوہ ہر راستہ مردود ہے۔

فِیْ بَطْنِیْ مُحَرَّرًا فَتَقَبَّلْ مِنِّیْ ۚ اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِیْعُ

فِیْ بَطْنِیْ	مُحَرَّرًا	فَتَقَبَّلْ	مِنِّیْ	اِنَّكَ	اَنْتَ	السَّمِیْعُ
میرے پیٹ میں (ہے)	آزاد کیا ہوا	پس تو قبول فرما	مجھ سے	بیشک تو	تو (ہی)	سننے والا

میرے پیٹ میں جو اولاد ہے وہ خاص تیرے لئے آزاد (وقف) ہے تو تو مجھ سے (یہ) قبول کرلے بیشک تو ہی سننے والا

الْعَلِیْمُ ﴿٣٥﴾ فَلَمَّا وَضَعَتْهَا قَالَتْ رَبِّ اِنِّیْ

الْعَلِیْمُ ﴿٣٥﴾	فَلَمَّا	وَضَعَتْهَا	قَالَتْ	رَبِّ	اِنِّیْ
جاننے والا	پھر جب	اس نے جنا اسے	(تو) کہا	اے میرے رب	بیشک میں

جاننے والا ہے ○ پھر جب عمران کی بیوی نے بچی کو جنم دیا تو اس نے کہا اے میرے رب! میں نے تو

وَضَعْتُهَاۤ اُنْثٰىؕ وَ اللّٰهُ اَعْلَمُ بِمَا وَضَعَتْؕ

وَضَعْتُهَاۤ	اُنْثٰى	وَ	اللّٰهُ	اَعْلَمُ	بِمَا	وَضَعَتْ
میں نے جنا ہے اسے	لڑکی	اور	اللہ	خوب جانتا ہے	ساتھ جو (اسے جو)	اس (عورت) نے جنا

لڑکی کو جنم دیا ہے حالانکہ اللہ بہتر جانتا ہے جو اس نے جنا

وَ لَیْسَ الذَّكَرُ كَالْاُنْثٰى ۚ وَ اِنِّیْ سَمَّیْتُهَا

وَ	لَیْسَ	الذَّكَرُ	كَالْاُنْثٰى	وَ	اِنِّیْ	سَمَّیْتُهَا
اور	نہیں ہے	(اس کا مانگا ہوا) لڑکا	(اس) لڑکی کی طرح	اور	بیشک میں	میں نے نام رکھا اس کا

اور وہ لڑکا (جس کی خواہش تھی) اس لڑکی جیسا نہیں (جو اسے عطا کی گئی) اور (اس نے کہا کہ) میں نے اس بچی کا نام

مَرْیَمَ وَ اِنِّیْۤ اُعِیْذُهَا بِكَ وَ ذُرِّیَّتَهَا مِنَ

مَرْیَمَ	وَ	اِنِّیْۤ	اُعِیْذُهَا[1]	بِكَ	وَ	ذُرِّیَّتَهَا	مِنَ
مریم	اور	بیشک میں	پناہ میں دیتی ہوں اسے	تیری	اور	اس کی اولاد (کو)	سے

مریم رکھا اور میں اسے اور اس کی اولاد کو شیطان مردود کے شر سے

حضرت مریم رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا کے کمالات اور بزرگی کا ذکر

[1]۔۔۔ حضرت مریم رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا کی والدہ نے حضرت مریم رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا اور ان کی اولاد کیلئے شیطان کے شر سے پناہ مانگی اور اللہ تعالیٰ نے اس دعا کو قبول فرمایا۔ لہٰذا یہ مقبول الفاظ ہیں، اپنی اولاد کیلئے ان الفاظ کے ساتھ دعا مانگتے رہنا چاہیے اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ کرم ہوگا۔

حضرت مریم رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں مقبولیت

الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ ﴿۳۶﴾ فَتَقَبَّلَهَا رَبُّهَا بِقَبُوْلٍ

الشَّيْطٰنِ	الرَّجِيْمِ ﴿۳۶﴾	فَتَقَبَّلَهَا	رَبُّهَا	بِقَبُوْلٍ
شیطان	مردود	پس قبول فرمایا اسے	اس کے رب (نے)	قبولیت کے ساتھ

تیری پناہ میں دیتی ہوں ○ تو اس کے رب نے اسے اچھی طرح

حَسَنٍ وَّ اَنْۢبَتَهَا نَبَاتًا حَسَنًا ۙ وَّ

حَسَنٍ	وَّ	اَنْۢبَتَهَا	نَبَاتًا	حَسَنًا	وَّ
اچھی	اور	بڑھایا اسے، پروان چڑھایا اسے	بڑھانا، پروان چڑھانا	اچھا	اور

قبول کیا اور اسے خوب پروان چڑھایا اور

كَفَّلَهَا زَكَرِيَّا ۖ كُلَّمَا دَخَلَ عَلَيْهَا زَكَرِيَّا

كَفَّلَهَا	زَكَرِيَّا	كُلَّمَا	دَخَلَ	عَلَيْهَا	زَكَرِيَّا
(اللہ نے) کفالت، نگہبانی میں دیا اسے	زکریا (کی)	جب کبھی	داخل ہوا	اس پر	زکریا

زکریا کو اس کا نگہبان بنادیا، جب کبھی زکریا اس کے پاس اس کی نماز پڑھنے کی

حضرت مریم رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو غیب سے رزق عطا ہوتا

الْمِحْرَابَ ۙ وَجَدَ عِنْدَهَا رِزْقًا ۚ قَالَ يٰمَرْيَمُ

الْمِحْرَابَ	وَجَدَ [1]	عِنْدَهَا	رِزْقًا	قَالَ	يٰمَرْيَمُ
محراب (عبادت خانے میں)	اس نے پایا	اس کے پاس	رزق	اس نے کہا	اے مریم

جگہ جاتے تو اس کے پاس پھل پاتے۔ (زکریا نے) سوال کیا، اے مریم!

اَنّٰى لَكِ هٰذَا ۖ قَالَتْ هُوَ مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ ۖ اِنَّ

اَنّٰى	لَكِ	هٰذَا	قَالَتْ	هُوَ	مِنْ	عِنْدِ اللّٰهِ	اِنَّ
کہاں سے (آیا)	تیرے لیے	یہ (رزق)	(مریم نے) کہا	وہ	سے	اللہ کے پاس	بیشک

یہ تمہارے پاس کہاں سے آتا ہے؟ انہوں نے جواب دیا: یہ اللہ کی طرف سے ہے، بیشک

[1]..... جب حضرت زکریا عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام عبادت خانے میں حضرت مریم رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا کے پاس جاتے تو وہاں بے موسم کے پھل پاتے۔ حضرت زکریا عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام نے ان پھلوں کے بارے دریافت فرمایا تو آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا نے کہا: یہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہے۔ اس سے معلوم ہوا کہ اللہ تعالیٰ اپنے اولیاء کو کرامات سے نوازتا اور ان کے ہاتھوں پر خلافِ عادت چیزیں ظاہر فرماتا ہے۔

اَللّٰهُ يَرْزُقُ مَنْ يَّشَآءُ بِغَيْرِ حِسَابٍ ﴿۳۷﴾ هُنَالِكَ دَعَا زَكَرِيَّا

اَللّٰهُ	يَرْزُقُ	مَنْ	يَّشَآءُ	بِغَيْرِ حِسَابٍ ﴿۳۷﴾	هُنَالِكَ (1)	دَعَا	زَكَرِيَّا
اللہ	رزق دیتا ہے	جسے	وہ چاہے	حساب کے بغیر	وہیں (اسی جگہ)	دعا کی	زکریا (نے)

اللہ جسے چاہتا ہے بے شمار رزق عطا فرماتا ہے ○ وہیں زکریا نے اپنے رب سے

رَبَّهٗ ۚ قَالَ رَبِّ هَبْ لِيْ مِنْ لَّدُنْكَ

رَبَّهٗ	قَالَ	رَبِّ	هَبْ	لِيْ	مِنْ	لَّدُنْكَ
اپنے رب (سے)	کہا، عرض کی	اے میرے رب	تو عطا فرما	میرے لئے (مجھے)	سے	اپنے پاس

دعا مانگی، عرض کی: اے میرے رب! مجھے اپنی بارگاہ سے پاکیزہ اولاد

ذُرِّيَّةً طَيِّبَةً ۚ اِنَّكَ سَمِيْعُ الدُّعَآءِ ﴿۳۸﴾ فَنَادَتْهُ الْمَلٰٓئِكَةُ

ذُرِّيَّةً	طَيِّبَةً (2)	اِنَّكَ	سَمِيْعُ الدُّعَآءِ ﴿۳۸﴾	فَنَادَتْهُ	الْمَلٰٓئِكَةُ
اولاد	پاکیزہ	بیشک تو	دعا سننے والا (ہے)	تو آواز دی اسے	فرشتوں (نے)

عطا فرما، بیشک تو ہی دعا سننے والا ہے ○ تو فرشتوں نے اسے پکار کر کہا

وَهُوَ قَآئِمٌ يُّصَلِّيْ فِي الْمِحْرَابِ ۙ اَنَّ اللّٰهَ

وَ	هُوَ	قَآئِمٌ	يُّصَلِّيْ	فِي	الْمِحْرَابِ	اَنَّ	اللّٰهَ
اور (جبکہ)	وہ	کھڑے	نماز پڑھ رہے تھے	میں	محراب، نماز کی جگہ	بیشک	اللہ

جبکہ وہ اپنی نماز کی جگہ کھڑے نماز پڑھ رہے تھے کہ بیشک اللہ

يُبَشِّرُكَ بِيَحْيٰى مُصَدِّقًا بِكَلِمَةٍ مِّنَ اللّٰهِ وَ

يُبَشِّرُكَ	بِيَحْيٰى	مُصَدِّقًا	بِكَلِمَةٍ	مِّنَ	اللّٰهِ	وَ
خوشخبری دیتا ہے تمہیں	یحییٰ کی	تصدیق کرنے والا	ایک کلمہ کی	کی طرف سے	اللہ	اور

آپ کو یحییٰ کی خوشخبری دیتا ہے جو اللہ کی طرف کے ایک کلمہ کی تصدیق کرے گا اور

پاکیزہ اولاد کے لئے حضرت زکریا عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی دعا

حضرت زکریا عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کو حضرت یحییٰ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی بشارت اور ان کے اوصاف

(1)... جس جگہ رحمتِ الٰہی کا نزول ہوا ہو وہاں دعا مانگنی چاہئے جیسے جس مقام پر حضرت مریم رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا کو غیب سے رزق ملتا تھا وہیں حضرت زکریا عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام نے دعا مانگی۔ اسی لئے خانہ کعبہ اور رسولِ اکرم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے روضۂ اقدس اور مزاراتِ اولیاء پر دعا مانگنے میں زیادہ فائدہ ہے کہ یہ رحمتِ الٰہی کی بارش برسنے کے مقامات ہیں۔

(2)... معلوم ہوا کہ صرف اولاد کی دعا نہیں کرنی چاہئے کہ اولاد تو سخت آزمائش بھی بن سکتی ہے۔ لہٰذا پاکیزہ کردار و عمل والی اولاد کی دعا کرنی چاہئے تاکہ اس سے دنیا و آخرت کا سکھ ملے۔

سَيِّدًا وَّحَصُوْرًا وَّنَبِيًّا مِّنَ الصّٰلِحِيْنَ ﴿٣٩﴾ قَالَ

سَيِّدًا	وَّ	حَصُوْرًا	وَّ	نَبِيًّا	مِّنَ	الصّٰلِحِيْنَ ﴿٣٩﴾	قَالَ
سردار	اور	عورتوں سے بچنے والا	اور	نبی	سے	نیک لوگوں	اس نے عرض کی

وہ سردار ہو گا اور ہمیشہ عورتوں سے بچنے والا اور صالحین میں سے ایک نبی ہو گا ○ عرض کی:

رَبِّ اَنّٰى يَكُوْنُ لِيْ غُلٰمٌ وَّقَدْ

رَبِّ	اَنّٰى	يَكُوْنُ	لِيْ	غُلٰمٌ	وَّ	قَدْ
اے میرے رب	کہاں سے	ہو گا	میرے لئے	لڑکا	اور (حالانکہ)	تحقیق، بیشک

اے میرے رب میرے ہاں لڑکا کیسے پیدا ہو گا حالانکہ

بَلَغَنِيَ الْكِبَرُ وَامْرَاَتِيْ عَاقِرٌ ؕ قَالَ كَذٰلِكَ اللّٰهُ يَفْعَلُ

بَلَغَنِيَ	الْكِبَرُ	وَ	امْرَاَتِيْ	عَاقِرٌ	قَالَ	كَذٰلِكَ	اللّٰهُ	يَفْعَلُ
پہنچ گیا مجھے	بڑھاپا	اور	میری بیوی	بانجھ (ہے)	فرمایا	اسی طرح	اللہ	کرتا ہے

مجھے بڑھاپا پہنچ چکا ہے اور میری بیوی بھی بانجھ ہے؟ اللہ نے فرمایا: اللہ یوں ہی جو چاہتا ہے

مَا يَشَآءُ ﴿٤٠﴾ قَالَ رَبِّ اجْعَلْ لِّيْۤ اٰيَةً ؕ قَالَ

مَا	يَشَآءُ ﴿٤٠﴾	قَالَ	رَبِّ	اجْعَلْ	لِّيْۤ	اٰيَةً (1)	قَالَ
جو	وہ چاہتا ہے	عرض کی	اے میرے رب	تو بنا دے	میرے لئے	کوئی نشانی	فرمایا

کرتا ہے ○ عرض کی: اے میرے رب! میرے لئے کوئی نشانی مقرر فرما دے۔ اللہ نے فرمایا:

اٰيَتُكَ اَلَّا تُكَلِّمَ النَّاسَ ثَلٰثَةَ اَيَّامٍ اِلَّا رَمْزًا ؕ

اٰيَتُكَ	اَلَّا تُكَلِّمَ	النَّاسَ	ثَلٰثَةَ اَيَّامٍ	اِلَّا	رَمْزًا
تیری نشانی	(یہ ہے) کہ تو کلام نہیں کرے گا	لوگوں (سے)	تین دن	مگر	اشارے (سے)

تیری نشانی یہ ہے کہ تم تین دن تک لوگوں سے صرف اشارہ سے بات چیت کر سکو گے

(1) ۔۔۔ حضرت زکریا عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام نے حمل ٹھہر جانے کی صورت میں علامت ظاہر ہونے کا عرض کیا تاکہ اس وقت اور زیادہ شکر و عبادت میں مصروف ہو جائیں۔ اس سے معلوم ہوا کہ صالح فرزند ملنے پر رب تعالیٰ کا شکریہ ادا کرنا چاہئے، عقیقہ، صدقہ، خیرات، نوافل سب اسی نعمت کا شکریہ ہے اور چونکہ ہمارے آقا صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ، رَحْمَةً لِّلْعٰلَمِيْنَ اور کائنات کی سب سے عظیم ترین نعمت ہیں اس لئے اس نعمت کا شکریہ ہم میلاد کی صورت میں ہمیشہ ادا کرتے رہتے ہیں۔

ع ٤ | ١٤

وَاذْكُرْ رَّبَّكَ كَثِيْرًا وَّسَبِّحْ بِالْعَشِيِّ وَالْاِبْكَارِ ﴿٤١﴾ ع

وَ	اذْكُرْ	رَّبَّكَ	كَثِيْرًا	وَّ	سَبِّحْ	بِالْعَشِيِّ	وَ	الْاِبْكَارِ ﴿٤١﴾
اور	یاد کر	اپنے رب (کو)	بہت	اور	پاکی بیان کر	شام میں	اور	صبح

اور اپنے رب کو کثرت سے یاد کرو اور صبح و شام اس کی تسبیح کرتے رہو ○

حضرت مریم رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا کو ان کی عظمت و شان کی بشارت

وَاِذْ قَالَتِ الْمَلٰٓئِكَةُ يٰمَرْيَمُ اِنَّ اللّٰهَ اصْطَفٰىكِ وَ

وَ	اِذْ	قَالَتِ	الْمَلٰٓئِكَةُ	يٰمَرْيَمُ	اِنَّ	اللّٰهَ	اصْطَفٰىكِ	وَ
اور	جب	کہا	فرشتوں (نے)	اے مریم	بیشک	اللہ	اس نے چن لیا تمہیں	اور

اور (یاد کرو) جب فرشتوں نے کہا، اے مریم، بیشک اللہ نے تمہیں چن لیا ہے اور

حضرت مریم رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا کو اطاعت و عبادت الٰہی کا حکم

طَهَّرَكِ وَاصْطَفٰىكِ عَلٰى نِسَآءِ الْعٰلَمِيْنَ ﴿٤٢﴾ يٰمَرْيَمُ

طَهَّرَكِ	وَ	اصْطَفٰىكِ	عَلٰى	نِسَآءِ الْعٰلَمِيْنَ ﴿٤٢﴾ (1)	يٰمَرْيَمُ
خوب پاکیزہ کر دیا تمہیں	اور	چن لیا تمہیں	پر	تمام جہان کی عورتوں	اے مریم

تمہیں خوب پاکیزہ کر دیا ہے اور تمہیں سارے جہان کی عورتوں پر منتخب کر لیا ہے ○ اے مریم!

اقْنُتِيْ لِرَبِّكِ وَاسْجُدِيْ وَارْكَعِيْ

اقْنُتِيْ	لِرَبِّكِ	وَ	اسْجُدِيْ	وَ	ارْكَعِيْ
اطاعت کر، ادب سے کھڑی ہو	اپنے رب کے لئے (کے حضور)	اور	سجدہ کر	اور	رکوع کر

اپنے رب کی فرمانبرداری کرو اور اس کی بارگاہ میں سجدہ کرو اور رکوع والوں

حضرت مریم رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا کی کفالت کے لئے قرعہ اندازی

مَعَ الرّٰكِعِيْنَ ﴿٤٣﴾ ذٰلِكَ مِنْ اَنْۢبَآءِ الْغَيْبِ نُوْحِيْهِ

مَعَ الرّٰكِعِيْنَ ﴿٤٣﴾	ذٰلِكَ	مِنْ	اَنْۢبَآءِ الْغَيْبِ (2)	نُوْحِيْهِ
رکوع کرنے والوں کے ساتھ	یہ	سے	غیب کی خبروں	ہم وحی (القا) کرتے ہیں اسے

کے ساتھ رکوع کرو ○ یہ غیب کی خبریں ہیں جو ہم خفیہ طور پر

1 ...اس آیت سے معلوم ہوا کہ حضرت مریم رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا افضل ترین عورتوں میں سے ہیں، یہ بھی معلوم ہوا کہ بعض عورتیں مردوں سے افضل ہوتی ہیں، نیز اس سے ولیہ کی شان بھی ظاہر ہو رہی ہے۔

2 ...اس آیت میں فرمایا گیا کہ حضرت مریم رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا کا واقعہ غیب کی خبروں میں سے ہے۔ اس سے معلوم ہوا کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے حبیب صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کو غیب کے علوم عطا فرمائے ہیں۔ تمام انبیاء کرام عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے واقعات جو قرآن و حدیث میں آئے سب غیب کی خبریں ہیں۔

اِلَيْكَ ؕ وَمَا كُنْتَ لَدَيْهِمْ اِذْ يُلْقُوْنَ اَقْلَامَهُمْ

اِلَيْكَ	وَ	مَا كُنْتَ	لَدَيْهِمْ	اِذْ	يُلْقُوْنَ (1)	اَقْلَامَهُمْ
تمہاری طرف	اور	تم نہ تھے	ان کے پاس	جب	ڈال رہے تھے	اپنی قلمیں

تمہیں بتاتے ہیں اور تم ان کے پاس موجود نہ تھے جب وہ اپنی قلموں سے قرعہ ڈالتے تھے کہ

اَيُّهُمْ يَكْفُلُ مَرْيَمَ ۪ وَمَا كُنْتَ لَدَيْهِمْ اِذْ

اَيُّهُمْ	يَكْفُلُ	مَرْيَمَ	وَ	مَا كُنْتَ	لَدَيْهِمْ	اِذْ
ان میں کون	کفالت، پرورش کرے گا	مریم (کی)	اور	تم نہیں تھے	ان کے پاس	جب

ان میں کون مریم کی پرورش کرے گا اور تم ان کے پاس نہ تھے جب

يَخْتَصِمُوْنَ ﴿٤٤﴾ اِذْ قَالَتِ الْمَلٰٓئِكَةُ يٰمَرْيَمُ اِنَّ اللّٰهَ يُبَشِّرُكِ

يَخْتَصِمُوْنَ ﴿٤٤﴾	اِذْ	قَالَتِ	الْمَلٰٓئِكَةُ	يٰمَرْيَمُ	اِنَّ	اللّٰهَ	يُبَشِّرُكِ
وہ جھگڑ رہے تھے	جب	کہا	فرشتوں (نے)	اے مریم	بیشک	اللہ	بشارت دیتا ہے تجھے

وہ جھگڑ رہے تھے ○ اور یاد کرو جب فرشتوں نے مریم سے کہا، اے مریم! اللہ تجھے

بِكَلِمَةٍ مِّنْهُ ۙ اسْمُهُ الْمَسِيْحُ عِيْسَى ابْنُ مَرْيَمَ

بِكَلِمَةٍ	مِّنْهُ	اسْمُهُ	الْمَسِيْحُ	عِيْسَى	ابْنُ مَرْيَمَ
ایک کلمہ کی	اپنی طرف سے	اس کا نام	مسیح	عیسیٰ	مریم کا بیٹا

اپنی طرف سے ایک خاص کلمے کی بشارت دیتا ہے جس کا نام مسیح، عیسیٰ بن مریم ہو گا۔

وَجِيْهًا فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ وَمِنَ الْمُقَرَّبِيْنَ ﴿٤٥﴾ لا وَ

وَجِيْهًا	فِي الدُّنْيَا	وَ	الْاٰخِرَةِ	وَ	مِنَ	الْمُقَرَّبِيْنَ ﴿٤٥﴾	وَ
وجاہت والا، عزت والا	دنیا میں	اور	آخرت	اور	سے	قرب والوں	اور

وہ دنیا و آخرت میں بڑی عزت والا ہو گا اور اللہ کے مُقَرَّب بندوں میں سے ہو گا ○ اور

حضرت مریم رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی بشارت اور ان کے اوصاف

(1) ۔۔۔چونکہ بہت سے لوگ حضرت مریم رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہا کی پرورش کے امیدوار تھے، اس لئے آپس میں بحث و مباحثہ کے بعد انہوں نے قرعہ اندازی پر فیصلہ چھوڑ دیا۔ اس سے معلوم ہوا کہ عام معاملات میں قرعہ اندازی سے بھی فیصلہ کیا جاسکتا ہے جیسے تاجدارِ رسالت صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سفر میں ساتھ لیجانے کیلئے ازواجِ مطہرات کے درمیان قرعہ اندازی فرمایا کرتے تھے۔

يُكَلِّمُ النَّاسَ فِي الْمَهْدِ وَكَهْلًا وَّمِنَ الصّٰلِحِيْنَ ﴿۴۶﴾

يُكَلِّمُ	النَّاسَ	فِي الْمَهْدِ	وَ	كَهْلًا	وَّ	مِنَ	الصّٰلِحِيْنَ ﴿۴۶﴾ (1)
وہ کلام کرے گا	لوگوں (سے)	جھولے میں	اور	پکی عمر (میں)	اور	سے	نیک لوگوں

وہ لوگوں سے جھولے میں اور بڑی عمر میں بات کرے گا اور خاص بندوں میں سے ہوگا ○

بچے کی بشارت سے حضرت مریم رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا کی بارگاہِ الٰہی میں عرض

قَالَتْ رَبِّ اَنّٰى يَكُوْنُ لِيْ وَلَدٌ وَّ

قَالَتْ	رَبِّ	اَنّٰى	يَكُوْنُ	لِيْ	وَلَدٌ	وَّ
(مریم نے) عرض کی	اے میرے رب	کیسے	ہوگا	میرے لئے	بچہ	اور (حالانکہ)

(مریم نے) عرض کیا: اے میرے رب! میرے ہاں بچہ کیسے ہوگا؟

لَمْ يَمْسَسْنِيْ بَشَرٌ ؕ قَالَ كَذٰلِكِ اللّٰهُ يَخْلُقُ مَا يَشَآءُ ؕ

لَمْ يَمْسَسْنِيْ	بَشَرٌ	قَالَ	كَذٰلِكِ	اللّٰهُ	يَخْلُقُ	مَا	يَشَآءُ
نہیں چھوا مجھے	کسی آدمی (نے)	فرمایا	اسی طرح	اللہ	پیدا کرتا ہے	جو	وہ چاہتا ہے

مجھے تو کسی شخص نے ہاتھ بھی نہیں لگایا۔ اللہ نے فرمایا: اللہ یوں ہی جو چاہتا ہے پیدا کرتا ہے،

اِذَا قَضٰۤى اَمْرًا فَاِنَّمَا يَقُوْلُ لَهٗ كُنْ فَيَكُوْنُ ﴿۴۷﴾

اِذَا	قَضٰۤى	اَمْرًا	فَاِنَّمَا	يَقُوْلُ	لَهٗ	كُنْ	فَيَكُوْنُ ﴿۴۷﴾
جب	وہ فیصلہ کرتا ہے	کسی کام (کا)	تو صرف	فرماتا ہے	اس سے	ہو جا	تو وہ ہو جاتا ہے

جب وہ کسی کام کا فیصلہ فرمالیتا ہے تو اسے صرف اتنا فرماتا ہے، "ہو جا" تو وہ کام فوراً ہو جاتا ہے ○

حضرت عیسیٰ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کو کتاب و حکمت کی تعلیم

وَيُعَلِّمُهُ الْكِتٰبَ وَالْحِكْمَةَ وَالتَّوْرٰىةَ وَالْاِنْجِيْلَ ﴿۴۸﴾ ج

وَ	يُعَلِّمُهُ	الْكِتٰبَ	وَ	الْحِكْمَةَ	وَ	التَّوْرٰىةَ	وَ	الْاِنْجِيْلَ ﴿۴۸﴾
اور	(اللہ) سکھائے گا اسے	کتاب	اور	حکمت	اور	تورات	اور	انجیل

اور اللہ اسے کتاب اور حکمت اور توریت اور انجیل سکھائے گا ○

(1)... مجموعی طور پر سورۂ آل عمران کی آیت نمبر 45 اور 46 میں حضرت عیسیٰ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی بہت سی صفات بیان ہوئیں، جیسے کلمۃ اللہ ہونا، مسیح ہونا، حضرت مریم رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا کا بیٹا ہونا، بغیر باپ کے پیدا ہونا، دنیا و آخرت میں عزت والا ہونا اور بارگاہِ الٰہی عَزَّوَجَلَّ میں بہت زیادہ قرب و منزلت رکھنے والا ہونا وغیرہ۔ اس سے معلوم ہوا کہ پیغمبروں عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی نعت خوانی سنتِ الٰہیہ ہے، اللہ تعالیٰ اس کی توفیق عطا فرمائے۔

حضرت عیسیٰ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے معجزات

وَ رَسُوْلًا اِلٰى بَنِیْۤ اِسْرَآءِیْلَ ۙ۬ اَنِّیْ قَدْ

وَ	رَسُوْلًا	اِلٰى	بَنِیْۤ اِسْرَآءِیْلَ (1)	اَنِّیْ	قَدْ
اور	رسول	کی طرف	بنی اسرائیل، اولادِ یعقوب	بیشک میں	تحقیق، بیشک

اور (وہ عیسیٰ) بنی اسرائیل کی طرف رسول ہوگا کہ میں

جِئْتُكُمْ بِاٰیَةٍ مِّنْ رَّبِّكُمْ ۙ اَنِّیْۤ اَخْلُقُ

جِئْتُكُمْ	بِاٰیَةٍ	مِّنْ	رَّبِّكُمْ	اَنِّیْ	اَخْلُقُ
آیا ہوں تمہارے پاس	نشانی کے ساتھ	کی طرف سے	تمہارے رب	بیشک میں	بناتا ہوں

تمہارے رب کی طرف سے تمہارے پاس ایک نشانی لایا ہوں، وہ یہ کہ میں تمہارے لئے

لَكُمْ مِّنَ الطِّیْنِ كَهَیْـــٴَـةِ الطَّیْرِ فَاَنْفُخُ فِیْهِ

لَكُمْ	مِّنَ	الطِّیْنِ	كَهَیْـــٴَـةِ الطَّیْرِ	فَاَنْفُخُ	فِیْهِ
تمہارے لئے	سے	مٹی	پرندے کی صورت جیسی	پھر پھونک ماروں گا	اس میں

مٹی سے پرندے جیسی ایک شکل بناتا ہوں پھر اس میں پھونک ماروں گا

فَیَكُوْنُ طَیْرًۢا بِاِذْنِ اللّٰهِ ۚ وَ اُبْرِئُ الْاَكْمَهَ

فَیَكُوْنُ	طَیْرًا	بِاِذْنِ اللّٰهِ	وَ	اُبْرِئُ (2)	الْاَكْمَهَ
تو وہ ہو جاتا ہے	پرندہ	اللہ کے حکم سے	اور	میں تندرست کر دیتا ہوں، شفا دیتا ہوں	پیدائشی اندھے

تو وہ اللہ کے حکم سے فوراً پرندہ بن جائے گی اور میں پیدائشی اندھوں کو

وَ الْاَبْرَصَ وَ اُحْیِ الْمَوْتٰى بِاِذْنِ اللّٰهِ ۚ وَ

وَ	الْاَبْرَصَ	وَ	اُحْیِ	الْمَوْتٰى	بِاِذْنِ اللّٰهِ	وَ
اور	برص والے، سفید داغ والے (کو)	اور	زندہ کرتا ہوں	مردے	اللہ کے حکم سے	اور

اور کوڑھ کے مریضوں کو شفا دیتا ہوں اور میں اللہ کے حکم سے مردوں کو زندہ کرتا ہوں اور

(1)... معلوم ہوا کہ حضرت عیسیٰ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام صرف بنی اسرائیل کے نبی تھے یہی بات موجودہ بائبل میں بھی موجود ہے۔

(2)... شفا دینے، مشکلات دور کرنے وغیرہ کے الفاظ اللہ تعالیٰ کے علاوہ کسی اور کیلئے استعمال کرنا شرک نہیں لہٰذا یہ کہنا جائز ہے کہ رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ مشکل کشا اور دافع البلاء ہیں، یا اللہ عَزَّوَجَلَّ کے پیارے اولاد عطا فرماتے ہیں کیونکہ حضرت عیسیٰ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام نے فرمایا کہ میں مردے زندہ کرتا ہوں، میں لاعلاج بیماروں کو اچھا کرتا ہوں، میں غیبی خبریں دیتا ہوں، حالانکہ یہ تمام کام رب تعالیٰ عَزَّوَجَلَّ کے ہیں۔

اُنَبِّئُكُمْ بِمَا تَاْكُلُوْنَ وَ مَا تَدَّخِرُوْنَ ۙ فِيْ

اُنَبِّئُكُمْ	بِمَا	تَاْكُلُوْنَ	وَ	مَا	تَدَّخِرُوْنَ	فِيْ
خبر دیتا ہوں تمہیں	ساتھ جو (اس کی جو)	تم کھاتے ہو	اور	جو	ذخیرہ کرتے ہو	میں

تمہیں غیب کی خبر دیتا ہوں جو تم کھاتے ہو اور جو اپنے گھروں میں

بُيُوْتِكُمْ ؕ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيَةً لَّكُمْ اِنْ كُنْتُمْ

بُيُوْتِكُمْ (1)	اِنَّ	فِيْ	ذٰلِكَ	لَاٰيَةً	لَّكُمْ	اِنْ	كُنْتُمْ
اپنے گھروں	بیشک	میں	اس	ضرور نشانی (ہے)	تمہارے لئے	اگر	تم ہو

جمع کرتے ہو، بیشک ان باتوں میں تمہارے لئے بڑی نشانی ہے اگر تم

مُّؤْمِنِيْنَ ﴿۴۹﴾ ۚ وَ مُصَدِّقًا لِّمَا بَيْنَ يَدَيَّ مِنَ

مُّؤْمِنِيْنَ ﴿۴۹﴾	وَ	مُصَدِّقًا	لِّمَا	بَيْنَ يَدَيَّ	مِنَ
ایمان والے	اور	تصدیق کرنے والا (ہوں)	کے لئے جو (اس کی جو)	میرے آگے (ہے)	سے

ایمان رکھتے ہو ○ اور مجھ سے پہلے جو توریت کتاب ہے اس کی تصدیق کرنے والا

التَّوْرٰىةِ وَ لِاُحِلَّ لَكُمْ بَعْضَ الَّذِيْ حُرِّمَ

التَّوْرٰىةِ	وَ	لِاُحِلَّ (2)	لَكُمْ	بَعْضَ	الَّذِيْ	حُرِّمَ
تورات	اور	تاکہ میں حلال کردوں	تمہارے لئے	بعض	وہ (چیزیں) جو	حرام کی گئیں

بن کر آیا ہوں اور اس لئے کہ تمہارے لئے کچھ وہ چیزیں حلال کردوں جو تم پر حرام کی گئی

عَلَيْكُمْ وَ جِئْتُكُمْ بِاٰيَةٍ مِّنْ رَّبِّكُمْ ۫

عَلَيْكُمْ	وَ	جِئْتُكُمْ	بِاٰيَةٍ	مِّنْ	رَّبِّكُمْ
تمہارے اوپر	اور	میں آیا ہوں تمہارے پاس	نشانی کے ساتھ	کی طرف سے	تمہارے رب

تمہیں اور میں تمہارے پاس تمہارے رب کی طرف سے نشانی لے کر آیا ہوں

حضرت عیسیٰ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی تشریف آوری کے مقاصد

(1)... حضرت عیسیٰ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام گھروں میں رکھی ہوئی چیزوں کو بھی جانتے تھے۔ اس سے معلوم ہوا کہ محبوبانِ خدا غیب کی خبریں جانتے ہیں اور یہ بھی کہ محبوبانِ خدا کیلئے علومِ غیبیہ ماننا توحید کے منافی نہیں بلکہ اللہ تعالیٰ کی عطا کا انکار کرنا توحید کے منافی ہے۔ (2)... اس آیت سے معلوم ہوا کہ انبیاء کرام عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام اذنِ خداوندی سے حلال و حرام قرار دینے کا اختیار رکھتے ہیں کیونکہ آپ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام نے فرمایا کہ میں تمہارے لئے بعض سابقہ حرام چیزوں کو حلال کرتا ہوں۔

فَاتَّقُوا اللّٰهَ وَ اَطِیْعُوْنِ ﴿۵۰﴾ اِنَّ اللّٰهَ رَبِّیْ وَ رَبُّكُمْ

فَاتَّقُوا	اللّٰهَ	وَ	اَطِیْعُوْنِ ﴿۵۰﴾	اِنَّ	اللّٰهَ	رَبِّیْ (1)	وَ	رَبُّكُمْ
تو ڈرو	اللہ (سے)	اور	اطاعت کرو میری	بیشک	اللہ	میرا رب	اور	تمہارا رب (ہے)

تو اللہ سے ڈرو اور میری اطاعت کرو ○ بیشک اللہ میرا اور تمہارا سب کا رب ہے

فَاعْبُدُوْهُ ؕ هٰذَا صِرَاطٌ مُّسْتَقِیْمٌ ﴿۵۱﴾ فَلَمَّاۤ اَحَسَّ عِیْسٰى

فَاعْبُدُوْهُ	هٰذَا	صِرَاطٌ	مُّسْتَقِیْمٌ ﴿۵۱﴾	فَلَمَّاۤ	اَحَسَّ	عِیْسٰى
تو عبادت کرو اس کی	یہ	راستہ	سیدھا	پھر جب	محسوس کیا، جانا	عیسیٰ (نے)

تو اسی کی عبادت کرو۔ یہی سیدھا راستہ ہے ○ پھر جب عیسیٰ نے ان (بنی اسرائیل) سے

مِنْهُمُ الْكُفْرَ قَالَ مَنْ اَنْصَارِیْۤ اِلَى اللّٰهِ ؕ قَالَ

مِنْهُمُ	الْكُفْرَ	قَالَ	مَنْ	اَنْصَارِیْۤ (2)	اِلَى	اللّٰهِ	قَالَ
ان سے	کفر	کہا، فرمایا	کون	میرا مددگار (ہوگا)	کی طرف	اللہ	کہا

کفر پایا تو فرمایا: اللہ کی طرف ہو کر کون میرا مددگار ہوتا ہے؟ مخلص ساتھیوں

الْحَوَارِیُّوْنَ نَحْنُ اَنْصَارُ اللّٰهِ ۚ اٰمَنَّا بِاللّٰهِ ۚ وَ

الْحَوَارِیُّوْنَ	نَحْنُ	اَنْصَارُ اللّٰهِ	اٰمَنَّا	بِاللّٰهِ	وَ
حواریوں (نے)	ہم	اللہ (کے دین) کے مددگار (ہیں)	ہم ایمان لائے	اللہ پر	اور

نے کہا: "ہم اللہ کے دین کے مددگار ہیں۔ ہم اللہ پر ایمان لائے ہیں اور

اشْهَدْ بِاَنَّا مُسْلِمُوْنَ ﴿۵۲﴾ رَبَّنَاۤ اٰمَنَّا

اشْهَدْ	بِاَنَّا	مُسْلِمُوْنَ ﴿۵۲﴾	رَبَّنَاۤ	اٰمَنَّا
آپ گواہ ہو جائیں	کہ ہم	اسلام لانے والے (ہیں)	اے ہمارے رب	ہم ایمان لائے

آپ اس پر گواہ ہو جائیں کہ ہم یقیناً مسلمان ہیں ○ اے ہمارے رب! ہم اس کتاب پر ایمان

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے مددگار

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے حواریوں کا ایمان

(1)۔۔۔ حضرت عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کا یہ فرمانا اپنی عبدیت یعنی بندہ ہونے کا اقرار اور اپنی ربوبیت یعنی رب ہونے کا انکار ہے اس میں عیسائیوں کا رد ہے۔ اس سے معلوم ہوا کہ انبیاء و اولیاء کے معجزات یا کرامات ماننا شرک نہیں اور اس سے یہ لازم نہیں آتا کہ ہم نے انہیں رب مان لیا۔ اس سے مسلمانوں کو مشرک کہنے والوں کو عبرت پکڑنی چاہئے۔ (2)۔۔۔ اس سے معلوم ہوا کہ بوقتِ مصیبت اللہ عزوجل کے بندوں سے مدد مانگنا سنتِ پیغمبر ہے۔

كافروں كا مكر اور اللہ تعالیٰ كی خفیہ تدبیر

بِمَآ اَنْزَلْتَ وَاتَّبَعْنَا الرَّسُوْلَ فَاكْتُبْنَا

بِمَآ	اَنْزَلْتَ	وَ	اتَّبَعْنَا	الرَّسُوْلَ	فَاكْتُبْنَا
ساتھ جو (اس پر جو)	تو نے نازل کیا، اتارا	اور	ہم نے پیروی کی	رسول (کی)	پس تو لکھ دے ہمیں

لائے جو تو نے نازل فرمائی اور ہم نے رسول کی اتباع کی پس ہمیں

مَعَ الشّٰهِدِيْنَ ﴿۵۳﴾ وَمَكَرُوْا وَمَكَرَ اللّٰهُ ۭ

مَعَ الشّٰهِدِيْنَ ﴿۵۳﴾	وَ	مَكَرُوْا	وَ	مَكَرَ [1]	اللّٰهُ
گواہی دینے والوں کے ساتھ	اور	انہوں نے مکر کیا	اور	خفیہ تدبیر فرمائی	اللہ (نے)

گواہی دینے والوں میں سے لکھ دے ○ اور کافروں نے خفیہ منصوبہ بنایا اور اللہ نے خفیہ تدبیر فرمائی

حضرت عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کے چار اعزاز

وَاللّٰهُ خَيْرُ الْمٰكِرِيْنَ ﴿۵۴﴾ ع اِذْ قَالَ اللّٰهُ يٰعِيْسٰٓى

وَ	اللّٰهُ	خَيْرُ الْمٰكِرِيْنَ ﴿۵۴﴾	اِذْ	قَالَ	اللّٰهُ	يٰعِيْسٰٓى
اور	اللہ	سب سے بہتر خفیہ تدبیر کرنے والا	جب	فرمایا	اللہ (نے)	اے عیسیٰ

اور اللہ سب سے بہتر خفیہ تدبیر فرمانے والا ہے ○ یاد کرو جب اللہ نے فرمایا: اے عیسیٰ!

اِنِّىْ مُتَوَفِّيْكَ وَرَافِعُكَ اِلَىَّ وَ

اِنِّىْ	مُتَوَفِّيْكَ [2]	وَ	رَافِعُكَ	اِلَىَّ	وَ
بیشک میں	پوری عمر تک پہنچانے والا ہوں تجھے	اور	اٹھانے والا ہوں تجھے	اپنی طرف	اور

میں تمہیں پوری عمر تک پہنچاؤں گا اور تجھے اپنی طرف اٹھا لوں گا اور

مُطَهِّرُكَ مِنَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَجَاعِلُ

مُطَهِّرُكَ	مِنَ	الَّذِيْنَ	كَفَرُوْا	وَ	جَاعِلُ
خوب پاک کرنے والا ہوں تجھے	سے	ان لوگوں سے جو (جنہوں نے)	کفر کیا	اور	بنانے والا ہوں

تجھے کافروں سے نجات عطا کروں گا اور تیری

(1) ۔۔۔ اردو زبان میں لفظ "مکر" فریب کے معنی میں مستعمل ہوتا ہے اس لئے ہرگز شانِ الٰہی میں نہ کہا جائے گا اور اب عربی میں بھی دھوکے کے معنی میں معروف ہے اس لئے عربی میں بھی جواز کے کسی واضح قرینے کے بغیر شانِ الٰہی میں نہ بولا جائے، آیت میں جہاں کہیں مذکور ہوا ہے وہاں وہ خفیہ تدبیر کے معنی میں ہے۔

(2) ۔۔۔ آیت کے ان الفاظ کو بنیاد بنا کر حضرت عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کی وفات کا دعویٰ کرنا سراسر غلط ہے کیونکہ تَوَفّٰی کا حقیقی معنی ہے "پورا کرنا" اور مجازی طور پر موت کے معنی میں بھی استعمال ہوتا ہے اور جب تک کوئی واضح قرینہ موجود نہ ہو اس وقت تک لفظ کا حقیقی معنی چھوڑ کر مجازی معنی مراد نہیں لیا جا سکتا۔

الَّذِيْنَ اتَّبَعُوْكَ فَوْقَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْٓا

الَّذِيْنَ	اتَّبَعُوْكَ (1)	فَوْقَ	الَّذِيْنَ	كَفَرُوْٓا
ان لوگوں کو جو (جنھوں نے)	پیروی کی تمہاری	اوپر (غالب)	ان لوگوں کے جو (جنھوں نے)	کفر کیا

پیروی کرنے والوں کو قیامت تک تیرے منکروں پر

اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ ۚ ثُمَّ اِلَيَّ مَرْجِعُكُمْ فَاَحْكُمُ

اِلٰى	يَوْمِ الْقِيٰمَةِ	ثُمَّ	اِلَيَّ	مَرْجِعُكُمْ	فَاَحْكُمُ
تک	قیامت کے دن	پھر	میری طرف (ہو گا)	پلٹنا تمہارا	تو میں فیصلہ کر دوں گا

غلبہ دوں گا پھر تم سب میری طرف پلٹ کر آؤ گے تو جن باتوں میں

بَيْنَكُمْ فِيْمَا كُنْتُمْ فِيْهِ تَخْتَلِفُوْنَ ﴿۵۵﴾ فَاَمَّا

بَيْنَكُمْ	فِيْمَا	كُنْتُمْ	فِيْهِ	تَخْتَلِفُوْنَ ﴿۵۵﴾	فَاَمَّا
تمہارے درمیان	(اس) میں جو	تم تھے	اس میں	اختلاف کرتے	پس بہر حال

تم جھگڑتے تھے ان باتوں کا میں تمہارے درمیان فیصلہ کر دوں گا ○ پس

الَّذِيْنَ كَفَرُوْا فَاُعَذِّبُهُمْ عَذَابًا شَدِيْدًا فِي الدُّنْيَا

الَّذِيْنَ	كَفَرُوْا	فَاُعَذِّبُهُمْ	عَذَابًا	شَدِيْدًا	فِي الدُّنْيَا
وہ لوگ جو (جنھوں نے)	کفر کیا	تو میں عذاب دوں گا انھیں	عذاب	سخت	دنیا میں

جو لوگ کافر ہیں تو میں انھیں دنیا و آخرت میں سخت عذاب

وَالْاٰخِرَةِ ۫ وَمَا لَهُمْ مِّنْ نّٰصِرِيْنَ ﴿۵۶﴾ وَاَمَّا

وَ	الْاٰخِرَةِ	وَ	مَا	لَهُمْ	مِّنْ	نّٰصِرِيْنَ ﴿۵۶﴾	وَ	اَمَّا
اور	آخرت	اور	نہیں (ہو گا)	ان کے لئے	سے	مددگاروں	اور	بہر حال

دوں گا اور ان کا کوئی مددگار نہ ہو گا ○ اور

کافروں کی دنیا اور آخرت کی سزا

ایمانداروں کا اجر و ثواب

1 ... حضرت عیسیٰ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے ماننے والوں سے مراد ہے "ان کو صحیح طور پر ماننے والے" اور صحیح ماننے والے یقیناً صرف مسلمان ہیں کیونکہ یہودی تو ویسے ہی حضرت عیسیٰ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے دشمن ہیں اور عیسائی انہیں خدا مانتے ہیں تو یہ "ماننا" تو بدترین قسم کا "نہ ماننا" ہے کہ حضرت عیسیٰ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام فرمائیں کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے سوا کسی کو معبود نہ مانو اور یہ کہیں، نہیں، ہم تو آپ کو بھی معبود مانیں گے۔

الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَ عَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ فَیُوَفِّیْهِمْ اُجُوْرَهُمْؕ

الَّذِیْنَ	اٰمَنُوْا	وَ	عَمِلُوا	الصّٰلِحٰتِ	فَیُوَفِّیْهِمْ	اُجُوْرَهُمْ
وہ لوگ جو	ایمان لائے	اور	عمل کئے	نیک، اچھے	تو وہ پورا دے گا انہیں	ان کے اجر

جو ایمان لائے اور اچھے کام کئے تو اللہ انہیں ان کا پورا پورا اجر عطا فرمائے گا

وَ اللّٰهُ لَا یُحِبُّ الظّٰلِمِیْنَ ﴿۵۷﴾ ذٰلِكَ نَتْلُوْهُ عَلَیْكَ

وَ	اللّٰهُ	لَا یُحِبُّ	الظّٰلِمِیْنَ ﴿۵۷﴾	ذٰلِكَ	نَتْلُوْهُ	عَلَیْكَ
اور	اللہ	پسند نہیں فرماتا	ظلم کرنے والوں (کو)	یہ	ہم پڑھتے ہیں اسے	تمہارے اوپر

اور اللہ ظالموں کو پسند نہیں کرتا ○ یہ جو ہم تمہارے سامنے پڑھتے ہیں

مِنَ الْاٰیٰتِ وَ الذِّكْرِ الْحَكِیْمِ ﴿۵۸﴾ اِنَّ مَثَلَ عِیْسٰی عِنْدَ اللّٰهِ

مِنَ	الْاٰیٰتِ	وَ	الذِّكْرِ	الْحَكِیْمِ ﴿۵۸﴾	اِنَّ	مَثَلَ عِیْسٰی	عِنْدَ اللّٰهِ
سے	آیات	اور	نصیحت	حکمت والی	بیشک	عیسیٰ کی مثال	اللہ کے نزدیک

کچھ نشانیاں ہیں اور حکمت والی نصیحت ہے ○ بیشک عیسیٰ کی مثال اللہ کے نزدیک

حضرت عیسیٰ علیہ السلام بغیر باپ کے پیدا ہوئے

كَمَثَلِ اٰدَمَؕ خَلَقَهٗ مِنْ تُرَابٍ ثُمَّ قَالَ لَهٗ كُنْ

كَمَثَلِ اٰدَمَ	خَلَقَهٗ	مِنْ	تُرَابٍ (1)	ثُمَّ	قَالَ	لَهٗ	كُنْ
آدم کی مثال جیسی (ہے)	(اللہ نے) بنایا اسے	سے	مٹی	پھر	فرمایا	اس سے	ہو جا

آدم کی طرح ہے جسے اللہ نے مٹی سے بنایا پھر اسے فرمایا: "ہو جا"

قرآن میں شک نہ کرنے کا حکم

فَیَكُوْنُ ﴿۵۹﴾ اَلْحَقُّ مِنْ رَّبِّكَ فَلَا تَكُنْ مِّنَ الْمُمْتَرِیْنَ ﴿۶۰﴾

فَیَكُوْنُ ﴿۵۹﴾	اَلْحَقُّ	مِنْ	رَّبِّكَ	فَلَا تَكُنْ (2)	مِّنَ	الْمُمْتَرِیْنَ ﴿۶۰﴾
تو وہ ہو گیا	حق	کی طرف سے	تمہارے رب	تو تم نہ ہونا	سے	شک کرنے والوں

تو وہ فوراً ہو گیا ○ اے سننے والے! حق تیرے رب کی طرف سے ہے پس تم شک کرنے والوں میں سے نہ ہونا ○

(1) یعنی جیسے حضرت آدم عَلَیْهِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام بغیر نطفہ کے بنے، ایسے ہی حضرت عیسیٰ عَلَیْهِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام، تو جب حضرت آدم عَلَیْهِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام خدا تعالیٰ کے بیٹے نہ ہوئے تو حضرت عیسیٰ عَلَیْهِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام خدا تعالیٰ کے بیٹے کیسے ہو سکتے ہیں؟ اس سے بھی معلوم ہوا کہ حضرت عیسیٰ عَلَیْهِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام بغیر باپ کے پیدا ہوئے۔

(2) یہاں خطاب نبی کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم سے نہیں بلکہ اس آیت کو سننے والے ہر مخاطب سے ہے یا یہاں بھی بظاہر خطاب نبی اکرم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم سے ہے لیکن مراد آپ کی امت ہے کیونکہ آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم اس میں شک نہیں کر سکتے۔

حضرت عیسیٰ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کو خدا ماننے والوں سے مباہلہ

فَمَنْ حَآجَّكَ فِيْهِ مِنْۢ بَعْدِ مَا جَآءَكَ

فَمَنْ	حَآجَّكَ	فِيْهِ	مِنْۢ	بَعْدِ	مَا	جَآءَكَ
پھر جو	جھگڑے تم سے	اس (عیسیٰ کے بارے) میں	سے	(اس کے) بعد	جو	آیا تمہارے پاس

پھر اے حبیب! تمہارے پاس علم آجانے کے بعد جو تم سے عیسیٰ کے بارے میں

مِنَ الْعِلْمِ فَقُلْ تَعَالَوْا نَدْعُ اَبْنَآءَنَا وَ اَبْنَآءَكُمْ

مِنَ	الْعِلْمِ	فَقُلْ	تَعَالَوْا	نَدْعُ	اَبْنَآءَنَا	وَ	اَبْنَآءَكُمْ
سے	علم	تو تم کہو	آؤ	ہم بلاتے ہیں	اپنے بیٹوں	اور	تمہارے بیٹوں (کو)

جھگڑا کریں تو تم ان سے فرمادو: آؤ ہم اپنے بیٹوں کو اور تمہارے بیٹوں کو

وَ نِسَآءَنَا وَ نِسَآءَكُمْ وَ اَنْفُسَنَا وَ اَنْفُسَكُمْ ثُمَّ

وَ	نِسَآءَنَا	وَ	نِسَآءَكُمْ	وَ	اَنْفُسَنَا	وَ	اَنْفُسَكُمْ	ثُمَّ
اور	اپنی عورتوں	اور	تمہاری عورتوں (کو)	اور	اپنی جانوں	اور	تمہاری جانوں (کو)	پھر

اور اپنی عورتوں کو اور تمہاری عورتوں کو اور اپنی جانوں کو اور تمہاری جانوں کو (مقابلے میں) بلالیتے ہیں پھر

نَبْتَهِلْ فَنَجْعَلْ لَّعْنَتَ اللّٰهِ عَلَى الْكٰذِبِيْنَ ﴿٦١﴾ اِنَّ

نَبْتَهِلْ (1)	فَنَجْعَلْ	لَّعْنَتَ اللّٰهِ	عَلَى	الْكٰذِبِيْنَ ﴿٦١﴾	اِنَّ
ہم مباہلہ کرتے ہیں	تو کرتے ہیں، ڈالتے ہیں	اللہ کی لعنت	پر	جھوٹ بولنے والوں	بیشک

مباہلہ کرتے ہیں اور جھوٹوں پر اللہ کی لعنت ڈالتے ہیں ○ بیشک

هٰذَا لَهُوَ الْقَصَصُ الْحَقُّ ۚ وَ مَا مِنْ اِلٰهٍ اِلَّا اللّٰهُ ؕ

هٰذَا	لَهُوَ	الْقَصَصُ	الْحَقُّ	وَ	مَا	مِنْ	اِلٰهٍ	اِلَّا	اللّٰهُ
یہ	ضرور وہ	خبریں	حق، سچی	اور	نہیں	سے	کوئی معبود	مگر	اللہ

یہی سچا بیان ہے اور اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں

(1) مُبَاہَلہ کا عمومی مفہوم یہ ہے کہ دو مد مقابل افراد آپس میں یوں دعا کریں کہ اگر تم حق پر اور میں باطل پر ہوں تو اللہ تعالیٰ مجھے ہلاک کرے اور اگر میں حق پر اور تم باطل پر ہو تو اللہ تعالیٰ تجھے ہلاک کرے۔ پھر یہی بات دوسرا فریق بھی کہے۔ یاد رہے کہ مُبَاہَلہ دین کے قطعی مسائل میں ہونا چاہیے، نہ کہ غیر قطعی مسائل میں لہٰذا اسلام کی حقانیت پر تو مُبَاہَلہ ہوسکتا ہے۔ حنفی شافعی اختلافی مسائل میں نہیں۔

اہلِ کتاب کو کلمہ اسلام کی طرف آنے کی دعوت

وَ اِنَّ اللّٰهَ لَهُوَ الْعَزِیْزُ الْحَكِیْمُ ﴿۶۲﴾ فَاِنْ تَوَلَّوْا

وَ	اِنَّ	اللّٰهَ	لَهُوَ	الْعَزِیْزُ	الْحَكِیْمُ ﴿۶۲﴾	فَاِنْ	تَوَلَّوْا
اور	بیشک	اللہ	ضرور وہ	عزت والا، غلبے والا	حکمت والا	پھر اگر	وہ منہ پھیریں

اور بیشک اللہ ہی غالب ہے حکمت والا ہے ○ پھر اگر وہ منہ پھیریں

فَاِنَّ اللّٰهَ عَلِیْمٌۢ بِالْمُفْسِدِیْنَ ﴿۶۳﴾ ع قُلْ یٰۤاَهْلَ الْكِتٰبِ

فَاِنَّ	اللّٰهَ	عَلِیْمٌۢ	بِالْمُفْسِدِیْنَ ﴿۶۳﴾	قُلْ	یٰۤاَهْلَ الْكِتٰبِ
تو بیشک	اللہ	جاننے والا (ہے)	فساد کرنے والوں کو	تم کہو	اے اہل کتاب

تو اللہ فساد کرنے والوں کو جانتا ہے ○ اے حبیب! تم فرمادو، اے اہلِ کتاب!

تَعَالَوْا اِلٰى كَلِمَةٍ سَوَآءٍۭ بَیْنَنَا وَ بَیْنَكُمْ

تَعَالَوْا (1)	اِلٰى	كَلِمَةٍ	سَوَآءٍ	بَیْنَنَا	وَ	بَیْنَكُمْ
تم آؤ	کی طرف	ایک کلمہ	برابر (ہے)	ہمارے درمیان	اور	تمہارے درمیان

ایسے کلمہ کی طرف آؤ جو ہمارے اور تمہارے درمیان برابر ہے

اَلَّا نَعْبُدَ اِلَّا اللّٰهَ وَ لَا نُشْرِكَ بِهٖ

اَلَّا نَعْبُدَ	اِلَّا	اللّٰهَ	وَ	لَا نُشْرِكَ	بِهٖ
کہ ہم عبادت نہیں کریں گے	مگر	اللہ (کی)	اور	ہم شریک نہیں کریں گے	اس کے ساتھ

وہ یہ کہ ہم اللہ کے سوا کسی کی عبادت نہ کریں اور کسی کو اس کا شریک نہ

شَیْـًٔا وَّ لَا یَتَّخِذَ بَعْضُنَا بَعْضًا اَرْبَابًا مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ ؕ

شَیْـًٔا	وَّ	لَا یَتَّخِذَ	بَعْضُنَا	بَعْضًا	اَرْبَابًا	مِّنْ	دُوْنِ اللّٰهِ
کسی چیز (کو)	اور	نہیں بنائے گا	ہمارا بعض	بعض (کو)	رب	سے	اللہ کے سوا

ٹھہرائیں اور ہم میں کوئی ایک اللہ کے سوا کسی دوسرے کو رب نہ بنائے

(1) ـــ اس آیت میں اختلاف ختم کرنے کا ایک عمدہ طریقہ بیان کیا ہے کہ جو مشترکہ اور متفقہ چیزیں ہیں انہیں طے کرلیا جائے تاکہ اختلافی امور ممتاز ہو جائیں اور ان کی تعداد کم ہو جائے اور بحث صرف انہی پر منحصر رہے۔ ورنہ ہوتا یہ ہے کہ جب بحث کی جاتی ہے تو کبھی اختلافی موضوع زیرِ بحث آتا ہے اور کبھی اتفاقی پر بحث شروع ہو جاتی ہے۔

حضرت ابراہیم عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے بارے میں جھگڑنے والوں کو تنبیہ

فَاِنْ تَوَلَّوْا فَقُوْلُوا اشْهَدُوْا بِاَنَّا

فَاِنْ	تَوَلَّوْا	فَقُوْلُوا	اشْهَدُوْا	بِاَنَّا
پھر اگر	وہ منہ پھیریں	تو کہہ دو (اے مسلمانو)	تم گواہ ہو جاؤ	ساتھ (اس پر) کہ ہم

پھر (بھی) اگر وہ منہ پھیریں تو اے مسلمانو! تم کہہ دو: "تم گواہ رہو کہ ہم

مُسْلِمُوْنَ ﴿۶۴﴾ يٰۤاَهْلَ الْكِتٰبِ لِمَ تُحَآجُّوْنَ فِيْۤ اِبْرٰهِيْمَ

مُسْلِمُوْنَ ﴿۶۴﴾	يٰۤاَهْلَ الْكِتٰبِ	لِمَ	تُحَآجُّوْنَ	فِيْۤ	اِبْرٰهِيْمَ
مسلمان (ہیں)	اے اہلِ کتاب	کیوں	تم جھگڑتے ہو	(کے بارے) میں	ابراہیم

سچے مسلمان ہیں" ۝ اے اہلِ کتاب! تم ابراہیم کے بارے میں کیوں جھگڑتے ہو؟

وَمَاۤ اُنْزِلَتِ التَّوْرٰىةُ وَالْاِنْجِيْلُ اِلَّا مِنْۢ

وَ	مَاۤ	اُنْزِلَتِ	التَّوْرٰىةُ	وَ	الْاِنْجِيْلُ	اِلَّا	مِنْۢ
اور (حالانکہ)	نہیں	نازل کی گئی، اتاری گئی	تورات	اور	انجیل	مگر	سے

حالانکہ توریت اور انجیل تو اتری ہی

بَعْدِهٖ ؕ اَفَلَا تَعْقِلُوْنَ ﴿۶۵﴾ هٰۤاَنْتُمْ هٰۤؤُلَآءِ حَاجَجْتُمْ فِيْمَا

بَعْدِهٖ	اَفَلَا تَعْقِلُوْنَ ﴿۶۵﴾ (1)	هٰۤاَنْتُمْ	هٰۤؤُلَآءِ	حَاجَجْتُمْ	فِيْمَا
اس کے بعد	کیا تو تمہیں عقل نہیں	خبردار تم	وہ لوگ (ہو جو)	جھگڑے	(اس) میں جو

ان کے بعد ہے۔ تو کیا تمہیں عقل نہیں؟ ۝ سن لو: تم وہی لوگ ہو جو

لَكُمْ بِهٖ عِلْمٌ فَلِمَ تُحَآجُّوْنَ فِيْمَا لَيْسَ

لَكُمْ	بِهٖ	عِلْمٌ	فَلِمَ	تُحَآجُّوْنَ	فِيْمَا	لَيْسَ
تمہارے لئے (تمہیں)	اس کا	علم (ہے)	تو کیوں	جھگڑتے ہو	(اس) میں جو	نہیں ہے

پہلے اس معاملے میں جھگڑتے تھے جس کا تمہیں علم تھا تو (اب) اس میں کیوں جھگڑتے ہو جس کا

(1) معلوم ہوا کہ بزرگوں سے لوگوں کے الزام دور کرنا سنتِ الٰہیہ ہے، ان کی عظمت کی حمایت کرنا محبوب چیز ہے۔ نیز اس آیت سے علم تاریخ کی اہمیت بھی واضح ہوتی ہے کہ یہاں تاریخ پر ہی حقیقت کا مدار ہے۔ فی زمانہ علم تاریخ کی ویسے بھی بہت ضرورت ہے کیونکہ ہمارے زمانے کے بہت سے گمراہ لوگ تاریخ کو مسخ کرکے ہی لوگوں کو گمراہ کررہے ہیں۔ البتہ اپنے طور پر ہر ایک کو تاریخ نہیں پڑھنی چاہئے کیونکہ موجودہ تاریخ میں بہت سی گمراہ کن باتیں شامل ہیں۔ بے علم آدمی پڑھے گا تو گمراہ ہوجائے گا۔ کسی مستند عالم کی رہنمائی میں تاریخ پڑھنی چاہئے۔

لَكُمْ بِهٖ عِلْمٌؕ وَ اللّٰهُ یَعْلَمُ وَ اَنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ ﴿٦٦﴾

لَكُمْ	بِهٖ	عِلْمٌ	وَ	اللّٰهُ	یَعْلَمُ	وَ	اَنْتُمْ	لَا تَعْلَمُوْنَ ﴿٦٦﴾
تمہارے لئے (تمہیں)	اس کا	علم	اور	اللہ	جانتا ہے	اور	تم	نہیں جانتے

تمہیں علم ہی نہیں؟ اور اللہ جانتا ہے اور تم نہیں جانتے ○

مَا كَانَ اِبْرٰهِیْمُ یَهُوْدِیًّا وَّ لَا نَصْرَانِیًّا وَّ لٰكِنْ كَانَ

مَا كَانَ	اِبْرٰهِیْمُ	یَهُوْدِیًّا	وَّ	لَا	نَصْرَانِیًّا	وَّ	لٰكِنْ	كَانَ
نہ تھے	ابراہیم	یہودی	اور	نہ	عیسائی	اور	لیکن	وہ تھے

ابراہیم نہ یہودی تھے اور نہ عیسائی بلکہ وہ

حَنِیْفًا مُّسْلِمًاؕ وَ مَا كَانَ مِنَ الْمُشْرِكِیْنَ ﴿٦٧﴾

حَنِیْفًا	مُّسْلِمًا	وَ	مَا كَانَ	مِنَ	الْمُشْرِكِیْنَ ﴿٦٧﴾
حق کی طرف مائل، ہر باطل سے جدا	مسلمان	اور	نہیں تھے	سے	شرک کرنے والوں

ہر باطل سے جدا رہنے والے مسلمان تھے اور مشرکوں میں سے نہ تھے ○

حضرت ابراہیم عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام ہر باطل سے جدا مسلمان تھے

اِنَّ اَوْلَى النَّاسِ بِاِبْرٰهِیْمَ لَلَّذِیْنَ

اِنَّ	اَوْلَى النَّاسِ (1)	بِاِبْرٰهِیْمَ	لَلَّذِیْنَ
بیشک	سب لوگوں میں زیادہ قریب	ابراہیم کے	ضرور وہ لوگ ہیں جو (جنہوں نے)

بیشک سب لوگوں سے زیادہ ابراہیم کے حق دار وہ ہیں جو

اتَّبَعُوْهُ وَ هٰذَا النَّبِیُّ وَ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْاؕ وَ اللّٰهُ

اتَّبَعُوْهُ	وَ	هٰذَا	النَّبِیُّ	وَ	الَّذِیْنَ	اٰمَنُوْا	وَ	اللّٰهُ
پیروی کی تھی اس کی	اور	یہ	نبی	اور	وہ لوگ جو	ایمان لائے	اور	اللہ

ان کی اتباع کرنے والے ہیں اور یہ نبی اور ایمان والے اور اللہ

حضرت ابراہیم عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام سے زیادہ قریب ہونے کے حقدار

(1) ۔۔۔ اس آیت سے 3 مسئلے معلوم ہوئے: (1) نبی سے قرب ان کی اطاعت سے حاصل ہوتا ہے نہ کہ بغیر ایمان کے محض ان کی اولاد ہونے سے۔ (2) مسلمان ہی سچے ابراہیمی ہیں چنانچہ اسی لئے تمام ابراہیمی سنتیں اسلام میں موجود ہیں جیسے: حج، قربانی، ختنہ، داڑھی وغیرہ۔ (3) بزرگوں کی نسبت اللہ تعالیٰ کی اعلیٰ نعمت ہے جیسے یہاں آیت میں حقانیت کی علامت حضرت ابراہیم عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام سے سچی نسبت و تعلق کو بیان فرمایا ہے۔

اہل کتاب کے ایک گروہ کی مسلمانوں کو گمراہ کرنے کی تمنا

وَلِيُّ الْمُؤْمِنِيْنَ ﴿۶۸﴾ وَدَّتْ طَّآئِفَةٌ مِّنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ لَوْ

وَلِيُّ الْمُؤْمِنِيْنَ ﴿۶۸﴾	وَدَّتْ	طَّآئِفَةٌ	مِّنْ	اَهْلِ الْكِتٰبِ	لَوْ
ایمان والوں کا والی، مددگار (ہے)	چاہتا ہے	ایک گروہ	سے	اہل کتاب	اگر، کاش

ایمان والوں کا مددگار ہے ○ کتابیوں کا ایک گروہ دل سے چاہتا ہے کہ کسی طرح

يُضِلُّوْنَكُمْ ؕ وَمَا يُضِلُّوْنَ اِلَّاۤ اَنْفُسَهُمْ وَمَا يَشْعُرُوْنَ ﴿۶۹﴾

يُضِلُّوْنَكُمْ [1]	وَ	مَا يُضِلُّوْنَ	اِلَّاۤ	اَنْفُسَهُمْ	وَ	مَا يَشْعُرُوْنَ ﴿۶۹﴾
وہ گمراہ کردیں تمہیں	اور	وہ گمراہ نہیں کررہے	مگر	اپنی جانوں (کو)	اور	وہ شعور نہیں رکھتے

تمہیں گمراہ کردیں اور وہ صرف خود کو گمراہ کررہے ہیں اور انہیں شعور نہیں ○

آیاتِ الٰہی کا انکار کرنے پر اہل کتاب کو تنبیہ

يٰۤاَهْلَ الْكِتٰبِ لِمَ تَكْفُرُوْنَ بِاٰيٰتِ اللّٰهِ وَاَنْتُمْ

يٰۤاَهْلَ الْكِتٰبِ	لِمَ	تَكْفُرُوْنَ	بِاٰيٰتِ اللّٰهِ	وَ	اَنْتُمْ
اے اہل کتاب	کیوں	کفر کرتے ہو	اللہ کی آیتوں کے ساتھ	اور (حالانکہ)	تم

اے کتابیو! اللہ کی آیتوں کے ساتھ کیوں کفر کرتے ہو حالانکہ تم

حق کو باطل سے ملانے اور حق چھپانے پر اہل کتاب کو تنبیہ

تَشْهَدُوْنَ ﴿۷۰﴾ يٰۤاَهْلَ الْكِتٰبِ لِمَ تَلْبِسُوْنَ الْحَقَّ بِالْبَاطِلِ وَ

تَشْهَدُوْنَ ﴿۷۰﴾	يٰۤاَهْلَ الْكِتٰبِ	لِمَ	تَلْبِسُوْنَ	الْحَقَّ	بِالْبَاطِلِ	وَ
گواہی دیتے ہو	اے اہل کتاب	کیوں	ملاتے ہو	حق (کو)	باطل کے ساتھ	اور

خود گواہ ہو ○ اے کتابیو! حق کو باطل کے ساتھ کیوں ملاتے ہو اور

یہودیوں کی مسلمانوں کو گمراہ کرنے کی سازش اور انہیں جواب

تَكْتُمُوْنَ الْحَقَّ وَاَنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ﴿۷۱﴾ ع وَقَالَتْ

تَكْتُمُوْنَ	الْحَقَّ	وَ	اَنْتُمْ	تَعْلَمُوْنَ ﴿۷۱﴾	وَ	قَالَتْ
(کیوں) چھپاتے ہو	حق	اور (حالانکہ)	تم	جانتے ہو	اور	کہا

حق کیوں چھپاتے ہو حالانکہ تم جانتے ہو ○ اور کتابیوں کے

ع ۷/۱۵

[1] یاد رہے کہ کفار کے گروہ مسلمانوں کو اپنے دین میں داخل کرنے کیلئے کوششیں ہمیشہ کرتے رہیں گے۔ چنانچہ وقتاً فوقتاً کفر و ارتداد کی تحریکیں چلتی رہتی ہیں اور اب تو فلموں، ڈراموں، مزاحیہ پروگراموں اور خصوصاً گانوں نے تو تباہی مچا رکھی ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمارے ایمان کی حفاظت فرمائے۔

طَّآئِفَةٌ مِّنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ اٰمِنُوْا بِالَّذِیْۤ اُنْزِلَ عَلَى

طَّآئِفَةٌ	مِّنْ	اَهْلِ الْكِتٰبِ	اٰمِنُوْا	بِالَّذِیْۤ	اُنْزِلَ	عَلَى
ایک گروہ (نے)	سے	اہل کتاب	ایمان لاؤ	(اس) پر جو	نازل کیا گیا	اوپر

ایک گروہ نے کہا: جو ایمان والوں پر نازل ہوا ہے

الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَجْهَ النَّهَارِ وَاكْفُرُوْۤا

الَّذِیْنَ	اٰمَنُوْا	وَجْهَ النَّهَارِ	وَ	اكْفُرُوْۤا
ان لوگوں کے جو	ایمان لائے	دن کے شروع (صبح ایمان لاؤ)	اور	انکار کردو

صبح کو اس پر ایمان لاؤ اور شام کو انکار کردو۔

اٰخِرَهٗ لَعَلَّهُمْ یَرْجِعُوْنَ ﴿۷۲﴾ وَلَا تُؤْمِنُوْۤا اِلَّا

اٰخِرَهٗ	لَعَلَّهُمْ	یَرْجِعُوْنَ ﴿۷۲﴾ [1]	وَ	لَا تُؤْمِنُوْۤا	اِلَّا
اس کے آخر (شام میں)	تاکہ وہ	لوٹ آئیں، پھر جائیں	اور	ایمان نہ لاؤ (یقین نہ کرو)	مگر

ہوسکتا ہے (کہ اس طرح مسلمان بھی اسلام سے) پھر جائیں ○ اور (مزید آپس میں کہا کہ) صرف اسی کا یقین کرو

لِمَنْ تَبِعَ دِیْنَكُمْ ؕ قُلْ اِنَّ الْهُدٰى هُدَى اللّٰهِ ۙ

لِمَنْ	تَبِعَ	دِیْنَكُمْ	قُلْ	اِنَّ	الْهُدٰى	هُدَى اللّٰهِ
(اسی) کا جو	پیروی کرے	تمہارے دین (کی)	تم کہو	بیشک	ہدایت	اللہ کی ہدایت (ہی ہے)

جو تمہارے دین کی پیروی کرنے والا ہو۔ اے حبیب! تم فرمادو کہ ہدایت تو صرف اللہ ہی کی ہدایت ہے۔

اَنْ یُّؤْتٰۤى اَحَدٌ مِّثْلَ مَاۤ اُوْتِیْتُمْ اَوْ

اَنْ یُّؤْتٰۤى	اَحَدٌ	مِّثْلَ	مَاۤ	اُوْتِیْتُمْ	اَوْ
(اس بات کا یقین نہ کرو) کہ دیا گیا ہوگا	کسی ایک (کو)	(ان فضائل کی) مثل	جو	تم دیئے گئے	یا

(اور یہ سازشی آپس میں کہتے ہیں کہ اس کا بھی یقین نہ کرو) کہ کسی اور کو بھی ویسا مل سکتا ہے جو تمہیں دیا گیا یا

[1] ۔۔۔اس بات سے باخبر رہنا چاہئے کہ کافروں کی طرف سے سازشوں کا سلسلہ ہمیشہ جاری رہے گا۔ آج بھی ایسی سازشیں بکثرت کی جاتی ہیں کہ جھوٹی قلموں، جھوٹی رپورٹوں اور جھوٹی تصویروں کے ذریعے لوگوں کو اسلام سے متنفر کیا جاتا ہے۔ اس وقت کفار میڈیا کو اس مقصد کیلئے بطورِ خاص استعمال کر رہے ہیں۔

نبوت محض فضلِ الٰہی ہے

يُحَآجُّوْكُمْ عِنْدَ رَبِّكُمْ ؕ قُلْ اِنَّ الْفَضْلَ

يُحَآجُّوْكُمْ	عِنْدَ رَبِّكُمْ	قُلْ	اِنَّ	الْفَضْلَ
وہ (مسلمان) غالب آجائیں گے تم پر	تمہارے رب کے پاس	تم کہو	بیشک	فضل

اے حبیب! تم فرمادو کہ فضل تو ... کوئی تمہارے رب کے پاس تمہارے اوپر غالب آسکتا ہے۔

بِيَدِ اللّٰهِ ۚ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَآءُ ؕ وَاللّٰهُ

بِيَدِ[1] اللّٰهِ	يُؤْتِيْهِ[2]	مَنْ	يَّشَآءُ	وَ	اللّٰهُ
اللہ کے ہاتھ میں	وہ دیتا ہے اس کو	جسے	وہ چاہتا ہے	اور	اللہ

یقیناً اللہ ہی کے ہاتھ میں ہے وہ جسے چاہتا ہے عطا فرمادیتا ہے اور اللہ

وَاسِعٌ عَلِيْمٌ ﴿٧٣﴾ يَّخْتَصُّ بِرَحْمَتِهٖ مَنْ يَّشَآءُ ؕ وَ

وَاسِعٌ	عَلِيْمٌ ﴿٧٣﴾	يَّخْتَصُّ[3]	بِرَحْمَتِهٖ	مَنْ	يَّشَآءُ	وَ
وسعت والا	علم والا	خاص کرلیتا ہے	اپنی رحمت کے ساتھ	جسے	وہ چاہتا ہے	اور

وسعت والا، علم والا ہے ○ وہ اپنی رحمت کے ساتھ جسے چاہتا ہے خاص فرمالیتا ہے اور

امانت داری اور خیانت میں اہلِ کتاب کے دو گروہوں کا حال

اللّٰهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيْمِ ﴿٧٤﴾ وَمِنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ مَنْ

اللّٰهُ	ذُو الْفَضْلِ	الْعَظِيْمِ ﴿٧٤﴾	وَ	مِنْ	اَهْلِ الْكِتٰبِ	مَنْ
اللہ	فضل والا	عظیم، بڑے	اور	سے	اہلِ کتاب	(کوئی وہ ہے) جو

اللہ بڑے فضل والا ہے ○ اور اہلِ کتاب میں کوئی تو وہ ہے

اِنْ تَاْمَنْهُ بِقِنْطَارٍ يُّؤَدِّهٖۤ اِلَيْكَ ۚ

اِنْ	تَاْمَنْهُ	بِقِنْطَارٍ	يُّؤَدِّهٖۤ	اِلَيْكَ
اگر	تم امانت رکھ دو اس کے پاس	ایک ڈھیر کے ساتھ	وہ ادا کردے گا اسے	تمہاری طرف (تجھے)

کہ اگر تم اس کے پاس ایک ڈھیر بھی امانت رکھ دو تو وہ تمہیں (پورا پورا) ادا کردے گا

(1)... لفظ "یَد" کا لفظی ترجمہ "ہاتھ" ہے اور یہاں اس سے قبضہ اور قدرت مراد ہے۔ (2)... اس آیت سے معلوم ہوا کہ نبوت اعمال سے نہیں ملتی، یہ محض اللہ عَزَّوَجَلَّ کا فضل ہے۔ (3)... اللہ تعالیٰ نبوت و رسالت کے ساتھ جسے چاہے خاص فرمالیتا ہے اور نبوت جس کسی کو ملتی ہے اللہ عَزَّوَجَلَّ کے فضل سے ملتی ہے اس میں ذاتی محنت کا دخل نہیں۔ ہاں اب اللہ تعالیٰ نے چونکہ نبوت کا دروازہ بند کردیا تو اب کسی کو نبوت نہ ملے گی۔

وَمِنْهُمْ مَّنْ اِنْ تَاْمَنْهُ بِدِیْنَارٍ

وَ	مِنْهُمْ	مَّنْ	اِنْ	تَاْمَنْهُ	بِدِیْنَارٍ
اور	ان میں سے	(کوئی وہ ہے) جو	اگر	تم امانت رکھو اس کے پاس	ایک دینار کے ساتھ

اور انہی میں سے کوئی وہ ہے کہ اگر تم اس کے پاس ایک دینار بھی امانت رکھ دو

لَّا یُؤَدِّهٖۤ اِلَیْكَ اِلَّا مَا دُمْتَ عَلَیْهِ

لَّا یُؤَدِّهٖۤ	اِلَیْكَ	اِلَّا	مَا	دُمْتَ	عَلَیْهِ
وہ ادا نہیں کرے گا اسے	تمہاری طرف (تجھے)	مگر	جب تک	تم رہو	اس کے (سر) پر

تو جب تک تم اس کے سر پر کھڑے نہیں رہو گے وہ تمہیں ادا نہیں کرے گا۔

قَآىٕمًاؕ ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ قَالُوْا لَیْسَ عَلَیْنَا فِی

قَآىٕمًا	ذٰلِكَ	بِاَنَّهُمْ	قَالُوْا	لَیْسَ	عَلَیْنَا	فِی
کھڑے	یہ (بد دیانتی)	(اس) وجہ سے ہے کہ وہ	انہوں نے کہا	نہیں ہے	ہمارے اوپر	میں

(ان کی) یہ بد دیانتی اس وجہ سے ہے کہ وہ کہتے ہیں کہ

الْاُمِّیّٖنَ سَبِیْلٌۚ وَ یَقُوْلُوْنَ عَلَى اللّٰهِ الْكَذِبَ

الْاُمِّیّٖنَ	سَبِیْلٌ	وَ	یَقُوْلُوْنَ	عَلَى	اللّٰهِ	الْكَذِبَ (1)
ان پڑھوں (کے معاملے)	کوئی راہ (کوئی مؤاخذہ)	اور	وہ کہتے ہیں	پر	اللہ	جھوٹ

ان پڑھوں کے معاملے میں ہم سے کوئی پوچھ گچھ نہیں ہوگی اور یہ اللہ پر جان بوجھ کر

وَ هُمْ یَعْلَمُوْنَ (۷۵) بَلٰى مَنْ اَوْفٰى بِعَهْدِهٖ وَ

وَ	هُمْ	یَعْلَمُوْنَ (۷۵)	بَلٰى	مَنْ	اَوْفٰى	بِعَهْدِهٖ	وَ
اور (حالانکہ)	وہ	جانتے ہیں	کیوں نہیں	جو	پورا کرے	اپنے عہد، وعدے کو	اور

جھوٹ باندھتے ہیں ○ کیوں نہیں، جو اپنا وعدہ پورا کرے اور

متقی لوگ اللہ تعالیٰ کے محبوب ہیں

(1) اس سے معلوم ہوا کہ دھوکے اور ظلم کے طور پر کسی کا مال دبالینا حرام ہے اگرچہ وہ کسی دوسرے مذہب کا ہو۔ رسولِ اکرم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ ہجرت کی رات حضرت علی رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کو ان لوگوں کی امانتوں کی ادائیگی کی ذمہ داری دے کر گئے جو حضور پر نور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے قتل کا ارادہ کر رہے تھے۔ اے کاش کہ ہمارے مسلمان بھائی غور فرمائیں کہ وہ تاجدارِ رسالت صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی سنت پر عمل پیرا ہیں یا غیروں کے طریقے پر؟ اس وقت عمومی طور پر مسلمان دنیا میں نیک نام نہیں ہیں۔

اللہ تعالیٰ کے عہد سے پھرنے والوں کا اُخروی انجام

اتَّقٰى فَاِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الْمُتَّقِيْنَ ﴿۷۶﴾ اِنَّ

اتَّقٰى	فَاِنَّ	اللّٰهَ	يُحِبُّ	الْمُتَّقِيْنَ ﴿۷۶﴾	اِنَّ
ڈرے، پرہیز گاری اختیار کرے	تو بیشک	اللہ	محبت فرماتا ہے	پرہیز گاروں (سے)	بیشک

پرہیز گاری اختیار کرے تو بیشک اللہ پرہیز گاروں سے محبت فرماتا ہے ○ بیشک

الَّذِيْنَ يَشْتَرُوْنَ بِعَهْدِ اللّٰهِ وَاَيْمَانِهِمْ

الَّذِيْنَ	يَشْتَرُوْنَ (1)	بِعَهْدِ اللّٰهِ	وَ	اَيْمَانِهِمْ
وہ لوگ جو	خریدتے ہیں، لیتے ہیں	اللہ کے عہد، وعدے کے بدلے	اور	اپنی قسموں (کے بدلے)

وہ لوگ جو اللہ کے وعدے اور اپنی قسموں کے بدلے

ثَمَنًا قَلِيْلًا اُولٰٓئِكَ لَا خَلَاقَ لَهُمْ فِي الْاٰخِرَةِ وَ

ثَمَنًا	قَلِيْلًا	اُولٰٓئِكَ	لَا	خَلَاقَ	لَهُمْ	فِي الْاٰخِرَةِ	وَ
قیمت	تھوڑی	یہ لوگ	نہیں	کوئی حصہ	ان کے لئے	آخرت میں	اور

تھوڑی سی قیمت لیتے ہیں، اِن لوگوں کے لئے آخرت میں کچھ حصہ نہیں اور

لَا يُكَلِّمُهُمُ اللّٰهُ وَلَا يَنْظُرُ اِلَيْهِمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ

لَا يُكَلِّمُهُمُ	اللّٰهُ	وَ	لَا يَنْظُرُ	اِلَيْهِمْ	يَوْمَ الْقِيٰمَةِ
کلام نہیں فرمائے گا ان سے	اللہ	اور	نظر نہیں کرے گا	ان کی طرف	قیامت کے دن

اللہ قیامت کے دن نہ تو ان سے کلام فرمائے گا اور نہ ان کی طرف نظر کرے گا

اہلِ کتاب کے ایک گروہ کا جھوٹ

وَلَا يُزَكِّيْهِمْ ۪ وَلَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ﴿۷۷﴾ وَاِنَّ

وَ	لَا يُزَكِّيْهِمْ	وَ	لَهُمْ	عَذَابٌ	اَلِيْمٌ ﴿۷۷﴾	وَ	اِنَّ
اور	پاک نہیں کرے گا انہیں	اور	ان کے لئے	عذاب	دردناک	اور	بیشک

اور نہ انہیں پاک کرے گا اور ان کے لئے دردناک عذاب ہے ○ اور یقیناً

(1)... یہودیوں سے اللہ تعالیٰ نے عہد لیا تھا کہ وہ نبیِّ آخر الزمان صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ پر ایمان لائیں گے لیکن ان کے علماء اور سرداروں نے اپنے مفادات کی خاطر تورات میں حضور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے فضائل کی آیتوں کو بدل دیا اور لوگوں سے چھپا کر رکھا اور اپنی تحریفات پر جھوٹی قسم کھائی کہ یہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی طرف سے ہے۔ دنیوی مال کی خاطر عہدِ الٰہی سے پھرنے اور قسموں کو توڑنے پر اس آیت میں شدید وعیدیں بیان کی گئی ہیں۔

وَ اِنَّ مِنْهُمْ لَفَرِیْقًا یَّلْوٗنَ اَلْسِنَتَهُمْ بِالْكِتٰبِ لِتَحْسَبُوْهُ

مِنْهُمْ	لَفَرِیْقًا	یَّلْوٗنَ	اَلْسِنَتَهُمْ	بِالْكِتٰبِ	لِتَحْسَبُوْهُ (1)
ان میں سے	ضرور ایک گروہ	مروڑتے ہیں	اپنی زبانیں	کتاب کے ساتھ	تاکہ تم سمجھو اسے

ان اہلِ کتاب میں سے کچھ وہ ہیں جو زبان کو مروڑ کر کتاب پڑھتے ہیں تاکہ تم سمجھو

مِنَ الْكِتٰبِ وَ مَا هُوَ مِنَ الْكِتٰبِ ۚ وَ

مِنَ الْكِتٰبِ	وَ	مَا	هُوَ	مِنَ الْكِتٰبِ	وَ
کتاب سے (کتاب کا حصہ)	اور (حالانکہ)	نہیں	وہ	کتاب سے (کتاب کا حصہ)	اور

کہ یہ بھی کتاب کا حصہ ہے حالانکہ وہ کتاب کا حصہ نہیں ہے اور

یَقُوْلُوْنَ هُوَ مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ وَ مَا هُوَ مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ ۚ

یَقُوْلُوْنَ	هُوَ	مِنْ	عِنْدِ اللّٰهِ	وَ	مَا	هُوَ	مِنْ	عِنْدِ اللّٰهِ
کہتے ہیں	وہ	سے	اللہ کے پاس	اور (حالانکہ)	نہیں	وہ	سے	اللہ کے پاس

یہ لوگ کہتے ہیں: یہ اللہ کی طرف سے ہے حالانکہ وہ ہرگز اللہ کی طرف سے نہیں ہے

وَ یَقُوْلُوْنَ عَلَى اللّٰهِ الْكَذِبَ وَ هُمْ یَعْلَمُوْنَ ﴿۷۸﴾

وَ	یَقُوْلُوْنَ	عَلَى	اللّٰهِ	الْكَذِبَ	وَ	هُمْ	یَعْلَمُوْنَ ﴿۷۸﴾
اور	کہتے ہیں	پر	اللہ	جھوٹ	اور (حالانکہ)	وہ	جانتے ہیں

اور یہ لوگ جان بوجھ کر اللہ پر جھوٹ باندھتے ہیں ○

انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام لوگوں کو اپنی نہیں بلکہ اللہ عزوجل کی عبادت کا حکم دیتے ہیں

مَا كَانَ لِبَشَرٍ اَنْ یُّؤْتِیَهُ اللّٰهُ الْكِتٰبَ وَ الْحُكْمَ

مَا كَانَ	لِبَشَرٍ	اَنْ یُّؤْتِیَهُ	اللّٰهُ	الْكِتٰبَ	وَ	الْحُكْمَ
نہیں ہے (کوئی حق)	کسی آدمی کے لئے	کہ دے اسے	اللہ	کتاب	اور	حکم، حکمت

کسی آدمی کو یہ حق حاصل نہیں کہ اللہ اسے کتاب وحکمت

(1) آج کل بھی ایسے لوگ دیکھے ہیں جو توحید کی آیتیں پڑھ کر انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام اور اولیاء رحمۃ اللہ تعالٰی علیہم کی شان کا انکار کرتے ہیں اور یہ تاثر دیتے ہیں کہ یہ شانِ انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام کا انکار بھی قرآن میں ہے حالانکہ یہ صریح جھوٹ ہے۔ یونہی بہت سے لوگوں کو سود، پردے، اسلامی سزاؤں اور دیگر کئی چیزوں کے بارے میں کلام کرتے سنا ہے وہ بھی قرآن پڑھتے ہیں اور درمیان میں اصل اسلامی احکام میں رد و بدل کرتے ہوئے اپنی بات اس انداز میں شامل کرتے ہیں کہ سننے والا سمجھے کہ شاید یہ بھی قرآن میں ہی ہے حالانکہ یہ واضح طور پر دھوکہ اور فریب ہوتا ہے۔

وَالنُّبُوَّةَ ثُمَّ يَقُوْلَ لِلنَّاسِ كُوْنُوْا عِبَادًا لِّيْ

وَ	النُّبُوَّةَ	ثُمَّ	يَقُوْلَ	لِلنَّاسِ	كُوْنُوْا	عِبَادًا	لِّيْ
اور	نبوت	پھر	وہ کہے	لوگوں سے	ہو جاؤ	بندے	میرے لئے (میرے)

اور نبوت عطا کرے پھر وہ لوگوں سے کہے کہ اللہ کو چھوڑ کر میری عبادت کرنے والے

مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ وَلٰكِنْ كُوْنُوْا رَبّٰنِيّٖنَ

مِنْ	دُوْنِ اللّٰهِ	وَ	لٰكِنْ	كُوْنُوْا	رَبّٰنِيّٖنَ (1)
سے	اللہ کے سوا	اور	لیکن (بلکہ)	(وہ یہ کہے گا کہ) ہو جاؤ	اللہ والے، رب کے بندے

بن جاؤ بلکہ وہ یہ کہے گا کہ اللہ والے ہو جاؤ

بِمَا كُنْتُمْ تُعَلِّمُوْنَ الْكِتٰبَ وَبِمَا

بِمَا	كُنْتُمْ تُعَلِّمُوْنَ	الْكِتٰبَ	وَ	بِمَا
بسبب (اس کے) جو	تم سکھاتے، تعلیم دیتے ہو	کتاب (کی)	اور	بسبب (اس کے) جو

کیونکہ تم کتاب کی تعلیم دیتے ہو اور اس لئے

كُنْتُمْ تَدْرُسُوْنَ ﴿۷۹﴾ وَلَا يَاْمُرَكُمْ اَنْ تَتَّخِذُوا الْمَلٰٓئِكَةَ وَ

كُنْتُمْ تَدْرُسُوْنَ ﴿۷۹﴾	وَ	لَا يَاْمُرَكُمْ	اَنْ تَتَّخِذُوا	الْمَلٰٓئِكَةَ	وَ
تم پڑھتے ہو	اور	وہ حکم نہیں دے گا تمہیں	کہ بنالو	فرشتوں	اور

کہ تم خود بھی اسے پڑھتے ہو ○ اور نہ تمہیں یہ حکم دے گا کہ فرشتوں اور

النَّبِيّٖنَ اَرْبَابًا اَيَاْمُرُكُمْ بِالْكُفْرِ بَعْدَ اِذْ اَنْتُمْ

النَّبِيّٖنَ	اَرْبَابًا	اَيَاْمُرُكُمْ	بِالْكُفْرِ	بَعْدَ	اِذْ	اَنْتُمْ
نبیوں (کو)	رب	کیا وہ حکم دے گا تمہیں	کفر کا	(اس کے) بعد	جبکہ	تم (ہو)

نبیوں کو رب بنالو، کیا وہ تمہیں تمہارے مسلمان ہونے کے بعد کفر کا حکم

(1) ربّانی کے معنی ہیں نہایت دیندار، عالم باعمل اور فقیہ۔ اس سے ثابت ہوا کہ علم و تعلیم کا ثمرہ یہ ہونا چاہئے کہ آدمی اللہ والا ہو جائے، جسے علم سے یہ فائدہ نہ ہو اس کا علم ضائع اور بے کار ہے۔

ع ۸ / ۱۲

حضور اقدس صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم کی عظمت و شان

مُّسْلِمُوْنَ ﴿۸۰﴾ ع وَ اِذْ اَخَذَ اللّٰهُ مِیْثَاقَ النَّبِیّٖنَ لَمَاۤ

مُّسْلِمُوْنَ ﴿۸۰﴾	وَ	اِذْ	اَخَذَ	اللّٰهُ	مِیْثَاقَ (1)	النَّبِیّٖنَ	لَمَاۤ
اسلام والے	اور	جب	لیا	اللہ (نے)	عہد، وعدہ	نبیوں (سے)	ضرور جو

دے گا؟ ○ اور یاد کرو جب اللہ نے نبیوں سے وعدہ لیا کہ

اٰتَیْتُكُمْ مِّنْ كِتٰبٍ وَّ حِكْمَةٍ ثُمَّ جَآءَكُمْ رَسُوْلٌ

اٰتَیْتُكُمْ	مِّنْ	كِتٰبٍ	وَّ	حِكْمَةٍ	ثُمَّ	جَآءَكُمْ	رَسُوْلٌ
میں دوں تمہیں	سے	کتاب	اور	حکمت	پھر	آئے تمہارے پاس	عظیم رسول

میں تمہیں کتاب اور حکمت عطا کروں گا پھر تمہارے پاس وہ عظمت والا رسول تشریف لائے گا

مُّصَدِّقٌ لِّمَا مَعَكُمْ لَتُؤْمِنُنَّ بِهٖ وَ

مُّصَدِّقٌ	لِّمَا	مَعَكُمْ	لَتُؤْمِنُنَّ	بِهٖ	وَ
تصدیق کرنے والا	(اس) کی جو	تمہارے ساتھ	ضرور ضرور تم ایمان لانا	اس پر	اور

جو تمہاری کتابوں کی تصدیق فرمانے والا ہوگا تو تم ضرور ضرور اس پر ایمان لانا اور

لَتَنْصُرُنَّهٗ ؕ قَالَ ءَاَقْرَرْتُمْ وَ اَخَذْتُمْ

لَتَنْصُرُنَّهٗ	قَالَ	ءَاَقْرَرْتُمْ	وَ	اَخَذْتُمْ
ضرور ضرور مدد کرنا اس کی	(اللہ نے) فرمایا	کیا تم نے اقرار کرلیا	اور	تم نے لیا

ضرور ضرور اس کی مدد کرنا۔ (اللہ نے) فرمایا: (اے انبیاء!) کیا تم نے (اس حکم کا) اقرار کرلیا اور اس (اقرار) پر

عَلٰى ذٰلِكُمْ اِصْرِیْ ؕ قَالُوْۤا اَقْرَرْنَا ؕ قَالَ

عَلٰى	ذٰلِكُمْ	اِصْرِیْ	قَالُوْۤا	اَقْرَرْنَا	قَالَ
پر	اس (اقرار)	بھاری ذمہ میرا	انہوں نے عرض کی	ہم نے اقرار کرلیا	فرمایا

میرا بھاری ذمہ لے لیا؟ سب نے عرض کی، "ہم نے اقرار کرلیا" (اللہ نے) فرمایا:

(1)… اس آیت مبارکہ میں نبی کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم کے عظیم فضائل بیان ہوئے ہیں۔ علماء کرام نے اس آیت کی تفسیر میں پوری پوری کتابیں تصنیف کی ہیں اور اس سے عظمتِ مصطفٰی صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم کے بے شمار نکات حاصل کئے ہیں۔ ان کی معلومات حاصل کرنے کے لئے تفسیر صراط الجنان، ج۱، ص۵۰۷ کا مطالعہ فرمائیں۔

فَاشْهَدُوْا وَ اَنَا مَعَكُمْ مِّنَ الشّٰهِدِيْنَ ﴿٨١﴾ فَمَنْ

فَاشْهَدُوْا	وَ	اَنَا	مَعَكُمْ	مِّنَ الشّٰهِدِيْنَ ﴿٨١﴾	فَمَنْ
تو گواہ رہو	اور	میں	تمہارے ساتھ	گواہی دینے والوں میں سے (ہوں)	پھر جو

تو (اب) ایک دوسرے پر (بھی) گواہ بن جاؤ اور میں خود (بھی) تمہارے ساتھ گواہوں میں سے ہوں ○ پھر جو کوئی

تَوَلّٰى بَعْدَ ذٰلِكَ فَاُولٰٓىِٕكَ هُمُ الْفٰسِقُوْنَ ﴿٨٢﴾

تَوَلّٰى	بَعْدَ	ذٰلِكَ	فَاُولٰٓىِٕكَ	هُمُ	الْفٰسِقُوْنَ ﴿٨٢﴾
منحرف ہو جائے	بعد	اس (اقرار کے)	تو یہ لوگ	وہ	نافرمانی کرنے والے (ہیں)

اس اقرار کے بعد روگردانی کرے گا تو وہی لوگ نافرمان ہوں گے ○

اسلام کے علاوہ کوئی دین مقبول نہیں

اَفَغَيْرَ دِيْنِ اللّٰهِ يَبْغُوْنَ وَ لَهٗٓ

اَفَغَيْرَ دِيْنِ اللّٰهِ	يَبْغُوْنَ	وَ	لَهٗٓ
کیا تو اللہ کے دین کے علاوہ	وہ (دوسرا دین) چاہتے ہیں	اور (حالانکہ)	اس کے لئے

کیا لوگ اللہ کے دین کے علاوہ کوئی اور دین چاہتے ہیں حالانکہ

اَسْلَمَ مَنْ فِي السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ طَوْعًا وَّ

اَسْلَمَ	مَنْ	فِي السَّمٰوٰتِ	وَ	الْاَرْضِ	طَوْعًا	وَّ
گردن جھکائے ہوئے ہیں	جو	آسمانوں میں	اور	زمین (میں)	خوشی (سے)	اور

آسمانوں اور زمینوں میں جو کوئی بھی ہے وہ سب خوشی سے یا مجبوری سے اسی کی بارگاہ میں

تمام انبیاء کرام عَلَيْهِمُ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَام پر ایمان لانے کا بیان

كَرْهًا وَّ اِلَيْهِ يُرْجَعُوْنَ ﴿٨٣﴾ قُلْ اٰمَنَّا بِاللّٰهِ وَ

كَرْهًا	وَّ	اِلَيْهِ	يُرْجَعُوْنَ ﴿٨٣﴾	قُلْ	اٰمَنَّا (1)	بِاللّٰهِ	وَ
مجبوری (سے)	اور	اس کی طرف	وہ لوٹائے جائیں گے	تم کہو	ہم ایمان لائے	اللہ پر	اور

گردن جھکائے ہوئے ہیں اور سب کو اسی کی طرف لوٹایا جائے گا ○ اور تم یوں کہو کہ ہم اللہ پر اور

(1)... یاد رہے کہ ہمیں سب انبیاء اور کتابوں کو ماننے کا حکم ہے البتہ ہمارا عمل صرف قرآن پر ہوگا اور ہم تفصیلی احکام میں اطاعت و اتباع صرف حضور پر نور، محمد مصطفی صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم کی کریں گے۔

مَآ اُنْزِلَ عَلَيْنَا وَمَآ اُنْزِلَ عَلٰٓى

مَآ	اُنْزِلَ	عَلَيْنَا	وَ	مَآ	اُنْزِلَ	عَلٰٓى
(اس پر) جو	نازل کیا گیا، اتارا گیا	ہمارے اوپر	اور	جو	نازل کیا گیا، اتارا گیا	اوپر

جو ہمارے اوپر نازل کیا گیا ہے اس پر اور جو

اِبْرٰهِيْمَ وَاِسْمٰعِيْلَ وَاِسْحٰقَ وَيَعْقُوْبَ وَالْاَسْبَاطِ

اِبْرٰهِيْمَ	وَ	اِسْمٰعِيْلَ	وَ	اِسْحٰقَ	وَ	يَعْقُوْبَ	وَ	الْاَسْبَاطِ
ابراہیم	اور	اسماعیل	اور	اسحاق	اور	یعقوب	اور	(ان کی) اولاد (کے)

ابراہیم اور اسماعیل اور اسحاق اور یعقوب اور ان کی اولاد پر نازل کیا گیا ہے اس پر ایمان لاتے ہیں

وَمَآ اُوْتِيَ مُوْسٰى وَعِيْسٰى وَالنَّبِيُّوْنَ مِنْ

وَ	مَآ	اُوْتِيَ	مُوْسٰى	وَ	عِيْسٰى	وَ	النَّبِيُّوْنَ	مِنْ
اور	جو	دیا گیا	موسیٰ	اور	عیسیٰ	اور	نبیوں (کو)	کی طرف سے

اور جو موسیٰ اور عیسیٰ اور نبیوں کو ان کے رب کی طرف سے دیا گیا

رَّبِّهِمْ ۪ لَا نُفَرِّقُ بَيْنَ اَحَدٍ مِّنْهُمْ ۫ وَنَحْنُ

رَّبِّهِمْ	لَا نُفَرِّقُ	بَيْنَ اَحَدٍ	مِّنْهُمْ	وَ	نَحْنُ
ان کے رب	ہم فرق نہیں کرتے	کسی ایک کے درمیان	ان میں سے	اور	ہم

(اس پر بھی ایمان لاتے ہیں۔ نیز) ہم ایمان لانے میں ان میں سے کسی کے درمیان فرق نہیں کرتے اور

لَهٗ مُسْلِمُوْنَ ﴿۸۴﴾ وَمَنْ يَّبْتَغِ غَيْرَ الْاِسْلَامِ دِيْنًا

لَهٗ	مُسْلِمُوْنَ ﴿۸۴﴾	وَ	مَنْ	يَّبْتَغِ	غَيْرَ الْاِسْلَامِ (1)	دِيْنًا
اس کے لئے	گردن جھکانے والے	اور	جو	تلاش کرے	اسلام کے علاوہ	کوئی دین

ہم اسی کی بارگاہ میں گردن جھکائے ہوئے ہیں ○ اور جو کوئی اسلام کے علاوہ کوئی اور دین چاہے گا

دینِ اسلام کے علاوہ اور کوئی دین بارگاہِ الٰہی میں مقبول نہیں

(1)۔۔۔ اللہ تعالیٰ نے واضح طور قرآن پاک میں کئی جگہ فرمادیا کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے نزدیک پسندیدہ دین صرف اسلام ہے اور اسلام کے علاوہ کوئی دین اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں اِس زمانے میں معتبر نہیں۔ اسلام کے علاوہ کوئی کسی دین کی اخلاقی باتوں پر جتنا چاہے عمل کرے لیکن جب تک مکمل طور پر بطورِ عقیدہ اسلام کو اختیار نہیں کرے گا اس کا کوئی عمل بارگاہِ الٰہی میں مقبول نہیں اور اب اسلام سے مراد وہ دین ہے جسے حضرت محمد مصطفےٰ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم لے کر آئے۔

مرتد ہونے والوں کی سزا

فَلَنۡ یُّقۡبَلَ مِنۡہُ ۚ وَ ہُوَ فِی الۡاٰخِرَۃِ مِنَ

فَلَنۡ یُّقۡبَلَ	مِنۡہُ	وَ	ہُوَ	فِی الۡاٰخِرَۃِ	مِنَ
تو ہرگز قبول نہ کیا جائے گا	اس سے (وہ دین)	اور	وہ (ہوگا)	آخرت میں	سے

تو وہ اس سے ہرگز قبول نہ کیا جائے گا اور وہ آخرت میں

الۡخٰسِرِیۡنَ ﴿۸۵﴾ کَیۡفَ یَہۡدِی اللّٰہُ قَوۡمًا کَفَرُوۡا

الۡخٰسِرِیۡنَ ﴿۸۵﴾	کَیۡفَ	یَہۡدِی	اللّٰہُ	قَوۡمًا[1]	کَفَرُوۡا
نقصان، خسارہ اٹھانے والوں	کیسے	ہدایت دے گا	اللہ	(اس) قوم (کو جنہوں نے)	کفر کیا

نقصان اٹھانے والوں میں سے ہوگا ○ اللہ ایسی قوم کو کیسے ہدایت دے گا جنہوں نے ایمان کے بعد

بَعۡدَ اِیۡمَانِہِمۡ وَ شَہِدُوۡۤا اَنَّ الرَّسُوۡلَ حَقٌّ

بَعۡدَ اِیۡمَانِہِمۡ	وَ	شَہِدُوۡۤا	اَنَّ	الرَّسُوۡلَ	حَقٌّ
اپنے ایمان کے بعد	اور (حالانکہ)	انہوں نے گواہی دے دی	کہ بیشک	رسول	سچا (ہے)

کفر کو اختیار کیا اور وہ اس بات کی گواہی دے چکے تھے کہ (یہ) رسول سچا ہے

وَّ جَآءَہُمُ الۡبَیِّنٰتُ ؕ وَ اللّٰہُ لَا یَہۡدِی الۡقَوۡمَ

وَّ	جَآءَہُمُ	الۡبَیِّنٰتُ	وَ	اللّٰہُ	لَا یَہۡدِی	الۡقَوۡمَ
اور (حالانکہ)	آچکی ان کے پاس	روشن نشانیاں	اور	اللہ	ہدایت نہیں دیتا	قوم (کو)

اور ان لوگوں کے پاس روشن نشانیاں بھی آچکی تھیں اور اللہ ظالموں کو

الظّٰلِمِیۡنَ ﴿۸۶﴾ اُولٰٓئِکَ جَزَآؤُہُمۡ اَنَّ عَلَیۡہِمۡ لَعۡنَۃَ اللّٰہِ وَ

الظّٰلِمِیۡنَ ﴿۸۶﴾	اُولٰٓئِکَ	جَزَآؤُہُمۡ	اَنَّ	عَلَیۡہِمۡ	لَعۡنَۃَ اللّٰہِ	وَ
ظلم کرنے والے	یہ لوگ	ان کی جزا، بدلہ	(یہ ہے) کہ	ان کے اوپر	اللہ کی لعنت	اور

ہدایت نہیں دیتا ○ یہی وہ لوگ ہیں جن کا بدلہ یہ ہے کہ ان پر اللہ کی اور

[1] مراد یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ ایسی قوم کو کیسے ایمان کی توفیق دے جو جان پہچان کر منکر ہوگئی ہو یعنی ایسوں کو ہدایت نہیں ملتی۔ اس سے معلوم ہوا کہ جان بوجھ کر حق کا انکار کرنے کی بہت نحوست ہے نیز معلوم ہوا کہ حسد نہایت خبیث بیماری ہے کہ اس کی وجہ سے آدمی جانتے بوجھتے انکار کر دیتا ہے اور یہ حسد بعض اوقات کفر تک پہنچا دیتا ہے۔

ارتداد سے سچی توبہ کرنے والوں کی بخشش کا بیان

ارتداد پر قائم رہنے والوں کی توبہ مقبول نہیں

الْمَلٰٓىِٕكَةِ وَ النَّاسِ اَجْمَعِیْنَ ﴿۸۷﴾ لا خٰلِدِیْنَ فِیْهَا ج

فِیْهَا	خٰلِدِیْنَ	اَجْمَعِیْنَ ﴿۸۷﴾	النَّاسِ	وَ	الْمَلٰٓىِٕكَةِ
اس (لعنت یا عذاب) میں	ہمیشہ رہنے والے	سب کی (لعنت ہے)	لوگوں	اور	فرشتوں

فرشتوں کی اور انسانوں سب کی لعنت ہے ○ ہمیشہ اس میں رہیں گے،

لَا یُخَفَّفُ عَنْهُمُ الْعَذَابُ وَ لَا هُمْ یُنْظَرُوْنَ ﴿۸۸﴾ لا

یُنْظَرُوْنَ ﴿۸۸﴾	هُمْ	لَا	وَ	الْعَذَابُ	عَنْهُمُ	لَا یُخَفَّفُ
مہلت دیئے جائیں گے	وہ	نہ	اور	عذاب	ان سے	ہلکا نہیں کیا جائے گا

نہ ان سے عذاب ہلکا ہو گا اور نہ انہیں مہلت دی جائے گی ○

اِلَّا الَّذِیْنَ تَابُوْا مِنْۢ بَعْدِ ذٰلِكَ وَ

وَ	ذٰلِكَ	بَعْدِ	مِنْۢ	تَابُوْا (1)	الَّذِیْنَ	اِلَّا
اور	اس (کفر کے)	بعد	سے	توبہ کرلیں	وہ لوگ جو	مگر

سوائے ان لوگوں کے جنہوں نے کفر کے بعد توبہ کرلی اور

اَصْلَحُوْا قف فَاِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ ﴿۸۹﴾ اِنَّ

اِنَّ	رَّحِیْمٌ ﴿۸۹﴾	غَفُوْرٌ	اللّٰهَ	فَاِنَّ	اَصْلَحُوْا
بیشک	مہربان	بخشنے والا	اللہ	تو بیشک	اپنی اصلاح کرلیں

اپنی اصلاح کرلی تو بیشک اللہ بخشنے والا مہربان ہے ○ بیشک

الَّذِیْنَ كَفَرُوْا بَعْدَ اِیْمَانِهِمْ ثُمَّ ازْدَادُوْا

ازْدَادُوْا	ثُمَّ	بَعْدَ اِیْمَانِهِمْ	كَفَرُوْا	الَّذِیْنَ
زیادہ ہوگئے، بڑھ گئے	پھر	اپنے ایمان کے بعد	کفر کیا	وہ لوگ جو (جنہوں نے)

وہ لوگ جو ایمان لانے کے بعد کافر ہوگئے پھر کفر میں اور

(1)۔۔۔ یاد رہے کہ توبہ ہر گناہ سے مقبول ہے حتّٰی کہ ارتداد سے بھی توبہ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں قبول ہے۔

كَفَرًا لَّنْ تُقْبَلَ تَوْبَتُهُمْ ۚ وَ اُولٰٓئِكَ

كُفْرًا	لَّنْ تُقْبَلَ	تَوْبَتُهُمْ (1)	وَ	اُولٰٓئِكَ
کفر (میں)	(تو) ہرگز قبول نہ کی جائے گی	ان کی توبہ	اور	یہ لوگ

بڑھ گئے تو ان کی توبہ ہرگز قبول نہ کی جائے گی اور یہی لوگ

هُمُ الضَّآلُّوْنَ ۝۹۰ اِنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَ مَاتُوْا

هُمُ	الضَّآلُّوْنَ ۝۹۰	اِنَّ	الَّذِيْنَ	كَفَرُوْا	وَ	مَاتُوْا
وہ (وہی)	گمراہ ہونے والے (ہیں)	بیشک	وہ لوگ جو (جنہوں نے)	کفر کیا	اور	مر گئے

گمراہ ہیں ۝ بیشک وہ لوگ جو کافر ہوئے اور کافر ہی

حالتِ کفر میں مرنے والوں کی سزا

وَ هُمْ كُفَّارٌ فَلَنْ يُّقْبَلَ مِنْ اَحَدِهِمْ

وَ	هُمْ	كُفَّارٌ	فَلَنْ يُّقْبَلَ	مِنْ	اَحَدِهِمْ
اور (حالانکہ)	وہ	کافر (تھے)	تو ہرگز قبول نہ کیا جائے گا	سے	ان میں سے کسی ایک

مر گئے، ان میں سے کوئی اگرچہ اپنی جان چھڑانے کے بدلے میں

مِّلْءُ الْاَرْضِ ذَهَبًا وَّ لَوِ افْتَدٰى بِهٖ ؕ اُولٰٓئِكَ لَهُمْ

مِّلْءُ الْاَرْضِ	ذَهَبًا	وَّلَوِ افْتَدٰى	بِهٖ	اُولٰٓئِكَ	لَهُمْ
پوری زمین بھر	سونا	اگرچہ وہ فدیہ دے	اس کے ساتھ	یہ لوگ	ان کے لئے

پوری زمین کے برابر سونا بھی دے تو ہرگز اس سے قبول نہ کیا جائے گا۔ ان کے لئے

عَذَابٌ اَلِيْمٌ وَّ مَا لَهُمْ مِّنْ نّٰصِرِيْنَ ۝۹۱ ع

عَذَابٌ	اَلِيْمٌ	وَّ	مَا	لَهُمْ	مِّنْ	نّٰصِرِيْنَ ۝۹۱
عذاب	دردناک	اور	نہیں (ہوگا)	ان کے لئے	سے	مددگاروں

دردناک عذاب ہے اور ان کا کوئی مددگار نہیں ہوگا ۝

ع ۱۷ ۹

(1) آیت میں فرمایا گیا کہ "جو کفر کرے اور اس میں بڑھتا جائے اس کی توبہ ہرگز قبول نہ ہوگی" اس کا یا تو یہ معنی ہے کہ ان کی معافی نہیں کیونکہ یہ توبہ ہی نہیں کرتے یا یہ معنی ہے کہ ان کی توبہ مقبول نہیں کیونکہ ان کی توبہ دل سے نہیں بلکہ منافقانہ ہوتی ہے، دل میں کفر بھرا ہوتا ہے اور زبان سے توبہ کر رہے ہوتے ہیں ایسی توبہ ہرگز قبول نہیں۔ البتہ جو توبہ دل سے کی جائے وہ ضرور مقبول ہے۔

لَنۡ تَنَالُوا

4

راہِ خدا میں پسندیدہ مال خرچ کرنے کی ترغیب

لَنْ تَنَالُوا الْبِرَّ حَتّٰى تُنْفِقُوْا مِمَّا

لَنْ تَنَالُوا	الْبِرَّ (1)	حَتّٰى	تُنْفِقُوْا	مِمَّا
تم ہرگز نہ پاسکو گے	بھلائی، نیکی (کو)	یہاں تک کہ	خرچ کرو	(اس میں) سے جو

تم ہرگز بھلائی کو نہیں پاسکو گے جب تک راہِ خدا میں اپنی پیاری چیز

تُحِبُّوْنَ ؕ وَ مَا تُنْفِقُوْا مِنْ شَیْءٍ فَاِنَّ اللّٰهَ بِهٖ

تُحِبُّوْنَ	وَ	مَا	تُنْفِقُوْا	مِنْ	شَیْءٍ	فَاِنَّ	اللّٰهَ	بِهٖ
تم پسند کرتے ہو	اور	جو	تم خرچ کرتے ہو	سے	کسی چیز	تو بیشک	اللہ	اس کو

خرچ نہ کرو اور تم جو کچھ خرچ کرتے ہو اللہ اسے

بعض کھانوں کے حرام ہونے پر یہودیوں کے جھوٹے دعوے کا رد

عَلِیْمٌ ﴿۹۲﴾ كُلُّ الطَّعَامِ كَانَ حِلًّا لِّبَنِیْۤ اِسْرَآءِیْلَ اِلَّا مَا حَرَّمَ

عَلِیْمٌ ﴿۹۲﴾	كُلُّ الطَّعَامِ	كَانَ	حِلًّا	لِّبَنِیْۤ اِسْرَآءِیْلَ	اِلَّا	مَا	حَرَّمَ
جاننے والا	تمام کھانے	تھے	حلال	بنی اسرائیل، اولادِ یعقوب کے لئے	مگر	وہ جو	حرام کرلیا

جانتا ہے ○ تمام کھانے بنی اسرائیل کے لئے حلال تھے سوائے ان کھانوں کے جو

اِسْرَآءِیْلُ عَلٰى نَفْسِهٖ مِنْ قَبْلِ اَنْ تُنَزَّلَ التَّوْرٰىةُ

اِسْرَآءِیْلُ	عَلٰى	نَفْسِهٖ	مِنْ	قَبْلِ	اَنْ	تُنَزَّلَ	التَّوْرٰىةُ
یعقوب (نے)	پر	اپنی جان، ذات	سے	پہلے	کہ	نازل کی جائے، اتاری جائے	تورات

یعقوب نے تورات نازل کئے جانے سے پہلے اپنے اوپر حرام کرلئے تھے۔

اللہ تعالیٰ پر جھوٹ باندھنے والے ظالم ہیں

قُلْ فَاْتُوْا بِالتَّوْرٰىةِ فَاتْلُوْهَاۤ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِیْنَ ﴿۹۳﴾ فَمَنِ

قُلْ	فَاْتُوْا	بِالتَّوْرٰىةِ (2)	فَاتْلُوْهَاۤ	اِنْ	كُنْتُمْ	صٰدِقِیْنَ ﴿۹۳﴾	فَمَنِ
تم کہو	تو آؤ	تورات کے ساتھ	پھر پڑھو اسے	اگر	تم ہو	سچ بولنے والے	پھر جو

تم فرماؤ، تورات لاؤ اور اسے پڑھو اگر تم سچے ہو ○ پھر

(1)... اس آیت میں بھلائی سے مراد تقویٰ اور فرمانبرداری ہے جبکہ خرچ کرنے میں واجب اور نفلی تمام صدقات داخل ہیں۔

(2)... اس سے معلوم ہوا کہ حضور سیِّدُ المرسلین صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم کا علم شریف اللہ تعالیٰ کی خاص عطا سے ہے کہ آپ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم تورات وانجیل سے خبردار ہیں۔

افْتَرٰى عَلَى اللّٰهِ الْكَذِبَ مِنْۢ بَعْدِ ذٰلِكَ فَاُولٰٓىٕكَ هُمُ

افْتَرٰى (1)	عَلَى	اللّٰهِ	الْكَذِبَ	مِنْۢ	بَعْدِ	ذٰلِكَ	فَاُولٰٓىٕكَ	هُمُ
بہتان تراشے	پر	اللہ	جھوٹا	سے	بعد	اس کے	تو یہ لوگ	وہ

اس کے بعد بھی جو اللہ پر جھوٹ باندھے تو وہی لوگ

الظّٰلِمُوْنَ ﴿٩٤﴾ قُلْ صَدَقَ اللّٰهُ ۫ فَاتَّبِعُوْا مِلَّةَ اِبْرٰهِیْمَ

الظّٰلِمُوْنَ ﴿٩٤﴾	قُلْ	صَدَقَ	اللّٰهُ	فَاتَّبِعُوْا	مِلَّةَ اِبْرٰهِیْمَ (2)
ظلم کرنے والے	تم کہو	سچ فرمایا	اللہ (نے)	تو تم پیروی کرو	ابراہیم کے دین (کی)

ظالم ہیں ○ اے محبوب! تم فرماؤ، اللہ نے سچ فرمایا لہٰذا تم ابراہیم کے دین پر چلو

ابراہیمی دین کی پیروی کا حکم

وقف جبرئیل

حَنِیْفًا ؕ وَ مَا كَانَ مِنَ الْمُشْرِكِیْنَ ﴿٩٥﴾ اِنَّ

حَنِیْفًا	وَ	مَا كَانَ	مِنَ	الْمُشْرِكِیْنَ ﴿٩٥﴾	اِنَّ
ہر باطل سے جدا	اور	نہیں تھے	سے	شرک کرنے والوں	بیشک

جو ہر باطل سے جدا تھے اور وہ مشرکوں میں سے نہ تھے ○ بیشک

خانہ کعبہ کی خصوصیات

اَوَّلَ بَیْتٍ وُّضِعَ لِلنَّاسِ لَلَّذِیْ بِبَكَّةَ مُبٰرَكًا

اَوَّلَ بَیْتٍ	وُّضِعَ	لِلنَّاسِ	لَلَّذِیْ	بِبَكَّةَ	مُبٰرَكًا
پہلا گھر	بنایا گیا	لوگوں کے لئے	ضرور (وہ ہے) جو	مکہ میں (ہے)	برکت والا

سب سے پہلا گھر جو لوگوں کی عبادت کے لئے بنایا گیا وہ ہے جو مکہ میں ہے برکت والا ہے

وَّ هُدًى لِّلْعٰلَمِیْنَ ﴿٩٦﴾ فِیْهِ اٰیٰتٌۢ بَیِّنٰتٌ

وَّ	هُدًى	لِّلْعٰلَمِیْنَ ﴿٩٦﴾	فِیْهِ	اٰیٰتٌۢ	بَیِّنٰتٌ
اور	ہدایت، رہنما	تمام جہانوں کے لئے	اس میں	نشانیاں	روشن

اور سارے جہان والوں کے لئے ہدایت ہے ○ اس میں کھلی نشانیاں ہیں،

(1)...اس آیت سے یہ بھی معلوم ہوا کہ علم کے باوجود گناہ کرنا زیادہ سخت ہے نیز حلال کو اپنی طرف سے بلا دلیل حرام کہنا اللہ تعالیٰ پر افتراء کرنا ہے۔

(2)...اس آیت میں دینِ ابراہیمی کی پیروی کا حکم دیا۔ اس سے مراد یہ ہے کہ دینِ محمدی کی پیروی کرو کیونکہ اس کی پیروی ملتِ ابراہیمی کی پیروی ہے، دینِ محمدی اس ملت کو اپنے اندر لئے ہوئے ہے۔

حج کی فرضیت اور اس کی بنیادی شرط کا بیان

مَقَامُ اِبْرٰهِیْمَ ۚ۬ وَ مَنْ دَخَلَهٗ كَانَ اٰمِنًا ؕ وَ

مَقَامُ اِبْرٰهِیْمَ (1)	وَ	مَنْ	دَخَلَهٗ	كَانَ	اٰمِنًا	وَ
ابراہیم کے کھڑے ہونے کی جگہ	اور	جو	داخل ہوا اس میں	وہ ہو گیا	امن والا	اور

ابراہیم کے کھڑے ہونے کی جگہ ہے اور جو اس میں داخل ہوا امن والا ہو گیا اور

لِلّٰهِ عَلَى النَّاسِ حِجُّ الْبَیْتِ مَنِ

لِلّٰهِ	عَلَى النَّاسِ	حِجُّ الْبَیْتِ	مَنِ
اللہ کے لئے	لوگوں پر (فرض ہے)	گھر (خانہ کعبہ) کا حج کرنا	(یہ اس پر فرض ہے) جو

اللہ کے لئے لوگوں پر اس گھر کا حج کرنا فرض ہے جو

اللہ تعالیٰ مخلوق کی عبادت سے بے نیاز ہے

اسْتَطَاعَ اِلَیْهِ سَبِیْلًا ؕ وَ مَنْ كَفَرَ فَاِنَّ اللّٰهَ

اسْتَطَاعَ	اِلَیْهِ	سَبِیْلًا	وَ	مَنْ	كَفَرَ	فَاِنَّ	اللّٰهَ
طاقت رکھتا ہو	اس کی طرف	راستے (کی)	اور	جو	کفر کرے	تو بیشک	اللہ

اس تک پہنچنے کی طاقت رکھتا ہے اور جو انکار کرے تو اللہ

آیاتِ الٰہی کا انکار کرنے پر اہلِ کتاب کو تنبیہ

غَنِیٌّ عَنِ الْعٰلَمِیْنَ ﴿۹۷﴾ قُلْ یٰۤاَهْلَ الْكِتٰبِ لِمَ تَكْفُرُوْنَ

غَنِیٌّ	عَنِ	الْعٰلَمِیْنَ ﴿۹۷﴾	قُلْ	یٰۤاَهْلَ الْكِتٰبِ	لِمَ	تَكْفُرُوْنَ
بے پرواہ، بے نیاز	سے	تمام جہانوں	تم کہو	اے اہلِ کتاب	کیوں	انکار کرتے ہو

سارے جہان سے بے پرواہ ہے ○ تم فرماؤ: اے اہلِ کتاب! تم اللہ کی آیتوں کا انکار کیوں

ایمان والوں کو راہِ خدا سے روکنے پر اہلِ کتاب کو تنبیہ

بِاٰیٰتِ اللّٰهِ ۖۗ وَ اللّٰهُ شَهِیْدٌ عَلٰى مَا تَعْمَلُوْنَ ﴿۹۸﴾ قُلْ

بِاٰیٰتِ اللّٰهِ (2)	وَ	اللّٰهُ	شَهِیْدٌ	عَلٰى	مَا	تَعْمَلُوْنَ ﴿۹۸﴾	قُلْ
اللہ کی آیتوں کا	اور (حالانکہ)	اللہ	گواہ (ہے)	(اس) پر	جو	تم کرتے ہو	تم کہو

کرتے ہو حالانکہ اللہ تمہارے اعمال پر گواہ ہے؟ ○ تم فرماؤ:

(1)... مقام ابراہیم وہ پتھر ہے جس پر حضرت ابراہیم عَلَیْهِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کعبہ شریف کی تعمیر کے وقت کھڑے ہوتے تھے۔ اس سے معلوم ہوا کہ پیغمبر کے قدم چھو جانے کی وجہ سے اللہ تعالیٰ نے پتھر کو متبرک، شعائر اللہ اور آیۃ اللہ یعنی اللہ عَزَّوَجَلَّ کی نشانی بنا دیا۔

(2)... یہاں اللہ عَزَّوَجَلَّ کی آیتوں سے مراد تورات کی وہ آیات ہیں جن میں رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم کے اوصاف کا بیان ہے اور وہ عقلی دلائل مراد ہیں جو حضور اقدس صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم کی صداقت پر دلالت کرتے ہیں۔

يٰۤاَهۡلَ الۡكِتٰبِ لِمَ تَصُدُّوۡنَ عَنۡ سَبِيۡلِ اللّٰهِ مَنۡ اٰمَنَ

يٰۤاَهۡلَ الۡكِتٰبِ	لِمَ	تَصُدُّوۡنَ	عَنۡ	سَبِيۡلِ اللّٰهِ	مَنۡ	اٰمَنَ
اے اہلِ کتاب	کیوں	روکتے ہو	سے	اللہ کی راہ (اللہ کے دین)	(اسے) جو	ایمان لایا

اے اہلِ کتاب! تم ایمان لانے والوں کو اللہ کے راستے سے کیوں روکتے ہو؟

تَبۡغُوۡنَهَا عِوَجًا وَّاَنۡتُمۡ شُهَدَآءُ ؕ وَمَا اللّٰهُ

تَبۡغُوۡنَهَا	عِوَجًا	وَّ	اَنۡتُمۡ	شُهَدَآءُ	وَ	مَا	اللّٰهُ
تم چاہتے ہو اس (راہِ خدا) میں	ٹیڑھا پن	اور (حالانکہ)	تم	گواہ (ہو)	اور	نہیں	اللہ

تم اس میں بھی ٹیڑھا پن چاہتے ہو حالانکہ تم خود اس پر گواہ ہو اور اللہ

بِغَافِلٍ عَمَّا تَعۡمَلُوۡنَ ﴿٩٩﴾ يٰۤاَيُّهَا الَّذِيۡنَ اٰمَنُوۡۤا اِنۡ تُطِيۡعُوۡا

بِغَافِلٍ	عَمَّا	تَعۡمَلُوۡنَ ﴿٩٩﴾	يٰۤاَيُّهَا	الَّذِيۡنَ	اٰمَنُوۡۤا	اِنۡ	تُطِيۡعُوۡا
غافل	(اس) سے جو	تم کرتے ہو	اے	وہ لوگو جو	ایمان لائے	اگر	تم اطاعت کرو

تمہارے اعمال سے بے خبر نہیں ۝ اے ایمان والو! اگر تم اہلِ کتاب میں سے کسی گروہ کی

مسلمانوں کو اہلِ کتاب کی اطاعت نہ کرنے کی ہدایت

فَرِيۡقًا مِّنَ الَّذِيۡنَ اُوۡتُوا الۡكِتٰبَ يَرُدُّوۡكُمۡ

فَرِيۡقًا (1)	مِّنَ	الَّذِيۡنَ	اُوۡتُوا	الۡكِتٰبَ	يَرُدُّوۡكُمۡ
ایک گروہ (کی)	سے	ان لوگوں سے جو	دیئے گئے	کتاب	وہ لوٹا دیں گے تمہیں

اطاعت کرو تو وہ تمہیں تمہارے ایمان کے بعد

بَعۡدَ اِيۡمَانِكُمۡ كٰفِرِيۡنَ ﴿١٠٠﴾ وَكَيۡفَ تَكۡفُرُوۡنَ

بَعۡدَ اِيۡمَانِكُمۡ	كٰفِرِيۡنَ ﴿١٠٠﴾	وَ	كَيۡفَ	تَكۡفُرُوۡنَ
تمہارے ایمان کے بعد	کفر کرنے والے (کفر کی حالت میں)	اور	کیسے	تم کفر کرو گے

کفر کی حالت میں لوٹا دیں گے ۝ اور (ایمان والو! اب) تم کیوں کفر کرو گے

کافروں والے کام کرنا مسلمان کی شان نہیں

(1) ... مرشاس بن قیس یہودی نے انصار کے دو قبیلوں اوس اور خزرج کی باہمی محبت دیکھ کر انہیں آپس میں لڑانے کی کوشش کی اور نبی کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ان قبیلوں میں صلح کروادی۔ اس موقع پر یہ آیتِ کریمہ نازل ہوئی۔ اس سے معلوم ہوا کہ فتنہ فساد برپا کرنا اور مسلمانوں کو آپس میں لڑانا یہودیوں کا کام اور آپس میں پیار محبت پیدا کرنا اور صلح کروانا سراپا رحمت، شفیعِ امت صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی سنت ہے۔

وَ اَنْتُمْ تُتْلٰى عَلَیْكُمْ اٰیٰتُ اللّٰهِ وَ فِیْكُمْ

وَ	اَنْتُمْ	تُتْلٰى (1)	عَلَیْكُمْ	اٰیٰتُ اللّٰهِ	وَ	فِیْكُمْ
اور (حالانکہ)	تم	پڑھی جاتی ہیں	تمہارے اوپر	اللہ کی آیتیں	اور	تم میں (موجود ہے)

حالانکہ تمہارے سامنے اللہ کی آیتیں پڑھی جاتی ہیں اور تم میں

دینِ اسلام کو مضبوطی سے تھامنے والا ہدایت پر ہے

رَسُوْلُهٗ ؕ وَ مَنْ یَّعْتَصِمْ بِاللّٰهِ فَقَدْ

رَسُوْلُهٗ	وَ	مَنْ	یَّعْتَصِمْ	بِاللّٰهِ	فَقَدْ
اس کا رسول	اور	جو (جس نے)	مضبوطی سے تھام لیا	اللہ (کے سہارے) کو	تو تحقیق، بیشک

اس کا رسول تشریف فرما ہے اور جس نے اللہ کا سہارا مضبوطی سے تھام لیا تو

ع ۲۰

تقویٰ اور ایمان پر خاتمے کا حکم

هُدِیَ اِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِیْمٍ ﴿۱۰۱﴾ ع یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا

هُدِیَ	اِلٰى	صِرَاطٍ	مُّسْتَقِیْمٍ ﴿۱۰۱﴾	یٰۤاَیُّهَا	الَّذِیْنَ	اٰمَنُوا
وہ ہدایت دیا گیا	کی طرف	راستے	سیدھے	اے	وہ لوگو جو	ایمان لائے

اسے یقیناً سیدھا راستہ دکھا دیا گیا ○ اے ایمان والو!

اتَّقُوا اللّٰهَ حَقَّ تُقٰتِهٖ وَ لَا تَمُوْتُنَّ اِلَّا

اتَّقُوا	اللّٰهَ	حَقَّ تُقٰتِهٖ	وَ	لَا تَمُوْتُنَّ	اِلَّا
ڈرو	اللہ (سے)	(جیسا) اس سے ڈرنے کا حق (ہے)	اور	تم ہرگز نہ مرنا	مگر

اللہ سے ڈرو جیسا اس سے ڈرنے کا حق ہے اور ضرور تمہیں موت صرف

قرآن کو تھامنے کا حکم اور باہمی تفرقہ کی ممانعت

وَ اَنْتُمْ مُّسْلِمُوْنَ ﴿۱۰۲﴾ وَ اعْتَصِمُوْا

وَ	اَنْتُمْ	مُّسْلِمُوْنَ ﴿۱۰۲﴾	وَ	اعْتَصِمُوْا
اور (اس حال میں کہ)	تم (ہو)	اسلام والے، مسلمان	اور	مضبوطی سے تھام لو

اسلام کی حالت میں آئے ○ اور تم سب مل کر

(1) ــ یہاں ابتداءً صحابۂ کرام رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُم سے خطاب ہے کہ اے جماعتِ صحابہ! (رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُم) تم کافروں کی طرح آپس میں کیسے لڑسکتے ہو جبکہ تم حضور رَحْمَۃٌ لِّلْعٰلَمِیْن صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے صحبت یافتہ ہو اور ان کی زبانِ مبارک سے قرآن مجید سنتے ہو۔ اس آیت میں عام مسلمانوں کو بھی اس اعتبار سے نصیحت ہے کہ ہمارے درمیان قرآن موجود ہے اور حضور اقدس صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی تعلیمات موجود ہیں تو پھر آپس میں نفسانی لڑائی کس طرح ہوسکتی ہے؟

حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے ذریعے مسلمانوں میں الفت پیدا ہونا اور جہنم سے نجات ملنا

بِحَبْلِ اللّٰهِ جَمِيْعًا وَّلَا تَفَرَّقُوْا ۪ وَاذْكُرُوْا

بِحَبْلِ اللّٰهِ	جَمِيْعًا	وَّ	لَا تَفَرَّقُوْا (1)	وَ	اذْكُرُوْا
اللہ کی رسی کو	سب	اور	آپس میں جدا جدا نہ ہو جاؤ	اور	یاد کرو

اللہ کی رسی کو مضبوطی کے ساتھ تھام لو اور آپس میں تفرقہ مت ڈالو اور

نِعْمَتَ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ اِذْ كُنْتُمْ اَعْدَآءً

نِعْمَتَ اللّٰهِ	عَلَيْكُمْ	اِذْ	كُنْتُمْ	اَعْدَآءً
اللہ کی نعمت	اپنے اوپر	جب	تم تھے	دشمن

اللہ کا احسان اپنے اوپر یاد کرو جب تم ایک دوسرے کے دشمن تھے

فَاَلَّفَ بَيْنَ قُلُوْبِكُمْ فَاَصْبَحْتُمْ

فَاَلَّفَ	بَيْنَ قُلُوْبِكُمْ	فَاَصْبَحْتُمْ
تو (اللہ نے) الفت ڈال دی، محبت پیدا کردی	تمہارے دلوں کے درمیان	تو تم ہوگئے

تو اس نے تمہارے دلوں میں ملاپ پیدا کر دیا پس اس کے فضل سے

بِنِعْمَتِهٖۤ اِخْوَانًا ۚ وَكُنْتُمْ عَلٰى شَفَا حُفْرَةٍ مِّنَ

بِنِعْمَتِهٖۤ	اِخْوَانًا	وَ	كُنْتُمْ	عَلٰى	شَفَا حُفْرَةٍ	مِّنَ
اس کی نعمت سے	بھائی بھائی	اور	تم تھے	پر	گڑھے کے کنارے	سے (کے)

تم آپس میں بھائی بھائی بن گئے اور تم تو آگ کے گڑھے کے کنارے پر تھے

النَّارِ فَاَنْقَذَكُمْ مِّنْهَا ؕ كَذٰلِكَ يُبَيِّنُ اللّٰهُ

النَّارِ	فَاَنْقَذَكُمْ	مِّنْهَا	كَذٰلِكَ	يُبَيِّنُ	اللّٰهُ
آگ	تو اس نے بچالیا تمہیں	اس سے	اسی طرح	بیان کرتا ہے	اللہ

تو اس نے تمہیں اس سے بچالیا۔ اللہ تم سے یوں ہی اپنی آیتیں

(1) بعض لوگ یہ آیت لے کر اہلسنت سمیت سب کو غلط قرار دیتے ہیں جو کہ سراسر غلط ہے کیونکہ حکم یہ ہے کہ جس طریقے پر مسلمان چلتے آرہے ہیں، جو صحابہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْھُم سے جاری ہے اور سنت سے ثابت ہے اس سے نہ ہٹو۔ اہلِ سنت وجماعت تو سنتِ رسول اور جماعتِ صحابہ کے طریقے پر چلتے آرہے ہیں تو سمجھایا تو ان لوگوں کو جائے گا جو اس سے ہٹے نہ کہ اصل طریقے پر چلنے والوں کو کہا جائے کہ تم اپنا طریقہ چھوڑ دو۔

نیکی کی دعوت دینے اور برائی سے منع کرنے والا ایک گروہ ہونا چاہیے

لَكُمْ اٰيٰتِهٖ لَعَلَّكُمْ تَهْتَدُوْنَ (١٠٣) وَلْتَكُنْ مِّنْكُمْ

لَكُمْ	اٰيٰتِهٖ	لَعَلَّكُمْ	تَهْتَدُوْنَ (١٠٣)	وَ	لْتَكُنْ	مِّنْكُمْ
تمہارے لئے	اپنی آیتیں	تاکہ تم	ہدایت پاجاؤ	اور	چاہئے کہ ہو	تم میں سے

بیان فرماتا ہے تاکہ تم ہدایت پاجاؤ○ اور تم میں سے

اُمَّةٌ يَّدْعُوْنَ اِلَى الْخَيْرِ وَيَاْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَ

اُمَّةٌ (1)	يَّدْعُوْنَ	اِلَى	الْخَيْرِ	وَ	يَاْمُرُوْنَ	بِالْمَعْرُوْفِ	وَ
ایک گروہ	وہ بلائیں	کی طرف	بھلائی	اور	حکم دیں	اچھی بات، نیکی کا	اور

ایک گروہ ایسا ہونا چاہئے جو بھلائی کی طرف بلائیں اور اچھی بات کا حکم دیں اور

يَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ ؕ وَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ (١٠٤)

يَنْهَوْنَ	عَنِ	الْمُنْكَرِ	وَ	اُولٰٓئِكَ	هُمُ	الْمُفْلِحُوْنَ (١٠٤)
منع کریں	سے	بری بات، برائی	اور	یہ لوگ	وہ	فلاح، کامیابی پانے والے (ہیں)

بری بات سے منع کریں اور یہی لوگ فلاح پانے والے ہیں○

مسلمانوں کو باہمی اتفاق کا حکم اور اختلافات میں پڑنے کی ممانعت

وَلَا تَكُوْنُوْا كَالَّذِيْنَ تَفَرَّقُوْا وَاخْتَلَفُوْا مِنْۢ

وَ	لَا تَكُوْنُوْا (2)	كَالَّذِيْنَ	تَفَرَّقُوْا	وَ	اخْتَلَفُوْا	مِنْۢ
اور	تم نہ ہونا	ان لوگوں کی طرح جو	آپس میں جدا جدا ہوگئے	اور	اختلاف کیا	سے

اور ان لوگوں کی طرح نہ ہونا جو آپس میں متفرق ہوگئے اور انہوں نے

بَعْدِ مَا جَآءَهُمُ الْبَيِّنٰتُ ؕ وَاُولٰٓئِكَ لَهُمْ

بَعْدِ	مَا	جَآءَهُمُ	الْبَيِّنٰتُ	وَ	اُولٰٓئِكَ	لَهُمْ
(اس کے) بعد	جو	آگئیں ان کے پاس	روشن نشانیاں	اور	یہ لوگ	ان کے لئے

اپنے پاس روشن نشانیاں آجانے کے بعد (بھی) آپس میں اختلاف کیا اور اُن کے لئے

(1)۔۔۔ اس آیت سے معلوم ہوا کہ مجموعی طور پر تبلیغِ دین فرضِ کفایہ ہے۔ اس کی بہت سی صورتیں ہیں جیسے مصنفین کا تصنیف کرنا، مقررین کا تقریر کرنا، مبلغین کا بیان کرنا، انفرادی طور پر لوگوں کو نیکی کی دعوت دینا وغیرہ۔ یہ سب کام تبلیغِ دین کے زمرے میں آتے ہیں اور بقدرِ اخلاص ہر ایک کو اس پر ثواب ملتا ہے۔ (2)۔۔۔ اس آیت میں مسلمانوں کو آپس میں اتفاق و اجتماع کا حکم دیا گیا اور اختلاف اور اس کے اسباب پیدا کرنے کی ممانعت فرمائی گئی ہے۔ احادیث میں بھی اس کی بہت تاکیدیں وارد ہیں اور مسلمانوں کی جماعت سے جدا ہونے کی سختی سے ممانعت فرمائی گئی ہے۔

قیامت کے دن مومنوں کے چہرے سفید اور کافروں کے سیاہ ہوں گے

عَذَابٌ عَظِیْمٌ ﴿۱۰۵﴾ یَّوْمَ تَبْیَضُّ وُجُوْهٌ وَّ تَسْوَدُّ وُجُوْهٌ

عَذَابٌ	عَظِیْمٌ ﴿۱۰۵﴾	یَّوْمَ	تَبْیَضُّ (1)	وُجُوْهٌ	وَّ	تَسْوَدُّ	وُجُوْهٌ
عذاب	بڑا	(جس) دن	سفید ہوں گے	کچھ چہرے	اور	سیاہ ہوں گے	کچھ چہرے

بڑا عذاب ہے ○ جس دن کئی چہرے روشن ہوں گے اور کئی چہرے سیاہ ہوں گے

فَاَمَّا الَّذِیْنَ اسْوَدَّتْ وُجُوْهُهُمْ اَكَفَرْتُمْ

فَاَمَّا	الَّذِیْنَ	اسْوَدَّتْ	وُجُوْهُهُمْ	اَكَفَرْتُمْ
پس بہر حال	وہ لوگ جو	سیاہ ہوں گے	ان کے چہرے	کیا تم نے کفر کیا تھا

تو وہ لوگ جن کے چہرے سیاہ ہوں گے (ان سے کہا جائے گا کہ) کیا تم ایمان لانے کے بعد

بَعْدَ اِیْمَانِكُمْ فَذُوْقُوا الْعَذَابَ بِمَا كُنْتُمْ تَكْفُرُوْنَ ﴿۱۰۶﴾

بَعْدَ اِیْمَانِكُمْ	فَذُوْقُوا	الْعَذَابَ	بِمَا	كُنْتُمْ تَكْفُرُوْنَ ﴿۱۰۶﴾
اپنے ایمان کے بعد	تو چکھو	عذاب	(اس کے) بدلے جو	تم کفر کرتے تھے

کافر ہوئے تھے؟ تو اب اپنے کفر کے بدلے میں عذاب کا مزہ چکھو ○

روشن چہرے والے رحمتِ الٰہی میں ہمیشہ رہیں گے

وَ اَمَّا الَّذِیْنَ ابْیَضَّتْ وُجُوْهُهُمْ فَفِیْ رَحْمَةِ اللّٰهِؕ هُمْ

وَ	اَمَّا	الَّذِیْنَ	ابْیَضَّتْ	وُجُوْهُهُمْ	فَفِیْ رَحْمَةِ اللّٰهِ	هُمْ
اور	بہر حال	وہ لوگ جو	سفید ہوں گے	ان کے چہرے	تو اللہ کی رحمت میں (ہوں گے)	وہ

اور وہ لوگ جن کے چہرے سفید ہوں گے وہ اللہ کی رحمت میں ہوں گے، وہ

اللہ تعالیٰ ظلم سے پاک ہے

فِیْهَا خٰلِدُوْنَ ﴿۱۰۷﴾ تِلْكَ اٰیٰتُ اللّٰهِ نَتْلُوْهَا عَلَیْكَ

فِیْهَا	خٰلِدُوْنَ ﴿۱۰۷﴾	تِلْكَ	اٰیٰتُ اللّٰهِ	نَتْلُوْهَا	عَلَیْكَ
اس میں	ہمیشہ رہنے والے	یہ	اللہ کی آیتیں (ہیں)	ہم پڑھتے ہیں انہیں	تم پر

ہمیشہ اس میں رہیں گے ○ یہ اللہ کی آیتیں ہیں جو ہم حق کے ساتھ تمہارے سامنے

(1)... یہاں آیات میں قیامت کے دن کا منظر بیان ہوا ہے کہ قیامت کے دن کچھ چہرے روشن ہوں گے جو یقیناً اہلِ ایمان کے ہوں گے اور کچھ چہرے سیاہ ہوں گے جو یقیناً کفار کے ہوں گے۔ اس سے متعلق مزید تفصیل تفسیر صراط الجنان، ج ۱، ص ۲۹ پر ملاحظہ فرمائیں۔

زمین و آسمان میں موجود ہر چیز کا مالک اللہ تعالیٰ ہے

بِالْحَقِّ ؕ وَ مَا اللّٰهُ يُرِيْدُ ظُلْمًا لِّلْعٰلَمِيْنَ ﴿١٠٨﴾ وَ

بِالْحَقِّ	وَ	مَا اللّٰهُ يُرِيْدُ	ظُلْمًا	لِّلْعٰلَمِيْنَ ﴿١٠٨﴾	وَ
حق کے ساتھ	اور	اللہ نہیں چاہتا	ظلم کرنا	جہانوں کے لئے (جہانوں پر)	اور

پڑھتے ہیں اور اللہ جہان والوں پر ظلم نہیں چاہتا ○ اور

لِلّٰهِ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَ مَا فِي الْاَرْضِ ؕ وَ اِلَى

لِلّٰهِ	مَا	فِي السَّمٰوٰتِ	وَ	مَا	فِي الْاَرْضِ	وَ	اِلَى
اللہ کے لئے	جو کچھ	آسمانوں میں	اور	جو کچھ	زمین میں	اور	کی طرف

اللہ ہی کا ہے جو کچھ آسمانوں میں ہے اور جو کچھ زمین میں ہے، اور سب کام

ع ٤

امتِ محمدیہ بہترین امت ہے

اللّٰهِ تُرْجَعُ الْاُمُوْرُ ﴿١٠٩﴾ كُنْتُمْ خَيْرَ اُمَّةٍ اُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ

اللّٰهِ	تُرْجَعُ	الْاُمُوْرُ ﴿١٠٩﴾	كُنْتُمْ	خَيْرَ اُمَّةٍ (1)	اُخْرِجَتْ	لِلنَّاسِ
اللہ	لوٹائے جاتے ہیں	تمام کام	تم ہو	بہترین امت	نکالی گئی	لوگوں کے لئے

اللہ ہی کی طرف لوٹائے جاتے ہیں ○ (اے مسلمانو!) تم بہترین امت ہو جو لوگوں (کی ہدایت) کے لئے ظاہر کی گئی،

امتِ محمدیہ کی عظمت کا ایک سبب، نیکی کی دعوت دینا اور برائی سے منع کرنا

تَاْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَ تَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَ تُؤْمِنُوْنَ

تَاْمُرُوْنَ	بِالْمَعْرُوْفِ	وَ	تَنْهَوْنَ	عَنِ	الْمُنْكَرِ	وَ	تُؤْمِنُوْنَ
حکم دیتے ہو	اچھی بات، نیکی کا	اور	منع کرتے ہو	سے	بری بات، برائی	اور	ایمان لاتے ہو

تم بھلائی کا حکم دیتے ہو اور برائی سے منع کرتے ہو اور اللہ پر ایمان

اہلِ کتاب کے لئے ایمان لے آنا بہتر ہے

بِاللّٰهِ ؕ وَ لَوْ اٰمَنَ اَهْلُ الْكِتٰبِ لَكَانَ خَيْرًا لَّهُمْ ؕ

بِاللّٰهِ	وَ	لَوْ	اٰمَنَ	اَهْلُ الْكِتٰبِ	لَكَانَ	خَيْرًا	لَّهُمْ
اللہ پر	اور	اگر	ایمان لاتے	اہل کتاب	ضرور ہوتا	بہتر	ان کے لئے

رکھتے ہو اور اگر اہلِ کتاب (بھی) ایمان لے آتے تو ان کے لئے بہتر تھا،

(1)...اس آیت میں ہمارے آقا صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی امت کو تمام امتوں سے افضل فرمایا گیا اور بعض آیات میں بنی اسرائیل کو بھی عالمین یعنی تمام جہانوں سے افضل فرمایا گیا ہے، لیکن ان کا افضل ہونا ان کے زمانے کے وقت ہی تھا جبکہ حضور سیِّدُ الْمُرْسَلِیْن صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی امت کا افضل ہونا دائمی ہے۔

مِنْهُمُ الْمُؤْمِنُوْنَ وَ اَكْثَرُهُمُ الْفٰسِقُوْنَ ﴿١١٠﴾

مِنْهُمْ	الْمُؤْمِنُوْنَ	وَ	اَكْثَرُهُمُ	الْفٰسِقُوْنَ ﴿١١٠﴾
ان میں سے (بعض)	ایمان والے	اور	ان میں اکثر	نافرمانی کرنے والے

ان میں کچھ مسلمان ہیں اور ان کی اکثریت نافرمان ہیں ○

مسلمانوں کے لئے فتح کی خوشخبری

لَنْ يَّضُرُّوْكُمْ اِلَّاۤ اَذًى ؕ وَ اِنْ يُّقَاتِلُوْكُمْ

لَنْ يَّضُرُّوْكُمْ	اِلَّاۤ	اَذًى	وَ	اِنْ	يُّقَاتِلُوْكُمْ
وہ ہرگز نقصان نہ پہنچاسکیں گے تمہیں	مگر	تکلیف دینا، ستانا	اور	اگر	وہ لڑائی کریں تم سے

یہ تمہیں ستانے کے علاوہ کوئی نقصان نہیں پہنچاسکیں گے اور اگر تم سے لڑیں گے

یہودیوں پر ذلت اور محتاجی مسلط ہونے کے اسباب کا بیان

يُوَلُّوْكُمُ الْاَدْبَارَ ۫ ثُمَّ لَا يُنْصَرُوْنَ ﴿١١١﴾ ضُرِبَتْ عَلَيْهِمُ

يُوَلُّوْكُمُ	الْاَدْبَارَ	ثُمَّ	لَا يُنْصَرُوْنَ ﴿١١١﴾	ضُرِبَتْ	عَلَيْهِمُ
(تو) پھیر جائیں گے تم سے	(اپنی) پیٹھیں	پھر	ان کی مدد نہیں کی جائے گی	مسلط کردی گئی	ان پر

تو تمہارے سامنے سے پیٹھ پھیر جائیں گے پھر ان کی مدد نہیں کی جائے گی ○ یہ جہاں بھی پائے جائیں

الذِّلَّةُ اَيْنَ مَا ثُقِفُوْۤا اِلَّا بِحَبْلٍ مِّنَ اللّٰهِ

الذِّلَّةُ (1)	اَيْنَ مَا	ثُقِفُوْۤا	اِلَّا	بِحَبْلٍ	مِّنَ	اللّٰهِ
ذلت، رسوائی	جہاں کہیں	وہ پائے جائیں	مگر	رسی سے (سہارے سے)	کی طرف سے	اللہ

ان پر ذلت مُسلّط کردی گئی سوائے اس کے کہ انہیں اللہ کی طرف سے سہارا مل جائے

وَ حَبْلٍ مِّنَ النَّاسِ وَ بَآءُوْ بِغَضَبٍ مِّنَ

وَ	حَبْلٍ	مِّنَ النَّاسِ	وَ	بَآءُوْ	بِغَضَبٍ	مِّنَ
اور	رسی (سہارے سے)	لوگوں کی طرف سے	اور	وہ لوٹے	غضب کے ساتھ	سے (کے)

یا لوگوں کی طرف سے سہارا مل جائے۔ یہ اللہ کے غضب کے

(1) یہودیوں پر ذلت اور محتاجی لازم کردی گئی ہے البتہ دو صورتوں میں یہ اس سے بچ سکتے ہیں، پہلی صورت یہ ہے کہ انہیں اللہ تعالیٰ کی طرف سے یوں سہارا مل جائے کہ یہودی مسلمان ہو جائیں اور دوسری صورت یہ ہے کہ لوگوں سے عہد وپیمان کریں، اسلامی حکومت کے ذمی بن جائیں یا کافر حکومتوں سے بھیک مانگیں اور تعاون حاصل کریں تو دنیوی عزت پاسکتے ہیں اور ایسی صورت میں ان کی سلطنت بھی بن سکتی ہے۔ فی زمانہ یہودی سلطنت جو وجود میں آئی ہے وہ اسی قرآنی صداقت کی دلیل ہے کہ دیگر کافر حکومتوں کے تعاون ہی سے قائم ہوئی ہے۔

اہلِ کتاب میں سے حق پر قائم لوگوں کے اوصاف

اللّٰهِ وَضُرِبَتْ عَلَيْهِمُ الْمَسْكَنَةُ ؕ ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ

اللّٰهِ	وَ	ضُرِبَتْ	عَلَيْهِمُ	الْمَسْكَنَةُ	ذٰلِكَ	بِاَنَّهُمْ
اللہ	اور	مسلط کردی گئی	ان پر	مسکینی، محتاجی	یہ	(اس) وجہ سے کہ وہ

مستحق ہیں اور ان پر محتاجی مسلط کردی گئی۔ یہ اس وجہ سے ہے کہ

كَانُوْا يَكْفُرُوْنَ بِاٰيٰتِ اللّٰهِ وَيَقْتُلُوْنَ الْاَنْۢبِيَآءَ بِغَيْرِ حَقٍّ ؕ ذٰلِكَ

كَانُوْا يَكْفُرُوْنَ	بِاٰيٰتِ اللّٰهِ	وَ	يَقْتُلُوْنَ	الْاَنْۢبِيَآءَ	بِغَيْرِ حَقٍّ	ذٰلِكَ
کفر کرتے تھے	اللہ کی آیتوں کے ساتھ	اور	قتل کرتے	نبیوں (کو)	حق کے بغیر، ناحق	یہ

وہ اللہ کی آیتوں کے ساتھ کفر کرتے تھے اور نبیوں کو ناحق شہید کرتے تھے، اور

بِمَا عَصَوْا وَّكَانُوْا يَعْتَدُوْنَ ﴿۱۱۲﴾ ق لَيْسُوْا

بِمَا	عَصَوْا	وَّ	كَانُوْا يَعْتَدُوْنَ ﴿۱۱۲﴾	لَيْسُوْا
(اس) وجہ سے کہ	انہوں نے نافرمانی کی	اور	حد سے بڑھتے تھے	وہ نہیں ہیں

اس لئے کہ وہ نافرمان اور سرکش تھے ○ یہ سب

سَوَآءً ؕ مِنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ اُمَّةٌ قَآئِمَةٌ يَّتْلُوْنَ

سَوَآءً	مِنْ	اَهْلِ الْكِتٰبِ	اُمَّةٌ	قَآئِمَةٌ	يَّتْلُوْنَ
برابر	سے	اہلِ کتاب	ایک گروہ	(حق پر) قائم	تلاوت کرتے ہیں

ایک جیسے نہیں، اہلِ کتاب میں کچھ وہ لوگ بھی ہیں جو حق پر قائم ہیں،

اٰيٰتِ اللّٰهِ اٰنَآءَ الَّيْلِ وَهُمْ يَسْجُدُوْنَ ﴿۱۱۳﴾ يُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ

اٰيٰتِ اللّٰهِ	اٰنَآءَ الَّيْلِ	وَ	هُمْ	يَسْجُدُوْنَ ﴿۱۱۳﴾ (1)	يُؤْمِنُوْنَ	بِاللّٰهِ
اللہ کی آیتیں	رات کے اوقات (میں)	اور	وہ	سجدہ کرتے ہیں	ایمان لاتے ہیں	اللہ پر

وہ رات کے لمحات میں اللہ کی آیتوں کی تلاوت کرتے ہیں اور سجدہ کرتے ہیں ○ یہ اللہ پر

(1)... اس آیت مبارکہ سے معلوم ہوا کہ نمازِ تہجد بہت اعلیٰ عبادت ہے کہ یہاں رات کو اٹھ کر عبادت کرنے والوں کی بطورِ خاص تعریف کی گئی ہے اور رات کی نماز سے نمازِ عشاء و تہجد دونوں ہی مراد ہو سکتے ہیں۔ آیت سے سجدے کی اہمیت و فضیلت بھی معلوم ہوتی ہے اور یہ بھی واضح ہوتا ہے کہ رات کی عبادت، نماز اور تلاوت دن کی اِن عبادات سے افضل ہے کیونکہ جو دل کی یکسوئی رات میں میسر ہوتی ہے دن میں نصیب نہیں ہوتی۔

وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ وَيَاْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَيَنْهَوْنَ عَنِ

وَ	الْيَوْمِ	الْاٰخِرِ	وَ	يَاْمُرُوْنَ	بِالْمَعْرُوْفِ	وَ	يَنْهَوْنَ	عَنِ
اور	دن، روزِ	آخرت (پر)	اور	حکم دیتے ہیں	اچھی بات، نیکی کا	اور	منع کرتے ہیں	سے

اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتے ہیں اور بھلائی کا حکم دیتے اور برائی سے منع

الْمُنْكَرِ وَيُسَارِعُوْنَ فِي الْخَيْرٰتِ ؕ وَاُولٰٓئِكَ مِنَ

الْمُنْكَرِ	وَ	يُسَارِعُوْنَ	فِي	الْخَيْرٰتِ	وَ	اُولٰٓئِكَ	مِنَ
بری بات، برائی	اور	جلدی کرتے ہیں	میں	نیک کاموں	اور	یہ لوگ	سے

کرتے ہیں اور نیک کاموں میں جلدی کرتے ہیں اور یہ لوگ (اللہ کے)

الصّٰلِحِيْنَ ﴿١١٤﴾ وَمَا يَفْعَلُوْا مِنْ خَيْرٍ

الصّٰلِحِيْنَ ﴿١١٤﴾ (1)	وَ	مَا	يَفْعَلُوْا	مِنْ	خَيْرٍ
نیکی کرنے والوں (خاص بندوں)	اور	جو کچھ	وہ کرتے ہیں	سے	نیک کام

خاص بندوں میں سے ہیں ○ اور یہ لوگ جو نیک کام کرتے ہیں

مسلمانوں کے نیک اعمال کی ناقدری نہیں ہوگی

فَلَنْ يُّكْفَرُوْهُ ؕ وَاللّٰهُ عَلِيْمٌۢ بِالْمُتَّقِيْنَ ﴿١١٥﴾ اِنَّ

فَلَنْ يُّكْفَرُوْهُ	وَ	اللّٰهُ	عَلِيْمٌ	بِالْمُتَّقِيْنَ ﴿١١٥﴾	اِنَّ
تو ہرگز ان کی ناقدری نہیں کی جائے گی اس نیکی پر	اور	اللہ	جاننے والا	پرہیزگاروں کو	بیشک

ہرگز اس نیکی پر اِن کی ناقدری نہیں کی جائے گی اور اللہ ڈرنے والوں کو جانتا ہے ○ وہ

کافروں کو ان کے مال اور اولاد اللہ کے عذاب سے کچھ نہیں بچا سکیں گے

الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لَنْ تُغْنِيَ عَنْهُمْ اَمْوَالُهُمْ وَلَآ

الَّذِيْنَ	كَفَرُوْا	لَنْ تُغْنِيَ	عَنْهُمْ	اَمْوَالُهُمْ	وَ	لَآ
وہ لوگ جو (جنہوں نے)	کفر کیا	ہرگز بے نیاز (دور) نہ کریں گے	ان سے	ان کے اموال	اور	نہ

لوگ جو کافر ہوئے ان کے مال اور ان کی اولاد ان کو

(1)... گزشتہ آیت اور اس آیت میں مجموعی طور پر حق پر قائم لوگوں کے یہ اوصاف بیان کئے گئے ہیں۔ (۱) رات کو عبادت میں قیام کرنا، (۲) نماز پڑھنا، (۳) رات کا ایک حصہ عبادت میں گزارنا، (۴) رات کے وقت قرآن کی تلاوت کرنا، (۵) اللہ تعالیٰ اور آخرت پر کامل ایمان رکھنا، (۶) نیکی کا حکم دینا، (۷) برائی سے منع کرنا، (۸) نیکیوں میں سبقت لیجانا، (۹) نیکی کو اختیار کرنا۔ ایک کامل ایمان والے کے بھی یہی اوصاف ہونے چاہئیں۔ اللہ تعالیٰ ہمیں کاملین میں داخل فرمائے۔

اَوْلَادُهُمْ مِّنَ اللّٰهِ شَیْــٴًـا ؕ وَ اُولٰٓىٕكَ اَصْحٰبُ النَّارِ ۚ هُمْ فِیْهَا

اَوْلَادُهُمْ	مِّنَ	اللّٰهِ	شَیْــٴًـا	وَ	اُولٰٓىٕكَ	اَصْحٰبُ النَّارِ	هُمْ	فِیْهَا
ان کی اولاد	سے	اللہ (کے عذاب)	کچھ	اور	یہ لوگ	آگ والے	وہ	اس میں

اللہ کے عذاب سے کچھ بچا نہ سکیں گے اور یہی لوگ جہنمی ہیں، یہ ہمیشہ جہنم میں

کافر اور ریاکار کے خرچ کرنے کی مثال

خٰلِدُوْنَ ﴿۱۱۶﴾ مَثَلُ مَا یُنْفِقُوْنَ فِیْ هٰذِهِ الْحَیٰوةِ الدُّنْیَا

خٰلِدُوْنَ ﴿۱۱۶﴾	مَثَلُ (1)	مَا	یُنْفِقُوْنَ	فِیْ	هٰذِهِ الْحَیٰوةِ الدُّنْیَا
ہمیشہ رہنے والے	مثال	(اس کی) جو	وہ خرچ کرتے ہیں	میں	اس دنیا کی زندگی

رہیں گے ○ اس دنیاوی زندگی میں جو خرچ کرتے ہیں اس کی مثال

كَمَثَلِ رِیْحٍ فِیْهَا صِرٌّ اَصَابَتْ حَرْثَ قَوْمٍ

كَمَثَلِ رِیْحٍ	فِیْهَا	صِرٌّ	اَصَابَتْ	حَرْثَ قَوْمٍ
ہوا کی مثال جیسی (ہے)	اس میں	شدید سردی (ہو)	وہ پہنچی	(ایسی) قوم کی کھیتی (کو کہ)

اس ہوا جیسی ہے جس میں شدید ٹھنڈ ہو، وہ ہوا کسی ایسی قوم کی کھیتی کو جا پہنچے

ظَلَمُوْۤا اَنْفُسَهُمْ فَاَهْلَكَتْهُ ؕ وَ مَا ظَلَمَهُمُ اللّٰهُ

ظَلَمُوْۤا	اَنْفُسَهُمْ	فَاَهْلَكَتْهُ	وَ	مَا ظَلَمَهُمُ	اللّٰهُ
انہوں نے ظلم کیا	اپنی جانوں (پر)	تو وہ ہلاک کر دے اسے	اور	نہیں ظلم کیا ان پر	اللہ (نے)

جنہوں نے اپنی جانوں پر ظلم کیا ہو تو وہ ہوا اس کھیتی کو ہلاک کر دے اور اللہ نے ان پر ظلم نہیں کیا

کافروں کو رازدار بنانے کی ممانعت اور کفار کی خواہشات

وَ لٰكِنْ اَنْفُسَهُمْ یَظْلِمُوْنَ ﴿۱۱۷﴾ یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تَتَّخِذُوْا

وَ	لٰكِنْ	اَنْفُسَهُمْ	یَظْلِمُوْنَ ﴿۱۱۷﴾	یٰۤاَیُّهَا	الَّذِیْنَ	اٰمَنُوْا	لَا تَتَّخِذُوْا
اور	لیکن	اپنی جانوں (پر)	وہ ظلم کرتے ہیں	اے	وہ لوگو جو	ایمان لائے	نہ بناؤ

بلکہ وہ خود اپنی جانوں پر ظلم کرتے ہیں ○ اے ایمان والو! غیروں کو رازدار

(1)...اس آیت میں کافر کے خرچ اور ریاکاری کے طور پر خرچ کرنے والے کی مثال بیان فرمائی گئی کہ ان کے خرچ کو ان کا کفر یا ریاکاری ایسے تباہ کر دیتی ہے جیسے برفانی ہوا کھیتی کو برباد کر دیتی ہے اور ان کے ساتھ یہ معاملہ کوئی ظلم و زیادتی نہیں بلکہ یہ ان کے کفر یا نفاق یا ریاکاری کا انجام ہے تو یہ خود ان کا اپنی جانوں پر ظلم ہے۔

بِطَانَةً مِّنْ دُوْنِكُمْ لَا يَاْلُوْنَكُمْ خَبَالًا ؕ

بِطَانَةً	مِّنْ	دُوْنِكُمْ	لَا يَاْلُوْنَكُمْ	خَبَالًا
رازدار	سے	اپنے علاوہ (غیروں کو)	وہ کمی نہیں کریں گے تمہارے ساتھ	نقصان، برائی (میں)

نہ بناؤ، وہ تمہاری برائی میں کمی نہیں کریں گے۔

وَدُّوْا مَا عَنِتُّمْ ۚ قَدْ بَدَتِ الْبَغْضَآءُ

وَدُّوْا	مَا عَنِتُّمْ	قَدْ	بَدَتِ	الْبَغْضَآءُ
چاہتے ہیں	کہ تمہیں مشقت، ایذا پہنچے	تحقیق، بیشک	ظاہر ہوگیا	بغض

وہ تو چاہتے ہیں کہ تم مشقت میں پڑ جاؤ۔ بیشک (ان کا) بغض تو

مِنْ اَفْوَاهِهِمْ ۚۖ وَمَا تُخْفِيْ صُدُوْرُهُمْ اَكْبَرُ ؕ

مِنْ	اَفْوَاهِهِمْ	وَ	مَا	تُخْفِيْ	صُدُوْرُهُمْ	اَكْبَرُ
سے	ان کے مونہوں	اور	جو	چھپاتے ہیں	ان کے سینے	زیادہ بڑا ہے

ان کے منہ سے ظاہر ہو چکا ہے اور جو ان کے دلوں میں چھپا ہوا ہے وہ اس سے بھی بڑھ کر ہے۔

قَدْ بَيَّنَّا لَكُمُ الْاٰيٰتِ اِنْ كُنْتُمْ تَعْقِلُوْنَ ﴿۱۱۸﴾

قَدْ	بَيَّنَّا	لَكُمُ	الْاٰيٰتِ	اِنْ	كُنْتُمْ تَعْقِلُوْنَ ﴿۱۱۸﴾ (1)
تحقیق، بیشک	ہم نے بیان کردیں	تمہارے لئے	آیتیں	اگر	تم عقل رکھتے ہو

بیشک ہم نے تمہارے لئے کھول کر آیتیں بیان کردیں اگر تم عقل رکھتے ہو ○

هٰۤاَنْتُمْ اُولَآءِ تُحِبُّوْنَهُمْ وَلَا يُحِبُّوْنَكُمْ وَ

مسلمانوں کو اپنے ایمان میں پختہ ہونے کا حکم اور منافقوں کا دوغلا پن

هٰۤاَنْتُمْ	اُولَآءِ	تُحِبُّوْنَهُمْ	وَ	لَا يُحِبُّوْنَكُمْ	وَ
خبردار تم	وہ لوگ (ہو جو)	محبت کرتے ہو ان سے	اور	وہ محبت نہیں کرتے تم سے	اور (حالانکہ)

خبردار: یہ تم ہی ہو جو انہیں چاہتے ہو اور وہ تمہیں پسند نہیں کرتے حالانکہ

(1)... قرآن پاک کی جامعیت اور حقانیت کو اگر سمجھنا ہو تو ان آیات کو سامنے رکھ کر تمام دنیا کے مسلمان اور کافر ممالک کے حالات کا جائزہ لیں۔ کیا اللہ تعالیٰ نے جو کچھ بیان فرمایا وہ قطعی طور پر حق اور سچ نہیں ہے؟ یقیناً سچ ہے۔ تاریخ عالم، تاریخ اسلام اور موجودہ حالات تمام کے تمام قرآن کی ان آیات کی صداقت پر دلالت کر رہے ہیں لیکن افسوس کہ ابھی بھی ہماری آنکھیں خواب غفلت میں ہیں، ہمارے لوگ ابھی بھی انہی کو اپنا مشکل کشا اور حاجت روا مان رہے ہیں جنہیں اپنے راز بتانے سے بھی اللہ تعالیٰ ہمیں منع فرما رہا ہے۔

تُؤْمِنُوْنَ بِالْكِتٰبِ كُلِّهٖ ۚ وَ اِذَا لَقُوْكُمْ قَالُوْۤا اٰمَنَّا ۖۚ

تُؤْمِنُوْنَ	بِالْكِتٰبِ كُلِّهٖ	وَ	اِذَا	لَقُوْكُمْ	قَالُوْۤا	اٰمَنَّا
تم ایمان لاتے ہو	تمام کتابوں پر	اور	جب	وہ ملتے ہیں تم سے	(تو) کہتے ہیں	ہم ایمان لے آئے

تم تمام کتابوں پر ایمان رکھتے ہو اور جب وہ تم سے ملتے ہیں تو کہتے ہیں ہم ایمان لا چکے ہیں

وَ اِذَا خَلَوْا عَضُّوْا عَلَيْكُمُ الْاَنَامِلَ

وَ	اِذَا	خَلَوْا	عَضُّوْا	عَلَيْكُمُ	الْاَنَامِلَ
اور	جب	وہ تنہا ہوتے ہیں، خلوت میں ہوتے ہیں	چباتے ہیں	تمہارے اوپر	انگلیاں

اور جب تنہائی میں ہوتے ہیں تو غصے کے مارے تم پر انگلیاں

مِنَ الْغَيْظِ ؕ قُلْ مُوْتُوْا بِغَيْظِكُمْ ؕ اِنَّ اللّٰهَ عَلِيْمٌۢ

مِنَ	الْغَيْظِ	قُلْ	مُوْتُوْا	بِغَيْظِكُمْ	اِنَّ	اللّٰهَ	عَلِيْمٌۢ
سے	غصے (کی وجہ)	تم کہو	مر جاؤ	اپنے غصے میں	بیشک	اللہ	جاننے والا

چباتے ہیں۔ اے حبیب! تم فرمادو، اپنے غصے میں مر جاؤ۔ بیشک اللہ

بِذَاتِ الصُّدُوْرِ ﴿۱۱۹﴾ اِنْ تَمْسَسْكُمْ حَسَنَةٌ تَسُؤْهُمْ ۫ وَ

بِذَاتِ الصُّدُوْرِ ﴿۱۱۹﴾	اِنْ	تَمْسَسْكُمْ	حَسَنَةٌ	تَسُؤْهُمْ (1)	وَ
سینوں والی (بات) کو	اگر	چھوئے تمہیں، پہنچے تمہیں	بھلائی	برا لگتا ہے انہیں	اور

دلوں کی بات کو خوب جانتا ہے ○ اگر تمہیں کوئی بھلائی پہنچے تو انہیں برا لگتا ہے اور

اِنْ تُصِبْكُمْ سَيِّئَةٌ يَّفْرَحُوْا بِهَا ؕ وَ اِنْ

اِنْ	تُصِبْكُمْ	سَيِّئَةٌ	يَّفْرَحُوْا	بِهَا	وَ	اِنْ
اگر	پہنچے تمہیں	برائی	(تو) وہ خوش ہوتے ہیں	اس پر	اور	اگر

اگر تمہیں کوئی برائی پہنچے تو اس پر خوش ہوتے ہیں اور اگر

مسلمانوں کو صبر اور پرہیزگاری اختیار کرنے کی تلقین

(1)... کفار کی عمومی حالت یہ ہے کہ اگر مسلمانوں کو کوئی بھلائی پہنچے تو انہیں برا لگتا ہے اور اگر مسلمانوں کو کوئی تکلیف پہنچے تو وہ خوش ہوتے ہیں لہٰذا مسلمانوں کو کافروں سے محبت و دوستی نہیں رکھنی چاہئے۔ ان کے مقابلے میں مسلمان اگر صبر اور تقویٰ کو اپنا شعار بنالیں تو کافروں کا کوئی داؤ مسلمانوں پر نہ چل سکے گا۔

تَصۡبِرُوۡا وَ تَتَّقُوۡا لَا یَضُرُّكُمۡ كَیۡدُهُمۡ

تَصۡبِرُوۡا	وَ	تَتَّقُوۡا	لَا یَضُرُّكُمۡ	كَیۡدُهُمۡ
تم صبر کرو	اور	تقویٰ اختیار کرو	(تو) نہیں نقصان پہنچائے گا تمہیں	ان کا مکر وفریب

تم صبر کرو اور تقویٰ اختیار کرو تو ان کا مکر وفریب تمہارا کچھ نہیں بگاڑ

غزوۂ احد کا بیان جنگ کی تیاری

ع ۱۳

شَیۡــًٔا ؕ اِنَّ اللّٰهَ بِمَا یَعۡمَلُوۡنَ مُحِیۡطٌ ﴿۱۲۰﴾ ع وَ اِذۡ

شَیۡــًٔا	اِنَّ	اللّٰهَ	بِمَا	یَعۡمَلُوۡنَ	مُحِیۡطٌ ﴿۱۲۰﴾	وَ	اِذۡ	
کچھ	بیشک	اللہ	ساتھ جو (اسے جو)	وہ کرتے ہیں	گھیرے ہوئے (ہے)	اور	جب	

سکے گا۔ بیشک اللہ ان کے تمام کاموں کو گھیرے میں لئے ہوئے ہے ○ اور یاد کرو

غَدَوۡتَ مِنۡ اَهۡلِكَ تُبَوِّئُ الۡمُؤۡمِنِیۡنَ

غَدَوۡتَ (1)	مِنۡ	اَهۡلِكَ	تُبَوِّئُ	الۡمُؤۡمِنِیۡنَ
تم صبح کے وقت نکلے	سے	اپنے اہل (اپنے گھر)	ٹھہراتے، مقرر کرتے	ایمان والوں (کو)

اے حبیب! جب صبح کے وقت تم اپنے دولت خانہ سے نکل کر مسلمانوں کو

اللہ تعالیٰ کا مسلمانوں کے دو گروہوں کو ثابت قدم رکھنا

مَقَاعِدَ لِلۡقِتَالِ ؕ وَ اللّٰهُ سَمِیۡعٌ عَلِیۡمٌ ﴿۱۲۱﴾ اِذۡ

مَقَاعِدَ	لِلۡقِتَالِ	وَ	اللّٰهُ	سَمِیۡعٌ	عَلِیۡمٌ ﴿۱۲۱﴾	اِذۡ
بیٹھنے کی جگہوں (مورچوں پر)	لڑائی کے لئے	اور	اللہ	سننے والا	جاننے والا	جب

لڑائی کے مورچوں پر مقرر کر رہے تھے اور اللہ سننے والا جاننے والا ہے ○ جب

هَمَّتۡ طَّآئِفَتٰنِ مِنۡكُمۡ اَنۡ تَفۡشَلَا ۙ وَ اللّٰهُ

هَمَّتۡ	طَّآئِفَتٰنِ (2)	مِنۡكُمۡ	اَنۡ	تَفۡشَلَا	وَ	اللّٰهُ
ارادہ کیا	دو گروہوں (نے)	تم میں سے	کہ	وہ بزدلی دکھائیں، ہمت ہار دیں	اور	اللہ

تم میں سے دو گروہوں نے ارادہ کیا کہ بزدلی دکھائیں اور اللہ

(1)...یہاں سے غزوۂ احد کا بیان ہو رہا ہے۔ اس واقعے کا خلاصہ صراط الجنان، ج ۲، ص ۴۳ پر ملاحظہ فرمائیں۔

(2)...یہ دونوں گروہ انصار میں سے تھے ایک قبیلہ بنی سلمہ جس کا تعلق خزرج سے تھا اور ایک بنی حارثہ جس کا تعلق اوس سے تھا۔ یہ دونوں لشکر کے بازو تھے، جب عبد اللہ بن ابی بن سلول منافق بھاگا تو ان قبیلوں نے بھی واپسی کا ارادہ کیا لیکن اللہ تعالیٰ نے کرم فرمایا اور انہیں اس سے محفوظ رکھا اور یہ دونوں قبیلے حضور اقدس صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے ساتھ ثابت قدم رہے۔ یہاں اس نعمت واحسان کا ذکر فرمایا ہے۔

جنگِ بدر میں اللہ تعالیٰ کا مسلمانوں کی مدد کرنا

وَلِيُّهُمَا ۗ وَعَلَى اللّٰهِ فَلْيَتَوَكَّلِ الْمُؤْمِنُوْنَ ﴿١٢٢﴾ وَ

وَلِيُّهُمَا	وَ	عَلَى	اللّٰهِ	فَلْيَتَوَكَّلِ	الْمُؤْمِنُوْنَ ﴿١٢٢﴾	وَ
ان دونوں کا مددگار	اور	پر	اللہ	تو چاہئے کہ توکل کریں	ایمان والے	اور

ان کو سنبھالنے والا تھا اور اللہ ہی پر مسلمانوں کو بھروسہ کرنا چاہئے ○ اور

لَقَدْ نَصَرَكُمُ اللّٰهُ بِبَدْرٍ وَّ اَنْتُمْ اَذِلَّةٌ ۚ

لَقَدْ	نَصَرَكُمْ (1)	اللّٰهُ	بِبَدْرٍ	وَّ	اَنْتُمْ	اَذِلَّةٌ
ضرور بیشک	مدد کی تمہاری	اللہ (نے)	بدر میں	اور	تم	کمزور (بے سروسامان تھے)

بیشک اللہ نے بدر میں تمہاری مدد کی جب تم بالکل بے سروسامان تھے

تین ہزار فرشتوں سے مسلمانوں کی مدد کئے جانے کی غیبی خبر

فَاتَّقُوا اللّٰهَ لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ ﴿١٢٣﴾ اِذْ تَقُوْلُ لِلْمُؤْمِنِيْنَ

فَاتَّقُوا	اللّٰهَ	لَعَلَّكُمْ	تَشْكُرُوْنَ ﴿١٢٣﴾	اِذْ	تَقُوْلُ	لِلْمُؤْمِنِيْنَ
پس ڈرتے رہو	اللہ (سے)	تاکہ تم	شکر گزار بن جاؤ	جب	تم کہہ رہے تھے	ایمان والوں سے

تو اللہ سے ڈرتے رہو تاکہ تم شکر گزار بن جاؤ ○ یاد کرو اے حبیب! جب تم مسلمانوں سے فرما رہے تھے

اَلَنْ يَّكْفِيَكُمْ اَنْ يُّمِدَّكُمْ رَبُّكُمْ بِثَلٰثَةِ اٰلٰفٍ مِّنَ

اَلَنْ يَّكْفِيَكُمْ	اَنْ	يُّمِدَّكُمْ	رَبُّكُمْ	بِثَلٰثَةِ اٰلٰفٍ	مِّنَ
کیا ہرگز کافی نہیں تمہیں	کہ	مدد کرے تمہاری	تمہارا رب	تین ہزار کے ساتھ	سے

کیا تمہیں یہ کافی نہیں کہ تمہارا رب تین ہزار فرشتے اتار کر

پانچ ہزار نشان زدہ فرشتوں کے ذریعے مدد کئے جانے کی بشارت

الْمَلٰٓئِكَةِ مُنْزَلِيْنَ ﴿١٢٤﴾ بَلٰٓى ۙ اِنْ تَصْبِرُوْا وَتَتَّقُوْا

الْمَلٰٓئِكَةِ	مُنْزَلِيْنَ ﴿١٢٤﴾	بَلٰٓى	اِنْ	تَصْبِرُوْا	وَ	تَتَّقُوْا
فرشتوں	نازل کئے ہوئے	کیوں نہیں	اگر	تم صبر کرو	اور	ڈرو، پرہیزگاری اختیار کرو

تمہاری مدد کرے ○ ہاں کیوں نہیں، اگر تم صبر کرو اور تقویٰ اختیار کرو

(1)...اس آیت مبارکہ سے واضح ہوا کہ انبیاء، اولیاء اور فرشتوں کا دوسروں کی مدد کرنا اللہ تعالیٰ ہی کا مدد کرنا ہے کیونکہ جنگ بدر میں مسلمانوں کی مدد کیلئے فرشتے نازل ہوئے، جنگ میں لڑے، انہوں نے مسلمانوں کی مدد کی لیکن ان کی مدد کو اللہ تعالیٰ فرمارہا ہے کہ بدر میں اللہ تعالیٰ نے تمہاری مدد فرمائی۔ اس سے معلوم ہوا کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے پیارے جب اللہ تعالیٰ کی اجازت سے مدد فرماتے ہیں تو وہ اللہ عَزَّوَجَلَّ ہی کی مدد ہوتی ہے۔

وَ يَاْتُوْكُمْ مِّنْ فَوْرِهِمْ هٰذَا

وَ	يَاْتُوْكُمْ	مِّنْ	فَوْرِهِمْ	هٰذَا
اور	وہ (کافر) آجائیں تمہارے پاس (حملہ آور ہو جائیں تم پر)	سے	اپنی جلدی (فوراً)	یہ

اور کافر اسی وقت تمہارے اوپر حملہ آور ہو جائیں

الربع

يُمْدِدْكُمْ رَبُّكُمْ بِخَمْسَةِ اٰلٰفٍ مِّنَ الْمَلٰٓىِٕكَةِ مُسَوِّمِيْنَ ﴿۱۲۵﴾ وَ

يُمْدِدْكُمْ (1)	رَبُّكُمْ	بِخَمْسَةِ اٰلٰفٍ	مِّنَ	الْمَلٰٓىِٕكَةِ	مُسَوِّمِيْنَ ﴿۱۲۵﴾	وَ
مدد کرے گا تمہاری	تمہارا رب	پانچ ہزار کے ساتھ	سے	فرشتوں	نشان والے	اور

تو تمہارا رب پانچ ہزار نشان والے فرشتوں کے ساتھ تمہاری مدد فرمائے گا ○ اور

غزوۂ بدر میں فرشتوں کے ذریعے مسلمانوں کی نصرت

مَا جَعَلَهُ اللّٰهُ اِلَّا بُشْرٰى لَكُمْ وَ

مَا جَعَلَهُ	اللّٰهُ	اِلَّا	بُشْرٰى	لَكُمْ (2)	وَ
نہیں بنایا اس (فتح و نصرت) کو	اللہ (نے)	مگر	بشارت، خوشخبری	تمہارے لئے	اور

اللہ نے اس امداد کو صرف تمہاری خوشی کے لئے کیا اور

لِتَطْمَىِٕنَّ قُلُوْبُكُمْ بِهٖ ؕ وَ مَا النَّصْرُ اِلَّا

لِتَطْمَىِٕنَّ	قُلُوْبُكُمْ	بِهٖ	وَ	مَا	النَّصْرُ	اِلَّا
تاکہ مطمئن ہو جائیں	تمہارے دل	اس کے ساتھ (اس سے)	اور	نہیں	مدد	مگر

اس لئے کہ اس سے تمہارے دلوں کو چین ملے اور مدد صرف اللہ کی طرف

مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ الْعَزِيْزِ الْحَكِيْمِ ﴿۱۲۶﴾ لا لِيَقْطَعَ طَرَفًا مِّنَ

مِنْ	عِنْدِ اللّٰهِ	الْعَزِيْزِ	الْحَكِيْمِ ﴿۱۲۶﴾	لِيَقْطَعَ	طَرَفًا	مِّنَ
سے	اللہ کے پاس	عزت والا، زبردست	حکمت والا	تاکہ کاٹ دے	ایک حصہ	سے (کا)

سے ہوتی ہے جو زبردست ہے حکمت والا ہے ○ اس لئے کہ وہ کافروں کا ایک حصہ

غزوۂ بدر میں کفار کے ستر سردار ہلاک ہوئے
اور ستر گرفتار ہوئے

(1)...بدر میں شرکت کرنے والے تمام مہاجرین و انصار صابر اور متقی ہیں کیونکہ اللہ تعالیٰ نے اپنی مدد اتارنے کیلئے صبر اور تقویٰ کی شرط رکھی تھی اور چونکہ فرشتے بعد میں نازل ہوئے تو اس سے معلوم ہوا کہ شرط پائی گئی تھی۔ یعنی صحابہ کرام رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُم نے صبر و تقویٰ کا مظاہرہ کیا تھا، لہٰذا اصحابِ کرام رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُم کے صبر اور تقویٰ پر قرآن گواہ ہے۔

(2)...اس آیت سے معلوم ہوا کہ صحابہ کرام رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُم کی خوشی اللہ تعالیٰ کو محبوب ہے کہ ان کی خوشی کیلئے ان کی مدد کی گئی۔

اَلَّذِيْنَ كَفَرُوْٓا اَوْ يَكْبِتَهُمْ فَيَنْقَلِبُوْا

اَلَّذِيْنَ	كَفَرُوْٓا	اَوْ	يَكْبِتَهُمْ	فَيَنْقَلِبُوْا
وہ لوگ جو (جنہوں نے)	کفر کیا	یا	(تاکہ) ذلیل کرے انہیں	تو وہ پلٹ جائیں

کاٹ دے یا انہیں ذلیل ورسوا کردے تو وہ نامراد ہو کر

خَآىِٕبِيْنَ ﴿١٢٧﴾ لَيْسَ لَكَ مِنَ الْاَمْرِ شَيْءٌ اَوْ

خَآىِٕبِيْنَ ﴿١٢٧﴾	لَيْسَ	لَكَ (1)	مِنَ	الْاَمْرِ	شَيْءٌ	اَوْ
نامراد (ہو کر)	نہیں ہے	تمہارے لئے	سے	کام	کچھ	یا (یہاں تک کہ)

لوٹ جائیں ○ اے حبیب! آپ کا اس معاملے سے کوئی تعلق نہیں،

يَتُوْبَ عَلَيْهِمْ اَوْ يُعَذِّبَهُمْ فَاِنَّهُمْ

يَتُوْبَ عَلَيْهِمْ	اَوْ	يُعَذِّبَهُمْ	فَاِنَّهُمْ
(اللہ) توبہ کی توفیق دے انہیں	یا	عذاب دے انہیں	تو بیشک وہ (کیونکہ وہ)

اللہ چاہے تو انہیں توبہ کی توفیق دیدے اور چاہے تو انہیں عذاب میں ڈال دے کیونکہ یہ

ظٰلِمُوْنَ ﴿١٢٨﴾ وَلِلّٰهِ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا

ظٰلِمُوْنَ ﴿١٢٨﴾	وَ	لِلّٰهِ	مَا	فِي السَّمٰوٰتِ	وَ	مَا
ظلم کرنے والے (ہیں)	اور	اللہ کے لئے	جو کچھ	آسمانوں میں	اور	جو کچھ

ظالم ہیں ○ اور اللہ ہی کا ہے جو کچھ آسمانوں میں ہے اور جو کچھ

فِي الْاَرْضِ ؕ يَغْفِرُ لِمَنْ يَّشَآءُ وَيُعَذِّبُ مَنْ

فِي الْاَرْضِ	يَغْفِرُ	لِمَنْ	يَّشَآءُ	وَ	يُعَذِّبُ	مَنْ
زمین میں	بخش دیتا ہے	جس کے لئے	وہ چاہے	اور	عذاب دیتا ہے	جسے

زمین میں ہے۔ جسے چاہے بخشے اور جسے چاہے عذاب

اللہ تعالیٰ کی طرف سے حضور اقدس صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی تربیت

ہر چیز کا مالک اور بخشش و عذاب کا اختیار رکھنے والا اللہ تعالیٰ ہے

1 ...... نبی کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ستر قاری صحابہ کرام رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُم کو دینی مسائل کی تعلیم دینے کے لئے ایک علاقے کی طرف بھیجا، لیکن کافروں نے دھوکے سے انہیں شہید کر دیا۔ نبی اکرم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ان کافروں کے خلاف دعا کا ارادہ فرمایا تو اللہ تعالیٰ نے اس دعا سے روکتے ہوئے فرمادیا کہ آپ ان کا معاملہ اللہ تعالیٰ پر چھوڑ دیں، وہ چاہے تو انہیں توبہ کی توفیق دے اور چاہے تو عذاب دے۔ یہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے حضور پر نور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی تربیت کی ایک مثال ہے۔

سود کھانے کی ممانعت اور اطاعت و فرمانبرداری کا حکم

يَّشَآءُ ؕ وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ﴿۱۲۹﴾ ع يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَاْكُلُوا

يَشَآءُ	وَ	اللّٰهُ	غَفُوْرٌ	رَّحِيْمٌ ﴿۱۲۹﴾	يٰۤاَيُّهَا	الَّذِيْنَ	اٰمَنُوْا	لَا تَاْكُلُوا
وہ چاہے	اور	اللہ	بخشنے والا	مہربان	اے	وہ لوگو جو	ایمان لائے	نہ کھاؤ

کرے اور اللہ بخشنے والا مہربان ہے ○ اے ایمان والو!

الرِّبٰوٓا اَضْعَافًا مُّضٰعَفَةً ۠ وَّاتَّقُوا اللّٰهَ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ ﴿۱۳۰﴾ ج وَ

الرِّبٰوٓا	اَضْعَافًا	مُّضٰعَفَةً (1)	وَّ	اتَّقُوا	اللّٰهَ	لَعَلَّكُمْ	تُفْلِحُوْنَ ﴿۱۳۰﴾	وَ
سود	دگنا	دگنا کیا ہوا	اور	ڈرو	اللہ (سے)	تاکہ تم	کامیابی پاجاؤ	اور

دگنا در دگنا سود نہ کھاؤ اور اللہ سے ڈرو اس امید پر کہ تمہیں کامیابی مل جائے ○ اور

اتَّقُوا النَّارَ الَّتِيْۤ اُعِدَّتْ لِلْكٰفِرِيْنَ ﴿۱۳۱﴾ وَاَطِيْعُوا اللّٰهَ وَ

اتَّقُوا	النَّارَ	الَّتِيْۤ	اُعِدَّتْ	لِلْكٰفِرِيْنَ ﴿۱۳۱﴾	وَ	اَطِيْعُوا	اللّٰهَ	وَ
ڈرو، بچو	آگ (سے)	جو	تیار کی گئی ہے	کافروں کے لئے	اور	اطاعت کرو	اللہ	اور

اس آگ سے بچو جو کافروں کے لئے تیار کی گئی ہے ○ اور اللہ اور

مغفرت اور جنت پانے کی طرف جلدی کرنے کا حکم

الرَّسُوْلَ لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُوْنَ ﴿۱۳۲﴾ ج وَسَارِعُوْۤا اِلٰى مَغْفِرَةٍ

الرَّسُوْلَ	لَعَلَّكُمْ	تُرْحَمُوْنَ ﴿۱۳۲﴾	وَ	سَارِعُوْۤا	اِلٰى	مَغْفِرَةٍ
رسول (کی)	تاکہ تم	رحم کئے جاؤ	اور	جلدی کرو	کی طرف	مغفرت، بخشش

رسول کی فرمانبرداری کرتے رہو تاکہ تم پر رحم کیا جائے ○ اور اپنے رب کی بخشش

مِّنْ رَّبِّكُمْ وَجَنَّةٍ عَرْضُهَا السَّمٰوٰتُ

مِّنْ	رَّبِّكُمْ	وَ	جَنَّةٍ (2)	عَرْضُهَا	السَّمٰوٰتُ
کی طرف سے	اپنے رب	اور	جنت (کی طرف)	اس کی چوڑائی، وسعت	آسمانوں

اور اس جنت کی طرف دوڑو جس کی وسعت آسمانوں

(1)... اس آیت میں سود کھانے سے منع کیا گیا اور اسے حرام قرار دیا گیا۔ زمانہ جاہلیت میں سود کی ایک صورت یہ بھی رائج تھی کہ جب سود کی ادائیگی کی مدت آتی، اگر اس وقت مقروض ادا نہ کر پاتا تو قرض خواہ سود کی مقدار میں اضافہ کر دیتا اور یہ عمل مسلسل کیا جاتا رہتا۔ اسے دگنا در دگنا کہا جا رہا ہے۔ آج کل بھی یہ طریقہ عام رائج ہے۔ (2)... اس آیت اور اس سے اوپر کی آیت سے ثابت ہوا کہ جنت و دوزخ پیدا ہو چکی ہیں اور دونوں موجود ہیں کیونکہ دونوں آیتوں میں ماضی کے الفاظ کے ساتھ جنت و دوزخ کے تیار ہونے کا ذکر فرمایا گیا ہے۔

متقین کے اوصاف

وَ الْاَرْضُ ۙ اُعِدَّتْ لِلْمُتَّقِیْنَ ﴿۱۳۳﴾ۙ الَّذِیْنَ یُنْفِقُوْنَ

وَ	الْاَرْضُ	اُعِدَّتْ	لِلْمُتَّقِیْنَ ﴿۱۳۳﴾	الَّذِیْنَ (1)	یُنْفِقُوْنَ
اور	زمین (کے برابر ہے)	تیار کی گئی ہے	پرہیزگاروں کے لئے	وہ لوگ جو	خرچ کرتے ہیں

اور زمین کے برابر ہے۔ وہ پرہیزگاروں کے لئے تیار کی گئی ہے ○ وہ جو

فِی السَّرَّآءِ وَ الضَّرَّآءِ وَ الْكٰظِمِیْنَ الْغَیْظَ

فِی	السَّرَّآءِ	وَ	الضَّرَّآءِ	وَ	الْكٰظِمِیْنَ	الْغَیْظَ
میں	خوشحالی	اور	تنگی	اور	روکنے والے، پینے والے	غصے (کو)

خوشحالی اور تنگدستی میں اللہ کی راہ میں خرچ کرتے ہیں اور غصہ پینے والے

وَ الْعَافِیْنَ عَنِ النَّاسِ ؕ وَ اللّٰهُ یُحِبُّ

وَ	الْعَافِیْنَ	عَنِ	النَّاسِ	وَ	اللّٰهُ	یُحِبُّ
اور	درگزر کرنے والے	سے	لوگوں	اور	اللہ	پسند فرماتا ہے

اور لوگوں سے درگزر کرنے والے ہیں اور اللہ نیک لوگوں

پرہیزگاروں کا ایک وصف: گناہ ہو جانے کی صورت میں فوراً توبہ کرلینا

الْمُحْسِنِیْنَ ﴿۱۳۴﴾ۚ وَ الَّذِیْنَ اِذَا فَعَلُوْا فَاحِشَةً اَوْ

الْمُحْسِنِیْنَ ﴿۱۳۴﴾	وَ	الَّذِیْنَ (2)	اِذَا	فَعَلُوْا	فَاحِشَةً	اَوْ
احسان، نیکی کرنے والوں (کو)	اور	وہ لوگ جو	جب	کرلیں	کوئی بے حیائی	یا

سے محبت فرماتا ہے ○ اور وہ لوگ کہ جب کسی بے حیائی کا ارتکاب کرلیں یا

ظَلَمُوْۤا اَنْفُسَهُمْ ذَكَرُوا اللّٰهَ فَاسْتَغْفَرُوْا لِذُنُوْبِهِمْ ۟

ظَلَمُوْۤا	اَنْفُسَهُمْ	ذَكَرُوْا	اللّٰهَ	فَاسْتَغْفَرُوْا	لِذُنُوْبِهِمْ
ظلم کرلیں	اپنی جانوں (پر)	ذکر کریں	اللہ (کا)	پھر مغفرت طلب کریں	اپنے گناہوں کی

اپنی جانوں پر ظلم کرلیں تو اللہ کو یاد کرکے اپنے گناہوں کی معافی مانگیں

(1)... اس آیت میں متقین کے چار اوصاف بیان کئے گئے ہیں۔ (۱) خوشحالی اور تنگدستی دونوں حال میں اللہ تعالیٰ کی راہ میں خرچ کرنا، (۲) غصہ پی جانا، (۳) لوگوں کو معاف کردینا، (۴) احسان کرنا۔

(2)... یہاں پرہیزگاروں کا مزید ایک وصف بیان فرمایا کہ اگر ان سے کوئی کبیرہ یا صغیرہ گناہ سرزد ہو جائے تو وہ فوراً اللہ عَزَّوَجَلَّ کو یاد کرکے گناہوں سے توبہ کرتے، اپنے گناہ پر شرمندہ ہوتے، اسے چھوڑ دیتے، آئندہ کیلئے اس سے باز رہنے کا پختہ عزم کرلیتے ہیں اور اپنے گناہ پر اصرار نہیں کرتے اور یہی مقبول توبہ کی شرائط ہیں۔

متقین کی جزا: بخشش اور جنتیں

وَ مَنْ یَّغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّا اللّٰهُ ﳜ وَ لَمْ یُصِرُّوْا عَلٰى

عَلٰى	لَمْ یُصِرُّوْا	وَ	اللّٰهُ	اِلَّا	الذُّنُوْبَ	یَغْفِرُ	مَنْ	وَ
پر	وہ اصرار نہ کریں	اور	اللہ	مگر	گناہوں (کو)	بخشے، معاف کرے	کون	اور

اور اللہ کے علاوہ کون گناہوں کو معاف کرسکتا ہے اور یہ لوگ جان بوجھ کر

مَا فَعَلُوْا وَ هُمْ یَعْلَمُوْنَ ﴿۱۳۵﴾ اُولٰٓىٕكَ جَزَآؤُهُمْ مَّغْفِرَةٌ

مَغْفِرَةٌ	جَزَآؤُهُمْ	اُولٰٓىٕكَ	یَعْلَمُوْنَ ﴿۱۳۵﴾	هُمْ	وَ	فَعَلُوْا	مَا
مغفرت، بخشش	ان کی جزا	یہ لوگ	جانتے ہیں	وہ	اور (حالانکہ)	انہوں نے کیا	جو

اپنے برے اعمال پر اصرار نہ کریں ○ یہ وہ لوگ ہیں جن کا بدلہ

مِّنْ رَّبِّهِمْ وَ جَنّٰتٌ تَجْرِیْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ

الْاَنْهٰرُ	تَحْتِهَا	مِنْ	تَجْرِیْ	جَنّٰتٌ	وَ	رَّبِّهِمْ	مِّنْ
نہریں	اس کے نیچے	سے	بہتی ہیں	باغات	اور	ان کے رب	کی طرف سے

ان کے رب کی طرف سے بخشش ہے اور وہ جنتیں ہیں جن کے نیچے نہریں جاری ہیں۔

اجڑی بستیوں کو دیکھ کر عبرت حاصل کی جائے

خٰلِدِیْنَ فِیْهَا ؕ وَ نِعْمَ اَجْرُ الْعٰمِلِیْنَ ﴿۱۳۶﴾ؕ قَدْ خَلَتْ

خَلَتْ (1)	قَدْ	اَجْرُ الْعٰمِلِیْنَ ﴿۱۳۶﴾	نِعْمَ	وَ	فِیْهَا	خٰلِدِیْنَ
گزر گئے	تحقیق، بیشک	عمل کرنے والوں کا اجر	کیا ہی اچھا ہے	اور	اس میں	ہمیشہ رہنے والے

(یہ لوگ) ہمیشہ ان (جنتوں) میں رہیں گے اور نیک اعمال کرنے والوں کا کتنا اچھا بدلہ ہے ○ تم سے پہلے

مِنْ قَبْلِكُمْ سُنَنٌ ۙ فَسِیْرُوْا فِی الْاَرْضِ فَانْظُرُوْا كَیْفَ كَانَ

كَانَ	كَیْفَ	فَانْظُرُوْا	فِی الْاَرْضِ	فَسِیْرُوْا	سُنَنٌ	قَبْلِكُمْ	مِنْ
ہوا	کیسا	پس دیکھو	زمین میں	تو چلو پھرو	طریقے	تم سے پہلے	سے

کئی طریقے گزر چکے ہیں تو زمین میں چل پھر کر دیکھو

(1) اس آیت میں فرمایا گیا کہ اے لوگو! کافروں کو شروع میں مہلت دینے اور پھر ان کی گرفت کرنے کے حوالے سے تم سے پہلے بھی کئی طریقے گزر چکے ہیں۔ جب لوگ مہلت ملنے کے باوجود ایمان نہیں لاتے تو مختلف عذابوں کے ذریعے انہیں ہلاک و برباد کر دیا جاتا ہے۔ تو اے لوگو! ان اجڑی بستیوں کی طرف آتے جاتے انہیں دیکھ کر عبرت پکڑو اور اپنے اعمال کی اصلاح کر لو۔

قرآن مجید ہدایت اور نصیحت کی کتاب ہے

عَاقِبَةُ الْمُكَذِّبِيْنَ ﴿١٣٧﴾ هٰذَا بَيَانٌ لِّلنَّاسِ وَ هُدًى وَّ

عَاقِبَةُ الْمُكَذِّبِيْنَ ﴿١٣٧﴾	هٰذَا	بَيَانٌ	لِّلنَّاسِ	وَ	هُدًى (1)	وَّ
جھٹلانے والوں کا انجام	یہ	ایک بیان (ہے)	لوگوں کے لئے	اور	ہدایت	اور

جھٹلانے والوں کا کیسا انجام ہوا؟ ○ یہ لوگوں کے لئے ایک بیان اور رہنمائی ہے اور

غزوۂ احد میں نقصان اٹھانے والے مسلمانوں کو نصیحت

مَوْعِظَةٌ لِّلْمُتَّقِيْنَ ﴿١٣٨﴾ وَ لَا تَهِنُوْا وَ لَا تَحْزَنُوْا وَ

مَوْعِظَةٌ	لِّلْمُتَّقِيْنَ ﴿١٣٨﴾	وَ	لَا تَهِنُوْا (2)	وَ	لَا تَحْزَنُوْا	وَ
نصیحت	پرہیز گاروں کے لئے	اور	تم سستی نہ کرو، ہمت نہ ہارو	اور	غم نہ کرو	اور

پرہیز گاروں کے لئے نصیحت ہے ○ اور تم ہمت نہ ہارو اور غم نہ کھاؤ،

اَنْتُمُ الْاَعْلَوْنَ اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ ﴿١٣٩﴾ اِنْ يَّمْسَسْكُمْ

اَنْتُمُ	الْاَعْلَوْنَ	اِنْ	كُنْتُمْ	مُّؤْمِنِيْنَ ﴿١٣٩﴾	اِنْ	يَّمْسَسْكُمْ
تم (ہی)	غالب (رہوگے)	اگر	تم ہو	ایمان والے	اگر	چھوتا ہے تمہیں، پہنچتا ہے تمہیں

اگر تم ایمان والے ہو تو تم ہی غالب آؤ گے ○ اگر تمہیں کوئی تکلیف

مسلمانوں پر کفار کے غلبے کی حکمتیں

قَرْحٌ فَقَدْ مَسَّ الْقَوْمَ قَرْحٌ مِّثْلُهٗ ؕ وَ تِلْكَ الْاَيَّامُ

قَرْحٌ	فَقَدْ	مَسَّ	الْقَوْمَ	قَرْحٌ	مِّثْلُهٗ	وَ	تِلْكَ	الْاَيَّامُ
زخم	تو تحقیق، بیشک	چھوا، پہنچا	قوم (کو)	زخم	اس کی مثل	اور	یہ	دن

پہنچی ہے تو وہ لوگ بھی ویسی ہی تکلیف پا چکے ہیں اور یہ دن ہیں

نُدَاوِلُهَا بَيْنَ النَّاسِ ۚ وَ لِيَعْلَمَ اللّٰهُ

نُدَاوِلُهَا	بَيْنَ النَّاسِ	وَ	لِيَعْلَمَ	اللّٰهُ
ہم پھیرتے رہتے ہیں انہیں	لوگوں کے درمیان	اور	تاکہ ظاہر کردے، پہچان کرادے	اللہ

جو ہم لوگوں کے درمیان پھیرتے رہتے ہیں اور یہ اس لئے ہوتا ہے کہ اللہ ایمان والوں کی

(1)... قرآن مجید ہماری ہدایت اور نصیحت کیلئے نازل ہوا، لہٰذا قرآن کا حق ہے کہ اس کی تلاوت کے وقت اس پہلو کو بھی سامنے رکھا جائے اور اس میں مذکور نافرمان قوموں کے عبرتناک انجام، قیامت کی سختیاں اور جہنم کے دردناک عذابات وغیرہ کے بارے میں پڑھ کر عبرت اور نصیحت حاصل کرنے کی کوشش کی جائے۔

(2)... غزوۂ احد میں نقصان اٹھانے کے بعد مسلمان بہت غمزدہ تھے اور اس کی وجہ سے بعض کے دل سستی کی طرف مائل تھے۔ ان کی اصلاح کے لئے فرمایا گیا کہ اپنے ساتھ پیش آنے والے معاملے کی وجہ سے سستی اور غم نہ کرو۔ اگر تم سچے ایمان والے اور اللہ تعالیٰ پر کامل بھروسہ رکھنے والے ہو تو بالآخر تم ہی کامیاب ہو گے۔

الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَيَتَّخِذَ مِنْكُمْ شُهَدَآءَ ؕ وَاللّٰهُ

الَّذِيْنَ	اٰمَنُوْا	وَ	يَتَّخِذَ	مِنْكُمْ	شُهَدَآءَ	وَ	اللّٰهُ
ان لوگوں کی جو	ایمان لائے	اور	(تاکہ) بنادے	تم میں سے	گواہ	اور	اللہ

پہچان کرادے اور تم میں سے کچھ لوگوں کو شہادت کا مرتبہ عطا فرمادے اور اللہ

لَا يُحِبُّ الظّٰلِمِيْنَ ﴿۱۴۰﴾ وَلِيُمَحِّصَ اللّٰهُ

لَا يُحِبُّ	الظّٰلِمِيْنَ ﴿۱۴۰﴾	وَ	لِيُمَحِّصَ	اللّٰهُ
پسند نہیں فرماتا	ظلم کرنے والوں (کو)	اور	تاکہ خالص کردے، نکھار دے	اللہ

ظالموں کو پسند نہیں کرتا ○ اور اس لئے کہ اللہ

الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَيَمْحَقَ الْكٰفِرِيْنَ ﴿۱۴۱﴾ اَمْ حَسِبْتُمْ

الَّذِيْنَ	اٰمَنُوْا	وَ	يَمْحَقَ	الْكٰفِرِيْنَ ﴿۱۴۱﴾	اَمْ	حَسِبْتُمْ (1)
ان لوگوں کو جو	ایمان لائے	اور	(تاکہ) مٹادے	کفر کرنے والوں (کو)	کیا	تم نے گمان کرلیا

مسلمانوں کو نکھار دے اور کافروں کو مٹادے ○ کیا تم اس گمان میں ہو

اَنْ تَدْخُلُوا الْجَنَّةَ وَلَمَّا يَعْلَمِ اللّٰهُ

اَنْ	تَدْخُلُوا	الْجَنَّةَ	وَ	لَمَّا	يَعْلَمِ	اللّٰهُ
کہ	داخل ہو جاؤ گے	جنت (میں)	اور (حالانکہ)	ابھی نہیں	امتحان لیا	اللہ (نے)

کہ تم جنت میں داخل ہو جاؤ گے حالانکہ ابھی اللہ نے

الَّذِيْنَ جٰهَدُوْا مِنْكُمْ وَيَعْلَمَ الصّٰبِرِيْنَ ﴿۱۴۲﴾

الَّذِيْنَ	جٰهَدُوْا	مِنْكُمْ	وَ	يَعْلَمَ	الصّٰبِرِيْنَ ﴿۱۴۲﴾
ان لوگوں کا جو (جنہوں نے)	جہاد کیا	تم میں سے	اور	(نہ ہی) آزمایا	صبر کرنے والوں (کو)

تمہارے مجاہدوں کا امتحان نہیں لیا اور نہ (ہی) صبر والوں کی آزمائش کی ہے ○

مسلمانوں پر آنے والی آزمائشوں کی حکمت

(1)... اس آیت میں ان مسلمانوں کو تنبیہ کی گئی ہے جو احد کے دن کفار کے مقابلہ سے بھاگے تھے۔ نیز اس آیت کو سامنے رکھ کر ہمیں اپنے اعمال اور اپنی حالت پر بھی غور کرنا چاہئے کہ اگر ہمیں راہِ خدا میں اپنا مال یا وقت دینا پڑے تو ہم اس میں کتنا پورا اترتے ہیں؟ افسوس کہ ہماری حالت کچھ اچھی نہیں۔ فضولیات میں خرچ کرنے کیلئے پیسہ بھی ہے اور وقت بھی لیکن اللہ عَزَّوَجَلَّ کی راہ میں خرچ کرتے وقت نہ پیسہ باقی رہتا ہے اور نہ وقت۔

شہادت کی تمنا کرنے اور موقع ملنے پر بھاگنے والوں کی تفہیم

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی پیروی ہر حال میں لازم ہے

ع ۱۴ ۵

وَلَقَدْ كُنْتُمْ تَمَنَّوْنَ الْمَوْتَ مِنْ قَبْلِ

وَ	لَقَدْ	كُنْتُمْ تَمَنَّوْنَ (1)	الْمَوْتَ	مِنْ	قَبْلِ
اور	ضرور تحقیق، بیشک	تم آرزو کیا کرتے تھے	موت (شہادت کی)	سے	پہلے

اور تم موت کا سامنا کرنے سے پہلے تو اس کی تمنا

اَنْ تَلْقَوْهُ ۪ فَقَدْ رَاَيْتُمُوْهُ وَاَنْتُمْ تَنْظُرُوْنَ ﴿۱۴۳﴾ وَ

اَنْ	تَلْقَوْهُ	فَقَدْ	رَاَيْتُمُوْهُ	وَ	اَنْتُمْ	تَنْظُرُوْنَ ﴿۱۴۳﴾	وَ
کہ	تم ملو اس (موت) سے	تو بیشک	تم نے دیکھ لیا اسے	اور	تم	دیکھ رہے ہو	اور

کیا کرتے تھے، اب تم نے اسے آنکھوں کے سامنے دیکھ لیا ○ اور

مَا مُحَمَّدٌ اِلَّا رَسُوْلٌ ۚ قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِهِ الرُّسُلُ ؕ

مَا	مُحَمَّدٌ	اِلَّا	رَسُوْلٌ	قَدْ	خَلَتْ	مِنْ	قَبْلِهِ	الرُّسُلُ
نہیں	محمد	مگر	ایک رسول	بیشک	گزر گئے	سے	اس سے پہلے	کئی رسول

محمد ایک رسول ہی ہیں، ان سے پہلے بھی کئی رسول گزر چکے ہیں

اَفَاۡىِٕنْ مَّاتَ اَوْ قُتِلَ انْقَلَبْتُمْ

اَفَاۡىِٕنْ	مَّاتَ	اَوْ	قُتِلَ	انْقَلَبْتُمْ
کیا تو اگر	وہ وفات پا جائیں	یا	شہید کردیئے جائیں	تم پھر جاؤ گے (دین سے)

تو کیا اگر وہ وصال کر جائیں یا انہیں شہید کر دیا جائے تو تم الٹے پاؤں

عَلٰۤى اَعْقَابِكُمْ ؕ وَمَنْ يَّنْقَلِبْ عَلٰى عَقِبَيْهِ

عَلٰۤى اَعْقَابِكُمْ	وَ	مَنْ	يَّنْقَلِبْ	عَلٰى عَقِبَيْهِ
اپنی ایڑیوں پر (الٹے پاؤں)	اور	جو	پھرے گا	اپنی ایڑیوں پر (الٹے پاؤں)

پلٹ جاؤ گے؟ اور جو الٹے پاؤں پھرے گا

(1)... شہدائے بدر پر ہونے والے انعاماتِ الٰہیہ دیکھ کر ان مسلمانوں کو حسرت ہوئی جو غزوۂ بدر میں شریک نہ ہوسکے اور انہوں نے دورانِ جہاد شہادت کا مرتبہ پانے کی آرزو کی اور انہی لوگوں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم سے مدینہ سے باہر اُحد جانے کے لئے اصرار کیا تھا، لیکن پھر میدانِ احد سے بھاگ گئے تو ان کے بارے میں یہ آیت نازل ہوئی اور گویا کہ انہیں سمجھایا گیا کہ پہلے تو شہادت کی تمنا کرتے تھے اور جب میدانِ جنگ میں پہنچے تو بھاگنے لگے، یہ کیا ہے؟

فَلَنْ یَّضُرَّ اللّٰهَ شَیْــٴًـا ؕ وَ سَیَجْزِی اللّٰهُ

فَلَنْ یَّضُرَّ	اللّٰهَ	شَیْــٴًـا	وَ	سَیَجْزِی	اللّٰهُ
تو وہ ہرگز نقصان نہ کرے گا	اللہ (کا)	کچھ	اور	عنقریب جزا دے گا	اللہ

وہ اللہ کا کچھ نہ بگاڑے گا اور عنقریب اللہ شکر ادا کرنے والوں کو

جہاد کی ترغیب

الشّٰكِرِیْنَ ﴿۱۴۴﴾ وَ مَا كَانَ لِنَفْسٍ اَنْ تَمُوْتَ اِلَّا

الشّٰكِرِیْنَ ﴿۱۴۴﴾	وَ	مَا كَانَ (1)	لِنَفْسٍ	اَنْ	تَمُوْتَ	اِلَّا
شکر کرنے والوں (کو)	اور	نہیں ہے	کسی جان کے لئے (یہ اختیار)	کہ	وہ مر جائے	مگر

صلہ عطا فرمائے گا ○ اور کوئی جان اللہ کے حکم کے بغیر نہیں

اعمال کے ثواب کا دارو مدار نیت پر ہے

بِاِذْنِ اللّٰهِ كِتٰبًا مُّؤَجَّلًا ؕ وَ مَنْ یُّرِدْ ثَوَابَ الدُّنْیَا

بِاِذْنِ اللّٰهِ	كِتٰبًا	مُّؤَجَّلًا	وَ	مَنْ	یُّرِدْ	ثَوَابَ الدُّنْیَا
اللہ کے حکم سے	لکھا ہوا	مقررہ وقت	اور	جو	چاہتا ہے	دنیا کا ثواب (انعام)

مر سکتی، سب کا وقت لکھا ہوا ہے اور جو شخص دنیا کا انعام چاہتا ہے

نُؤْتِهٖ مِنْهَا ۚ وَ مَنْ یُّرِدْ ثَوَابَ الْاٰخِرَةِ نُؤْتِهٖ

نُؤْتِهٖ	مِنْهَا	وَ	مَنْ	یُّرِدْ	ثَوَابَ الْاٰخِرَةِ	نُؤْتِهٖ
ہم دیں گے اسے	اس سے	اور	جو	چاہتا ہے	آخرت کا ثواب	ہم دیں گے اسے

ہم اسے دنیا کا کچھ انعام دیدیں گے اور جو آخرت کا انعام چاہتا ہے ہم اسے آخرت کا انعام عطا فرمائیں

سابقہ امتوں کا جذبۂ جہاد مسلمانوں کیلئے قابلِ ترغیب

مِنْهَا ؕ وَ سَنَجْزِی الشّٰكِرِیْنَ ﴿۱۴۵﴾ وَ كَاَیِّنْ مِّنْ نَّبِیٍّ

مِنْهَا	وَ	سَنَجْزِی	الشّٰكِرِیْنَ ﴿۱۴۵﴾	وَ	كَاَیِّنْ	مِّنْ	نَّبِیٍّ
اس سے	اور	عنقریب صلہ عطا کریں گے	شکر کرنے والوں (کو)	اور	کتنے ہی	سے	نبی

گے اور عنقریب ہم شکر ادا کرنے والوں کو صلہ عطا کریں گے ○ اور کتنے ہی انبیاء نے

(1)۔۔۔ اس آیت میں جہاد کی ترغیب ہے اور مسلمانوں کو دشمن کے مقابلہ پر جری بنایا جارہا ہے کہ کوئی شخص بغیر حکمِ الٰہی کے مر نہیں سکتا، چاہے وہ کتنی ہی ہلاکت خیز لڑائی میں شرکت کرے اور کتنے ہی تباہ کن میدانِ جنگ میں داخل ہو جائے، اس کے برعکس جب موت کا وقت آتا ہے تو کوئی تدبیر نہیں بچا سکتی خواہ وہ ہزاروں پہرے دار اور محافظ مقرر کرلے اور قلعوں میں جا چھپے کیونکہ ہر ایک کی موت کا وقت لکھا ہوا ہے، وہ وقت آگے پیچھے نہیں ہو سکتا۔

قٰتَلَ ۙ مَعَهٗ رِبِّيُّوْنَ كَثِيْرٌ ۚ

قٰتَلَ (1)	مَعَهٗ	رِبِّيُّوْنَ	كَثِيْرٌ
جہاد کیا (اس نبی نے)	اس کے ساتھ (تھے)	رب والے	بہت سے

جہاد کیا، ان کے ساتھ بہت سے اللہ والے تھے

فَمَا وَهَنُوْا لِمَاۤ اَصَابَهُمْ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ

فَمَا وَهَنُوْا	لِمَاۤ	اَصَابَهُمْ	فِیْ	سَبِیْلِ اللّٰهِ
تو انہوں نے ہمت نہ ہاری	(اس) وجہ سے جو	(مصیبتیں) پہنچی انہیں	میں	اللہ کی راہ

تو انہوں نے اللہ کی راہ میں پہنچنے والی تکلیفوں کی وجہ سے نہ تو ہمت ہاری

وَمَا ضَعُفُوْا وَمَا اسْتَكَانُوْا ؕ وَاللّٰهُ یُحِبُّ

وَ	مَا ضَعُفُوْا	وَ	مَا اسْتَكَانُوْا	وَ	اللّٰهُ	یُحِبُّ
اور	نہ کمزوری دکھائی	اور	نہ وہ دبے	اور	اللہ	محبت فرماتا ہے

اور نہ کمزوری دکھائی اور نہ (دوسروں سے) دبے اور اللہ صبر کرنے والوں سے

الصّٰبِرِیْنَ ﴿۱۴۶﴾ وَمَا كَانَ قَوْلَهُمْ اِلَّاۤ اَنْ قَالُوْا

الصّٰبِرِیْنَ ﴿۱۴۶﴾	وَ	مَا كَانَ	قَوْلَهُمْ	اِلَّاۤ	اَنْ	قَالُوْا
صبر کرنے والوں (سے)	اور	نہیں تھا	ان کا کہنا	مگر	یہ کہ	انہوں نے کہا

محبت فرماتا ہے ○ اور وہ اپنی اس دعا کے سوا کچھ بھی نہ کہتے تھے کہ

مغفرت، ثابت قدمی اور فتح و نصرت کی دعا

رَبَّنَا اغْفِرْ لَنَا ذُنُوْبَنَا وَ اِسْرَافَنَا فِیْۤ

رَبَّنَا	اغْفِرْ	لَنَا	ذُنُوْبَنَا	وَ	اِسْرَافَنَا	فِیْۤ
اے ہمارے رب	بخش دے	ہمارے لئے	ہمارے گناہ	اور	ہماری زیادتیاں	میں

اے ہمارے رب! ہمارے گناہوں کو اور ہمارے معاملے میں جو ہم سے زیادتیاں ہوئیں

1 ...اس آیت میں بیان ہوا کہ بہت سے انبیاء عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام نے جہاد کیا اور ان کے ساتھ ربانی لوگ تھے۔ دونوں چیزوں کے بارے میں تفصیل یہ ہے کہ جہاد حضرت ابراہیم عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام سے شروع ہوا، اس سے پہلے کسی نبی نے جہاد نہ کیا تھا۔ البتہ بعد میں بہت سے پیغمبروں کی شریعت میں جہاد تھا جیسے حضرت موسیٰ، حضرت داؤد، حضرت یوشع عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام وغیرہا اور ربانی لوگوں سے مراد علماء، مشائخ اور متقی لوگ ہیں جو اللہ عَزَّوَجَلَّ کو راضی کرنے کی کوشش میں لگے رہیں۔

انبیاءِ کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام کی معیت میں جہاد کرنے والوں کا صلہ

کافروں کی ہدایات پر چلنے کا نقصان

اَمْرِنَا وَ ثَبِّتْ اَقْدَامَنَا وَ انْصُرْنَا عَلَى

اَمْرِنَا	وَ	ثَبِّتْ	اَقْدَامَنَا	وَ	انْصُرْنَا	عَلَى
ہمارے کام	اور	مضبوط رکھ	ہمارے قدموں (کو)	اور	مدد فرما ہماری	پر (کے مقابلے میں)

انہیں بخش دے اور ہمیں ثابت قدمی عطا فرما اور کافر قوم کے مقابلے

الْقَوْمِ الْكٰفِرِيْنَ ﴿١٤٧﴾ فَاٰتٰىهُمُ اللّٰهُ ثَوَابَ الدُّنْيَا وَ

الْقَوْمِ	الْكٰفِرِيْنَ ﴿١٤٧﴾	فَاٰتٰىهُمُ	اللّٰهُ	ثَوَابَ الدُّنْيَا	وَ
قوم	کفر کرنے والے	تو عطا کیا انہیں	اللہ (نے)	دنیا کا ثواب (انعام)	اور

میں ہماری مدد فرما ○ تو اللہ نے انہیں دنیا کا انعام (بھی) عطا فرمایا اور

حُسْنَ ثَوَابِ الْاٰخِرَةِ ؕ وَ اللّٰهُ يُحِبُّ الْمُحْسِنِيْنَ ﴿١٤٨﴾ ع يٰۤاَيُّهَا

حُسْنَ ثَوَابِ الْاٰخِرَةِ	وَ	اللّٰهُ	يُحِبُّ	الْمُحْسِنِيْنَ ﴿١٤٨﴾	يٰۤاَيُّهَا
آخرت کا اچھا ثواب	اور	اللہ	پسند فرماتا ہے	احسان، نیکی کرنے والوں (کو)	اے

آخرت کا اچھا ثواب بھی اور اللہ نیکی کرنے والوں سے محبت فرماتا ہے ○ اے

الَّذِيْنَ اٰمَنُوْۤا اِنْ تُطِيْعُوا الَّذِيْنَ كَفَرُوْا

الَّذِيْنَ	اٰمَنُوْۤا	اِنْ	تُطِيْعُوا (1)	الَّذِيْنَ	كَفَرُوْا
وہ لوگو جو	ایمان لائے	اگر	تم نے پیروی کی	ان لوگوں کی جو (جنہوں نے)	کفر کیا

ایمان والو! اگر تم کافروں کے کہنے پر چلے

يَرُدُّوْكُمْ عَلٰۤى اَعْقَابِكُمْ فَتَنْقَلِبُوْا

يَرُدُّوْكُمْ	عَلٰۤى اَعْقَابِكُمْ	فَتَنْقَلِبُوْا
(تو) وہ پھیر دیں گے تمہیں	تمہاری ایڑیوں پر (الٹے پاؤں)	(اگر ایسا ہوا) تو تم پلٹو گے

تو وہ تمہیں الٹے پاؤں پھیر دیں گے پھر تم نقصان اٹھا کر

(1)...... یہاں مسلمانوں کو بہت واضح الفاظ میں سمجھایا گیا ہے کہ اگر تم کافروں کے کہنے پر یا ان کے پیچھے چلو گے خواہ وہ یہودی ہوں یا عیسائی یا منافق یا مشرک، جس کے کہنے پر بھی چلو گے وہ تمہیں کفر، بے دینی، بد عملی اور اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کی طرف ہی لے کر جائیں گے اور اس کا نتیجہ یہ نکلے گا کہ تم آخرت کے ساتھ ساتھ اپنی دنیا بھی تباہ کر بیٹھو گے۔ کتنے واضح اور کھلے الفاظ میں فرمادیا کہ کافروں سے ہدایات لے کر چلو گے تو وہ تمہاری دنیا و آخرت تباہ کر دیں گے اور آج تک کا ساری دنیا میں مشاہدہ بھی یہی ہے لیکن حیرت ہے کہ ہم پھر بھی اپنا نظام چلانے میں، اپنے کردار میں، اپنے کلچر میں، اپنے گھریلو معاملات میں، اپنے......

اللہ تعالیٰ سب سے بہتر مددگار ہے

خٰسِرِيْنَ ﴿١٤٩﴾ بَلِ اللّٰهُ مَوْلٰىكُمْ ۚ

خٰسِرِيْنَ ﴿١٤٩﴾	بَلِ	اللّٰهُ	مَوْلٰىكُمْ
خسارہ اٹھانے والے (ہو کر)	(کافر تمہارے مددگار نہیں) بلکہ	اللہ	تمہارا مددگار (ہے)

پلٹو گے ○ بلکہ اللہ ہی تمہارا مددگار ہے

جنگِ احد سے واپس ہونے والے کفار پر رعب طاری کرنے کی غیبی خبر

وَهُوَ خَيْرُ النّٰصِرِيْنَ ﴿١٥٠﴾ سَنُلْقِيْ فِيْ قُلُوْبِ

وَ	هُوَ	خَيْرُ النّٰصِرِيْنَ ﴿١٥٠﴾	سَنُلْقِيْ (1)	فِيْ	قُلُوْبِ
اور	وہ	بہترین مددگار (ہے)	عنقریب ہم ڈال دیں گے	میں	دلوں

اور وہی سب سے بہترین مددگار ہے ○ عنقریب ہم کافروں کے

الَّذِيْنَ كَفَرُوا الرُّعْبَ بِمَآ اَشْرَكُوْا

الَّذِيْنَ	كَفَرُوا	الرُّعْبَ	بِمَآ	اَشْرَكُوْا
ان لوگوں کے جو (جنہوں نے)	کفر کیا	رعب	بسبب اس کے جو	انہوں نے شریک ٹھہرایا

دلوں میں رعب ڈال دیں گے کیونکہ انہوں نے

بِاللّٰهِ مَا لَمْ يُنَزِّلْ بِهٖ سُلْطٰنًا ۚ وَمَاْوٰىهُمُ

بِاللّٰهِ	مَا	لَمْ يُنَزِّلْ	بِهٖ	سُلْطٰنًا	وَ	مَاْوٰىهُمُ
اللہ کے ساتھ	(ایسی چیز کو) جو	نہیں نازل کی	اس کی	کوئی دلیل	اور	ان کا ٹھکانہ

اللہ کے ساتھ ایسی چیز کو شریک ٹھہرایا جس کی اللہ نے کوئی دلیل نہیں اتاری اور ان کا ٹھکانہ

غزوۂ احد میں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے حکم پر عمل نہ کرنے کا نقصان

النَّارُ ۭ وَبِئْسَ مَثْوَى الظّٰلِمِيْنَ ﴿١٥١﴾ وَلَقَدْ

النَّارُ	وَ	بِئْسَ	مَثْوَى الظّٰلِمِيْنَ ﴿١٥١﴾	وَ	لَقَدْ
آگ (ہے)	اور	کیا ہی برا ہے	ظلم کرنے والوں کا ٹھکانہ	اور	ضرور تحقیق، بیشک

آگ ہے اور وہ ظالموں کا کتنا برا ٹھکانہ ہے ○ اور بیشک

..... کاروبار میں ہر جگہ کافروں کے کہنے پر اور ان کے طریقے پر ہی چل رہے ہیں، جس سے ہمارا رب کریم عَزَّوَجَلَّ ہمیں بار بار منع فرما رہا ہے۔

(1) ..... اس آیت میں غیب کی خبر ہے، جب ابوسفیان وغیرہ جنگِ احد کے بعد واپس ہوئے تو راستہ میں خیال کیا کہ کیوں لوٹ آئے، سب مسلمانوں کو ختم کیوں نہ کر دیا حالانکہ یہ اچھا موقعہ تھا۔ جب واپس ہونے پر آمادہ ہوئے تو قدرتی طور پر ان تمام کے دلوں میں مسلمانوں کا ایسا رعب طاری ہوا کہ وہ مکہ چلے گئے اور یہ خبر پوری ہوئی۔

صَدَقَكُمُ اللّٰهُ وَعْدَهٗۤ اِذْ تَحُسُّوْنَهُمْ بِاِذْنِهٖ ۚ

صَدَقَكُمُ (1)	اللّٰهُ	وَعْدَهٗۤ	اِذْ	تَحُسُّوْنَهُمْ	بِاِذْنِهٖ
سچا کر دیا تم سے	اللہ (نے)	اپنا وعدہ	جب	تم قتل کر رہے تھے ان (کافروں) کو	اس کے حکم سے

اللہ نے تمہیں اپنا وعدہ سچا کر دکھایا جب تم اس کے حکم سے کافروں کو قتل کر رہے تھے

حَتّٰۤى اِذَا فَشِلْتُمْ وَ تَنَازَعْتُمْ فِی

حَتّٰۤى	اِذَا	فَشِلْتُمْ	وَ	تَنَازَعْتُمْ	فِی
یہاں تک کہ	جب	تم پست ہمت ہو گئے	اور	آپس میں اختلاف کیا	(کے بارے) میں

یہاں تک کہ جب تم نے بزدلی دکھائی اور حکم میں آپس میں اختلاف

الْاَمْرِ وَ عَصَیْتُمْ مِّنْۢ بَعْدِ مَاۤ اَرٰىكُمْ

الْاَمْرِ	وَ	عَصَیْتُمْ	مِّنْۢ	بَعْدِ	مَاۤ	اَرٰىكُمْ
حکم	اور	حکم کی خلاف ورزی کی	سے	(اس کے) بعد	جو	(اللہ نے) دکھادی تمہیں

کیا اور تم نے اس کے بعد نافرمانی کی جب اللہ تمہیں وہ کامیابی دکھا چکا تھا

مَّا تُحِبُّوْنَ ؕ مِنْكُمْ مَّنْ یُّرِیْدُ الدُّنْیَا وَ

مَّا	تُحِبُّوْنَ	مِنْكُمْ	مَّنْ	یُّرِیْدُ	الدُّنْیَا	وَ
(کامیابی) جسے	تم پسند کرتے تھے	تم میں سے	(کوئی وہ ہے) جو	چاہتا ہے	دنیا	اور

جو تمہیں پسند تھی۔ تم میں کوئی دنیا کا طلبگار ہے اور

مِنْكُمْ مَّنْ یُّرِیْدُ الْاٰخِرَةَ ۚ ثُمَّ صَرَفَكُمْ

مِنْكُمْ	مَّنْ	یُّرِیْدُ	الْاٰخِرَةَ	ثُمَّ	صَرَفَكُمْ
تم میں سے	(کوئی وہ ہے) جو	چاہتا ہے	آخرت	پھر	(اللہ نے) پھیر دیا تمہیں

تم میں کوئی آخرت کا طلبگار ہے۔ پھر اس نے تمہارا منہ ان سے

(1) یہاں غزوۂ احد کے دوران پہاڑی درہ چھوڑنے والے صحابہ کا ذکر کیا جارہا ہے۔ اس واقعے سے متعلق معلومات حاصل کرنے کے لئے تفسیر صراط الجنان، ج ۲، ص ۷۱ کا مطالعہ فرمائیں۔

غزوۂ احد میں خطا کرنے والوں کی معافی کا اعلان

غزوۂ احد میں مسلمانوں کی افراتفری اور خطا کرنے والوں کی دلجوئی

عَنْهُمْ لِيَبْتَلِيَكُمْ ۚ وَلَقَدْ عَفَا عَنْكُمْ ۗ

عَنْهُمْ	لِيَبْتَلِيَكُمْ	وَ	لَقَدْ	عَفَا (1)	عَنْكُمْ
ان (کافروں) سے	تاکہ آزمائے تمہیں	اور	ضرور بیشک	(اللہ نے) معاف کردیا	تم سے

پھیر دیا تاکہ تمہیں آزمائے اور بیشک اس نے تمہیں معاف فرمادیا ہے

وَاللّٰهُ ذُوْ فَضْلٍ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ ﴿١٥٢﴾ اِذْ تُصْعِدُوْنَ

وَ	اللّٰهُ	ذُوْ فَضْلٍ	عَلَى	الْمُؤْمِنِيْنَ ﴿١٥٢﴾	اِذْ	تُصْعِدُوْنَ
اور	اللہ	فضل والا (ہے)	پر	ایمان والوں	جب	تم منہ اٹھائے چلے جارہے تھے

اور اللہ مسلمانوں پر بڑا فضل فرمانے والا ہے ○ جب تم منہ اٹھائے چلے جارہے تھے

وَلَا تَلْوٗنَ عَلٰۤى اَحَدٍ وَّالرَّسُوْلُ يَدْعُوْكُمْ فِيْۤ

وَ	لَا تَلْوٗنَ	عَلٰۤى	اَحَدٍ	وَّ	الرَّسُوْلُ	يَدْعُوْكُمْ	فِيْۤ
اور	پیچھے مڑ کر نہ دیکھتے تھے	پر (کو)	کسی ایک	اور	رسول	بلارہے تھے تمہیں	میں

اور کسی کو پیچھے مڑ کر بھی نہ دیکھتے تھے اور تمہارے پیچھے رہ جانے والی دوسری جماعت میں ہمارے رسول

اُخْرٰىكُمْ فَاَثَابَكُمْ غَمًّۢا بِغَمٍّ لِّكَيْلَا تَحْزَنُوْا

اُخْرٰىكُمْ	فَاَثَابَكُمْ	غَمًّۢا	بِغَمٍّ	لِّكَيْلَا تَحْزَنُوْا (2)
تمہاری دوسری (جماعت)	تو اس نے پہنچایا تمہیں	غم	غم کے بدلے	(معافی سنائی) تاکہ تم غم نہ کرو

تمہیں پکار رہے تھے تو اللہ نے تمہیں غم کے بدلے غم دیا اور معافی اس لئے سنادی تاکہ

عَلٰى مَا فَاتَكُمْ وَلَا مَاۤ اَصَابَكُمْ ۗ وَاللّٰهُ

عَلٰى	مَا	فَاتَكُمْ	وَ	لَا	مَاۤ	اَصَابَكُمْ	وَ	اللّٰهُ
(اس) پر	جو	چھوٹ گئی تم سے	اور	نہ	(اس پر) جو	(مصیبت) پہنچی تمہیں	اور	اللہ

جو تمہارے ہاتھ سے نکل گیا نہ تو اس پر غم کرو اور نہ ہی اس تکلیف پر جو تمہیں پہنچی ہے اور اللہ

(1)... غزوۂ احد میں جن لوگوں نے خطا کی اللہ تعالیٰ نے انہیں معاف فرمادیا۔ معلوم ہوا کہ اس طرح کے واقعات کو لے کر صحابہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُم کی شان میں گستاخی کرنے والا بدبخت ہے۔ (2)... اس آیت سے معلوم ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کو حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی رضا اور خوشی کس قدر عزیز ہے کہ صحابہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُم کی وجہ سے آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو صدمہ ہوا تو اللہ تعالیٰ نے انہیں بھی صدمے میں مبتلا کیا اور پھر صحابہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُم کی جاں نثاری اور اخلاص کی بھی کتنی قدر فرمائی کہ چونکہ ان کی خطا بری نیت سے نہ تھی بلکہ اجتہادی طور پر خطا ہوئی تو اللہ تعالیٰ نے ان کی دلجوئی کیلئے ان کی معافی کا اعلان بھی فرمادیا۔

غزوۂ احد میں مخلص مومنوں پر چین کی نیند اتار کر خاص کرم نوازی

غزوۂ احد میں منافقوں کی بے صبری اور بدگمانی

خَبِیْرٌۢ بِمَا تَعْمَلُوْنَ ﴿۱۵۳﴾ ثُمَّ اَنْزَلَ عَلَیْكُمْ

خَبِیْرٌۢ	بِمَا	تَعْمَلُوْنَ ﴿۱۵۳﴾	ثُمَّ	اَنْزَلَ (1)	عَلَیْكُمْ
خبر رکھنے والا	ساتھ جو (اس کی جو)	تم کرتے ہو	پھر	اس نے نازل کیا	تمہارے اوپر

تمہارے اعمال سے خبردار ہے ○ پھر اس نے تم پر

مِّنْۢ بَعْدِ الْغَمِّ اَمَنَةً نُّعَاسًا یَّغْشٰى طَآىٕفَةً

مِّنْۢ	بَعْدِ الْغَمِّ	اَمَنَةً	نُّعَاسًا	یَّغْشٰى	طَآىٕفَةً
سے	غم کے بعد	امن، چین	اونگھ (کی صورت میں)	اس نے ڈھانپ لیا	ایک گروہ (کو)

غم کے بعد چین کی نیند اتاری جو تم میں سے ایک گروہ پر

مِّنْكُمْ ۙ وَ طَآىٕفَةٌ قَدْ اَهَمَّتْهُمْ

مِّنْكُمْ	وَ	طَآىٕفَةٌ	قَدْ	اَهَمَّتْهُمْ
تم میں سے	اور	ایک گروہ	تحقیق، بیشک	فکر میں ڈال دیا انہیں (یا) فکر پڑی ہوئی تھی انہیں

چھاگئی اور ایک گروہ وہ تھا جسے اپنی جان کی فکر پڑی ہوئی تھی

اَنْفُسُهُمْ یَظُنُّوْنَ بِاللّٰهِ غَیْرَ الْحَقِّ ظَنَّ الْجَاهِلِیَّةِ ؕ

اَنْفُسُهُمْ	یَظُنُّوْنَ	بِاللّٰهِ	غَیْرَ الْحَقِّ	ظَنَّ الْجَاهِلِیَّةِ
ان کی جانوں (نے، یا) اپنی جانوں (کی)	گمان کرتے تھے	اللہ پر	حق کے علاوہ، ناحق	جاہلیت کا گمان

وہ اللہ پر ناحق گمان کرتے تھے، جاہلیت کے سے گمان۔

یَقُوْلُوْنَ هَلْ لَّنَا مِنَ الْاَمْرِ مِنْ شَیْءٍ ؕ قُلْ

یَقُوْلُوْنَ	هَلْ	لَّنَا	مِنَ	الْاَمْرِ	مِنْ	شَیْءٍ	قُلْ
وہ کہہ رہے تھے	کیا	ہمارے لئے (کوئی اختیار ہے)	سے	(اس) کام	سے	کچھ	تم کہو

وہ کہہ رہے تھے کہ کیا اس معاملے میں کچھ ہمارا بھی اختیار ہے؟ تم فرمادو

(1) مذکورہ واقعے میں کافی درس ہیں، جیسے (۱) آزمائش کے وقت ہی کھرے کھوٹے کی پہچان ہوتی ہے۔ (۲) مسلمان صابر جبکہ منافق بے صبرا ہوتا ہے۔ (۳) مسلمان کو سب سے زیادہ فکر دین کی ہوتی جبکہ منافق کو صرف اپنی جان کی فکر ہوتی ہے۔ (۴) مومن ہر حال میں اللہ تعالیٰ پر بھروسہ رکھتا اور اس سے حسنِ ظن رکھتا ہے جبکہ منافق معمولی سی تکلیف پر اللہ تعالیٰ کے بارے بدگمانیوں کا اظہار ہو جاتا ہے۔ (۵) وعدۂ الٰہی پر کامل یقین رکھنا کامل ایمان کی نشانی ہے۔ (۶) موت سے فرار ممکن نہیں، جس کی موت جہاں لکھی ہے وہاں آکر ہی رہے گی۔ (۷) منافقوں کے علاوہ غزوۂ احد میں شریک تمام مسلمان اللہ تعالیٰ کے پیارے تھے۔

اِنَّ الْاَمْرَ كُلَّهٗ لِلّٰهِ ؕ يُخْفُوْنَ فِيْۤ اَنْفُسِهِمْ مَّا

اِنَّ	الْاَمْرَ	كُلَّهٗ	لِلّٰهِ	يُخْفُوْنَ	فِيْۤ	اَنْفُسِهِمْ	مَّا
بیشک	کام (اختیار)	سارا	اللہ کے لئے	وہ چھپا کر رکھتے ہیں	میں	اپنے نفسوں، دلوں	وہ جو

کہ اختیار تو سارا اللہ ہی کا ہے۔ یہ اپنے دلوں میں وہ باتیں چھپا کر رکھتے ہیں جو

لَا يُبْدُوْنَ لَكَ ؕ يَقُوْلُوْنَ لَوْ كَانَ لَنَا مِنَ الْاَمْرِ

لَا يُبْدُوْنَ	لَكَ	يَقُوْلُوْنَ	لَوْ	كَانَ	لَنَا	مِنَ	الْاَمْرِ
ظاہر نہیں کرتے	آپ کے لئے	وہ کہتے ہیں	اگر	ہوتا	ہمارے لئے	سے	(اس) کام

آپ پر ظاہر نہیں کرتے۔ کہتے ہیں، اگر ہمیں بھی اس معاملے میں کچھ اختیار

شَیْءٌ مَّا قُتِلْنَا هٰهُنَا ؕ قُلْ لَّوْ كُنْتُمْ فِیْ بُیُوْتِكُمْ

شَیْءٌ	مَّا قُتِلْنَا	هٰهُنَا	قُلْ	لَّوْ	كُنْتُمْ	فِیْ	بُیُوْتِكُمْ
کچھ (یعنی اختیار)	ہم قتل نہ کئے جاتے	یہاں	تم فرمادو	اگر	تم ہوتے	میں	اپنے گھروں

ہوتا تو ہم یہاں نہ مارے جاتے۔ اے حبیب! تم فرمادو کہ اگر تم اپنے گھروں میں بھی ہوتے

لَبَرَزَ الَّذِیْنَ كُتِبَ عَلَیْهِمُ الْقَتْلُ اِلٰى مَضَاجِعِهِمْ ۚ

لَبَرَزَ	الَّذِیْنَ	كُتِبَ	عَلَیْهِمُ	الْقَتْلُ	اِلٰى	مَضَاجِعِهِمْ
ضرور نکل کر آجاتے	وہ لوگ جو	لکھ دیا گیا	ان پر	قتل ہونا	کی طرف	اپنی قتل گاہوں

جب بھی جن کا مارا جانا لکھا جاچکا تھا وہ اپنی قتل گاہوں کی طرف نکل کر آجاتے

وَ لِیَبْتَلِیَ اللّٰهُ مَا فِیْ صُدُوْرِكُمْ وَ لِیُمَحِّصَ

وَ	لِیَبْتَلِیَ (1)	اللّٰهُ	مَا	فِیْ	صُدُوْرِكُمْ	وَ	لِیُمَحِّصَ
اور	تاکہ آزمائے	اللہ	(اس بات کو) جو	میں	تمہارے سینوں (دلوں)	اور	تاکہ صاف کردے

اور اس لئے ہوا کہ اللہ تمہارے دلوں کی بات آزمائے اور جو کچھ تمہارے دلوں میں پوشیدہ ہے

غزوۂ احد میں پیش آنے والے واقعات کی حکمت

(1)... یہاں اللہ تعالیٰ نے غزوۂ احد میں پیش آنے والے واقعات کی حکمت بیان فرمائی کہ غزوۂ احد میں جو کچھ ہوا وہ اس لئے ہوا کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ تمہارے دلوں کے اخلاص یا منافقت کو آزمائے اور جو کچھ تمہارے دلوں میں پوشیدہ ہے اسے سب کے سامنے کھول کر رکھ دے۔

مَا فِيْ قُلُوْبِكُمْ ؕ وَاللّٰهُ عَلِيْمٌۢ بِذَاتِ الصُّدُوْرِ ﴿۱۵۴﴾

مَا	فِيْ	قُلُوْبِكُمْ	وَ	اللّٰهُ	عَلِيْمٌۢ	بِذَاتِ الصُّدُوْرِ ﴿۱۵۴﴾
(اسے) جو	میں	تمہارے دلوں	اور	اللہ	جاننے والا	سینوں والی (بات) کو

اسے کھول کر رکھ دے اور اللہ دلوں کی بات جانتا ہے ○

اِنَّ الَّذِيْنَ تَوَلَّوْا مِنْكُمْ يَوْمَ الْتَقَى الْجَمْعٰنِ ۙ

اِنَّ	الَّذِيْنَ	تَوَلَّوْا	مِنْكُمْ	يَوْمَ	الْتَقَى	الْجَمْعٰنِ
بیشک	وہ لوگ جو (جنہوں نے)	منہ پھیر دیا	تم میں سے	(اس) دن	(جب) ملیں	دو جماعتیں

بیشک تم میں سے وہ لوگ جو اس دن بھاگ گئے جس دن دونوں فوجوں کا مقابلہ ہوا،

اِنَّمَا اسْتَزَلَّهُمُ الشَّيْطٰنُ بِبَعْضِ مَا كَسَبُوْا ۚ وَ

اِنَّمَا	اسْتَزَلَّهُمُ	الشَّيْطٰنُ	بِبَعْضِ	مَا كَسَبُوْا	وَ
صرف	پھسلادیا انہیں	شیطان (نے)	بعض (اعمال) کی وجہ سے	جو انہوں نے کمائے، کئے	اور

انہیں شیطان ہی نے ان کے بعض اعمال کی وجہ سے لغزش میں مبتلا کیا اور

لَقَدْ عَفَا اللّٰهُ عَنْهُمْ ؕ اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ حَلِيْمٌ ﴿۱۵۵﴾ ع

لَقَدْ	عَفَا (1)	اللّٰهُ	عَنْهُمْ	اِنَّ	اللّٰهَ	غَفُوْرٌ	حَلِيْمٌ ﴿۱۵۵﴾
ضرور بیشک	معاف کردیا	اللہ (نے)	ان سے	بیشک	اللہ	بخشنے والا	حلم والا

بیشک اللہ نے انہیں معاف فرمادیا ہے، بیشک اللہ بڑا بخشنے والا، بڑا حلم والا ہے ○

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَكُوْنُوْا كَالَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَ

يٰۤاَيُّهَا	الَّذِيْنَ	اٰمَنُوْا	لَا تَكُوْنُوْا	كَالَّذِيْنَ	كَفَرُوْا	وَ
اے	وہ لوگو جو	ایمان لائے	نہ ہونا	ان لوگوں کی طرح جو (جنہوں نے)	کفر کیا	اور

اے ایمان والو! ان کافروں کی طرح نہ ہونا جنہوں نے

غزوۂ احد میں مسلمانوں سے ہونے والی لغزش اور ان کی معافی کا اعلان

ہر حالت میں مسلمانوں کی سوچ کافروں کی سوچ سے مختلف ہونی چاہیے

ع ۷ / ۱۶

(1) ...جنگِ احد میں چودہ اصحاب رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُم کے سوا باقی تمام اصحاب رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُم کے قدم اکھڑ گئے تھے اور خصوصاً وہ حضرات جنہیں نبی کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے پہاڑی مورچے پر ڈٹے رہنے کا حکم دیا تھا لیکن وہ ثابت قدم نہ رہ سکے۔ ان حضرات سے یہ لغزش ضرور سرزد ہوئی لیکن چونکہ وہ کامل الایمان، مخلص مومن اور حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے سچے غلام تھے اور آگے پیچھے کئی مواقع پر بھی حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ پر اپنی جانیں قربان کرنے والے تھے، اس لئے اللہ تعالیٰ نے قرآن میں ان کی معافی کا اعلان فرمادیا تاکہ اگر ان کی لغزش سامنے آئے تو بارگاہِ الٰہی میں ان کی عظمت بھی سامنے رہے۔

قَالُوْا لِاِخْوَانِهِمْ اِذَا ضَرَبُوْا فِی الْاَرْضِ اَوْ كَانُوْا غُزًّی

قَالُوْا	لِاِخْوَانِهِمْ	اِذَا	ضَرَبُوْا	فِی الْاَرْضِ	اَوْ	كَانُوْا	غُزًّی
انہوں نے کہا	اپنے بھائیوں سے	جب	وہ چلے	زمین میں	یا	وہ تھے	جہاد کرنے والے

اپنے بھائیوں کے بارے میں کہا جب وہ سفر میں یا جہاد میں گئے

لَوْ كَانُوْا عِنْدَنَا مَا مَاتُوْا وَمَا قُتِلُوْا ج لِيَجْعَلَ اللّٰهُ

لَوْ	كَانُوْا	عِنْدَنَا	مَا مَاتُوْا	وَ	مَا قُتِلُوْا	لِيَجْعَلَ	اللّٰهُ
اگر	وہ ہوتے	ہمارے پاس	(تو) نہ مرتے	اور	نہ قتل کیے جاتے	تاکہ بنادے	اللہ

کہ اگر یہ ہمارے پاس ہوتے تو نہ مرتے اور نہ قتل کیے جاتے۔ (ان کی طرح یہ نہ کہو) تاکہ اللہ

ذٰلِكَ حَسْرَةً فِیْ قُلُوْبِهِمْ ط وَاللّٰهُ يُحْيٖ وَيُمِيْتُ ط

ذٰلِكَ	حَسْرَةً	فِیْ	قُلُوْبِهِمْ	وَ	اللّٰهُ	يُحْيٖ	وَ	يُمِيْتُ
اس (بات کو)	حسرت	میں	ان کے دلوں	اور	اللہ	زندہ کرتا ہے	اور	موت دیتا ہے

ان کے دلوں میں اس بات کا افسوس ڈال دے اور اللہ ہی زندہ رکھتا اور مارتا ہے

وَاللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ بَصِيْرٌ ﴿١٥٦﴾ وَلَئِنْ قُتِلْتُمْ

وَ	اللّٰهُ	بِمَا	تَعْمَلُوْنَ	بَصِيْرٌ ﴿١٥٦﴾	وَ	لَئِنْ	قُتِلْتُمْ (1)
اور	اللہ	ساتھ جو (اسے جو)	تم کرتے ہو	دیکھنے والا	اور	ضرور اگر	تم قتل کردیے جاؤ

اور اللہ تمہارے تمام اعمال کو خوب دیکھ رہا ہے ○ اور بیشک اگر تم اللہ کی راہ میں

راہِ خدا میں آنے والی موت رحمت و مغفرت کا سبب ہوگی

فِیْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اَوْ مُتُّمْ لَمَغْفِرَةٌ مِّنَ اللّٰهِ وَرَحْمَةٌ

فِیْ	سَبِيْلِ اللّٰهِ	اَوْ	مُتُّمْ	لَمَغْفِرَةٌ	مِّنَ	اللّٰهِ	وَ	رَحْمَةٌ
میں	اللہ کی راہ	یا	انتقال کرجاؤ	ضرور مغفرت، بخشش	کی طرف سے	اللہ	اور	رحمت

شہید کردیے جاؤ یا مرجاؤ تو اللہ کی بخشش اور رحمت اس دنیا سے

(1)..... راہِ خدا میں شہادت ہوجائے یا طبعی موت آجائے تو یہ موت مغفرت ورحمت کا سبب ہوگی اور ایسی موت دنیا کے دھن دولت سے بہتر ہے۔ دورانِ جہاد موت وشہادت اور عبادت یاذکر یا علمی خدمت یا تبلیغِ دین کرتے ہوئے جو موت آئے وہ بھی راہِ خدا میں موت ہے۔

مرنے کے بعد تمام لوگ بارگاہِ الٰہی میں جمع ہوں گے

خَيْرٌ مِّمَّا يَجْمَعُوْنَ ﴿١٥٧﴾ وَلَئِنْ مُّتُّمْ اَوْ

خَيْرٌ	مِّمَّا	يَجْمَعُوْنَ ﴿١٥٧﴾	وَ	لَئِنْ	مُّتُّمْ	اَوْ
زیادہ بہتر ہے	(اس) سے جو	وہ جمع کر رہے ہیں	اور	ضرور اگر	تم انتقال کر جاؤ	یا

بہتر ہے جو یہ جمع کر رہے ہیں ○ اور اگر تم مر جاؤ یا

نبیِ کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے اخلاقِ کریمہ

قُتِلْتُمْ لَاِلَى اللّٰهِ تُحْشَرُوْنَ ﴿١٥٨﴾ فَبِمَا رَحْمَةٍ

قُتِلْتُمْ	لَاِلَى اللّٰهِ	تُحْشَرُوْنَ ﴿١٥٨﴾	فَبِمَا	رَحْمَةٍ [1]
قتل کر دیئے جاؤ	ضرور اللہ کی طرف	تم اکٹھے کئے جاؤ گے	تو (اس کے) سبب جو	بڑی رحمت

مارے جاؤ (بہر حال) تمہیں اللہ کی بارگاہ میں جمع کیا جائے گا ○ تو اے حبیب! اللہ کی کتنی بڑی

مِّنَ اللّٰهِ لِنْتَ لَهُمْ ۚ وَلَوْ كُنْتَ فَظًّا

مِّنَ	اللّٰهِ	لِنْتَ	لَهُمْ	وَ	لَوْ	كُنْتَ	فَظًّا
کی طرف سے	اللہ	تم نرم دل ہوئے	ان کے لئے	اور	اگر	تم ہوتے	ترش مزاج

مہربانی ہے کہ آپ ان کے لئے نرم دل ہیں اور اگر آپ تُرش مزاج،

غَلِيْظَ الْقَلْبِ لَانْفَضُّوْا مِنْ حَوْلِكَ ۠ فَاعْفُ عَنْهُمْ

غَلِيْظَ الْقَلْبِ	لَانْفَضُّوْا	مِنْ	حَوْلِكَ	فَاعْفُ	عَنْهُمْ
دل کے سخت	(تو) ضرور وہ منتشر ہو جاتے	سے	تمہارے اردگرد	تو معاف کرو	ان سے

سخت دل ہوتے تو یہ لوگ ضرور آپ کے پاس سے بھاگ جاتے تو آپ ان کو معاف فرماتے رہو

اہم کاموں میں مشورہ لینا چاہئے اور اللہ تعالیٰ پر بھروسہ رکھنا چاہئے

وَاسْتَغْفِرْ لَهُمْ وَشَاوِرْهُمْ فِي الْاَمْرِ ۚ فَاِذَا

وَ	اسْتَغْفِرْ	لَهُمْ	وَ	شَاوِرْهُمْ [2]	فِي	الْاَمْرِ	فَاِذَا
اور	مغفرت طلب کرو	ان کے لئے	اور	مشورہ کرو ان سے	میں	کام	پھر جب

اور ان کی مغفرت کی دعا کرتے رہو اور کاموں میں ان سے مشورہ لیتے رہو پھر جب

(1)... نرمی و شفقت اعلیٰ انسانی اخلاق ہیں، سخت دل اور ترش مزاج سے لوگ دور ہوتے ہیں جبکہ کریم و شفیق آدمی کے قریب ہوتے ہیں۔ رسول اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے سراپا رحمت و شفقت اور مجسمِ اخلاق تھے۔

(2)... مشورہ لینا سنت ہے اور مشورے میں برکت ہوتی ہے۔

عَزَمْتَ فَتَوَكَّلْ عَلَى اللّٰهِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ

يُحِبُّ	اللّٰهَ	اِنَّ	اللّٰهِ	عَلَى	فَتَوَكَّلْ	عَزَمْتَ
پسند فرماتا ہے	اللہ	بیشک	اللہ	پر	تو بھروسہ کرو	تم پختہ ارادہ کرلو

کسی بات کا پختہ ارادہ کرلو تو اللہ پر بھروسہ کرو بیشک اللہ توکل کرنے والوں سے

الْمُتَوَكِّلِيْنَ ﴿١٥٩﴾ اِنْ يَّنْصُرْكُمُ اللّٰهُ فَلَا غَالِبَ

فَلَا غَالِبَ	اللّٰهُ	يَّنْصُرْكُمُ (1)	اِنْ	الْمُتَوَكِّلِيْنَ ﴿١٥٩﴾
تو نہیں کوئی غالب آنے والا	اللہ	مدد کرے تمہاری	اگر	توکل کرنے والوں (کو)

محبت فرماتا ہے ○ اگر اللہ تمہاری مدد کرے تو کوئی تم پر غالب نہیں

لَكُمْ ۚ وَاِنْ يَّخْذُلْكُمْ فَمَنْ ذَا الَّذِيْ يَنْصُرُكُمْ

يَنْصُرُكُمْ	الَّذِيْ	ذَا	فَمَنْ	يَّخْذُلْكُمْ	اِنْ	وَ	لَكُمْ
مدد کرے تمہاری	جو	وہ	تو کون	مدد چھوڑ دے تمہاری	اگر	اور	تمہارے لئے (تم پر)

آسکتا اور اگر وہ تمہیں چھوڑ دے تو پھر اس کے بعد کون تمہاری مدد

مِّنْۢ بَعْدِهٖ ؕ وَعَلَى اللّٰهِ فَلْيَتَوَكَّلِ الْمُؤْمِنُوْنَ ﴿١٦٠﴾ وَ

وَ	الْمُؤْمِنُوْنَ ﴿١٦٠﴾	فَلْيَتَوَكَّلِ	اللّٰهِ	عَلَى	وَ	بَعْدِهٖ	مِّنْ
اور	ایمان والے	تو چاہئے کہ بھروسہ کریں	اللہ	پر	اور	اس کے بعد	سے

کرسکتا ہے؟ اور مسلمانوں کو اللہ ہی پر بھروسہ کرنا چاہئے ○ اور

مَا كَانَ لِنَبِيٍّ اَنْ يَّغُلَّ ؕ وَمَنْ يَّغْلُلْ

يَّغْلُلْ	مَنْ	وَ	يَّغُلَّ (2)	اَنْ	لِنَبِيٍّ	مَا كَانَ
خیانت کرے گا	جو	اور	وہ خیانت کرے	کہ	کسی نبی کے لئے	(ممکن) نہیں ہے

کسی نبی کا خیانت کرنا ممکن ہی نہیں اور جو خیانت کرے

مسلمانوں کو اللہ تعالیٰ پر ہی بھروسہ کرنا چاہیے

نبی کا خیانت کرنا محال ہے

خیانت کی مذمت

(1) یہاں بیان کردہ دونوں باتیں غزوۂ بدر و حنین سے واضح ہو جاتی ہیں۔ غزوۂ بدر میں کفار کا لشکر تعداد، اسلحہ اور جنگی طاقت کے اعتبار سے مسلمانوں سے زیادہ تھا لیکن مسلمانوں کا پورا بھروسہ اللہ تعالیٰ کی ذات پر تھا جس کا نتیجہ مسلمانوں کی فتح و کامرانی کی شکل میں ظاہر ہوا اور فرشتوں کی صورت میں مددِ الٰہی نازل ہوئی جبکہ غزوۂ حنین میں بعض مسلمانوں کے اپنی عددی کثرت پر فخر کے نتیجے میں مسلمانوں کو سخت نقصان اٹھانا پڑا۔ (2)... نبی عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کا خیانت کرنا ممکن نہیں کیونکہ یہ شانِ نبوت کے خلاف ہے نیز انبیاء عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام گناہوں سے معصوم ہوتے ہیں لہٰذا ان سے ایسا ممکن نہیں۔

يَاْتِ بِمَا غَلَّ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ۚ ثُمَّ تُوَفّٰى

يَاْتِ	بِمَا	غَلَّ	يَوْمَ الْقِيٰمَةِ	ثُمَّ	تُوَفّٰى
وہ آئے گا	(اس کے) ساتھ جو	اس نے خیانت کی	قیامت کے دن	پھر	پورا دیا جائے گا (بدلہ)

تو وہ قیامت کے دن اس چیز کو لے کر آئے گا جس میں اس نے خیانت کی ہوگی پھر

كُلُّ نَفْسٍ مَّا كَسَبَتْ وَهُمْ لَا يُظْلَمُوْنَ ﴿۱۶۱﴾

كُلُّ نَفْسٍ	مَّا	كَسَبَتْ	وَ	هُمْ	لَا يُظْلَمُوْنَ ﴿۱۶۱﴾
ہر جان (کو)	(اس کا) جو	اس نے کمایا (عمل کیا)	اور	وہ	ان پر ظلم نہیں ہوگا

ہر شخص کو اس کے اعمال کا پورا پورا بدلہ دیا جائے گا اور ان پر ظلم نہیں کیا جائے گا ۝

اَفَمَنِ اتَّبَعَ رِضْوَانَ اللّٰهِ كَمَنْۢ بَآءَ بِسَخَطٍ

اَفَمَنِ	اتَّبَعَ (1)	رِضْوَانَ اللّٰهِ	كَمَنْۢ	بَآءَ	بِسَخَطٍ
کیا تو جو	پیچھے چلا	اللہ کی رضامندی (کے)	(اس) کی طرح جو	لوٹا	غضب، ناراضی کے ساتھ

کیا وہ شخص جو اللہ کی خوشنودی کے پیچھے چلا وہ اس شخص کی طرح ہے جو اللہ کے غضب کا

مِّنَ اللّٰهِ وَمَاْوٰىهُ جَهَنَّمُ ؕ وَبِئْسَ الْمَصِيْرُ ﴿۱۶۲﴾ هُمْ

مِّنَ	اللّٰهِ	وَ	مَاْوٰىهُ	جَهَنَّمُ	وَ	بِئْسَ	الْمَصِيْرُ ﴿۱۶۲﴾	هُمْ
کی طرف سے	اللہ	اور	اس کا ٹھکانہ	جہنم	اور	کیا ہی بری	پلٹنے کی جگہ، ٹھکانہ	ان کے

مستحق ہوا اور اس کا ٹھکانہ جہنم ہو؟ اور وہ کیا ہی برا ٹھکانہ ہے ۝ لوگوں کے

دَرَجٰتٌ عِنْدَ اللّٰهِ ؕ وَاللّٰهُ بَصِيْرٌۢ بِمَا

دَرَجٰتٌ	عِنْدَ اللّٰهِ	وَ	اللّٰهُ	بَصِيْرٌۢ	بِمَا
(مختلف) درجات (ہیں)	اللہ کے پاس (کی بارگاہ میں)	اور	اللہ	دیکھنے والا	ساتھ جو (اسے جو)

اللہ کی بارگاہ میں مختلف درجات ہیں اور اللہ ان کے تمام

(1)...... اللہ تعالیٰ کی رضا کا طالب اور اللہ تعالیٰ کی ناراضگی کا مستحق دونوں برابر نہیں ہوسکتے۔ کہاں وہ جو اللہ عَزَّوَجَلَّ سے سچی محبت کرنے والا، اس کی اطاعت کرنے والا، اس کی خوشنودی کیلئے سب کچھ قربان کردینے والا جیسے صحابہ کرام رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُم اور ان کے بعد کے صالحین اور کہاں اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کرنے والا، اس کے احکام سے منہ موڑنے والا، اس کی ناراضی کی پرواہ نہ کرنے والا اور اپنی خواہش کو رب عَزَّوَجَلَّ کی رضا پر ترجیح دینے والا جیسے کفار و منافقین اور ان کے پیروکار نافرمان لوگ، یہ دونوں برابر کیسے ہوسکتے ہیں؟

رضائے الٰہی کا طالب اور اللہ تعالیٰ کی ناراضی کا مستحق دونوں برابر نہیں

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم مسلمانوں پر اللہ تعالیٰ کا عظیم احسان ہیں

يَعْمَلُوْنَ ﴿۱۶۳﴾ لَقَدْ مَنَّ اللّٰهُ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ اِذْ بَعَثَ

يَعْمَلُوْنَ ﴿۱۶۳﴾	لَقَدْ	مَنَّ (1)	اللّٰهُ	عَلَى	الْمُؤْمِنِيْنَ	اِذْ	بَعَثَ
وہ کرتے ہیں	ضرور بیشک	احسان فرمایا	اللہ (نے)	پر	ایمان والوں	جب	بھیجا

اعمال کو دیکھ رہا ہے ○ بیشک اللہ نے ایمان والوں پر بڑا احسان فرمایا جب

فِيْهِمْ رَسُوْلًا مِّنْ اَنْفُسِهِمْ يَتْلُوْا عَلَيْهِمْ

فِيْهِمْ	رَسُوْلًا	مِّنْ	اَنْفُسِهِمْ	يَتْلُوْا	عَلَيْهِمْ
ان میں	ایک رسول	سے	ان کی جانوں	تلاوت کرتا ہے	ان پر (ان کے سامنے)

ان میں ایک رسول مبعوث فرمایا جو انہی میں سے ہے۔ وہ ان کے سامنے اللہ کی آیتیں

اٰيٰتِهٖ وَيُزَكِّيْهِمْ وَيُعَلِّمُهُمُ الْكِتٰبَ وَالْحِكْمَةَ ۚ

اٰيٰتِهٖ	وَ	يُزَكِّيْهِمْ	وَ	يُعَلِّمُهُمُ	الْكِتٰبَ	وَ	الْحِكْمَةَ
اس کی آیتیں	اور	پاک کرتا ہے انہیں	اور	سکھاتا ہے انہیں	کتاب	اور	حکمت

تلاوت فرماتا ہے اور انہیں پاک کرتا ہے اور انہیں کتاب اور حکمت کی تعلیم دیتا ہے

میدانِ احد میں مسلمانوں کو تکلیف پہنچنے کا سبب اور اس کی ایک حکمت

وَاِنْ كَانُوْا مِنْ قَبْلُ لَفِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ ﴿۱۶۴﴾ اَوَ

وَاِنْ	كَانُوْا	مِنْ	قَبْلُ	لَفِيْ	ضَلٰلٍ	مُّبِيْنٍ ﴿۱۶۴﴾	اَوَ
اگرچہ	وہ لوگ تھے	سے	(اس سے) پہلے	ضرور میں	گمراہی	کھلی	کیا اور

اگرچہ یہ لوگ اس سے پہلے یقیناً کھلی گمراہی میں پڑے ہوئے تھے ○ کیا

لَمَّاۤ اَصَابَتْكُمْ مُّصِيْبَةٌ قَدْ اَصَبْتُمْ مِّثْلَيْهَا ۙ

لَمَّاۤ	اَصَابَتْكُمْ	مُّصِيْبَةٌ	قَدْ	اَصَبْتُمْ	مِّثْلَيْهَا
جب کبھی	پہنچی تمہیں	کوئی مصیبت، تکلیف	بیشک	تم نے پہنچادی	اس سے دگنی

جب تمہیں کوئی ایسی تکلیف پہنچی جس سے دگنی تکلیف تم پہنچا چکے تھے

النصف

(1)... عربی میں منّت عظیم نعمت کو کہتے ہیں۔ مراد یہ کہ اللہ تعالیٰ نے عظیم احسان فرمایا کہ انہیں اپنا سب سے عظیم رسول عطا فرمایا۔ کیسا عظیم رسول عطا فرمایا کہ جو دنیا و آخرت کی ہر نعمت و خیر کا ذریعہ ہیں، جنہوں نے اندازِ بندگی اور آدابِ زندگی سکھائے، اللہ تعالیٰ کی معرفت عطا فرمائی اور قرآن جیسی نعمت سے نوازا۔

قُلْتُمْ اَنّٰى هٰذَا ؕ قُلْ هُوَ مِنْ عِنْدِ اَنْفُسِكُمْ ؕ

عِنْدِ اَنْفُسِكُمْ	مِنْ	هُوَ	قُلْ	هٰذَا	اَنّٰى	قُلْتُمْ
تمہاری جانوں کے پاس (سے آئی)	سے	وہ	تم کہو	یہ	کہاں سے (آئی)	تم نے کہا

توتم کہنے لگے کہ یہ کہاں سے آگئی؟ اے حبیب! تم فرمادو کہ اے لوگو! یہ تمہاری اپنی ہی طرف سے آئی ہے۔

اِنَّ اللّٰهَ عَلٰى كُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ ﴿۱۶۵﴾ وَمَاۤ اَصَابَكُمْ

اَصَابَكُمْ	مَاۤ	وَ	قَدِیْرٌ ﴿۱۶۵﴾	عَلٰى كُلِّ شَیْءٍ	اللّٰهَ	اِنَّ
پہنچی تمہیں	جو (تکلیف)	اور	قدرت والا (ہے)	ہر چیز پر	اللہ	بیشک

بیشک اللہ ہر شے پر قادر ہے ○ اور دو گروہوں کے

یَوْمَ الْتَقَى الْجَمْعٰنِ فَبِاِذْنِ اللّٰهِ وَ

وَ	فَبِاِذْنِ اللّٰهِ	الْجَمْعٰنِ	الْتَقَى	یَوْمَ
اور	تو (وہ) اللہ کے حکم سے (تھا)	دو گروہ	ملے (مقابلے میں آئے)	(جس) دن

مقابلے کے دن تمہیں جو تکلیف پہنچی تو وہ اللہ کے حکم سے تھی اور

لِیَعْلَمَ الْمُؤْمِنِیْنَ ﴿۱۶۶﴾ وَلِیَعْلَمَ الَّذِیْنَ

الَّذِیْنَ	لِیَعْلَمَ	وَ	الْمُؤْمِنِیْنَ ﴿۱۶۶﴾	لِیَعْلَمَ
ان لوگوں کو جو	(اس لئے تھا) کہ ظاہر کردے	اور	ایمان والوں (کو)	(اس لئے تھا) کہ ظاہر کردے

اس لئے (پہنچی) کہ اللہ ایمان والوں کی پہچان کرا دے ○ اور اس لئے (پہنچی) کہ اللہ منافقوں کی

نَافَقُوْا ۖۚ وَقِیْلَ لَهُمْ تَعَالَوْا قَاتِلُوْا فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ اَوِ

اَوِ	سَبِیْلِ اللّٰهِ	فِیْ	قَاتِلُوْا	تَعَالَوْا	لَهُمْ	قِیْلَ	وَ	نَافَقُوْا (1)
یا	اللہ کی راہ	میں	جنگ کرو	آؤ	ان سے	کہا گیا	اور	منافق ہوئے

پہچان کرا دے اور (جب) ان سے کہا گیا کہ آؤ اللہ کی راہ میں جہاد کرو یا

غزوۂ احد میں نقصان اٹھانے کی ایک حکمت: مسلمانوں اور منافقوں میں امتیاز

منافقوں کا واضح ہونا اور مسلمانوں کا ممتاز ہونا

(1)۔۔۔یہاں غزوۂ احد میں مسلمانوں کے نقصان اٹھانے کی متعدد حکمتوں میں سے ایک حکمت کو بیان فرمایا کہ مسلمانوں اور منافقوں کے درمیان امتیاز ظاہر کر دیا گیا۔

ادْفَعُوْا ؕ قَالُوْا لَوْ نَعْلَمُ قِتَالًا

ادْفَعُوْا	قَالُوْا	لَوْ	نَعْلَمُ	قِتَالًا
(دشمنوں کو) دور کرو، دفاع کرو	انہوں نے کہا	اگر	ہم جانتے	لڑائی کرنا

دشمنوں سے دفاع کرو تو کہنے لگے: اگر ہم اچھے طریقے سے لڑنا جانتے (یا کہنے لگے کہ اگر ہم اس لڑائی کو صحیح سمجھتے)

لَّا اتَّبَعْنٰكُمْ ؕ هُمْ لِلْكُفْرِ يَوْمَئِذٍ اَقْرَبُ

لَّا اتَّبَعْنٰكُمْ	هُمْ	لِلْكُفْرِ	يَوْمَئِذٍ	اَقْرَبُ
(تو) ضرور ہم پیروی کرتے تمہاری	وہ	کفر کے	اس دن	زیادہ قریب تھے

تو ضرور تمہارا ساتھ دیتے، یہ لوگ اس دن ظاہری ایمان کی نسبت

مِنْهُمْ لِلْاِيْمَانِ ۚ يَقُوْلُوْنَ بِاَفْوَاهِهِمْ مَّا

مِنْهُمْ	لِلْاِيْمَانِ	يَقُوْلُوْنَ	بِاَفْوَاهِهِمْ	مَّا
(بنسبت) اپنے (زیادہ قریب ہونے) سے	ایمان کے	وہ کہتے ہیں	اپنے مونہوں سے	وہ (بات) جو

کھلے کفر کے زیادہ قریب تھے۔ اپنے منہ سے وہ باتیں کہتے ہیں جو

لَيْسَ فِيْ قُلُوْبِهِمْ ؕ وَاللّٰهُ اَعْلَمُ بِمَا يَكْتُمُوْنَ ﴿۱۶۷﴾ ۚ

لَيْسَ	فِيْ	قُلُوْبِهِمْ	وَ	اللّٰهُ	اَعْلَمُ	بِمَا	يَكْتُمُوْنَ ﴿۱۶۷﴾
نہیں ہے	میں	ان کے دلوں	اور	اللہ	زیادہ جانتا ہے	ساتھ جو (اسے جو)	وہ چھپاتے ہیں

ان کے دلوں میں نہیں ہیں اور اللہ بہتر جانتا ہے جو باتیں یہ چھپا رہے ہیں ○

اَلَّذِيْنَ قَالُوْا لِاِخْوَانِهِمْ وَقَعَدُوْا لَوْ

اَلَّذِيْنَ	قَالُوْا (1)	لِاِخْوَانِهِمْ	وَ	قَعَدُوْا	لَوْ
وہ لوگ جو (جنہوں نے)	کہا	اپنے بھائیوں کے بارے	اور (حالانکہ)	(خود) بیٹھے رہے	اگر

وہ جنہوں نے اپنے بھائیوں کے بارے میں کہا اور خود بیٹھے رہے کہ اگر

جہاد میں شرکت نہ کرنا موت سے نجات نہیں دے سکتا

(1)... منافقین نے احد میں شہید ہونے والوں کے بارے میں کہا کہ اگر یہ لوگ ہماری بات مان لیتے اور ہماری طرح گھر بیٹھے رہتے تو مارے نہ جاتے۔ ان کے جواب میں فرمایا گیا کہ اگر تم سچے ہو تو اپنے سے موت کو دور کر کے تو دکھاؤ۔ یقیناً موت تو بہر حال آ کر ہی رہے گی خواہ آدمی گھر میں چھپ کر بیٹھ جائے، تو یہ کہنا سراسر غلط ہے کہ اگر لوگ ہماری بات مان کر جہاد میں نہ جاتے تو نہ مارے جاتے۔

اَطَاعُوۡنَا مَا قُتِلُوۡا ؕ قُلۡ فَادۡرَءُوۡا عَنۡ اَنۡفُسِكُمُ

اَطَاعُوۡنَا	مَا قُتِلُوۡا	قُلۡ	فَادۡرَءُوۡا	عَنۡ	اَنۡفُسِكُمُ
وہ بات مانتے ہماری	(تو) نہ قتل کیے جاتے	تم کہو	پس تم دور کردو، ٹال دو	سے	اپنی جانوں

وہ ہماری بات مان لیتے تو نہ مارے جاتے۔ اے حبیب! تم فرمادو اگر تم سچے ہو تو اپنے سے

الۡمَوۡتَ اِنۡ كُنۡتُمۡ صٰدِقِيۡنَ ﴿١٦٨﴾ وَلَا تَحۡسَبَنَّ الَّذِيۡنَ قُتِلُوۡا

الۡمَوۡتَ	اِنۡ	كُنۡتُمۡ	صٰدِقِيۡنَ ﴿١٦٨﴾	وَ	لَا تَحۡسَبَنَّ (1)	الَّذِيۡنَ	قُتِلُوۡا
موت	اگر	تم ہو	سچے	اور	ہرگز گمان نہ کرنا	ان لوگوں کو جو	قتل کیے گئے

موت دور کرکے دکھادو ○ اور جو اللہ کی راہ میں شہید کیے گئے

فِىۡ سَبِيۡلِ اللّٰهِ اَمۡوَاتًا ؕ بَلۡ اَحۡيَآءٌ عِنۡدَ رَبِّهِمۡ يُرۡزَقُوۡنَ ﴿١٦٩﴾ ۙ

فِىۡ	سَبِيۡلِ اللّٰهِ	اَمۡوَاتًا	بَلۡ	اَحۡيَآءٌ	عِنۡدَ رَبِّهِمۡ	يُرۡزَقُوۡنَ ﴿١٦٩﴾
میں	اللہ کی راہ	مردے	بلکہ	(وہ) زندہ (ہیں)	اپنے رب کے پاس	انہیں رزق دیا جاتا ہے

ہرگز انہیں مردہ خیال نہ کرنا بلکہ وہ اپنے رب کے پاس زندہ ہیں، انہیں رزق دیا جاتا ہے ○

فَرِحِيۡنَ بِمَاۤ اٰتٰهُمُ اللّٰهُ مِنۡ فَضۡلِهٖ ۙ وَ

فَرِحِيۡنَ	بِمَاۤ	اٰتٰهُمُ	اللّٰهُ	مِنۡ	فَضۡلِهٖ	وَ
خوش (ہیں)	ساتھ جو (اس پر جو)	دیا انہیں	اللہ (نے)	سے	اپنے فضل	اور

(وہ) اس پر خوش ہیں جو اللہ نے انہیں اپنے فضل سے دیا ہے اور

يَسۡتَبۡشِرُوۡنَ بِالَّذِيۡنَ لَمۡ يَلۡحَقُوۡا بِهِمۡ مِّنۡ

يَسۡتَبۡشِرُوۡنَ	بِالَّذِيۡنَ	لَمۡ يَلۡحَقُوۡا	بِهِمۡ	مِّنۡ
خوش ہوتے ہیں	ان لوگوں پر جو	(ابھی) نہیں ملے	ان کے ساتھ	سے

اپنے پیچھے (رہ جانے والے) اپنے بھائیوں پر بھی خوش ہیں جو ابھی ان سے

شہداء کی عظمت و شان اور ان پر اللہ تعالیٰ کی نوازشیں

(1)...... یہاں سے متعدد آیات میں شہداء کے فضائل بیان ہوئے ہیں، جیسے انہیں مردہ گمان کرنا منع ہے کیونکہ وہ زندہ ہیں، اللہ عَزَّوَجَلَّ کے قرب میں ہیں، انہیں رزق ملتا ہے، وہ بہت خوش باش ہیں، وہ اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم، انعام و احسان، اعزاز و اکرام اور موت کے بعد اعلیٰ قسم کی زندگی دیئے جانے پر خوش ہیں، اور وہ اس بات پر بھی خوشی منارہے ہیں کہ ان کے بعد دنیا میں رہ جانے والے ان کے مسلمان بھائی دنیا میں ایمان اور تقویٰ پر قائم ہیں اور شہادت کے بعد وہ بھی ان کرم نوازیوں کو پائیں گے اور قیامت کے دن انہیں امن اور چین کے ساتھ اٹھایا جائے گا۔

وقف لازم

خَلْفِهِمْ ۙ اَلَّا خَوْفٌ عَلَیْهِمْ وَ لَا هُمْ یَحْزَنُوْنَ ﴿۱۷۰﴾

خَلْفِهِمْ	اَلَّا	خَوْفٌ	عَلَیْهِمْ	وَ	لَا	هُمْ	یَحْزَنُوْنَ ﴿۱۷۰﴾
اپنے پیچھے (رہ جانے والے)	کہ نہیں	کوئی خوف	ان پر	اور	نہ	وہ	غمگین ہوں گے

نہیں ملے کہ ان پر نہ کوئی خوف ہے اور نہ وہ غمگین ہوں گے ○

یَسْتَبْشِرُوْنَ بِنِعْمَةٍ مِّنَ اللّٰهِ وَ فَضْلٍ ۙ وَّ اَنَّ اللّٰهَ

یَسْتَبْشِرُوْنَ	بِنِعْمَةٍ	مِّنَ	اللّٰهِ	وَ	فَضْلٍ	وَّ	اَنَّ	اللّٰهَ
خوشیاں منارہے ہیں	نعمت کی	کی طرف سے	اللہ	اور	فضل (کی)	اور	(اس پر) کہ	اللہ

وہ اللہ کی نعمت اور فضل پر خوشیاں منارہے ہیں اور اس بات پر کہ اللہ

ع ۱۷

لَا یُضِیْعُ اَجْرَ الْمُؤْمِنِیْنَ ﴿۱۷۱﴾ ج اَلَّذِیْنَ اسْتَجَابُوْا

لَا یُضِیْعُ	اَجْرَ الْمُؤْمِنِیْنَ ﴿۱۷۱﴾	اَلَّذِیْنَ (1)	اسْتَجَابُوْا
ضائع نہیں فرمائے گا	ایمان والوں کا اجر	وہ لوگ جو (جنہوں نے)	قبول کیا

ایمان والوں کا اجر ضائع نہیں فرمائے گا ○ وہ لوگ جو

غزوۂ احد کے بعد صحابۂ کرام کی ہمت واطاعت

مع

لِلّٰهِ وَ الرَّسُوْلِ مِنْۢ بَعْدِ مَاۤ اَصَابَهُمُ الْقَرْحُ ۛ

لِلّٰهِ	وَ	الرَّسُوْلِ	مِنْۢ	بَعْدِ	مَاۤ	اَصَابَهُمُ	الْقَرْحُ
اللہ کا	اور	رسول (کا حکم)	سے	(اس کے) بعد	جو	پہنچا انہیں	زخم

اللہ اور رسول کے بلانے پر زخمی ہونے کے باوجود (فورا) حاضر ہو گئے

لِلَّذِیْنَ اَحْسَنُوْا مِنْهُمْ وَ اتَّقَوْا

لِلَّذِیْنَ	اَحْسَنُوْا	مِنْهُمْ	وَ	اتَّقَوْا
ان لوگوں کے لئے جو (جنہوں نے)	نیکی کی	ان میں سے	اور	پرہیزگار ہوئے

ان نیک بندوں اور پرہیزگاروں کے لئے

(1) ــ جنگ احد سے فارغ ہونے کے بعد واپسی کے دوران ابوسفیان کو مسلمانوں کا مکمل خاتمہ کئے بغیر واپس آنے پر افسوس ہوا اور پھر واپس ہونے کا ارادہ کیا تو نبی اکرم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ابوسفیان کے تعاقب کے لئے روانگی کا اعلان فرمادیا۔ 70 صحابہ کرام رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُم کی ایک جماعت آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے اعلان پر حاضر ہو گئی حالانکہ وہ زخموں سے چور تھے۔ اس واقعہ کے متعلق یہ آیت نازل ہوئی۔ اس آیت میں صحابہ کرام رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُم کی عظمت وہمت کا بیان بھی ہے کہ زخموں سے چور چور ہونے کے باوجود سرکارِ دوعالم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے حکم پر فوراً حاضر ہو گئے۔

صحابۂ کرام کی ہمت اور ایمانی قوت کا تذکرہ

اَجۡرٌ عَظِيۡمٌ ﴿١٧٢﴾ ۚ اَلَّذِيۡنَ قَالَ لَهُمُ النَّاسُ اِنَّ

اَجۡرٌ	عَظِيۡمٌ ﴿١٧٢﴾	اَلَّذِيۡنَ (1)	قَالَ	لَهُمُ	النَّاسُ	اِنَّ
اجر، ثواب (ہے)	عظیم، بڑا	وہ لوگ جو	کہا	ان سے	لوگوں (نے)	بیشک

بڑا ثواب ہے ○ یہ وہ لوگ ہیں جن سے لوگوں نے کہا

النَّاسَ قَدۡ جَمَعُوۡا لَكُمۡ فَاخۡشَوۡهُمۡ

النَّاسَ	قَدۡ	جَمَعُوۡا	لَكُمۡ	فَاخۡشَوۡهُمۡ
لوگ	تحقیق	انہوں نے جمع کر لیا (ایک لشکر)	تمہارے لئے	پس ڈرو ان سے

کہ لوگوں نے تمہارے لئے (ایک لشکر) جمع کر لیا ہے سو ان سے ڈرو

فَزَادَهُمۡ اِيۡمَانًا ۖ وَّقَالُوۡا حَسۡبُنَا اللّٰهُ

فَزَادَهُمۡ	اِيۡمَانًا	وَّ	قَالُوۡا	حَسۡبُنَا	اللّٰهُ
تو (اس بات نے) اضافہ کر دیا ان کے	ایمان (میں)	اور	انہوں نے کہا	کافی ہے ہمیں	اللہ

تو ان کے ایمان میں اور اضافہ ہو گیا اور کہنے لگے: ہمیں اللہ کافی ہے

وَنِعۡمَ الۡوَكِيۡلُ ﴿١٧٣﴾ فَانۡقَلَبُوۡا بِنِعۡمَةٍ مِّنَ اللّٰهِ وَ

وَ	نِعۡمَ	الۡوَكِيۡلُ ﴿١٧٣﴾	فَانۡقَلَبُوۡا	بِنِعۡمَةٍ	مِّنَ	اللّٰهِ	وَ
اور	کیا ہی اچھا ہے	کارساز	تو وہ پلٹے، لوٹے	نعمت، احسان کے ساتھ	سے	اللہ	اور

اور کیا ہی اچھا کارساز ہے ○ پھر یہ اللہ کے احسان اور فضل کے ساتھ واپس

فَضۡلٍ لَّمۡ يَمۡسَسۡهُمۡ سُوۡٓءٌ ۙ وَّاتَّبَعُوۡا رِضۡوَانَ اللّٰهِ ؕ

فَضۡلٍ	لَّمۡ يَمۡسَسۡهُمۡ	سُوۡٓءٌ	وَّ	اتَّبَعُوۡا	رِضۡوَانَ اللّٰهِ
فضل (کے ساتھ)	نہیں چھوا انہیں	برائی (نے)	اور	انہوں نے پیروی کی	اللہ کی رضامندی (کی)

لوٹے، انہیں کوئی تکلیف نہ پہنچی اور انہوں نے اللہ کی رضا کی پیروی کی

1 ...اس آیت میں بدرِ صغریٰ کا واقعہ بیان کیا جا رہا ہے جس کی تفصیل جاننے کے لئے تفسیر صراط الجنان، ج ۲، ص ۹۵ کا مطالعہ فرمائیں۔ اس واقعہ سے بھی صحابہ کرام رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْھُم کی عظمت واضح ہوتی ہے کہ جب انہیں کافروں کے بڑے بڑے لشکروں سے ڈرایا جا رہا ہے تو بجائے ڈرنے اور بزدلی دکھانے کے ان کی ہمت، جذبے اور ایمان میں اضافہ ہو گیا اور ان کی زبانوں پر یہ کلمہ جاری ہوا کہ ہمیں اللہ عَزَّوَجَلَّ کافی ہے اور وہی سب سے اچھا کارساز ہے۔

شیطان مسلمانوں کو مشرکین کی قوت سے ڈراتا ہے

وَاللّٰهُ ذُوْ فَضْلٍ عَظِيْمٍ ﴿١٧٤﴾ اِنَّمَا ذٰلِكُمُ الشَّيْطٰنُ يُخَوِّفُ

يُخَوِّفُ (1)	الشَّيْطٰنُ	ذٰلِكُمُ	اِنَّمَا	عَظِيْمٍ ﴿١٧٤﴾	ذُوْفَضْلٍ	اللّٰهُ	وَ
خوف دلاتا ہے	شیطان	وہ	صرف	بڑے	فضل والا	اللہ	اور

اور اللہ بڑے فضل والا ہے ○ بیشک وہ تو شیطان ہی ہے جو اپنے دوستوں سے

لوگوں کی کفر میں جلدی دیکھ کر غمگین ہونے پر نبی کریم صلی اللہ تعالٰی علیہ وآلہ وسلم کو تسلی

اَوْلِيَآءَهٗ ۖ فَلَا تَخَافُوْهُمْ وَخَافُوْنِ اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ ﴿١٧٥﴾ وَ

وَ	مُّؤْمِنِيْنَ ﴿١٧٥﴾	كُنْتُمْ	اِنْ	خَافُوْنِ	وَ	فَلَا تَخَافُوْهُمْ	اَوْلِيَآءَهٗ
اور	ایمان والے	تم ہو	اگر	ڈرو مجھ سے	اور	تو نہ ڈرو ان سے	اپنے دوستوں (سے)

ڈراتا ہے تو تم ان سے نہ ڈرو اور مجھ سے ڈرو اگر تم ایمان والے ہو ○ اور

لَا يَحْزُنْكَ الَّذِيْنَ يُسَارِعُوْنَ فِي الْكُفْرِ ۚ اِنَّهُمْ لَنْ يَّضُرُّوا

لَنْ يَّضُرُّوا	اِنَّهُمْ	الْكُفْرِ	فِي	يُسَارِعُوْنَ	الَّذِيْنَ	لَا يَحْزُنْكَ
ہرگز نہ بگاڑ سکیں گے	بیشک وہ	کفر	میں	جلدی کرتے ہیں	وہ لوگ جو	غمزدہ نہ کریں تمہیں

اے حبیب! تم ان کا کچھ غم نہ کرو جو کفر میں دوڑے جاتے ہیں وہ اللہ کا کچھ نہیں

اللّٰهَ شَيْـًٔا ۗ يُرِيْدُ اللّٰهُ اَلَّا يَجْعَلَ لَهُمْ حَظًّا فِي

فِي	حَظًّا	لَهُمْ	اَلَّا يَجْعَلَ	اللّٰهُ	يُرِيْدُ	شَيْـًٔا	اللّٰهَ
میں	کوئی حصہ	ان کے لئے	کہ نہ بنائے (نہ رکھے)	اللہ	چاہتا ہے	کچھ	اللہ (کا)

بگاڑ سکیں گے۔ اللہ یہ چاہتا ہے کہ ان کا آخرت میں کوئی حصہ نہ

ایمان چھوڑ کر کفر اختیار کرنے والوں کو دردناک عذاب کی وعید

الْاٰخِرَةِ ۚ وَلَهُمْ عَذَابٌ عَظِيْمٌ ﴿١٧٦﴾ اِنَّ الَّذِيْنَ اشْتَرَوُا

اشْتَرَوُا	الَّذِيْنَ	اِنَّ	عَظِيْمٌ ﴿١٧٦﴾	عَذَابٌ	لَهُمْ	وَ	الْاٰخِرَةِ
خرید لیا	وہ لوگ جو (جنہوں نے)	بیشک	بڑا	عذاب	ان کے لئے	اور	آخرت

رکھے اور ان کے لئے بڑا عذاب ہے ○ بیشک وہ لوگ جنہوں نے

(1)...اس آیت مبارکہ سے پتہ چلا کہ مسلمانوں کو کافروں سے ڈرانا، مسلمانوں کے حوصلے پست کرنا، ان کے سامنے کافروں کی طاقت کو بڑھا چڑھا کر پیش کرنا تاکہ مسلمان ہمت ہار بیٹھیں اور کفار سے مقابلے کا نام تک نہ لیں یہ سب حرکتیں کفار و منافقین کی ہیں۔ ایسے لوگوں کی ہمارے زمانے میں کمی نہیں جنہیں مسلمانوں کو تو ہمت و حوصلہ دینے کی توفیق نہیں لیکن وہ کفار کی طاقت کو ایسا بڑھا چڑھا کر پیش کریں گے کہ مسلمان ان سے مقابلے کا نام لینے سے بھی گھبرائیں۔ اخبار وغیرہ کا مطالعہ کرنے والوں سے یہ بات پوشیدہ نہیں۔

الْكُفْرَ بِالْاِیْمَانِ لَنْ یَّضُرُّوا اللّٰهَ شَیْــٴًـاۚ وَ لَهُمْ

الْكُفْرَ	بِالْاِیْمَانِ	لَنْ یَّضُرُّوا	اللّٰهَ	شَیْــٴًـا	وَ	لَهُمْ
کفر	ایمان کے بدلے	ہرگز نہ بگاڑ سکیں گے	اللہ (کا)	کچھ	اور	ان کے لئے

ایمان کی بجائے کفر اختیار کیا وہ ہرگز اللہ کا کچھ نہیں بگاڑ سکیں گے اور ان کے لئے

عَذَابٌ اَلِیْمٌ (۱۷۷) وَ لَا یَحْسَبَنَّ الَّذِیْنَ كَفَرُوْۤا اَنَّمَا

عَذَابٌ	اَلِیْمٌ (۱۷۷)	وَ	لَا یَحْسَبَنَّ (1)	الَّذِیْنَ	كَفَرُوْۤا	اَنَّمَا
عذاب	دردناک	اور	ہرگز گمان نہ کریں	وہ لوگ جو (جنہوں نے)	کفر کیا	کہ جو

دردناک عذاب ہے ○ اور کافر ہرگز یہ گمان نہ رکھیں کہ

نُمْلِیْ لَهُمْ خَیْرٌ لِّاَنْفُسِهِمْؕ اِنَّمَا

نُمْلِیْ	لَهُمْ	خَیْرٌ	لِّاَنْفُسِهِمْ	اِنَّمَا
ہم مہلت دے رہے ہیں	ان کو	بہتر ہے	ان کی جانوں کے لئے	صرف

ہم انہیں جو مہلت دے رہے ہیں یہ ان کے لئے بہتر ہے، ہم تو صرف

نُمْلِیْ لَهُمْ لِیَزْدَادُوْۤا اِثْمًاۚ وَ لَهُمْ

نُمْلِیْ	لَهُمْ	لِیَزْدَادُوْۤا	اِثْمًا	وَ	لَهُمْ
ہم مہلت دے رہے ہیں	ان کو	تاکہ وہ زیادہ کرلیں	گناہ	اور	ان کے لئے

اس لئے انہیں مہلت دے رہے ہیں کہ ان کے گناہ اور زیادہ ہو جائیں اور ان کے لئے

عَذَابٌ مُّهِیْنٌ (۱۷۸) مَا كَانَ اللّٰهُ لِیَذَرَ الْمُؤْمِنِیْنَ

عَذَابٌ	مُّهِیْنٌ (۱۷۸)	مَا كَانَ	اللّٰهُ	لِیَذَرَ	الْمُؤْمِنِیْنَ
عذاب	ذلیل و رسوا کر دینے والا	نہیں ہے	اللہ (کی شان)	وہ چھوڑے	ایمان والوں (کو)

ذلت کا عذاب ہے ○ اللہ کی یہ شان نہیں کہ مسلمانوں کو اس حال پر

کافروں کو مہلت ملنا ان کے حق میں بہتر نہیں

مسلمانوں اور منافقوں میں امتیاز ہو کر رہے گا

(1)...اللہ تبارک وتعالیٰ عموماً فوری طور پر کسی گناہ پر گرفت نہیں فرماتا بلکہ مہلت دیتا ہے اور دنیاوی آسائشوں کا سلسلہ اسی طرح چلتا رہتا ہے اس سے بہت سے لوگ اس دھوکے میں پڑے رہتے ہیں کہ ان کا کفر اور دیگر حرکتیں ان کیلئے کچھ نقصان دہ نہیں ہیں ان کے بارے میں فرمایا گیا کہ کافروں کو لمبی عمر ملنا، انہیں فوری عذاب نہ ہوتا اور انہیں مہلت دیا جانا ایسی چیز نہیں کہ جسے وہ اپنے حق میں بہتر سمجھیں بلکہ توبہ نہ کرنے کی صورت میں یہی مہلت ان کے گناہوں میں اضافے اور ان کی تباہی و بربادی کا سبب بننے والی ہوتی ہے۔ لہٰذا اس مہلت کو اپنے حق میں ہرگز بہتر نہ سمجھیں۔

عَلٰى مَاۤ اَنْتُمْ عَلَيْهِ حَتّٰى يَمِيْزَ الْخَبِيْثَ مِنَ

عَلٰى	مَاۤ	اَنْتُمْ	عَلَيْهِ	حَتّٰى	يَمِيْزَ	الْخَبِيْثَ	مِنَ
پر	جس (حال)	تم	اس پر	یہاں تک کہ	جدا کردے	گندے، ناپاک (کو)	سے

چھوڑے جس پر (ابھی) تم ہو جب تک وہ ناپاک کو پاک سے جدا نہ

الطَّيِّبِ ؕ وَ مَا كَانَ اللّٰهُ لِيُطْلِعَكُمْ عَلَى الْغَيْبِ

الطَّيِّبِ	وَ	مَا كَانَ	اللّٰهُ	لِيُطْلِعَكُمْ	عَلَى الْغَيْبِ [1]
ستھرے، پاک	اور	نہیں ہے	اللہ (کی شان)	وہ مطلع کرے تمہیں	غیب پر

کردے اور (اے عام لوگو!) اللہ تمہیں غیب پر مطلع نہیں کرتا

اللہ تعالیٰ اپنے پیارے رسولوں کو غیب کا علم عطا فرماتا ہے

وَ لٰكِنَّ اللّٰهَ يَجْتَبِيْ مِنْ رُّسُلِهٖ مَنْ يَّشَآءُ ص

وَ	لٰكِنَّ	اللّٰهَ	يَجْتَبِيْ	مِنْ	رُّسُلِهٖ	مَنْ	يَّشَآءُ
اور	لیکن	اللہ	چن لیتا ہے	سے	اپنے رسولوں	جسے	وہ چاہتا ہے

البتہ اللہ اپنے رسولوں کو منتخب فرمالیتا ہے جنہیں پسند فرماتا ہے

فَاٰمِنُوْا بِاللّٰهِ وَ رُسُلِهٖ ۚ وَ اِنْ تُؤْمِنُوْا وَ

فَاٰمِنُوْا	بِاللّٰهِ	وَ	رُسُلِهٖ	وَ	اِنْ	تُؤْمِنُوْا	وَ
تو تم ایمان لاؤ	اللہ پر	اور	اس کے رسولوں (پر)	اور	اگر	تم ایمان لاؤ	اور

تو تم اللہ اور اس کے رسولوں پر ایمان لاؤ اور اگر تم ایمان لاؤ اور

تَتَّقُوْا فَلَكُمْ اَجْرٌ عَظِيْمٌ ﴿١٧٩﴾ وَ لَا يَحْسَبَنَّ

تَتَّقُوْا	فَلَكُمْ	اَجْرٌ	عَظِيْمٌ ﴿١٧٩﴾	وَ	لَا يَحْسَبَنَّ
ڈرو، پرہیزگار بنو	تو تمہارے لئے	اجر، ثواب	بڑا	اور	ہرگز نہ گمان کریں

متقی بنو تو تمہارے لئے بہت بڑا اجر ہے ○ اور جو لوگ

زکوٰۃ کی ادائیگی میں بخل کرنے والوں کے لئے وعید

[1] ...اس آیت سے اور اس کے سوا متعدد آیات اور کثیر احادیث سے ثابت ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے رسولوں کو غیب کے علوم عطا فرمائے۔ مزید معلومات کے لئے تفسیر صراط الجنان، ج ۲، ص ۱۰۰ کا مطالعہ فرمائیں۔

الَّذِیْنَ یَبْخَلُوْنَ بِمَاۤ اٰتٰىهُمُ اللّٰهُ مِنْ فَضْلِهٖ

الَّذِیْنَ	یَبْخَلُوْنَ (1)	بِمَاۤ		اٰتٰىهُمُ	اللّٰهُ	مِنْ	فَضْلِهٖ
وہ لوگ جو	بخل کرتے ہیں	ساتھ جو	(اس چیز میں جو)	دی انہیں	اللہ (نے)	سے	اپنے فضل

اس چیز میں بخل کرتے ہیں جو اللہ نے انہیں اپنے فضل سے دی ہے وہ ہرگز اسے

هُوَ خَیْرًا لَّهُمْ ؕ بَلْ هُوَ شَرٌّ لَّهُمْ ؕ

هُوَ	خَیْرًا	لَّهُمْ	بَلْ	هُوَ	شَرٌّ	لَّهُمْ
(کہ) وہ (بخل کرنا)	بہتر (ہے)	ان کے لئے	بلکہ	وہ	برا (ہے)	ان کے لئے

اپنے لئے اچھا نہ سمجھیں بلکہ یہ بخل ان کے لئے برا ہے۔

سَیُطَوَّقُوْنَ مَا بَخِلُوْا بِهٖ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ ؕ

سَیُطَوَّقُوْنَ	مَا		بَخِلُوْا	بِهٖ	یَوْمَ الْقِیٰمَةِ
عنقریب ان کی گردنوں میں طوق ڈالے جائیں گے	(اس مال کے) جو	انہوں نے بخل کیا		اس کے ساتھ	قیامت کے دن

عنقریب قیامت کے دن ان کے گلوں میں اسی مال کا طوق بنا کر ڈالا جائے گا جس میں انہوں نے بخل کیا تھا

وَ لِلّٰهِ مِیْرَاثُ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ ؕ وَ اللّٰهُ

وَ	لِلّٰهِ	مِیْرَاثُ السَّمٰوٰتِ	وَ	الْاَرْضِ	وَ	اللّٰهُ
اور	اللہ کے لئے	آسمانوں کی میراث، ملکیت	اور	زمین (کی)	اور	اللہ

اور اللہ ہی آسمانوں اور زمین کا وارث ہے اور اللہ

بِمَا تَعْمَلُوْنَ خَبِیْرٌ ۠ ﴿۱۸۰﴾ لَقَدْ سَمِعَ اللّٰهُ

بِمَا	تَعْمَلُوْنَ	خَبِیْرٌ ﴿۱۸۰﴾	لَقَدْ	سَمِعَ	اللّٰهُ
ساتھ جو (اس سے جو)	تم کرتے ہو	خبردار (ہے)	ضرور بیشک	سن لی	اللہ (نے)

تمہارے تمام کاموں سے خبردار ہے ○ بیشک اللہ نے ان کا قول

اللہ تعالیٰ کی گستاخی اور انبیاء کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام کا قتل بدترین جرم ہیں

ع ۸

(1)..... اس آیت میں اللہ تعالیٰ کی راہ میں شرعاً واجب صورت میں مال خرچ کرنے میں بخل کرنے والوں کے بارے میں شدید وعید بیان کی گئی ہے۔ بخل کی مطلق تعریف یہ ہے کہ جہاں شرعاً یا عرف وعادت کے اعتبار سے خرچ کرنا واجب ہو وہاں خرچ نہ کرنا بخل ہے۔ زکوٰۃ اور صدقہ فطر وغیرہ میں خرچ کرنا شرعاً واجب ہے اور دوست احباب، عزیز رشتہ داروں پر خرچ کرنا عرف وعادت کے اعتبار سے واجب ہے۔ اکثر مفسرین کے نزدیک یہاں آیت میں بخل سے زکوٰۃ کا نہ دینا مراد ہے کیونکہ عرفی بخل پر یہ وعید نہیں ہے۔

وقف لازم

قَوْلَ الَّذِيْنَ قَالُوْٓا اِنَّ اللّٰهَ فَقِيْرٌ وَّنَحْنُ اَغْنِيَآءُ ۘ

قَوْلَ	الَّذِيْنَ	قَالُوْٓا	اِنَّ	اللّٰهَ	فَقِيْرٌ	وَّ	نَحْنُ	اَغْنِيَآءُ
بات	ان لوگوں کی جو (جنہوں نے)	کہا	بیشک	اللہ	محتاج	اور	ہم	مالدار

سن لیا جنہوں نے کہا کہ اللہ محتاج ہے اور ہم مالدار ہیں۔

سَنَكْتُبُ مَا قَالُوْا وَقَتْلَهُمُ الْاَنْۢبِيَآءَ

سَنَكْتُبُ	مَا	قَالُوْا	وَ	قَتْلَهُمُ (1)	الْاَنْۢبِيَآءَ
اب ہم لکھ رکھیں گے	وہ جو	انہوں نے کہا	اور	ان کا شہید کرنا	انبیاء (کو)

اب ہم ان کی کہی ہوئی بات اور ان کا انبیاء کو ناحق شہید کرنا لکھ

بِغَيْرِ حَقٍّ ۙ وَّنَقُوْلُ ذُوْقُوْا عَذَابَ الْحَرِيْقِ ﴿١٨١﴾ ذٰلِكَ

بِغَيْرِ حَقٍّ	وَّ	نَقُوْلُ	ذُوْقُوْا	عَذَابَ الْحَرِيْقِ ﴿١٨١﴾	ذٰلِكَ
حق کے بغیر، ناحق	اور	ہم فرمائیں گے	تم مزہ چکھو	جلادینے والے عذاب (کا)	یہ

رکھیں گے اور کہیں گے: جلادینے والے عذاب کا مزہ چکھو ○ یہ

بِمَا قَدَّمَتْ اَيْدِيْكُمْ وَاَنَّ اللّٰهَ لَيْسَ

بِمَا	قَدَّمَتْ	اَيْدِيْكُمْ	وَ	اَنَّ	اللّٰهَ	لَيْسَ
(اس کا) بدلہ جو	آگے بھیجا	تمہارے ہاتھوں (نے)	اور	بیشک	اللہ	نہیں ہے

ان اعمال کا بدلہ ہے جو تمہارے ہاتھوں نے آگے بھیجے اور اللہ

اسلام قبول کرنے سے پہلے اور بعد والوں کا ... ورقا کے یہودیوں کا حال

بِظَلَّامٍ لِّلْعَبِيْدِ ﴿١٨٢﴾ اَلَّذِيْنَ قَالُوْٓا اِنَّ اللّٰهَ

بِظَلَّامٍ	لِّلْعَبِيْدِ ﴿١٨٢﴾	اَلَّذِيْنَ	قَالُوْٓا	اِنَّ	اللّٰهَ
ذرا سا بھی ظلم کرنے والا	بندوں پر	وہ لوگ جو (جنہوں نے)	کہا	بیشک	اللہ

بندوں پر ظلم نہیں کرتا ○ وہ لوگ جو کہتے ہیں (کہ) اللہ نے

(1)...یہاں آیت میں اللہ تعالیٰ کی گستاخی اور انبیائے کرام عَلَيْهِمُ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَام کو قتل کرنے کو اکٹھا بیان کرکے عذاب کی ایک ہی وعید بیان کی ہے، اس سے معلوم ہوا کہ یہ دونوں جرم بہت عظیم ترین ہیں اور قباحت میں برابر ہیں اور شانِ انبیاء عَلَيْهِمُ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَام میں گستاخی کرنے والا شانِ الٰہی عَزَّوَجَلَّ میں گستاخی کرنے والے کی طرح جہنم کا مستحق ہے کیونکہ انبیاء عَلَيْهِمُ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَام کی گستاخی اللہ تعالیٰ کی گستاخی ہے۔

عَهِدَ اِلَيْنَآ اَلَّا نُؤْمِنَ لِرَسُوْلٍ حَتّٰى

عَهِدَ	اِلَيْنَآ	اَلَّا نُؤْمِنَ	لِرَسُوْلٍ	حَتّٰى
اس نے عہد لیا	ہماری طرف (ہم سے)	کہ ہم ایمان نہ لائیں	کسی رسول پر	یہاں تک کہ

ہم سے وعدہ لیا تھا کہ ہم کسی رسول کی اس وقت تک تصدیق نہ کریں جب تک

يَاْتِيَنَا بِقُرْبَانٍ تَاْكُلُهُ النَّارُ ؕ قُلْ قَدْ جَآءَكُمْ

يَاْتِيَنَا بِقُرْبَانٍ	تَاْكُلُهُ	النَّارُ	قُلْ	قَدْ	جَآءَكُمْ
وہ لائے ہمارے پاس قربانی	کھا جائے اسے	آگ	تم کہو	بیشک	آئے تمہارے پاس

وہ ایسی قربانی پیش نہ کرے جسے آگ کھا جائے۔ اے حبیب! تم فرمادو (کہ) بیشک مجھ سے پہلے

رُسُلٌ مِّنْ قَبْلِيْ بِالْبَيِّنٰتِ وَ بِالَّذِيْ قُلْتُمْ

رُسُلٌ	مِّنْ	قَبْلِيْ	بِالْبَيِّنٰتِ	وَ	بِالَّذِيْ	قُلْتُمْ
رسول	سے	مجھ سے پہلے	روشن نشانیوں کے ساتھ	اور	(اس کے) ساتھ جو	تم نے کہا

بہت سے رسول تمہارے پاس کھلی نشانیاں اور وہی (معجزات) لے کر آئے جو تم نے کہے تھے

فَلِمَ قَتَلْتُمُوْهُمْ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ﴿۱۸۳﴾ فَاِنْ كَذَّبُوْكَ

فَلِمَ	قَتَلْتُمُوْهُمْ (1)	اِنْ	كُنْتُمْ	صٰدِقِيْنَ ﴿۱۸۳﴾	فَاِنْ	كَذَّبُوْكَ
پھر کیوں	تم نے شہید کیا انہیں	اگر	تم ہو	سچے	پس اگر	وہ جھٹلائیں تمہیں

پھر اگر تم سچے ہو تو تم نے انہیں کیوں شہید کیا؟ ○ تو اے حبیب! اگر وہ تمہاری تکذیب کرتے ہیں

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کو تسلی

فَقَدْ كُذِّبَ رُسُلٌ مِّنْ قَبْلِكَ جَآءُوْ

فَقَدْ	كُذِّبَ	رُسُلٌ	مِّنْ	قَبْلِكَ	جَآءُوْ
تو بیشک	جھٹلائے گئے	رسول	سے	آپ سے پہلے	وہ تشریف لائے

تو تم سے پہلے رسولوں کی بھی تکذیب کی گئی ہے جو

(1)— مفسرین نے اس آیت کی جو تفسیر بیان فرمائی اس سے ایک بہت مفید بات سامنے آتی ہے کہ جب کوئی چیز کسی معقول دلیل سے ثابت ہو جائے تو اسے مان لینا لازم ہے۔ دلیل سے ثابت ہو جانے کے بعد خواہ مخواہ مخصوص قسم کی دلیل کا مطالبہ کرنا یہودیوں کا کام ہے اور اس میں بھی ایسے لوگوں کا مقصد ماننا نہیں ہوتا بلکہ مفت کی بحث کرنا ہوتا ہے۔ جیسے مسلمانوں میں رائج بہت سے معمولات ایسے ہیں جو معقول شرعی دلیل سے ثابت ہیں لیکن بعض لوگوں کا خواہ مخواہ اصرار ہوتا ہے کہ نہیں، اسے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے زمانے سے ثابت کرو، اسے بخاری سے ثابت کرو۔ یہ طرزِ عمل سراسر جاہلانہ ہے۔ ایسے لوگوں کو سمجھانا بے فائدہ ہوتا ہے۔

بِالْبَيِّنٰتِ وَالزُّبُرِ وَالْكِتٰبِ الْمُنِيْرِ ﴿١٨٤﴾ كُلُّ نَفْسٍ

بِالْبَيِّنٰتِ	وَ	الزُّبُرِ	وَ	الْكِتٰبِ	الْمُنِيْرِ ﴿١٨٤﴾	كُلُّ نَفْسٍ
روشن نشانیوں کے ساتھ	اور	صحیفوں	اور	کتاب	روشن (کے ساتھ)	ہر جان

صاف نشانیاں اور صحیفے اور روشن کتاب لے کر آئے تھے ○ ہر جان

ذَآىِٕقَةُ الْمَوْتِؕ وَاِنَّمَا تُوَفَّوْنَ اُجُوْرَكُمْ

ذَآىِٕقَةُ الْمَوْتِ (1)	وَ	اِنَّمَا	تُوَفَّوْنَ	اُجُوْرَكُمْ
موت کو چکھنے والی (ہے)	اور	صرف	تمہیں پورے دیئے جائیں گے	تمہارے اجر

موت کا مزہ چکھنے والی ہے اور قیامت کے دن تمہیں تمہارے اجر پورے پورے

يَوْمَ الْقِيٰمَةِؕ فَمَنْ زُحْزِحَ عَنِ النَّارِ وَاُدْخِلَ الْجَنَّةَ

يَوْمَ الْقِيٰمَةِ	فَمَنْ	زُحْزِحَ	عَنِ	النَّارِ	وَ	اُدْخِلَ	الْجَنَّةَ
قیامت کے دن	تو جسے	بچالیا گیا	سے	آگ	اور	داخل کردیا گیا	جنت (میں)

دیئے جائیں گے تو جسے آگ سے بچالیا گیا اور جنت میں داخل کردیا گیا

فَقَدْ فَازَؕ وَمَا الْحَيٰوةُ الدُّنْيَآ اِلَّا مَتَاعُ الْغُرُوْرِ ﴿١٨٥﴾

فَقَدْ	فَازَ	وَ	مَا	الْحَيٰوةُ الدُّنْيَآ	اِلَّا	مَتَاعُ الْغُرُوْرِ ﴿١٨٥﴾
تو بیشک	وہ کامیاب ہوگیا	اور	نہیں ہے	دنیا کی زندگی	مگر	دھوکے کا سامان

تو وہ کامیاب ہوگیا اور دنیا کی زندگی تو صرف دھوکے کا سامان ہے ○

لَتُبْلَوُنَّ فِیْۤ اَمْوَالِكُمْ وَاَنْفُسِكُمْ قف وَ

لَتُبْلَوُنَّ	فِیْۤ	اَمْوَالِكُمْ	وَ	اَنْفُسِكُمْ	وَ
بیشک تمہیں ضرور آزمایا جائے گا	میں	تمہارے مالوں	اور	تمہاری جانوں (میں)	اور

بیشک تمہارے مالوں اور تمہاری جانوں کے بارے میں تمہیں ضرور آزمایا جائے گا اور

اللہ تعالیٰ نے ہر جاندار پر موت مقرر فرمادی ہے

حقیقی کامیابی جہنم سے نجات اور جنت میں داخلہ ہے

مسلمانوں کا ان کی جان و مال کے حوالے سے امتحان ضرور ہوگا

(1)...اس آیت سے معلوم ہوا کہ اللہ تعالیٰ نے ہر جاندار پر موت مقرر فرمادی ہے اور اس سے کسی کو چھٹکارا ملے گا اور نہ کوئی اس سے بھاگ کر کہیں جاسکے گا۔ موت روح کے جسم سے جدا ہونے کا نام ہے اور یہ جدائی بعض اوقات انتہائی سخت تکلیف اور اذیت کے ساتھ ہوتی ہے۔ لہٰذا عقلمندی کا تقاضا یہی ہے کہ موت کو بکثرت یاد کیا جائے اور دنیا میں رہ کر موت اور اس کے بعد کی تیاری کی جائے۔

لَتُبْلَوُنَّ ... لَتَسْمَعُنَّ مِنَ الَّذِیْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ مِنْ قَبْلِكُمْ

لَتَسْمَعُنَّ	مِنَ	الَّذِیْنَ	اُوْتُوا	الْكِتٰبَ	مِنْ	قَبْلِكُمْ
بیشک تم ضرور سنو گے	سے	ان لوگوں سے جو (جنہیں)	دی گئی	کتاب	سے	تم سے پہلے

تم ضرور ان لوگوں سے جنہیں تم سے پہلے کتاب دی گئی

وَمِنَ الَّذِیْنَ اَشْرَكُوْۤا اَذًى كَثِیْرًا ؕ وَاِنْ

وَ	مِنَ	الَّذِیْنَ	اَشْرَكُوْۤا	اَذًى	كَثِیْرًا	وَ	اِنْ
اور	سے	ان لوگوں سے جو (جنہوں نے)	شرک کیا	تکلیف دہ (باتیں)	بہت سی	اور	اگر

اور مشرکوں سے بہت سی تکلیف دہ باتیں سنو گے اور اگر تم

تَصْبِرُوْا وَتَتَّقُوْا فَاِنَّ ذٰلِكَ مِنْ عَزْمِ الْاُمُوْرِ ﴿۱۸۶﴾ وَ

تَصْبِرُوْا	وَ	تَتَّقُوْا	فَاِنَّ	ذٰلِكَ	مِنْ	عَزْمِ الْاُمُوْرِ ﴿۱۸۶﴾	وَ
تم صبر کرتے رہو	اور	پرہیز گار بنو	تو بیشک	یہ	سے	ہمت کے کاموں	اور

صبر کرتے رہو اور پرہیز گار بنو تو یہ بڑی ہمت کے کاموں میں سے ہے ○ اور

اِذْ اَخَذَ اللّٰهُ مِیْثَاقَ الَّذِیْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ

اِذْ	اَخَذَ	اللّٰهُ	مِیْثَاقَ (1)	الَّذِیْنَ	اُوْتُوا	الْكِتٰبَ
جب	لیا	اللہ (نے)	پختہ عہد	ان لوگوں سے جو (جنہیں)	دی گئی	کتاب

یاد کرو جب اللہ نے ان لوگوں سے عہد لیا جنہیں کتاب دی گئی

لَتُبَیِّنُنَّهٗ لِلنَّاسِ وَلَا تَكْتُمُوْنَهٗ

لَتُبَیِّنُنَّهٗ	لِلنَّاسِ	وَ	لَا تَكْتُمُوْنَهٗ
بیشک تم ضرور بیان کرو گے اس (کتاب) کو	لوگوں سے	اور	نہیں چھپاؤ گے اسے

کہ تم ضرور اس کتاب کو لوگوں سے بیان کرنا اور اسے چھپانا نہیں

اہلِ کتاب کا وعدہ تھا کہ نبی کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے اوصاف نہیں چھپائیں گے

(1)...اللہ تعالیٰ نے توریت و انجیل کے علماء پر واجب کیا تھا کہ ان دونوں کتابوں میں سرورِ کائنات صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی نبوت پر دلالت کرنے والے جو دلائل ہیں وہ لوگوں کو خوب اچھی طرح واضح کر کے سمجھا دیں اور ہرگز نہ چھپائیں لیکن انہوں نے رشوتیں لے کر آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے ان اوصاف کو چھپایا جو توریت و انجیل میں مذکور تھے۔

فَنَبَذُوْهُ وَرَآءَ ظُهُوْرِهِمْ وَاشْتَرَوْا بِهٖ

فَنَبَذُوْهُ	وَرَآءَ ظُهُوْرِهِمْ	وَ	اشْتَرَوْا	بِهٖ
توانہوں نے پھینک دیا اس (عہد) کو	اپنی پشتوں کے پیچھے	اور	خریدلی	اس (کتاب) کے بدلے

توانہوں نے اس عہد کو اپنی پیٹھ کے پیچھے پھینک دیا اور اس کے بدلے

ثَمَنًا قَلِیْلًا ؕ فَبِئْسَ مَا یَشْتَرُوْنَ ﴿١٨٧﴾ لَا تَحْسَبَنَّ

ثَمَنًا	قَلِیْلًا	فَبِئْسَ	مَا	یَشْتَرُوْنَ ﴿١٨٧﴾	لَا تَحْسَبَنَّ
قیمت	تھوڑی	تو کتنا برا ہے	جو	وہ خریدتے ہیں	تم ہرگز نہ گمان کرنا

تھوڑی سی قیمت حاصل کرلی تو یہ کتنی بری خریداری ہے ○ ہرگز گمان نہ کرو

خود پسندی اور حب جاہ میں مبتلا لوگوں کے لئے وعید

الَّذِیْنَ یَفْرَحُوْنَ بِمَآ اَتَوْا وَّیُحِبُّوْنَ

الَّذِیْنَ	یَفْرَحُوْنَ (1)	بِمَآ	اَتَوْا	وَّ	یُحِبُّوْنَ
ان لوگوں کو جو	خوش ہوتے ہیں	(اس) پر جو	انہوں نے کیا	اور	وہ پسند کرتے ہیں

ان لوگوں کو جو اپنے اعمال پر خوش ہوتے ہیں اور پسند کرتے ہیں

اَنْ یُّحْمَدُوْا بِمَا لَمْ یَفْعَلُوْا فَلَا تَحْسَبَنَّهُمْ

اَنْ	یُّحْمَدُوْا	بِمَا	لَمْ یَفْعَلُوْا	فَلَا تَحْسَبَنَّهُمْ
کہ	ان کی تعریف کی جائے	(اس) پر جو	انہوں نے نہیں کیا	تو تم ہرگز گمان نہ کرنا انہیں

کہ ان کی ایسے کاموں پر تعریف کی جائے جو انہوں نے کئے ہی نہیں، انہیں ہرگز

بِمَفَازَةٍ مِّنَ الْعَذَابِ ۚ وَلَهُمْ عَذَابٌ اَلِیْمٌ ﴿١٨٨﴾ وَلِلّٰهِ

بِمَفَازَةٍ	مِّنَ	الْعَذَابِ	وَ	لَهُمْ	عَذَابٌ	اَلِیْمٌ ﴿١٨٨﴾	وَ	لِلّٰهِ
نجات پانے والے	سے	عذاب	اور	ان کے لئے	عذاب	دردناک	اور	اللہ کے لئے

عذاب سے دور نہ سمجھو اور ان کے لئے دردناک عذاب ہے ○ اور اللہ ہی کے لئے

زمین و آسمان کے دائرے میں آنے والی ہر چیز کا مالک اللہ تعالیٰ ہے

(1) ...اس آیت میں ناجائز خود پسندی کرنے والوں اور جھوٹی عزت، تعریف، شہرت کے حصول کی غیر شرعی تمنا میں مبتلا لوگوں کے لئے وعید ہے۔ جب کسی شخص کے دل میں یہ آرزو پیدا ہونے لگے کہ لوگ اس کے شیدائی ہوں، اس کی تعریف کریں اور اسے عزت دیں، ملک و قوم کی کوئی خدمت نہ بھی کی ہو پھر بھی معمارِ قوم کہا جائے، نجات دہندہ سمجھا جائے، محسنِ قوم قرار دیا جائے اور بہترین القابات سے تعارف کروایا جائے تو اسے چاہئے کہ اپنے دل پر غور کرے کہ کہیں وہ حب جاہ کا شکار تو نہیں ہوچکا، اگر ایسا ہو تو اس آیت سے سبق حاصل کرتے ہوئے فوراً سے پیشتر اس سے چھٹکارے کی کوشش کرے۔

ع ۱۹ / ۱۰

قدرتِ الٰہی کی نشانیاں: زمین و آسمان کی پیدائش اور دن و رات کی تبدیلی

مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ ؕ وَ اللّٰهُ عَلٰى كُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ ﴿۱۸۹﴾ ع اِنَّ

مُلْكُ السَّمٰوٰتِ	وَ	الْاَرْضِ	وَ	اللّٰهُ	عَلٰى كُلِّ شَیْءٍ	قَدِیْرٌ ﴿۱۸۹﴾	اِنَّ
آسمانوں کی بادشاہی	اور	زمین (کی)	اور	اللہ	ہر چیز پر	قدرت والا (ہے)	بیشک

آسمانوں اور زمین کی بادشاہی ہے اور اللہ ہر چیز پر قادر ہے ○ بیشک

فِیْ خَلْقِ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ وَ اخْتِلَافِ الَّیْلِ وَ النَّهَارِ

فِیْ	خَلْقِ السَّمٰوٰتِ (1)	وَ	الْاَرْضِ	وَ	اخْتِلَافِ الَّیْلِ وَ النَّهَارِ
میں	آسمانوں کی پیدائش	اور	زمین (کی)	اور	رات اور دن کی تبدیلی (میں)

آسمانوں اور زمین کی پیدائش اور رات اور دن کی باہم تبدیلی میں

کامل ایمان والوں کے اوصاف: ہر حال میں اللہ تعالیٰ کا ذکر کرنا اور زمین و آسمان کی تخلیق میں غور و فکر کرنا

لَاٰیٰتٍ لِّاُولِی الْاَلْبَابِ ﴿۱۹۰﴾ ۙۚ الَّذِیْنَ یَذْكُرُوْنَ اللّٰهَ قِیٰمًا وَّ

لَاٰیٰتٍ	لِّاُولِی الْاَلْبَابِ ﴿۱۹۰﴾	الَّذِیْنَ	یَذْكُرُوْنَ	اللّٰهَ	قِیٰمًا	وَّ
ضرور نشانیاں (ہیں)	عقل والوں کے لئے	وہ لوگ جو	ذکر کرتے ہیں	اللہ (کا)	کھڑے	اور

عقلمندوں کے لئے نشانیاں ہیں ○ جو کھڑے اور

قُعُوْدًا وَّ عَلٰى جُنُوْبِهِمْ وَ یَتَفَكَّرُوْنَ فِیْ خَلْقِ السَّمٰوٰتِ وَ

قُعُوْدًا	وَّ	عَلٰى جُنُوْبِهِمْ	وَ	یَتَفَكَّرُوْنَ (2)	فِیْ	خَلْقِ السَّمٰوٰتِ	وَ
بیٹھے	اور	اپنی کروٹوں پر (لیٹے)	اور	غور و فکر کرتے ہیں	میں	آسمانوں کی پیدائش	اور

بیٹھے اور پہلوؤں کے بل لیٹے ہوئے اللہ کو یاد کرتے ہیں اور آسمانوں اور زمین

عذابِ الٰہی سے پناہ مانگنے کی ایک بہترین دعا

الْاَرْضِ ۚ رَبَّنَا مَا خَلَقْتَ هٰذَا بَاطِلًا ۚ سُبْحٰنَكَ

الْاَرْضِ	رَبَّنَا	مَا خَلَقْتَ	هٰذَا	بَاطِلًا	سُبْحٰنَكَ
زمین (کی)	اے ہمارے رب	تو نے نہیں بنایا	یہ سب	باطل، بیکار	تو پاک ہے

کی پیدائش میں غور کرتے ہیں۔ اے ہمارے رب! تو نے یہ سب بیکار نہیں بنایا۔ تو پاک ہے،

1 ...اس سے معلوم ہوا کہ علم جغرافیہ اور سائنس حاصل کرنا بھی ثواب ہے جبکہ اچھی نیت ہو جیسے اسلام اور مسلمانوں کی خدمت یا اللہ تعالیٰ کی عظمت کا علم حاصل کرنے کیلئے، لیکن یہ شرط ہے کہ اسلامی عقائد کے خلاف نہ ہو۔ 2 ...جس طرح کسی کی عظمت، قدرت، حکمت اور علم کی معرفت حاصل کرنے کا ایک اہم ذریعہ اس کی بنائی ہوئی چیز ہوتی ہے اسی طرح اللہ تعالیٰ کی عظمت، قدرت، حکمت، وحدانیت اور اس کے علم کی پہچان حاصل کرنے کا بہت بڑا ذریعہ اس کی پیدا کی ہوئی یہ کائنات ہے، اس میں موجود تمام چیزیں اپنے خالق کی وحدانیت پر دلالت کرنے والی اور اس کے جلال و کبریائی کو ظاہر کرنے والی ہیں۔

فَقِنَا عَذَابَ النَّارِ ﴿١٩١﴾ رَبَّنَآ اِنَّكَ مَنْ تُدْخِلِ

فَقِنَا	عَذَابَ النَّارِ ﴿١٩١﴾	رَبَّنَآ	اِنَّكَ	مَنْ	تُدْخِلِ
پس ہمیں بچالے	آگ کے عذاب (سے)	اے ہمارے رب	بیشک تو	جسے	تو داخل کرے گا

تو ہمیں دوزخ کے عذاب سے بچالے ○ اے ہمارے رب! بیشک جسے تو دوزخ میں داخل

النَّارَ فَقَدْ اَخْزَيْتَهٗ ؕ وَمَا لِلظّٰلِمِيْنَ مِنْ اَنْصَارٍ ﴿١٩٢﴾

النَّارَ	فَقَدْ	اَخْزَيْتَهٗ	وَ	مَا	لِلظّٰلِمِيْنَ	مِنْ	اَنْصَارٍ ﴿١٩٢﴾
آگ (میں)	تو بیشک	رسوا کردیا اسے	اور	نہیں	ظالموں کے لئے	سے	مددگاروں

کرے گا اسے تونے ضرور رسوا کردیا اور ظالموں کا کوئی مددگار نہیں ہے ○

گناہوں کی مغفرت اور نیک لوگوں کے ساتھ موت ملنے کی دعا

رَبَّنَآ اِنَّنَا سَمِعْنَا مُنَادِيًا يُّنَادِيْ لِلْاِيْمَانِ

رَبَّنَآ	اِنَّنَا	سَمِعْنَا	مُنَادِيًا (1)	يُّنَادِيْ	لِلْاِيْمَانِ
اے ہمارے رب	بیشک ہم	سنا ہم نے	ایک پکارنے والے (کو)	وہ پکارتا ہے	ایمان کے لئے

اے ہمارے رب! بیشک ہم نے ایک ندا دینے والے کو ایمان کی ندا (یوں) دیتے ہوئے سنا

اَنْ اٰمِنُوْا بِرَبِّكُمْ فَاٰمَنَّا ۖ رَبَّنَا فَاغْفِرْ لَنَا

اَنْ	اٰمِنُوْا	بِرَبِّكُمْ	فَاٰمَنَّا	رَبَّنَا	فَاغْفِرْ	لَنَا
کہ	ایمان لاؤ	اپنے رب پر	تو ہم ایمان لائے	اے ہمارے رب	پس تو بخش دے	ہمارے لئے

کہ اپنے رب پر ایمان لاؤ تو ہم ایمان لے آئے پس اے ہمارے رب! تو ہمارے گناہ

ذُنُوْبَنَا وَكَفِّرْ عَنَّا سَيِّاٰتِنَا وَتَوَفَّنَا

ذُنُوْبَنَا	وَ	كَفِّرْ	عَنَّا	سَيِّاٰتِنَا	وَ	تَوَفَّنَا
ہمارے گناہ	اور	مٹادے	ہم سے	ہماری برائیاں	اور	موت عطا فرما ہمیں

بخش دے اور ہم سے ہماری برائیاں مٹادے اور ہمیں نیک لوگوں کے گروہ میں

(1)....اس منادی سے مراد سیّدُ الانبیاء، محمد مصطفٰی صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ہیں جن کی شان میں "دَاعِیًا اِلَی اللّٰہِ بِاِذْنِہٖ" وارد ہوا ہے یا اس سے قرآن کریم مراد ہے۔

قیامت کی رسوائی سے بچنے اور جنت ملنے کی دعا

مَعَ الْاَبْرَارِ ﴿١٩٣﴾ رَبَّنَا وَ اٰتِنَا مَا وَعَدْتَّنَا

مَعَ الْاَبْرَارِ ﴿١٩٣﴾	رَبَّنَا	وَ	اٰتِنَا	مَا	وَعَدْتَّنَا
نیک لوگوں کے ساتھ	اے ہمارے رب	اور	دے ہمیں	وہ جو	تونے وعدہ کیا ہم سے

موت عطا فرما ○ اے ہمارے رب! اور ہمیں وہ سب عطا فرما جس کا تونے

عَلٰی رُسُلِكَ وَ لَا تُخْزِنَا یَوْمَ الْقِیٰمَةِ ؕ اِنَّكَ

عَلٰی رُسُلِكَ	وَ	لَا تُخْزِنَا	یَوْمَ الْقِیٰمَةِ	اِنَّكَ
اپنے رسولوں پر (کے ذریعے)	اور	رسوانہ فرمانا ہمیں	قیامت کے دن	بیشک تو

اپنے رسولوں کے ذریعے ہم سے وعدہ فرمایا ہے اور ہمیں قیامت کے دن رسوانہ کرنا۔ بیشک تو

ہجرت اور جہاد کا ثواب

لَا تُخْلِفُ الْمِیْعَادَ ﴿١٩٤﴾ فَاسْتَجَابَ لَهُمْ رَبُّهُمْ

لَا تُخْلِفُ	الْمِیْعَادَ ﴿١٩٤﴾	فَاسْتَجَابَ [1]	لَهُمْ	رَبُّهُمْ
خلاف نہیں کرتا	وعدہ (کے)	پس دعا قبول کرلی	ان کی	ان کے رب (نے)

وعدہ خلافی نہیں کرتا ○ تو ان کے رب نے ان کی دعا قبول فرمالی

اَنِّیْ لَاۤ اُضِیْعُ عَمَلَ عَامِلٍ مِّنْكُمْ مِّنْ ذَكَرٍ

اَنِّیْ	لَاۤ اُضِیْعُ	عَمَلَ عَامِلٍ	مِّنْكُمْ	مِّنْ	ذَكَرٍ
(اور فرمایا) بیشک میں	ضائع نہیں کروں گا	عمل کرنے والے کا عمل	تم میں سے	سے	مرد (ہو)

کہ میں تم میں سے عمل کرنے والوں کے عمل کو ضائع نہیں کروں گا وہ مرد ہو

اَوْ اُنْثٰی ۚ بَعْضُكُمْ مِّنْۢ بَعْضٍ ۚ فَالَّذِیْنَ هَاجَرُوْا وَ

اَوْ	اُنْثٰی	بَعْضُكُمْ	مِّنْۢ بَعْضٍ	فَالَّذِیْنَ	هَاجَرُوْا	وَ
یا	عورت	تمہارے بعض	بعض سے (ہیں)	تو وہ لوگ جو (جنہوں نے)	ہجرت کی	اور

یا عورت۔ تم آپس میں ایک ہی ہو، پس جنہوں نے ہجرت کی اور

[1] ۔۔۔ یہاں فرمایا گیا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ان کی دعا قبول فرمالی۔ علماء نے فرمایا ہے کہ یہاں دعا میں پانچ بار "رَبَّنَا" آیا ہے اور اس کے بعد دعا کی قبولیت کی بات ہو رہی ہے، تو اگر دعا میں پانچ مرتبہ "یَا رَبَّنَا" کہہ دیا جائے تو قبولیتِ دعا کی امید ہے۔

اُخْرِجُوْا مِنْ دِيَارِهِمْ وَ اُوْذُوْا فِيْ سَبِيْلِيْ وَ

اُخْرِجُوْا	مِنْ	دِيَارِهِمْ	وَ	اُوْذُوْا	فِيْ	سَبِيْلِيْ	وَ
نکالے گئے	سے	اپنے گھروں	اور	انہیں اذیت دی گئی	میں	میری راہ	اور

اپنے گھروں سے نکالے گئے اور میری راہ میں انہیں ستایا گیا اور

قٰتَلُوْا وَ قُتِلُوْا لَاُكَفِّرَنَّ عَنْهُمْ سَيِّاٰتِهِمْ

قٰتَلُوْا	وَ	قُتِلُوْا	لَاُكَفِّرَنَّ	عَنْهُمْ	سَيِّاٰتِهِمْ
انہوں نے جہاد کیا	اور	قتل کر دیے گئے	بیشک میں ضرور مٹادوں گا	ان سے	ان کی برائیاں

انہوں نے جہاد کیا اور قتل کر دیے گئے تو میں ضرور ان کے سب گناہ ان سے مٹادوں گا

وَ لَاُدْخِلَنَّهُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ ۚ

وَ	لَاُدْخِلَنَّهُمْ	جَنّٰتٍ	تَجْرِيْ	مِنْ	تَحْتِهَا	الْاَنْهٰرُ
اور	ضرور داخل کروں گا انہیں	(ان) باغات (میں)	بہتی ہیں	سے	ان کے نیچے	نہریں

اور ضرور انہیں ایسے باغات میں داخل کروں گا جن کے نیچے نہریں جاری ہیں

ثَوَابًا مِّنْ عِنْدِ اللّٰهِ ؕ وَ اللّٰهُ عِنْدَهٗ حُسْنُ الثَّوَابِ ﴿۱۹۵﴾

ثَوَابًا	مِّنْ	عِنْدِ اللّٰهِ	وَ	اللّٰهُ	عِنْدَهٗ	حُسْنُ الثَّوَابِ ﴿۱۹۵﴾
(یہ) ثواب	سے	اللہ کے پاس	اور	اللہ	اس کے پاس	اچھا ثواب (ہے)

(یہ) اللہ کی بارگاہ سے اجر ہے اور اللہ ہی کے پاس اچھا ثواب ہے ○

کفار کے عیش و آرام سے دھوکا نہ کھاؤ

لَا يَغُرَّنَّكَ تَقَلُّبُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا فِي الْبِلَادِ ﴿۱۹۶﴾ ؕ

لَا يَغُرَّنَّكَ (1)	تَقَلُّبُ	الَّذِيْنَ	كَفَرُوْا	فِي	الْبِلَادِ ﴿۱۹۶﴾
ہرگز دھوکا نہ دے تمہیں	پھرنا، آنا جانا	ان لوگوں کا جو (جنہوں نے)	کفر کیا	میں	شہروں

اے مخاطب! کافروں کا شہروں میں چلنا پھرنا ہرگز تجھے دھوکا نہ دے ○

(1)…. مسلمانوں کی ایک جماعت نے کہا کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے دشمن کفار و مشرکین تو عیش و آرام میں ہیں اور ہم تنگی میں مبتلا ہیں۔ اس پر یہ آیت نازل ہوئی اور انہیں بتایا گیا کہ کفار کا یہ عیش و آرام دنیوی زندگی کا تھوڑا سا سامان ہے جبکہ ان کا انجام بہت برا ہے۔ اسے یوں سمجھیں کہ کسی کو کہا جائے کہ آپ 10 منٹ دھوپ میں کھڑے ہو جائیں، پھر اسے ہمیشہ کیلئے ایئر کنڈیشنڈ بنگلہ دیدیا جائے اور دوسرے شخص کو دس منٹ سائے دار درخت کے نیچے بٹھا کر ہمیشہ کیلئے تپتے ہوئے صحرا میں رکھا جائے تو دونوں میں فائدے میں کون رہا؟ یقیناً پہلے والا۔ مسلمان کی حالت پہلے شخص سے بھی بہتر ہے اور کفار کی حالت دوسرے شخص سے بھی بدتر ہے۔

مَتَاعٌ قَلِيْلٌ قف ثُمَّ مَاْوٰىهُمْ جَهَنَّمُ ؕ وَبِئْسَ الْمِهَادُ ﴿۱۹۷﴾ لٰكِنِ

مَتَاعٌ	قَلِيْلٌ	ثُمَّ	مَاْوٰىهُمْ	جَهَنَّمُ	وَ	بِئْسَ	الْمِهَادُ ﴿۱۹۷﴾	لٰكِنِ
سامان	تھوڑا	پھر	ان کا ٹھکانہ	جہنم (ہے)	اور	کیا ہی برا ہے	بچھونا، ٹھکانہ	لیکن

(یہ تو زندگی گزارنے کا) تھوڑا سا سامان ہے پھر ان کا ٹھکانہ جہنم ہوگا اور وہ کیا ہی برا ٹھکانہ ہے ○ لیکن

کافروں کی دنیاوی خوشحالی عارضی ہے

مسلمانوں کو جنت کی نعمتوں کی بشارت دی گئی ہے

الَّذِيْنَ اتَّقَوْا رَبَّهُمْ لَهُمْ جَنّٰتٌ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا

الَّذِيْنَ	اتَّقَوْا	رَبَّهُمْ	لَهُمْ	جَنّٰتٌ	تَجْرِيْ	مِنْ	تَحْتِهَا
وہ لوگ جو	ڈرے	اپنے رب (سے)	ان کے لئے	باغات (ہیں)	بہتی ہیں	سے	ان کے نیچے

وہ لوگ جو اپنے رب سے ڈرتے ہیں ان کے لئے جنتیں ہیں جن کے نیچے نہریں

الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا نُزُلًا مِّنْ عِنْدِ اللّٰهِ ؕ وَ

الْاَنْهٰرُ	خٰلِدِيْنَ	فِيْهَا	نُزُلًا	مِّنْ	عِنْدِ اللّٰهِ	وَ
نہریں	ہمیشہ رہنے والے	ان (باغوں) میں	مہمان نوازی کا سامان	سے	اللہ کے پاس	اور

بہہ رہی ہیں، ہمیشہ ان میں رہیں گے (یہ) اللہ کی طرف سے مہمان نوازی کا سامان ہے اور

الربع

مَا عِنْدَ اللّٰهِ خَيْرٌ لِّلْاَبْرَارِ ﴿۱۹۸﴾ وَاِنَّ

مَا	عِنْدَ اللّٰهِ	خَيْرٌ (1)	لِّلْاَبْرَارِ ﴿۱۹۸﴾	وَ	اِنَّ
جو کچھ	اللہ کے پاس (ہے)	(وہ) سب سے بہتر	نیک لوگوں کے لئے	اور	بیشک

جو اللہ کے پاس ہے وہ نیکوں کے لئے بہترین چیز ہے ○ اور بیشک

اہل کتاب میں سے ایمان لانے والوں کی شان

مِنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ لَمَنْ يُّؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَمَاۤ اُنْزِلَ

مِنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ	لَمَنْ	يُّؤْمِنُ	بِاللّٰهِ	وَ	مَاۤ	اُنْزِلَ
اہل کتاب سے	ضرور (کچھ لوگ ہیں) جو	ایمان لاتے ہیں	اللہ پر	اور	(اس پر) جو	نازل کیا گیا

کچھ اہلِ کتاب ایسے ہیں جو اللہ پر اور جو تمہاری طرف نازل کیا گیا اُس پر اور

(1)...اللہ تعالیٰ نے اپنے نیک بندوں کے لئے وہ نعمتیں تیار کر رکھی ہیں کہ جنہیں نہ کسی آنکھ نے دیکھا نہ کسی کان نے سنا اور نہ کسی آدمی کے دل پر ان کا خیال گزرا اور جنت کی چھوٹی سی جگہ بھی دنیا اور اس کے سازو سامان سے بہتر ہے۔

اِلَیۡکُمۡ وَمَاۤ اُنۡزِلَ اِلَیۡهِمۡ خٰشِعِیۡنَ

خٰشِعِیۡنَ	اِلَیۡهِمۡ	اُنۡزِلَ	مَاۤ	وَ	اِلَیۡکُمۡ
عاجزی کرتے، جھکتے ہوئے	ان کی طرف	نازل کیا گیا	(اس پر) جو	اور	تمہاری طرف

جو اُن کی طرف نازل کیا گیا اس پر اِس حال میں ایمان لاتے ہیں کہ ان کے دل

لِلّٰهِ ۙ لَا یَشۡتَرُوۡنَ بِاٰیٰتِ اللّٰهِ ثَمَنًا قَلِیۡلًا ؕ اُولٰٓئِکَ

اُولٰٓئِکَ	قَلِیۡلًا	ثَمَنًا	بِاٰیٰتِ اللّٰهِ	لَا یَشۡتَرُوۡنَ	لِلّٰهِ
یہ لوگ	تھوڑی	قیمت	اللہ کی آیتوں کے بدلے	وہ نہیں خریدتے	اللہ کے لئے

اللہ کے حضور جھکے ہوئے ہیں وہ اللہ کی آیتوں کے بدلے ذلیل قیمت نہیں لیتے۔ یہی وہ لوگ ہیں

لَهُمۡ اَجۡرُهُمۡ عِنۡدَ رَبِّهِمۡ ؕ اِنَّ اللّٰهَ سَرِیۡعُ الۡحِسَابِ ﴿۱۹۹﴾

سَرِیۡعُ الۡحِسَابِ ﴿۱۹۹﴾	اللّٰهَ	اِنَّ	عِنۡدَ رَبِّهِمۡ	اَجۡرُهُمۡ	لَهُمۡ
جلد حساب لینے والا (ہے)	اللہ	بیشک	ان کے رب کے پاس	ان کا اجر، ثواب	ان کے لئے

جن کا ثواب ان کے رب کے پاس ہے اور اللہ جلد حساب کرنے والا ہے ○

کامیاب کرنے والے اعمال

یٰۤاَیُّهَا الَّذِیۡنَ اٰمَنُوا اصۡبِرُوۡا وَصَابِرُوۡا وَ

وَ	صَابِرُوۡا	وَ	اصۡبِرُوۡا (1)	اٰمَنُوا	الَّذِیۡنَ	یٰۤاَیُّهَا
اور	صبر میں دشمن سے آگے رہو	اور	صبر کرو	ایمان لائے	وہ لوگو جو	اے

اے ایمان والو! صبر کرو اور صبر میں دشمنوں سے آگے رہو اور

رَابِطُوۡا ۟ وَاتَّقُوا اللّٰهَ لَعَلَّکُمۡ تُفۡلِحُوۡنَ ﴿۲۰۰﴾ ع

ع ۲۰

تُفۡلِحُوۡنَ ﴿۲۰۰﴾	لَعَلَّکُمۡ	اللّٰهَ	اتَّقُوا	وَ	رَابِطُوۡا
فلاح، کامیابی پاؤ	تاکہ تم	اللہ (سے)	ڈرتے رہو	اور	(اسلامی سرحد کی) نگہبانی کرو

اسلامی سرحد کی نگہبانی کرو اور اللہ سے ڈرتے رہو اس امید پر کہ تم کامیاب ہو جاؤ ○

(1)... صبر کا معنی ہے نفس کو اس چیز سے روکنا جو شریعت اور عقل کے تقاضوں کے مطابق نہ ہو۔ اور مُصَابَرہ کا ایک معنی ہے دوسروں کی ایذا رسانیوں پر صبر کرنا۔ صبر کے تحت اس کی تمام اقسام داخل ہیں جیسے بنیادی عقائد کا علم حاصل کرنے کی مشقت پر صبر کرنا، واجبات اور مستحبات کی ادائیگی اور ممنوعات سے بچنے کی مشقت پر صبر کرنا نیز دنیا کی مصیبتوں اور آفتوں پر صبر کرنا اور مُصَابَرہ میں گھر والوں، پڑوسیوں اور رشتہ داروں کی بد اخلاقی برداشت کرنا اور بر اسلوک کرنے والوں سے بدلہ نہ لینا داخل ہے، اسی طرح نیکی کا حکم دینا، برائی سے منع کرنا اور کفار کے ساتھ جہاد کرنا بھی مُصَابَرہ میں داخل ہے۔

آیات: 176 — رکوع: 24

سُورَةُ النِّسَآءِ مدنیۃ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

بِسْمِ	اللّٰهِ	الرَّحْمٰنِ	الرَّحِیْمِ
نام سے (شروع)	اللہ	نہایت مہربان	رحمت والا

اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان، رحمت والا ہے۔

تخلیقِ انسانی کی ابتداء

یٰۤاَیُّهَا النَّاسُ اتَّقُوْا رَبَّكُمُ الَّذِیْ خَلَقَكُمْ مِّنْ نَّفْسٍ وَّاحِدَةٍ

یٰۤاَیُّهَا	النَّاسُ [1]	اتَّقُوْا	رَبَّكُمُ	الَّذِیْ	خَلَقَكُمْ	مِّنْ	نَّفْسٍ وَّاحِدَةٍ
اے	لوگو	ڈرو	اپنے رب (سے)	جس نے	پیدا کیا تمہیں	سے	ایک جان

اے لوگو! اپنے رب سے ڈرو جس نے تمہیں ایک جان سے پیدا کیا

حضرت آدم و حوا سے نسل انسانی کا سلسلہ جاری ہوا

وَّخَلَقَ مِنْهَا زَوْجَهَا وَبَثَّ مِنْهُمَا رِجَالًا

وَّ	خَلَقَ	مِنْهَا	زَوْجَهَا	وَ	بَثَّ	مِنْهُمَا	رِجَالًا
اور	پیدا کیا	اس میں سے	اس کا جوڑا (بیوی)	اور	پھیلا دیئے	ان دونوں سے	مرد

اور اسی میں سے اس کا جوڑا پیدا کیا اور ان دونوں سے کثرت سے مرد و عورت

اللہ تعالیٰ سے ڈرنے اور رشتہ داری توڑنے سے بچنے کا حکم

كَثِیْرًا وَّنِسَآءً ۚ وَاتَّقُوا اللّٰهَ الَّذِیْ تَسَآءَلُوْنَ

كَثِیْرًا	وَّ	نِسَآءً	وَ	اتَّقُوا	اللّٰهَ	الَّذِیْ	تَسَآءَلُوْنَ
بہت سے	اور	عورتیں	اور	ڈرو	اللہ (سے)	جو	تم ایک دوسرے سے مانگتے ہو

پھیلا دیئے اور اللہ سے ڈرو جس کے نام پر ایک دوسرے سے

[1]...اس آیت مبارکہ میں تمام بنی آدم کو خطاب ہے اور سب کو تقویٰ کا حکم دیا گیا ہے، مزید یہ چیزیں بیان ہوئی ہیں: اللہ تعالیٰ نے تمام انسانوں کو ایک جان یعنی حضرت آدم عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام سے پیدا کیا۔ پھر ان کے وجود سے ان کا جوڑا یعنی حضرت حوا رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا کو پیدا کیا۔ انہی دونوں حضرات سے زمین میں نسل در نسل کثرت سے مرد و عورت کا سلسلہ جاری ہوا۔ چونکہ نسلِ انسانی کے پھیلنے سے باہم ظلم اور حق تلفی کا سلسلہ بھی شروع ہوا لہٰذا خوفِ خدا کا حکم دیا گیا تاکہ ظلم سے بچیں اور چونکہ ظلم کی ایک صورت اور بدتر صورت رشتے داروں سے قطع تعلقی ہے لہٰذا اس سے بچنے کا حکم دیا۔

بِهٖ وَ الْاَرْحَامَ ؕ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلَیْكُمْ

بِهٖ	وَ	الْاَرْحَامَ	اِنَّ	اللّٰهَ	كَانَ	عَلَیْكُمْ
اس کے (نام کے) ساتھ	اور	رشتہ داریاں (توڑنے سے بچو)	بیشک	اللہ	ہے	تمہارے اوپر

مانگتے ہو اور رشتوں (کو توڑنے سے بچو۔) بیشک اللہ تم پر

رَقِیْبًا ۝١ وَ اٰتُوا الْیَتٰمٰۤى اَمْوَالَهُمْ وَ لَا تَتَبَدَّلُوا

رَقِیْبًا ۝١	وَ	اٰتُوا (1)	الْیَتٰمٰۤى	اَمْوَالَهُمْ	وَ	لَا تَتَبَدَّلُوا
نگہبان	اور	دے دو	یتیموں (کو)	ان کے مال	اور	نہ بدلو

نگہبان ہے ۝ اور یتیموں کو ان کے مال دیدو اور

الْخَبِیْثَ بِالطَّیِّبِ ۪ وَ لَا تَاْكُلُوْۤا اَمْوَالَهُمْ

الْخَبِیْثَ	بِالطَّیِّبِ	وَ	لَا تَاْكُلُوْۤا	اَمْوَالَهُمْ
ناپاک، گندے (مال کو)	پاکیزہ، ستھرے کے بدلے	اور	نہ کھاجاؤ	ان کے مال

پاکیزہ مال کے بدلے گندا مال نہ لو اور ان کے مالوں کو

اِلٰۤى اَمْوَالِكُمْ ؕ اِنَّهٗ كَانَ حُوْبًا كَبِیْرًا ۝٢ وَ اِنْ

اِلٰۤى	اَمْوَالِكُمْ	اِنَّهٗ	كَانَ	حُوْبًا	كَبِیْرًا ۝٢	وَ	اِنْ
کی طرف (کے ساتھ ملا کر)	اپنے مالوں	بیشک وہ	ہے	گناہ	بڑا	اور	اگر

اپنے مالوں میں ملا کر نہ کھاجاؤ بیشک یہ بڑا گناہ ہے ۝ اور اگر

خِفْتُمْ اَلَّا تُقْسِطُوْا فِی الْیَتٰمٰى فَانْكِحُوْا مَا

خِفْتُمْ	اَلَّا تُقْسِطُوْا (2)	فِی	الْیَتٰمٰى	فَانْكِحُوْا	مَا
تمہیں ڈر ہو، اندیشہ ہو	کہ انصاف نہ کرسکو گے	(کے بارے) میں	یتیم (لڑکیوں)	تو نکاح کرو	جو

تمہیں اندیشہ ہو کہ یتیم لڑکیوں میں انصاف نہ کرسکو گے تو ان عورتوں سے

یتیموں کو ان کا مال دے دو اور ان کا مال کھا جانا حرام ہے

مرد ایک وقت میں چار عورتوں سے نکاح کر سکتا ہے

(1)...یعنی جب یتیم اپنا مال طلب کریں تو شرعی تقاضے پورے کر کے انہیں ان کا مال دے دو اور اپنے حلال مال کے بدلے یتیم کا مال نہ لو جو تمہارے لئے حرام ہے۔ جس کی ایک صورت یہ ہے کہ اپنا گھٹیا مال یتیم کو دے کر اس کا عمدہ مال لے لو۔ تمہارا گھٹیا مال تمہارے لئے عمدہ ہے کیونکہ یہ تمہارے لئے حلال ہے جبکہ یتیم کا عمدہ مال تمہارے لئے گھٹیا ہے کیونکہ وہ تم پر حرام ہے۔ (2)...پہلے زمانہ میں مدینہ کے لوگ اپنی زیرِ سرپرستی یتیم لڑکیوں سے ان کے مال کی وجہ سے نکاح کر لیتے، پھر ان کے نہ حقوق پورے کرتے اور نہ اچھا سلوک کرتے اور ان کی وراثت پانے کے لئے ان کی موت کے منتظر رہتے، یہاں انہیں اس حرکت سے روکا گیا ہے۔

طَابَ لَكُمْ مِّنَ النِّسَآءِ مَثْنٰى وَ ثُلٰثَ وَ

وَ	ثُلٰثَ	وَ	مَثْنٰى	النِّسَآءِ	مِّنَ	لَكُمْ	طَابَ
اور	تین تین	اور	دو دو	عورتوں	سے	تمہارے لئے (تمہیں)	پسند آئیں

نکاح کرو جو تمہیں پسند ہوں، دو دو اور تین تین اور

رُبٰعَ ۚ فَاِنْ خِفْتُمْ اَلَّا تَعْدِلُوْا فَوَاحِدَةً اَوْ

اَوْ	فَوَاحِدَةً	اَلَّا تَعْدِلُوْا	خِفْتُمْ (1)	فَاِنْ	رُبٰعَ
یا	تو ایک (عورت سے نکاح کرو)	کہ عدل نہ کرسکو گے	تمہیں ڈر ہو	پھر اگر	چار چار

چار چار پھر اگر تمہیں اس بات کا ڈر ہو کہ تم انصاف نہیں کرسکو گے تو صرف ایک (سے نکاح کرو) یا

مَا مَلَكَتْ اَیْمَانُكُمْ ؕ ذٰلِكَ اَدْنٰۤى اَلَّا تَعُوْلُوْا ؕ ﴿۳﴾

اَلَّا تَعُوْلُوْا ﴿۳﴾	اَدْنٰۤى	ذٰلِكَ	اَیْمَانُكُمْ	مَلَكَتْ	مَا
(اس سے) کہ تم ناانصافی نہ کرو	زیادہ قریب ہے	یہ	تمہارے دائیں ہاتھ	مالک ہوئے	جن کے

لونڈیوں (پر گزارا کرو) جن کے تم مالک ہو۔ یہ اس سے زیادہ قریب ہے کہ تم سے ظلم نہ ہو ۝

عدل نہ کرسکنے کی صورت میں صرف ایک عورت سے نکاح کی اجازت

وَ اٰتُوا النِّسَآءَ صَدُقٰتِهِنَّ نِحْلَةً ؕ فَاِنْ

فَاِنْ	نِحْلَةً	صَدُقٰتِهِنَّ	النِّسَآءَ	اٰتُوا (2)	وَ
پھر اگر	خوش دلی کے ساتھ	ان کے مہر	عورتوں (کو)	دے دو	اور

اور عورتوں کو ان کے مہر خوشی سے دو پھر اگر

عورت کا اپنی خوشی سے مہر معاف کرنا شوہر کے لئے حلال ہے

بیوی کا دیا ہوا تحفہ خوشی سے لینا چاہئے

طِبْنَ لَكُمْ عَنْ شَیْءٍ مِّنْهُ نَفْسًا

نَفْسًا	مِّنْهُ	شَیْءٍ	عَنْ	لَكُمْ	طِبْنَ
دل (سے)	اس (مہر) سے	کسی چیز (کچھ)	سے	تمہارے لئے (تمہیں)	وہ (عورتیں) خوشی سے دیں

وہ خوش دلی سے مہر میں سے تمہیں کچھ دے دیں

(1) ۔۔۔ آیت میں چار تک شادیاں کرنے کی اجازت دی گئی ہے لیکن یہ اس صورت میں ہے جب شوہر بیویوں کے درمیان عدل کرسکے۔ بیویوں کے درمیان عدل کرنا فرض ہے، اس میں نئی پرانی، کنواری یا دوسرے کی مطلقہ بیوہ سب برابر ہیں۔ یہ عدل لباس، کھانے پینے، رہنے کی جگہ اور رات کو ساتھ رہنے میں لازم ہے۔ ان امور میں سب کے ساتھ یکساں سلوک ہو۔ (2) ۔۔۔ اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے شوہروں کو حکم دیا کہ وہ اپنی بیویوں کو ان کے مہر خوشی سے ادا کریں پھر اگر ان کی بیویاں خوش دلی سے اپنے مہر میں سے انہیں کچھ تحفے کے طور پر دیدیں تو وہ اسے پاکیزہ اور خوشگوار سمجھ کر کھائیں، اس میں ان کا کوئی دنیوی یا اخروی نقصان نہیں ہے۔

ناسمجھ یتیموں کو ان کا مال نہ دیا جائے اور ان سے اچھی بات کہی جائے

فَكُلُوْهُ هَنِيْٓـًٔا مَّرِيْٓـًٔا ﴿٤﴾ وَلَا تُؤْتُوا السُّفَهَآءَ

فَكُلُوْهُ	هَنِيْٓـًٔا	مَّرِيْٓـًٔا ﴿٤﴾	وَ	لَا تُؤْتُوا (1)	السُّفَهَآءَ
تو کھاؤ اسے	پاکیزہ	خوشگوار	اور	تم نہ دو	ناسمجھوں (کو)

تو اسے پاکیزہ، خوشگوار (سمجھ کر) کھاؤ ○ اور کم عقلوں کو

اَمْوَالَكُمُ الَّتِىْ جَعَلَ اللّٰهُ لَكُمْ

اَمْوَالَكُمُ	الَّتِىْ	جَعَلَ	اللّٰهُ	لَكُمْ
اپنے (پاس موجود) مال	وہ جو (جنہیں)	بنایا	اللہ (نے)	تمہارے لئے

ان کے وہ مال نہ دو جسے اللہ نے تمہارے لئے

قِيٰمًا وَّارْزُقُوْهُمْ فِيْهَا وَاكْسُوْهُمْ وَقُوْلُوْا

قِيٰمًا	وَّ	ارْزُقُوْهُمْ	فِيْهَا	وَ	اكْسُوْهُمْ	وَ	قُوْلُوْا
گزربسر کا ذریعہ	اور	کھلاؤ انہیں	اس (مال) میں سے	اور	پہناؤ انہیں	اور	کہو

گزر بسر کا ذریعہ بنایا ہے اور انہیں اس مال میں سے کھلاؤ اور پہناؤ اور ان سے

یتیموں کے مال سے متعلق چند احکام اور سرپرستوں کو خصوصی ہدایات

لَهُمْ قَوْلًا مَّعْرُوْفًا ﴿٥﴾ وَابْتَلُوا الْيَتٰمٰى حَتّٰۤى اِذَا

لَهُمْ	قَوْلًا	مَّعْرُوْفًا ﴿٥﴾	وَ	ابْتَلُوا	الْيَتٰمٰى	حَتّٰۤى	اِذَا
ان سے	بات	اچھی	اور	آزماتے رہو	یتیموں (کو)	یہاں تک کہ	جب

اچھی بات کہو ○ اور یتیموں (کی سمجھداری) کو آزماتے رہو یہاں تک کہ جب

بَلَغُوا النِّكَاحَ ۚ فَاِنْ اٰنَسْتُمْ مِّنْهُمْ رُشْدًا فَادْفَعُوْۤا

بَلَغُوا	النِّكَاحَ	فَاِنْ	اٰنَسْتُمْ	مِّنْهُمْ	رُشْدًا	فَادْفَعُوْۤا
وہ پہنچ جائیں	نکاح (کی عمر تک)	پھر اگر	تم دیکھو	ان سے	سمجھداری، صلاحیت	تو دے دو

وہ نکاح کے قابل ہوں تو اگر تم ان کی سمجھداری دیکھو تو ان کے مال

(1)...اس آیت میں چند احکام بیان فرمائے جن کا خلاصہ یہ ہے کہ جن بچوں کی پرورش تمہارے ذمہ ہے اور ان کا مال تمہارے پاس ہے اور وہ بچے اتنی سمجھ نہیں رکھتے کہ مال کو صحیح خرچ کر سکیں تو اگر ان کا مال ان پر چھوڑ دیا جائے تو وہ جلد ضائع کر دیں گے لہٰذا جب تک مال کی اچھی طرح سمجھ بوجھ انہیں حاصل نہ ہو جائے تب تک ان کے مال اُن کے حوالے نہ کرو بلکہ اُن کی ضروریات اُن کے مال سے پوری کرتے رہو البتہ ان سے اچھی بات کہتے رہو جس سے ان کے دل کو تسلی رہے اور وہ پریشان نہ ہوں۔

اِلَيۡهِمۡ اَمۡوَالَهُمۡ ۚ وَلَا تَاۡكُلُوۡهَآ اِسۡرَافًا

اِلَيۡهِمۡ	اَمۡوَالَهُمۡ	وَ	لَا تَاۡكُلُوۡهَآ (1)	اِسۡرَافًا
ان کی طرف (انہیں)	ان کے مال	اور	نہ کھاؤ ان (مالوں) کو	فضول خرچی (سے)

ان کے حوالے کر دو اور ان کے مال فضول خرچی سے اور (اس ڈر سے)

وَّبِدَارًا اَنۡ يَّكۡبَرُوۡا ؕ وَمَنۡ كَانَ غَنِيًّا فَلۡيَسۡتَعۡفِفۡ ۚ

وَّ	بِدَارًا	اَنۡ	يَّكۡبَرُوۡا	وَ	مَنۡ	كَانَ	غَنِيًّا	فَلۡيَسۡتَعۡفِفۡ
اور	جلدی (کر کے)	کہ	وہ بڑے ہو جائیں گے	اور	جو	ہو	مالدار	تو اسے بچنا چاہیے

جلدی جلدی نہ کھاؤ کہ وہ بڑے ہو جائیں گے اور جسے حاجت نہ ہو تو وہ بچے

وَمَنۡ كَانَ فَقِيۡرًا فَلۡيَاۡكُلۡ بِالۡمَعۡرُوۡفِ ؕ فَاِذَا

وَ	مَنۡ	كَانَ	فَقِيۡرًا	فَلۡيَاۡكُلۡ	بِالۡمَعۡرُوۡفِ	فَاِذَا
اور	جو	ہو	فقیر، محتاج	تو وہ کھا سکتا ہے	بھلائی کے ساتھ (مناسب مقدار میں)	پھر جب

اور جو حاجت مند ہو وہ بقدر مناسب کھا سکتا ہے پھر جب

دَفَعۡتُمۡ اِلَيۡهِمۡ اَمۡوَالَهُمۡ فَاَشۡهِدُوۡا عَلَيۡهِمۡ ؕ وَكَفٰى بِاللّٰهِ

دَفَعۡتُمۡ	اِلَيۡهِمۡ	اَمۡوَالَهُمۡ	فَاَشۡهِدُوۡا	عَلَيۡهِمۡ	وَ	كَفٰى	بِاللّٰهِ
تم دے دو	ان کی طرف (انہیں)	ان کے مال	تو تم گواہ بنا لو	ان پر	اور	کافی ہے	اللہ

تم ان کے مال ان کے حوالے کر دو تو ان پر گواہ کر لو اور حساب لینے کے لئے

حَسِيۡبًا ۝٦ لِلرِّجَالِ نَصِيۡبٌ مِّمَّا تَرَكَ الۡوَالِدٰنِ وَ

مردوں کے ساتھ عورتوں کو بھی وراثت کا حقدار بنایا

حَسِيۡبًا ۝٦	لِلرِّجَالِ	نَصِيۡبٌ	مِّمَّا	تَرَكَ	الۡوَالِدٰنِ	وَ
حساب لینے والا	مردوں کے لئے	حصہ	(اس مال) سے جو	چھوڑ گئے	ماں باپ	اور

اللہ کافی ہے ۝ مردوں کے لئے اس (مال) میں سے (وراثت کا) حصہ ہے جو ماں باپ اور

(1) ... یہاں سرپرستوں کو بطورِ خاص چند ہدایات دی گئی ہیں چنانچہ فرمایا کہ یتیموں کے مال کو فضول خرچی سے استعمال نہ کرو اور اس ڈر سے ان کا مال جلدی جلدی نہ کھاؤ کہ بڑے ہونے پر انہیں ان کا مال واپس کرنا پڑے گا تو اس چکر میں جتنا زیادہ ہو سکے ان کا مال کھا جاؤ، ایسا نہ کرنا کیونکہ یہ حرام ہے۔ مزید ہدایت یہ ہے کہ یتیم کا سرپرست اگر خود مالدار ہو یعنی اسے یتیم کا مال استعمال کرنے کی حاجت نہیں تو وہ اس کا مال استعمال کرنے سے بچے جبکہ اگر کوئی حاجت مند ہو وہ بقدر مناسب کھا سکتا ہے یعنی جتنی معمولی سی ضرورت ہو۔ اس میں کوشش یہ ہونی چاہئے کہ کم سے کم کھائے۔

الْاَقْرَبُوْنَ ۪ وَ لِلنِّسَآءِ نَصِیْبٌ مِّمَّا تَرَكَ الْوَالِدٰنِ وَ

الْاَقْرَبُوْنَ	وَ	لِلنِّسَآءِ (1)	نَصِیْبٌ	مِّمَّا	تَرَكَ	الْوَالِدٰنِ	وَ
رشتے دار	اور	عورتوں کے لئے	حصہ	(اس مال) سے جو	چھوڑ گئے	ماں باپ	اور

رشتے دار چھوڑ گئے اور عورتوں کے لئے اس میں سے حصہ ہے جو ماں باپ اور

الْاَقْرَبُوْنَ مِمَّا قَلَّ مِنْهُ اَوْ كَثُرَ ؕ نَصِیْبًا مَّفْرُوْضًا ۝٧ وَ

الْاَقْرَبُوْنَ	مِمَّا	قَلَّ	مِنْهُ	اَوْ	كَثُرَ	نَصِیْبًا	مَّفْرُوْضًا ۝٧	وَ
رشتے دار	(اس) سے جو	تھوڑا (ہو)	اس سے	یا	زیادہ	حصہ	مقرر کیا ہوا	اور

رشتے دار چھوڑ گئے، مال وراثت تھوڑا ہو یا زیادہ۔ (اللہ نے یہ) مقرر حصہ (بنایا ہے۔) ۝ اور

اِذَا حَضَرَ الْقِسْمَةَ اُولُوا الْقُرْبٰى وَ الْیَتٰمٰى وَ

اِذَا	حَضَرَ	الْقِسْمَةَ	اُولُوا الْقُرْبٰى	وَ	الْیَتٰمٰى	وَ
جب	حاضر ہو، آجائیں	تقسیم (کے وقت)	قرابت والے، رشتہ دار	اور	یتیم	اور

جب تقسیم کرتے وقت رشتہ دار اور یتیم اور

الْمَسٰكِیْنُ فَارْزُقُوْهُمْ مِّنْهُ وَ قُوْلُوْا لَهُمْ قَوْلًا مَّعْرُوْفًا ۝٨

الْمَسٰكِیْنُ	فَارْزُقُوْهُمْ (2)	مِّنْهُ	وَ	قُوْلُوْا	لَهُمْ	قَوْلًا	مَّعْرُوْفًا ۝٨
مساکین	تو دو انہیں	اس سے (کچھ)	اور	کہو	ان سے	بات	اچھی

مسکین آجائیں تو اس مال میں سے انہیں بھی کچھ دیدو اور ان سے اچھی بات کہو ۝

وَ لْیَخْشَ الَّذِیْنَ لَوْ تَرَكُوْا مِنْ خَلْفِهِمْ ذُرِّیَّةً ضِعٰفًا

وَ لْیَخْشَ	الَّذِیْنَ	لَوْ	تَرَكُوْا	مِنْ	خَلْفِهِمْ	ذُرِّیَّةً	ضِعٰفًا
اور چاہئے کہ ڈریں	وہ لوگ جو	اگر	چھوڑ جائیں	سے	اپنے پیچھے	اولاد	کمزور

اور وہ لوگ ڈریں جو اگر اپنے پیچھے کمزور اولاد چھوڑتے

تقسیم میراث کے وقت حاضر غیر وارثوں کو کچھ مال دینے اور ان سے اچھی بات کہنے کی ترغیب

یتیموں کے ساتھ اپنی اولاد جیسا سلوک کریں

1 ۔۔۔ یہاں زمانہ جاہلیت میں عورتوں اور بچوں کو وراثت سے حصہ نہ دینے کی رسم کو باطل کیا گیا۔ اس سے معلوم ہوا کہ بیٹے کو میراث دینا اور بیٹی کو نہ دینا صریح ظلم اور قرآن کے خلاف ہے، دونوں میراث کے حقدار ہیں۔ نیز معلوم ہوا کہ اسلام میں عورتوں کے حقوق کی بہت اہمیت ہے۔ 2 ۔۔۔ غیر وارثوں کو وراثت کے مال میں سے کچھ دینا مستحب ہے۔ اس پر یوں بھی عمل ہو سکتا ہے کہ دادا اپنے یتیم پوتے کے بارے میں وصیت کر جائے یا وارث اپنے حصے سے اسے کچھ دیدیں۔ اس حکم پر عمل کرنے میں مسلمانوں میں بہت سستی پائی جاتی ہے، البتہ یہ یاد رہے کہ نابالغ اور غیر موجود وارث کے حصہ سے دینے کی اجازت نہیں۔

خَافُوْا عَلَيْهِمْ ۖ فَلْيَتَّقُوا اللّٰهَ وَ لْيَقُوْلُوْا

خَافُوْا	عَلَيْهِمْ	فَلْيَتَّقُوا	اللّٰهَ	وَ	لْيَقُوْلُوْا
(توکیسے) وہ ڈرتے، اندیشے کرتے	ان کے اوپر	تو انہیں ڈرنا چاہئے	اللہ (سے)	اور	انہیں کہنی چاہئے

تو ان کے بارے میں کیسے اندیشوں کا شکار ہوتے۔ تو انہیں چاہئے کہ اللہ سے ڈریں اور

قَوْلًا سَدِيْدًا ⑨ اِنَّ الَّذِيْنَ يَاْكُلُوْنَ اَمْوَالَ الْيَتٰمٰى ظُلْمًا اِنَّمَا

قَوْلًا	سَدِيْدًا ⑨	اِنَّ	الَّذِيْنَ	يَاْكُلُوْنَ (1)	اَمْوَالَ الْيَتٰمٰى	ظُلْمًا	اِنَّمَا
بات	درست، سیدھی	بیشک	وہ لوگ جو	کھاتے ہیں	یتیموں کے مال	(بطورِ) ظلم	صرف

درست بات کہیں ⑨ بیشک وہ لوگ جو ظلم کرتے ہوئے یتیموں کا مال کھاتے ہیں وہ

يَاْكُلُوْنَ فِيْ بُطُوْنِهِمْ نَارًا ؕ وَ سَيَصْلَوْنَ

يَاْكُلُوْنَ	فِيْ	بُطُوْنِهِمْ	نَارًا	وَ	سَيَصْلَوْنَ
وہ کھاتے ہیں (بھرتے ہیں)	میں	اپنے پیٹوں	آگ	اور	عنقریب وہ داخل ہوں گے

اپنے پیٹ میں بالکل آگ بھرتے ہیں اور عنقریب یہ لوگ

سَعِيْرًا ⑩ ع يُوْصِيْكُمُ اللّٰهُ فِيْۤ اَوْلَادِكُمْ ۗ لِلذَّكَرِ

سَعِيْرًا ⑩	يُوْصِيْكُمُ	اللّٰهُ	فِيْۤ	اَوْلَادِكُمْ	لِلذَّكَرِ
بھڑکتی آگ (میں)	حکم دیتا ہے تمہیں	اللہ	(کے بارے) میں	تمہاری اولاد	مرد کے لئے

بھڑکتی ہوئی آگ میں جائیں گے ⑩ اللہ تمہیں تمہاری اولاد کے بارے میں حکم دیتا ہے، بیٹے کا حصہ

مِثْلُ حَظِّ الْاُنْثَيَيْنِ ۚ فَاِنْ كُنَّ نِسَآءً فَوْقَ اثْنَتَيْنِ فَلَهُنَّ ثُلُثَا

مِثْلُ حَظِّ الْاُنْثَيَيْنِ	فَاِنْ	كُنَّ	نِسَآءً	فَوْقَ اثْنَتَيْنِ	فَلَهُنَّ	ثُلُثَا
دو عورتوں کے حصے کی مثل	پھر اگر	ہوں	عورتیں	دو سے اوپر	تو ان کے لئے	دو تہائی

دو بیٹیوں کے برابر ہے پھر اگر صرف لڑکیاں ہوں اگرچہ دو سے اوپر تو ان کے لئے ترکے کا

یتیموں کا مال کھانے کی سخت وعید

مالِ وراثت سے متعلق احکام، بیٹے، بیٹی کا حصہ

بیٹی کا حصہ

ع ۱۲

(1)...یتیموں کا مال ناحق کھانا سخت حرام ہے۔ یاد رکھیں کہ یتیم کا مال کھانا جان بوجھ کر بری نیت سے کھانا تو واضح ہی ہے لیکن بعض اوقات لاعلمی میں بھی یہ گناہ ہو جاتا ہے جیسے جب میت کے ورثاء میں کوئی یتیم ہے تو اس کے مال سے یا اس کے مال سمیت مشترک مال سے فاتحہ تیجہ وغیرہ کا کھانا حرام ہے کہ اس میں یتیم کا حق شامل ہے۔

مَا تَرَكَ ۚ وَاِنۡ كَانَتۡ وَاحِدَةً فَلَهَا

مَا	تَرَكَ (1)	وَ	اِنۡ	كَانَتۡ	وَاحِدَةً	فَلَهَا
(اس مال سے) جو	(مرنے والا) چھوڑ گیا	اور	اگر	ہو	ایک (عورت)	تو اس کے لئے

دو تہائی حصہ ہو گا اور اگر ایک لڑکی ہو تو اس کے لئے

ماں باپ کا حصہ

النِّصۡفُ ؕ وَلِاَبَوَيۡهِ لِكُلِّ وَاحِدٍ مِّنۡهُمَا السُّدُسُ

النِّصۡفُ	وَ	لِاَبَوَيۡهِ	لِكُلِّ وَاحِدٍ مِّنۡهُمَا	السُّدُسُ
آدھا حصہ	اور	اس (میت) کے ماں باپ کے لئے	ان دونوں میں سے ہر ایک کے لئے	چھٹا حصہ

آدھا حصہ ہے اور اگر میت کی اولاد ہو تو میت کے ماں باپ میں سے

مِمَّا تَرَكَ اِنۡ كَانَ لَهٗ وَلَدٌ ۚ فَاِنۡ

مِمَّا	تَرَكَ	اِنۡ	كَانَ	لَهٗ	وَلَدٌ	فَاِنۡ
(اس مال) سے جو	(مرنے والا) چھوڑ گیا	اگر	ہو	اس (میت) کی	کوئی اولاد	پھر اگر

ہر ایک کے لئے ترکے سے چھٹا حصہ ہو گا پھر اگر

لَّمۡ يَكُنۡ لَّهٗ وَلَدٌ وَّوَرِثَهٗۤ اَبَوٰهُ

لَّمۡ يَكُنۡ	لَّهٗ	وَلَدٌ	وَّ	وَرِثَهٗۤ	اَبَوٰهُ
نہ ہو	اس (میت) کی	کوئی اولاد	اور	اس کے وارث بنیں	اس کے والدین

میت کی اولاد نہ ہو اور ماں باپ چھوڑے

فَلِاُمِّهِ الثُّلُثُ ۚ فَاِنۡ كَانَ لَهٗۤ اِخۡوَةٌ فَلِاُمِّهِ

فَلِاُمِّهِ	الثُّلُثُ	فَاِنۡ	كَانَ	لَهٗۤ	اِخۡوَةٌ	فَلِاُمِّهِ
تو اس کی ماں کے لئے	تیسرا حصہ	پھر اگر	ہوں	اس کے	بھائی بہن	تو اس کی ماں کے لئے

تو ماں کے لئے تہائی حصہ ہے پھر اگر اس (میت) کے کئی بہن بھائی ہوں تو ماں کا

(1)…اس آیت سے وراثت کے احکام بیان کئے جا رہے ہیں، اس کے احکام میں کافی تفصیل ہے، انہیں جب تک باقاعدہ کسی کے پاس بیٹھ کر مشق کے ذریعے حل نہ کیا جائے تب تک سمجھنا مشکل ہے اس لئے انہیں سمجھنے کیلئے باقاعدہ کسی علم میراث کے ماہر عالم کے پاس بیٹھ کر سمجھیں۔

وراثت وصیت پوری کرنے اور قرض کی ادائیگی کے بعد تقسیم ہوگی

السُّدُسُ مِنْۢ بَعْدِ وَصِيَّةٍ يُّوْصِيْ بِهَاۤ اَوْ

السُّدُسُ	مِنْۢ	بَعْدِ وَصِيَّةٍ	يُّوْصِيْ	بِهَاۤ	اَوْ
چھٹا حصہ	سے	(اس) وصیت (کو پورا کرنے) کے بعد	(جو) وہ کرتا ہے	اس کی (جس کی)	یا (اور)

چھٹا حصہ ہوگا، (یہ سب احکام) اس وصیت (کو پورا کرنے) کے بعد (ہوں گے) جو وہ (فوت ہونے والا) کر گیا اور

وارثوں اور ان کے حصوں کی مقدار کی حکمت و مصلحت اللہ تعالیٰ ہی جانتا ہے

دَيْنٍؕ اٰبَآؤُكُمْ وَ اَبْنَآؤُكُمْ لَا تَدْرُوْنَ اَيُّهُمْ

دَيْنٍ	اٰبَآؤُكُمْ	وَ	اَبْنَآؤُكُمْ	لَا تَدْرُوْنَ (1)	اَيُّهُمْ
قرض (ادا کرنے کے بعد)	تمہارے ماں باپ	اور	تمہارے بیٹے	تم نہیں جانتے	ان میں سے کون

قرض (کی ادائیگی) کے بعد (ہوں گے۔) تمہارے باپ اور تمہارے بیٹے تمہیں معلوم نہیں کہ ان میں کون

اَقْرَبُ لَكُمْ نَفْعًاؕ فَرِيْضَةً مِّنَ اللّٰهِؕ اِنَّ

اَقْرَبُ	لَكُمْ	نَفْعًا	فَرِيْضَةً	مِّنَ اللّٰهِ	اِنَّ
زیادہ قریب ہے	تمہارے لئے	نفع (کے طور پر)	مقرر کیا ہوا حصہ	اللہ کی طرف سے	بیشک

تمہیں زیادہ نفع دے گا، (یہ) اللہ کی طرف سے مقرر کردہ حصہ ہے۔ بیشک

بیوی کی میراث میں شوہر کا حصہ

اللّٰهَ كَانَ عَلِيْمًا حَكِيْمًا (11) وَلَكُمْ نِصْفُ مَا تَرَكَ

اللّٰهَ	كَانَ	عَلِيْمًا	حَكِيْمًا (11)	وَ	لَكُمْ	نِصْفُ	مَا	تَرَكَ
اللہ	ہے	علم والا	حکمت والا	اور	تمہارے لئے	آدھا حصہ	(اس کا) جو	چھوڑ جائیں

اللہ بڑے علم والا، حکمت والا ہے ○ اور تمہاری بیویاں جو (مال) چھوڑ جائیں

اَزْوَاجُكُمْ اِنْ لَّمْ يَكُنْ لَّهُنَّ وَلَدٌۚ فَاِنْ كَانَ لَهُنَّ

اَزْوَاجُكُمْ	اِنْ	لَّمْ يَكُنْ	لَّهُنَّ	وَلَدٌ	فَاِنْ	كَانَ	لَهُنَّ
تمہاری بیویاں	اگر	نہ ہو	ان (بیویوں) کی	کوئی اولاد	پھر اگر	ہو	ان کی

اگر ان کی اولاد نہ ہو تو اس میں سے تمہارے لئے آدھا حصہ ہے، پھر اگر ان کی

(1)۔۔۔ میراث میں جو حصے مقرر کیے گئے ان کی مقدار کی مکمل حکمت اور مصلحت اللہ تعالیٰ ہی بہتر جانتا ہے، ہماری عقل و شعور کو اس کی گہرائی تک رسائی حاصل نہیں۔

وَلَدٌ فَلَكُمُ الرُّبُعُ مِمَّا تَرَكْنَ مِنْۢ

وَلَدٌ	فَلَكُمُ	الرُّبُعُ	مِمَّا	تَرَكْنَ	مِنْۢ
کوئی اولاد	تو تمہارے لئے	چوتھا حصہ	(اس مال) سے جو	وہ چھوڑ گئیں	سے

اولاد ہو تو ان کے ترکہ میں سے تمہارے لئے چوتھائی حصہ ہے۔

بَعْدِ وَصِيَّةٍ يُّوْصِيْنَ بِهَآ اَوْ دَيْنٍ ؕ

بَعْدِ وَصِيَّةٍ (1)	يُّوْصِيْنَ	بِهَآ	اَوْ	دَيْنٍ
وصیت (پوری کرنے) کے بعد	وہ وصیت کریں	اس کی (جس کی)	یا (اور)	قرض (ادا کرنے کے بعد)

(یہ حصے) اس وصیت کے بعد (ہوں گے) جو انہوں نے کی ہو اور قرض (کی ادائیگی) کے بعد (ہوں گے)

شوہر کی میراث میں بیوی کا حصہ

وَلَهُنَّ الرُّبُعُ مِمَّا تَرَكْتُمْ اِنْ لَّمْ يَكُنْ لَّكُمْ

وَ	لَهُنَّ	الرُّبُعُ	مِمَّا	تَرَكْتُمْ	اِنْ	لَّمْ يَكُنْ	لَّكُمْ
اور	ان کے لئے	چوتھا حصہ	(اس مال) سے جو	تم چھوڑ جاؤ	اگر	نہ ہو	تمہارے لئے

اور اگر تمہارے اولاد نہ ہو تو تمہارے ترکہ میں سے عورتوں کے لئے چوتھائی حصہ

وَلَدٌ ۚ فَاِنْ كَانَ لَكُمْ وَلَدٌ فَلَهُنَّ الثُّمُنُ

وَلَدٌ	فَاِنْ	كَانَ	لَكُمْ	وَلَدٌ	فَلَهُنَّ	الثُّمُنُ
کوئی اولاد	پھر اگر	ہو	تمہارے لئے	کوئی اولاد	تو ان (بیویوں) کے لئے	آٹھواں حصہ

ہے، پھر اگر تمہارے اولاد ہو تو ان کا تمہارے ترکہ میں سے

مِمَّا تَرَكْتُمْ مِّنْۢ بَعْدِ وَصِيَّةٍ تُوْصُوْنَ بِهَآ

مِمَّا	تَرَكْتُمْ	مِّنْۢ	بَعْدِ وَصِيَّةٍ	تُوْصُوْنَ	بِهَآ
(اس مال) سے جو	تم چھوڑ جاؤ	سے	وصیت (پوری کرنے) کے بعد	تم وصیت کرو	اس کی (جس کی)

آٹھواں حصہ ہے (یہ حصے) اس وصیت کے بعد (ہوں گے) جو وصیت تم کر جاؤ

(1)...وراثت تقسیم کرنے سے پہلے مرنے والی کی وصیت کو پورا کرنا اور اس کے اوپر جو قرض ہو اسے ادا کرنا ضروری ہے، اس کے بعد جو مال بچے وہ وارثوں میں ان کے حصوں کے مطابق تقسیم ہوگا۔

اَوْ دَيْنٍ ۚ وَاِنْ كَانَ رَجُلٌ يُّوْرَثُ

أَوْ	دَيْنٍ	وَ	اِنْ	كَانَ	رَجُلٌ	يُّوْرَثُ
یا(اور)	قرض (ادا کرنے کے بعد)	اور	اگر	ہو	مرد	(جس کی) میراث تقسیم ہونی ہو

اور قرض (کی ادائیگی) کے بعد (ہوں گے۔) اور اگر کسی ایسے مرد یا عورت کا ترکہ تقسیم کیا جانا ہو

كَلٰلَةً اَوِ امْرَاَةٌ وَّلَهٗٓ اَخٌ اَوْ

كَلٰلَةً	اَوِ امْرَاَةٌ	وَّ	لَهٗٓ	اَخٌ	اَوْ
کلالہ (جس کے ماں باپ اور اولاد نہ ہو)	یا عورت (کلالہ ہو)	اور	اس کا	(ماں کی طرف سے) ایک بھائی	یا

جس نے ماں باپ اور اولاد (میں سے) کوئی نہ چھوڑا اور (صرف) ماں کی طرف سے اس کا ایک بھائی یا

اُخْتٌ فَلِكُلِّ وَاحِدٍ مِّنْهُمَا السُّدُسُ ۚ فَاِنْ

اُخْتٌ	فَلِكُلِّ وَاحِدٍ مِّنْهُمَا	السُّدُسُ	فَاِنْ
ایک بہن (ہو)	تو ان دونوں میں سے ہر ایک کے لئے	چھٹا حصہ	پھر اگر

ایک بہن ہو تو ان میں سے ہر ایک کے لئے چھٹا حصہ ہوگا پھر اگر

كَانُوْٓا اَكْثَرَ مِنْ ذٰلِكَ فَهُمْ شُرَكَآءُ فِي

كَانُوْٓا	اَكْثَرَ	مِنْ ذٰلِكَ	فَهُمْ	شُرَكَآءُ	فِي
وہ ہوں	زیادہ	اس سے (ایک سے)	تو وہ	شریک ہیں	میں

وہ (ماں کی طرف والے) بہن بھائی ایک سے زیادہ ہوں تو سب تہائی میں

الثُّلُثِ مِنْۢ بَعْدِ وَصِيَّةٍ يُّوْصٰى بِهَآ اَوْ

الثُّلُثِ	مِنْۢ	بَعْدِ وَصِيَّةٍ (1)	يُّوْصٰى	بِهَآ	اَوْ
تیسرے حصے	سے	وصیت (پوری کرنے) کے بعد	(جو) وصیت کی جائے	اس کی (جس کی)	یا(اور)

شریک ہوں گے (یہ دونوں صورتیں بھی) میت کی اس وصیت اور

(1)… میت کی طرف سے کی گئی وصیت اس کے مال کے تیسرے حصے سے پوری کی جائے گی، اس سے زائد کی وصیت وارثوں کی اجازت پر موقوف ہے، وہ چاہیں تو زائد مقدار اپنے اپنے حصوں سے دے سکتے ہیں۔

دَيۡنٍ ۙ غَيۡرَ مُضَآرٍّ ۚ وَصِيَّةً مِّنَ اللّٰهِ ؕ وَ

دَيۡنٍ	غَيۡرَ مُضَآرٍّ	وَصِيَّةً	مِّنَ	اللّٰهِ	وَ
قرض (ادا کرنے کے بعد)	(ورثاء کو) نقصان پہنچائے بغیر	(یہ) حکم ہے	کی طرف سے	اللہ	اور

قرض (کی ادائیگی) کے بعد ہوں گی جس (وصیت) میں اس نے (ورثاء کو) نقصان نہ پہنچایا ہو۔ یہ اللہ کی طرف سے

وراثت کے احکام اللہ تعالیٰ کی حدیں ہیں

تقسیم میراث میں اللہ ورسول کی اطاعت حصولِ جنت کا ذریعہ ہے

اللّٰهُ عَلِيۡمٌ حَلِيۡمٌ ؕ﴿۱۲﴾ تِلۡكَ حُدُوۡدُ اللّٰهِ ؕ وَمَنۡ يُّطِعِ اللّٰهَ وَ

اللّٰهُ	عَلِيۡمٌ	حَلِيۡمٌ ﴿۱۲﴾	تِلۡكَ	حُدُوۡدُ اللّٰهِ (1)	وَ	مَنۡ	يُّطِعِ	اللّٰهَ	وَ
اللہ	علم والا	حلم والا	یہ	اللہ کی حدیں	اور	جو	اطاعت کرے	اللہ (کی)	اور

حکم ہے اور اللہ بڑے علم والا، بڑے حلم والا ہے ○ یہ اللہ کی حدیں ہیں اور جو اللہ اور

رَسُوۡلَهٗ يُدۡخِلۡهُ جَنّٰتٍ تَجۡرِىۡ مِنۡ تَحۡتِهَا الۡاَنۡهٰرُ

رَسُوۡلَهٗ	يُدۡخِلۡهُ	جَنّٰتٍ	تَجۡرِىۡ	مِنۡ	تَحۡتِهَا	الۡاَنۡهٰرُ
اس کے رسول (کی)	وہ داخل کرے گا اسے	باغات (میں)	بہتی ہیں	سے	ان کے نیچے	نہریں

اللہ کے رسول کی اطاعت کرے تو اللہ اسے جنتوں میں داخل فرمائے گا جن کے نیچے نہریں بہہ رہی ہیں۔

میراث کی تقسیم میں ظلم کرنا عذاب الٰہی کا باعث ہے

خٰلِدِيۡنَ فِيۡهَا ؕ وَذٰلِكَ الۡفَوۡزُ الۡعَظِيۡمُ ﴿۱۳﴾ وَمَنۡ

خٰلِدِيۡنَ	فِيۡهَا	وَ	ذٰلِكَ	الۡفَوۡزُ	الۡعَظِيۡمُ ﴿۱۳﴾	وَ	مَنۡ
ہمیشہ رہنے والے	ان (باغوں) میں	اور	یہ	کامیابی	بڑی	اور	جو

ہمیشہ ان میں رہیں گے، اور یہی بڑی کامیابی ہے ○ اور جو

يَّعۡصِ اللّٰهَ وَرَسُوۡلَهٗ وَيَتَعَدَّ

يَّعۡصِ	اللّٰهَ	وَ	رَسُوۡلَهٗ	وَ	يَتَعَدَّ
نافرمانی کرے	اللہ (کی)	اور	اس کے رسول (کی)	اور	گزر جائے

اللہ اور اس کے رسول کی نافرمانی کرے اور اس کی (تمام) حدوں سے

(1) ...وراثت کے مسائل کو اللہ تعالیٰ نے اپنی حدود قرار دیا اور ان کے توڑنے کو اللہ تعالیٰ کی حدیں توڑنا قرار دیا۔ اس سے معلوم ہوا کہ میراث کی تقسیم میں ظلم کرنا عذاب الٰہی کا باعث ہے۔ اس سے ان مسلمانوں کو عبرت پکڑنی چاہئے جو لڑکیوں یا دوسرے وارثوں کو وراثت سے محروم کرتے ہیں۔ حدیث مبارکہ ہے "جو اپنے وارث کو میراث سے محروم کرے اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اسے جنت میں اس کے حصے سے محروم کر دے گا۔"

حُدُوْدَهٗ يُدْخِلْهُ نَارًا خَالِدًا فِيْهَا ۪ وَ

حُدُوْدَهٗ	يُدْخِلْهُ	نَارًا	خَالِدًا (1)	فِيْهَا	وَ
اس کی حدوں (سے)	(اللہ) داخل کرے گا اسے	آگ (میں)	ہمیشہ رہنے والا	اس میں	اور

گزر جائے تو اللہ اسے آگ میں داخل کرے گا جس میں (وہ) ہمیشہ رہے گا اور

لَهٗ عَذَابٌ مُّهِيْنٌ ﴿١٤﴾ ع وَالّٰتِيْ يَاْتِيْنَ الْفَاحِشَةَ

لَهٗ	عَذَابٌ	مُّهِيْنٌ ﴿١٤﴾	وَ	الّٰتِيْ	يَاْتِيْنَ	الْفَاحِشَةَ
اس کے لئے	عذاب	ذلیل ور سوا کر دینے والا	اور	وہ جو	ارتکاب کر لیں	بے حیائی (بدکاری کا)

اس کے لئے رسوا کن عذاب ہے ○ اور تمہاری عورتوں میں سے جو

مِنْ نِّسَآئِكُمْ فَاسْتَشْهِدُوْا عَلَيْهِنَّ اَرْبَعَةً مِّنْكُمْ ۚ فَاِنْ

مِنْ نِّسَآئِكُمْ	فَاسْتَشْهِدُوْا	عَلَيْهِنَّ	اَرْبَعَةً	مِّنْكُمْ	فَاِنْ
تمہاری عورتوں میں سے	تو گواہی طلب کرو	ان پر	چار (مردوں کی)	اپنے میں سے	پھر اگر

بدکاری کر لیں ان پر اپنوں میں سے چار مردوں کی گواہی لو پھر اگر

شَهِدُوْا فَاَمْسِكُوْهُنَّ فِي الْبُيُوْتِ حَتّٰى يَتَوَفّٰهُنَّ

شَهِدُوْا	فَاَمْسِكُوْهُنَّ (2)	فِي	الْبُيُوْتِ	حَتّٰى	يَتَوَفّٰهُنَّ
وہ گواہی دے دیں	تو روک لو، بند کر دو انہیں	میں	گھروں	یہاں تک کہ	آ جائے انہیں

وہ گواہی دے دیں تو ان عورتوں کو گھر میں بند کر دو یہاں تک کہ موت ان (کی زندگی) کو

الْمَوْتُ اَوْ يَجْعَلَ اللّٰهُ لَهُنَّ سَبِيْلًا ﴿١٥﴾ وَالَّذٰنِ

الْمَوْتُ	اَوْ	يَجْعَلَ	اللّٰهُ	لَهُنَّ	سَبِيْلًا ﴿١٥﴾	وَ	الَّذٰنِ
موت	یا	بنا دے	اللہ	ان کے لئے	کوئی راہ	اور	وہ دو (مرد و عورت) جو

پورا کر دے یا اللہ ان کے لئے کوئی راستہ بنا دے ○ اور تم میں جو مرد عورت

ابتدائے اسلام میں زانی عورتوں کی سزا

ع ۲ ۱۴

زنا کار مرد و عورت کی ابتدائی سزا

(1) کسی بھی حدِ شرعی کو توڑنا حرام ہے لیکن تمام حدود کو توڑنے والا کافر ہے یعنی جو ایمان کی حد بھی توڑ دیتا ہے اور اس مقام پر یہی مراد ہے کیونکہ یہاں نافرمان کیلئے ہمیشہ جہنم میں داخلے کی وعید ہے اور جہنم میں ہمیشہ کافر رہے گا، مسلمان نہیں۔

(2) زانیہ عورتوں کو موت آنے تک گھروں میں قید رکھنے کا حکم زنا سے متعلق کوڑوں اور رجم کی سزا مقرر ہونے سے پہلے تھا جب زنا کی حد کے بارے میں احکام نازل ہوئے تو یہ حکم منسوخ ہو گیا۔ زنا اور قذف کی سزا کا بیان، سورۂ نور آیت نمبر 2 اور 4 میں بیان ہوا ہے۔

يَاْتِيٰنِهَا مِنْكُمْ فَاٰذُوْهُمَا ۚ فَاِنْ

فَاِنْ	فَاٰذُوْهُمَا (1)	مِنْكُمْ	يَاْتِيٰنِهَا
پھر اگر	تو اذیت دو، تکلیف پہنچاؤ ان دونوں کو	تم میں سے	ارتکاب کریں اس (بدکاری) کا

ایسا کام کریں ان کو تکلیف پہنچاؤ پھر اگر

تَابَا وَاَصْلَحَا فَاَعْرِضُوْا عَنْهُمَا ۭ اِنَّ اللّٰهَ

اللّٰهَ	اِنَّ	عَنْهُمَا	فَاَعْرِضُوْا	اَصْلَحَا	وَ	تَابَا
اللہ	بیشک	ان دونوں سے	تو چھوڑ دو، درگزر کرو	(اپنی) اصلاح کرلیں	اور	وہ توبہ کرلیں

وہ توبہ کرلیں اور اپنی اصلاح کرلیں تو ان کا پیچھا چھوڑ دو۔ بیشک اللہ

كَانَ تَوَّابًا رَّحِيْمًا ۝١٦ اِنَّمَا التَّوْبَةُ

توبہ قبول ہونے کی ایک صورت

التَّوْبَةُ (2)	اِنَّمَا	رَّحِيْمًا ۝١٦	تَوَّابًا	كَانَ
(وہ) توبہ (جسے قبول کرنا)	صرف	رحم فرمانے والا	بہت توبہ قبول کرنے والا	ہے

بڑا توبہ قبول کرنے والا، مہربان ہے ۝ وہ توبہ جس کا قبول کرنا

عَلَى اللّٰهِ لِلَّذِيْنَ يَعْمَلُوْنَ السُّوْۗءَ بِجَهَالَةٍ

بِجَهَالَةٍ	السُّوْۗءَ	يَعْمَلُوْنَ	لِلَّذِيْنَ	عَلَى اللّٰهِ
نادانی کے ساتھ	برائی	کرلیتے ہیں	ان لوگوں کی ہے جو	اللہ پر (اس کے فضل سے لازم ہے)

اللہ نے اپنے فضل سے لازم کرلیا ہے وہ انہیں کی ہے جو نادانی سے برائی کر بیٹھیں

ثُمَّ يَتُوْبُوْنَ مِنْ قَرِيْبٍ فَاُولٰۗىِٕكَ يَتُوْبُ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ ۭ

يَتُوْبُ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ	فَاُولٰۗىِٕكَ	قَرِيْبٍ (3)	مِنْ	يَتُوْبُوْنَ	ثُمَّ
توبہ قبول فرمائے گا اللہ ان کی	تو یہ لوگ	قریب (تھوڑی دیر میں)	سے	وہ توبہ کرلیتے ہیں	پھر

پھر تھوڑی دیر میں توبہ کرلیں ایسوں پر اللہ اپنی رحمت سے رجوع کرتا ہے

(1) ... زنا کی سزا پہلے ایذا دینا مقرر کی گئی، پھر قید کرنا، پھر کوڑے مارنا یا سنگسار کرنا۔ یہ آیت بھی راجح قول کے مطابق حدِ زنا کی آیت سے منسوخ ہے۔ (2) ... سچی توبہ کے یہ معنیٰ ہیں کہ بندہ گناہ کو اللہ تعالیٰ کی نافرمانی سمجھتے ہوئے اس پر نادم و پریشان ہو کر فوراً چھوڑ دے اور آئندہ کبھی اس گناہ کے پاس نہ جانے کا سچے دل سے پورا عزم کرے اور جن گناہوں کا ازالہ بنتا ہے ان کا ازالہ کرے جیسے نماز روزہ ترک کیا تو قضا کرے اور کسی کا ناحق مال لیا جیسے چوری، غصب یا رشوت میں تو اسے واپس لوٹائے اور جہاں معافی مانگنا ضروری ہو وہاں معافی مانگے۔ (3) ... یہاں "تھوڑی دیر" سے مراد موت کے وقت عالمِ بالا کی چیزیں نظر آنے سے پہلے تک کا وقت ہے۔

ان لوگوں کا بیان جن کی توبہ قبول نہیں

وَكَانَ اللّٰهُ عَلِيْمًا حَكِيْمًا ﴿١٧﴾ وَلَيْسَتِ التَّوْبَةُ لِلَّذِيْنَ

وَ	كَانَ	اللّٰهُ	عَلِيْمًا (1)	حَكِيْمًا ﴿١٧﴾	وَ	لَيْسَتِ	التَّوْبَةُ	لِلَّذِيْنَ
اور	ہے	اللہ	علم والا	حکمت والا	اور	نہیں ہے	توبہ	ان لوگوں کی جو

اور اللہ علم و حکمت والا ہے ○ اور ان لوگوں کی توبہ نہیں جو

يَعْمَلُوْنَ السَّيِّاٰتِ ۚ حَتّٰۤى اِذَا حَضَرَ اَحَدَهُمُ

يَعْمَلُوْنَ	السَّيِّاٰتِ	حَتّٰۤى	اِذَا	حَضَرَ	اَحَدَهُمُ
کرتے رہتے ہیں	برائیاں	یہاں تک کہ	جب	آنے لگتی ہے	ان میں سے کسی ایک (کو)

گناہوں میں لگے رہتے ہیں یہاں تک کہ جب ان میں کسی کو

الْمَوْتُ قَالَ اِنِّیْ تُبْتُ الْـٰٔنَ وَلَا الَّذِیْنَ یَمُوْتُوْنَ

الْمَوْتُ	قَالَ	اِنِّیْ	تُبْتُ	الْـٰٔنَ	وَ	لَا	الَّذِیْنَ	یَمُوْتُوْنَ
موت	(تو) کہتا ہے	بیشک میں	میں نے توبہ کی	اب	اور	نہ	ان لوگوں کی جو	مر جائیں

موت آئے تو کہنے لگے اب میں نے توبہ کی اور نہ ان لوگوں کی (کوئی توبہ ہے) جو

وَهُمْ كُفَّارٌ ؕ اُولٰٓىِٕكَ اَعْتَدْنَا لَهُمْ عَذَابًا

وَ	هُمْ	كُفَّارٌ	اُولٰٓىِٕكَ	اَعْتَدْنَا	لَهُمْ	عَذَابًا
اور (حالانکہ)	وہ	کفار (ہیں)	یہ لوگ	ہم نے تیار کر رکھا ہے	ان کے لئے	عذاب

کفر کی حالت میں مریں۔ ان کے لئے ہم نے دردناک عذاب

عورتوں کا زبردستی وارث بننے اور انہیں روکے رکھنے کی ممانعت

اَلِيْمًا ﴿١٨﴾ يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا يَحِلُّ لَكُمْ اَنْ تَرِثُوا

اَلِيْمًا ﴿١٨﴾	يٰۤاَيُّهَا	الَّذِيْنَ	اٰمَنُوْا	لَا يَحِلُّ	لَكُمْ	اَنْ	تَرِثُوا
دردناک	اے	وہ لوگو جو	ایمان لائے	حلال نہیں	تمہارے لئے	کہ	تم وارث بن جاؤ

تیار کر رکھا ہے ○ اے ایمان والو! تمہارے لئے حلال نہیں کہ تم زبردستی

(1)...... اسلام میں توبہ کا قانون بنانا عین حکمت و علم پر مبنی ہے۔ جن دینوں میں توبہ نہیں ان کے ماننے والے گناہ پر زیادہ دلیر ہوتے ہیں کیونکہ مایوسی جرم پر دلیر کر دیتی ہے اور معافی کی امید توبہ پر ابھارتی ہے۔ جس شخص کو پھانسی کی سزا سنا دی گئی ہو اسے سب سے جدا قید میں رکھا جاتا ہے تاکہ کسی اور کو قتل نہ کر دے کیونکہ وہ اپنی زندگی سے مایوس ہو چکا ہے اور جسے ایک مقررہ مدت تک سزا کے بعد رہائی کا حکم ہو اسے دیگر مجرموں کے ساتھ قید میں رکھا جاتا ہے، اس سے یہ خطرہ نہیں ہوتا کیونکہ اسے رہائی کی امید ہے۔

عورتوں کو ان کا مہر دو اور ان کیلئے ایک بہت عمدہ طریقہ

النِّسَآءَ كَرْهًا ؕ وَلَا تَعْضُلُوْهُنَّ لِتَذْهَبُوْا بِبَعْضِ مَآ

مَآ	لِتَذْهَبُوْا بِبَعْضِ	لَا تَعْضُلُوْهُنَّ	وَ	كَرْهًا (1)	النِّسَآءَ
(اس سے) جو	تاکہ لے لو کچھ حصہ	نہ روکو انہیں	اور	زبردستی	عورتوں (کے)

عورتوں کے وارث بن جاؤ اور عورتوں کو اس نیت سے روکو نہیں کہ جو مہر تم نے انہیں دیا تھا

اٰتَيْتُمُوْهُنَّ اِلَّآ اَنْ يَّاْتِيْنَ بِفَاحِشَةٍ مُّبَيِّنَةٍ ۚ وَ

وَ	مُّبَيِّنَةٍ	بِفَاحِشَةٍ	يَّاْتِيْنَ	اَنْ	اِلَّآ	اٰتَيْتُمُوْهُنَّ
اور	کھلی، صریح	بے حیائی کا	وہ ارتکاب کریں	یہ کہ	مگر	تم نے دیا انہیں

اس میں سے کچھ لے لو سوائے اس صورت کے کہ وہ کھلی بے حیائی کا ارتکاب کریں اور

عَاشِرُوْهُنَّ بِالْمَعْرُوْفِ ۚ فَاِنْ كَرِهْتُمُوْهُنَّ

كَرِهْتُمُوْهُنَّ	فَاِنْ	بِالْمَعْرُوْفِ	عَاشِرُوْهُنَّ
تم ناپسند کرو انہیں	پھر اگر	بھلائی کے ساتھ (اچھے طریقے سے)	گزر بسر کرو، برتاؤ کرو ان سے

ان کے ساتھ اچھے طریقے سے گزر بسر کرو پھر اگر تمہیں وہ ناپسند ہوں

فَعَسٰۤى اَنْ تَكْرَهُوْا شَيْـًٔا وَّيَجْعَلَ اللّٰهُ فِيْهِ

فِيْهِ	اللّٰهُ	يَجْعَلَ	وَّ	شَيْـًٔا	تَكْرَهُوْا	اَنْ	فَعَسٰۤى
اس میں	اللہ	بنادے، رکھ دے	اور	کسی چیز (کو)	تم ناپسند کرو	کہ	تو قریب ہے

تو ہو سکتا ہے کہ کوئی چیز تمہیں ناپسند ہو اور اللہ اس میں

عورت سے اس کا مہر واپس لینے کا حکم

خَيْرًا كَثِيْرًا ﴿۱۹﴾ وَاِنْ اَرَدْتُّمُ اسْتِبْدَالَ زَوْجٍ مَّكَانَ زَوْجٍ ۙ

مَّكَانَ زَوْجٍ	اسْتِبْدَالَ زَوْجٍ	اَرَدْتُّمُ	اِنْ	وَ	كَثِيْرًا ﴿۱۹﴾	خَيْرًا
(دوسری) بیوی کی جگہ	ایک بیوی تبدیل کرنے (کا)	تم ارادہ کرو	اگر	اور	کثیر، بہت	بھلائی

بہت بھلائی رکھ دے ○ اور اگر تم ایک بیوی کے بدلے دوسری بیوی بدلنا چاہو

(1)...اسلام سے پہلے اہل عرب کا یہ دستور تھا کہ لوگ مال کی طرح اپنے رشتہ داروں کی بیویوں کے بھی وارث بن جاتے تھے پھر اگر چاہتے تو مہر کے بغیر انہیں اپنی زوجیت میں رکھتے یا کسی اور کے ساتھ شادی کر دیتے اور ان کا مہر خود لے لیتے یا انہیں آگے شادی نہ کرنے دیتے بلکہ اپنے پاس ہی رکھتے تاکہ انہیں جو مال وراثت میں ملا ہے وہ ان لوگوں کو دیدیں اور تب یہ ان کی جان چھوڑیں یا عورتوں کو اس لئے روک رکھتے کہ یہ مر جائیں گی تو یہ روکنے والے لوگ ان کے وارث بن جائیں۔ الغرض وہ عورتیں ان کے ہاتھ میں بالکل مجبور ہوتیں اور اپنے اختیار سے کچھ بھی نہ کر سکتی تھیں اس رسم کو مٹانے کے لئے یہ آیت نازل فرمائی گئی۔

وَّاٰتَیْتُمْ اِحْدٰىهُنَّ قِنْطَارًا فَلَا تَاْخُذُوْا مِنْهُ شَیْــٴًـا ؕ

وَ	اٰتَیْتُمْ	اِحْدٰىهُنَّ	قِنْطَارًا (1)	فَلَا تَاْخُذُوْا	مِنْهُ	شَیْــٴًـا
اور	تم نے دے دیا	ان میں سے ایک (کو)	کثیر مال	تو نہ لو	اس سے	کچھ

اور تم اسے ڈھیروں مال دے چکے ہو تو اس میں سے کچھ واپس نہ لو۔

اَتَاْخُذُوْنَهٗ بُهْتَانًا وَّ اِثْمًا مُّبِیْنًا ﴿۲۰﴾ وَ كَیْفَ

اَتَاْخُذُوْنَهٗ	بُهْتَانًا	وَ	اِثْمًا مُّبِیْنًا ﴿۲۰﴾	وَ	كَیْفَ
کیا تم لوگے اسے	بہتان	اور	کھلے گناہ (سے)	اور	کیسے

کیا تم کوئی جھوٹ باندھ کر اور کھلے گناہ کے مرتکب ہو کر وہ لوگے ؟ اور تم

تَاْخُذُوْنَهٗ وَ قَدْ اَفْضٰى بَعْضُكُمْ اِلٰى بَعْضٍ وَّ

تَاْخُذُوْنَهٗ	وَ	قَدْ	اَفْضٰى	بَعْضُكُمْ	اِلٰى	بَعْضٍ	وَ
تم لوگے اسے	اور (حالانکہ)	تحقیق، بیشک	پہنچ چکا	تمہارا بعض	تک	بعض	اور

وہ (مال) کیسے واپس لے سکتے ہو حالانکہ تم (تنہائی میں) ایک دوسرے سے مل چکے ہو اور

اَخَذْنَ مِنْكُمْ مِّیْثَاقًا غَلِیْظًا ﴿۲۱﴾ وَ لَا تَنْكِحُوْا مَا نَكَحَ

اَخَذْنَ	مِنْكُمْ	مِیْثَاقًا	غَلِیْظًا ﴿۲۱﴾	وَ	لَا تَنْكِحُوْا (2)	مَا	نَكَحَ
لے چکی ہیں (وہ بیویاں)	تم سے	عہد	مضبوط	اور	نہ نکاح کرو	جن سے	نکاح کیا

وہ تم سے مضبوط عہد (بھی) لے چکی ہیں ؟ اور اپنے باپ دادا کی

اٰبَآؤُكُمْ مِّنَ النِّسَآءِ اِلَّا مَا قَدْ سَلَفَ ؕ

اٰبَآؤُكُمْ	مِنَ	النِّسَآءِ	اِلَّا	مَا	قَدْ	سَلَفَ
تمہارے باپ دادا (نے)	سے	عورتوں	مگر	وہ جو	تحقیق، بیشک	پہلے ہوچکا (معاف ہے)

منکوحہ سے نکاح نہ کرو البتہ جو پہلے ہوچکا (وہ معاف ہے۔)

مرد عورتوں سے مہر واپس نہیں لے سکتے

باپ دادا کی منکوحہ سے نکاح حرام ہے

(1)۔۔۔اس آیت میں ڈھیروں مال دینے کا تذکرہ ہے اس سے ثابت ہوتا ہے کہ زیادہ مہر مقرر کرنا جائز ہے اگرچہ بہتر کم مہر ہے یا اتنا مہر کہ جس کی ادائیگی آسان ہو۔

(2)۔۔۔زمانہ جاہلیت میں رواج تھا کہ باپ کے انتقال کے بعد بیٹا اپنی سگی ماں کو چھوڑ کر باپ کی دوسری بیوی سے شادی کر لیتا تھا، اس آیت میں ایسا کرنے سے منع کیا گیا۔

ع

اِنَّهٗ كَانَ فَاحِشَةً وَّمَقْتًا ؕ وَسَآءَ سَبِيْلًا ﴿٢٢﴾ ع

اِنَّهٗ	كَانَ	فَاحِشَةً	وَّ	مَقْتًا	وَ	سَآءَ	سَبِيْلًا ﴿٢٢﴾
بیشک وہ (فعل)	ہے	بے حیائی	اور	غضب (کا سبب)	اور	بہت برا ہے	راستہ

بیشک یہ بے حیائی اور غضب کا سبب ہے، اور یہ بہت برا راستہ ہے ○

ماؤں، بیٹیوں اور بہنوں وغیرہ سے نکاح کرنا حرام ہے

حُرِّمَتْ عَلَيْكُمْ اُمَّهٰتُكُمْ وَبَنٰتُكُمْ وَاَخَوٰتُكُمْ وَ

حُرِّمَتْ	عَلَيْكُمْ	اُمَّهٰتُكُمْ	وَ	بَنٰتُكُمْ	وَ	اَخَوٰتُكُمْ	وَ
حرام کی گئیں	تمہارے اوپر	تمہاری مائیں	اور	تمہاری بیٹیاں	اور	تمہاری بہنیں	اور

تم پر حرام کر دی گئیں تمہاری مائیں اور تمہاری بیٹیاں اور تمہاری بہنیں اور

عَمّٰتُكُمْ وَخٰلٰتُكُمْ وَبَنٰتُ الْاَخِ وَبَنٰتُ الْاُخْتِ وَ

عَمّٰتُكُمْ	وَ	خٰلٰتُكُمْ	وَ	بَنٰتُ الْاَخِ	وَ	بَنٰتُ الْاُخْتِ	وَ
تمہاری پھوپھیاں	اور	تمہاری خالائیں	اور	بھائی کی بیٹیاں	اور	بہن کی بیٹیاں	اور

تمہاری پھوپھیاں اور تمہاری خالائیں اور تمہاری بھتیجیاں اور تمہاری بھانجیاں اور

اُمَّهٰتُكُمُ الّٰتِيْٓ اَرْضَعْنَكُمْ وَاَخَوٰتُكُمْ مِّنَ الرَّضَاعَةِ

اُمَّهٰتُكُمُ	الّٰتِيْٓ	اَرْضَعْنَكُمْ (1)	وَ	اَخَوٰتُكُمْ	مِّنَ	الرَّضَاعَةِ
تمہاری (وہ) مائیں	جنہوں نے	دودھ پلایا تمہیں	اور	تمہاری بہنیں	سے	دودھ پینے کے رشتے

تمہاری وہ مائیں جنہوں نے تمہیں دودھ پلایا اور دودھ (کے رشتے) سے تمہاری بہنیں

وَاُمَّهٰتُ نِسَآئِكُمْ وَرَبَآئِبُكُمُ الّٰتِيْ فِيْ حُجُوْرِكُمْ

وَ	اُمَّهٰتُ نِسَآئِكُمْ	وَ	رَبَآئِبُكُمُ	الّٰتِيْ	فِيْ حُجُوْرِكُمْ
اور	تمہاری بیویوں کی مائیں	اور	تمہاری بیویوں کی بیٹیاں	جو	تمہاری گودوں میں (پرورش پاتی ہیں)

اور تمہاری بیویوں کی مائیں اور تمہاری بیویوں کی وہ بیٹیاں جو تمہاری گود میں ہیں

(1)۔۔۔ رضاعی رشتے دودھ کے رشتوں کو کہتے ہیں۔ رضاعی ماؤں اور رضاعی بہن بھائیوں سے بھی نکاح حرام ہے بلکہ رضاعی بھتیجے، بھانجے، خالہ، ماموں وغیرہ سب سے نکاح حرام ہے۔

مِّنْ نِّسَآىٕكُمُ الّٰتِیْ دَخَلْتُمْ بِهِنَّ٘ فَاِنْ

مِّنْ	نِّسَآىٕكُمُ	الّٰتِیْ	دَخَلْتُمْ	بِهِنَّ	فَاِنْ
سے	تمہاری (ان) بیویوں	جو	تم نے صحبت کر لی	ان کے ساتھ	پھر اگر

(جو ان بیویوں سے ہوں) جن سے تم ہم بستری کر چکے ہو پھر اگر

لَّمْ تَكُوْنُوْا دَخَلْتُمْ بِهِنَّ فَلَا جُنَاحَ

لَّمْ تَكُوْنُوْا دَخَلْتُمْ	بِهِنَّ	فَلَا جُنَاحَ
تم نے صحبت نہ کی ہو	ان کے ساتھ	تو نہیں گناہ (ان بیٹیوں سے نکاح کرنے میں)

تم نے ان (بیویوں) سے ہم بستری نہ کی ہو تو ان کی بیٹیوں سے نکاح کرنے میں

عَلَیْكُمْ٘ وَ حَلَآىٕلُ اَبْنَآىٕكُمُ الَّذِیْنَ مِنْ اَصْلَابِكُمْ ۙ

عَلَیْكُمْ	وَ	حَلَآىٕلُ اَبْنَآىٕكُمُ (1)	الَّذِیْنَ	مِنْ	اَصْلَابِكُمْ
تمہارے اوپر	اور	تمہارے (ان) بیٹوں کی بیویاں	جو	سے	تمہاری پشتوں

تم پر کوئی حرج نہیں اور تمہارے حقیقی بیٹوں کی بیویاں

وَ اَنْ تَجْمَعُوْا بَیْنَ الْاُخْتَیْنِ اِلَّا مَا قَدْ

وَ	اَنْ	تَجْمَعُوْا	بَیْنَ الْاُخْتَیْنِ	اِلَّا	مَا	قَدْ
اور	یہ کہ	تم جمع کرو	دو بہنوں کے درمیان	مگر	وہ جو	بیشک

اور دو بہنوں کو اکٹھا کرنا (حرام ہے۔) البتہ جو

سَلَفَ ؕ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ غَفُوْرًا رَّحِیْمًا ۙ (۲۳)

سَلَفَ	اِنَّ	اللّٰهَ	كَانَ	غَفُوْرًا	رَّحِیْمًا (۲۳)
پہلے ہو چکا	بیشک	اللہ	ہے	بخشنے والا	رحم فرمانے والا

پہلے گزر گیا۔ بیشک اللہ بخشنے والا مہربان ہے ○

(1)... اس سے معلوم ہوا کہ منہ بولے بیٹوں کی عورتوں کے ساتھ نکاح جائز ہے اور رضاعی بیٹے کی بیوی بھی حرام ہے کیونکہ وہ نسبی بیٹے کے حکم میں ہے اور پوتے پر پوتے بھی بیٹوں میں داخل ہیں۔

وَالْمُحْصَنٰتُ

5

دوسرے کی منکوحہ عورت سے نکاح حرام ہے

محرم عورتوں کے علاوہ تمام عورتوں سے نکاح حلال ہے

وَّالْمُحْصَنٰتُ مِنَ النِّسَآءِ اِلَّا مَا مَلَكَتْ

وَّ	الْمُحْصَنٰتُ	مِنَ	النِّسَآءِ	اِلَّا	مَا	مَلَكَتْ
اور	(حرام کی گئیں) شوہر والیاں	سے	عورتوں	مگر	جو (جن کے)	مالک ہوئے

اور شوہر والی عورتیں تم پر حرام ہیں سوائے کافروں کی عورتوں کے جو تمہاری

اَیْمَانُكُمْ ۚ كِتٰبَ اللّٰهِ عَلَیْكُمْ ۚ وَ اُحِلَّ لَكُمْ مَّا

اَیْمَانُكُمْ	كِتٰبَ اللّٰهِ	عَلَیْكُمْ	وَ	اُحِلَّ	لَكُمْ	مَّا
تمہارے دائیں ہاتھ	اللہ کا لکھا ہوا	تمہارے اوپر	اور	حلال کی گئیں	تمہارے لئے	جو

ملک میں آجائیں۔ یہ تم پر اللہ کا لکھا ہوا ہے اور ان عورتوں کے علاوہ

مہر اور نکاح سے متعلق چند احکام اور ہدایات

وَرَآءَ ذٰلِكُمْ اَنْ تَبْتَغُوْا بِاَمْوَالِكُمْ

وَرَآءَ ذٰلِكُمْ	اَنْ	تَبْتَغُوْا	بِاَمْوَالِكُمْ [1]
ان (حرام کردہ) کے علاوہ (ہیں)	کہ	تم تلاش کرو	اپنے مالوں (مہروں) کے ذریعے

سب تمہیں حلال ہیں کہ تم انہیں اپنے مالوں کے ذریعے

مُّحْصِنِیْنَ غَیْرَ مُسٰفِحِیْنَ ؕ فَمَا اسْتَمْتَعْتُمْ

مُّحْصِنِیْنَ	غَیْرَ مُسٰفِحِیْنَ	فَمَا اسْتَمْتَعْتُمْ [2]
پاکدامن بننے والے، نکاح میں لانے والے (ہوں)	نہ کہ بدکاری کرنے والے (ہوں)	تو جو تم فائدہ اٹھانا چاہو

نکاح کرنے کو تلاش کرو نہ کہ زنا کرنے کے لئے تو ان میں سے جن عورتوں سے

بِهٖ مِنْهُنَّ فَاٰتُوْهُنَّ اُجُوْرَهُنَّ فَرِیْضَةً ؕ

بِهٖ	مِنْهُنَّ	فَاٰتُوْهُنَّ	اُجُوْرَهُنَّ	فَرِیْضَةً
اس (نکاح) کا	ان سے	تو دے دو انہیں	ان کے مہر	مقرر شدہ

نکاح کرنا چاہو ان کے مقررہ مہر انہیں دیدو

1 ... اس آیت اور اس سے پہلی آیت میں بیان کردہ عورتوں کے علاوہ بھی کچھ عورتوں سے نکاح حرام ہے، جیسے چار عورتوں کی موجودگی میں پانچویں سے اور خالہ کی موجودگی میں اس کی بھانجی سے نکاح حرام ہے، البتہ یہ حرمت ہمیشہ کے لئے نہیں، نکاح میں موجود رکاوٹ ختم ہونے کے بعد نکاح ہو سکتا ہے۔

2 ... قرآن مجید میں عورت سے ازدواجی تعلقات کے معاملے میں نفع اٹھانے کی صرف دو صورتیں بیان کی گئی ہیں: (1) شرعی نکاح کے ذریعے۔ (2) عورت جس صورت میں شرعی طور پر لونڈی بن جائے۔ لہٰذا اس کے علاوہ ہر صورت حرام ہے۔ مزید تفصیل تفسیر صراط الجنان، ج ۲، ص ۱۷۵ پر ملاحظہ فرمائیں۔

مقررہ مہر کو کم یا زیادہ کرنا باہمی رضامندی سے جائز ہے

وَلَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ فِيْمَا تَرٰضَيْتُمْ بِهٖ

وَ	لَا	جُنَاحَ	عَلَيْكُمْ	فِيْمَا	تَرٰضَيْتُمْ	بِهٖ
اور	نہیں	کوئی گناہ	تمہارے اوپر	(مہر کی مقدار) میں جو	تم آپس میں رضامند ہو جاؤ	اس پر

اور مقررہ مہر کے بعد اگر تم آپس میں (کسی مقدار پر) راضی ہو جاؤ تو اس میں

دوسرے شخص کی باندی سے نکاح کی اجازت

مِنْۢ بَعْدِ الْفَرِيْضَةِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلِيْمًا حَكِيْمًا ﴿٢٤﴾ وَمَنْ

مِنْۢ	بَعْدِ الْفَرِيْضَةِ	اِنَّ	اللّٰهَ	كَانَ	عَلِيْمًا	حَكِيْمًا ﴿٢٤﴾	وَ	مَنْ
سے	مقررہ (مہر) کے بعد	بیشک	اللہ	ہے	علم والا	حکمت والا	اور	جو

تم پر کوئی گناہ نہیں۔ بیشک اللہ علم والا، حکمت والا ہے ○ اور تم میں سے

لَّمْ يَسْتَطِعْ مِنْكُمْ طَوْلًا اَنْ يَّنْكِحَ الْمُحْصَنٰتِ

لَّمْ يَسْتَطِعْ (1)	مِنْكُمْ	طَوْلًا	اَنْ	يَّنْكِحَ	الْمُحْصَنٰتِ
طاقت نہ رکھے	تم میں سے	(اتنی) مالی وسعت، قدرت	کہ	نکاح کرے	آزاد عورتوں

جو کوئی اتنی قدرت نہ رکھتا ہو کہ آزاد مسلمان عورتوں سے

الْمُؤْمِنٰتِ فَمِنْ مَّا مَلَكَتْ اَيْمَانُكُمْ

الْمُؤْمِنٰتِ	فَمِنْ	مَّا	مَلَكَتْ	اَيْمَانُكُمْ
ایمان والیوں (سے)	تو (ان) سے (نکاح کرلے)	جو (جن کے)	مالک ہوئے	تمہارے دائیں ہاتھ

نکاح کر سکے تو ان مسلمان کنیزوں سے نکاح کر لے

باندیوں سے نکاح کا حکم اور شرائط

مِّنْ فَتَيٰتِكُمُ الْمُؤْمِنٰتِ ؕ وَاللّٰهُ اَعْلَمُ بِاِيْمَانِكُمْ ؕ

مِّنْ	فَتَيٰتِكُمُ	الْمُؤْمِنٰتِ	وَ	اللّٰهُ	اَعْلَمُ	بِاِيْمَانِكُمْ
سے	تمہاری کنیزوں	ایمان والیوں	اور	اللہ	خوب جانتا ہے	تمہارے ایمان کو

جو تمہاری ملک ہیں اور اللہ تمہارے ایمان کو خوب جانتا ہے۔

(1)... جو شخص آزاد عورت سے نکاح کی قدرت اور وسعت نہ رکھتا ہو تو وہ کسی مسلمان کی مومنہ کنیز سے اس کے مالک کی اجازت کے ساتھ نکاح کر سکتا ہے۔ اپنی کنیز سے نکاح نہیں ہو سکتا کیونکہ وہ مالک کے لئے نکاح کے بغیر ہی حلال ہے۔

باندیوں سے نکاح ان کے مالکوں کی اجازت سے اور پاکدامنی کے لئے ہو

بَعْضُكُمْ مِّنْۢ بَعْضٍ ۚ فَانْكِحُوْهُنَّ بِاِذْنِ اَهْلِهِنَّ وَ

بَعْضُكُمْ	مِّنْۢ بَعْضٍ	فَانْكِحُوْهُنَّ	بِاِذْنِ اَهْلِهِنَّ	وَ
تمہارے بعض	بعض سے (ہیں)	تو نکاح کرلو ان (کنیزوں) سے	ان کے مالکوں کی اجازت سے	اور

تم سب آپس میں ایک جیسے ہو تو ان کے مالکوں کی اجازت سے ان سے نکاح کرلو اور

اٰتُوْهُنَّ اُجُوْرَهُنَّ بِالْمَعْرُوْفِ مُحْصَنٰتٍ

اٰتُوْهُنَّ	اُجُوْرَهُنَّ	بِالْمَعْرُوْفِ	مُحْصَنٰتٍ
دو انہیں	ان کے مہر	بھلائی کے ساتھ (اچھے طریقے سے)	پاکدامن بننے والیاں، نکاح کرنے والیاں (ہوں)

اچھے طریقے سے انہیں ان کے مہر دیدو اس حال میں کہ وہ نکاح کرنے والی ہوں،

شادی شدہ زانیہ باندی کی شرعی سزا

غَیْرَ مُسٰفِحٰتٍ وَّلَا مُتَّخِذٰتِ اَخْدَانٍ ۚ فَاِذَآ

غَیْرَ مُسٰفِحٰتٍ	وَّ	لَا	مُتَّخِذٰتِ	اَخْدَانٍ	فَاِذَآ
نہ کہ بدکاری کرنے والیاں (ہوں)	اور	نہ	بنانے والیاں (ہوں)	چھپے آشنا، خفیہ دوست	پھر جب

نہ زنا کرنے والی اور نہ پوشیدہ آشنا بنانے والی۔ پھر جب

اُحْصِنَّ فَاِنْ اَتَیْنَ بِفَاحِشَةٍ فَعَلَیْهِنَّ نِصْفُ مَا

اُحْصِنَّ	فَاِنْ	اَتَیْنَ	بِفَاحِشَةٍ	فَعَلَیْهِنَّ	نِصْفُ (1)	مَا
ان کا نکاح ہو جائے	تو اگر	وہ ارتکاب کریں	کسی بے حیائی کا	تو ان پر	آدھی (ہے)	جو

ان کا نکاح ہو جائے تو اگر وہ کسی بے حیائی کا اِرتکاب کریں تو ان پر آزاد عورتوں

باندی سے نکاح کس کے لئے بہتر ہے؟

عَلَی الْمُحْصَنٰتِ مِنَ الْعَذَابِ ؕ ذٰلِكَ لِمَنْ

عَلَی الْمُحْصَنٰتِ	مِنَ	الْعَذَابِ	ذٰلِكَ	لِمَنْ (2)
آزاد عورتوں پر (ہے)	سے	(شرعی) سزا	یہ (کنیزوں سے نکاح)	(اس) کے لئے جو (جسے)

کی نسبت آدھی سزا ہے۔ یہ تم میں سے اس شخص کے لئے مناسب ہے

(1)...زانیہ باندی خواہ کنواری ہو یا شادی شدہ، اس کی سزا آزاد کنواری عورت کی سزا سے آدھی یعنی پچاس کوڑے ہے۔ شادی شدہ باندی کو آزاد عورت کی طرح رجم نہیں کیا جائے گا کیونکہ رجم میں تنصیف یعنی اس سزا کو آدھا کرنا ممکن نہیں۔ (2)...بہتر یہ ہے کہ آزاد عورت سے نکاح کیا جائے اور باندی سے نکاح کرنے سے بچا جائے البتہ جسے زنا میں پڑنے کا ڈر ہو اسے دوسرے کی باندی سے نکاح جائز ہے اگرچہ اس صورت میں بھی صبر کرنا اور پرہیزگار رہنا افضل ہے۔ نوٹ: فی زمانہ بین الاقوامی طور پر مرد کو غلام اور عورت کو لونڈی بنانے کا قانون ختم ہو چکا ہے۔

نکاح سے متعلق آیات نازل کرنے کی حکمتیں

ع٤

خَشِیَ الْعَنَتَ مِنْكُمْ ؕ وَ اَنْ تَصْبِرُوْا خَیْرٌ

خَشِیَ	الْعَنَتَ	مِنْكُمْ	وَ	اَنْ	تَصْبِرُوْا	خَیْرٌ
خوف ہوا، اندیشہ ہوا	بدکاری (میں پڑنے کا)	تم میں سے	اور	یہ کہ	تم صبر کرو	(یہ) بہتر (ہے)

جسے بدکاری (میں پڑجانے) کا اندیشہ ہے اور تمہارا صبر کرنا تمہارے لئے

لَكُمْ ؕ وَ اللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ ﴿٢٥﴾ؑ یُرِیْدُ اللّٰهُ لِیُبَیِّنَ

لَكُمْ	وَ	اللّٰهُ	غَفُوْرٌ	رَّحِیْمٌ ﴿٢٥﴾	یُرِیْدُ	اللّٰهُ	لِیُبَیِّنَ
تمہارے لئے	اور	اللہ	بخشنے والا	مہربان	چاہتا ہے	اللہ	کہ بیان کردے

بہتر ہے اور اللہ بخشنے والا مہربان ہے ○ اللہ چاہتا ہے کہ اپنے احکام تمہارے لئے

لَكُمْ وَ یَهْدِیَكُمْ سُنَنَ الَّذِیْنَ مِنْ

لَكُمْ	وَ	یَهْدِیَكُمْ (1)	سُنَنَ	الَّذِیْنَ	مِنْ
تمہارے لئے (اپنے احکام)	اور	رہنمائی کرے تمہاری	طریقوں (کی)	ان لوگوں کے جو	سے

بیان کردے اور تمہیں تم سے پہلے لوگوں کے طریقے

قَبْلِكُمْ وَ یَتُوْبَ عَلَیْكُمْ ؕ وَ اللّٰهُ عَلِیْمٌ حَكِیْمٌ ﴿٢٦﴾

قَبْلِكُمْ	وَ	یَتُوْبَ عَلَیْكُمْ	وَ	اللّٰهُ	عَلِیْمٌ	حَكِیْمٌ ﴿٢٦﴾
تم سے پہلے (تھے)	اور	اپنی رحمت سے رجوع فرمائے تم پر	اور	اللہ	علم والا	حکمت والا

بتادے اور تم پر اپنی رحمت سے رجوع فرمائے اور اللہ علم و حکمت والا ہے ○

وَ اللّٰهُ یُرِیْدُ اَنْ یَّتُوْبَ عَلَیْكُمْ ۫ وَ یُرِیْدُ الَّذِیْنَ

وَ	اللّٰهُ	یُرِیْدُ	اَنْ	یَّتُوْبَ عَلَیْكُمْ	وَ	یُرِیْدُ	الَّذِیْنَ
اور	اللہ	چاہتا ہے	کہ	اپنی رحمت سے رجوع فرمائے تم پر	اور	چاہتے ہیں	وہ لوگ جو

اور اللہ تم پر اپنی رحمت سے رجوع فرمانا چاہتا ہے اور جو لوگ

(1)...اس سے مراد یہ ہے کہ عورتوں کے حرام یا حلال ہونے کے جس طرح احکام سابقہ آیات میں بیان ہوئے، اسی طرح احکام پچھلی شریعتوں میں بھی تھے۔

يَتَّبِعُوْنَ الشَّهَوٰتِ اَنْ تَمِيْلُوْا مَيْلًا عَظِيْمًا ﴿٢٧﴾

عَظِيْمًا ﴿٢٧﴾	مَيْلًا	تَمِيْلُوْا	اَنْ	الشَّهَوٰتِ	يَتَّبِعُوْنَ
بہت	ہٹ جانا	تم ہٹ جاؤ (سیدھی راہ سے)	کہ	خواہشات (کی)	پیروی کررہے ہیں

اپنی خواہشات کی پیروی کررہے ہیں وہ چاہتے ہیں کہ تم سیدھی راہ سے بہت دور

اللہ تعالیٰ بندوں پر آسانی چاہتا ہے

يُرِيْدُ اللّٰهُ اَنْ يُّخَفِّفَ عَنْكُمْ ۚ وَ خُلِقَ

خُلِقَ	وَ	عَنْكُمْ	يُّخَفِّفَ	اَنْ	اللّٰهُ	يُرِيْدُ
بنایا گیا ہے	اور	تم سے	تخفیف کردے، ہلکا کردے	کہ	اللہ	چاہتا ہے

ہو جاؤ ○ اللہ چاہتا ہے کہ تم پر آسانی کرے اور آدمی کمزور

باطل طریقے سے ایک دوسرے کا مال کھانے کی ممانعت

الْاِنْسَانُ ضَعِيْفًا ﴿٢٨﴾ يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَاْكُلُوْۤا اَمْوَالَكُمْ بَيْنَكُمْ

بَيْنَكُمْ	اَمْوَالَكُمْ	لَا تَاْكُلُوْۤا	اٰمَنُوْا	الَّذِيْنَ	يٰۤاَيُّهَا	ضَعِيْفًا ﴿٢٨﴾	الْاِنْسَانُ
اپنے درمیان	اپنے مال	تم نہ کھاؤ	ایمان لائے	وہ لوگو جو	اے	کمزور	انسان

بنایا گیا ہے ○ اے ایمان والو! باطل طریقے سے آپس میں ایک دوسرے کے مال

باہمی رضامندی سے تجارت حلال ہے

بِالْبَاطِلِ اِلَّاۤ اَنْ تَكُوْنَ تِجَارَةً عَنْ تَرَاضٍ

تَرَاضٍ	عَنْ	تِجَارَةً	تَكُوْنَ	اَنْ	اِلَّاۤ	بِالْبَاطِلِ (1)
باہمی رضامندی	سے	کوئی تجارت، کوئی سودا	ہو	یہ کہ	مگر	باطل (طریقے) سے

نہ کھاؤ البتہ یہ (ہو) کہ تمہاری باہمی رضامندی سے

خود کو ہلاک کرنے کی ممانعت

مِّنْكُمْ ۟ وَلَا تَقْتُلُوْۤا اَنْفُسَكُمْ ؕ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ بِكُمْ رَحِيْمًا ﴿٢٩﴾

رَحِيْمًا ﴿٢٩﴾	بِكُمْ	كَانَ	اللّٰهَ	اِنَّ	اَنْفُسَكُمْ	لَا تَقْتُلُوْۤا	وَ	مِّنْكُمْ
رحم فرمانے والا	تم پر	ہے	اللہ	بیشک	اپنی جانیں	نہ قتل کرو	اور	تم سے (تمہاری)

تجارت ہو اور اپنی جانوں کو قتل نہ کرو۔ بیشک اللہ تم پر مہربان ہے ○

(1) ۔۔۔ یہاں باطل طریقے سے مراد وہ طریقہ ہے جس سے مال حاصل کرنا شریعت نے حرام قرار دیا ہے جیسے رشوت، غصب، چوری، جوئے یا سود کے ذریعے مال حاصل کرنا، یونہی جھوٹی قسم، جھوٹی وکالت، خیانت اور گناہ کی کمائی جیسے گانے بجانے کی اجرت یہ سب باطل طریقے میں داخل اور حرام ہے۔

وَمَنْ يَّفْعَلْ ذٰلِكَ عُدْوَانًا وَّظُلْمًا فَسَوْفَ نُصْلِيْهِ

وَ	مَنْ	يَّفْعَلْ	ذٰلِكَ	عُدْوَانًا	وَّ	ظُلْمًا[1]	فَسَوْفَ نُصْلِيْهِ
اور	جو	کرے	یہ (ممنوعہ کام)	زیادتی	اور	ظلم (سے)	تو عنقریب ہم داخل کریں گے اسے

اور جو ظلم وزیادتی سے ایسا کرے گا تو عنقریب ہم اسے آگ میں

نَارًا ؕ وَكَانَ ذٰلِكَ عَلَى اللّٰهِ يَسِيْرًا ﴿٣٠﴾ اِنْ تَجْتَنِبُوْا

کبیرہ گناہوں سے بچنے کی فضیلت

نَارًا	وَ	كَانَ	ذٰلِكَ	عَلَى	اللّٰهِ	يَسِيْرًا ﴿٣٠﴾	اِنْ	تَجْتَنِبُوْا
آگ (میں)	اور	ہے	یہ	پر	اللہ	بہت آسان	اگر	تم بچتے رہو

داخل کریں گے اور یہ اللہ پر بہت آسان ہے ○ اگر کبیرہ گناہوں

كَبَآئِرَ مَا تُنْهَوْنَ عَنْهُ نُكَفِّرْ عَنْكُمْ سَيِّاٰتِكُمْ

كَبَآئِرَ[2]	مَا	تُنْهَوْنَ	عَنْهُ	نُكَفِّرْ	عَنْكُمْ	سَيِّاٰتِكُمْ
کبیرہ گناہوں (سے)	جو	تمہیں منع کیا جاتا ہے	ان سے	(تو) ہم مٹا دیں گے	تم سے	تمہاری برائیاں

سے بچتے رہو جن سے تمہیں منع کیا جاتا ہے تو ہم تمہارے دوسرے گناہ بخش دیں گے

وَنُدْخِلْكُمْ مُّدْخَلًا كَرِيْمًا ﴿٣١﴾ وَلَا تَتَمَنَّوْا مَا

حسد کی ممانعت

وَ	نُدْخِلْكُمْ	مُّدْخَلًا	كَرِيْمًا ﴿٣١﴾	وَ	لَا تَتَمَنَّوْا	مَا
اور	ہم داخل کریں گے تمہیں	داخل ہونے کی جگہ	عزت والی	اور	تمنا نہ کرو	(اس چیز کی) جو

اور تمہیں عزت کی جگہ داخل کریں گے ○ اور تم اس چیز کی تمنا نہ کرو

فَضَّلَ اللّٰهُ بِهٖ بَعْضَكُمْ عَلٰى بَعْضٍ ؕ لِلرِّجَالِ

مرد وعورت میں سے ہر ایک اپنے نیک اعمال کی جزا پائے گا

فَضَّلَ	اللّٰهُ	بِهٖ	بَعْضَكُمْ	عَلٰى	بَعْضٍ	لِلرِّجَالِ
فضیلت دی	اللہ (نے)	اس کے ساتھ	تمہارے بعض (کو)	پر	بعض	مردوں کے لئے

جس سے اللہ نے تم میں ایک کو دوسرے پر فضیلت دی ہے۔ مردوں کے لئے

1— یہاں ظلم وزیادتی کی قید اس لئے لگائی کہ جن صورتوں میں کسی کا قتل جائز ہے اس صورت میں قتل کرنا جرم نہیں جیسے مرتد کو سزا میں یا قاتل کو قصاص میں یا شادی شدہ زانی کو سنگسار کرنے میں یا ڈاکو کو مقابلے یا سزا میں یا باغیوں کو لڑائی میں قتل کرنا۔ یہ سب حکومت کیلئے جائز ہے بلکہ حکومت کو اس کا حکم ہے۔

2— کبیرہ گناہ کی ایک تعریف یہ ہے کہ وہ گناہ جس کا مرتکب قرآن وسنت میں بیان کی گئی کسی خاص سخت وعید کا مستحق ہو۔ کبیرہ گناہوں سے متعلق مزید تفصیل تفسیر صراط الجنان، ج۲، ص۱۸۸ پر ملاحظہ فرمائیں۔

اللہ تعالیٰ سے اس کا فضل مانگو

نَصِيْبٌ مِّمَّا اكْتَسَبُوْا ؕ وَلِلنِّسَآءِ نَصِيْبٌ مِّمَّا

نَصِيْبٌ	مِّمَّا	اكْتَسَبُوْا	وَ	لِلنِّسَآءِ	نَصِيْبٌ (1)	مِّمَّا
حصہ	(اس) سے جو	انہوں نے کمایا	اور	عورتوں کے لئے	حصہ	(اس) سے جو

ان کے اعمال سے حصہ ہے، اور عورتوں کے لئے ان کے اعمال سے

اللہ تعالیٰ ہر چیز جانتا ہے

اكْتَسَبْنَ ؕ وَسْـَٔلُوا اللّٰهَ مِنْ فَضْلِهٖ ؕ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ

اكْتَسَبْنَ	وَسْـَٔلُوا	اللّٰهَ	مِنْ	فَضْلِهٖ	اِنَّ	اللّٰهَ	كَانَ
انہوں نے کمایا	اور مانگو	اللہ (سے)	سے	اس کا فضل	بیشک	اللہ	ہے

حصہ ہے اور اللہ سے اس کا فضل مانگو۔ بیشک اللہ

مال پر وراثت کے حقدار لوگ

بِكُلِّ شَیْءٍ عَلِيْمًا ﴿٣٢﴾ وَلِكُلٍّ جَعَلْنَا مَوَالِيَ مِمَّا

بِكُلِّ شَیْءٍ	عَلِيْمًا ﴿٣٢﴾	وَ	لِكُلٍّ	جَعَلْنَا	مَوَالِيَ	مِمَّا
ہر چیز کو	جاننے والا	اور	سب کے لئے	ہم نے بنا دیئے	حقدار (وارث)	(اس مال) سے جو

ہر شے کو جاننے والا ہے ۝ اور ماں باپ اور رشتے دار جو کچھ مال چھوڑیں

عقدِ موالات پورا کرنے کا حکم

تَرَكَ الْوَالِدٰنِ وَالْاَقْرَبُوْنَ ؕ وَالَّذِيْنَ عَقَدَتْ

تَرَكَ	الْوَالِدٰنِ	وَ	الْاَقْرَبُوْنَ	وَ	الَّذِيْنَ	عَقَدَتْ (2)
چھوڑ جائیں	ماں باپ	اور	قریبی رشتہ دار	اور	وہ لوگ جو (جن سے)	بندھ چکا (ہو چکا)

ہم نے سب کے لئے (اس مال میں) مستحق بنا دیے ہیں اور جن سے تمہارا معاہدہ

اَيْمَانُكُمْ فَاٰتُوْهُمْ نَصِيْبَهُمْ ؕ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلٰى كُلِّ شَیْءٍ

اَيْمَانُكُمْ	فَاٰتُوْهُمْ	نَصِيْبَهُمْ	اِنَّ	اللّٰهَ	كَانَ	عَلٰى كُلِّ شَیْءٍ
تمہارا حلف (تمہارا معاہدہ)	تو دو انہیں	ان کا حصہ	بیشک	اللہ	ہے	ہر چیز پر

ہو چکا ہے انہیں ان کا حصہ دو۔ بیشک اللہ ہر شے پر

(1)... یعنی میاں بیوی میں سے ہر ایک کو اس کے اپنے نیک اعمال کی جزا ملے گی، ایک کا نیک اور پرہیزگار ہونا دوسرے کو اعمال سے بے نیاز نہ کرے گا۔

(2)... اس سے عقدِ مُوالات مراد ہے۔ اس کی صورت یہ ہے کہ ایسا شخص جس کا نسب مجہول ہو وہ دوسرے سے یہ کہے کہ تو میرا مولیٰ ہے میں مر جاؤں تو تو میرا وارث ہوگا اور میں کوئی جرم کروں تو تجھے دیت دینی ہوگی۔ دوسرا کہے: میں نے قبول کیا۔ اس صورت میں یہ عقد صحیح ہو جاتا ہے اور قبول کرنے والا وارث بن جاتا ہے اور دیت بھی اس پر آجاتی ہے۔

شَهِيْدًا ﴿٣٣﴾ ع اَلرِّجَالُ قَوّٰمُوْنَ عَلَى النِّسَآءِ بِمَا فَضَّلَ

فَضَّلَ	بِمَا	النِّسَآءِ	عَلَى	قَوّٰمُوْنَ (1)	اَلرِّجَالُ	شَهِيْدًا ﴿٣٣﴾
فضیلت دی	(اس) وجہ سے جو	عورتوں	پر	حاکم، نگہبان (ہیں)	مرد	گواہ

گواہ ہے ۝ مرد عورتوں پر نگہبان ہیں اس وجہ سے کہ اللہ نے

اللّٰهُ بَعْضَهُمْ عَلٰى بَعْضٍ وَّبِمَاۤ اَنْفَقُوْا

اَنْفَقُوْا	بِمَاۤ	وَّ	بَعْضٍ	عَلٰى	بَعْضَهُمْ	اللّٰهُ
وہ خرچ کرتے ہیں	(اس) وجہ سے جو	اور	بعض	پر	ان کے بعض (کو)	اللہ (نے)

ان میں ایک کو دوسرے پر فضیلت دی اور اس وجہ سے کہ مرد عورتوں پر

مِنْ اَمْوَالِهِمْ ؕ فَالصّٰلِحٰتُ قٰنِتٰتٌ حٰفِظٰتٌ

حٰفِظٰتٌ	قٰنِتٰتٌ	فَالصّٰلِحٰتُ	اَمْوَالِهِمْ	مِنْ
حفاظت کرنے والیاں	اطاعت کرنے والیاں	تو نیک عورتیں	اپنے مالوں	سے

اپنا مال خرچ کرتے ہیں تو نیک عورتیں (شوہروں کی) اطاعت کرنے والی (اور) ان کی عدم موجودگی میں

لِّلْغَيْبِ بِمَا حَفِظَ اللّٰهُ ؕ وَالّٰتِيْ

الّٰتِيْ	وَ	اللّٰهُ	حَفِظَ	بِمَا	لِّلْغَيْبِ
جو (جن عورتوں سے)	اور	اللہ (نے)	حفاظت کا حکم دیا (یا) حفاظت فرمائی	ساتھ جو	(شوہر کی) غیر موجودگی میں

اللہ کی حفاظت و توفیق سے حفاظت کرنے والی ہوتی ہیں اور جن

تَخَافُوْنَ نُشُوْزَهُنَّ فَعِظُوْهُنَّ وَاهْجُرُوْهُنَّ

اهْجُرُوْهُنَّ	وَ	فَعِظُوْهُنَّ	نُشُوْزَهُنَّ	تَخَافُوْنَ
چھوڑ دو انہیں	اور	تو نصیحت کرو، سمجھاؤ انہیں	ان کی نافرمانی (کا)	تمہیں خوف ہو، اندیشہ ہو

عورتوں کی نافرمانی کا تمہیں اندیشہ ہو تو انہیں سمجھاؤ اور (نہ سمجھنے کی صورت میں) ان سے اپنے بستر

مردوں کو عورتوں پر حاکم اور افضل ہونے کی وجوہات

نیک اور پرہیزگار عورتوں کے اوصاف

نافرمان بیوی کی اصلاح کا طریقہ

(1)... مردوں کو عورتوں پر حکمرانی اور تسلط حاصل ہے، اس کی ایک وجہ یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے مردوں کو یہ مقام عطا فرمایا ہے اور دوسری وجہ یہ ہے کہ مرد عورتوں کے اخراجات کے ذمہ دار ہیں۔ اس کے علاوہ بھی کچھ وجوہات ہیں۔ لیکن یہ بات ذہن نشین رہے کہ مجموعی طور پر جنس مرد جنس عورت سے افضل ہے نہ کہ ہر مرد ہر عورت سے افضل ہے کیونکہ بعض عورتیں کئی مردوں سے افضل ہیں جیسے حضرت خدیجہ، حضرت فاطمہ، حضرت عائشہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُنَّ، بہت سے مردوں سے افضل ہیں۔

فِي الْمَضَاجِعِ وَاضْرِبُوْهُنَّ ۚ فَاِنْ اَطَعْنَكُمْ

فِي	الْمَضَاجِعِ	وَ	اضْرِبُوْهُنَّ [1]	فَاِنْ	اَطَعْنَكُمْ
میں	بستروں	اور	مارو انہیں	پھر اگر	وہ اطاعت کریں تمہاری

الگ کرلو اور (پھر نہ سمجھنے پر) انہیں مارو پھر اگر وہ تمہاری اطاعت کرلیں

فَلَا تَبْغُوْا عَلَيْهِنَّ سَبِيْلًا ؕ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلِيًّا

فَلَا تَبْغُوْا [2]	عَلَيْهِنَّ	سَبِيْلًا	اِنَّ	اللّٰهَ	كَانَ	عَلِيًّا
تو نہ تلاش کرو	ان پر	(زیادتی کرنے کا) کوئی راستہ	بیشک	اللہ	ہے	بہت بلند

تو (اب) ان پر (زیادتی کرنے کا) راستہ تلاش نہ کرو۔ بیشک اللہ بہت بلند،

كَبِيْرًا ﴿۳۴﴾ وَاِنْ خِفْتُمْ شِقَاقَ بَيْنِهِمَا

كَبِيْرًا ﴿۳۴﴾	وَ	اِنْ	خِفْتُمْ	شِقَاقَ بَيْنِهِمَا
بہت بڑا	اور	اگر	تمہیں خوف ہو	ان دونوں کے درمیان ناچاقی، جھگڑے (کا)

بہت بڑا ہے ○ اور اگر تم کو میاں بیوی کے جھگڑے کا خوف ہو

فَابْعَثُوْا حَكَمًا مِّنْ اَهْلِهٖ وَحَكَمًا

فَابْعَثُوْا	حَكَمًا	مِّنْ	اَهْلِهٖ	وَ	حَكَمًا
تو بھیجو	ایک منصف، فیصلہ کرنے والا	سے	اس (شوہر) کے گھر والوں (سے)	اور	ایک منصف، فیصلہ کرنے والا

تو ایک مُنْصِف مرد کے گھر والوں کی طرف سے بھیجو اور ایک مُنْصِف

مِّنْ اَهْلِهَا ۚ اِنْ يُّرِيْدَآ اِصْلَاحًا

مِّنْ	اَهْلِهَا	اِنْ	يُّرِيْدَآ	اِصْلَاحًا
سے	اس (بیوی) کے گھر والوں (سے)	اگر	وہ دونوں (منصف) چاہیں	صلح کروانا

عورت کے گھر والوں کی طرف سے (بھیجو) یہ دونوں اگر صلح کرانا چاہیں گے

نافرمان بیوی کی اطاعت گزار بن جائے تو اُسے تنگ نہ کریں

نافرمان بیوی کی اصلاح نہ ہو سکے تو میاں بیوی کے نیک رشتہ دار مسئلے کا حل نکالیں

(1)... اس مارنے سے مراد ہاتھ یا مسواک جیسی چیز سے چہرے اور نازک اعضاء کے علاوہ دیگر بدن پر ایک دو ضربیں لگانا ہے۔ وہ مار مراد نہیں جو ہمارے ہاں جاہلوں میں رائج ہے کہ چہرے اور سارے بدن پر مارتے، مکوں، گھونسوں اور لاتوں سے پیٹتے، ڈنڈا یا جو کچھ ہاتھ میں آئے اس سے مارتے اور لہولہان کردیتے ہیں یہ سب حرام و ناجائز، گناہِ کبیرہ اور پرلے درجے کی جہالت اور کمینگی ہے۔ (2)... اس آیت سے ان لوگوں کو نصیحت حاصل کرنی چاہیے جو عورت کے ہزار بار معذرت کرنے، گڑگڑا کر پاؤں پڑنے، طرح طرح کے واسطے دینے کے باوجود اپنی ناک نیچی نہیں کرتے اور صنفِ نازک کو مشقِ ستم بنا کر اپنی بزدلی کو بہادری سمجھتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ اور بندوں کے حقوق کا بیان

يُّوَفِّقِ اللّٰهُ بَيۡنَهُمَا ؕ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ

يُّوَفِّقِ (1)	اللّٰهُ	بَيۡنَهُمَا	اِنَّ	اللّٰهَ	كَانَ
(تو) اتفاق پیدا کر دے گا	اللہ	ان دونوں (شوہر بیوی) کے درمیان	بیشک	اللہ	ہے

تو اللہ ان کے درمیان اتفاق پیدا کر دے گا۔ بیشک اللہ

عَلِيۡمًا خَبِيۡرًا ﴿٣٥﴾ وَاعۡبُدُوا اللّٰهَ وَلَا تُشۡرِكُوۡا بِهٖ

عَلِيۡمًا	خَبِيۡرًا ﴿٣٥﴾	وَ	اعۡبُدُوا (2)	اللّٰهَ	وَ	لَا تُشۡرِكُوۡا	بِهٖ
علم والا	خبردار	اور	عبادت کرو	اللہ (کی)	اور	شریک نہ ٹھہراؤ	اس کے ساتھ

خوب جاننے والا، خبردار ہے ○ اور اللہ کی عبادت کرو اور اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ

شَيۡـًٔا وَّبِالۡوَالِدَيۡنِ اِحۡسَانًا وَّبِذِى الۡقُرۡبٰى

شَيۡـًٔا	وَّ	بِالۡوَالِدَيۡنِ	اِحۡسَانًا	وَّ	بِذِى الۡقُرۡبٰى
کسی چیز (کو)	اور	ماں باپ کے ساتھ	احسان، اچھا سلوک (کرو)	اور	قرابت والوں کے ساتھ

ٹھہراؤ اور ماں باپ سے اچھا سلوک کرو اور رشتہ داروں

وَالۡيَتٰمٰى وَالۡمَسٰكِيۡنِ وَالۡجَارِ ذِى الۡقُرۡبٰى وَالۡجَارِ الۡجُنُبِ

وَ	الۡيَتٰمٰى	وَ	الۡمَسٰكِيۡنِ	وَ	الۡجَارِ	ذِى الۡقُرۡبٰى	وَ	الۡجَارِ	الۡجُنُبِ
اور	یتیموں	اور	مسکینوں	اور	پڑوسی	قریب والے	اور	پڑوسی	دور (کے)

اور یتیموں اور محتاجوں اور قریب کے پڑوسی اور دور کے پڑوسی

وَالصَّاحِبِ بِالۡجَنۡۢبِ وَابۡنِ السَّبِيۡلِ ۙ وَمَا مَلَكَتۡ

وَ	الصَّاحِبِ	بِالۡجَنۡۢبِ	وَ	ابۡنِ السَّبِيۡلِ	وَ	مَا	مَلَكَتۡ
اور	ساتھی	کروٹ کے	اور	مسافر	اور	جو (جن کے)	مالک ہوئے

اور پاس بیٹھنے والے ساتھی اور مسافر اور اپنے غلام لونڈیوں

(1)...جب کسی صورت میاں بیوی کے درمیان نااتفاقی ختم نہ ہو تو مرد و عورت دونوں کے خاص قریبی رشتہ داروں میں سے ایک ایک شخص کو منصف مقرر کر لیا جائے، یہ منصف مسئلے کا حل نکالنے کی کوشش کریں۔ اگر اچھی نیت اور صحیح طریقے سے کوشش کریں گے تو اللہ تعالیٰ میاں بیوی کے درمیان اتفاق پیدا کر دے گا۔ یہ منصف صلح کرانے کا اختیار رکھتے ہیں، انہیں میاں بیوی میں جدائی کروا دینے کا اختیار نہیں یعنی یہ جدائی کا فیصلہ کریں تو شرعاً ان میں جدائی ہو جائے، ایسا نہیں ہو سکتا۔ (2)...اس آیت میں اللہ تعالیٰ اور بندوں دونوں کے حقوق کی تعلیم دی گئی ہے۔ مزید تفصیل تفسیر صراط الجنان، ج ۲، ص ۲۰۰ پر ملاحظہ فرمائیں۔

تکبر اور فخر کرنے والا اللہ تعالیٰ کو پسند نہیں

ایمانکم ؕ اِنَّ اللّٰہَ لَا یُحِبُّ مَنْ کَانَ مُخْتَالًا

مُخْتَالًا(1)	کَانَ	مَنْ	لَا یُحِبُّ	اللّٰہَ	اِنَّ	ایمانکم
تکبر کرنے والا	ہو	(اسے) جو	پسند نہیں کرتا	اللہ	بیشک	تمہارے دائیں ہاتھ

(کے ساتھ اچھا سلوک کرو۔) بیشک اللہ ایسے شخص کو پسند نہیں کرتا جو متکبر،

بخل کی مذمت اور کافروں کے لئے وعید

فَخُوْرَا ۙ﴿۳۶﴾ الَّذِیْنَ یَبْخَلُوْنَ وَیَاْمُرُوْنَ النَّاسَ بِالْبُخْلِ وَ

وَ	بِالْبُخْلِ	النَّاسَ	یَاْمُرُوْنَ	وَ	یَبْخَلُوْنَ(2)	الَّذِیْنَ	فَخُوْرَا ﴿۳۶﴾
اور	بخل کرنے کا	لوگوں (کو)	حکم دیتے ہیں	اور	بخل کرتے ہیں	وہ لوگ جو	فخر کرنے والا

فخر کرنے والا ہو۔ وہ لوگ جو خود بخل کرتے ہیں اور دیگر لوگوں کو بخل کا کہتے ہیں اور

یَکْتُمُوْنَ مَاۤ اٰتٰىہُمُ اللّٰہُ مِنْ فَضْلِہٖ ؕ وَاَعْتَدْنَا

اَعْتَدْنَا	وَ	فَضْلِہٖ	مِنْ	اللّٰہُ	اٰتٰىہُمُ	مَاۤ	یَکْتُمُوْنَ
ہم نے تیار کر رکھا ہے	اور	اپنے فضل	سے	اللہ (نے)	عطا کیا انہیں	وہ جو	چھپاتے ہیں

اللہ نے جو انہیں اپنے فضل سے دیا ہے اسے چھپاتے ہیں (ان کے لئے شدید وعید ہے) اور کافروں کے لئے

دکھاوے اور شہرت کے لئے مال خرچ کرنے کی مذمت

لِلْکٰفِرِیْنَ عَذَابًا مُّہِیْنًا ۚ﴿۳۷﴾ وَالَّذِیْنَ یُنْفِقُوْنَ اَمْوَالَہُمْ

اَمْوَالَہُمْ	یُنْفِقُوْنَ	الَّذِیْنَ	وَ	مُّہِیْنًا ﴿۳۷﴾	عَذَابًا	لِلْکٰفِرِیْنَ
اپنے مال	خرچ کرتے ہیں	وہ لوگ جو	اور	ذلیل و رسوا کر دینے والا	عذاب	کافروں کے لئے

ہم نے ذلت کا عذاب تیار کر رکھا ہے۔ اور وہ لوگ جو اپنے مال

رِئَآءَ النَّاسِ وَلَا یُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰہِ وَلَا بِالْیَوْمِ الْاٰخِرِ ؕ

الْاٰخِرِ	بِالْیَوْمِ	لَا	وَ	بِاللّٰہِ	لَا یُؤْمِنُوْنَ	وَ	رِئَآءَ النَّاسِ
آخرت (کے)	دن پر	نہ	اور	اللہ پر	ایمان نہیں لاتے	اور	لوگوں کے دکھاوے (کے لئے)

لوگوں کے دکھاوے کے لئے خرچ کرتے ہیں اور نہ اللہ پر ایمان لاتے ہیں اور نہ ہی آخرت کے دن پر

1 ... کسی کو خود سے حقیر سمجھنا اور حق بات قبول نہ کرنا تکبر ہے، یہ انتہائی مذموم وصف اور کبیرہ گناہ ہے۔

2 ... بخل کا شرعی معنی ہے "ذمہ میں واجب چیز کو ادا نہ کرنا" البتہ یہاں بخل سے مراد یہودیوں کا نبی اکرم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے توریت میں مذکور اوصاف بیان کرنے میں بخل کرنا ہے اور بعض مفسرین کے نزدیک اس سے مراد مال خرچ کرنے میں بخل کرنا ہے۔

ناموری اور دکھاوے کے لئے مال خرچ کرنے والوں کو تنبیہ

وَ مَنْ یَّكُنِ الشَّیْطٰنُ لَهٗ قَرِیْنًا فَسَآءَ قَرِیْنًا ﴿۳۸﴾ وَ

وَ	مَنْ	یَّكُنِ	الشَّیْطٰنُ	لَهٗ	قَرِیْنًا (1)	فَسَآءَ	قَرِیْنًا ﴿۳۸﴾	وَ
اور	جو	ہو جائے	شیطان	اس کا	ساتھی	تو کتنا برا ہے وہ	ساتھی	اور

اور جس کا ساتھی شیطان بن جائے تو کتنا برا ساتھی ہو گیا ۝ (تو ان کے لئے شدید وعید ہے۔) اور

مَاذَا عَلَیْهِمْ لَوْ اٰمَنُوْا بِاللّٰهِ وَ الْیَوْمِ الْاٰخِرِ وَ اَنْفَقُوْا

مَاذَا	عَلَیْهِمْ	لَوْ	اٰمَنُوْا	بِاللّٰهِ	وَ	الْیَوْمِ	الْاٰخِرِ	وَ	اَنْفَقُوْا
کیا (حرج تھا)	ان پر	اگر	وہ ایمان لاتے	اللہ پر	اور	دن، روز	آخرت	اور	خرچ کرتے

اگر وہ اللہ اور قیامت پر ایمان لاتے اور اللہ کے دیے ہوئے رزق میں سے

اللہ تعالیٰ ذرہ بھر بھی ظلم نہیں فرماتا

مِمَّا رَزَقَهُمُ اللّٰهُ ؕ وَ كَانَ اللّٰهُ بِهِمْ عَلِیْمًا ﴿۳۹﴾ اِنَّ

مِمَّا	رَزَقَهُمُ	اللّٰهُ	وَ	كَانَ	اللّٰهُ	بِهِمْ	عَلِیْمًا ﴿۳۹﴾	اِنَّ
(اس) سے جو	رزق دیا انہیں	اللہ (نے)	اور	ہے	اللہ	ان کو (انہیں)	جاننے والا	بیشک

اس کی راہ میں خرچ کرتے تو ان کا کیا نقصان تھا اور اللہ انہیں جانتا ہے ۝ بیشک

اللہ تعالیٰ نیکی کا ثواب عمل سے زیادہ دیتا ہے

اللّٰهَ لَا یَظْلِمُ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ ۚ وَ اِنْ تَكُ حَسَنَةً

اللّٰهَ	لَا یَظْلِمُ (2)	مِثْقَالَ ذَرَّةٍ	وَ	اِنْ	تَكُ	حَسَنَةً
اللہ	ظلم نہیں کرتا	ایک ذرے کی مقدار (بھی)	اور	اگر	ہو	کوئی نیکی

اللہ ایک ذرہ برابر ظلم نہیں فرماتا اور اگر کوئی نیکی ہو

یُّضٰعِفْهَا وَ یُؤْتِ مِنْ لَّدُنْهُ اَجْرًا عَظِیْمًا ﴿۴۰﴾

یُّضٰعِفْهَا	وَ	یُؤْتِ	مِنْ	لَّدُنْهُ	اَجْرًا	عَظِیْمًا ﴿۴۰﴾
(تو) کئی گنا بڑھا دیتا ہے اسے	اور	دیتا ہے	سے	اپنے پاس	اجر، ثواب	بہت بڑا

تو وہ اسے کئی گنا بڑھا دیتا ہے اور اپنے پاس سے بہت بڑا ثواب عطا فرماتا ہے ۝

1 ...جب بندہ شیطانی کام کر کے شیطان کو خوش کرتا ہے تو شیطان اس کا ساتھی بن جاتا ہے اور جس کا ساتھی شیطان ہو وہ اپنے انجام پر خود ہی غور کر لے۔ اس کی تفصیل تفسیر صراط الجنان، ج ۲، ص ۲۰۵ پر ملاحظہ فرمائیں۔

2 ...اللہ تعالیٰ اس سے پاک ہے کہ وہ کسی پر ایک ذرے جتنا بھی ظلم فرمائے۔ یہاں یہ بات اس معنیٰ میں ہے کہ بلاوجہ کسی کے نیک اعمال ضائع کر کے جزاء سے محروم کر دینا یا جرم سے زیادہ سزا دینا اللہ تعالیٰ کی شان کے لائق نہیں۔

بروزِ قیامت ہر امت سے ایک گواہ لایا جائے گا اور حضور ﷺ کو ان سب پر گواہ بنایا جائے گا

فَكَيْفَ اِذَا جِئْنَا مِنْ كُلِّ اُمَّةٍۭ بِشَهِيْدٍ وَّ جِئْنَا

فَكَيْفَ	اِذَا	جِئْنَا	مِنْ	كُلِّ اُمَّةٍ	بِشَهِيْدٍ	وَ	جِئْنَا
تو کیسا (حال ہو گا)	جب	ہم لائیں گے	سے	ہر امت	ایک گواہ کو	اور	ہم لائیں گے

تو کیسا حال ہو گا جب ہم ہر امت میں سے ایک گواہ لائیں گے اور اے حبیب!

بروزِ قیامت کافروں اور نافرمانوں کی حسرتیں

بِكَ عَلٰى هٰۤؤُلَآءِ شَهِيْدًا ﴿۴۱﴾ يَوْمَئِذٍ يَّوَدُّ الَّذِيْنَ

بِكَ	عَلٰى	هٰۤؤُلَآءِ	شَهِيْدًا ﴿۴۱﴾	يَوْمَئِذٍ (1)	يَوَدُّ	الَّذِيْنَ
آپ کو	اوپر	ان کے	گواہ، نگہبان (بنا کر)	اس دن	تمنا کریں گے	وہ لوگ جو (جنھوں نے)

تمہیں ان سب پر گواہ اور نگہبان بنا کر لائیں گے ○ اس دن کفار

كَفَرُوْا وَ عَصَوُا الرَّسُوْلَ لَوْ تُسَوّٰى بِهِمُ الْاَرْضُ ؕ وَ

كَفَرُوْا	وَ	عَصَوُا	الرَّسُوْلَ	لَوْ	تُسَوّٰى	بِهِمُ	الْاَرْضُ	وَ
کفر کیا	اور	نافرمانی کی	رسول (کی)	کاش	برابر کر دی جائے	ان پر	زمین	اور

اور رسول کی نافرمانی کرنے والے تمنا کریں گے کہ کاش انہیں مٹی میں دبا کر زمین برابر کر دی جائے اور

نشے اور جنابت کی حالت میں نماز کے قریب جانے کی ممانعت

لَا يَكْتُمُوْنَ اللّٰهَ حَدِيْثًا ﴿۴۲﴾ يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَقْرَبُوا

لَا يَكْتُمُوْنَ	اللّٰهَ	حَدِيْثًا ﴿۴۲﴾	يٰۤاَيُّهَا	الَّذِيْنَ	اٰمَنُوْا	لَا تَقْرَبُوا
وہ نہیں چھپا سکیں گے	اللہ (سے)	کوئی بات	اے	وہ لوگو جو	ایمان لائے	قریب نہ جاؤ

وہ کوئی بات اللہ سے چھپا نہ سکیں گے ○ اے ایمان والو!

الصَّلٰوةَ وَ اَنْتُمْ سُكٰرٰى حَتّٰى تَعْلَمُوْا مَا

الصَّلٰوةَ	وَ	اَنْتُمْ	سُكٰرٰى	حَتّٰى	تَعْلَمُوْا	مَا
نماز (کے)	اور (جبکہ)	تم	نشے (میں ہو)	یہاں تک کہ	جاننے لگو، سمجھنے لگو	وہ جو

نشہ کی حالت میں نماز کے پاس نہ جاؤ جب تک سمجھنے نہ لگو وہ بات جو

(1) ..... یہ آیت اگرچہ کافروں کے بارے میں نازل ہوئی لیکن بہر حال دنیا میں تو ہر آدمی کو عذابِ الٰہی سے ڈرنا چاہیے جیسا کہ بزرگانِ دین قیامت کی ہولناکی اور عذابِ جہنم کی شدت سے انتہائی خوفزدہ رہتے تھے۔

تَقُوْلُوْنَ وَلَا جُنُبًا اِلَّا عَابِرِیْ سَبِیْلٍ حَتّٰى

تَقُوْلُوْنَ	وَ	لَا	جُنُبًا(1)	اِلَّا	عَابِرِیْ سَبِیْلٍ	حَتّٰى
تم کہو	اور	نہ	ناپاکی کی حالت (میں)	مگر	راستہ گزرنے والے (مسافر ہو)	یہاں تک کہ

تم کہو اور نہ ناپاکی کی حالت میں (نماز کے قریب جاؤ) حتی کہ تم غسل کرلو

تَغْتَسِلُوْا ؕ وَاِنْ كُنْتُمْ مَّرْضٰۤى اَوْ عَلٰى سَفَرٍ اَوْ جَآءَ اَحَدٌ

تَغْتَسِلُوْا	وَ	اِنْ	كُنْتُمْ	مَّرْضٰۤى	اَوْ	عَلٰى	سَفَرٍ	اَوْ	جَآءَ	اَحَدٌ
تم غسل کرلو	اور	اگر	تم ہو	مریض، بیمار	یا	پر	سفر	یا	آئے	کوئی ایک

سوائے اس کے کہ تم حالتِ سفر میں ہو (تو تیمم کرلو) اور اگر تم بیمار ہو یا سفر میں ہو یا تم میں سے کوئی

مِّنْكُمْ مِّنَ الْغَآىٕطِ اَوْ لٰمَسْتُمُ النِّسَآءَ فَلَمْ تَجِدُوْا

مِّنْكُمْ	مِّنَ	الْغَآىٕطِ	اَوْ	لٰمَسْتُمُ	النِّسَآءَ	فَلَمْ تَجِدُوْا
تم میں سے	سے	قضائے حاجت	یا	تم نے ہمبستری کی ہو	عورتوں (سے)	پس تم نہ پاؤ

قضائے حاجت سے آیا ہو یا تم نے عورتوں سے ہم بستری کی ہو اور پانی

مَآءً فَتَیَمَّمُوْا صَعِیْدًا طَیِّبًا فَامْسَحُوْا بِوُجُوْهِكُمْ وَاَیْدِیْكُمْ ؕ

مَآءً	فَتَیَمَّمُوْا	صَعِیْدًا	طَیِّبًا	فَامْسَحُوْا	بِوُجُوْهِكُمْ	وَ	اَیْدِیْكُمْ
پانی	تو تیمم کرو	مٹی (سے)	پاک	تو مسح کرلیا کرو	اپنے چہروں کا	اور	اپنے ہاتھوں (کا)

نہ پاؤ تو پاک مٹی سے تیمم کرو تو اپنے منہ اور ہاتھوں کا مسح کرلیا کرو

اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَفُوًّا غَفُوْرًا ﴿۴۳﴾ اَلَمْ تَرَ اِلَى

اِنَّ	اللّٰهَ	كَانَ	عَفُوًّا	غَفُوْرًا ﴿۴۳﴾	اَلَمْ تَرَ	اِلَى
بیشک	اللہ	ہے	معاف کرنے والا	بخشنے والا	کیا تم نے نہ دیکھا	کی طرف

بیشک اللہ معاف کرنے والا، بخشنے والا ہے ○ کیا تم نے ان لوگوں کو نہ دیکھا

یہودی خود گمراہی خریدتے اور مسلمانوں کو گمراہ کرنا چاہتے ہیں

(1)...اس آیت میں نشے اور جنابت کی حالت میں نماز کے قریب نہ جانے کا حکم دیا گیا اور تیمم کا تفصیلی حکم بیان کیا گیا ہے۔ ان سے متعلق مزید تفصیل تفسیر صراط الجنان، ج۲، ص ۲۱۲ پر ملاحظہ فرمائیں۔

اَلَّذِيْنَ اُوْتُوْا نَصِيْبًا مِّنَ الْكِتٰبِ يَشْتَرُوْنَ الضَّلٰلَةَ وَ

اَلَّذِيْنَ	اُوْتُوْا	نَصِيْبًا	مِّنَ	الْكِتٰبِ	يَشْتَرُوْنَ	الضَّلٰلَةَ	وَ
ان لوگوں کی جو (جنہیں)	دیا گیا	ایک حصہ	سے	کتاب	وہ خریدتے ہیں	گمراہی	اور

جنہیں کتاب سے ایک حصہ ملا کہ وہ گمراہی خریدتے ہیں اور

اللہ تعالیٰ مسلمانوں کا حامی و ناصر ہے

يُرِيْدُوْنَ اَنْ تَضِلُّوا السَّبِيْلَ ﴿٤٤﴾ وَاللّٰهُ اَعْلَمُ

يُرِيْدُوْنَ	اَنْ	تَضِلُّوْا	السَّبِيْلَ ﴿٤٤﴾	وَ	اللّٰهُ	اَعْلَمُ
چاہتے ہیں	کہ	تم بھٹک جاؤ	راستے (سے)	اور	اللہ	خوب جانتا ہے

چاہتے ہیں کہ تم بھی راستے سے بھٹک جاؤ ○ اور اللہ تمہارے دشمنوں کو

بِاَعْدَآىِٕكُمْ ؕ وَكَفٰى بِاللّٰهِ وَلِيًّا ۟ۙ وَّكَفٰى بِاللّٰهِ نَصِيْرًا ﴿٤٥﴾

بِاَعْدَآىِٕكُمْ (1)	وَ	كَفٰى	بِاللّٰهِ	وَلِيًّا	وَّ	كَفٰى	بِاللّٰهِ	نَصِيْرًا ﴿٤٥﴾
تمہارے دشمنوں کو	اور	کافی	اللہ	والی، محافظ	اور	کافی ہے	اللہ	مددگار

خوب جانتا ہے اور حفاظت کے لئے اللہ ہی کافی ہے اور اللہ ہی کافی مددگار ہے ○

یہودیوں کی بری عادت اور ایمان نہ لانے پر شدید وعید

مِنَ الَّذِيْنَ هَادُوْا يُحَرِّفُوْنَ الْكَلِمَ عَنْ مَّوَاضِعِهٖ

مِنَ	الَّذِيْنَ	هَادُوْا (2)	يُحَرِّفُوْنَ	الْكَلِمَ	عَنْ	مَّوَاضِعِهٖ
سے	ان لوگوں سے جو	یہودی ہوئے	بدل دیتے ہیں	کلمات (کو)	سے	ان کی جگہوں

یہودیوں میں کچھ وہ ہیں جو کلمات کو ان کی جگہ سے بدل دیتے ہیں

وَيَقُوْلُوْنَ سَمِعْنَا وَعَصَيْنَا وَاسْمَعْ غَيْرَ مُسْمَعٍ وَّ

وَ	يَقُوْلُوْنَ	سَمِعْنَا	وَ	عَصَيْنَا	وَ	اسْمَعْ	غَيْرَ مُسْمَعٍ	وَّ
اور	کہتے ہیں	ہم نے سنا	اور	ہم نے نافرمانی کی	اور	آپ سنیں	نہ سنایا جائے	اور

اور کہتے ہیں: ہم نے سنا اور مانا نہیں اور آپ سنیں، آپ کو نہ سنایا جائے اور

(1)...یقیناً اللہ عزّوجلّ ہم سے زیادہ ہمارے دشمنوں کو جانتا ہے لہٰذا جسے وہ دشمن فرمادے وہ یقیناً ہمارا دشمن ہے جیسے شیطان اور کفار و منافقین۔

(2)...اس آیت میں یہودیوں کی بری عادتوں کا بیان ہے نیز بارگاہِ رسالت صلّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم کا ایک ادب بھی بیان کیا گیا ہے۔

رَاعِنَا لَيًّۢا بِاَلْسِنَتِهِمْ وَ طَعْنًا فِي

رَاعِنَا	لَيًّا	بِاَلْسِنَتِهِمْ	وَ	طَعْنًا	فِي
(کہتے ہیں) راعنا	موڑتے ہوئے، پھیر کر	اپنی زبانوں کو	اور	طعنہ دینے (کے لئے)	میں

"راعنا" کہتے ہیں زبانیں مروڑ کر اور دین میں طعنہ کے لئے،

الدِّيْنِؕ وَ لَوْ اَنَّهُمْ قَالُوْا سَمِعْنَا وَ اَطَعْنَا وَ

الدِّيْنِ	وَ	لَوْ	اَنَّهُمْ	قَالُوْا	سَمِعْنَا	وَ	اَطَعْنَا	وَ
دین	اور	اگر	بیشک وہ	کہتے	ہم نے سنا	اور	ہم نے اطاعت کی	اور

اور اگر وہ کہتے کہ ہم نے سنا اور مانا اور

اسْمَعْ وَ انْظُرْنَا لَكَانَ خَيْرًا لَّهُمْ

اسْمَعْ	وَ	انْظُرْنَا	لَكَانَ	خَيْرًا	لَّهُمْ
آپ (ہماری بات) سنیں	اور	نظر فرمائیں ہماری طرف	ضرور یہ ہوتا	بہتر	ان کے لئے

حضور ہماری بات سنیں اور ہم پر نظر فرمائیں تو یہ ان کے لئے بہتر

وَ اَقْوَمَۙ وَ لٰكِنْ لَّعَنَهُمُ اللّٰهُ بِكُفْرِهِمْ

وَ	اَقْوَمَ	وَ	لٰكِنْ	لَّعَنَهُمُ	اللّٰهُ	بِكُفْرِهِمْ
اور	زیادہ درست (ہوتا)	اور	لیکن	لعنت فرمائی ان پر	اللہ (نے)	ان کے کفر کے سبب

اور زیادہ درست ہوتا لیکن ان پر تو اللہ نے ان کے کفر کی وجہ سے لعنت کردی

فَلَا يُؤْمِنُوْنَ اِلَّا قَلِيْلًا ۝۴۶ يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ

فَلَا يُؤْمِنُوْنَ	اِلَّا	قَلِيْلًا ۝۴۶	يٰۤاَيُّهَا	الَّذِيْنَ	اُوْتُوا (1)	الْكِتٰبَ
تو وہ ایمان نہیں لائیں گے	مگر	تھوڑے	اے	وہ لوگو جو (جنہیں)	دی گئی	کتاب

تو وہ بہت تھوڑا یقین رکھتے ہیں ○ اے کتاب والو!

(1)...اس آیت میں ایمان نہ لانے کی صورت میں یہودیوں کے لئے چہرے بگاڑ دیئے جانے اور ان پر لعنت کی جانے کی وعید بیان کی گئی ہے۔ بعض مفسرین نے فرمایا کہ یہ وعید دنیا کے اعتبار سے ہے جبکہ بعض نے اسے آخرت کے اعتبار سے قرار دیا ہے۔ پہلے قول پر بعض مفسرین نے فرمایا کہ چہرے بگڑنے کی یہ وعید اس صورت میں تھی جبکہ یہودیوں میں سے کوئی ایمان نہ لاتا اور چونکہ بہت سے یہودی ایمان لے آئے اس لئے شرط نہیں پائی گئی اور وعید اٹھ گئی۔

اٰمِنُوْا بِمَا نَزَّلْنَا مُصَدِّقًا لِّمَا

اٰمِنُوْا	بِمَا	نَزَّلْنَا	مُصَدِّقًا	لِّمَا
ایمان لے آؤ	(اس) پر جو	ہم نے نازل کیا	تصدیق کرنے والا	(اس) کی جو

جو ہم نے تمہارے پاس موجود کتاب کی تصدیق کرنے والا (قرآن) اتارا ہے

مَعَكُمْ مِّنْ قَبْلِ اَنْ نَّطْمِسَ وُجُوْهًا فَنَرُدَّهَا

مَعَكُمْ	مِّنْ	قَبْلِ	اَنْ	نَّطْمِسَ	وُجُوْهًا	فَنَرُدَّهَا
تمہارے ساتھ (ہے)	سے	(اس سے) پہلے	کہ	ہم بگاڑ دیں	چہرے	پھر پھیر دیں انہیں

اُس پر ایمان لے آؤ، اِس سے پہلے کہ ہم چہرے بگاڑ دیں پھر انہیں

عَلٰۤى اَدْبَارِهَاۤ اَوْ نَلْعَنَهُمْ كَمَا لَعَنَّاۤ

عَلٰۤى	اَدْبَارِهَاۤ	اَوْ	نَلْعَنَهُمْ	كَمَا	لَعَنَّاۤ
پر (کی طرف)	ان کی پشتوں	یا	ہم لعنت کریں ان پر	جیسے	ہم نے لعنت کی

ان کی پیٹھ کی صورت پھیر دیں یا ان پر بھی ایسے ہی لعنت کریں جیسے ہفتے والوں پر

اَصْحٰبَ السَّبْتِ ؕ وَ كَانَ اَمْرُ اللّٰهِ مَفْعُوْلًا ﴿۴۷﴾ اِنَّ اللّٰهَ لَا يَغْفِرُ اَنْ

اَصْحٰبَ السَّبْتِ	وَ	كَانَ	اَمْرُ اللّٰهِ	مَفْعُوْلًا ﴿۴۷﴾	اِنَّ	اللّٰهَ	لَا يَغْفِرُ [1]	اَنْ
ہفتہ والوں (پر)	اور	ہوتا ہے	اللہ کا حکم	پورا ہونے والا	بیشک	اللہ	نہیں بخشے گا	کہ

لعنت کی تھی اور اللہ کا حکم ہو کر ہی رہتا ہے ۝ بیشک اللہ اس بات کو نہیں بخشتا کہ

بروزِ قیامت شرک کے علاوہ ہر گناہ بخشے جانے کا امکان ہے

يُّشْرَكَ بِهٖ وَ يَغْفِرُ مَا دُوْنَ ذٰلِكَ

يُّشْرَكَ	بِهٖ	وَ	يَغْفِرُ	مَا	دُوْنَ ذٰلِكَ
شریک کیا جائے (کسی کو)	اس کے ساتھ	اور	بخش دے گا	جو	اس کے علاوہ (ہے)

اس کے ساتھ شرک کیا جائے اور اس سے نیچے جو کچھ ہے

[1] ...جو حالت کفر میں مرا اس کی کبھی بخشش نہ ہو گی اور جس نے کفر نہ کیا ہو وہ خواہ کتنا ہی گنہگار ہو تب بھی اس کے لئے جہنم میں ہمیشہ کا داخلہ نہیں ہو گا بلکہ اس کی مغفرت اللہ عزوجل کی مشیت (یعنی اس کے چاہنے) پر موقوف ہے، چاہے تو اللہ تعالیٰ معاف فرمادے اور چاہے تو گناہوں پر کچھ عذاب دینے کے بعد جنت میں داخل فرمادے۔

شرک سب سے بڑا گناہ ہے

لِمَنْ يَّشَآءُ ۚ وَمَنْ يُّشْرِكْ بِاللّٰهِ فَقَدِ افْتَرٰۤى

لِمَنْ	يَّشَآءُ (1)	وَ	مَنْ	يُّشْرِكْ	بِاللّٰهِ	فَقَدِ	افْتَرٰۤى
جس کے لئے	وہ چاہے	اور	جو	شریک ٹھہرائے	اللہ کا	تو بیشک	اس نے بہتان باندھا

جسے چاہتا ہے معاف فرمادیتا ہے اور جس نے اللہ کا شریک ٹھہرایا تو بیشک اس نے بہت بڑے گناہ کا

خود پسندی کی مذمت

اِثْمًا عَظِيْمًا ﴿٤٨﴾ اَلَمْ تَرَ اِلَى الَّذِيْنَ يُزَكُّوْنَ

اِثْمًا	عَظِيْمًا ﴿٤٨﴾	اَلَمْ تَرَ	اِلَى	الَّذِيْنَ	يُزَكُّوْنَ (2)
گناہ (کا)	بہت بڑے	کیا تم نے نہ دیکھا	کی طرف	ان لوگوں کی جو	پاکیزگی بیان کرتے ہیں

بہتان باندھا ۝ کیا تم نے ان لوگوں کو نہیں دیکھا جو خود اپنی پاکیزگی

اَنْفُسَهُمْ ۭ بَلِ اللّٰهُ يُزَكِّيْ مَنْ يَّشَآءُ وَلَا يُظْلَمُوْنَ

اَنْفُسَهُمْ	بَلِ	اللّٰهُ	يُزَكِّيْ	مَنْ	يَّشَآءُ	وَ	لَا يُظْلَمُوْنَ
اپنی جانوں (کی)	بلکہ	اللہ	پاکیزہ بنادیتا ہے	جسے	وہ چاہتا ہے	اور	ان پر ظلم نہیں کیا جائے گا

بیان کرتے ہیں بلکہ اللہ جسے چاہتا ہے پاکیزہ بنادیتا ہے۔ اور ان پر کھجور کے اندر کی جھلی کے برابر بھی

فَتِيْلًا ﴿٤٩﴾ اُنْظُرْ كَيْفَ يَفْتَرُوْنَ عَلَى اللّٰهِ الْكَذِبَ ۭ وَ

فَتِيْلًا ﴿٤٩﴾	اُنْظُرْ	كَيْفَ	يَفْتَرُوْنَ	عَلَى	اللّٰهِ	الْكَذِبَ	وَ
باریک دھاگے (جتنا بھی)	تم دیکھو	کیسے	وہ بہتان باندھتے ہیں	پر	اللہ	جھوٹ	اور

ظلم نہیں کیا جائے گا ۝ دیکھو یہ اللہ پر کیسے جھوٹ باندھ رہے ہیں اور

[illegible]

كَفٰى بِهٖۤ اِثْمًا مُّبِيْنًا ﴿٥٠﴾ ع اَلَمْ تَرَ اِلَى

ع ۷

كَفٰى	بِهٖۤ	اِثْمًا	مُّبِيْنًا ﴿٥٠﴾	اَلَمْ تَرَ	اِلَى
کافی ہے	وہ (جھوٹ)	گناہ	کھلا	کیا تم نے نہ دیکھا	کی طرف

کھلے گناہ کے لئے یہی جھوٹ کافی ہے ۝ کیا تم نے ان لوگوں کو نہ دیکھا

(1)... قیامت کے دن کفر کے علاوہ ہر گناہ کی بخشش کا امکان ضرور ہے مگر اس امید پر گناہوں میں پڑنا بہت خطرناک ہے بلکہ بعض صورتوں میں گناہ کو ہلکا سمجھنا خود کفر ہو جائے گا۔ کتنا کریم ہے وہ خدا تعالیٰ جو لاکھوں گناہ کرنے والے بندے کو معافی کی امید دلا رہا ہے اور کتنا گھٹیا ہے وہ بندہ جو ایسے کریم کے کرم و رحمت پر دل و جان سے قربان ہو کر اس کی بندگی میں لگنے کی بجائے اس کی نافرمانیوں پر کمربستہ ہے۔ (2)... یہاں خود پسندی کی مذمت کا بیان ہے۔ خود پسندی یہ ہے کہ جسے اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل و کرم سے دینی یا دنیاوی کوئی نعمت عطا کی ہو وہ یہ تصور کرے کہ اس نعمت کا ملنا میری ذاتی کاوش کا نتیجہ ہے اور اس پر ناز کرنے لگے۔

الَّذِيْنَ اُوْتُوْا نَصِيْبًا مِّنَ الْكِتٰبِ يُؤْمِنُوْنَ بِالْجِبْتِ

الَّذِيْنَ	اُوْتُوْا	نَصِيْبًا	مِّنَ	الْكِتٰبِ	يُؤْمِنُوْنَ	بِالْجِبْتِ
ان لوگوں کی جو (جنہیں)	دیا گیا	ایک حصہ	سے	کتاب	وہ ایمان لاتے ہیں	بت پر

جنہیں کتاب کا ایک حصہ ملا وہ بت اور شیطان پر ایمان

وَالطَّاغُوْتِ وَيَقُوْلُوْنَ لِلَّذِيْنَ كَفَرُوْا هٰٓؤُلَآءِ

وَ	الطَّاغُوْتِ (1)	وَ	يَقُوْلُوْنَ	لِلَّذِيْنَ	كَفَرُوْا	هٰٓؤُلَآءِ
اور	شیطان (پر)	اور	کہتے ہیں	ان لوگوں کو جو (جنہوں نے)	کفر کیا	یہ لوگ

لاتے ہیں اور کافروں کو کہتے ہیں کہ یہ (مشرک)

بتوں کو ترجیح دینے والے یہودیوں پر لعنت

اَهْدٰى مِنَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا سَبِيْلًا ﴿٥١﴾ اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ

اَهْدٰى	مِنَ	الَّذِيْنَ	اٰمَنُوْا	سَبِيْلًا ﴿٥١﴾	اُولٰٓئِكَ	الَّذِيْنَ
زیادہ ہدایت والے ہیں	سے	ان لوگوں سے جو	ایمان لائے	راستے (کی)	یہ	وہ لوگ ہیں جو

مسلمانوں سے زیادہ ہدایت یافتہ ہیں ○ یہی وہ لوگ ہیں

لَعَنَهُمُ اللّٰهُ ؕ وَمَنْ يَّلْعَنِ اللّٰهُ فَلَنْ تَجِدَ لَهٗ

لَعَنَهُمُ	اللّٰهُ	وَ	مَنْ	يَّلْعَنِ	اللّٰهُ	فَلَنْ تَجِدَ	لَهٗ
لعنت کی ان پر	اللہ (نے)	اور	جس پر	لعنت کر دے	اللہ	تو تم ہرگز نہ پاؤ گے	اس کے لئے

جن پر اللہ نے لعنت کی اور جس پر اللہ لعنت کر دے تو ہرگز تم اس کے لئے

بادشاہت اور نبوت کا اقتدار ہونے کی یہودیوں کے دعوے کی تردید

نَصِيْرًا ﴿٥٢﴾ؕ اَمْ لَهُمْ نَصِيْبٌ مِّنَ الْمُلْكِ فَاِذًا

نَصِيْرًا ﴿٥٢﴾	اَمْ	لَهُمْ	نَصِيْبٌ	مِّنَ	الْمُلْكِ	فَاِذًا
کوئی مددگار	کیا	ان کے لئے	کچھ حصہ (ہے)	سے	بادشاہی، سلطنت	(ایسا ہو) تو اس وقت

کوئی مددگار نہ پاؤ گے ○ کیا ان کے لئے سلطنت کا کچھ حصہ ہے؟ ایسا ہو تو

(1)... "طاغوت" کا لفظ "طغی" سے بنا ہے جس کا معنی ہے "سرکشی"۔ جو رب عزوجل سے سرکش ہو اور دوسروں کو سرکش بنائے وہ طاغوت ہے خواہ شیطان ہو یا انسان۔ چونکہ طاغوت کے لفظ میں سرکشی کا مادہ موجود ہے اس لئے مقربین بارگاہِ الٰہی کیلئے یہ لفظ ہرگز استعمال نہیں ہو سکتا بلکہ جو ان کیلئے یہ لفظ استعمال کرے وہ خود "طاغوت" ہے۔

یہودیوں کا حسد

لَّا يُؤْتُوْنَ النَّاسَ نَقِيْرًا ﴿٥٣﴾ اَمْ يَحْسُدُوْنَ النَّاسَ عَلٰى

لَّا يُؤْتُوْنَ	النَّاسَ	نَقِيْرًا ﴿٥٣﴾	اَمْ	يَحْسُدُوْنَ (1)	النَّاسَ	عَلٰى
وہ نہیں دیں گے	لوگوں (کو)	تل برابر	یا (بلکہ)	وہ حسد کرتے ہیں	لوگوں (سے)	(اس) پر

یہ لوگوں کو تل برابر بھی کوئی شے نہ دیتے ○ بلکہ یہ لوگوں سے اس چیز پر حسد کرتے ہیں

مَآ اٰتٰىهُمُ اللّٰهُ مِنْ فَضْلِهٖ ۚ فَقَدْ اٰتَيْنَآ

مَآ	اٰتٰىهُمُ	اللّٰهُ	مِنْ	فَضْلِهٖ	فَقَدْ	اٰتَيْنَآ
جو	عطا کیا انہیں	اللہ (نے)	سے	اپنے فضل	تو بیشک	ہم نے دی

جو اللہ نے انہیں اپنے فضل سے عطا فرمائی ہے پس بیشک ہم نے

اٰلَ اِبْرٰهِيْمَ الْكِتٰبَ وَالْحِكْمَةَ وَاٰتَيْنٰهُمْ مُّلْكًا عَظِيْمًا ﴿٥٤﴾

اٰلَ اِبْرٰهِيْمَ	الْكِتٰبَ	وَ	الْحِكْمَةَ	وَ	اٰتَيْنٰهُمْ	مُّلْكًا	عَظِيْمًا ﴿٥٤﴾
ابراہیم کی اولاد (کو)	کتاب	اور	حکمت	اور	ہم نے دی انہیں	سلطنت	بہت بڑی

ابراہیم کی اولاد کو کتاب اور حکمت عطا فرمائی اور انہیں بہت بڑی سلطنت دی ○

ایمان لانے اور نہ لانے میں یہودیوں کا حال

فَمِنْهُمْ مَّنْ اٰمَنَ بِهٖ وَمِنْهُمْ مَّنْ

فَمِنْهُمْ	مَّنْ	اٰمَنَ	بِهٖ	وَ	مِنْهُمْ	مَّنْ
پھر ان میں سے	(کوئی وہ ہے) جو	ایمان لایا	اس پر	اور	ان میں سے	(کوئی وہ ہے) جو

پھر ان میں کوئی تو اس پر ایمان لے آیا اور کسی نے

کافروں کے لئے سخت عذاب اور عذاب جہنم کی شدت کا بیان

صَدَّ عَنْهُ ۭ وَكَفٰى بِجَهَنَّمَ سَعِيْرًا ﴿٥٥﴾ اِنَّ

صَدَّ	عَنْهُ	وَ	كَفٰى	بِجَهَنَّمَ	سَعِيْرًا ﴿٥٥﴾	اِنَّ
رک گیا، منہ پھیر گیا	اس سے	اور	کافی ہے	جہنم	بھڑکتی آگ	بیشک

اس سے منہ پھیرا اور عذاب کے لئے جہنم کافی ہے ○ بیشک

(1)... اس آیت میں یہودیوں کے اصل مرض کو بیان فرمایا کہ حقیقت حال یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے حبیب صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو جو نبوت عطا فرمائی اور ان کے ساتھ ان کے غلاموں کو جو نصرت، غلبہ، عزت وغیرہ نعمتیں عطا فرمائی ہیں ان پر یہ لوگ نبی اکرم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اور اہل ایمان سے حسد کرتے ہیں اور یہودیوں کا یہ فعل سراسر حماقت ہے۔

الَّذِيْنَ كَفَرُوْا بِاٰيٰتِنَا سَوْفَ نُصْلِيْهِمْ نَارًا ؕ

الَّذِيْنَ	كَفَرُوْا	بِاٰيٰتِنَا	سَوْفَ نُصْلِيْهِمْ	نَارًا
وہ لوگ جو (جنہوں نے)	انکار کیا	ہماری آیتوں کا	عنقریب ہم داخل کریں گے انہیں	آگ (میں)

وہ لوگ جنہوں نے ہماری آیتوں کا انکار کیا عنقریب ہم ان کو آگ میں داخل کریں گے۔

كُلَّمَا نَضِجَتْ جُلُوْدُهُمْ بَدَّلْنٰهُمْ جُلُوْدًا غَيْرَهَا

كُلَّمَا	نَضِجَتْ (1)	جُلُوْدُهُمْ	بَدَّلْنٰهُمْ	جُلُوْدًا غَيْرَهَا
جب کبھی	خوب جل جائیں گی	ان کی کھالیں	ہم بدل دیں گے انہیں	اس کے علاوہ کھالوں (سے)

جب کبھی ان کی کھالیں خوب جل جائیں گی تو ہم ان کی کھالوں کو دوسری کھالوں

لِيَذُوْقُوا الْعَذَابَ ؕ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَزِيْزًا حَكِيْمًا ﴿۵۶﴾

لِيَذُوْقُوا	الْعَذَابَ	اِنَّ	اللّٰهَ	كَانَ	عَزِيْزًا	حَكِيْمًا ﴿۵۶﴾
تاکہ وہ مزہ چکھ لیں	عذاب (کا)	بیشک	اللہ	ہے	زبردست	حکمت والا

سے بدل دیں گے کہ عذاب کا مزہ چکھ لیں۔ بیشک اللہ زبردست ہے، حکمت والا ہے ○

وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ سَنُدْخِلُهُمْ

وَ	الَّذِيْنَ	اٰمَنُوْا	وَ	عَمِلُوا	الصّٰلِحٰتِ	سَنُدْخِلُهُمْ
اور	وہ لوگ جو	ایمان لائے	اور	عمل کئے	نیک	عنقریب ہم داخل کریں گے انہیں

اور وہ لوگ جو ایمان لائے اور انہوں نے اچھے عمل کئے عنقریب ہم اُنہیں اُن باغوں میں داخل کریں گے

جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَاۤ اَبَدًا ؕ

جَنّٰتٍ	تَجْرِيْ	مِنْ	تَحْتِهَا	الْاَنْهٰرُ	خٰلِدِيْنَ	فِيْهَاۤ	اَبَدًا
باغوں (میں)	بہتی ہیں	سے	ان کے نیچے	نہریں	ہمیشہ رہنے والے	ان (باغوں) میں	ہمیشہ

جن کے نیچے نہریں جاری ہیں (وہ) ان میں ہمیشہ رہیں گے،

باعمل مسلمانوں کو جنت اور اس کی نعمتوں کی بشارت

(1)...یہاں کافروں کے سخت عذاب اور عذابِ جہنم کی شدت کا بیان ہے کہ جہنم میں ایسا نہیں ہوگا کہ عذاب کی وجہ سے جل کر آدمی چھوٹ جائے بلکہ عذاب ہوتا رہے گا، کھالیں جلتی رہیں گی اور اللہ تعالیٰ نئی کھالیں پیدا فرماتا رہے گا تاکہ عذاب کی شدت میں کمی نہ آئے۔ یہ ایسے ہی ہوگا جیسے دنیا میں کسی کی کھال جل جائے تو کچھ عرصے بعد صحیح ہو جاتی ہے۔

امانت کی ادائیگی اور انصاف کے ساتھ فیصلہ کرنے کا حکم

لَهُمْ فِيْهَآ اَزْوَاجٌ مُّطَهَّرَةٌ٘ وَّنُدْخِلُهُمْ ظِلًّا

ظِلًّا	نُدْخِلُهُمْ	وَ	مُّطَهَّرَةٌ	اَزْوَاجٌ	فِيْهَآ	لَهُمْ
سائے (میں)	ہم داخل کریں گے انہیں	اور	پاکیزہ	بیویاں	ان میں	ان کے لئے

ان کے لیے وہاں پاکیزہ بیویاں ہیں اور ہم انہیں وہاں داخل کریں گے جہاں سایہ ہی

ظَلِيْلًا ﴿٥٧﴾ اِنَّ اللّٰهَ يَاْمُرُكُمْ اَنْ تُؤَدُّوا الْاَمٰنٰتِ اِلٰۤى

اِلٰۤى	الْاَمٰنٰتِ	تُؤَدُّوا	اَنْ	يَاْمُرُكُمْ (1)	اللّٰهَ	اِنَّ	ظَلِيْلًا ﴿٥٧﴾
کی طرف	امانتیں	تم ادا کردو، سپرد کردو	کہ	حکم دیتا ہے تمہیں	اللہ	بیشک	گھنا سایہ

سایہ ہوگا ○ بیشک اللہ تمہیں حکم دیتا ہے کہ امانتیں جن کی ہیں ان کے

اَهْلِهَا ۙ وَاِذَا حَكَمْتُمْ بَيْنَ النَّاسِ اَنْ تَحْكُمُوْا

تَحْكُمُوْا	اَنْ	بَيْنَ النَّاسِ	حَكَمْتُمْ	اِذَا	وَ	اَهْلِهَا
فیصلہ کرو	کہ	لوگوں کے درمیان	تم فیصلہ کرو	جب	اور	ان کے اہل (امانت والوں)

سپرد کرو اور یہ کہ جب تم لوگوں میں فیصلہ کرو تو انصاف کے ساتھ

بِالْعَدْلِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ نِعِمَّا يَعِظُكُمْ بِهٖ ؕ اِنَّ

اِنَّ	بِهٖ	يَعِظُكُمْ	نِعِمَّا	اللّٰهَ	اِنَّ	بِالْعَدْلِ
بیشک	اس کی	نصیحت فرماتا ہے تمہیں	کیا ہی خوب	اللہ	بیشک	انصاف کے ساتھ

فیصلہ کرو بیشک اللہ تمہیں کیا ہی خوب نصیحت فرماتا ہے، بیشک

اطاعتِ رسول اور اطاعتِ امراء کا حکم

اللّٰهَ كَانَ سَمِيْعًۢا بَصِيْرًا ﴿٥٨﴾ يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْۤا اَطِيْعُوا اللّٰهَ

اللّٰهَ	اَطِيْعُوا	اٰمَنُوْۤا	الَّذِيْنَ	يٰۤاَيُّهَا	بَصِيْرًا ﴿٥٨﴾	سَمِيْعًا	كَانَ	اللّٰهَ
اللہ (کی)	اطاعت کرو	ایمان لائے	وہ لوگو جو	اے	دیکھنے والا	سننے والا	ہے	اللہ

اللہ سننے والا، دیکھنے والا ہے ○ اے ایمان والو! اللہ کی اطاعت کرو

(1) یہاں آیت میں دو حکم بیان کئے گئے ہیں۔ (1) لوگوں کو ان کی امانتیں لوٹا دو۔ (2) جب فیصلہ کرو تو انصاف کے ساتھ کرو۔ یہ دونوں حکم اسلامی تعلیمات کے شاہکار ہیں اور امن وامان کے قیام اور حقوق کی ادائیگی میں مرکزی حیثیت رکھتے ہیں۔

اختلافی بات قرآن و سنت پر پیش کی جائے

وَ اَطِیْعُوا الرَّسُوْلَ وَ اُولِی الْاَمْرِ مِنْكُمْ ۚ فَاِنْ

وَ	اَطِیْعُوا	الرَّسُوْلَ	وَ	اُولِی الْاَمْرِ [1]	مِنْكُمْ	فَاِنْ
اور	اطاعت کرو	رسول (کی)	اور	حکومت والوں (کی)	اپنے میں سے	پھر اگر

اور رسول کی اطاعت کرو اور ان کی جو تم میں سے حکومت والے ہیں۔ پھر اگر

تَنَازَعْتُمْ فِیْ شَیْءٍ فَرُدُّوْهُ اِلَى اللّٰهِ وَ الرَّسُوْلِ

تَنَازَعْتُمْ	فِیْ	شَیْءٍ	فَرُدُّوْهُ	اِلَى	اللّٰهِ	وَ	الرَّسُوْلِ
تمہارا آپس میں اختلاف ہو جائے	میں	کسی چیز	تو پھیر دو اسے	کی طرف	اللہ	اور	رسول

کسی بات میں تمہارا اختلاف ہو جائے تو اگر اللہ اور آخرت کے دن پر

اِنْ كُنْتُمْ تُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَ الْیَوْمِ الْاٰخِرِ ؕ ذٰلِكَ خَیْرٌ وَّ

اِنْ	كُنْتُمْ تُؤْمِنُوْنَ	بِاللّٰهِ	وَ	الْیَوْمِ	الْاٰخِرِ	ذٰلِكَ	خَیْرٌ	وَّ
اگر	تم ایمان رکھتے ہو	اللہ پر	اور	دن روز	آخرت (پر)	یہ	بہتر	اور

ایمان رکھتے ہو تو اس بات کو اللہ اور رسول کی بارگاہ میں پیش کرو۔ یہ بہتر ہے اور

جھگڑے کا فیصلہ کروانے میں منافقوں کا حال

اَحْسَنُ تَاْوِیْلًا ۟۝۵۹ اَلَمْ تَرَ اِلَى الَّذِیْنَ یَزْعُمُوْنَ

اَحْسَنُ	تَاْوِیْلًا ۝۵۹	اَلَمْ تَرَ	اِلَى	الَّذِیْنَ	یَزْعُمُوْنَ
سب سے اچھا	انجام (میں)	کیا تم نے نہ دیکھا	کی طرف	ان لوگوں کی جو	دعویٰ کرتے ہیں

اس کا انجام سب سے اچھا ہے ○ کیا تم نے ان لوگوں کو نہیں دیکھا جن کا دعویٰ ہے

اَنَّهُمْ اٰمَنُوْا بِمَاۤ اُنْزِلَ اِلَیْكَ وَ مَاۤ اُنْزِلَ مِنْ

اَنَّهُمْ	اٰمَنُوْا	بِمَاۤ	اُنْزِلَ	اِلَیْكَ	وَ	مَاۤ	اُنْزِلَ	مِنْ
کہ وہ	ایمان لائے	(اس) پر جو	نازل کیا گیا	تمہاری طرف	اور	جو	نازل کیا گیا	سے

کہ وہ اس پر ایمان لے آئے ہیں جو تمہاری طرف نازل کیا گیا اور جو تم سے پہلے

ع ۵

[1] اُولِی الْاَمْر میں امام، امیر، بادشاہ، حاکم، قاضی، علماء سب داخل ہیں۔

قَبۡلِكَ يُرِيۡدُوۡنَ اَنۡ يَّتَحَاكَمُوۡۤا اِلَى الطَّاغُوۡتِ

قَبۡلِكَ	يُرِيۡدُوۡنَ	اَنۡ	يَّتَحَاكَمُوۡۤا	اِلَى	الطَّاغُوۡتِ (1)
تم سے پہلے	وہ چاہتے ہیں	کہ	باہمی جھگڑے کے فیصلے لے جائیں	کی طرف (کے پاس)	شیطان

نازل کیا گیا، وہ چاہتے ہیں کہ فیصلے شیطان کے پاس لے جائیں

وَقَدۡ اُمِرُوۡۤا اَنۡ يَّكۡفُرُوۡا بِهٖ ؕ وَيُرِيۡدُ

وَ	قَدۡ	اُمِرُوۡۤا	اَنۡ	يَّكۡفُرُوۡا	بِهٖ	وَ	يُرِيۡدُ
اور (حالانکہ)	تحقیق	انہیں حکم دیا گیا (تھا)	کہ	وہ انکار کریں	اس کا	اور	چاہتا ہے

حالانکہ انہیں تو یہ حکم دیا گیا تھا کہ اسے بالکل نہ مانیں اور شیطان یہ

الشَّيۡطٰنُ اَنۡ يُّضِلَّهُمۡ ضَلٰلًاۢ بَعِيۡدًا ۝٦٠ وَاِذَا قِيۡلَ لَهُمۡ

الشَّيۡطٰنُ	اَنۡ	يُّضِلَّهُمۡ	ضَلٰلًاۢ بَعِيۡدًا ۝٦٠	وَ	اِذَا	قِيۡلَ	لَهُمۡ
شیطان	کہ	بھٹکاتا رہے انہیں	دور کی گمراہی (میں)	اور	جب	کہا جائے	ان سے

چاہتا ہے کہ انہیں دور کی گمراہی میں بھٹکاتا رہے ○ اور جب ان سے کہا جائے

تَعَالَوۡا اِلٰى مَاۤ اَنۡزَلَ اللّٰهُ وَاِلَى الرَّسُوۡلِ

تَعَالَوۡا	اِلٰى	مَاۤ	اَنۡزَلَ	اللّٰهُ	وَ	اِلَى	الرَّسُوۡلِ
آؤ	(اس) کی طرف	جو	نازل فرمایا	اللہ (نے)	اور	کی طرف	رسول

کہ اللہ کی اتاری ہوئی کتاب اور رسول کی طرف آؤ

رَاَيۡتَ الۡمُنٰفِقِيۡنَ يَصُدُّوۡنَ عَنۡكَ صُدُوۡدًا ۝٦١ ۚ فَكَيۡفَ اِذَاۤ

رَاَيۡتَ	الۡمُنٰفِقِيۡنَ	يَصُدُّوۡنَ	عَنۡكَ	صُدُوۡدًا ۝٦١	فَكَيۡفَ	اِذَاۤ
(تو) تم دیکھو گے	منافقوں (کو)	پھر جاتے ہیں	تم سے	منہ پھیرنا	تو کیسا (حال ہوگا)	جب

تو تم دیکھو گے کہ منافق تم سے منہ موڑ کر پھر جاتے ہیں ○ تو کیسی (حالت) ہوگی جب

منافقوں کو قرآن اور رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کے فیصلے سے نفرت ہے

(1)…یہاں طاغوت سے مراد کعب بن اشرف یہودی ہے جس کے پاس ایک منافق ایک یہودی کے ساتھ ہونے والے اپنے جھگڑے کا فیصلہ کروانے کے لئے جانا چاہتا تھا۔ اس واقعے کی تفصیل جاننے کے لئے تفسیر صراط الجنان، ج۲، ص۲۳۱ کا مطالعہ فرمائیں۔

أَصَابَتْهُمْ مُّصِيبَةٌ بِمَا قَدَّمَتْ أَيْدِيهِمْ ثُمَّ

أَصَابَتْهُمْ	مُّصِيبَةٌ	بِمَا	قَدَّمَتْ	أَيْدِيهِمْ	ثُمَّ
پہنچے گی انہیں	کوئی مصیبت	(اس کے) سبب جو	آگے بھیجا	ان کے ہاتھوں (نے)	پھر

ان پر ان کے اپنے اعمال کی وجہ سے کوئی مصیبت آپڑے پھر

جَآءُوكَ يَحْلِفُونَ بِاللّٰهِ إِنْ أَرَدْنَآ إِلَّآ إِحْسَانًا

جَآءُوكَ	يَحْلِفُونَ	بِاللّٰهِ	إِنْ	أَرَدْنَآ	إِلَّآ	إِحْسَانًا
حاضر ہوں تمہارے پاس	قسم کھاتے ہوئے	اللہ کی	(کہ) نہیں	ہم نے ارادہ کیا	مگر	بھلائی

اے حبیب! قسمیں کھاتے ہوئے تمہارے حضور حاضر ہوتے ہیں کہ ہمارا مقصد تو صرف بھلائی

منافقوں سے چشم پوشی کرنے اور انہیں سمجھانے کا حکم

وَّتَوْفِيقًا ﴿۶۲﴾ أُولٰٓئِكَ الَّذِينَ يَعْلَمُ اللّٰهُ مَا فِي قُلُوبِهِمْ

وَّ	تَوْفِيقًا ﴿۶۲﴾	أُولٰٓئِكَ	الَّذِينَ	يَعْلَمُ	اللّٰهُ	مَا	فِي	قُلُوبِهِمْ
اور	اتفاق کرانے (کا)	یہ	وہ لوگ ہیں جو	جانتا ہے	اللہ	جو	میں	ان کے دلوں

اور اتفاق کرانا تھا ○ ان کے دلوں کی بات تو اللہ جانتا ہے

فَأَعْرِضْ عَنْهُمْ وَعِظْهُمْ وَقُلْ لَّهُمْ

فَأَعْرِضْ	عَنْهُمْ	وَ	عِظْهُمْ	وَ	قُلْ	لَّهُمْ
تو منہ پھیرلو، چشم پوشی کرو	ان سے	اور	نصیحت کردو انہیں	اور	کہتے رہو	ان سے

پس تم ان سے چشم پوشی کرتے رہو اور انہیں سمجھاتے رہو اور ان کے بارے میں

رسولوں کی تشریف آوری کا مقصد

فِيٓ أَنْفُسِهِمْ قَوْلًا بَلِيغًا ﴿۶۳﴾ وَمَآ أَرْسَلْنَا مِنْ رَّسُولٍ

فِيٓ	أَنْفُسِهِمْ	قَوْلًا	بَلِيغًا ﴿۶۳﴾	وَ	مَآ أَرْسَلْنَا (1)	مِنْ	رَّسُولٍ
(کے بارے) میں	ان کی جانوں	بات	مؤثر	اور	ہم نے نہ بھیجا	سے	کوئی رسول

ان سے پُر اثر کلام کرتے رہو ○ اور ہم نے کوئی رسول نہ بھیجا

(1) یہاں رسولوں کی تشریف آوری کا مقصد بیان کیا گیا ہے کہ ان کی آمد کا مقصد یہ ہے کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے حکم سے ان کی اطاعت کی جائے۔ اسی لئے اللہ تعالیٰ انبیاء و رسل عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کو معصوم بناتا ہے کیونکہ اگر انبیاء عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام خود گناہوں کے مرتکب ہوں گے تو دوسرے ان کی اطاعت و اتباع کیا کریں گے۔

بارگاہِ رسالت میں حاضر ہو کر گناہوں کی معافی چاہنے کا حکم

اِلَّا لِيُطَاعَ بِاِذْنِ اللّٰهِ ؕ وَلَوْ اَنَّهُمْ اِذْ

اِلَّا	لِيُطَاعَ	بِاِذْنِ اللّٰهِ	وَ	لَوْ	اَنَّهُمْ	اِذْ
مگر	اس لئے کہ اس کی اطاعت کی جائے	اللہ کے حکم سے	اور	اگر	بیشک وہ	جب

مگر اس لئے کہ اللہ کے حکم سے اس کی اطاعت کی جائے اور اگر جب وہ

ظَّلَمُوْۤا اَنْفُسَهُمْ جَآءُوْكَ فَاسْتَغْفَرُوا اللّٰهَ

ظَّلَمُوْۤا	اَنْفُسَهُمْ	جَآءُوْكَ	فَاسْتَغْفَرُوا	اللّٰهَ
ظلم کر بیٹھے	اپنی جانوں (پر)	(تو) حاضر ہو جاتے تمہارے پاس	پھر مغفرت طلب کرتے	اللہ (سے)

اپنی جانوں پر ظلم کر بیٹھے تھے تو اے حبیب! تمہاری بارگاہ میں حاضر ہو جاتے پھر اللہ سے معافی مانگتے

وَاسْتَغْفَرَ لَهُمُ الرَّسُوْلُ لَوَجَدُوا اللّٰهَ

وَ	اسْتَغْفَرَ	لَهُمُ	الرَّسُوْلُ	لَوَجَدُوا[1]	اللّٰهَ
اور	مغفرت کی دعا کرتا	ان کے لئے	رسول (بھی)	(تو) ضرور پاتے	اللہ (کو)

اور رسول (بھی) ان کی مغفرت کی دعا فرماتے تو ضرور اللہ کو

نبی کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے حکم کو تسلیم کرنا فرضِ قطعی ہے

تَوَّابًا رَّحِيْمًا ﴿٦٤﴾ فَلَا وَرَبِّكَ لَا يُؤْمِنُوْنَ حَتّٰى

تَوَّابًا	رَّحِيْمًا ﴿٦٤﴾	فَلَا وَرَبِّكَ	لَا يُؤْمِنُوْنَ	حَتّٰى
بہت توبہ قبول کرنے والا	مہربان	تو تمہارے رب کی قسم	وہ مسلمان نہ ہوں گے	یہاں تک کہ

بہت توبہ قبول کرنے والا، مہربان پاتے ○ تو اے حبیب! تمہارے رب کی قسم،

يُحَكِّمُوْكَ فِيْمَا شَجَرَ بَيْنَهُمْ ثُمَّ لَا يَجِدُوْا فِيْۤ

يُحَكِّمُوْكَ[2]	فِيْمَا	شَجَرَ	بَيْنَهُمْ	ثُمَّ	لَا يَجِدُوْا	فِيْۤ
حاکم بنالیں تمہیں	(اس) میں جو	جھگڑا ہوا	ان کے درمیان	پھر	وہ نہ پائیں	میں

یہ لوگ مسلمان نہ ہوں گے جب تک اپنے آپس کے جھگڑے میں تمہیں حاکم نہ بنالیں پھر جو کچھ تم حکم فرمادو

1 ... اس آیت سے معلوم ہوا کہ حضور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی بارگاہ میں حاضری توبہ کی قبولیت اور عذاب کی دوری کا سبب ہے۔ حضور اقدس صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی ظاہری حیات میں حاضر ہونا تو ظاہر تھا اور اب آپ کے مزارِ پُر انوار پر حاضر ہونا آپ کی بارگاہ میں حاضر ہونا ہے اور جسے یہ بھی میسر نہ ہو تو وہ دل سے حضور پر نور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی طرف توجہ اور آپ سے توسل، فریاد، استغاثہ اور طلبِ شفاعت کرے۔

2 ... اللہ تعالیٰ حاکم ہے اور یہاں حضور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کو بھی حاکم فرمایا گیا۔ اس سے معلوم ہوا کہ بہت سی صفات جو اللہ تعالیٰ کیلئے استعمال ہوتی .....

اَنْفُسِهِمْ حَرَجًا مِّمَّا قَضَيْتَ وَ يُسَلِّمُوْا

اَنْفُسِهِمْ	حَرَجًا	مِّمَّا	قَضَيْتَ	وَ	يُسَلِّمُوْا (1)
اپنی جانوں، دلوں	کوئی حرج، رکاوٹ	(اس) سے جو	تم نے فیصلہ کر دیا	اور	دل سے مان لیں

اپنے دلوں میں اس سے کوئی رکاوٹ نہ پائیں اور اچھی طرح دل سے

تَسْلِيْمًا ﴿٦٥﴾ وَ لَوْ اَنَّا كَتَبْنَا عَلَيْهِمْ اَنِ اقْتُلُوْۤا

تَسْلِيْمًا ﴿٦٥﴾	وَ	لَوْ	اَنَّا	كَتَبْنَا	عَلَيْهِمْ	اَنِ	اقْتُلُوْۤا
ماننا	اور	اگر	ہم	لکھ دیتے، فرض کر دیتے	ان پر	کہ	قتل کر دو

مان لیں ○ اور اگر ہم ان پر فرض کر دیتے کہ اپنے آپ کو

اَنْفُسَكُمْ اَوِ اخْرُجُوْا مِنْ دِيَارِكُمْ مَّا فَعَلُوْهُ اِلَّا قَلِيْلٌ

اَنْفُسَكُمْ	اَوِ	اخْرُجُوْا	مِنْ	دِيَارِكُمْ	مَّا فَعَلُوْهُ	اِلَّا	قَلِيْلٌ
اپنی جانیں	یا	نکل جاؤ	سے	اپنے گھروں	(تو) وہ نہ کرتے اسے	مگر	تھوڑے

قتل کر دو یا اپنے گھر بار چھوڑ کر نکل جاؤ تو ان میں تھوڑے ہی

مِّنْهُمْ ؕ وَ لَوْ اَنَّهُمْ فَعَلُوْا مَا يُوْعَظُوْنَ بِهٖ

مِّنْهُمْ	وَ	لَوْ	اَنَّهُمْ	فَعَلُوْا	مَا	يُوْعَظُوْنَ	بِهٖ
ان میں سے	اور	اگر	بیشک وہ	کرتے	جو	انہیں نصیحت کی جاتی ہے	اس کے ساتھ

ایسا کرتے اور اگر وہ ہر وہ کام کر لیتے جس کی انہیں نصیحت کی جاتی ہے

لَكَانَ خَيْرًا لَّهُمْ وَ اَشَدَّ تَثْبِيْتًا ﴿٦٦﴾ وَّ

لَكَانَ	خَيْرًا	لَّهُمْ	وَ	اَشَدَّ	تَثْبِيْتًا ﴿٦٦﴾	وَّ
ضرور ہوتا	بہت بہتر	ان کے لئے	اور	زیادہ مضبوط	ثابت قدمی (میں)	اور

تو ان کے لئے بہت بہتر اور ثابت قدمی کا ذریعہ ہوتا ○ اور

مسلمانوں کو بنی اسرائیل کی طرح سخت احکام نہیں دیئے گئے

اطاعتِ رسول ایمان میں پختگی، اجرِ عظیم اور صراطِ مستقیم کی ہدایت ملنے کا ذریعہ ہے

...ہیں اگر وہ حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے لئے استعمال کی جائیں تو شرک لازم نہیں آتا جب تک کہ شرک کی حقیقت نہ پائی جائے۔

(1)... حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا حکم ماننا فرض اور ماننے سے انکار کرنا کفر ہے۔ نیز ضروری ہے کہ آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا حکم دل و جان سے مانا جائے اور اس کے بارے میں دل میں بھی کوئی رکاوٹ نہیں ہونی چاہیے۔ اس آیت پر وہ لوگ غور کریں جو مسلمان کہلا کر کافروں کے قوانین کو اسلامی قوانین پر فوقیت دیتے ہیں۔

وَّاِذًا لَّاٰتَيْنٰهُمْ مِّنْ لَّدُنَّاۤ اَجْرًا عَظِيْمًا ﴿۶۷﴾ وَّلَهَدَيْنٰهُمْ

اِذًا لَّاٰتَيْنٰهُمْ	مِّنْ	لَّدُنَّاۤ	اَجْرًا	عَظِيْمًا ﴿۶۷﴾	وَّ	لَهَدَيْنٰهُمْ
اس وقت ضرور ہم دیتے انہیں	سے	اپنے پاس	ثواب	بہت بڑا	اور	ضرور ہم ہدایت دیتے انہیں

ایسا ہوتا تو ہم ضرور انہیں اپنے پاس سے بہت بڑا ثواب عطا فرماتے ○ اور ہم انہیں ضرور سیدھے

صِرَاطًا مُّسْتَقِيْمًا ﴿۶۸﴾ وَمَنْ يُّطِعِ اللّٰهَ وَالرَّسُوْلَ فَاُولٰٓئِكَ

صِرَاطًا	مُّسْتَقِيْمًا ﴿۶۸﴾	وَ	مَنْ[1]	يُّطِعِ	اللّٰهَ	وَ	الرَّسُوْلَ	فَاُولٰٓئِكَ
راستے (کی)	سیدھے	اور	جو	اطاعت کرے	اللہ	اور	رسول (کی)	تو یہ لوگ

راستے کی ہدایت دیتے ○ اور جو اللہ اور رسول کی اطاعت کرے تو وہ

اطاعت گزار مسلمانوں کا صلہ

مَعَ الَّذِيْنَ اَنْعَمَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ مِّنَ النَّبِيّٖنَ

مَعَ	الَّذِيْنَ	اَنْعَمَ	اللّٰهُ	عَلَيْهِمْ	مِّنَ	النَّبِيّٖنَ
ساتھ (ہوں گے)	ان لوگوں کے جو	انعام، احسان فرمایا	اللہ (نے)	ان پر	سے (یعنی)	انبیاء

ان لوگوں کے ساتھ ہوگا جن پر اللہ نے فضل کیا یعنی انبیاء

وَالصِّدِّيْقِيْنَ وَالشُّهَدَآءِ وَالصّٰلِحِيْنَ ۚ وَحَسُنَ اُولٰٓئِكَ

وَ	الصِّدِّيْقِيْنَ	وَ	الشُّهَدَآءِ	وَ	الصّٰلِحِيْنَ	وَ	حَسُنَ	اُولٰٓئِكَ
اور	صدیقین	اور	شہداء	اور	صالحین (کے)	اور	کیا ہی اچھے ہیں	یہ لوگ

اور صدیقین اور شہداء اور صالحین اور یہ کتنے اچھے

رَفِيْقًا ﴿۶۹﴾ ذٰلِكَ الْفَضْلُ مِنَ اللّٰهِ ؕ وَكَفٰى بِاللّٰهِ عَلِيْمًا ﴿۷۰﴾ ع

رَفِيْقًا ﴿۶۹﴾	ذٰلِكَ	الْفَضْلُ	مِنَ	اللّٰهِ	وَ	كَفٰى	بِاللّٰهِ	عَلِيْمًا ﴿۷۰﴾
ساتھی	یہ	فضل	کی طرف سے	اللہ	اور	کافی ہے	اللہ	جاننے والا

ساتھی ہیں ○ یہ اللہ کا فضل ہے، اور اللہ جاننے والا کافی ہے ○

جنت میں نبی کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا قرب ملنا اللہ تعالیٰ کا فضل ہے

ع ٥

[1] ۔۔۔ حضرت ثوبان رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ حضور اقدس صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ سے بے انتہاء محبت کی وجہ سے جدائی کی تاب نہ رکھتے تھے، انہیں آخرت میں جدائی کا اندیشہ ہوا تو بارگاہِ رسالت میں عرض کی، ان کی تسکین کے لئے یہ آیت نازل ہوئی۔ اس سے صحابہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمْ کی حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ سے محبت بھی معلوم ہوئی اور یہ بھی کہ جو حضور پر نور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا آخرت میں قرب چاہتا ہے وہ محبت اور اطاعت کا راستہ اختیار کرے۔

دشمن کے مقابلے میں ہوشیاری اور بھرپور ارادے سے کام لینے کا حکم

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا خُذُوْا حِذْرَكُمْ فَانْفِرُوْا

يٰۤاَيُّهَا	الَّذِيْنَ	اٰمَنُوْا	خُذُوْا (1)	حِذْرَكُمْ	فَانْفِرُوْا
اے	وہ لوگو جو	ایمان لائے	لو	اپنے بچاؤ کا ذریعہ	پھر دشمن کی طرف نکلو، کوچ کرو

اے ایمان والو! ہوشیاری سے کام لو پھر دشمن کی طرف

منافقوں کی خود غرضی، مفاد پرستی اور مال کی ہوس

ثُبَاتٍ اَوِ انْفِرُوْا جَمِيْعًا (٧١) وَ اِنَّ مِنْكُمْ

ثُبَاتٍ	اَوِ	انْفِرُوْا	جَمِيْعًا (٧١)	وَ	اِنَّ	مِنْكُمْ
تھوڑے تھوڑے (ہو کر)	یا	نکلو	اکٹھے	اور	بیشک	تم میں سے

تھوڑے تھوڑے ہو کر نکلو یا اکٹھے چلو ○ اور تم میں

لَمَنْ لَّيُبَطِّئَنَّ ۚ فَاِنْ اَصَابَتْكُمْ مُّصِيْبَةٌ قَالَ

لَمَنْ	لَّيُبَطِّئَنَّ	فَاِنْ	اَصَابَتْكُمْ	مُّصِيْبَةٌ	قَالَ
ضرور (کوئی وہ ہے) جو	ضرور دیر لگائے گا	پھر اگر	پہنچ جائے تمہیں	کوئی مصیبت	(تو) کہے گا

کچھ لوگ ایسے ہیں جو ضرور دیر لگائیں گے پھر اگر تم پر کوئی مصیبت آپڑے تو دیر لگانے والا کہے گا:

قَدْ اَنْعَمَ اللّٰهُ عَلَيَّ اِذْ لَمْ اَكُنْ مَّعَهُمْ

قَدْ	اَنْعَمَ	اللّٰهُ	عَلَيَّ	اِذْ	لَمْ اَكُنْ	مَّعَهُمْ
بیشک	انعام، احسان فرمایا	اللہ (نے)	مجھ پر	کیونکہ	میں نہیں تھا	ان کے ساتھ

بیشک اللہ نے مجھ پر بڑا احسان کیا کہ میں ان کے ساتھ

شَهِيْدًا (٧٢) وَلَئِنْ اَصَابَكُمْ فَضْلٌ مِّنَ اللّٰهِ لَيَقُوْلَنَّ

شَهِيْدًا (٧٢)	وَ	لَئِنْ	اَصَابَكُمْ	فَضْلٌ	مِّنَ	اللّٰهِ	لَيَقُوْلَنَّ
حاضر، موجود	اور	ضرور اگر	پہنچے، ملے تمہیں	فضل	کی طرف سے	اللہ	(تو) ضرور کہے گا

موجود نہ تھا ○ اور اگر تمہیں اللہ کی طرف سے فضل ملے تو (تکلیف پہنچنے والی صورت میں تو)

(1)...یہ آیت مبارکہ جنگی تیاریوں، جنگی چالوں، دشمنوں کی حربی طاقت کے اندازے لگانے، معلومات رکھنے، ان کے مقابلے میں بھرپور تیاری اور بہترین جنگی حکمتِ عملی کے جملہ اصولوں میں رہنمائی کرتی ہے۔ اس سے یہ بھی معلوم ہے کہ اسباب کا اختیار کرنا بھی نہایت اہم ہے۔ بغیر اسباب لڑ نا مرنے کے مترادف ہے، توکل ترکِ اسباب کا نام نہیں بلکہ اسباب اختیار کر کے امید یں اللہ عَزَّوَجَلَّ سے وابستہ کرنے کا نام ہے۔

كَاَنْ لَّمْ تَكُنْۢ بَيْنَكُمْ وَ بَيْنَهٗ مَوَدَّةٌ

كَاَنْ	لَّمْ تَكُنْۢ	بَيْنَكُمْ	وَ	بَيْنَهٗ	مَوَدَّةٌ
گویا کہ	(پہلی صورت میں) نہ تھی	تمہارے درمیان	اور	اس کے درمیان	کوئی دوستی

گویا تمہارے اور اس کے درمیان کوئی دوستی ہی نہ تھی (جبکہ اب) ضرور کہے گا:

يٰلَيْتَنِيْ كُنْتُ مَعَهُمْ فَاَفُوْزَ فَوْزًا عَظِيْمًا ﴿٧٣﴾

يٰلَيْتَنِيْ	كُنْتُ	مَعَهُمْ	فَاَفُوْزَ (1)	فَوْزًا	عَظِيْمًا ﴿٧٣﴾
(اور فضل ملنے پر کہے گا) اے کاش	میں ہوتا	ان کے ساتھ	تو میں پالیتا	کامیابی	بڑی

اے کاش میں (بھی) ان کے ساتھ ہوتا تو بڑی کامیابی حاصل کرلیتا ○

اچھی نیت سے راہِ خدا میں جہاد کرنے کی فضیلت

فَلْيُقَاتِلْ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ الَّذِيْنَ يَشْرُوْنَ الْحَيٰوةَ الدُّنْيَا بِالْاٰخِرَةِ ؕ

فَلْيُقَاتِلْ	فِيْ	سَبِيْلِ اللّٰهِ	الَّذِيْنَ	يَشْرُوْنَ	الْحَيٰوةَ الدُّنْيَا	بِالْاٰخِرَةِ
تو لڑنا چاہئے	میں	اللہ کی راہ	ان لوگوں کو جو	بیچتے ہیں	دنیا کی زندگی	آخرت کے بدلے

پس جو لوگ دنیا کی زندگی کو آخرت کے بدلے میں بیچ دیتے ہیں انہیں چاہیے کہ اللہ کی راہ میں لڑیں

وَمَنْ يُّقَاتِلْ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فَيُقْتَلْ اَوْ يَغْلِبْ

وَ	مَنْ	يُّقَاتِلْ	فِيْ	سَبِيْلِ اللّٰهِ	فَيُقْتَلْ	اَوْ	يَغْلِبْ
اور	جو	لڑے	میں	اللہ کی راہ	پھر وہ قتل کردیا جائے	یا	غالب آجائے

اور جو اللہ کی راہ میں لڑے پھر شہید کردیا جائے یا غالب آجائے

جہاد کی ترغیب کے لئے مسلمانوں
کی غیرت ایمانی کو ابھارا

فَسَوْفَ نُؤْتِيْهِ اَجْرًا عَظِيْمًا ﴿٧٤﴾ وَمَا لَكُمْ

فَسَوْفَ نُؤْتِيْهِ	اَجْرًا	عَظِيْمًا ﴿٧٤﴾	وَ	مَا	لَكُمْ
تو عنقریب ہم دیں گے اسے	اجر، ثواب	بہت بڑا	اور	کیا ہے	تمہیں

تو عنقریب ہم اسے بہت بڑا ثواب عطا فرمائیں گے ○ اور تمہیں کیا ہوگیا

1 ...ان آیات سے معلوم ہوا کہ خود غرضی، موقع شناسی، مفاد پرستی اور مال کی ہوس منافقوں کا طریقہ ہے۔ دنیا میں وہ شخص کبھی کامیاب نہیں ہوتا جو تکلیف کے موقع پر تو کسی کا ساتھ نہ دے لیکن اپنے مفاد کے موقع پر آگے آگے ہوتا پھرے۔ مفاد پرست اور خود غرض آدمی کچھ عرصہ تک تو اپنی منافقت چھپا سکتا ہے لیکن اس کے بعد ذلت و رسوائی اس کا مقدر ہوتی ہے۔

لَا تُقَاتِلُوْنَ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ وَ الْمُسْتَضْعَفِیْنَ مِنَ الرِّجَالِ وَ

لَا تُقَاتِلُوْنَ	فِیْ	سَبِیْلِ اللّٰهِ	وَ	الْمُسْتَضْعَفِیْنَ[1]	مِنَ	الرِّجَالِ	وَ
(کہ) تم نہیں لڑتے	میں	اللہ کی راہ	اور	کمزور لوگ	سے	مرد	اور

کہ تم اللہ کے راستے میں نہ لڑو اور کمزور مردوں اور

النِّسَآءِ وَ الْوِلْدَانِ الَّذِیْنَ یَقُوْلُوْنَ رَبَّنَآ اَخْرِجْنَا مِنْ

النِّسَآءِ	وَ	الْوِلْدَانِ	الَّذِیْنَ	یَقُوْلُوْنَ	رَبَّنَآ	اَخْرِجْنَا	مِنْ
عورتیں	اور	بچے	وہ لوگ جو	کہتے ہیں	اے ہمارے رب	نکال دے ہمیں	سے

عورتوں اور بچوں کی خاطر (نہ لڑو جو) یہ دعا کر رہے ہیں کہ اے ہمارے رب! ہمیں

هٰذِهِ الْقَرْیَةِ الظَّالِمِ اَهْلُهَا ۚ وَ اجْعَلْ لَّنَا مِنْ لَّدُنْكَ

هٰذِهِ	الْقَرْیَةِ	الظَّالِمِ	اَهْلُهَا	وَ	اجْعَلْ	لَّنَا	مِنْ	لَّدُنْكَ
اس	شہر	ظلم کرنے والے	اس کے رہائشی	اور	بنادے	ہمارے لئے	سے	اپنے پاس

اس شہر سے نکال دے جس کے باشندے ظالم ہیں اور ہمارے لئے اپنے پاس سے

وَلِیًّا ۚۙ وَّ اجْعَلْ لَّنَا مِنْ لَّدُنْكَ نَصِیْرًا ؕ۷۵ اَلَّذِیْنَ اٰمَنُوْا

وَلِیًّا[2]	وَّ	اجْعَلْ	لَّنَا	مِنْ	لَّدُنْكَ	نَصِیْرًا ۷۵	اَلَّذِیْنَ	اٰمَنُوْا
کوئی حمایتی	اور	بنادے	ہمارے لئے	سے	اپنے پاس	کوئی مددگار	وہ لوگ جو	ایمان لائے

کوئی حمایتی بنادے اور ہمارے لئے اپنی بارگاہ سے کوئی مددگار بنادے ○ ایمان والے

یُقَاتِلُوْنَ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ ۚ وَ الَّذِیْنَ كَفَرُوْا یُقَاتِلُوْنَ فِیْ

یُقَاتِلُوْنَ	فِیْ	سَبِیْلِ اللّٰهِ	وَ	الَّذِیْنَ	كَفَرُوْا	یُقَاتِلُوْنَ	فِیْ
وہ لڑتے ہیں	میں	اللہ کی راہ	اور	وہ لوگ جو (جنہوں نے)	کفر کیا	وہ لڑتے ہیں	میں

اللہ کی راہ میں جہاد کرتے ہیں اور کفار شیطان کی راہ میں

ایمان والے راہِ خدا میں اور کافر راہِ شیطان میں لڑتے ہیں

1 ۔۔۔ یہاں جن کمزوروں کا تذکرہ ہے اس سے مراد مکہ مکرمہ کے مسلمان ہیں۔ اس سے معلوم ہوا کہ مسلمانوں کو جہاد کی ترغیب دینے کیلئے مسلمانوں کی مظلومیت کا بیان کرنا بہت مفید ہے۔

2 ۔۔۔ اس سے معلوم ہوا کہ غیرُ اللہ کو ولی اور ناصر (یعنی مددگار) کہہ سکتے ہیں۔

سَبِيْلِ الطَّاغُوْتِ فَقَاتِلُوْٓا اَوْلِيَآءَ الشَّيْطٰنِ ۚ اِنَّ كَيْدَ الشَّيْطٰنِ كَانَ

كَانَ	كَيْدَ الشَّيْطٰنِ	اِنَّ	اَوْلِيَآءَ الشَّيْطٰنِ	فَقَاتِلُوْٓا	سَبِيْلِ الطَّاغُوْتِ
ہے	شیطان کا مکروفریب	بیشک	شیطان کے دوستوں (سے)	تو لڑو، جہاد کرو	شیطان کی راہ

لڑتے ہیں تو تم شیطان کے دوستوں سے جہاد کرو بیشک شیطان کا مکروفریب

ضَعِيْفًا ﴿٧٦﴾ ع اَلَمْ تَرَ اِلَى الَّذِيْنَ قِيْلَ لَهُمْ كُفُّوْٓا

كُفُّوْٓا	لَهُمْ	قِيْلَ	الَّذِيْنَ	اِلَى	اَلَمْ تَرَ	ضَعِيْفًا ﴿٧٦﴾
روک لو	ان سے	کہا گیا	ان لوگوں کی جو	کی طرف	کیا تم نے نہ دیکھا	کمزور

کمزور ہے ۝ کیا تم نے ان لوگوں کو نہ دیکھا جن سے کہا گیا اپنے ہاتھ

اَيْدِيَكُمْ وَاَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ وَاٰتُوا الزَّكٰوةَ ۚ فَلَمَّا كُتِبَ

كُتِبَ	فَلَمَّا	الزَّكٰوةَ	اٰتُوا	وَ	الصَّلٰوةَ	اَقِيْمُوا	وَ	اَيْدِيَكُمْ
لکھا گیا، فرض کیا گیا	پھر جب	زکوٰۃ	ادا کرو	اور	نماز	قائم کرو	اور	اپنے ہاتھ

روکے رکھو اور نماز قائم رکھو اور زکوٰۃ دو پھر جب ان پر جہاد فرض

عَلَيْهِمُ الْقِتَالُ اِذَا فَرِيْقٌ مِّنْهُمْ يَخْشَوْنَ النَّاسَ

النَّاسَ	يَخْشَوْنَ	مِّنْهُمْ	فَرِيْقٌ	اِذَا	الْقِتَالُ	عَلَيْهِمُ
لوگوں (سے)	ڈرتے ہیں	ان میں سے	ایک گروہ	تب	لڑنا، جہاد	ان پر

کیا گیا تو ان میں ایک گروہ لوگوں سے ایسے ڈرنے لگا

كَخَشْيَةِ اللّٰهِ اَوْ اَشَدَّ خَشْيَةً ۚ وَقَالُوْا رَبَّنَا لِمَ

لِمَ (1)	رَبَّنَا	قَالُوْا	وَ	خَشْيَةً	اَشَدَّ	اَوْ	كَخَشْيَةِ اللّٰهِ
کیوں	اے ہمارے رب	کہنے لگے	اور	ڈرنا	اس سے سخت	یا	اللہ سے ڈرنے کی طرح

جیسے اللہ سے ڈرنا ہوتا ہے یا اس سے بھی زیادہ اور کہنے لگے: اے ہمارے رب!

جہاد فرض ہونے پر بعض مسلمانوں کا خوف اور حکمت جہاد کے متعلق سوال

ع ٦

(1)…یہ سوال حکمت دریافت کرنے کے لئے تھا، اعتراض کرنے کیلئے نہیں، اسی لئے اس سوال پر زجروتوبیخ نہ فرمائی گئی بلکہ تسلی بخش جواب عطا فرمایا گیا۔ اس سے معلوم ہوا کہ اعتراض کی غرض سے نہیں بلکہ سمجھنے کے لئے اسلامی قوانین کی حکمتیں پوچھنا ایمان کے منافی نہیں ہے۔

كُتِبَ عَلَيْنَا الْقِتَالَ ۚ لَوْلَاۤ اَخَّرْتَنَاۤ اِلٰۤى اَجَلٍ

كَتَبْتَ	عَلَيْنَا	الْقِتَالَ	لَوْلَاۤ	اَخَّرْتَنَاۤ	اِلٰۤى	اَجَلٍ
تو نے لکھ دیا، فرض کر دیا	ہمارے اوپر	جہاد	کیوں نہ	تو نے مہلت دی ہمیں	تک	مدت

تو نے ہم پر جہاد کیوں فرض کر دیا؟ تھوڑی سی مدت تک ہمیں اور مہلت کیوں نہ

قَرِيْبٍ ؕ قُلْ مَتَاعُ الدُّنْيَا قَلِيْلٌ ۚ وَالْاٰخِرَةُ خَيْرٌ

قَرِيْبٍ	قُلْ	مَتَاعُ الدُّنْيَا	قَلِيْلٌ (1)	وَ	الْاٰخِرَةُ	خَيْرٌ
قریب (تھوڑی سی)	تم کہو	دنیا کا ساز و سامان	قلیل، تھوڑا	اور	آخرت	سب سے بہتر ہے

عطا کر دی؟ اے حبیب! تم فرما دو کہ دنیا کا ساز و سامان تھوڑا سا ہے اور پرہیز گاروں کے لئے

لِّمَنِ اتَّقٰى ۫ وَلَا تُظْلَمُوْنَ فَتِيْلًا ﴿۷۷﴾

لِمَنِ	اتَّقٰى	وَ	لَا تُظْلَمُوْنَ	فَتِيْلًا ﴿۷۷﴾
(اس) کے لئے جو	ڈرے، متقی بنے	اور	تم پر ظلم نہیں کیا جائے گا	ایک دھاگے (کے برابر)

آخرت بہتر ہے اور تم پر ایک دھاگے کے برابر بھی ظلم نہ کیا جائے گا ○

موت ہر جگہ آکر رہے گی

اَيْنَ مَا تَكُوْنُوْا يُدْرِكْكُّمُ الْمَوْتُ وَلَوْ كُنْتُمْ فِيْ بُرُوْجٍ

اَيْنَ مَا	تَكُوْنُوْا	يُدْرِكْكُّمُ	الْمَوْتُ	وَلَوْ	كُنْتُمْ	فِيْ	بُرُوْجٍ
جہاں کہیں	تم ہو گے	پالے گی تمہیں	موت	اگرچہ	تم ہو	میں	قلعوں، اونچے محلات

تم جہاں کہیں بھی ہو گے موت تمہیں ضرور پکڑ لے گی اگرچہ تم مضبوط قلعوں

بھلائی اور برائی کی نسبت کرنے میں منافقوں کا حال

مُّشَيَّدَةٍ ؕ وَاِنْ تُصِبْهُمْ حَسَنَةٌ يَّقُوْلُوْا هٰذِهٖ

مُّشَيَّدَةٍ	وَ	اِنْ	تُصِبْهُمْ	حَسَنَةٌ	يَّقُوْلُوْا	هٰذِهٖ
بلند، مضبوط بنائے ہوئے	اور	اگر	پہنچے انہیں	کوئی بھلائی	(تو) کہتے ہیں	یہ

میں ہو اور ان (منافقوں) کو کوئی بھلائی پہنچے تو کہتے ہیں یہ

(1)۔۔۔دنیا کا ساز و سامان اگرچہ کتنا ہی زیادہ ہو وہ اخروی نعمتوں کے مقابلے میں انتہائی قلیل ہے اور مومن کے لئے دنیا سے کہیں زیادہ آخرت بہتر ہے لہٰذا ہر مسلمان کو چاہئے کہ دنیا کے مقابلے میں اپنی آخرت کو بہتر بنانے اور اسے سنوارنے کی زیادہ کوشش کرے۔

مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ ۚ وَ اِنْ تُصِبْهُمْ سَیِّئَةٌ یَّقُوْلُوْا هٰذِهٖ

مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ	وَ	اِنْ	تُصِبْهُمْ	سَیِّئَةٌ	یَّقُوْلُوْا	هٰذِهٖ
اللہ کے پاس سے (ہے)	اور	اگر	پہنچے انہیں	کوئی برائی	(تو) کہتے ہیں	یہ

اللہ کی طرف سے ہے اور اگر انہیں کوئی برائی پہنچے تو کہتے ہیں: (اے محمد!) یہ

مِنْ عِنْدِكَ ؕ قُلْ كُلٌّ مِّنْ عِنْدِ اللّٰهِ ؕ

مِنْ عِنْدِكَ	قُلْ	كُلٌّ	مِّنْ عِنْدِ اللّٰهِ
تمہاری طرف سے (آئی ہے)	تم کہہ دو	سب	اللہ کی طرف سے (ہے)

آپ کی وجہ سے آئی ہے۔ اے حبیب! تم فرمادو: سب اللہ کی طرف سے ہے

فَمَالِ هٰۤؤُلَآءِ الْقَوْمِ لَا یَكَادُوْنَ یَفْقَهُوْنَ حَدِیْثًا ﴿۷۸﴾ مَاۤ

فَمَالِ هٰۤؤُلَآءِ الْقَوْمِ	لَا یَكَادُوْنَ یَفْقَهُوْنَ	حَدِیْثًا ﴿۷۸﴾	مَاۤ
تو اس قوم کو کیا ہوا	سمجھنے کے قریب ہی نہیں آتے	کوئی بات	جو

تو ان لوگوں کو کیا ہوا کہ کسی بات کو سمجھنے کے قریب ہی نہیں آتے ○ اے سننے والے!

اَصَابَكَ مِنْ حَسَنَةٍ فَمِنَ اللّٰهِ ۫ وَ مَاۤ

اَصَابَكَ	مِنْ	حَسَنَةٍ	فَمِنَ اللّٰهِ (1)	وَ	مَاۤ
پہنچتی ہے تجھے (اے انسان)	سے	بھلائی	تو (وہ) اللہ کی طرف سے (ہے)	اور	جو

تجھے جو بھلائی پہنچتی ہے وہ اللہ کی طرف سے ہے اور

اَصَابَكَ مِنْ سَیِّئَةٍ فَمِنْ نَّفْسِكَ ؕ وَ اَرْسَلْنٰكَ

اَصَابَكَ	مِنْ	سَیِّئَةٍ	فَمِنْ نَّفْسِكَ	وَ	اَرْسَلْنٰكَ
پہنچتی ہے تجھے	سے	برائی	تو (وہ) تیری جان کی طرف سے (ہے)	اور	ہم نے بھیجا تمہیں

تجھے جو برائی پہنچتی ہے وہ تیری اپنی طرف سے ہے اور اے حبیب! ہم نے تمہیں

اللہ تعالیٰ کی طرف سے ظہور اور نسبت اللہ تعالیٰ کی طرف مناسب ہے

بھلائی اللہ تعالیٰ کی طرف سے اور برائی بندوں کی طرف سے ہے

(1) یہاں بھلائی کی نسبت اللہ عَزَّوَجَلَّ کی طرف اور برائی کی نسبت بندے کی طرف کی گئی ہے جب کہ اوپر کی آیت میں سب کی نسبت اللہ عَزَّوَجَلَّ کی طرف ہے، ان کا خلاصہ یہ ہے کہ بندہ جب مؤثرِ حقیقی کی طرف نظر کرے تو ہر چیز کو اسی کی طرف سے جانے اور جب اسباب پر نظر کرے تو برائیوں کو اپنی شامت نفس کے سبب سے سمجھے۔

اطاعتِ رسول اطاعتِ خدا ہے

لِلنَّاسِ رَسُوْلًا ؕ وَكَفٰى بِاللّٰهِ شَهِيْدًا ﴿٧٩﴾ مَنْ يُّطِعِ

لِلنَّاسِ	رَسُوْلًا (1)	وَ	كَفٰى	بِاللّٰهِ	شَهِيْدًا ﴿٧٩﴾	مَنْ	يُّطِعِ
تمام لوگوں کے لئے	رسول (بناکر)	اور	کافی ہے	اللہ	گواہ	جو	اطاعت کرے

سب لوگوں کے لئے رسول بناکر بھیجا ہے اور گواہی کے لئے اللہ ہی کافی ہے ○ جس نے

الرَّسُوْلَ فَقَدْ اَطَاعَ اللّٰهَ ۚ وَمَنْ تَوَلّٰى

الرَّسُوْلَ	فَقَدْ	اَطَاعَ	اللّٰهَ	وَ	مَنْ	تَوَلّٰى
رسول (کی)	تو بیشک	اس نے اطاعت کی	اللہ (کی)	اور	جس نے	منہ پھیرا

رسول کا حکم مانا بیشک اس نے اللہ کا حکم مانا اور جس نے منہ موڑا

اطاعتِ رسول سے متعلق منافقوں کا حال

فَمَآ اَرْسَلْنٰكَ عَلَيْهِمْ حَفِيْظًا ﴿٨٠﴾ وَيَقُوْلُوْنَ

فَمَآ اَرْسَلْنٰكَ	عَلَيْهِمْ	حَفِيْظًا ﴿٨٠﴾	وَ	يَقُوْلُوْنَ
تو ہم نے نہیں بھیجا تمہیں	ان پر	نگہبان، محافظ (بناکر)	اور	وہ کہتے ہیں

تو ہم نے تمہیں انہیں بچانے کے لئے نہیں بھیجا ○ اور کہتے ہیں:

طَاعَةٌ ۫ فَاِذَا بَرَزُوْا مِنْ عِنْدِكَ

طَاعَةٌ	فَاِذَا	بَرَزُوْا	مِنْ	عِنْدِكَ
(ہمارا کام) اطاعت (کرنا ہے)	پھر جب	اٹھ کر جاتے ہیں	سے	تمہارے پاس

ہم نے فرمانبرداری کی پھر جب تمہارے پاس سے نکل کر جاتے ہیں

بَيَّتَ طَآئِفَةٌ مِّنْهُمْ غَيْرَ الَّذِيْ تَقُوْلُ ؕ

بَيَّتَ	طَآئِفَةٌ	مِّنْهُمْ	غَيْرَ	الَّذِيْ	تَقُوْلُ
رات کو منصوبے بناتا ہے	ایک گروہ	ان میں سے	علاوہ	(اس کے) جو	وہ گروہ کہتا ہے (یا) تم کہتے ہو

تو ان میں ایک گروہ آپ کے فرمان کے بر خلاف رات کو منصوبے بناتا ہے

(1)... یہ سیّدِ دوعالم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے جلیل القدر منصب اور عظیم المرتبت قدر و منزلت کا بیان ہے کہ آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم تمام عرب و عجم اور ساری مخلوق کے لئے رسول بنائے گئے اور کل جہان آپ کا امتی بنایا گیا۔

وَ اللّٰهُ يَكْتُبُ مَا يُبَيِّتُوْنَ ۚ فَاَعْرِضْ عَنْهُمْ وَ

وَ	اللّٰهُ	يَكْتُبُ	مَا	يُبَيِّتُوْنَ	فَاَعْرِضْ	عَنْهُمْ	وَ
اور	اللہ	لکھ رہا ہے	جو	وہ رات میں منصوبے بناتے ہیں	تو چشم پوشی کرو	ان سے	اور

اور اللہ ان کے رات کے منصوبے لکھ رہا ہے تو اے حبیب! تم ان سے چشم پوشی کرو اور

تَوَكَّلْ عَلَى اللّٰهِ ؕ وَ كَفٰى بِاللّٰهِ وَكِيْلًا ﴿۸۱﴾ اَفَلَا يَتَدَبَّرُوْنَ

تَوَكَّلْ	عَلَى	اللّٰهِ	وَ	كَفٰى	بِاللّٰهِ	وَكِيْلًا ﴿۸۱﴾	اَفَلَا يَتَدَبَّرُوْنَ (1)
بھروسہ رکھو	پر	اللہ	اور	کافی ہے	اللہ	کارساز	تو کیا وہ غور نہیں کرتے

اللہ پر بھروسہ رکھو اور اللہ کافی کارساز ہے ○ تو کیا یہ لوگ قرآن میں غور

الْقُرْاٰنَ ؕ وَ لَوْ كَانَ مِنْ عِنْدِ غَيْرِ اللّٰهِ لَوَجَدُوْا

الْقُرْاٰنَ	وَ	لَوْ	كَانَ	مِنْ عِنْدِ غَيْرِ اللّٰهِ	لَوَجَدُوْا
قرآن (میں)	اور	اگر	وہ ہوتا	اللہ کے علاوہ (کسی اور) کے پاس سے	(تو) ضرور وہ پاتے

نہیں کرتے اور اگر یہ قرآن اللہ کے علاوہ کسی اور کی طرف سے ہوتا تو ضرور

فِيْهِ اخْتِلَافًا كَثِيْرًا ﴿۸۲﴾ وَ اِذَا جَآءَهُمْ اَمْرٌ

فِيْهِ	اخْتِلَافًا	كَثِيْرًا ﴿۸۲﴾	وَ	اِذَا	جَآءَهُمْ	اَمْرٌ
اس میں	اختلاف	بہت زیادہ	اور	جب	آتی ہے ان کے پاس	کوئی بات

اس میں بہت زیادہ اختلاف پاتے ○ اور جب امن یا خوف کی

مِّنَ الْاَمْنِ اَوِ الْخَوْفِ اَذَاعُوْا بِهٖ ؕ وَ

مِّنَ	الْاَمْنِ	اَوِ	الْخَوْفِ	اَذَاعُوْا	بِهٖ	وَ
سے	امن	یا	خوف (کی)	(تو) پھیلانے لگ جاتے ہیں	اس کو	اور (حالانکہ)

کوئی بات ان کے پاس آتی ہے تو اسے پھیلانے لگتے ہیں حالانکہ

عظمتِ قرآن اور قرآن پاک میں غور و فکر کی دعوت

خوف پھیلانے والی خبروں کے متعلق قرآن پاک کا ایک اہم ضابطہ

(1)…… قرآن مجید میں غور و فکر کرنا اعلیٰ درجے کی عبادت ہے، لیکن یہ بات واضح ہے کہ قرآن میں وہی غور و فکر معتبر اور صحیح ہے جو صاحبِ قرآن صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے فرامین اور ان کے صحبت یافتہ صحابہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُم اور ان سے تربیت پانے والے تابعین رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِم کے علوم کی روشنی میں ہو۔ اس لئے دورِ جدید کے ان نت نئے محققین سے بچنا ضروری ہے جو چودہ سو سال کے علماء، فقہاء، محدثین و مفسرین اور ساری امت کے فہم کو غلط قرار دے کر قولاً یا عملاً یہ کہتے نظر آتے ہیں کہ قرآن اگر سمجھا ہے تو ہم نے ہی سمجھا ہے، پچھلی ساری امت جاہل ہی گزر گئی ہے۔ یہ لوگ یقیناً گمراہ ہیں۔

لَوْ رَدُّوْهُ اِلَى الرَّسُوْلِ وَ اِلٰٓى

لَوْ	رَدُّوْهُ	اِلَى	الرَّسُوْلِ	وَ	اِلٰٓى
اگر	پھیر دیتے اس (بات) کو	کی طرف	رسول	اور	کی طرف

اگر اس بات کو رسول اور اپنے با اختیار لوگوں کی

اُولِي الْاَمْرِ مِنْهُمْ لَعَلِمَهُ الَّذِيْنَ

اُولِي الْاَمْرِ	مِنْهُمْ	لَعَلِمَهُ	الَّذِيْنَ
حکم والوں (با اختیار لوگوں)	ان میں سے	(تو) ضرور جان لیتے اس (کی حقیقت) کو	وہ لوگ جو

خدمت میں پیش کرتے تو ضرور اُن میں سے نتیجہ نکالنے کی صلاحیت رکھنے والے

يَسْتَنْۢبِطُوْنَهٗ مِنْهُمْ ؕ وَلَوْلَا فَضْلُ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ

يَسْتَنْۢبِطُوْنَهٗ[1]	مِنْهُمْ	وَ	لَوْلَا	فَضْلُ اللّٰهِ	عَلَيْكُمْ
نتیجہ نکالنے کی صلاحیت رکھتے ہیں اس کا	ان میں سے	اور	اگر نہ ہوتا	اللہ کا فضل	تمہارے اوپر

اس (خبر کی حقیقت) کو جان لیتے اور اگر تم پر اللہ کا فضل

وَرَحْمَتُهٗ لَاتَّبَعْتُمُ الشَّيْطٰنَ اِلَّا قَلِيْلًا ﴿٨٣﴾ فَقَاتِلْ

وَ	رَحْمَتُهٗ	لَاتَّبَعْتُمُ	الشَّيْطٰنَ	اِلَّا	قَلِيْلًا ﴿٨٣﴾	فَقَاتِلْ
اور	اس کی رحمت	(تو) ضرور تم پیروی کرنے لگ جاتے	شیطان (کی)	مگر	تھوڑے	تو تم لڑو

اور اس کی رحمت نہ ہوتی تو ضرور تم میں سے چند ایک کے علاوہ سب شیطان کے پیچھے لگ جاتے ○ تو اے حبیب!

جہاد کا حکم اور ترکِ جہاد سے ممانعت

فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ۚ لَا تُكَلَّفُ اِلَّا نَفْسَكَ وَ

فِيْ	سَبِيْلِ اللّٰهِ	لَا تُكَلَّفُ	اِلَّا	نَفْسَكَ	وَ
میں	اللہ کی راہ	تمہیں تکلیف نہیں دی جائے گی	مگر	اپنی ذات (کی)	اور

اللہ کی راہ میں جہاد کریں۔ آپ کو آپ کی طاقت سے زیادہ تکلیف نہیں دی جائے گی اور

[1]...... یہاں آیت میں اگرچہ ایک خاص سیاق و سباق میں ایک چیز بیان کی گئی ہے لیکن اس میں جو حکم بیان کیا گیا ہے یہ ہماری زندگی کے ہزاروں گوشوں میں اصلاح کیلئے کافی ہے۔ خلاصہ کلام یہ ہے کہ جب کوئی ایسی بات معلوم ہو جو فساد کا سبب بن سکتی ہے تو اسے پھیلانے کی بجائے اہلِ دانش اور سمجھدار لوگوں تک پہنچا دیا جائے وہ غور و فکر اور تحقیق سے اس کی حقیقت حال معلوم کرلیں گے اور یوں بات کا بتنگڑ اور رائی کا پہاڑ نہیں بنے گا۔

حَرِّضِ الْمُؤْمِنِيْنَ ۚ عَسَى اللّٰهُ اَنْ يَّكُفَّ

حَرِّضِ	الْمُؤْمِنِيْنَ	عَسَى	اللّٰهُ	اَنْ	يَّكُفَّ
(جہاد کی) ترغیب دیتے رہو	ایمان والوں (کو)	قریب ہے	اللہ	یہ کہ	روک دے گا

مسلمانوں کو (جہاد کی) ترغیب دیتے رہو۔ عنقریب اللہ

بَاْسَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا ؕ وَاللّٰهُ اَشَدُّ

بَاْسَ	الَّذِيْنَ	كَفَرُوْا	وَ	اللّٰهُ	اَشَدُّ
سختی، طاقت	ان لوگوں کی جو (جنہوں نے)	کفر کیا	اور	اللہ	سب سے زیادہ مضبوط (ہے)

کافروں کی طاقت روک دے گا اور اللہ کی طاقت سب سے زیادہ مضبوط ہے

بَاْسًا وَّ اَشَدُّ تَنْكِيْلًا ﴿٨٤﴾ مَنْ يَّشْفَعْ

بَاْسًا	وَّ	اَشَدُّ	تَنْكِيْلًا ﴿٨٤﴾	مَنْ	يَّشْفَعْ
لڑائی، طاقت (میں)	اور	سب سے زیادہ شدید (ہے)	عذاب دینے (میں)	جو	کرے

اور اس کا عذاب سب سے زیادہ شدید ہے ○ جو اچھی

شَفَاعَةً حَسَنَةً يَّكُنْ لَّهٗ نَصِيْبٌ مِّنْهَا ۚ وَمَنْ يَّشْفَعْ

شَفَاعَةً	حَسَنَةً (1)	يَّكُنْ	لَّهٗ	نَصِيْبٌ	مِّنْهَا	وَ	مَنْ	يَّشْفَعْ
سفارش	اچھی	ہو گا	اس کے لئے	(ثواب کا) حصہ	اس میں سے	اور	جو	کرے

سفارش کرے اس کے لئے اس کا اجر ہے اور جو بری

شَفَاعَةً سَيِّئَةً يَّكُنْ لَّهٗ كِفْلٌ مِّنْهَا ؕ وَكَانَ اللّٰهُ

شَفَاعَةً	سَيِّئَةً (2)	يَّكُنْ	لَّهٗ	كِفْلٌ	مِّنْهَا	وَ	كَانَ	اللّٰهُ
سفارش	بری	ہو گا	اس کے لئے	(گناہ کا) حصہ	اس میں سے	اور	ہے	اللہ

سفارش کرے اس کے لئے اس میں سے حصہ ہے اور

(1)... اچھی سفارش وہ ہے جس میں کسی کو جائز نفع پہنچایا جائے یا تکلیف سے بچایا جائے۔ اس پر ثواب ہے، جیسے کوئی نوکری کا واقعی مستحق ہے اور کسی دوسرے کی حق تلفی نہیں ہو رہی تو سفارش کرنا جائز ہے یا کوئی مظلوم ہے اور انصاف دلوانے میں مدد کیلئے پولیس سے سفارش کی جائے۔

(2)... بری سفارش وہ ہے جس میں غلط سفارش کی جائے، ظالم کو غلط طریقے سے بچایا جائے یا کسی کی حق تلفی کی جائے جیسے کسی غیر مستحق کو نوکری دلوانے کیلئے سفارش کی جائے یا کسی کو شراب یا سینما کے لائسنس دلوانے کیلئے سفارش کی جائے، یہ حرام ہے۔

اچھی سفارش باعثِ ثواب اور بری سفارش ناجائز ہے

سلام کا جواب دینے کا طریقہ

عَلٰى كُلِّ شَیْءٍ مُّقِیْتًا ﴿۸۵﴾ وَ اِذَا حُیِّیْتُمْ بِتَحِیَّةٍ

بِتَحِیَّةٍ	حُیِّیْتُمْ	اِذَا	وَ	مُّقِیْتًا ﴿۸۵﴾	عَلٰى كُلِّ شَیْءٍ
کسی دعائیہ لفظ کے ساتھ	تمہیں سلام کیا جائے	جب	اور	قادر	ہر چیز پر

اللہ ہر شے پر قادر ہے ○ اور جب تمہیں کسی لفظ سے سلام کیا جائے

فَحَیُّوْا بِاَحْسَنَ مِنْهَاۤ اَوْ رُدُّوْهَا ؕ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ

كَانَ	اللّٰهَ	اِنَّ	رُدُّوْهَا	اَوْ	بِاَحْسَنَ مِنْهَاۤ	فَحَیُّوْا
ہے	اللہ	بیشک	لوٹا دو اسی (لفظ) کو	یا	اس سے بہتر (لفظ) کے ساتھ	تو سلام کا جواب دو

تو تم اس سے بہتر لفظ سے جواب دو یا وہی الفاظ کہہ دو۔ بیشک اللہ

النصف

اللہ تعالیٰ سب سے زیادہ سچا ہے

عَلٰى كُلِّ شَیْءٍ حَسِیْبًا ﴿۸۶﴾ اَللّٰهُ لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ؕ لَیَجْمَعَنَّكُمْ

لَیَجْمَعَنَّكُمْ	هُوَ	اِلَّا	اِلٰهَ	لَاۤ	اَللّٰهُ	حَسِیْبًا ﴿۸۶﴾	عَلٰى كُلِّ شَیْءٍ
ضرور جمع کرے گا تمہیں	وہ	مگر	کوئی معبود	نہیں	اللہ	حساب لینے والا	ہر چیز پر

ہر چیز پر حساب لینے والا ہے ○ اللہ ہی ہے جس کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں اور وہ ضرور تمہیں

اِلٰى یَوْمِ الْقِیٰمَةِ لَا رَیْبَ فِیْهِ ؕ وَ مَنْ اَصْدَقُ مِنَ اللّٰهِ

اللّٰهِ	مِنَ	اَصْدَقُ (1)	مَنْ	وَ	فِیْهِ	لَا رَیْبَ	یَوْمِ الْقِیٰمَةِ	اِلٰى
اللہ	سے	زیادہ سچا	کون ہے	اور	اس میں	کوئی شک نہیں	قیامت کے دن	کی طرف

قیامت کے دن اکٹھا کرے گا جس میں کوئی شک نہیں اور اللہ سے زیادہ کس کی

چند منافقوں کے بارے میں صحابۂ کرام رضی اللہ تعالٰی عنہم کے دو گروہ

ع ١٠ ٨

حَدِیْثًا ﴿۸۷﴾ ع فَمَا لَكُمْ فِی الْمُنٰفِقِیْنَ فِئَتَیْنِ

فِئَتَیْنِ	الْمُنٰفِقِیْنَ	فِی	لَكُمْ	فَمَا	حَدِیْثًا ﴿۸۷﴾
دو گروہ (ہو گئے)	منافقوں	(کے بارے) میں	تمہارے لئے (تمہیں)	تو کیا ہوا	بات (میں)

بات سچی ○ تو تمہیں کیا ہوا کہ منافقوں کے بارے میں دو گروہ ہو گئے

(1)۔۔۔ مسلمانوں کا عقیدہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کے کسی کلام میں جھوٹ کا ممکن ہونا ذاتی طور پر محال ہے اور اللہ تعالیٰ کی تمام صفات مکمل طور پر صفات کمال ہیں اور جس طرح کسی صفت کمال کی اس سے نفی ناممکن ہے اسی طرح کسی نقص وعیب کی صفت کا ثبوت بھی اللہ تعالیٰ کے لئے محال ہے۔ اللہ تعالیٰ کا یہی فرمان "وَمَنْ أَصْدَقُ مِنَ اللّٰهِ حَدِیْثًا" "اور اللہ سے زیادہ کس کی بات سچی۔" اس عقیدے کی بہت بڑی دلیل ہے۔

وَاللّٰهُ اَرْكَسَهُمْ بِمَا كَسَبُوْا ؕ

وَ	اللّٰهُ	اَرْكَسَهُمْ	بِمَا	كَسَبُوْا
اور (حالانکہ)	اللہ (نے)	اوندھا کر دیا، الٹا دیا انہیں	(اس کے) سبب جو	انہوں نے کمایا (اعمال کئے)

حالانکہ اللہ نے ان کے اعمال کے سبب ان (کے دلوں) کو الٹا دیا ہے۔

اَتُرِيْدُوْنَ اَنْ تَهْدُوْا مَنْ اَضَلَّ اللّٰهُ ؕ وَمَنْ

اَتُرِيْدُوْنَ	اَنْ	تَهْدُوْا	مَنْ	اَضَلَّ	اللّٰهُ	وَ	مَنْ
کیا تم چاہتے ہو	یہ کہ	ہدایت دو، راہ دکھاؤ	(اس کو) جسے	گمراہ کر دیا	اللہ (نے)	اور	جسے

کیا تم یہ چاہتے ہو کہ تم اسے راہ دکھاؤ جسے اللہ نے گمراہ کر دیا اور جسے

يُّضْلِلِ اللّٰهُ فَلَنْ تَجِدَ لَهٗ سَبِيْلًا ﴿٨٨﴾ وَدُّوْا لَوْ

يُّضْلِلِ	اللّٰهُ	فَلَنْ تَجِدَ	لَهٗ	سَبِيْلًا ﴿٨٨﴾	وَدُّوْا	لَوْ
گمراہ کرے	اللہ	تو تم ہرگز نہ پاؤ گے	اس کے لئے	کوئی راہ	وہ چاہتے ہیں	کاش

اللہ گمراہ کر دے تو ہرگز تو اس کے لئے (ہدایت کا) راستہ نہ پائے گا ○ وہ تو یہ چاہتے ہیں کہ

منافقوں کو کفر پر کوشش کے سبب سے گمراہ اور سلطان ان کا حکم

تَكْفُرُوْنَ كَمَا كَفَرُوْا فَتَكُوْنُوْنَ سَوَآءً فَلَا تَتَّخِذُوْا

تَكْفُرُوْنَ	كَمَا	كَفَرُوْا	فَتَكُوْنُوْنَ	سَوَآءً	فَلَا تَتَّخِذُوْا
تم کافر ہو جاؤ	جیسے	انہوں نے کفر کیا	پھر تم سب ہو جاؤ	برابر، ایک جیسے	تو تم نہ بناؤ

جیسے وہ کافر ہوئے کاش کہ تم بھی ویسے ہی کافر ہو جاؤ پھر تم سب ایک جیسے ہو جاؤ۔ تو تم

مِنْهُمْ اَوْلِيَآءَ حَتّٰى يُهَاجِرُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ؕ فَاِنْ

مِنْهُمْ	اَوْلِيَآءَ	حَتّٰى	يُهَاجِرُوْا	فِيْ	سَبِيْلِ اللّٰهِ	فَاِنْ
ان میں سے	دوست	یہاں تک کہ	وہ ہجرت کریں	میں	اللہ کی راہ	پھر اگر

ان میں سے کسی کو اپنا دوست نہ بناؤ جب تک وہ اللہ کی راہ میں ہجرت نہ کریں پھر اگر

کفار سے صلح والوں کے حوالے سے چند احکام

تَوَلَّوْا فَخُذُوْهُمْ وَاقْتُلُوْهُمْ حَیْثُ وَجَدْتُّمُوْهُمْ ۪ وَلَا تَتَّخِذُوْا

تَوَلَّوْا	فَخُذُوْهُمْ	وَ	اقْتُلُوْهُمْ	حَیْثُ	وَجَدْتُّمُوْهُمْ	وَ	لَا تَتَّخِذُوْا
وہ منہ پھیریں	تو پکڑو انہیں	اور	قتل کرو انہیں	جہاں	تم پاؤ انہیں	اور	نہ بناؤ

وہ منہ پھیریں تو انہیں پکڑو اور جہاں پاؤ قتل کرو اور ان میں

مِنْهُمْ وَلِیًّا وَّلَا نَصِیْرًا ﴿۸۹﴾ اِلَّا الَّذِیْنَ یَصِلُوْنَ

مِنْهُمْ	وَلِیًّا	وَ	لَا	نَصِیْرًا ﴿۸۹﴾	اِلَّا	الَّذِیْنَ (1)	یَصِلُوْنَ
ان میں سے	کوئی دوست	اور	نہ	مددگار	مگر	وہ لوگ جو	تعلق رکھتے ہیں

کسی کو نہ دوست بناؤ اور نہ ہی مددگار ○ مگر (ان لوگوں کو قتل نہ کرو) جو ایسی قوم سے

اِلٰى قَوْمٍۭ بَیْنَكُمْ وَبَیْنَهُمْ مِّیْثَاقٌ اَوْ

اِلٰى	قَوْمٍ	بَیْنَكُمْ	وَ	بَیْنَهُمْ	مِّیْثَاقٌ	اَوْ
کی طرف (سے)	قوم	تمہارے درمیان	اور	ان کے درمیان	معاہدہ	یا

تعلق رکھتے ہوں کہ تمہارے اور ان کے درمیان (امن کا) معاہدہ ہو یا

جَآءُوْكُمْ حَصِرَتْ صُدُوْرُهُمْ اَنْ یُّقَاتِلُوْكُمْ اَوْ یُقَاتِلُوْا

جَآءُوْكُمْ	حَصِرَتْ	صُدُوْرُهُمْ	اَنْ	یُّقَاتِلُوْكُمْ	اَوْ	یُقَاتِلُوْا
وہ آئیں تمہارے پاس	تنگ ہوگئے	ان کے سینے	کہ	لڑائی کریں تم سے	یا	وہ لڑیں

تمہارے پاس اس حال میں آئیں کہ ان کے دل تم سے لڑائی کرنے سے تنگ آچکے ہوں یا (تمہارے ساتھ مل کر)

قَوْمَهُمْ ؕ وَلَوْ شَآءَ اللّٰهُ لَسَلَّطَهُمْ عَلَیْكُمْ

قَوْمَهُمْ	وَ	لَوْ	شَآءَ	اللّٰهُ	لَسَلَّطَهُمْ	عَلَیْكُمْ
اپنی قوم (سے)	اور	اگر	چاہتا	اللہ	(تو) ضرور مسلط کردیتا انہیں	تمہارے اوپر

اپنی قوم سے لڑیں اور اللہ اگر چاہتا تو ضرور انہیں تم پر مسلط کردیتا

(1)...یہاں ان لوگوں کا ذکر کیا جارہا ہے جو گزشتہ آیت میں دیئے گئے قتل کے حکم سے خارج ہیں اور وہ یہ ہیں: (1) وہ لوگ جن کا ایسی قوم سے تعلق ہو جن سے تمہارا امن کا معاہدہ ہوچکا ہو۔ (2) وہ لوگ جو تم سے لڑائی نہ کریں۔ (3) وہ لوگ جو تمہارے ساتھ مل کر اپنی قوم سے لڑیں۔ ان سب لوگوں کو قتل کرنے کی اجازت نہیں۔

فَلَقٰتَلُوْكُمْ ۚ فَاِنِ اعْتَزَلُوْكُمْ فَلَمْ یُقَاتِلُوْكُمْ وَ اَلْقَوْا

فَلَقٰتَلُوْكُمْ	فَاِنِ	اعْتَزَلُوْكُمْ (1)	فَلَمْ یُقَاتِلُوْكُمْ	وَ	اَلْقَوْا
تو بیشک وہ لڑتے تم سے	پھر اگر	وہ دور رہیں تم سے	پس نہ لڑیں تم سے	اور	ڈال دیں

تو وہ بے شک تم سے لڑتے پھر اگر وہ تم سے دور رہیں اور نہ لڑیں اور تمہاری طرف

اِلَیْكُمُ السَّلَمَ ۙ فَمَا جَعَلَ اللّٰهُ لَكُمْ عَلَیْهِمْ سَبِیْلًا ﴿۹۰﴾

اِلَیْكُمُ	السَّلَمَ	فَمَا جَعَلَ	اللّٰهُ	لَكُمْ	عَلَیْهِمْ	سَبِیْلًا ﴿۹۰﴾
تمہاری طرف	صلح	تو نہیں رکھا	اللہ (نے)	تمہارے لئے	ان پر	کوئی راستہ

صلح کا پیغام بھیجیں تو (صلح کی صورت میں) اللہ نے تمہیں ان پر (لڑائی) کا کوئی راستہ نہیں رکھا ○

سَتَجِدُوْنَ اٰخَرِیْنَ یُرِیْدُوْنَ اَنْ یَّاْمَنُوْكُمْ وَ

سَتَجِدُوْنَ	اٰخَرِیْنَ	یُرِیْدُوْنَ	اَنْ	یَّاْمَنُوْكُمْ	وَ
عنقریب تم پاؤ گے	دوسروں (کو)	وہ چاہتے ہیں	کہ	امن میں رہیں تم سے	اور

عنقریب تم کچھ دوسروں کو پاؤ گے جو چاہتے ہیں کہ وہ تم سے بھی امن میں رہیں اور

منافقین کا دوغلا پن اور ان کے متعلق حکم

یَاْمَنُوْا قَوْمَهُمْ ؕ كُلَّمَا رُدُّوْۤا اِلَى الْفِتْنَةِ

یَاْمَنُوْا	قَوْمَهُمْ	كُلَّمَا	رُدُّوْۤا	اِلَى	الْفِتْنَةِ (2)
امن میں رہیں	اپنی قوم (سے)	جب کبھی	انہیں پھیرا جاتا ہے	کی طرف	فتنہ

اپنی قوم سے بھی امن میں رہیں (لیکن) جب کبھی انہیں فتنے کی طرف پھیرا جاتا ہے

اُرْكِسُوْا فِیْهَا ۚ فَاِنْ لَّمْ یَعْتَزِلُوْكُمْ وَ یُلْقُوْۤا

اُرْكِسُوْا	فِیْهَا	فَاِنْ	لَّمْ یَعْتَزِلُوْكُمْ	وَ	یُلْقُوْۤا
اوندھے گر جاتے ہیں	اس میں	پھر اگر	وہ کنارہ کشی نہ کریں تم سے	اور	(نہ) ڈالیں

تو اس میں اوندھے جا پڑتے ہیں۔ پھر اگر وہ تم سے کنارہ کشی نہ کریں اور تمہارے ساتھ

1 ... یہاں فرمایا کہ اگر کفار تم سے دور رہیں اور نہ لڑیں بلکہ صلح کا پیغام بھیجیں تو اس صورت میں تمہیں اجازت نہیں کہ تم ان سے جنگ کرو۔ مفسرین فرماتے ہیں کہ یہ آیت منسوخ ہے اور اب اسلامی سلطان کو صلح کرنے، نہ کرنے کا اختیار ہے۔

2 ... یہاں فتنہ سے مراد کفر و شرک ہے یا اس سے مراد نبی کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ اور مسلمانوں سے جنگ کرنا یا انہیں ایذا پہنچانا ہے۔

اِلَیْكُمُ السَّلَمَ وَ یَكُفُّوْۤا اَیْدِیَهُمْ فَخُذُوْهُمْ وَ اقْتُلُوْهُمْ

اِلَیْكُمُ	السَّلَمَ	وَ	یَكُفُّوْۤا	اَیْدِیَهُمْ	فَخُذُوْهُمْ	وَ	اقْتُلُوْهُمْ
تمہاری طرف	صلح	اور	(نہ) روکیں	اپنے ہاتھ	تو پکڑلو انہیں	اور	قتل کردو انہیں

صلح نہ کریں اور اپنے ہاتھ تم (سے لڑنے) سے نہ روکیں تو تم انہیں پکڑلو اور جہاں پاؤ

ع ۴ حَیْثُ ثَقِفْتُمُوْهُمْؕ وَ اُولٰٓىٕكُمْ جَعَلْنَا لَكُمْ عَلَیْهِمْ سُلْطٰنًا مُّبِیْنًا۠ (۹۱)

حَیْثُ	ثَقِفْتُمُوْهُمْ	وَ	اُولٰٓىٕكُمْ	جَعَلْنَا	لَكُمْ	عَلَیْهِمْ	سُلْطٰنًا	مُّبِیْنًا (۹۱)
جہاں	تم پاؤ انہیں	اور	یہ لوگ	ہم نے بنایا	تمہارے لئے	ان پر	اختیار	کھلا

انہیں قتل کردو اور یہی وہ لوگ ہیں جن کے خلاف ہم نے تمہیں کھلا اختیار دیا ہے ○

مسلمان کو ناحق قتل کرنا حرام ہے

وَ مَا كَانَ لِمُؤْمِنٍ اَنْ یَّقْتُلَ مُؤْمِنًا اِلَّا خَطَـٴًـاۚ

وَ	مَا كَانَ	لِمُؤْمِنٍ	اَنْ	یَّقْتُلَ (1)	مُؤْمِنًا	اِلَّا	خَطَـٴًـا
اور	نہیں ہے	کسی مومن کے لئے	کہ	وہ قتل کرے	کسی مومن (کو)	مگر	غلطی (سے ہو جائے)

اور کسی مسلمان کے لئے جائز نہیں ہے کہ کسی مسلمان کو قتل کرے مگر یہ کہ غلطی سے ہو جائے

قتل خطا کی صورتیں اور ان کے احکام

وَ مَنْ قَتَلَ مُؤْمِنًا خَطَـٴًـا فَتَحْرِیْرُ رَقَبَةٍ مُّؤْمِنَةٍ

وَ	مَنْ	قَتَلَ	مُؤْمِنًا	خَطَـٴًـا	فَتَحْرِیْرُ رَقَبَةٍ	مُّؤْمِنَةٍ
اور	جو	قتل کرے	کسی مومن (کو)	غلطی (سے)	تو ایک غلام آزاد کرنا (لازم ہے)	مومن

اور جو کسی مسلمان کو غلطی سے قتل کردے تو ایک مسلمان غلام کو آزاد کرنا

وَّ دِیَةٌ مُّسَلَّمَةٌ اِلٰۤى اَهْلِهٖۤ اِلَّاۤ اَنْ

وَّ	دِیَةٌ (2)	مُّسَلَّمَةٌ	اِلٰۤى	اَهْلِهٖۤ	اِلَّاۤ	اَنْ
اور	دیت دینا	سپرد کی ہوئی	کی طرف	اس (مقتول) کے گھر والوں	مگر	یہ کہ

اور دیت دینا لازم ہے جو مقتول کے گھر والوں کے حوالے کی جائے گی سوائے اس کے کہ

(1) ...اس آیت میں کسی کو غلطی سے قتل کردینے کی صورتیں اور ان کے احکام بیان کئے گئے ہیں۔

(2) ...دیت کا لغوی معنی ہے وہ مال جو مقتول کے وارثوں کو مقتول کی جان کے بدلے دیا جائے اور اصطلاحی معنی یہ ہے کہ کسی مسلمان یا ذمی کافر کو قتل کرنے یا اس کے کسی عضو کو تلف کرنے کی وجہ سے جو مالی معاوضہ دینا لازم آتا ہے اسے دیت کہتے ہیں۔ قتل کی دیت کا مال مقتول کے وارث آپس میں بطورِ میراث تقسیم کریں گے۔

يَّصَّدَّقُوْا ؕ فَاِنْ كَانَ مِنْ قَوْمٍ عَدُوٍّ لَّكُمْ

يَّصَّدَّقُوْا[1]	فَاِنْ	كَانَ	مِنْ	قَوْمٍ عَدُوٍّ	لَّكُمْ
وہ صدقہ کر دیں، وہ معاف کر دیں	پھر اگر	وہ (مقتول) ہو	سے	دشمن قوم	تمہارے لئے (تمہاری)

وہ معاف کر دیں پھر اگر وہ مقتول تمہاری دشمن قوم سے ہو

وَهُوَ مُؤْمِنٌ فَتَحْرِيْرُ رَقَبَةٍ مُّؤْمِنَةٍ ؕ وَ

وَ	هُوَ	مُؤْمِنٌ	فَتَحْرِيْرُ رَقَبَةٍ[2]	مُّؤْمِنَةٍ	وَ
اور	وہ (مقتول خود)	مومن (ہو)	تو ایک غلام آزاد کرنا (لازم ہے)	مومن	اور

اور وہ مقتول خود مسلمان ہو تو صرف ایک مسلمان غلام کا آزاد کرنا لازم ہے اور

اِنْ كَانَ مِنْ قَوْمٍ بَيْنَكُمْ وَبَيْنَهُمْ مِّيْثَاقٌ فَدِيَةٌ

اِنْ	كَانَ	مِنْ	قَوْمٍ	بَيْنَكُمْ	وَ	بَيْنَهُمْ	مِّيْثَاقٌ	فَدِيَةٌ
اگر	وہ (مقتول) ہو	سے	قوم	تمہارے درمیان	اور	ان کے درمیان	معاہدہ (ہو)	تو دیت

اگر وہ مقتول اس قوم میں سے ہو کہ تمہارے اور ان کے درمیان معاہدہ ہو تو

مُّسَلَّمَةٌ اِلٰۤى اَهْلِهٖ وَتَحْرِيْرُ رَقَبَةٍ مُّؤْمِنَةٍ ۚ فَمَنْ

مُّسَلَّمَةٌ	اِلٰۤى	اَهْلِهٖ	وَ	تَحْرِيْرُ رَقَبَةٍ	مُّؤْمِنَةٍ	فَمَنْ
سپرد کی ہوئی	کی طرف	اس کے گھر والوں	اور	ایک غلام یا لونڈی آزاد کرنا	مومن	پھر جو

اس کے گھر والوں کے حوالے دیت کی جائے اور ایک مسلمان غلام یا لونڈی کو آزاد کیا جائے پھر جسے

لَّمْ يَجِدْ فَصِيَامُ شَهْرَيْنِ مُتَتَابِعَيْنِ ؗ تَوْبَةً مِّنَ اللّٰهِ ؕ وَكَانَ

لَّمْ يَجِدْ	فَصِيَامُ شَهْرَيْنِ	مُتَتَابِعَيْنِ	تَوْبَةً	مِّنَ اللّٰهِ	وَ	كَانَ
نہ پائے (غلام)	تو دو مہینے کے روزے	پے در پے، مسلسل	(یہ) توبہ (ہے)	اللہ سے	اور	ہے

(غلام) نہ ملے تو دو مہینے کے مسلسل روزے (لازم ہیں۔ یہ) اللہ کی بارگاہ میں اس کی توبہ ہے اور

1۔۔۔ مقتول کے وارث دیت معاف کر سکتے ہیں کیونکہ وہ ان کا اپنا حق ہے لیکن کفارہ معاف نہیں کر سکتے کیونکہ یہ اللہ تعالیٰ کا حق ہے۔

2۔۔۔ جس مسلمان کے رشتہ دار حربی کافر ہوں اسے غلطی سے قتل کر دینے کی صورت میں صرف کفارہ واجب ہے کیونکہ دیت مقتول کے وارثوں کو بطورِ میراث ملتی ہے اور کافر رشتہ دار کو مسلمان کی میراث نہیں ملتی۔

مسلمان کو جان بوجھ کر قتل کرنے پر شدید وعید

اللّٰهُ عَلِيْمًا حَكِيْمًا ﴿٩٢﴾ وَمَنْ يَّقْتُلْ مُؤْمِنًا مُّتَعَمِّدًا

اللّٰهُ	عَلِيْمًا	حَكِيْمًا ﴿٩٢﴾	وَ	مَنْ	يَّقْتُلْ	مُؤْمِنًا	مُّتَعَمِّدًا (1)
اللہ	علم والا	حکمت والا	اور	جو	قتل کردے	کسی مومن (کو)	جان بوجھ کر

اللہ جاننے والا حکمت والا ہے ○ اور جو کسی مسلمان کو جان بوجھ کر قتل کردے

فَجَزَآؤُهٗ جَهَنَّمُ خٰلِدًا فِيْهَا وَغَضِبَ اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ

فَجَزَآؤُهٗ	جَهَنَّمُ	خٰلِدًا	فِيْهَا	وَ	غَضِبَ	اللّٰهُ	عَلَيْهِ	وَ
تو اس کا بدلہ	جہنم	ہمیشہ رہنے والا	اس میں	اور	غضب کیا	اللہ (نے)	اس پر	اور

تو اس کا بدلہ جہنم ہے عرصہ دراز تک اس میں رہے گا اور اللہ نے اس پر غضب کیا اور

معاملے کی تحقیق کرنے سے متعلق مسلمانوں کو نصیحت

لَعَنَهٗ وَاَعَدَّ لَهٗ عَذَابًا عَظِيْمًا ﴿٩٣﴾ يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ

لَعَنَهٗ	وَ	اَعَدَّ	لَهٗ	عَذَابًا	عَظِيْمًا ﴿٩٣﴾	يٰۤاَيُّهَا	الَّذِيْنَ
لعنت کی اس پر	اور	تیار کر رکھا ہے	اس کے لئے	عذاب	بڑا	اے	وہ لوگو جو

اس پر لعنت کی اور اس کے لئے بڑا عذاب تیار کر رکھا ہے ○ اے ایمان

اٰمَنُوْۤا اِذَا ضَرَبْتُمْ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فَتَبَيَّنُوْا وَلَا تَقُوْلُوْا

اٰمَنُوْۤا	اِذَا	ضَرَبْتُمْ	فِيْ	سَبِيْلِ اللّٰهِ	فَتَبَيَّنُوْا	وَ	لَا تَقُوْلُوْا
ایمان لائے	جب	تم چلو	میں	اللہ کی راہ	تو خوب تحقیق کرلیا کرو	اور	نہ کہو

والو! جب تم اللہ کے راستے میں چلو تو خوب تحقیق کرلیا کرو اور جو

لِمَنْ اَلْقٰۤى اِلَيْكُمُ السَّلٰمَ لَسْتَ مُؤْمِنًا ۚ

لِمَنْ	اَلْقٰۤى	اِلَيْكُمُ	السَّلٰمَ	لَسْتَ	مُؤْمِنًا
(اس) سے جو	ڈالے (کہے)	تمہاری طرف (تمہیں)	سلام	(کہ) تم نہیں	مومن

تمہیں سلام کرے اسے یہ نہ کہو کہ تو مسلمان نہیں۔

(1) ...اس آیت معلوم ہوتا ہے کہ انسانی جان کی اسلام میں کتنی حرمت ہے اور کسی مسلمان کو قتل کرنا کتنا شدید جرم ہے کہ جہنم، غضبِ الٰہی، لعنت اور عذابِ عظیم کی وعید سنائی گئی ہے۔

تَبْتَغُوْنَ عَرَضَ الْحَیٰوةِ الدُّنْیَا٘ فَعِنْدَ اللّٰهِ مَغَانِمُ كَثِیْرَةٌؕ

تَبْتَغُوْنَ (1)	عَرَضَ الْحَیٰوةِ الدُّنْیَا	فَعِنْدَ اللّٰهِ	مَغَانِمُ	كَثِیْرَةٌ
تم چاہتے ہو	دنیوی زندگی کا ساز و سامان	تو اللہ کے پاس (ہیں)	غنیمت کے مال	بہت سے

تم دنیوی زندگی کا سامان چاہتے ہو پس اللہ کے پاس بہت سے غنیمت کے مال ہیں۔

كَذٰلِكَ كُنْتُمْ مِّنْ قَبْلُ فَمَنَّ اللّٰهُ عَلَیْكُمْ

كَذٰلِكَ	كُنْتُمْ	مِّنْ	قَبْلُ	فَمَنَّ	اللّٰهُ	عَلَیْكُمْ
اسی طرح	تم تھے	سے	پہلے	پھر احسان کیا	اللہ (نے)	تمہارے اوپر

پہلے تم بھی ایسے ہی تھے تو اللہ نے تم پر احسان کیا

فَتَبَیَّنُوْاؕ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ بِمَا تَعْمَلُوْنَ خَبِیْرًا ﴿۹۴﴾

فَتَبَیَّنُوْا	اِنَّ	اللّٰهَ	كَانَ	بِمَا	تَعْمَلُوْنَ	خَبِیْرًا ﴿۹۴﴾
تو خوب تحقیق کرلو	بیشک	اللہ	ہے	(اس) سے جو	تم کرتے ہو	خبردار

تو خوب تحقیق کرلو بیشک اللہ تمام اعمال سے خبر دار ہے ۝

مجاہدین کی فضیلت

لَا یَسْتَوِی الْقٰعِدُوْنَ مِنَ الْمُؤْمِنِیْنَ غَیْرُ اُولِی الضَّرَرِ وَ

لَا یَسْتَوِی	الْقٰعِدُوْنَ	مِنَ الْمُؤْمِنِیْنَ	غَیْرُ اُولِی الضَّرَرِ (2)	وَ
برابر نہیں	(جہاد سے) بیٹھے رہنے والے	ایمان والوں میں سے	تکلیف، عذر والوں کے علاوہ	اور

عذر والوں کے علاوہ جو مسلمان جہاد سے بیٹھے رہے وہ اور

الْمُجٰهِدُوْنَ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ بِاَمْوَالِهِمْ وَ اَنْفُسِهِمْؕ فَضَّلَ اللّٰهُ

الْمُجٰهِدُوْنَ	فِیْ	سَبِیْلِ اللّٰهِ	بِاَمْوَالِهِمْ	وَ	اَنْفُسِهِمْ	فَضَّلَ	اللّٰهُ
جہاد کرنے والے	میں	اللہ کی راہ	اپنے مالوں سے	اور	اپنی جانوں	فضیلت دی	اللہ (نے)

اللہ کی راہ میں اپنے مالوں اور اپنی جانوں کے ساتھ جہاد کرنے والے برابر نہیں۔ اپنی جانوں

(1)... اس سے معلوم ہوا کہ جہاد سے مسلمان کا مقصد دنیا کا مال حاصل کرنا نہیں بلکہ اللہ تعالیٰ کے دین کی سربلندی اور اس کی رضا حاصل کرنا ہو۔

(2)... اس آیت سے ثابت ہوا کہ جو لوگ بیماری یا بڑھاپے یا ناطاقتی یا نابینائی یا ہاتھ پاؤں کے ناکارہ ہونے اور عذر کی وجہ سے جہاد میں حاضر نہ ہوں وہ ثواب سے محروم نہ کئے جائیں گے جبکہ اچھی نیت رکھتے ہوں۔

الْمُجٰهِدِيْنَ بِاَمْوَالِهِمْ وَ اَنْفُسِهِمْ عَلَى الْقٰعِدِيْنَ دَرَجَةً ؕ

الْمُجٰهِدِيْنَ	بِاَمْوَالِهِمْ	وَ	اَنْفُسِهِمْ	عَلَى	الْقٰعِدِيْنَ	دَرَجَةً
جہاد کرنے والوں (کو)	اپنے مالوں کے ساتھ	اور	اپنی جانوں	پر	بیٹھے رہنے والوں	درجہ (میں)

اور مالوں کے ساتھ جہاد کرنے والوں کو بیٹھے رہنے والوں پر اللہ نے درجے کے اعتبار سے فضیلت عطا فرمائی ہے

وَ كُلًّا وَّعَدَ اللّٰهُ الْحُسْنٰى ؕ وَ فَضَّلَ اللّٰهُ

وَ	كُلًّا	وَّعَدَ	اللّٰهُ	الْحُسْنٰى	وَ	فَضَّلَ	اللّٰهُ
اور	سب (سے)	وعدہ فرمایا	اللہ (نے)	بھلائی (کا)	اور	فضیلت دی	اللہ (نے)

اور اللہ نے سب سے بھلائی کا وعدہ فرمایا ہے اور اللہ نے

الْمُجٰهِدِيْنَ عَلَى الْقٰعِدِيْنَ اَجْرًا عَظِيْمًا ۙ﴿۹۵﴾ دَرَجٰتٍ

مجاہدین کا اجر و ثواب

الْمُجٰهِدِيْنَ	عَلَى	الْقٰعِدِيْنَ	اَجْرًا عَظِيْمًا ﴿۹۵﴾	دَرَجٰتٍ
جہاد کرنے والوں (کو)	پر	بیٹھے رہنے والوں	بڑے ثواب (سے)	درجے

جہاد کرنے والوں کو بیٹھ رہنے والوں پر بہت بڑے اجر کی فضیلت عطا فرمائی ہے ○ اس کی طرف سے

مِّنْهُ وَ مَغْفِرَةً وَّ رَحْمَةً ؕ وَ كَانَ اللّٰهُ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا ﴿۹۶﴾ ع

ع ۱۴

مِّنْهُ	وَ	مَغْفِرَةً	وَّ	رَحْمَةً	وَ	كَانَ	اللّٰهُ	غَفُوْرًا	رَّحِيْمًا ﴿۹۶﴾
اس کی طرف سے	اور	مغفرت	اور	رحمت	اور	ہے	اللہ	بخشنے والا	مہربان

بہت سے درجات اور بخشش اور رحمت (ہے) اور اللہ بخشنے والا مہربان ہے ○

اِنَّ الَّذِيْنَ تَوَفّٰىهُمُ الْمَلٰٓئِكَةُ ظَالِمِيْٓ

قدرت کے باوجود ہجرت نہ کرنے والوں کا کوئی عذر مقبول نہیں

اِنَّ	الَّذِيْنَ	تَوَفّٰىهُمُ	الْمَلٰٓئِكَةُ	ظَالِمِيْٓ
بیشک	وہ لوگ جو	قبض کرتے ہیں ان کو (ان کی روحوں کو)	فرشتے	وہ (لوگ) ظلم کرنے والے (تھے)

بیشک وہ لوگ جن کی جان فرشتے اس حال میں قبض کرتے ہیں کہ وہ اپنی جانوں پر

ہجرت کی طاقت نہ رکھنے والے قابل گرفت نہیں

اَنْفُسِهِمْ قَالُوْا فِيْمَ كُنْتُمْ ۖ قَالُوْا كُنَّا مُسْتَضْعَفِيْنَ

اَنْفُسِهِمْ	قَالُوْا	فِيْمَ	كُنْتُمْ	قَالُوْا	كُنَّا	مُسْتَضْعَفِيْنَ
اپنی جانوں (پر)	(فرشتے) کہتے ہیں	کس حال میں	تم تھے	وہ کہتے ہیں	ہم تھے	کمزور لوگ

ظلم کرنے والے ہوتے ہیں ان سے (فرشتے) کہتے ہیں: تم کس حال میں تھے؟ وہ کہتے ہیں کہ ہم

فِي الْاَرْضِ ۖ قَالُوْا اَلَمْ تَكُنْ اَرْضُ اللّٰهِ وَاسِعَةً فَتُهَاجِرُوْا

فِي الْاَرْضِ	قَالُوْا	اَلَمْ تَكُنْ	اَرْضُ اللّٰهِ	وَاسِعَةً	فَتُهَاجِرُوْا (1)
زمین میں	(فرشتے) کہتے ہیں	کیا نہ تھی	اللہ کی زمین	وسیع، کشادہ	تو تم ہجرت کر جاتے

زمین میں کمزور تھے۔ تو فرشتے کہتے ہیں: کیا اللہ کی زمین کشادہ نہ تھی کہ تم اس میں ہجرت

فِيْهَا ۖ فَاُولٰٓئِكَ مَاْوٰىهُمْ جَهَنَّمُ ۖ وَسَآءَتْ مَصِيْرًا ﴿٩٧﴾ اِلَّا

فِيْهَا	فَاُولٰٓئِكَ	مَاْوٰىهُمْ	جَهَنَّمُ	وَ	سَآءَتْ	مَصِيْرًا ﴿٩٧﴾	اِلَّا
اس میں	تو یہ لوگ	ان کا ٹھکانہ	جہنم	اور	کتنی بری	لوٹنے کی جگہ	مگر

کر جاتے؟ تو یہ وہ لوگ ہیں جن کا ٹھکانہ جہنم ہے اور وہ کتنی بری لوٹنے کی جگہ ہے ○ مگر

الْمُسْتَضْعَفِيْنَ مِنَ الرِّجَالِ وَالنِّسَآءِ وَالْوِلْدَانِ لَا يَسْتَطِيْعُوْنَ

الْمُسْتَضْعَفِيْنَ	مِنَ	الرِّجَالِ	وَ	النِّسَآءِ	وَ	الْوِلْدَانِ	لَا يَسْتَطِيْعُوْنَ
کمزور، مجبور لوگ	سے	مرد	اور	عورتیں	اور	بچے	(جو) طاقت نہیں رکھتے

وہ مجبور مرد اور عورتیں اور بچے جو نہ تو کوئی تدبیر کرنے کی طاقت

حِيْلَةً وَّلَا يَهْتَدُوْنَ سَبِيْلًا ﴿٩٨﴾ فَاُولٰٓئِكَ عَسَى

حِيْلَةً	وَّ	لَا يَهْتَدُوْنَ	سَبِيْلًا ﴿٩٨﴾	فَاُولٰٓئِكَ	عَسَى
کوئی تدبیر (کرنے کی)	اور	رہنمائی نہیں پاتے	راستے (کی)	پس یہ لوگ	قریب ہے

رکھتے ہوں اور نہ راستہ جانتے ہوں ○ تو عنقریب

(1) ۔۔۔اس آیت سے ثابت ہوا کہ جو شخص کسی شہر میں اپنے دین پر قائم نہ رہ سکتا ہو اور یہ جانے کہ دوسری جگہ جانے سے اپنے فرائض دینی ادا کر سکے گا تو اس پر ہجرت واجب ہو جاتی ہے۔ اس حکم کو سامنے رکھ کر کافروں کے درمیان رہنے والے بہت سے مسلمانوں کو اپنی حالت پر غور کرنے کی حاجت ہے۔

ہجرت کرنے کی ترغیب

اللّٰهُ اَنْ یَّعْفُوَ عَنْهُمْ ؕ وَ كَانَ اللّٰهُ عَفُوًّا غَفُوْرًا ﴿۹۹﴾

اللّٰهُ	اَنْ	یَّعْفُوَ	عَنْهُمْ	وَ	كَانَ	اللّٰهُ	عَفُوًّا	غَفُوْرًا ﴿۹۹﴾
اللہ	کہ	درگزر فرمائے گا	ان سے	اور	ہے	اللہ	معاف فرمانے والا	بخشنے والا

اللہ ان لوگوں سے درگزر فرمائے گا اور اللہ معاف فرمانے والا، بخشنے والا ہے ○

وَ مَنْ یُّهَاجِرْ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ یَجِدْ فِی الْاَرْضِ مُرٰغَمًا

وَ	مَنْ	یُّهَاجِرْ	فِیْ	سَبِیْلِ اللّٰهِ	یَجِدْ	فِی الْاَرْضِ	مُرٰغَمًا
اور	جو	ہجرت کرے	میں	اللہ کی راہ	وہ پائے گا	زمین میں	ہجرت کی جگہ

اور جو اللہ کی راہ میں ہجرت کرے تو وہ زمین میں بہت جگہ

كَثِیْرًا وَّ سَعَةً ؕ وَ مَنْ یَّخْرُجْ مِنْۢ بَیْتِهٖ مُهَاجِرًا

كَثِیْرًا	وَّ	سَعَةً	وَ	مَنْ	یَّخْرُجْ	مِنْۢ	بَیْتِهٖ	مُهَاجِرًا
بہت	اور	وسعت، گنجائش	اور	جو	نکلے	سے	اپنے گھر	ہجرت کرتے ہوئے

اور گنجائش پائے گا اور جو اپنے گھر سے اللہ و رسول کی طرف

دورانِ ہجرت انتقال کرنے والا ہجرت کا ثواب پائے گا

اِلَى اللّٰهِ وَ رَسُوْلِهٖ ثُمَّ یُدْرِكْهُ الْمَوْتُ فَقَدْ

اِلَى	اللّٰهِ	وَ	رَسُوْلِهٖ	ثُمَّ	یُدْرِكْهُ	الْمَوْتُ	فَقَدْ
کی طرف	اللہ	اور	اس کے رسول	پھر	آلے اسے	موت	تو بیشک

ہجرت کرتے ہوئے نکلا پھر اسے موت نے آلیا تو

۱۴ ع۴ ۱۱

وَقَعَ اَجْرُهٗ عَلَى اللّٰهِ ؕ وَ كَانَ اللّٰهُ غَفُوْرًا رَّحِیْمًا ﴿۱۰۰﴾

وَقَعَ(1)	اَجْرُهٗ	عَلَى اللّٰهِ(2)	وَ	كَانَ	اللّٰهُ	غَفُوْرًا	رَّحِیْمًا ﴿۱۰۰﴾
واقع ہوگیا، ثابت ہوگیا	اس کا اجر	اللہ (کے ذمہ) پر	اور	ہے	اللہ	بخشنے والا	مہربان

اس کا ثواب اللہ کے ذمہ پر ہو گیا اور اللہ بخشنے والا، مہربان ہے ○

(1)… اس سے معلوم ہوا کہ جو کوئی نیکی کا ارادہ کرے اور اس کو پورا کرنے سے عاجز ہو جائے تو وہ اس نیکی کا ثواب پائے گا۔

(2)… دورانِ ہجرت انتقال کر جانے والے کا اجر اللہ کریم کے وعدے اور اس کے فضل و کرم سے اس کے ذمہ کرم پر ہے، یوں نہیں کہ اس پر بطورِ معاوضہ واجب ہے کیونکہ اس طور پر کوئی چیز اللہ عَزَّوَجَلَّ پر واجب نہیں۔

حالتِ سفر میں نمازِ قصر پڑھنے کا حکم

وَاِذَا ضَرَبْتُمْ فِی الْاَرْضِ فَلَیْسَ عَلَیْكُمْ جُنَاحٌ اَنْ تَقْصُرُوْا

وَ	اِذَا	ضَرَبْتُمْ	فِی الْاَرْضِ	فَلَیْسَ	عَلَیْكُمْ	جُنَاحٌ	اَنْ	تَقْصُرُوْا (1)
اور	جب	تم سفر کرو	زمین میں	تو نہیں	تمہارے اوپر	کوئی گناہ	کہ	قصر کرو، کم کرو

اور جب تم زمین میں سفر کرو تو تم پر گناہ نہیں کہ بعض نمازیں قصر سے

مِنَ الصَّلٰوةِ ۖ اِنْ خِفْتُمْ اَنْ یَّفْتِنَكُمُ الَّذِیْنَ

مِنَ	الصَّلٰوةِ	اِنْ	خِفْتُمْ	اَنْ	یَّفْتِنَكُمُ	الَّذِیْنَ
سے	نماز	اگر	تمہیں اندیشہ ہو	کہ	ایذا دیں گے تمہیں	وہ لوگ جو (جنہوں نے)

پڑھو اگر تمہیں یہ اندیشہ ہو کہ کافر تمہیں ایذا

نمازِ خوف ادا کرنے کا طریقہ

كَفَرُوْا ؕ اِنَّ الْكٰفِرِیْنَ كَانُوْا لَكُمْ عَدُوًّا مُّبِیْنًا ﴿١٠١﴾ وَ

كَفَرُوْا	اِنَّ	الْكٰفِرِیْنَ	كَانُوْا	لَكُمْ	عَدُوًّا	مُّبِیْنًا ﴿١٠١﴾	وَ
کفر کیا	بیشک	کفر کرنے والے	ہیں	تمہارے لئے (تمہارے)	دشمن	کھلے	اور

دیں گے بیشک کفار تمہارے کھلے دشمن ہیں ○ اور

اِذَا كُنْتَ فِیْهِمْ فَاَقَمْتَ لَهُمُ الصَّلٰوةَ فَلْتَقُمْ

اِذَا	كُنْتَ	فِیْهِمْ	فَاَقَمْتَ (2)	لَهُمُ	الصَّلٰوةَ	فَلْتَقُمْ
جب	تم (موجود) ہو	ان میں	تو قائم کرو	ان کے لئے	نماز	تو چاہئے کہ کھڑی ہو

اے حبیب! جب تم ان میں تشریف فرما ہو پھر نماز میں ان کی امامت کرو تو چاہئے کہ

طَآىِٕفَةٌ مِّنْهُمْ مَّعَكَ وَلْیَاْخُذُوْۤا اَسْلِحَتَهُمْ ۫ فَاِذَا

طَآىِٕفَةٌ	مِّنْهُمْ	مَّعَكَ	وَلْیَاْخُذُوْۤا	اَسْلِحَتَهُمْ	فَاِذَا
ایک جماعت	ان میں سے	تمہارے ساتھ	اور چاہئے کہ لیے رہیں	اپنے ہتھیار	پھر جب

ان میں ایک جماعت تمہارے ساتھ ہو اور وہ اپنے ہتھیار لیے رہیں پھر جب

(1)...اس آیت میں نماز کو قصر کرنے کا مسئلہ بیان کیا گیا ہے یعنی سفر کی حالت میں ظہر، عصر اور عشاء میں چار فرضوں کی بجائے دو پڑھیں گے۔ نماز قصر سے متعلق مزید معلومات کے لئے تفسیر صراط الجنان، ج۲، ص۲۸۷ اور بہارِ شریعت حصہ 4 سے "نمازِ مسافر کا بیان" مطالعہ فرمائیں۔

(2)...اس آیت میں نمازِ خوف کی جماعت کا طریقہ بیان کیا گیا ہے۔ اس سے معلوم ہوا کہ نماز کی جماعت ایسی اہم ہے کہ سخت جنگ کی حالت میں بھی جماعت کا طریقہ سکھایا گیا۔ افسوس ان پر جو بلاوجہ جماعت چھوڑ دیتے ہیں حالانکہ اس میں ستائیس گنا زیادہ ثواب ہے۔

سَجَدُوْا فَلْيَكُوْنُوْا مِنْ وَّرَآىِٕكُمْ۪ وَلْتَاْتِ

سَجَدُوْا	فَلْيَكُوْنُوْا	مِنْ	وَّرَآىِٕكُمْ	وَلْتَاْتِ
وہ سجدہ کرلیں	تو چاہئے کہ ہوجائیں	سے	تمہارے پیچھے	اور (اب) چاہئے کہ آئے

وہ سجدہ کرلیں تو ہٹ کر تم سے پیچھے ہوجائیں اور اب دوسری جماعت

طَآىِٕفَةٌ اُخْرٰى لَمْ يُصَلُّوْا فَلْيُصَلُّوْا مَعَكَ

طَآىِٕفَةٌ اُخْرٰى	لَمْ يُصَلُّوْا	فَلْيُصَلُّوْا	مَعَكَ
دوسری جماعت	انہوں نے نماز ادا نہیں کی (تھی)	تو چاہئے کہ وہ نماز پڑھیں	تمہارے ساتھ

آئے جو اس وقت تک نماز میں شریک نہ تھی اب وہ تمہارے ساتھ نماز پڑھیں

وَلْيَاْخُذُوْا حِذْرَهُمْ وَاَسْلِحَتَهُمْ ۚ وَدَّ الَّذِيْنَ

وَلْيَاْخُذُوْا	حِذْرَهُمْ	وَ	اَسْلِحَتَهُمْ[1]	وَدَّ	الَّذِيْنَ
اور چاہئے کہ لیے رہیں	اپنی حفاظت کا سامان	اور	اپنے ہتھیار	چاہتے ہیں	وہ لوگ جو (جنہوں نے)

اور (انہیں بھی) چاہئے کہ اپنی حفاظت کا سامان اور اپنے ہتھیار لیے رہیں۔ کافر چاہتے ہیں

كَفَرُوْا لَوْ تَغْفُلُوْنَ عَنْ اَسْلِحَتِكُمْ وَاَمْتِعَتِكُمْ

كَفَرُوْا	لَوْ	تَغْفُلُوْنَ	عَنْ	اَسْلِحَتِكُمْ	وَ	اَمْتِعَتِكُمْ
کفر کیا	اگر	تم غافل ہوجاؤ	سے	اپنے ہتھیاروں	اور	اپنے سامانوں، اسباب

کہ اگر تم اپنے ہتھیاروں اور اپنے سامان سے غافل ہوجاؤ

فَيَمِيْلُوْنَ عَلَيْكُمْ مَّيْلَةً وَّاحِدَةً ؕ وَلَا جُنَاحَ

فَيَمِيْلُوْنَ	عَلَيْكُمْ	مَّيْلَةً	وَّاحِدَةً	وَ	لَا	جُنَاحَ
تو وہ ٹوٹ پڑیں	تمہارے اوپر	ٹوٹ پڑنا	ایک (ہی بار)	اور	نہیں	کوئی گناہ

تو ایک ہی دفعہ تم پر حملہ کردیں اور اگر تمہیں

1 ...اگر زیادہ خطرہ نہ ہو تو نمازِ خوف ہتھیار لے کر ادا کرنا مستحب ہے اور اس ہتھیار بندی سے نمازی کی نماز میں خلل واقع نہ ہوگا۔

عَلَيْكُمْ اِنْ كَانَ بِكُمْ اَذًى مِّنْ مَّطَرٍ اَوْ كُنْتُمْ مَّرْضٰۤى اَنْ

عَلَيْكُمْ	اِنْ	كَانَ	بِكُمْ	اَذًى	مِّنْ	مَّطَرٍ	اَوْ	كُنْتُمْ	مَّرْضٰۤى	اَنْ
تمہارے اوپر	اگر	ہو	تم کو	تکلیف	سے	بارش	یا	تم ہو	بیمار، مریض	کہ

بارش کے سبب تکلیف ہو یا بیمار ہو تو تم پر کوئی مضائقہ نہیں کہ

تَضَعُوْۤا اَسْلِحَتَكُمْ ۚ وَخُذُوْا حِذْرَكُمْ ؕ اِنَّ اللّٰهَ

تَضَعُوْۤا	اَسْلِحَتَكُمْ	وَ	خُذُوْا	حِذْرَكُمْ	اِنَّ	اللّٰهَ
رکھ دو	اپنے ہتھیار	اور	لئے رہو	اپنی حفاظت کا سامان	بیشک	اللہ (نے)

اپنے ہتھیار کھول رکھو اور اپنی حفاظت کا سامان لئے رہو۔ بیشک اللہ نے

اَعَدَّ لِلْكٰفِرِيْنَ عَذَابًا مُّهِيْنًا ﴿۱۰۲﴾ فَاِذَا قَضَيْتُمُ

اَعَدَّ	لِلْكٰفِرِيْنَ	عَذَابًا	مُّهِيْنًا ﴿۱۰۲﴾	فَاِذَا	قَضَيْتُمُ
تیار کر رکھا ہے	کافروں کے لئے	عذاب	ذلیل ورسوا کر دینے والا	پھر جب	تم پوری کرلو

کافروں کے لئے ذلت کا عذاب تیار کر رکھا ہے ○ پھر جب تم نماز

نماز کے بعد ذکر اللہ کرنے کا حکم

الصَّلٰوةَ فَاذْكُرُوا اللّٰهَ قِيٰمًا وَّقُعُوْدًا وَّعَلٰى جُنُوْبِكُمْ ۚ فَاِذَا

الصَّلٰوةَ	فَاذْكُرُوا (1)	اللّٰهَ	قِيٰمًا	وَّ	قُعُوْدًا	وَّ	عَلٰى	جُنُوْبِكُمْ	فَاِذَا
نماز	تو ذکر کرو	اللہ (کا)	کھڑے	اور	بیٹھے	اور	پر	اپنی کروٹوں	پھر جب

پڑھ لو تو کھڑے اور بیٹھے اور کروٹوں پر لیٹے اللہ کو یاد کرو پھر جب

حالتِ امن میں حسبِ معمول نماز پڑھنے کا حکم

اطْمَاْنَنْتُمْ فَاَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ ۚ اِنَّ الصَّلٰوةَ كَانَتْ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ

اطْمَاْنَنْتُمْ	فَاَقِيْمُوا	الصَّلٰوةَ	اِنَّ	الصَّلٰوةَ	كَانَتْ	عَلَى	الْمُؤْمِنِيْنَ
تم مطمئن ہو جاؤ	تو قائم کرو	نماز	بیشک	نماز	ہے	پر	ایمان والوں

تم مطمئن ہو جاؤ تو حسبِ معمول نماز قائم کرو بیشک نماز مسلمانوں پر

نماز مقررہ وقت پر فرض ہے

(1)...اس آیت سے معلوم ہوا کہ جہاد جیسی سخت حالت میں بھی اللہ تعالیٰ کے ذکر سے غافل نہیں ہونا چاہئے، نیز یہ بھی معلوم ہوا کہ نمازوں کے بعد جو کلمہ توحید کا ذکر کیا جاتا ہے وہ جائز ہے۔

غزوۂ احد کے بعد حلاشِ کفار میں سستی کرنے والوں کو نصیحت

كِتٰبًا مَّوْقُوْتًا ﴿١٠٣﴾ وَلَا تَهِنُوْا فِي ابْتِغَآءِ الْقَوْمِ ؕ اِنْ

اِنْ	ابْتِغَآءِ الْقَوْمِ	فِي	لَا تَهِنُوْا	وَ	مَّوْقُوْتًا ﴿١٠٣﴾	كِتٰبًا
اگر	(کافر) قوم کی تلاش	میں	سستی نہ کرو	اور	مقررہ وقت (میں)	لکھی ہوئی، فرض (ہے)

مقررہ وقت میں فرض ہے ○ اور کافروں کی تلاش میں سستی نہ کرو۔ اگر

تَكُوْنُوْا تَاْلَمُوْنَ فَاِنَّهُمْ يَاْلَمُوْنَ كَمَا تَاْلَمُوْنَ ۚ وَ

وَ	تَاْلَمُوْنَ	كَمَا	يَاْلَمُوْنَ	فَاِنَّهُمْ	تَكُوْنُوْا تَاْلَمُوْنَ
اور (حالانکہ)	تمہیں دکھ پہنچتا ہے	جیسے	انہیں دکھ پہنچتا ہے	تو بیشک وہ	تمہیں دکھ پہنچتا ہے

تمہیں دکھ پہنچتا ہے تو جیسے تمہیں دکھ پہنچتا ہے ویسے ہی انہیں بھی دکھ پہنچتا ہے حالانکہ

تَرْجُوْنَ مِنَ اللّٰهِ مَا لَا يَرْجُوْنَ ؕ وَكَانَ اللّٰهُ عَلِيْمًا

عَلِيْمًا	اللّٰهُ	كَانَ	وَ	لَا يَرْجُوْنَ	مَا	اللّٰهِ	مِنَ	تَرْجُوْنَ
علم والا	اللہ	ہے	اور	وہ امید نہیں رکھتے	جو	اللہ	سے	تم امید رکھتے ہو

تم اللہ سے وہ امید رکھتے ہو جو وہ نہیں رکھتے۔ اور اللہ جاننے والا

ع ١٥ | ٤

نزولِ قرآن کا ایک اہم مقصد، اس کے احکام کے مطابق فیصلہ کرنا

حَكِيْمًا ﴿١٠٤﴾ اِنَّاۤ اَنْزَلْنَاۤ اِلَيْكَ الْكِتٰبَ بِالْحَقِّ

بِالْحَقِّ	الْكِتٰبَ	اِلَيْكَ	اَنْزَلْنَاۤ	اِنَّاۤ	حَكِيْمًا ﴿١٠٤﴾
حق کے ساتھ	کتاب	تمہاری طرف	ہم نے نازل کی	بیشک	حکمت والا

حکمت والا ہے ○ اے حبیب! بیشک ہم نے تمہاری طرف سچی کتاب اتاری

لِتَحْكُمَ بَيْنَ النَّاسِ بِمَاۤ اَرٰىكَ اللّٰهُ ؕ وَلَا تَكُنْ

لَا تَكُنْ (1)	وَ	اللّٰهُ	اَرٰىكَ	بِمَاۤ	بَيْنَ النَّاسِ	لِتَحْكُمَ
تم نہ ہونا	اور	اللہ (نے)	دکھایا تمہیں	(اس کے) ساتھ جو	لوگوں کے درمیان	تاکہ تم فیصلہ کرو

تاکہ تم لوگوں میں اس (حق) کے ساتھ فیصلہ کرو جو اللہ نے تمہیں دکھایا ہے اور تم

(1)...اس آیت میں بظاہر خطاب نبی اکرم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے ہے لیکن در حقیقت قیامت تک کے حکام کو سنانا مقصود ہے کہ وہ فیصلہ کرنے میں کوتاہی نہ کیا کریں اور صحیح ملزم کو بغیر رُو رعایت سزا پوری دیا کریں۔ اسی آیت سے تعصب کا رد بھی ہوتا ہے کہ اسلام میں اس بات کی کوئی گنجائش نہیں کہ آدمی اپنی قوم یا خاندان کی ہر معاملے میں تائید کرے اگرچہ وہ باطل پر ہوں بلکہ حق کی اتباع کرنا ضروری ہے۔ اس میں رنگ و نسل، قوم و علاقہ، ملک و صوبہ، زبان و ثقافت کے ہر قسم کے تعصب کا رد ہے۔

بارگاہِ الٰہی میں استغفار کرنے کا حکم

خیانت کرنے والوں کی طرف سے جھگڑنے کا حکم

اللہ تعالیٰ سے حیا کرتے ہوئے گناہ سے بچا جائے

لِّلْخَآىٕنِیْنَ خَصِیْمًا ﴿۱۰۵﴾ وَّ اسْتَغْفِرِ اللّٰهَ ؕ اِنَّ اللّٰهَ

لِّلْخَآىٕنِیْنَ	خَصِیْمًا ﴿۱۰۵﴾	وَّ	اسْتَغْفِرِ	اللّٰهَ	اِنَّ	اللّٰهَ
خیانت کرنے والوں کے لئے	جھگڑنے والا	اور	معافی چاہو، استغفار کرو	اللہ (سے)	بیشک	اللہ

خیانت کرنے والوں کی طرف سے جھگڑا نہ کرنا ○ اور اللہ کی بارگاہ میں استغفار کریں۔ بیشک اللہ

كَانَ غَفُوْرًا رَّحِیْمًا ﴿۱۰۶﴾ وَ لَا تُجَادِلْ عَنِ الَّذِیْنَ

كَانَ	غَفُوْرًا	رَّحِیْمًا ﴿۱۰۶﴾	وَ	لَا تُجَادِلْ	عَنِ	الَّذِیْنَ
ہے	بخشنے والا	مہربان	اور	نہ جھگڑو	(کی طرف) سے	ان لوگوں کی جو

بخشنے والا مہربان ہے ○ اور ان لوگوں کی طرف سے نہ جھگڑنا جو

یَخْتَانُوْنَ اَنْفُسَهُمْ ؕ اِنَّ اللّٰهَ لَا یُحِبُّ مَنْ كَانَ

یَخْتَانُوْنَ (1)	اَنْفُسَهُمْ	اِنَّ	اللّٰهَ	لَا یُحِبُّ	مَنْ	كَانَ
خیانت میں ڈالتے ہیں	اپنی جانوں (کو)	بیشک	اللہ	پسند نہیں فرماتا	(اسے) جو	ہو

اپنی جانوں کو خیانت میں ڈالتے ہیں۔ بیشک اللہ پسند نہیں کرتا اُسے جو

خَوَّانًا اَثِیْمًا ﴿۱۰۷﴾ یَّسْتَخْفُوْنَ مِنَ النَّاسِ وَ

خَوَّانًا	اَثِیْمًا ﴿۱۰۷﴾	یَّسْتَخْفُوْنَ	مِنَ	النَّاسِ	وَ
بہت خیانت کرنے والا	بڑا گناہگار	وہ چھپتے ہیں (یا) شرماتے ہیں	سے	لوگوں	اور

بہت خیانت کرنے والا، بڑا گناہگار ہو ○ وہ لوگوں سے شرماتے ہیں اور

لَا یَسْتَخْفُوْنَ مِنَ اللّٰهِ وَ هُوَ مَعَهُمْ اِذْ

لَا یَسْتَخْفُوْنَ (2)	مِنَ	اللّٰهِ	وَ	هُوَ	مَعَهُمْ	اِذْ
چھپ نہیں سکتے (یا) شرم نہیں کرتے	سے	اللہ	اور (حالانکہ)	وہ	ان کے ساتھ (ہوتا ہے)	جب

اللہ سے نہیں شرماتے حالانکہ اللہ اس وقت بھی ان کے ساتھ ہوتا ہے جب

(1) ...اس آیت میں خیانت کرنے والوں کی طرف سے جھگڑنے سے منع فرمایا گیا۔ اس سے وکالت کا پیشہ کرنے والوں کو غور کرنا چاہیے کہ بارہا ایسا ہوتا ہے کہ وکیل اپنے موکل کا مجرم و خائن ہونا جانتا ہے لیکن وہ مال بٹورنے کے چکر میں مظلوم کو ظالم اور ظالم کو مظلوم بنا دیتا ہے اور ظالم کی طرف داری کرتا، اس کی طرف سے دلائل پیش کرتا، جھوٹ بولتا، دوسرے فریق کا حق مارتا اور نہ جانے کن کن حرام کاموں کا مرتکب ہوتا ہے۔

(2) ...یہ آیت مبارکہ تقویٰ و طہارت کی بنیاد ہے۔ اگر انسان یہ خیال رکھے کہ میرا کوئی حال اللہ عَزَّوَجَلَّ سے چھپا ہوا نہیں تو گناہ کرنے کی ہمت نہ کرے۔

يُبَيِّتُوْنَ مَا لَا يَرْضٰى مِنَ الْقَوْلِ ؕ وَكَانَ اللّٰهُ

يُبَيِّتُوْنَ	مَا	لَا يَرْضٰى	مِنَ	الْقَوْلِ	وَ	كَانَ	اللّٰهُ
رات میں مشورہ کرتے ہیں	(اس چیز کا) جو	(اللہ) پسند نہیں کرتا	سے	بات	اور	ہے	اللہ

وہ رات کو ایسی بات کا مشورہ کرتے ہیں جو اللہ کو پسند نہیں اور اللہ

بِمَا يَعْمَلُوْنَ مُحِيْطًا ﴿١٠٨﴾ هٰۤاَنْتُمْ هٰۤؤُلَآءِ جٰدَلْتُمْ

بِمَا	يَعْمَلُوْنَ	مُحِيْطًا ﴿١٠٨﴾	هٰۤاَنْتُمْ	هٰۤؤُلَآءِ	جٰدَلْتُمْ
(اس) کو جو	وہ کرتے ہیں	گھیرے ہوئے	خبردار تم	وہ لوگ (ہو جو)	جھگڑے

ان کے کاموں کو گھیرے ہوئے ہے ○ (اے لوگو!) سن لو، یہ تم ہی ہو جو دنیا کی زندگی میں

عَنْهُمْ فِى الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا ۫ فَمَنْ يُّجَادِلُ اللّٰهَ

عَنْهُمْ	فِى	الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا	فَمَنْ	يُّجَادِلُ [1]	اللّٰهَ
ان (کی طرف) سے	میں	دنیا کی زندگی	تو کون	جھگڑا کرے گا	اللہ (سے)

ان کی طرف سے جھگڑے تو قیامت کے دن ان کی طرف سے اللہ سے

عَنْهُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ اَمْ مَّنْ يَّكُوْنُ عَلَيْهِمْ وَكِيْلًا ﴿١٠٩﴾ وَ

عَنْهُمْ	يَوْمَ الْقِيٰمَةِ	اَمْ	مَّنْ	يَّكُوْنُ	عَلَيْهِمْ	وَكِيْلًا ﴿١٠٩﴾	وَ
ان (کی طرف) سے	قیامت کے دن	یا	کون	ہوگا	ان پر (ان کا)	کارساز، وکیل	اور

کون جھگڑے گا یا کون ان کا کارساز ہوگا؟ ○ اور

مَنْ يَّعْمَلْ سُوْٓءًا اَوْ يَظْلِمْ نَفْسَهٗ ثُمَّ يَسْتَغْفِرِ اللّٰهَ

مَنْ	يَّعْمَلْ	سُوْٓءًا	اَوْ	يَظْلِمْ	نَفْسَهٗ	ثُمَّ	يَسْتَغْفِرِ	اللّٰهَ
جو	کرے	برا کام	یا	ظلم کرے	اپنی جان (پر)	پھر	مغفرت طلب کرے	اللہ (سے)

جو کوئی برا کام کرے یا اپنی جان پر ظلم کرے پھر اللہ سے مغفرت طلب کرے

خیانت کرنے والوں کی طرف سے جھگڑنے والوں کو تنبیہ

گناہ پر توبہ کرنے والا گناہگار اللہ تعالیٰ کو غفور ورحیم پائے گا

[1]...دھوکا دینے کے لئے اللہ عَزَّوَجَلَّ کی بارگاہ میں جھگڑنا ناممکن ہے کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ سے کچھ پوشیدہ نہیں۔ نیز اس آیت میں شفاعت کا انکار نہیں کیونکہ محبوبوں کی شفاعت اور چھوٹے بچوں کا اپنے ماں باپ کی بخشش کے لئے رب تعالیٰ سے ناز کے طور پر جھگڑنا آیات واحادیث سے ثابت ہے۔

يَجِدِ اللّٰهَ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا ﴿١١٠﴾ وَ مَنْ يَّكْسِبْ اِثْمًا

يَجِدِ	اللّٰهَ	غَفُوْرًا	رَّحِيْمًا ﴿١١٠﴾	وَ	مَنْ	يَّكْسِبْ	اِثْمًا
(تو) وہ پائے گا	اللہ (کو)	بخشنے والا	مہربان	اور	جو	کمائے	گناہ

تو اللہ کو بخشنے والا مہربان پائے گا ○ اور جو گناہ کمائے

فَاِنَّمَا يَكْسِبُهٗ عَلٰى نَفْسِهٖ ؕ وَ كَانَ اللّٰهُ عَلِيْمًا حَكِيْمًا ﴿١١١﴾ وَ

فَاِنَّمَا	يَكْسِبُهٗ	عَلٰى نَفْسِهٖ (1)	وَ	كَانَ	اللّٰهُ	عَلِيْمًا	حَكِيْمًا ﴿١١١﴾	وَ
تو صرف	وہ کماتا ہے اسے	اپنی جان پر	اور	ہے	اللہ	علم والا	حکمت والا	اور

تو وہ اپنی جان پر ہی گناہ کمار ہا ہے اور اللہ علم و حکمت والا ہے ○ اور

مَنْ يَّكْسِبْ خَطِيْٓــَٔةً اَوْ اِثْمًا ثُمَّ يَرْمِ بِهٖ

مَنْ	يَّكْسِبْ	خَطِيْٓــَٔةً (2)	اَوْ	اِثْمًا	ثُمَّ	يَرْمِ	بِهٖ
جو	کمائے (ارتکاب کرے)	کسی خطا	یا	گناہ (کا)	پھر	الزام لگادے	اس کا

جو کوئی غلطی یا گناہ کا ارتکاب کرے پھر کسی بے گناہ پر اس کا

بَرِيْٓــًٔا فَقَدِ احْتَمَلَ بُهْتَانًا وَّ اِثْمًا مُّبِيْنًا ﴿١١٢﴾ ع وَ

بَرِيْٓــًٔا	فَقَدِ	احْتَمَلَ (3)	بُهْتَانًا	وَّ	اِثْمًا	مُّبِيْنًا ﴿١١٢﴾	وَ
کسی بے گناہ (پر)	تو بیشک	اس نے اٹھایا	بہتان	اور	گناہ	کھلا	اور

الزام لگادے تو یقیناً اس نے بہتان اور کھلا گناہ اٹھایا ○ اور

ع ۱۶/۱۴

لَوْ لَا فَضْلُ اللّٰهِ عَلَيْكَ وَ رَحْمَتُهٗ لَهَمَّتْ

لَوْ لَا	فَضْلُ اللّٰهِ	عَلَيْكَ	وَ	رَحْمَتُهٗ	لَهَمَّتْ
اگر نہ ہوتا	اللہ کا فضل	تمہارے اوپر	اور	اس کی رحمت	(تو) ضرور ارادہ کیا تھا

اے حبیب! اگر تمہارے اوپر اللہ کا فضل اور اس کی رحمت نہ ہوتی تو ان میں ایک گروہ نے

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے علم کی عظمت و شان

(1) ۔۔۔ جو گناہ کرے گا وہی اس گناہ کا وبال اٹھائے گا، البتہ جو کسی گناہ جاریہ کا سبب بنا تو اسے گناہ کرنے والوں کے گناہ سے بھی حصہ ملے گا۔

(2) ۔۔۔ یہاں خطا سے مراد گناہِ صغیرہ اور گناہ سے مراد گناہِ کبیرہ ہے۔

(3) ۔۔۔ اس آیت سے معلوم ہوا کہ بے گناہ کو تہمت لگانا سخت جرم ہے وہ بے گناہ خواہ مسلمان ہو یا کافر۔ نیز اس سے اسلام کے اعلیٰ اخلاقی اصولوں کا علم ہوا کہ اسلام میں انسانی حقوق کا کس قدر پاس اور لحاظ ہے، حتّٰی کہ کافر تک کے حقوق اسلام میں بیان کئے گئے ہیں۔

طَّآىٕفَةٌ مِّنْهُمْ اَنْ یُّضِلُّوْكَؕ وَ مَا یُضِلُّوْنَ اِلَّاۤ

طَّآىٕفَةٌ	مِّنْهُمْ	اَنْ	یُّضِلُّوْكَ (1)	وَ	مَا یُضِلُّوْنَ	اِلَّاۤ
ایک گروہ (نے)	ان میں سے	کہ	وہ بہکا دیں تمہیں	اور	وہ نہیں گمراہ کرتے	مگر

آپ کو (صحیح فیصلہ کرنے سے) ہٹانے کا ارادہ کیا تھا حالانکہ وہ اپنے آپ ہی کو

اَنْفُسَهُمْ وَ مَا یَضُرُّوْنَكَ مِنْ شَیْءٍؕ وَ اَنْزَلَ

اَنْفُسَهُمْ	وَ	مَا یَضُرُّوْنَكَ	مِنْ	شَیْءٍ	وَ	اَنْزَلَ
اپنی جانوں (کو)	اور	وہ نقصان نہیں پہنچا سکتے تمہیں	سے (کچھ)	کسی چیز	اور	نازل کی

گمراہ کر رہے تھے اور آپ کا کچھ نہیں بگاڑ سکتے اور اللہ نے

اللّٰهُ عَلَیْكَ الْكِتٰبَ وَ الْحِكْمَةَ وَ عَلَّمَكَ مَا

اللّٰهُ	عَلَیْكَ	الْكِتٰبَ	وَ	الْحِكْمَةَ	وَ	عَلَّمَكَ (2)	مَا
اللہ (نے)	تمہارے اوپر	کتاب	اور	حکمت	اور	سکھا دیا تمہیں	جو کچھ

آپ پر کتاب اور حکمت نازل فرمائی اور آپ کو وہ سب کچھ سکھا دیا جو

لَمْ تَكُنْ تَعْلَمُؕ وَ كَانَ فَضْلُ اللّٰهِ عَلَیْكَ عَظِیْمًا (۱۱۳) لَا خَیْرَ

لَمْ تَكُنْ تَعْلَمُ	وَ	كَانَ	فَضْلُ اللّٰهِ	عَلَیْكَ	عَظِیْمًا (۱۱۳)	لَا	خَیْرَ
تم نہ جانتے تھے	اور	ہے	اللہ کا فضل	تمہارے اوپر	بہت بڑا	نہیں	کوئی بھلائی

آپ نہ جانتے تھے اور آپ پر اللہ کا فضل بہت بڑا ہے ○ اُن کے

فِیْ كَثِیْرٍ مِّنْ نَّجْوٰىهُمْ اِلَّا مَنْ اَمَرَ بِصَدَقَةٍ اَوْ

فِیْ	كَثِیْرٍ	مِّنْ	نَّجْوٰىهُمْ	اِلَّا	مَنْ	اَمَرَ	بِصَدَقَةٍ	اَوْ
میں	بہت	سے	ان کی سرگوشیوں، خفیہ مشوروں	مگر	جو	حکم دے	صدقے کا	یا

اکثر خفیہ مشوروں میں کوئی بھلائی نہیں ہوتی مگر ان لوگوں (کے مشوروں) میں جو صدقے کا یا

صرف اچھے کاموں کیلئے کئے جانے والے مشوروں میں بھلائی ہے

1 ...یہاں بہکانے سے مراد دھوکہ دے کر غلط فیصلہ کروا لینا ہے۔

2 ...یہ آیت مبارکہ حضور اقدس صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی عظیم مدح پر مشتمل ہے۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ نے فرمایا کہ اے حبیب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ، اللہ تعالیٰ نے آپ پر کتاب اور حکمت نازل فرمائی اور آپ کو دین کے امور، شریعت کے احکام اور غیب کے وہ علوم عطا فرما دیئے جو آپ نہ جانتے تھے۔

مَعْرُوْفٍ اَوْ اِصْلَاحٍۢ بَيْنَ النَّاسِؕ وَمَنْ يَّفْعَلْ ذٰلِكَ

ذٰلِكَ	يَّفْعَلْ	مَنْ	وَ	بَيْنَ النَّاسِ	اِصْلَاحٍ	اَوْ	مَعْرُوْفٍ
یہ (کام)	کرے	جو	اور	لوگوں کے درمیان	صلح کرانے (کا)	یا	اچھی بات (کا)

نیکی کا یا لوگوں میں باہم صلح کرانے کا مشورہ کریں اور جو

ابْتِغَآءَ مَرْضَاتِ اللّٰهِ فَسَوْفَ نُؤْتِيْهِ اَجْرًا عَظِيْمًا ﴿١١٤﴾ وَمَنْ

مَنْ	وَ	عَظِيْمًا ﴿١١٤﴾	اَجْرًا	فَسَوْفَ نُؤْتِيْهِ	ابْتِغَآءَ مَرْضَاتِ اللّٰهِ [1]
جو	اور	بڑا	اجر، ثواب	تو عنقریب ہم دیں گے اسے	اللہ کی رضامندی چاہنے (کے لئے)

اللہ کی رضامندی تلاش کرنے کے لئے یہ کام کرتا ہے تو اسے عنقریب ہم بڑا ثواب عطا فرمائیں گے ○ اور جو

يُّشَاقِقِ الرَّسُوْلَ مِنْۢ بَعْدِ مَا تَبَيَّنَ لَهُ الْهُدٰى

الْهُدٰى	لَهُ	تَبَيَّنَ	مَا	بَعْدِ	مِنْ	الرَّسُوْلَ	يُّشَاقِقِ [2]
ہدایت	اس کے لئے	ظاہر ہوچکی	جو	(اس کے) بعد	سے	رسول (کی)	مخالفت کرے

اس کے بعد کہ اس کے لئے ہدایت بالکل واضح ہوچکی رسول کی مخالفت کرے

وَيَتَّبِعْ غَيْرَ سَبِيْلِ الْمُؤْمِنِيْنَ نُوَلِّهٖ مَا تَوَلّٰى

تَوَلّٰى	مَا	نُوَلِّهٖ	غَيْرَ سَبِيْلِ الْمُؤْمِنِيْنَ	يَتَّبِعْ	وَ
وہ پھرتا ہے	جدھر	ہم پھیر دیں گے اسے	ایمان والوں کی راہ سے جدا (راستے کی)	پیروی کرے	اور

اور مسلمانوں کی راہ سے جدا راہ چلے تو ہم اسے ادھر ہی پھیر دیں گے جدھر وہ پھرتا ہے

وَنُصْلِهٖ جَهَنَّمَؕ وَسَآءَتْ مَصِيْرًا ﴿١١٥﴾ ع اِنَّ اللّٰهَ

اللّٰهَ	اِنَّ	مَصِيْرًا ﴿١١٥﴾	سَآءَتْ	وَ	جَهَنَّمَ	نُصْلِهٖ	وَ
اللہ	بیشک	لوٹنے کی جگہ	کیا ہی بری	اور	جہنم (میں)	ہم داخل کریں گے اسے	اور

اور اسے جہنم میں داخل کریں گے اور وہ کتنی بری لوٹنے کی جگہ ہے ○ اللہ

صرف رضائے الٰہی کیلئے کئے جانے والے مشوروں پر ثواب ملے گا

رسول کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی مخالفت اور مسلمانوں کے راستے سے ہٹ کر چلنا جائز نہیں

بروزِ قیامت شرک کے علاوہ ہر گناہ بخشے جانے کی امید ہے

ع ١٤

[1]... اچھے مشوروں پر اجر و ثواب ملتا ہے لیکن یہ اس صورت میں ہے جبکہ یہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رضا کیلئے کئے جائیں، اگر ریاکاری کیلئے، اپنی واہ واہ کروانے کیلئے، خود کو بڑا لیڈر، یا مُصلِح کہلوانے کیلئے، لوگوں میں عزت و شہرت اور دولت حاصل کرنے کیلئے، نیک نامی کیلئے، بڑا عالم یا مبلغ یا متحرک کہلوانے کیلئے مشورے کئے تو یہ سراسر تباہی اور خسارہ ہے۔ [2]... اس آیت میں دو چیزوں سے منع کیا گیا ہے جو حقیقت میں ایک ہیں۔ (1) رسول صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی مخالفت سے۔ (2) مسلمانوں کے راستے سے ہٹ کر چلنے سے، کیونکہ مسلمانوں کا راستہ اطاعتِ رسول کا راستہ ہے تو اس سے ہٹنا اطاعتِ رسول سے ہٹنا ہوگا۔

لَا يَغْفِرُ اَنْ يُّشْرَكَ بِهٖ وَ يَغْفِرُ مَا دُوْنَ ذٰلِكَ

دُوْنَ ذٰلِكَ	مَا	يَغْفِرُ	وَ	بِهٖ	يُّشْرَكَ	اَنْ	لَا يَغْفِرُ (1)
اس کے نیچے	جو (گناہ)	بخش دیتا ہے	اور	اس کے ساتھ	شریک ٹھہرایا جائے	کہ	نہیں بخشتا

اس بات کو نہیں بخشتا کہ اس کے ساتھ کسی کو شریک ٹھہرایا جائے اور اس سے نیچے جو کچھ ہے

لِمَنْ يَّشَآءُ ۚ وَ مَنْ يُّشْرِكْ بِاللّٰهِ فَقَدْ ضَلَّ

ضَلَّ	فَقَدْ	بِاللّٰهِ	يُّشْرِكْ	مَنْ	وَ	يَّشَآءُ (2)	لِمَنْ
وہ بھٹک گیا	تو بیشک	اللہ کے ساتھ	شریک ٹھہرائے	جو	اور	وہ چاہے	جس کے لئے

جسے چاہے معاف فرمادیتا ہے اور جو اللہ کا شریک ٹھہرائے وہ

ضَلٰلًۢا بَعِيْدًا ﴿١١٦﴾ اِنْ يَّدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِهٖۤ اِلَّاۤ اِنٰثًا ۚ

اِنٰثًا	اِلَّاۤ	دُوْنِهٖۤ	مِنْ	يَّدْعُوْنَ	اِنْ	ضَلٰلًۢا بَعِيْدًا ﴿١١٦﴾
چند عورتوں (کی)	مگر	اس (اللہ) کے سوا	سے	وہ عبادت کرتے	نہیں	دور کی گمراہی (میں)

دور کی گمراہی میں جا پڑا ○ یہ شرک کرنے والے اللہ کے سوا عبادت نہیں کرتے مگر چند عورتوں کی

بتوں کو پوجنے والے درحقیقت شیطان کے پجاری ہیں

وَ اِنْ يَّدْعُوْنَ اِلَّا شَيْطٰنًا مَّرِيْدًا ﴿١١٧﴾ ۙ لَّعَنَهُ اللّٰهُ ۘ وَ

وَ	اللّٰهُ	لَّعَنَهُ	مَّرِيْدًا ﴿١١٧﴾	شَيْطٰنًا	اِلَّا	يَّدْعُوْنَ	اِنْ	وَ
اور	اللہ (نے)	لعنت فرمائی اس پر	سرکش (کی)	شیطان	مگر	وہ عبادت کرتے	نہیں	اور

اور یہ عبادت نہیں کرتے مگر سرکش شیطان کی ○ جس پر اللہ نے لعنت کی اور

شیطان کے پجاری کا کام

وقف لازم

قَالَ لَاَتَّخِذَنَّ مِنْ عِبَادِكَ نَصِيْبًا مَّفْرُوْضًا ﴿١١٨﴾ ۙ وَّ

وَّ	مَّفْرُوْضًا ﴿١١٨﴾	نَصِيْبًا	عِبَادِكَ	مِنْ	لَاَتَّخِذَنَّ	قَالَ
اور	مقرر شدہ	ایک حصہ	تیرے بندوں	سے	میں ضرور لوں گا	کہا

اس نے کہا: میں ضرور تیرے بندوں سے مقررہ حصہ لوں گا ○ اور

(1) ... یہ آیت اس بات کی قطعی دلیل ہے کہ شرک نہیں بخشا جائے گا جبکہ مشرک اپنے شرک پر مرے اور یہی حکم کفر کا ہے، ہاں کافر و مشرک زندگی میں توبہ کرے تو اس کی توبہ یقیناً مقبول ہے۔

(2) ... اس سے معلوم ہوا کہ کفر و شرک کے علاوہ گناہوں کی بخشش یقینی نہیں بلکہ امید ہے کیونکہ اللہ عَزَّوَجَلَّ نے فرمایا کہ جسے چاہے بخشے۔ اب اللہ عَزَّوَجَلَّ کسے چاہے گا یہ معلوم نہیں، لہٰذا یہ آیت گناہ پر دلیر نہیں کرتی بلکہ گناہ سے روکتی ہے۔

وَّلَاُضِلَّنَّهُمْ وَلَاُمَنِّيَنَّهُمْ وَلَاٰمُرَنَّهُمْ

لَاٰمُرَنَّهُمْ	وَ	لَاُمَنِّيَنَّهُمْ (1)	وَ	لَاُضِلَّنَّهُمْ
ضرور حکم دوں گا انہیں	اور	ضرور امیدیں دلاؤں گا انہیں	اور	ضرور میں گمراہ کروں گا انہیں

میں ضرور انہیں گمراہ کروں گا اور انہیں امیدیں دلاؤں گا میں اور انہیں ضرور حکم دوں گا

فَلَيُبَتِّكُنَّ اٰذَانَ الْاَنْعَامِ وَلَاٰمُرَنَّهُمْ فَلَيُغَيِّرُنَّ

فَلَيُغَيِّرُنَّ (2)	لَاٰمُرَنَّهُمْ	وَ	اٰذَانَ الْاَنْعَامِ	فَلَيُبَتِّكُنَّ
تو ضرور وہ بدل دیں گے	ضرور حکم دوں گا انہیں	اور	چوپایوں کے کان	تو ضرور وہ چیریں گے

تو یہ ضرور جانوروں کے کان چیریں گے اور میں انہیں ضرور حکم دوں گا تو یہ اللہ کی پیدا کی ہوئی چیزیں

شیطان کو دوست بنانے والا کھلے نقصان کا شکار ہے

خَلْقَ اللّٰهِ ۚ وَمَنْ يَّتَّخِذِ الشَّيْطٰنَ وَلِيًّا مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ

دُوْنِ اللّٰهِ	مِّنْ	وَلِيًّا	الشَّيْطٰنَ	يَّتَّخِذِ	مَنْ	وَ	خَلْقَ اللّٰهِ
اللہ کے علاوہ	سے	دوست	شیطان (کو)	بنائے	جو	اور	اللہ کی پیدا کی ہوئی چیزیں

بدل دیں گے اور جو اللہ کو چھوڑ کر شیطان کو دوست بنائے

شیطان مکر و فریب کے وعدے دیتا ہے

فَقَدْ خَسِرَ خُسْرَانًا مُّبِيْنًا ﴿١١٩﴾ يَعِدُهُمْ وَ

وَ	يَعِدُهُمْ	مُّبِيْنًا ﴿١١٩﴾	خُسْرَانًا	خَسِرَ	فَقَدْ
اور	وہ وعدہ دیتا ہے انہیں	کھلا	نقصان	اس نے نقصان اٹھایا	تو بیشک

تو وہ کھلے نقصان میں جا پڑا ○ شیطان انہیں وعدے دیتا ہے اور

شیطان کو دوست بنانے والوں کا ٹھکانہ جہنم ہے

يُمَنِّيْهِمْ ۚ وَمَا يَعِدُهُمُ الشَّيْطٰنُ اِلَّا غُرُوْرًا ﴿١٢٠﴾ اُولٰٓئِكَ

اُولٰٓئِكَ	غُرُوْرًا ﴿١٢٠﴾	اِلَّا	الشَّيْطٰنُ	مَا يَعِدُهُمْ	وَ	يُمَنِّيْهِمْ
یہ لوگ	فریب (کے)	مگر	شیطان	وعدہ نہیں دیتا انہیں	اور	امیدیں دلاتا ہے انہیں

آرزوئیں دلاتا ہے اور شیطان انہیں صرف فریب کے وعدے دیتا ہے ○ ان کا

1 ۔۔۔ شیطان مردود کا بڑا مقصد لوگوں کو بہکانا اور عملی اعتبار سے ایسا کر دینا ہے کہ نجات و مغفرت کا کوئی راستہ باقی نہ رہے، اس کے لئے وہ مختلف طریقے اپناتا ہے، ان میں سے ایک یہ ہے کہ لمبے عرصے تک زندہ رہنے کی سوچ انسان کے دل، دماغ میں بٹھا کر موت سے غافل رکھتا ہے، حتی کہ اسی آس امید پر جیتے جیتے اچانک وہ وقت آجاتا ہے کہ موت اپنے دردناک شکنجے میں کس لیتی ہے اور ناچار اپنے کئے اعمال کے انجام سے دوچار ہونا پڑتا ہے۔ افسوس! فی زمانہ لوگوں کی اکثریت موت کو بھول کر دنیا کی لمبی امیدوں میں کھوئی ہوئی ہے۔ 2 ۔۔۔ اللہ عزوجل کی پیدا کی ہوئی چیزوں میں خلافِ شرع تبدیلیاں حرام ہیں۔

باعمل مسلمانوں کے لئے جنت کا وعدہ

مَاْوٰىهُمْ جَهَنَّمُ ۫ وَلَا يَجِدُوْنَ عَنْهَا مَحِيْصًا ﴿١٢١﴾ وَالَّذِيْنَ

مَاْوٰىهُمْ	جَهَنَّمُ	وَ	لَا يَجِدُوْنَ	عَنْهَا	مَحِيْصًا ﴿١٢١﴾	وَ	الَّذِيْنَ
ان کا ٹھکانہ	جہنم	اور	وہ نہیں پائیں گے	اس سے	بچنے کی جگہ	اور	وہ لوگ جو

ٹھکانہ دوزخ ہے اور یہ اس سے بچنے کی جگہ نہ پائیں گے ○ اور جو

اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ سَنُدْخِلُهُمْ جَنّٰتٍ

اٰمَنُوْا (1)	وَ	عَمِلُوْا	الصّٰلِحٰتِ	سَنُدْخِلُهُمْ	جَنّٰتٍ
ایمان لائے	اور	عمل کئے	اچھے، نیک	عنقریب ہم داخل کریں گے انہیں	باغوں (میں)

ایمان لائے اور اچھے کام کرے تو عنقریب ہم انہیں ایسے باغوں میں داخل کریں گے

تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَاۤ اَبَدًا ؕ وَعْدَ اللّٰهِ

تَجْرِيْ	مِنْ	تَحْتِهَا	الْاَنْهٰرُ	خٰلِدِيْنَ	فِيْهَاۤ	اَبَدًا	وَعْدَ اللّٰهِ
بہتی ہیں	سے	ان کے نیچے	نہریں	ہمیشہ رہنے والے	ان (باغوں) میں	ہمیشہ	اللہ کا وعدہ

جن کے نیچے نہریں بہتی ہیں، ان میں ہمیشہ ہمیشہ رہیں گے، (یہ) اللہ کا سچا

نجات کا دار و مدار کسی کی جھوٹی امیدوں پر نہیں

حَقًّا ؕ وَمَنْ اَصْدَقُ مِنَ اللّٰهِ قِيْلًا ﴿١٢٢﴾ لَيْسَ

حَقًّا	وَ	مَنْ	اَصْدَقُ	مِنَ	اللّٰهِ	قِيْلًا ﴿١٢٢﴾	لَيْسَ
سچا	اور	کون	زیادہ سچا	سے	اللہ	بات (میں)	نہیں ہے

وعدہ ہے اور اللہ سے زیادہ کس کی بات سچی ہے؟ ○ نہ

برائی اور نیکی کرنے والے سے متعلق قانونِ الٰہی

بِاَمَانِيِّكُمْ وَلَاۤ اَمَانِيِّ اَهْلِ الْكِتٰبِ ؕ مَنْ يَّعْمَلْ سُوْٓءًا

بِاَمَانِيِّكُمْ	وَ	لَاۤ	اَمَانِيِّ اَهْلِ الْكِتٰبِ (2)	مَنْ	يَّعْمَلْ	سُوْٓءًا
تمہاری امیدوں پر (بخشش کا مدار)	اور	نہ	اہل کتاب کی جھوٹی امیدوں (پر)	جو	کرے گا	برا کام

تمہاری جھوٹی امیدوں کی کوئی حیثیت ہے اور نہ ہی اہلِ کتاب کی جھوٹی امیدوں کی۔ جو کوئی برائی کرے گا

(1)... اس سے معلوم ہوا کہ ایمان اعمال پر مقدم ہے کیونکہ ایمان کے بغیر کوئی نیکی مقبول نہیں اور یہ بھی معلوم ہوا کہ ایمان کے ساتھ نیک اعمال کی بھی ضرورت ہے اور جو کہے کہ مسلمان کو نیک اعمال کی ضرورت نہیں وہ اس آیت کے خلاف کہتا ہے۔

(2)... اس سے معلوم ہوا کہ صرف نسب اور نسبتوں پر فخر کرنا، اعمال کی کوشش نہ کرنا، پھر خود کو جنتی سمجھنا جھوٹی ہوس اور خام خیالی ہے۔ اس سے ان لوگوں کو عبرت حاصل کرنی چاہئے جو بزرگوں سے محبت کا دعویٰ کرکے خود کو نماز روزے سے بے نیاز سمجھتے ہیں۔

يُّجْزَ بِهٖ ۙ وَلَا يَجِدْ لَهٗ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ وَلِيًّا

يُّجْزَ	بِهٖ	وَ	لَا يَجِدْ	لَهٗ	مِنْ	دُوْنِ اللّٰهِ	وَلِيًّا (1)
(تو) اسے بدلہ دیا جائے گا	اس کا	اور	وہ نہ پائے گا	اپنے لئے	سے	اللہ کے علاوہ	کوئی حمایتی

اسے اس کا بدلہ دیا جائے گا اور اللہ کے سوا نہ کوئی اپنا حمایتی پائے گا

وَّلَا نَصِيْرًا ﴿١٢٣﴾ وَمَنْ يَّعْمَلْ مِنَ الصّٰلِحٰتِ مِنْ ذَكَرٍ اَوْ

وَّ	لَا	نَصِيْرًا ﴿١٢٣﴾	وَ	مَنْ	يَّعْمَلْ	مِنَ	الصّٰلِحٰتِ	مِنْ	ذَكَرٍ	اَوْ
اور	نہ	کوئی مددگار	اور	جو	کرے گا	سے	اچھے اعمال	سے	مرد (ہو)	یا

اور نہ مددگار ○ اور جو کوئی مرد ہو یا عورت اچھے عمل کرے

اُنْثٰى وَهُوَ مُؤْمِنٌ فَاُولٰٓئِكَ يَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ وَ

اُنْثٰى (2)	وَ	هُوَ	مُؤْمِنٌ (3)	فَاُولٰٓئِكَ	يَدْخُلُوْنَ	الْجَنَّةَ	وَ
عورت	اور	وہ	ایمان والا (ہو)	تو یہ لوگ	داخل ہوں گے	جنت (میں)	اور

اور وہ مسلمان بھی ہو تو یہی لوگ جنت میں داخل ہوں گے اور

لَا يُظْلَمُوْنَ نَقِيْرًا ﴿١٢٤﴾ وَمَنْ اَحْسَنُ دِيْنًا مِّمَّنْ

لَا يُظْلَمُوْنَ	نَقِيْرًا ﴿١٢٤﴾	وَ	مَنْ	اَحْسَنُ	دِيْنًا	مِّمَّنْ
ان پر ظلم نہیں کیا جائے گا	تل برابر	اور	کون	زیادہ اچھا	دین (میں)	(اس) سے جس نے

ان پر تل کے برابر بھی ظلم نہیں کیا جائے گا ○ اور اس سے بہتر کس کا دین جس نے

اچھا دین مسلمان کا ہے

اَسْلَمَ وَجْهَهٗ لِلّٰهِ وَهُوَ مُحْسِنٌ وَّاتَّبَعَ

اَسْلَمَ	وَجْهَهٗ	لِلّٰهِ	وَ	هُوَ	مُحْسِنٌ	وَّ	اتَّبَعَ
جھکا دیا	اپنا چہرہ	اللہ کے لئے	اور	وہ	نیکی کرنے والا (ہو)	اور	اس نے پیروی کی

اپنا چہرہ اللہ کے لئے جھکا دیا اور وہ نیکی کرنے والا ہو اور وہ

(1)... قیامت کے دن کفار کا کوئی حمایتی اور مددگار نہیں ہوگا، وہاں ان کی دوستیاں اور رشتے داریاں دشمنی میں تبدیل ہو جائیں گی جبکہ ایمان والوں کے اس دن حمایتی اور مددگار بہت ہوں گے۔ (2)... اعمال کی جزا ملنے میں مرد اور عورت دونوں برابر ہیں، جتنا ثواب مرد کو نماز، روزہ، حج اور زکوٰۃ وغیرہ کا ملتا ہے اتنا ہی عورت کو ان اعمال پر ملے گا اگرچہ بعض اعمال میں عورت کو شریعت کی طرف سے تخفیف دی گئی ہے۔

(3)... اس سے معلوم ہوا کہ نیک عمل کی قبولیت کے لئے ایمان شرط ہے اور بے ایمان کو کسی نیکی کا ثواب نہیں ملے گا۔

حضرت ابراہیم عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام اللہ تعالیٰ کے خلیل ہیں

مِلَّةَ اِبْرٰهِيْمَ حَنِيْفًا ؕ وَ اتَّخَذَ اللّٰهُ اِبْرٰهِيْمَ

مِلَّةَ اِبْرٰهِيْمَ	حَنِيْفًا	وَ	اتَّخَذَ	اللّٰهُ	اِبْرٰهِيْمَ
ابراہیم کے دین (کی)	(جو) ہر باطل سے جدا (تھے)	اور	بنالیا	اللہ (نے)	ابراہیم (کو)

ابراہیم کے دین کا پیروکار ہو جو ہر باطل سے جدا تھے اور اللہ نے ابراہیم کو

اللہ تعالیٰ کی عظمت و شان

خَلِيْلًا ﴿۱۲۵﴾ وَ لِلّٰهِ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَ مَا فِي الْاَرْضِ ؕ وَ

خَلِيْلًا ﴿۱۲۵﴾ (1)	وَ	لِلّٰهِ	مَا	فِي السَّمٰوٰتِ	وَ	مَا	فِي الْاَرْضِ	وَ
گہرا دوست	اور	اللہ کے لئے	جو کچھ	آسمانوں میں	اور	جو کچھ	زمین میں	اور

اپنا گہرا دوست بنالیا ۝ اور اللہ ہی کا ہے جو کچھ آسمانوں میں ہے اور جو کچھ زمین میں اور

ع ۱۸ ۵

عورتوں اور یتیم بچوں سے متعلق قرآن مجید کی تعلیمات

كَانَ اللّٰهُ بِكُلِّ شَيْءٍ مُّحِيْطًا ﴿۱۲۶﴾ ع وَ يَسْتَفْتُوْنَكَ فِي

كَانَ	اللّٰهُ	بِكُلِّ شَيْءٍ	مُّحِيْطًا ﴿۱۲۶﴾	وَ	يَسْتَفْتُوْنَكَ (2)	فِي
ہے	اللہ	ہر چیز کو	گھیرے ہوئے	اور	وہ فتویٰ مانگتے ہیں تم سے	(کے بارے) میں

اللہ ہر شے کو گھیرے ہوئے ہے ۝ اور آپ سے عورتوں کے بارے میں

النِّسَآءِ ؕ قُلِ اللّٰهُ يُفْتِيْكُمْ فِيْهِنَّ ۙ وَ مَا

النِّسَآءِ	قُلِ	اللّٰهُ	يُفْتِيْكُمْ	فِيْهِنَّ	وَ	مَا
عورتوں	تم کہو	اللہ	فتویٰ دیتا ہے تمہیں	ان (کے بارے) میں	اور	(فتویٰ دیتا ہے وہ) جو

فتویٰ مانگتے ہیں: تم فرماؤ کہ اللہ اور جو کتاب تمہارے سامنے تلاوت کی جاتی ہے وہ تمہیں

يُتْلٰى عَلَيْكُمْ فِي الْكِتٰبِ فِيْ يَتٰمَى النِّسَآءِ الّٰتِيْ

يُتْلٰى	عَلَيْكُمْ	فِي	الْكِتٰبِ	فِيْ	يَتٰمَى النِّسَآءِ	الّٰتِيْ
پڑھا جاتا ہے	تمہارے اوپر	میں	کتاب	(کے بارے) میں	یتیم عورتوں، بچیوں	جو

ان (عورتوں) کے بارے میں فتویٰ دیتے ہیں (کہ ان کے حقوق ادا کرو) اور (وہ تمہیں فتویٰ دیتا ہے) ان یتیم لڑکیوں

1 ... خُلَّت کے معنی ہیں غیر سے منقطع ہو جانا۔ یہ اس گہری دوستی کو کہا جاتا ہے جس میں دوست کے غیر سے انقطاع ہو جائے۔ ایک معنی یہ ہے کہ خلیل اس محب کو کہتے ہیں جس کی محبت کاملہ ہو اور اس میں کسی قسم کا خلل اور نقصان نہ ہو۔ یہ معنی حضرت ابراہیم عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام میں پائے جاتے ہیں۔

2 ... قرآن پاک میں عورتوں، یتیموں، بیواؤں اور معاشرے کے کمزور و محروم افراد کیلئے بہت زیادہ ہدایات دی گئی ہیں۔ اس سے معلوم ہوا کہ یتیموں، بیواؤں، عورتوں، کمزوروں اور محروم لوگوں کو ان کے حقوق دلانا اللہ عَزَّوَجَلَّ کی سنت ہے اور اس کیلئے کوشش کرنا اللہ عَزَّوَجَلَّ کو بہت پسند ہے۔

لَا تُؤْتُوْنَهُنَّ مَا كُتِبَ لَهُنَّ وَ تَرْغَبُوْنَ اَنْ

لَا تُؤْتُوْنَهُنَّ	مَا	كُتِبَ	لَهُنَّ	وَ	تَرْغَبُوْنَ	اَنْ
تم نہیں دیتے انہیں	(وہ حصہ) جو	لکھا گیا، مقرر کیا گیا	ان کے لئے	اور	تم بے رغبتی کرتے ہو	کہ

کے بارے میں جنہیں تم ان کا مقرر کیا ہوا (میراث کا) حصہ نہیں دیتے اور ان سے نکاح کرنے سے

تَنْكِحُوْهُنَّ وَالْمُسْتَضْعَفِیْنَ مِنَ الْوِلْدَانِ ۙ وَ اَنْ

تَنْكِحُوْهُنَّ	وَ	الْمُسْتَضْعَفِیْنَ	مِنَ	الْوِلْدَانِ	وَ	اَنْ
نکاح کرو ان سے	اور	کمزور	سے (یعنی)	بچے	اور	یہ کہ

بے رغبتی کرتے ہو (حکم یہ دیتا ہے کہ تم یہ کام نہ کرو۔) اور کمزور بچوں کے بارے میں

تَقُوْمُوْا لِلْیَتٰمٰى بِالْقِسْطِ ؕ وَمَا تَفْعَلُوْا مِنْ خَیْرٍ فَاِنَّ اللّٰهَ

تَقُوْمُوْا	لِلْیَتٰمٰى	بِالْقِسْطِ	وَ	مَا	تَفْعَلُوْا	مِنْ	خَیْرٍ	فَاِنَّ	اللّٰهَ
تم قائم رہو	یتیموں کے لئے	انصاف پر	اور	جو	تم کرو	سے	بھلائی	تو بیشک	اللہ

(فتویٰ دیتا ہے کہ ان کے حقوق ادا کرو) اور یتیموں کے حق میں انصاف پر قائم رہو اور تم جو نیکی کرتے ہو تو اللہ

كَانَ بِهٖ عَلِیْمًا ﴿۱۲۷﴾ وَاِنِ امْرَاَةٌ خَافَتْ مِنْۢ

كَانَ	بِهٖ	عَلِیْمًا ﴿۱۲۷﴾	وَ	اِنِ	امْرَاَةٌ	خَافَتْ (1)	مِنْۢ
ہے	اس کو	جاننے والا	اور	اگر	کوئی عورت	خوف کرے، اندیشہ کرے	سے

اسے جانتا ہے ○ اور اگر کسی عورت کو اپنے شوہر کی

گھریلو زندگی میں بگاڑ کا سبب بننے والی خرابیوں کی اصلاح

بَعْلِهَا نُشُوْزًا اَوْ اِعْرَاضًا فَلَا جُنَاحَ عَلَیْهِمَاۤ اَنْ یُّصْلِحَا

بَعْلِهَا	نُشُوْزًا	اَوْ	اِعْرَاضًا	فَلَا	جُنَاحَ	عَلَیْهِمَاۤ	اَنْ	یُّصْلِحَا
اپنے شوہر	زیادتی	یا	بے رغبتی (کا)	تو نہیں	کوئی گناہ	ان دونوں پر	کہ	صلح کرلیں

زیادتی یا بے رغبتی کا اندیشہ ہو تو ان پر کوئی حرج نہیں کہ آپس میں صلح کرلیں

(1)۔۔۔ قرآن نے گھریلو زندگی اور معاشرتی برائیوں کی اصلاح پر بہت زور دیا ہے اسی لئے جو گناہ معاشرے میں بگاڑ کا سبب بنتے ہیں اور جو چیزیں خاندانی نظام میں بگاڑ کا سبب بنتی اور خرابیوں کو جنم دیتی ہیں ان کی قرآن میں باربار اصلاح فرمائی گئی ہے جیسے یہاں عورت کو شوہر کی طرف سے زیادتی اور بے رغبتی کا اندیشہ ہونے پر آپس میں افہام و تفہیم سے صلح کرنے کا فرمایا گیا اور یہ واضح کر دیا گیا کہ آپس میں صلح کرلینا زیادتی کرنے اور جدائی ہو جانے دونوں سے بہتر ہے کیونکہ طلاق اگرچہ بعض صورتوں میں جائز ہے مگر اللہ عَزَّوَجَلَّ کی بارگاہ میں نہایت ناپسندیدہ چیز ہے۔

بیویوں کے لازمی حقوق میں یکساں برتاؤ کرنے کا حکم

بَيْنَهُمَا صُلْحًا ؕ وَ الصُّلْحُ خَيْرٌ ؕ وَ اُحْضِرَتِ الْاَنْفُسُ

بَيْنَهُمَا	صُلْحًا	وَ	الصُّلْحُ	خَيْرٌ	وَ	اُحْضِرَتِ	الْاَنْفُسُ
اپنے درمیان	صلح (کرنا)	اور	صلح	بہتر (ہے)	اور	قریب کردی گئیں	جانیں

اور صلح بہتر ہے اور دل کو لالچ کے قریب کر دیا گیا

الشُّحَّ ؕ وَ اِنْ تُحْسِنُوْا وَ تَتَّقُوْا فَاِنَّ اللّٰهَ

الشُّحَّ (1)	وَ	اِنْ	تُحْسِنُوْا	وَ	تَتَّقُوْا	فَاِنَّ	اللّٰهَ
بخل، لالچ (کے)	اور	اگر	تم نیکی کرو	اور	پرہیزگاری اختیار کرو	تو بیشک	اللّٰه

ہے۔ اور اگر تم نیکی اور پرہیزگاری اختیار کرو تو اللّٰه کو

كَانَ بِمَا تَعْمَلُوْنَ خَبِيْرًا ﴿١٢٨﴾ وَ لَنْ تَسْتَطِيْعُوْۤا اَنْ

كَانَ	بِمَا	تَعْمَلُوْنَ	خَبِيْرًا ﴿١٢٨﴾	وَ	لَنْ تَسْتَطِيْعُوْۤا	اَنْ
ہے	(اس) پر جو	تم کرتے ہو	خبردار	اور	ہرگز تم طاقت نہ رکھوگے	کہ

تمہارے کاموں کی خبر ہے ○ اور تم سے ہرگز نہ ہوسکے گا کہ

تَعْدِلُوْا بَيْنَ النِّسَآءِ وَ لَوْ حَرَصْتُمْ فَلَا تَمِيْلُوْا

تَعْدِلُوْا	بَيْنَ النِّسَآءِ	وَلَوْ	حَرَصْتُمْ	فَلَا تَمِيْلُوْا
عدل کرو	عورتوں کے درمیان	اگرچہ	تم حرص کرو	پس نہ جھک جاؤ (ایک بیوی کی طرف)

عورتوں کو برابر رکھو اگرچہ تم کتنی ہی (اس کی) حرص کرو تو یہ نہ کرو کہ (ایک ہی بیوی کی طرف)

كُلَّ الْمَيْلِ فَتَذَرُوْهَا كَالْمُعَلَّقَةِ ؕ وَ اِنْ تُصْلِحُوْا وَ

كُلَّ الْمَيْلِ	فَتَذَرُوْهَا	كَالْمُعَلَّقَةِ	وَ	اِنْ	تُصْلِحُوْا	وَ
پورا جھک جانا	کہ چھوڑ دو اس (دوسری) کو	جیسے لٹکی ہوئی	اور	اگر	اصلاح کرلو، نیکی کرو	اور

پورے پورے جھک جاؤ اور دوسری لٹکتی ہوئی چھوڑ دو اور اگر تم نیکی اور

(1)…میاں بیوی کے اعتبار سے بھی اور اس سے ہٹ کر بھی معاملہ یہ ہے کہ دل لالچ کے پھندے میں پھنسے ہوئے ہیں، ہر ایک اپنی راحت و آسائش چاہتا ہے اور اپنے اوپر کچھ مشقت گوارا کر کے دوسرے کی آسائش کو ترجیح نہیں دیتا۔ لہٰذا جو شخص دوسرے کی راحت کو مقدم رکھتا ہے اور خود تکلیف اٹھا کر دوسروں کو سکون پہنچاتا ہے وہ بہت باہمت ہے۔

طلاق ہو جائے تو میاں بیوی اللہ تعالیٰ پر توکل کریں

تَتَّقُوْا فَاِنَّ اللّٰهَ كَانَ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا ﴿١٢٩﴾ وَاِنْ يَّتَفَرَّقَا

يَّتَفَرَّقَا (1)	اِنْ	وَ	رَّحِيْمًا ﴿١٢٩﴾	غَفُوْرًا	كَانَ	اللّٰهَ	فَاِنَّ	تَتَّقُوْا
وہ دونوں جدا ہو جائیں	اگر	اور	مہربان	بخشنے والا	ہے	اللہ	تو بیشک	پرہیز گار بنو

پرہیز گاری اختیار کرو تو بیشک اللہ بخشنے والا مہربان ہے ○ اور اگر وہ (میاں بیوی) دونوں جدا ہو جائیں

يُغْنِ اللّٰهُ كُلًّا مِّنْ سَعَتِهٖ ؕ وَكَانَ اللّٰهُ وَاسِعًا

وَاسِعًا	اللّٰهُ	كَانَ	وَ	سَعَتِهٖ	مِّنْ	كُلًّا	اللّٰهُ	يُغْنِ
وسعت والا	اللہ	ہے	اور	اپنی وسعت	سے	ہر ایک (کو)	اللہ	(تو) بے نیاز کردے گا

تو اللہ اپنی وسعت سے ہر ایک کو دوسرے سے بے نیاز کردے گا اور اللہ وسعت والا،

اللہ تعالیٰ سب کا مالک اور سب سے بے نیاز ہے

حَكِيْمًا ﴿١٣٠﴾ وَلِلّٰهِ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ ؕ وَ

وَ	فِي الْاَرْضِ	مَا	وَ	فِي السَّمٰوٰتِ	مَا	لِلّٰهِ	وَ	حَكِيْمًا ﴿١٣٠﴾
اور	زمین میں	جو کچھ	اور	آسمانوں میں	جو کچھ	اللہ کے لئے	اور	حکمت والا

حکمت والا ہے ○ اور اللہ ہی کا ہے جو کچھ آسمانوں میں ہے اور جو کچھ زمین میں اور

لَقَدْ وَصَّيْنَا الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ مِنْ قَبْلِكُمْ

قَبْلِكُمْ	مِنْ	الْكِتٰبَ	اُوْتُوا	الَّذِيْنَ	وَصَّيْنَا	لَقَدْ
تم سے پہلے	سے	کتاب	دی گئی	ان لوگوں کو جو (جنہیں)	ہم نے تاکید فرمادی	ضرور بیشک

بیشک ہم نے ان لوگوں کو جنہیں تم سے پہلے کتاب دی گئی

وَاِيَّاكُمْ اَنِ اتَّقُوا اللّٰهَ ؕ وَاِنْ تَكْفُرُوْا فَاِنَّ

فَاِنَّ	تَكْفُرُوْا	اِنْ	وَ	اللّٰهَ	اتَّقُوا	اَنِ	اِيَّاكُمْ	وَ
تو بیشک	تم انکار کرو	اگر	اور	اللہ (سے)	ڈرتے رہو	کہ	تمہیں (بھی تاکید کردی)	اور

اور تمہیں بھی تاکید فرمادی ہے کہ اللہ سے ڈرتے رہو اور اگر نہ مانو تو بیشک

(1)... اس آیت سے معلوم ہوا کہ نہ عورت بالکل مرد کی محتاج ہے اور نہ مرد بالکل عورت کا حاجت مند، سب ربّ عَزَّوَجَلَّ کے حاجت مند ہیں، ایک دوسرے کے بغیر کام چل سکتا ہے۔ عام طور پر طلاق کے بعد عورت اور اس کے گھر والے بہت غمزدہ ہوتے ہیں۔ ایسے موقع پر اگر یہ آیت مبارکہ بار بار پڑھی جائے تو اِنْ شَآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ دل کو تسکین ملے گی اور اللہ عَزَّوَجَلَّ مناسب حل بھی عطا فرمادے گا۔

لِلّٰهِ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِؕ وَكَانَ اللّٰهُ

لِلّٰهِ	مَا	فِي السَّمٰوٰتِ	وَ	مَا	فِي الْاَرْضِ	وَ	كَانَ	اللّٰهُ
اللہ کے لئے	جو کچھ	آسمانوں میں	اور	جو کچھ	زمین میں	اور	ہے	اللہ

اللہ ہی کا ہے جو کچھ آسمانوں میں ہے اور جو کچھ زمین میں ہے اور اللہ

غَنِيًّا حَمِيْدًا ﴿۱۳۱﴾ وَلِلّٰهِ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا

غَنِيًّا	حَمِيْدًا ﴿۱۳۱﴾	وَ	لِلّٰهِ	مَا	فِي السَّمٰوٰتِ	وَ	مَا
بے نیاز، بے پرواہ	سب خوبیوں والا	اور	اللہ کے لئے	جو کچھ	آسمانوں میں	اور	جو کچھ

بے نیاز ہے، خوبیوں کا مالک ہے ○ اور اللہ ہی کا ہے جو کچھ آسمانوں میں ہے اور جو کچھ

فِي الْاَرْضِؕ وَكَفٰى بِاللّٰهِ وَكِيْلًا ﴿۱۳۲﴾ اِنْ يَّشَاْ يُذْهِبْكُمْ اَيُّهَا

فِي الْاَرْضِ	وَ	كَفٰى	بِاللّٰهِ	وَكِيْلًا ﴿۱۳۲﴾	اِنْ	يَّشَاْ	يُذْهِبْكُمْ	اَيُّهَا
زمین میں	اور	کافی ہے	اللہ	کارساز	اگر	وہ چاہے	(تو) لے جائے تمہیں	اے

زمین میں اور اللہ کافی کارساز ہے ○ اے لوگو! اگر وہ چاہے تو تمہیں لے جائے

النَّاسُ وَيَاْتِ بِاٰخَرِيْنَؕ وَكَانَ اللّٰهُ عَلٰى ذٰلِكَ قَدِيْرًا ﴿۱۳۳﴾

النَّاسُ	وَ	يَاْتِ	بِاٰخَرِيْنَ	وَ	كَانَ	اللّٰهُ	عَلٰى ذٰلِكَ	قَدِيْرًا ﴿۱۳۳﴾
لوگو	اور	لے آئے	دوسروں کو	اور	ہے	اللہ	اس پر	قدرت والا (ہے)

اور دوسروں کو لے آئے اور اللہ اس پر قادر ہے ○

نیکیوں کے ذریعے دنیا طلب کرنے والا ثواب سے محروم ہے

مَنْ كَانَ يُرِيْدُ ثَوَابَ الدُّنْيَا فَعِنْدَ اللّٰهِ ثَوَابُ الدُّنْيَا وَ

مَنْ	كَانَ	يُرِيْدُ (1)	ثَوَابَ الدُّنْيَا	فَعِنْدَ اللّٰهِ	ثَوَابُ الدُّنْيَا	وَ
جو	ہو	چاہتا	دنیا کا ثواب، انعام	تو اللہ کے پاس	دنیا کا ثواب، انعام	اور

جو دنیا کا انعام چاہتا ہے تو دنیا و آخرت کا انعام اللہ ہی کے پاس ہے اور

(1)… اس کا معنی یہ ہے کہ جسے اپنے عمل سے دنیا مقصود ہو وہ دنیا تو پا سکتا ہے لیکن ثوابِ آخرت سے محروم رہتا ہے اور جس نے رضائے الٰہی اور ثواب آخرت کے لئے عمل کیا ہو تو اللہ عَزَّوَجَلَّ دنیا و آخرت دونوں میں ثواب دینے والا ہے، لہٰذا جو شخص اللہ عَزَّوَجَلَّ سے فقط دنیا کا طالب ہو وہ نادان، خسیس اور کم ہمت ہے۔ جب اللہ عَزَّوَجَلَّ کے پاس دنیا و آخرت سب کچھ ہے تو اس سے دنیا و آخرت کی بھلائی مانگو۔

ع ١٨ | ١٩ | ١٦

عدل و انصاف اور ان کے تقاضے پورے کرنے کا حکم

الْاٰخِرَةِ ؕ وَكَانَ اللّٰهُ سَمِيْعًۢا بَصِيْرًا ﴿١٣٤﴾ يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا

الْاٰخِرَةِ	وَ	كَانَ	اللّٰهُ	سَمِيْعًا	بَصِيْرًا ﴿١٣٤﴾	يٰۤاَيُّهَا	الَّذِيْنَ	اٰمَنُوْا
آخرت (کا)	اور	ہے	اللہ	سننے والا	دیکھنے والا	اے	وہ لوگو جو	ایمان لائے

اللہ ہی سنتا دیکھتا ہے ۝ اے ایمان والو!

كُوْنُوْا قَوّٰمِيْنَ بِالْقِسْطِ شُهَدَآءَ لِلّٰهِ وَلَوْ

كُوْنُوْا	قَوّٰمِيْنَ	بِالْقِسْطِ (1)	شُهَدَآءَ	لِلّٰهِ	وَلَوْ
ہو جاؤ	خوب قائم رہنے والے	انصاف پر	گواہی دینے والے	اللہ کے لئے	اگرچہ

اللہ کے لئے گواہی دیتے ہوئے انصاف پر خوب قائم ہو جاؤ چاہے

عَلٰۤى اَنْفُسِكُمْ اَوِ الْوَالِدَيْنِ وَالْاَقْرَبِيْنَ ۚ اِنْ يَّكُنْ

عَلٰۤى	اَنْفُسِكُمْ	اَوِ	الْوَالِدَيْنِ	وَ	الْاَقْرَبِيْنَ	اِنْ	يَّكُنْ
پر (کے خلاف)	تمہاری جانوں	یا	ماں باپ	اور	رشتہ داروں (کے خلاف ہو)	اگر	وہ ہو

تمہارے اپنے یا والدین یا رشتے داروں کے خلاف ہی (گواہی) ہو۔

غَنِيًّا اَوْ فَقِيْرًا فَاللّٰهُ اَوْلٰى بِهِمَا ۫ فَلَا تَتَّبِعُوا

غَنِيًّا	اَوْ	فَقِيْرًا	فَاللّٰهُ	اَوْلٰى	بِهِمَا	فَلَا تَتَّبِعُوا
مالدار	یا	فقیر	پس اللہ	زیادہ قریب ہے	ان دونوں کے	تو (گواہی دینے میں) پیچھے نہ چلو

جس پر گواہی دو وہ غنی ہو یا فقیر بہر حال اللہ ان کے زیادہ قریب ہے تو

الْهَوٰۤى اَنْ تَعْدِلُوْا ۚ وَاِنْ تَلْوٗۤا

الْهَوٰۤى	اَنْ	تَعْدِلُوْا	وَ	اِنْ	تَلْوٗۤا
خواہش (کے)	کہ	عدل نہ کرو (یا راہِ راست سے) ہٹ جاؤ	اور	اگر	تم ہیر پھیر کرو (گواہی میں)

(نفس کی) خواہش کے پیچھے نہ چلو کہ عدل نہ کرو۔ اگر تم ہیر پھیر کرو

(1)... یہ آیت دینِ اسلام کی شاہکار تعلیم پر مشتمل ہے۔ اس میں انصاف کے تقاضے پورے کرنے میں رکاوٹ بننے والی چیزیں جیسے اقرباء پروری، رشتے داروں کی طرف داری کرنا، تعلق والوں کی رعایت کرنا، کسی کی امیری کی وجہ سے اس کی حمایت کرنا یا کسی کی غریبی پر ترس کھا کر دوسرے فریق پر زیادتی کر دینا، بیان فرما کر یہ حکم دیا گیا ہے کہ فیصلہ کرتے ہوئے اور گواہی دیتے ہوئے جو صحیح حکم ہے اس کے مطابق چلو اور کسی قسم کی تعلق داری کا لحاظ نہ کرو حتی کہ اگر تمہارا فیصلہ یا تمہاری گواہی تمہارے سگے ماں باپ کے بھی خلاف ہو تو عدل سے نہ ہٹو۔

مسلمانوں کو ایمان پر ثابت قدمی کا حکم

اَوْ تُعْرِضُوْا فَاِنَّ اللّٰهَ كَانَ بِمَا

اَوْ	تُعْرِضُوْا	فَاِنَّ	اللّٰهَ	كَانَ	بِمَا
یا	(گواہی دینے سے) منہ پھیرو	تو بیشک	اللہ	ہے	(اس) پر جو

یا منہ پھیرو تو اللہ کو تمہارے

تَعْمَلُوْنَ خَبِیْرًا ﴿۱۳۵﴾ یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْۤا اٰمِنُوْا

تَعْمَلُوْنَ	خَبِیْرًا ﴿۱۳۵﴾	یٰۤاَیُّهَا	الَّذِیْنَ	اٰمَنُوْۤا	اٰمِنُوْا (1)
تم کرتے ہو	خبردار	اے	وہ لوگو جو	ایمان لائے	ایمان رکھو

کاموں کی خبر ہے ○ اے ایمان والو!

بِاللّٰهِ وَ رَسُوْلِهٖ وَ الْكِتٰبِ الَّذِیْ نَزَّلَ

بِاللّٰهِ	وَ	رَسُوْلِهٖ	وَ	الْكِتٰبِ	الَّذِیْ	نَزَّلَ
اللہ پر	اور	اس کے رسول	اور	(اس) کتاب (پر)	جو	اس نے نازل کی

اللہ اور اس کے رسول پر اور اس کتاب پر جو اس نے

عَلٰى رَسُوْلِهٖ وَ الْكِتٰبِ الَّذِیْۤ اَنْزَلَ مِنْ

عَلٰى	رَسُوْلِهٖ (2)	وَ	الْكِتٰبِ	الَّذِیْۤ	اَنْزَلَ	مِنْ
پر	اپنے رسول	اور	(اس) کتاب (پر)	جو	نازل کی	سے

اپنے رسول پر اتاری اور اس کتاب پر جو اس سے پہلے نازل کی

کفر کرنے والا دور کی گمراہی میں جا پڑا

قَبْلُ ؕ وَ مَنْ یَّكْفُرْ بِاللّٰهِ وَ مَلٰٓىِٕكَتِهٖ وَ

قَبْلُ	وَ	مَنْ	یَّكْفُرْ	بِاللّٰهِ	وَ	مَلٰٓىِٕكَتِهٖ	وَ
(اس سے) پہلے	اور	جو	انکار کرے	اللہ کا	اور	اس کے فرشتوں	اور

(ان سب پر ہمیشہ) ایمان رکھو اور جو اللہ اور اس کے فرشتوں اور

1 ۔۔۔ اگر یہ خطاب حقیقی مسلمانوں کو ہے تو اس کا معنیٰ ہوگا کہ ایمان پر ثابت قدم رہو۔ اور اگر یہ خطاب یہود و نصاریٰ سے ہو تو معنیٰ یہ ہوں گے کہ اے بعض کتابوں اور بعض رسولوں پر ایمان لانے والو! تم مکمل ایمان لاؤ۔ اور اگر یہ خطاب منافقین سے ہو تو اس کے معنی یہ ہوں گے کہ اے ایمان کا ظاہری دعویٰ کرنے والو! اخلاص کے ساتھ ایمان لے آؤ۔ 2 ۔۔۔ یہاں رسول سے حضور اقدس صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ اور کتاب سے قرآن پاک مراد ہے۔ یاد رکھیں کہ موجودہ زمانے میں اہلِ ایمان کا لفظ حقیقی معنیٰ کے اعتبار سے صرف مسلمانوں پر بولا جاسکتا ہے، کسی اور مذہب والے پر یہ لفظ نہیں بول سکتے۔

كُتُبِهٖ وَ رُسُلِهٖ وَ الْيَوْمِ الْاٰخِرِ فَقَدْ

فَقَدْ	الْيَوْمِ الْاٰخِرِ	وَ	رُسُلِهٖ	وَ	كُتُبِهٖ
تو بیشک	آخرت کے دن (کا)	اور	اس کے رسولوں	اور	اس کی کتابوں

اس کی کتابوں اور اس کے رسولوں اور قیامت کو نہ مانے تو وہ ضرور

ضَلَّ ضَلٰلًۢا بَعِيْدًا ﴿۱۳۶﴾ اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا ثُمَّ

ثُمَّ	اٰمَنُوْا	الَّذِيْنَ	اِنَّ	ضَلٰلًۢا بَعِيْدًا ﴿۱۳۶﴾	ضَلَّ
پھر	ایمان لائے	وہ لوگ جو	بیشک	دور کی گمراہی (میں)	وہ بھٹک گیا

دور کی گمراہی میں جا پڑا ○ بیشک وہ لوگ جو ایمان لائے پھر

كَفَرُوْا ثُمَّ اٰمَنُوْا ثُمَّ كَفَرُوْا ثُمَّ ازْدَادُوْا

ازْدَادُوْا	ثُمَّ	كَفَرُوْا	ثُمَّ	اٰمَنُوْا	ثُمَّ	كَفَرُوْا (1)
بڑھ گئے	پھر	کفر کیا	پھر	ایمان لائے	پھر	انہوں نے کفر کیا

کافر ہوگئے پھر ایمان لائے پھر کافر ہوگئے پھر کفر میں اور بڑھ گئے

کفر پر کفر کرتے رہنے اور حالتِ کفر میں مرنے والا کبھی نہیں بخشا جائے گا

كُفْرًا لَّمْ يَكُنِ اللّٰهُ لِيَغْفِرَ لَهُمْ وَ لَا

لَا	وَ	لَهُمْ	لَّمْ يَكُنِ اللّٰهُ لِيَغْفِرَ	كُفْرًا
نہ	اور	ان کی	اللہ ہرگز نہیں مغفرت فرمائے گا	کفر (میں)

تو اللہ ہرگز نہ انہیں بخشے گا اور نہ

لِيَهْدِيَهُمْ سَبِيْلًا ﴿۱۳۷﴾ بَشِّرِ الْمُنٰفِقِيْنَ بِاَنَّ

بِاَنَّ	الْمُنٰفِقِيْنَ	بَشِّرِ	سَبِيْلًا ﴿۱۳۷﴾	لِيَهْدِيَهُمْ
کہ	منافقوں (کو)	خوشخبری دو	راستے (کی)	وہ ہدایت دے گا انہیں

انہیں راہ دکھائے گا ○ منافقوں کو خوشخبری دو کہ

منافقوں کے لئے دردناک عذاب کی بشارت

(1)... حضرت عبد اللہ بن عباس رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ فرماتے ہیں کہ یہ آیت یہودیوں کے بارے میں نازل ہوئی جو حضرت موسیٰ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام پر ایمان لائے پھر بچھڑے کی پوجا کرکے کافر ہوئے پھر اس کے بعد ایمان لائے پھر حضرت عیسیٰ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام اور انجیل کا انکار کرکے کافر ہوگئے پھر محمد مصطفٰی صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اور قرآن کا انکار کرکے اور کفر میں بڑھ گئے۔ یہ کفر پر قائم رہیں اور حالتِ کفر ہی میں مریں تو اللہ تعالیٰ ہرگز انہیں نہ بخشے گا۔

منافقوں کی ایک حرکت: مسلمانوں کو چھوڑ کر کافروں کو دوست بنانا

لَهُمْ عَذَابًا اَلِیْمَا ﴿١٣٨﴾ الَّذِیْنَ یَتَّخِذُوْنَ الْكٰفِرِیْنَ

لَهُمْ	عَذَابًا	اَلِیْمَا ﴿١٣٨﴾	الَّذِیْنَ	یَتَّخِذُوْنَ (1)	الْكٰفِرِیْنَ
ان کے لئے	عذاب	دردناک	وہ لوگ جو	بناتے ہیں	کافروں (کو)

ان کے لئے دردناک عذاب ہے ○ وہ جو مسلمانوں کو چھوڑ کر

اَوْلِیَآءَ مِنْ دُوْنِ الْمُؤْمِنِیْنَ ؕ اَیَبْتَغُوْنَ عِنْدَهُمُ

اَوْلِیَآءَ	مِنْ	دُوْنِ الْمُؤْمِنِیْنَ	اَیَبْتَغُوْنَ	عِنْدَهُمُ
دوست	سے	ایمان والوں کے علاوہ	کیا وہ تلاش کرتے ہیں	ان کے پاس

کافروں کو دوست بناتے ہیں۔ کیا یہ ان کے پاس عزت

آیاتِ الٰہی کا انکار کرنے اور مذاق اڑانے والوں کے پاس نہ بیٹھا جائے

الْعِزَّةَ فَاِنَّ الْعِزَّةَ لِلّٰهِ جَمِیْعًا ﴿١٣٩﴾ ؕ وَقَدْ

الْعِزَّةَ	فَاِنَّ	الْعِزَّةَ	لِلّٰهِ	جَمِیْعًا ﴿١٣٩﴾	وَ	قَدْ
عزت	تو بیشک	عزت	اللہ کے لئے	ساری	اور	بیشک

ڈھونڈتے ہیں؟ تو تمام عزتوں کا مالک اللہ ہے ○ اور بیشک

نَزَّلَ عَلَیْكُمْ فِی الْكِتٰبِ اَنْ اِذَا سَمِعْتُمْ

نَزَّلَ	عَلَیْكُمْ	فِی	الْكِتٰبِ	اَنْ	اِذَا	سَمِعْتُمْ
اس نے نازل کر دیا	تمہارے اوپر	میں	کتاب	کہ	جب	تم سنو

اللہ تم پر کتاب میں یہ حکم نازل فرما چکا ہے کہ جب تم سنو کہ

اٰیٰتِ اللّٰهِ یُكْفَرُ بِهَا وَ یُسْتَهْزَاُ بِهَا

اٰیٰتِ اللّٰهِ	یُكْفَرُ	بِهَا	وَ	یُسْتَهْزَاُ	بِهَا
اللہ کی آیتیں	انکار کیا جارہا ہے	ان کا	اور	مذاق کیا جارہا ہے	ان کے ساتھ

اللہ کی آیتوں کا انکار کیا جارہا ہے اور ان کا مذاق اڑایا جارہا ہے

(1) ۔۔۔ منافق لوگ مسلمانوں کو چھوڑ کر کافروں کو دوست بناتے تھے کیونکہ ان کا خیال تھا کہ اسلام غالب نہ ہوگا، اس لئے وہ کفار کو قوت و شوکت والا سمجھ کر ان سے دوستی کرتے تھے اور ان سے ملنے میں عزت جانتے تھے۔ ان کے طرزِ عمل کو سامنے رکھ کر آج دنیا کے حالات کو دیکھیں تو معلوم ہوگا کہ یہ مرض آج کل بکثرت پایا جارہا ہے، اپنوں کو چھوڑ کر بیگانوں سے دوستیاں، مسلمانوں کو چھوڑ کر کافروں سے پیار، باہمی اتحاد سے عزت حاصل کرنے کی بجائے کفار کے قدموں میں بیٹھ کر عزت حاصل کرنے کی کوشش کرنا مسلمان قوم میں کس طرح سرایت کئے ہوئے ہے۔

فَلَا تَقْعُدُوْا مَعَهُمْ حَتّٰى يَخُوْضُوْا فِيْ

فَلَا تَقْعُدُوْا (1)	مَعَهُمْ	حَتّٰى	يَخُوْضُوْا	فِيْ
تو نہ بیٹھو	ان (لوگوں) کے ساتھ	یہاں تک کہ	وہ مشغول ہو جائیں	میں

تو ان لوگوں کے ساتھ نہ بیٹھو جب تک وہ کسی دوسری بات میں

حَدِيْثٍ غَيْرِهٖۤ ۖ اِنَّكُمْ اِذًا مِّثْلُهُمْ ؕ

حَدِيْثٍ غَيْرِهٖۤ	اِنَّكُمْ	اِذًا	مِّثْلُهُمْ
اس کے علاوہ کسی بات	(اگر بیٹھے تو) بیشک تم	اس وقت	ان کے جیسے (ہو جاؤ گے)

مشغول نہ ہو جائیں ورنہ تم بھی انہیں جیسے ہو جاؤ گے۔

اِنَّ اللّٰهَ جَامِعُ الْمُنٰفِقِيْنَ وَالْكٰفِرِيْنَ فِيْ

اِنَّ	اللّٰهَ	جَامِعُ الْمُنٰفِقِيْنَ وَالْكٰفِرِيْنَ	فِيْ
بیشک	اللہ	منافقوں اور کافروں کو جمع کرنے والا	میں

بیشک اللہ منافقوں اور کافروں سب کو جہنم میں

جَهَنَّمَ جَمِيْعَا ۙ﴿۱۴۰﴾ الَّذِيْنَ يَتَرَبَّصُوْنَ بِكُمْ ۚ

جَهَنَّمَ	جَمِيْعًا ﴿۱۴۰﴾	الَّذِيْنَ	يَتَرَبَّصُوْنَ	بِكُمْ
جہنم	سب (کو)	وہ لوگ جو	انتظار کرتے رہتے ہیں	تم پر (گردشوں کا)

اکٹھا کرنے والا ہے ۝ وہ جو تمہارے اوپر (گردشِ زمانہ) کا انتظار کرتے رہتے ہیں

فَاِنْ كَانَ لَكُمْ فَتْحٌ مِّنَ اللّٰهِ قَالُوْۤا

فَاِنْ	كَانَ	لَكُمْ	فَتْحٌ	مِّنَ	اللّٰهِ	قَالُوْۤا
پھر اگر	ہو	تمہارے لئے	فتح	کی طرف سے	اللہ	(تو) کہتے ہیں

پھر اگر اللہ کی طرف سے تمہیں فتح ملے تو کہتے ہیں:

منافقوں کی صفت

(1) ۔۔۔اِس آیت میں واضح طور پر فرمادیا کہ اللہ تعالیٰ کی آیتوں کا انکار کرنے اور ان کا مذاق اڑانے والے جب وہ اِس خبیث فعل میں مصروف ہوں تو ان کے پاس نہ بیٹھو۔ اس سے وہ لوگ سبق حاصل کریں جو فلموں، ڈراموں، گانوں، تھیٹروں، دوستوں کی گپوں اور بدمذہبوں کی صحبتوں میں دین کا مذاق اڑتا ہوا دیکھتے ہیں اور پھر بھی وہاں بیٹھے رہتے ہیں بلکہ معاذ اللہ ان کی ہاں میں ہاں ملا رہے ہوتے ہیں۔

اَلَمْ نَكُنْ مَّعَكُمْ ۖ وَاِنْ كَانَ لِلْكٰفِرِيْنَ

اَلَمْ نَكُنْ	مَّعَكُمْ	وَ	اِنْ	كَانَ	لِلْكٰفِرِيْنَ
کیا ہم نہ تھے	تمہارے ساتھ	اور	اگر	ہو	کافروں کے لئے

کیا ہم تمہارے ساتھ نہ تھے؟ اور اگر کافروں کے لئے (فتح کا) حصہ ہو

نَصِيْبٌ ۙ قَالُوْۤا اَلَمْ نَسْتَحْوِذْ عَلَيْكُمْ وَ

نَصِيْبٌ	قَالُوْۤا	اَلَمْ نَسْتَحْوِذْ	عَلَيْكُمْ	وَ
(فتح کا) حصہ	(تو ان سے) کہتے ہیں	کیا ہم غالب نہیں ہو گئے تھے	تمہارے اوپر	اور

تو (ان سے) کہتے ہیں: کیا ہم تم پر غالب نہ تھے؟ اور

نَمْنَعْكُمْ مِّنَ الْمُؤْمِنِيْنَ ۭ فَاللّٰهُ يَحْكُمُ

نَمْنَعْكُمْ[1]	مِّنَ	الْمُؤْمِنِيْنَ	فَاللّٰهُ	يَحْكُمُ
(کیا) ہم نے (نہ) تحفظ کیا تمہارا	سے	مسلمانوں	پس اللہ	فیصلہ کر دے گا

(کیا) ہم نے مسلمانوں کو تم سے روکے (نہ) رکھا؟ تو اللہ تمہارے درمیان

بَيْنَكُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ۭ وَلَنْ يَّجْعَلَ اللّٰهُ

بَيْنَكُمْ	يَوْمَ الْقِيٰمَةِ	وَ	لَنْ يَّجْعَلَ	اللّٰهُ
تمہارے درمیان	قیامت کے دن	اور	ہرگز نہ بنائے گا	اللہ

قیامت کے دن فیصلہ کر دے گا اور اللہ

لِلْكٰفِرِيْنَ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ سَبِيْلًا ۝١٤١ ع اِنَّ الْمُنٰفِقِيْنَ

لِلْكٰفِرِيْنَ	عَلَى	الْمُؤْمِنِيْنَ	سَبِيْلًا ۝١٤١	اِنَّ	الْمُنٰفِقِيْنَ
کافروں کے لئے	پر	مسلمانوں	کوئی راہ	بیشک	منافق لوگ

کافروں کو مسلمانوں پر کوئی راہ نہ دے گا ۝ بیشک منافق لوگ

اللہ تعالیٰ منافقوں کو دھوکا دہی کی سزا دے گا

ع ۲۰

[1] ...اس سے معلوم ہوا کہ منافقوں کی زندگی صرف اپنے مفاد کے گرد گھومتی ہے اور وہ کسی کے ساتھ بھی حقیقی طور پر مخلص نہیں ہوتے۔

نماز میں سستی اور ریاکاری منافقوں کی علامت ہے

يُخٰدِعُوْنَ اللّٰهَ وَهُوَ خَادِعُهُمْ ۚ وَ

يُخٰدِعُوْنَ	اللّٰهَ	وَ	هُوَ	خَادِعُهُمْ	وَ
فریب دینا چاہتے ہیں	اللہ (کو)	اور	وہ	فریب کی سزا دینے والا انہیں	اور

اپنے گمان میں اللہ کو فریب دینا چاہتے ہیں اور وہی انہیں غافل کر کے مارے گا اور

اِذَا قَامُوْۤا اِلَى الصَّلٰوةِ قَامُوْا كُسَالٰى ۙ

اِذَا	قَامُوْۤا	اِلَى	الصَّلٰوةِ	قَامُوْا	كُسَالٰى (1)
جب	کھڑے ہوتے ہیں	کی طرف	نماز	کھڑے ہوتے ہیں	بڑے سست (ہو کر)

جب نماز کے لئے کھڑے ہوتے ہیں تو بڑے سست ہو کر

يُرَآءُوْنَ النَّاسَ وَلَا يَذْكُرُوْنَ اللّٰهَ اِلَّا

يُرَآءُوْنَ	النَّاسَ	وَ	لَا يَذْكُرُوْنَ	اللّٰهَ	اِلَّا
دکھاتے ہیں	لوگوں (کو)	اور	وہ ذکر نہیں کرتے	اللہ (کا)	مگر

لوگوں کے سامنے ریاکاری کرتے ہوئے کھڑے ہوتے ہیں اور اللہ کو

منافق کفر اور ایمان کے درمیان ڈگمگاتے ہیں

قَلِيْلًا ﴿١٤٢﴾ مُّذَبْذَبِيْنَ بَيْنَ ذٰلِكَ ۖ لَاۤ اِلٰى هٰۤؤُلَآءِ

قَلِيْلًا ﴿١٤٢﴾	مُّذَبْذَبِيْنَ	بَيْنَ ذٰلِكَ (2)	لَاۤ	اِلٰى	هٰۤؤُلَآءِ
تھوڑا	ڈگمگانے والے ہیں	اس کے درمیان	نہ	کی طرف	اِن

بہت تھوڑا یاد کرتے ہیں ○ درمیان میں ڈگمگا رہے ہیں، نہ اِن کی طرف ہیں

وَلَاۤ اِلٰى هٰۤؤُلَآءِ ؕ وَمَنْ يُّضْلِلِ اللّٰهُ

وَ	لَاۤ	اِلٰى	هٰۤؤُلَآءِ	وَ	مَنْ	يُّضْلِلِ	اللّٰهُ
اور	نہ	کی طرف	اُن	اور	جسے	گمراہ کر دے	اللہ

نہ اُن کی طرف اور جسے اللہ گمراہ کرے

(1)۔۔۔ اس سے معلوم ہوا کہ نماز میں سستی کرنا منافقوں کی علامت ہے۔ نماز نہ پڑھنا یا صرف لوگوں کے سامنے پڑھنا جبکہ تنہائی میں نہ پڑھنا یا لوگوں کے سامنے خشوع و خضوع سے اور تنہائی میں جلدی جلدی پڑھنا یا نماز میں ادھر ادھر خیال لے جانا اور دلجمعی کیلئے کوشش نہ کرنا وغیرہ سب سستی کی علامتیں ہیں۔

(2)۔۔۔ یعنی منافق لوگ کفر و ایمان کے درمیان ڈگمگا رہے ہیں، وہ نہ صحیح مومن ہیں، نہ کھلے کافر۔

مسلمانوں کو چھوڑ کر کافروں کو دوست بنانے کی ممانعت

فَلَنْ تَجِدَ لَهٗ سَبِيْلًا ﴿١٤٣﴾ يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ

الَّذِيْنَ	يٰۤاَيُّهَا	سَبِيْلًا ﴿١٤٣﴾	لَهٗ	فَلَنْ تَجِدَ
وہ لوگو جو	اے	کوئی راہ	اس کے لئے	تو تم ہرگز نہ پاؤ گے

تو تم اس کے لئے کوئی راستہ نہ پاؤ گے ○ اے ایمان والو!

اٰمَنُوْا لَا تَتَّخِذُوا الْكٰفِرِيْنَ اَوْلِيَآءَ مِنْ دُوْنِ الْمُؤْمِنِيْنَ ؕ

دُوْنِ الْمُؤْمِنِيْنَ	مِنْ	اَوْلِيَآءَ (1)	الْكٰفِرِيْنَ	لَا تَتَّخِذُوا	اٰمَنُوْا
مسلمانوں کے علاوہ	سے	دوست	کافروں (کو)	نہ بناؤ	ایمان لائے

مسلمانوں کو چھوڑ کر کافروں کو دوست نہ بناؤ۔

اَتُرِيْدُوْنَ اَنْ تَجْعَلُوْا لِلّٰهِ عَلَيْكُمْ سُلْطٰنًا مُّبِيْنًا ﴿١٤٤﴾

سُلْطٰنًا مُّبِيْنًا ﴿١٤٤﴾	عَلَيْكُمْ	لِلّٰهِ	تَجْعَلُوْا	اَنْ	اَتُرِيْدُوْنَ
صریح حجت	اپنے اوپر	اللہ کی	بنالو	کہ	کیا تم چاہتے ہو

کیا تم یہ چاہتے ہو کہ اپنے اوپر اللہ کے لئے صریح حجت قائم کرلو ○

منافق جہنم کے سب سے نچلے طبقے میں ہوں گے

اِنَّ الْمُنٰفِقِيْنَ فِي الدَّرْكِ الْاَسْفَلِ مِنَ

مِنَ	الدَّرْكِ الْاَسْفَلِ (2)	فِي	الْمُنٰفِقِيْنَ	اِنَّ
سے	سب سے نچلے طبقے	میں	منافقین	بیشک

بیشک منافق دوزخ کے سب سے نچلے طبقے

نفاق سے توبہ کرنے والے مسلمانوں کے ساتھ ہوں گے

النَّارِ ۚ وَلَنْ تَجِدَ لَهُمْ نَصِيْرًا ﴿١٤٥﴾ لا اِلَّا

اِلَّا	نَصِيْرًا ﴿١٤٥﴾	لَهُمْ	لَنْ تَجِدَ	وَ	النَّارِ
مگر	کوئی مددگار	ان کے لئے	تم ہرگز نہ پاؤ گے	اور	آگ

میں ہیں اور تو ہرگز ان کا کوئی مددگار نہ پائے گا ○ مگر

(1)... اس آیت میں اہلِ ایمان کو بتایا گیا کہ مسلمانوں کی بجائے کفار کو دوست بنانا منافقوں کی خصلت ہے، لہٰذا تم اس سے بچو۔ کیا تم یہ چاہتے ہو کہ کافروں کو دوست بنا کر منافقت کی راہ اختیار کرو اور یوں اپنے خلاف اللہ تعالیٰ کی حجت قائم کرلو۔

(2)... منافق کا عذاب کافر سے بھی زیادہ اس لئے ہوگا کہ وہ دنیا میں خود کو مسلمان کہہ کر کافروں سے متعلق شرعی احکام سے بچا رہا اور کافر ہونے کے باوجود مسلمانوں کو دھوکہ دینا اور اسلام کے ساتھ استہزاء کرنا اس کا شیوہ رہا ہے۔

اَلَّذِيْنَ تَابُوْا وَاَصْلَحُوْا وَاعْتَصَمُوْا

اَلَّذِيْنَ	تَابُوْا[1]	وَ	اَصْلَحُوْا	وَ	اعْتَصَمُوْا
وہ لوگ جو (جنہوں نے)	توبہ کی	اور	اصلاح کرلی، سدھر گئے	اور	مضبوطی سے تھام لیا

وہ لوگ جنہوں نے توبہ کی اور اپنی اصلاح کرلی اور اللہ کی رسی کو

بِاللّٰهِ وَاَخْلَصُوْا دِيْنَهُمْ لِلّٰهِ فَاُولٰٓئِكَ

بِاللّٰهِ	وَ	اَخْلَصُوْا	دِيْنَهُمْ	لِلّٰهِ	فَاُولٰٓئِكَ
اللہ (کی رسی) کو	اور	خالص کرلیا	اپنا دین	اللہ کے لئے	تو یہ لوگ

مضبوطی سے تھام لیا اور اپنا دین خالص اللہ کے لئے کرلیا تو یہ

مَعَ الْمُؤْمِنِيْنَ ۭ وَسَوْفَ يُؤْتِ اللّٰهُ الْمُؤْمِنِيْنَ اَجْرًا

مَعَ الْمُؤْمِنِيْنَ	وَ	سَوْفَ يُؤْتِ	اللّٰهُ	الْمُؤْمِنِيْنَ	اَجْرًا
مسلمانوں کے ساتھ (ہیں)	اور	عنقریب دے گا	اللہ	مسلمانوں (کو)	ثواب

مسلمانوں کے ساتھ ہیں اور عنقریب اللہ مسلمانوں کو بڑا ثواب

عَظِيْمًا ﴿١٤٦﴾ مَا يَفْعَلُ اللّٰهُ بِعَذَابِكُمْ اِنْ شَكَرْتُمْ

عَظِيْمًا ﴿١٤٦﴾	مَا	يَفْعَلُ[2]	اللّٰهُ	بِعَذَابِكُمْ	اِنْ	شَكَرْتُمْ
بڑا	کیا	کرے گا	اللہ	تمہیں عذاب دینے کے ساتھ	اگر	تم شکر گزار بن جاؤ

دے گا ○ اور اگر تم شکر گزار بن جاؤ اور ایمان لاؤ تو اللہ تمہیں عذاب دے کر

اللہ تعالیٰ شکر گزار بندوں کا قدر دان ہے

وَاٰمَنْتُمْ ۭ وَكَانَ اللّٰهُ شَاكِرًا عَلِيْمًا ﴿١٤٧﴾

وَ	اٰمَنْتُمْ	وَ	كَانَ	اللّٰهُ	شَاكِرًا	عَلِيْمًا ﴿١٤٧﴾
اور	ایمان لاؤ	اور	ہے	اللہ	قدر کرنے والا، شکر کا صلہ دینے والا	جاننے والا

کیا کرے گا اور اللہ قدر کرنے والا، جاننے والا ہے ○

1۔۔۔ منافق لوگ بدترین کفار ہیں لیکن انہیں بھی توبہ کی دعوت دی گئی ہے، اس سے معلوم ہوا کہ اگر بدترین کافر بھی سچی توبہ کرلے تو اس کی توبہ مقبول ہے۔

2۔۔۔ اس سے معلوم ہوا کہ اللہ تعالیٰ کے کام حکمت سے تو ہوتے ہیں لیکن کسی غرض سے نہیں ہوتے کیونکہ وہ رب کریم غرض وغایت سے پاک ہے۔

عنوانات

عنوان	صفحہ
پہلا پارہ	
سُوْرَۃُ الْفَاتِحَۃ	3
اللہ تعالیٰ کی حمد اور اُس کی صفات	3
صرف اللہ عَزَّوَجَلَّ کی عبادت اور اسی سے حقیقی استعانت	3
صراطِ مستقیم پر چلنے کی دعا	3
سیدھا راستہ وہی ہے جو نیک لوگوں کا ہو	3
سُوْرَۃُ الْبَقَرَۃ	4
قرآن شک وشبہ سے پاک ہدایت کی کتاب ہے	4
متقین کے اوصاف	4
متقی لوگوں کا صلہ، دنیا میں ہدایت اور آخرت میں کامیابی	5
کچھ خاص کافروں کا حال اور ان کا انجام	5
ایمان لانے میں منافقوں کا حال اور ان کا انجام	6
منافقوں کا اصلاح کے نام پر فساد	7
صحابہ پر اعتراض اور اس کا جواب	7
منافقوں کا دوغلا پن اور مسلمانوں کا مذاق اڑانا	8
منافقوں کی سزا	8
منافقوں کی حالت کا دو مثالوں کے ذریعے بیان، پہلی مثال	9
منافقوں کی حالت کی دوسری مثال	10
عبادتِ الٰہی کا حکم اور اس کے مستحق عبادت ہونے کے اسباب	11
حقانیتِ قرآن پر منکروں کو چیلنج اور غیب کی خبر کہ کفار اس چیلنج کو پورا نہیں کر پائیں گے	12
باعمل مسلمانوں کو جنت کی بشارت اور جنتی نعمتوں کا بیان	13

عنوان	صفحہ
قرآنِ مجید میں بیان کی گئی مثالوں کا مقصد اور انہیں سن کر مسلمانوں اور کافروں کے طرزِ عمل میں فرق	14
فاسقوں کی تین علامات، عہد شکنی، قطع تعلقی اور فساد پھیلانا	15
قدرتِ الٰہی کی نشانیاں: انسان کی تخلیق، اسے موت دینا اور زمین و آسمان کی پیدائش	15
حضرتِ آدم عَلَیْہِ السَّلَام کی تخلیق کا واقعہ، انہیں خلیفہ بنانا اور علم عطا فرمانا	16
حضرتِ آدم عَلَیْہِ السَّلَام کو علم الاسماء سکھایا جانا اور فرشتوں پر فضیلت	17
حکمِ الٰہی پر فرشتوں کا آدم عَلَیْہِ السَّلَام کو سجدہ کرنا جبکہ ابلیس کا انکار و تکبر	18
حضرت آدم عَلَیْہِ السَّلَام کی جنت میں تشریف آوری اور شیطان کا واقعہ	19
حضرت آدم عَلَیْہِ السَّلَام کا زمین پر اترنا اور احکامِ الٰہیہ	20
بنی اسرائیل کو نعمتوں کی یاد دہانی اور چند احکام: عہد پورا کرنا، حق و باطل کو نہ ملانا، نماز و زکوٰۃ کی پابندی وغیرہا	21
بنی اسرائیل کا دوسروں کو نیکی کا حکم دینا اور اپنے آپ کو بھلا دینا	22
صبر اور نماز سے مدد حاصل کرنے کا حکم	23
یہودیوں کو نعمتوں کی تفصیلی یاد دہانی	23
یہودیوں کو فکرِ آخرت کا حکم	24
فرعون کے بنی اسرائیل پر مظالم اور اللہ تعالیٰ کا موسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام کے وسیلے سے انہیں نجات دینا	24

عنوان	صفحہ
بنی اسرائیل کے لئے دریا میں راستہ بننا اور فرعونیوں کا غرق ہونا	25
تورات عطا کئے جانے کا وعدہ، بنی اسرائیل کی بچھڑا پرستی اور اس سے توبہ و معافی	25
بنی اسرائیل کی ہدایت کے لئے تورات عطا کیا جانا	25
بنی اسرائیل کی بچھڑا پرستی سے توبہ	26
بنی اسرائیل کا اعلانیہ دیدار الٰہی کا مطالبہ کرنا اور اس کا نتیجہ	27
بنی اسرائیل پر بادل کا سایہ اور من و سلوی کا نزول	27
بنی اسرائیل کو مصر یا کسی خاص شہر میں داخل ہونے کا حکم لیکن ان کا خلاف ورزی کرنا اور سزا پانا	28
میدانِ تیہ میں بنی اسرائیل کا پانی طلب کرنا اور موسیٰ عَلَیْهِ السَّلَام کے وسیلہ و معجزہ سے انہیں پانی عطا کیا جانا	29
بنی اسرائیل کا من و سلوی کی بجائے زمینی اجناس کا مطالبہ	30
بنی اسرائیل پر ذلت کا مسلط کیا جانا اور اس کے اسباب	31
بارگاہِ الٰہی میں اجر و ثواب کا اصلی حقدار کون ہے؟	31
تورات کے احکام قبول نہ کرنے کی وجہ سے بنی اسرائیل پر سختی اور ان کا طرزِ عمل	32
بنی اسرائیل کا ممانعت کے باوجود حیلے سے ہفتے کے دن مچھلیاں پکڑنا اور اس پر انہیں نشانِ عبرت بنا دیا جانا	33
ایک مقتول کے معاملے میں بنی اسرائیل کو گائے ذبح کرنے کا حکم اور ان کی بے جا بحث	34
مردوں کو زندہ کرنے پر قدرت الٰہی کی ایک دلیل	37
یہودیوں کی سخت دلی کا حال	37

عنوان	صفحہ
یہودیوں کا حق چھپانے کا انداز	38
یہودیوں کی منافقت	39
یہودیوں کو تنبیہ کہ اللہ تعالیٰ ظاہر و باطن سب جانتا ہے	39
یہودیوں کے ایک ان پڑھ گروہ کا حال	40
یہودی علماء کی تحریفات اور ان پر وعید	40
عذابِ جہنم سے متعلق یہودیوں کا من گھڑت نظریہ	40
جزا و سزا کا خدائی قانون	41
بنی اسرائیل کو عہد و میثاق میں دیئے گئے احکام	42
بنی اسرائیل کی ان احکام کی خلاف ورزی کی تفصیل	42
بنی اسرائیل میں انبیاء کا مسلسل تشریف لانا اور یہودیوں کا انہیں شہید کرنا	45
نبی کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْهِ وَسَلَّم کی تشریف آوری سے پہلے اور بعد میں یہودیوں کا حال	46
یہودیوں کا حسد کی وجہ سے اسلام قبول نہ کرنا	46
یہودیوں کا تورات پر ایمان کا دعویٰ بھی جھوٹا ہے	47
بنی اسرائیل کی بچھڑا پرستی کا ذکر کر کے یہودیوں کے خلاف حجت قائم کرنا	48
یہودیوں کے اس دعوے کا رد کہ جنت صرف ان کے لئے ہے	49
یہودیوں اور مشرکوں کی زندہ رہنے کی حرص و ہوس	50
یہودیوں کی حضرت جبریل عَلَیْهِ السَّلَام سے دشمنی	51
اللہ عَزَّوَجَلَّ کے مقرب بندوں سے دشمنی اللہ عَزَّوَجَلَّ سے دشمنی ہے	51
یہودیوں کا حضور اقدس صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْهِ وَسَلَّم پر ایمان لانے کا عہد توڑ دینا	51

عنوان	صفحہ
حضرت سلیمان عَلَیْہِ السَّلَام پر جادو کی تہمت کی تردید، یہودیوں کا جادو سیکھنا اور ہاروت وماروت عَلَیْہِمَا السَّلَام کا واقعہ	53
ایمان وتقوی کی فضیلت	55
نبی کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کی بارگاہ میں عرض کرنے کا باادب طریقہ	55
یہودیوں کی مسلمانوں سے دوستی اور خیر خواہی جھوٹی ہے	55
شرعی احکام منسوخ ہونے کا ثبوت	56
نبی اکرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم سے لایعنی سوالات کرنے پر یہودیوں کو تنبیہ	57
اسلام کی حقانیت جاننے کے بعد یہودیوں کا مسلمانوں کے کافر ومرتد ہونے کی تمنا کرنا	57
نماز وزکوٰۃ اور محاسبہِ اعمال کا حکم	58
یہود ونصاریٰ کی جنت کے متعلق خوش فہمیاں اور جنتی ہونے کے بارے میں قانونِ الٰہی	59
یہود ونصاریٰ کی ایک دوسرے کے بارے میں رائے	59
مسجدوں میں نماز سے روکنا اور ان کی ویرانی کی کوشش کرنا بڑا ظلم ہے	60
قبلہ کسی بھی طرف ہو، عبادت صرف اللّٰہ ہی کی ہے	61
اللّٰہ تعالیٰ کی طرف اولاد کی نسبت کا رد	61
اللّٰہ تعالیٰ کا ارادہ قطعی طور پر نافذ ہے	62
یہودیوں کے اللّٰہ تعالیٰ سے ہم کلامی کے مطالبے کا رد	62
تبلیغ کے باوجود لوگوں کے ایمان نہ لانے پر حضور اقدس صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کو تسلی	63
یہودیوں اور عیسائیوں کی پیروی کی صورت میں عذابِ الٰہی کی وعید	63

عنوان	صفحہ
کتابُ اللّٰہ کی تلاوت کما حقہ کرنے والے	64
یہودیوں کو نعمتوں کی یاد دہانی اور انہیں فکر آخرت کا حکم	65
حضرت ابراہیم عَلَیْہِ السَّلَام کا امتحان، کامیابی اور صلہ	65
مسجدِ حرام کی خصوصیات اور اسے پاک صاف رکھنے کا حکم	66
مکہ مکرمہ کے لئے دعائے ابراہیمی	67
تعمیرِ کعبہ اور حضرت ابراہیم و اسماعیل عَلَیْہِمَا السَّلَام کی دعائیں	68
حضور پر نور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کی تشریف آوری کے متعلق دعائے ابراہیمی	69
ملتِ ابراہیمی اور حضرت ابراہیم عَلَیْہِ السَّلَام کی عظمت	69
حضرت ابراہیم اور یعقوب عَلَیْہِمَا السَّلَام کی اپنے بیٹوں کو دینِ حق پر ثابت قدمی کی وصیت	70
حضرت یعقوب عَلَیْہِ السَّلَام کی وصیت کی تفصیل	71
قانونِ عدل کے مطابق ہر ایک اپنے اعمال کی جزا وسزا پائے گا	72
ملتِ ابراہیمی کی پیروی کرنے کی تاکید	72
نبیوں کا دین ہی سچا دین ہے	73
صحابہ کرام رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُم کا ایمان معتبر اور مثالی ہے	74
اللّٰہ تعالیٰ کا دین ہی سب سے بہتر ہے	74
نبوتِ مصطفٰی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کے بارے میں جھگڑنے والے یہودیوں کو جواب	75
حضرت ابراہیم عَلَیْہِ السَّلَام کی طرف یہودیت اور عیسائیت کی نسبت کا رد	75
قانونِ عدل کے مطابق ہر ایک اپنے اعمال کی جزا وسزا پائے گا	76

عنوان	صفحہ	عنوان	صفحہ
دوسرا پارہ		سفر و حضر ہر جگہ نماز میں خانہ کعبہ کی طرف منہ کرنے کا حکم	82
تبدیلِ قبلہ پر یہودیوں کے اعتراض کی غیبی خبر اور اعتراض کا جواب	77	معترضین سے نہ ڈرنے اور صرف اللہ تعالیٰ سے ڈرنے کا حکم اور نماز میں خانہ کعبہ کی طرف منہ کرنے کی مزید حکمتیں	82
امتِ مصطفٰی کا بہترین امت ہونا اور قیامت میں لوگوں پر گواہ ہونا	77		
تبدیلِ قبلہ کی ایک حکمت کہ مومن وکافر میں فرق ظاہر کرنا	77	نبی کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی آمد کا مقصد، لوگوں کے سامنے آیات الٰہی کی تلاوت، انہیں پاک کرنا اور کتاب وحکمت سکھانا وغیرہ	83
بیت المقدس کی طرف پڑھی گئی نمازوں کا ثواب ضائع نہ ہونا	78	اللہ تعالیٰ کا ذکر اور اس کی نعمتوں پر شکر کرنے اور ناشکری سے بچنے کا حکم	83
رسولُ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی رضا وخوشی کے لئے کعبہ کو قبلہ بنانے کا حکم	78	صبر اور نماز سے مدد چاہنے کا حکم اور صبر والوں کی فضیلت	83
اہل کتاب کو قبلہ تبدیل ہونے کی حقانیت پہلے سے معلوم تھی	79	شہید کی عظمت کہ اسے مردہ کہنا منع ہے اور وہ زندہ ہوتا ہے	84
قبلہ کی تبدیلی ماننے سے متعلق اہل کتاب کے ایک خاص گروہ کا حال اور اہل کتاب کا اپنے قبلہ میں باہمی اختلاف	79	مصیبتوں کے ذریعے آزمائش کی جاتی ہے اور صبر کرنے والوں کے لئے بشارت	84
نبی کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو پہچاننے میں اہل کتاب کا حال اور ان کے ایک گروہ کا جان بوجھ کر حق چھپانا	80	مصیبتوں پر صبر کرنے والے لوگوں کا وصف اور ان کا صلہ	84
		صفا اور مروہ پہاڑوں کی عظمت اور ان سے متعلق مسلمانوں کے ایک شبہ کا اطمینان بخش جواب	85
قبلہ کی تبدیلی اور احکام الٰہی میں شک کرنے کی ممانعت	81	حق چھپانے والوں کے لئے لعنت کی وعید اور سچی توبہ کرنے والوں کے لئے معافی کا وعدہ	86
تبدیلی قبلہ کی دوسری حکمت کہ ہر امت کے لئے قبلہ کا تقرر ہے نیز بھلائی کے کاموں میں مقابلہ کرنے کا حکم	81	کفر کی حالت میں مرنے والوں کے لئے وعیدیں	86
		اللہ تعالیٰ ہی اکیلا معبود ہے	87
حالتِ سفر میں نماز کے دوران خانہ کعبہ کی طرف منہ کرنے کا حکم	81	اللہ تعالیٰ کی قدرت اور رحمت کی نشانیاں نیز ان نشانیوں میں تفکر کا حکم	87

عنوان	صفحہ
مشرکین کی باطل معبودوں سے محبت کا حال	89
مومنوں کی اللہ تعالیٰ سے محبت	89
مشرکوں کے لئے وعید	89
قیامت میں مشرکوں کا اپنے پیشواؤں سے بیزار ہونا	90
حلال اور پاکیزہ چیزیں کھانے کا حکم اور شیطان کے طریقوں پر چلنے سے ممانعت	91
شیطان کا کام برائی، بے حیائی اور اللہ تعالیٰ پر جھوٹ باندھنے کا حکم دینا	91
مشرکوں کا اپنے آباؤ اجداد کی اندھی پیروی کرنا اور اس کی مذمت	92
حق قبول نہ کرنے میں کافروں کی حالت کی ایک مثال	92
حلال رزق کھانے اور اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرنے کا حکم	93
کھانے کی حرام چیزوں کا بیان اور شرعی مجبوری کے وقت انہیں کھانے کی رخصت کا بیان	93
دین فروشی کی عبرتناک سزائیں اور ان کی وجہ	94
حقیقی نیکیوں کی تفصیل جیسے ایمان لانا، رشتہ داروں اور یتیموں کی مدد کرنا، نماز قائم کرنا اور زکوٰۃ دینا وغیرہا	95
قصاص کی فرضیت اور دیت کے چند احکام	97
قصاص کا حکم دینے کا ایک عظیم فائدہ	98
وصیت کرنے کا حکم اور اس سے متعلق چند احکام	98
روزوں کی فرضیت اور مریض و مسافر کے لئے رخصت کا بیان	99
ماہِ رمضان کی فضیلت، روزوں کی فرضیت اور مریض و مسافر سے متعلق احکام	101
قبولیتِ دعا کا بیان اور اطاعتِ احکام کی ترغیب	102
رمضان اور حالتِ اعتکاف میں ازدواجی تعلقات اور سحری سے متعلق شرعی احکام	103
لوگوں کا مال ناحق کھانا اور اس مقصد کے لئے کورٹ کچہری میں گھسیٹنا حرام ہے	104
چاند کے چھوٹا بڑا ہونے کی حکمت	105
اصل نیکی پرہیزگاری ہے	105
جہاد کا حکم اور زیادتی سے ممانعت	106
دورانِ جہاد کافروں کو قتل کرنے کا حکم اور حدودِ حرم میں لڑائی کی ابتدا کرنے سے ممانعت	106
شرک کا فتنہ ختم ہونے تک عرب کے کافروں سے جہاد کا حکم	107
حرمت والے مہینے میں جنگ کرنے سے متعلق مسلمانوں کو تسلی	107
راہِ خدا میں خرچ کرنے کا حکم اور خود کو ہلاکت میں ڈالنے کی ممانعت	108
حج اور عمرہ سے متعلق چند احکام اور آداب	108
اِحصار یعنی حج سے روکے جانے کے احکام	109
حج تمتع و قران یعنی ایک ہی سفر میں عمرہ اور حج اکٹھے کرنے کا بیان	109
حج تمتع و قران کی اجازت کسے ہے؟	110
حج میں کچھ ممنوعہ چیزیں	110
تقویٰ بہترین توشۂ سفر	111
دورانِ حج کاروبار کی اجازت اور ذکرِ الٰہی کی کثرت کا حکم	111
طالبِ دنیا اور طالبِ آخرت کی دعا میں فرق	113
منیٰ میں قیام کے احکام	114

عنوان	صفحہ
ایک خاص منافق کی 6 خرابیاں	114
رضائے الٰہی کے لئے جاں فروشی نفع بخش تجارت ہے	116
اسلامی احکام کی مکمل پیروی کرنے کا حکم	116
واضح دلیلوں کے باوجود راہِ اسلام کے خلاف رَوِش اختیار کرنا سخت جرم ہے	116
دینِ اسلام چھوڑنے والے عذابِ الٰہی کے منتظر ہیں	117
بنی اسرائیل سے روشن نشانیوں کے بارے میں سوال	117
نعمتِ الٰہی تبدیل کرنے والوں کو تنبیہ	117
کافروں کے لئے دنیوی زندگی کو خوشنما بنایا جانا اور بروزِ قیامت مسلمانوں کا کافروں سے بلند و بالا ہونا	118
انبیا عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی ہدایت آجانے کے بعد لوگوں کا اختلاف، اس کی وجہ اور مسلمانوں کو حق بات کی ہدایت	118
مسلمانوں کا امتحان اور سابقہ اُمتوں کی تکلیف وشدت کا بیان	120
راہِ خدا میں نفلی صدقہ کرنے کی ایک اعلیٰ مقدار اور اس کا مصرف	121
جہاد کی فرضیت اور مسلمانوں کو نصیحت	121
ماہِ حرام میں جہاد کی اجازت کی صورت	122
مرتد ہونے کی حالت میں مرنے والے کی سزا کا بیان	123
ایمان لانے، ہجرت اور جہاد کرنے جیسے اعمال کرنے والے رحمتِ الٰہی کے امیدوار ہیں	124
شراب اور جوئے کی حرمت	124
صدقہ کی مقدار کا بیان	124
یتیموں کا مال اپنے مال سے ملانے کا شرعی حکم	125
مشرکہ عورت اور مشرک مرد سے نکاح حرام قطعی ہے	126
حیض (عورتوں کی ماہواری) کے چند احکام	127
ازدواجی تعلقات کے بارے میں رہنمائی اور اعمالِ صالحہ کرنے کا حکم	128
نیک کام نہ کرنے کی قسم کھانے سے ممانعت	128
جھوٹی قسم کھانا قابلِ گرفت عمل ہے	129
ایلاء یعنی بیویوں سے صحبت نہ کرنے کی قسم کھانے والوں کے لئے شرعی حکم	129
طلاق کے بعد عدت ورجوع کے چند احکام	130
رجعی طلاقوں کی تعداد	131
خلع کا بیان	131
تین طلاقوں کے بعد عورت شرعی حلالہ کے بغیر پہلے شوہر کے لئے حلال نہیں	132
عورت کو رکھنے یا طلاق دینے دونوں صورتوں میں اچھے سلوک کا حکم اور عورتوں پر ظلم حرام ہونے کا بیان	133
طلاق کے بعد مرد و عورت دوبارہ نکاح کے لئے رضامند ہوں تو کئی صورتوں میں سرپرستوں کو بلاوجہ منع کرنے کا حق نہیں	134
بچے کو دودھ پلانے سے متعلق چند شرعی احکام	135
فوت شدہ آدمی کی بیوی کی عدت کا بیان	137
عدتِ وفات گزارنے والی عورت کے ساتھ نکاح سے متعلق شرعی احکام	138
عورت کے حق مہر سے متعلق چند شرعی احکام	139
طلاق کے بعد بھی آپس میں دشمنیاں پالنے کی ممانعت	141
عمومی طور پر تمام نمازوں اور بطورِ خاص نمازِ عصر کی پابندی کرنے کی تاکید	141

عنوان	صفحہ
خوف کی حالت میں نماز کا شرعی حکم اور اس کا طریقہ	141
ایک منسوخ حکم کہ مرنے والے کے لئے بیوی کو سال بھر کا نفقہ دینے کی وصیت ضروری ہے	142
طلاق کی عدت میں عورت کو نان نفقہ دینا شوہر پر لازم ہے	143
طلاق اور عدت کے احکام بیان کرنے کا مقصد	143
موت سے ڈر کر بھاگنے والی بنی اسرائیل کی ایک جماعت کا واقعہ	143
راہِ خدا میں جہاد کرنے کا حکم	144
راہِ خدا میں اخلاص کے ساتھ خرچ کرنے کی ترغیب اور خرچ کرنے کا ثمرہ	144
حضرت موسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام کے بعد بنی اسرائیل پر جہاد کی فرضیت اور قوم کا طرزِ عمل	145
طالوت کو بنی اسرائیل کا بادشاہ بنائے جانے کا واقعہ	146
سفرِ جہاد کے دوران طالوت کے لشکریوں کی ایک نہر کے پانی سے آزمائش	149
جالوت اور اس کے لشکر سے مقابلے کے وقت صبر، ثابت قدمی اور مدد کی دعا	151
جالوت اور اس کے لشکر کی شکست، جالوت کا قتل اور حضرت داؤد عَلَیْہِ السَّلَام کو بادشاہی، حکمت اور علم عطا ہونا	151
جہاد کی ایک حکمت زمین میں فساد کو روکنا	152
نبی کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی نبوت و رسالت کی دلیل	152
تیسرا پارہ	
انبیاء عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی عظمت و شان اور تین انبیاء عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے خصوصی فضائل	153
اللہ تعالٰی جو چاہتا ہے کرتا ہے	153
راہِ خدا میں مال خرچ کر کے آخرت کی تیاری کا حکم	154
آیۃ الکرسی میں اِلٰہِیّات کے اعلیٰ مسائل کا بیان	155
دین منوانے میں کوئی زبردستی نہیں	156
قرآنِ مجید سے ہدایت اور گمراہی پوری طرح ظاہر ہو چکی	156
اسلام پر مضبوطی سے قائم رہنے کے لئے ہر سرکش و گمراہ سے بچنا ضروری ہے	156
مسلمانوں کا والی اللہ تعالٰی ہے اور کافروں کے حمایتی شیاطین ہیں	157
حضرت ابراہیم عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کا نمرود بادشاہ سے مناظرہ	157
حضرت عزیر عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی وفات اور آپ کو دوبارہ زندہ کئے جانے کا واقعہ	159
حضرت ابراہیم عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام اور چار پرندوں کو زندہ کئے جانے کا واقعہ	160
راہِ خدا میں مال خرچ کرنے والوں کی ایک مثال	161
صدقہ قبول ہونے کی دو شرائط، احسان نہ جتانا اور تکلیف نہ دینا	162
صدقہ دے کر تکلیف پہنچانے سے بہتر اچھی بات کہہ دینا ہے	163
احسان جتا کر اور تکلیف دے کر صدقات کا ثواب باطل کرنے کی ممانعت	163
ریاکاری کے طور پر صدقہ کرنے والوں کی مثال	163
رضائے الٰہی کے لئے صدقہ کرنے والوں کی مثال	164
ریاکاری کے طور پر صدقہ کرنے والوں کے لئے دل ہلا دینے والی مثال	165

عنوان	صفحہ
راہِ خدا میں پاکیزہ اور حلال مال خرچ کرنے کا حکم	166
راہِ خدا میں ناقص اور گھٹیا مال دینے کی ممانعت	166
راہِ خدا میں خرچ کرنے پر محتاجی سے ڈرانا شیطان کا کام ہے	167
علم وحکمت کی فضیلت	167
کوئی صدقہ اور نذر اللہ تعالیٰ سے پوشیدہ نہیں	167
صدقہ خفیہ اور اعلانیہ دونوں طرح جائز ہے	168
کسی کو ہدایت دے دینا اللہ تعالیٰ کے اختیار میں ہے	168
رضائے الٰہی کے لئے صدقہ کرنے کا فائدہ بندے کو ہی ہو گا	169
صدقات کے عمدہ مصرف محتاجی کے باوجود نہ مانگنے والے خوددار لوگ ہیں	169
پوشیدہ اور اعلانیہ مال خرچ کرنے والوں کا اجر وثواب	170
سود خوروں کا بیان اور ان کا انجام	171
اللہ تعالیٰ سود کو مٹاتا اور صدقہ وخیرات کو زیادہ کرتا ہے	172
باعمل مسلمانوں کا اجر وثواب	172
مسلمانوں کو اللہ تعالیٰ سے ڈرنے اور بقایا سود نہ لینے کا حکم	173
سود خوروں کو اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول سے جنگ کی شدید وعید	173
تنگدست قرض دار کو مہلت دینے اور قرض معاف کر دینے کی ترغیب	174
قیامت کے ہولناک دن سے ڈرنے کا حکم	174
ادھار کا معاملہ لکھ لینے کا حکم	174
کاتب انصاف کے ساتھ لکھے اور لکھنے سے انکار نہ کرے	175

عنوان	صفحہ
معاہدہ انصاف کے ساتھ لکھنا چاہئے	175
جو لکھنے پر قادر نہ ہو وہ دوسرے سے لکھوالے	175
معاہدہ لکھنے کے بعد اس پر گواہ بنالئے جائیں	176
چھوٹے بڑے ہر قرض کو لکھ لینا مفید ہے	177
ہاتھوں ہاتھ تجارت ہو تو نہ لکھنے میں حرج نہیں	177
سودا کرتے وقت گواہ بنانے اور کاتب و گواہ کو نقصان نہ پہنچانے کا حکم	178
حالتِ سفر میں کاتب نہ ملے تو کوئی چیز گروی رکھ دی جائے	178
گواہی چھپانے کی ممانعت	179
اللہ تعالیٰ بندوں کے اعمال اور پختہ نیتوں کا محاسبہ فرمائے گا	179
اصول اور ضروریاتِ ایمان کے چار مراتب	180
لوگوں کو ان کی طاقت کے مطابق ہی حکم دیا جاتا ہے	181
آدمی کے اچھے عمل کی جزا اور برے عمل کی سزا اسے ہی ملے گی	181
مسلمانوں کو ایک اہم دعا کی تلقین	181
سُوْرَۃُ اٰلِ عِمْرٰن	183
اللہ تعالیٰ کی وحدانیت اور اس کے اوصاف	183
آسمانی کتابوں کے نزول اور ان کی عظمت وشان کا بیان	183
آیاتِ الٰہی کا انکار کرنے والوں کی سزا	184
زمین وآسمان میں کوئی چیز اللہ تعالیٰ سے پوشیدہ نہیں	184
انسانی تخلیق میں قدرتِ الٰہی	184
معانی کے اعتبار سے آیاتِ قرآنی کی تقسیم	185

عنوان	صفحہ
متشابہ آیات کے ظاہری معنی لینا اور غلط تاویل کرنا گمراہ لوگوں کا کام ہے	185
متشابہ آیات کا حقیقی مطلب اللہ تعالیٰ ہی جانتا ہے	185
متشابہ آیات سے متعلق علم میں راسخ لوگوں کا عقیدہ	186
ہدایت کے بعد دل ٹیڑھے نہ کئے جانے کی دعا	186
اللہ تعالیٰ جھوٹ سے پاک ہے	186
مال اور اولاد پر غرور کرنے والے کافروں کا انجام	187
مغرور کافروں کی ایک مثال	187
یہودیوں کا دنیوی اور اُخروی انجام	188
غزوۂ بدر میں سب کے لئے عبرت و نصیحت تھی	188
لوگوں کے لئے من پسند چیزوں کی محبت خوشنما بنا دی گئی	189
جنت کی نعمتیں دنیا کی نعمتوں سے بہتر ہیں	190
گناہوں کی مغفرت اور عذابِ جہنم سے پناہ کی دعا	191
متقین کے اوصاف: صبر کرنا، سچ بولنا، اطاعت کرنا، راہِ خدا میں خرچ کرنا اور سحری کے وقت بخشش کی دعا مانگنا	191
اللہ تعالیٰ کی وحدانیت کی گواہی	191
بارگاہِ الٰہی میں مقبول دین صرف "اسلام" ہے	192
یہودیوں اور عیسائیوں کے باہمی اختلاف کا سبب حسد تھا	192
آیاتِ الٰہی کا انکار کرنے والے کو تنبیہ	192
حضور اقدس صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی ذمہ داری احکام پہنچا دینا ہے	192
انبیاء کرام عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام اور انصاف کا حکم دینے والوں کو شہید کرنے والوں کا انجام	193

عنوان	صفحہ
یہودیوں کی تورات کے احکام سے روگردانی	194
نجات اور بخشش سے متعلق یہودیوں کا من گھڑت خیال	195
نجات کے من گھڑت خیالات پالنے والوں کو تنبیہ	195
اللہ تعالیٰ کی قدرت اور عظمت کے دلائل	196
کافروں کو دوست بنانے کی ممانعت	197
اللہ تعالیٰ دلوں کی چھپی اور ظاہر ہر بات جانتا ہے	198
برے اعمال کرنے والوں کی قیامت کے دن حسرت	198
نبی کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی اتباع محبتِ الٰہی کی دلیل ہے	199
اطاعتِ رسول کا انکار کرنے والے اللہ تعالیٰ کو ناپسند ہیں	200
اللہ تعالیٰ کے چنے ہوئے مقبول بندے	200
حضرت مریم رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا کی والدہ کی نذر	200
حضرت مریم رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا کے میلاد اور دیگر واقعاتِ میلاد کا تذکرہ	201
حضرت مریم رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا کی بارگاہِ الٰہی میں مقبولیت	202
حضرت مریم رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا کو غیب سے رزق عطا ہونا	202
محرابِ مریم میں پاکیزہ اولاد کے لئے حضرت زکریا عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی دعا	203
حضرت زکریا عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کو حضرت یحییٰ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی بشارت اور ان کے اوصاف	203
بیٹے کی بشارت ملنے پر حضرت زکریا عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی بارگاہِ الٰہی میں عرض	204

عنوان	صفحہ
حضرت زکریا عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی زوجہ کے حاملہ ہونے کی نشانی کا تقرر	204
حضرت مریم رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا کو ان کی عظمت و شان کی بشارت	205
حضرت مریم رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا کو اطاعت و عبادتِ الٰہی کا حکم	205
حضرت مریم رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا کی کفالت کے لئے قرعہ اندازی	205
حضرت مریم رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا کو حضرت عیسٰی عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی بشارت اور ان کے اوصاف	206
بیٹے کی بشارت ملنے پر حضرت مریم رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا کی بارگاہِ الٰہی میں عرض	207
حضرت عیسٰی عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کو کتاب و حکمت کی تعلیم	207
حضرت عیسٰی عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے معجزات	208
حضرت عیسٰی عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی تشریف آوری کے مقاصد	209
عبادتِ الٰہی کا راستہ سیدھا راستہ ہے	210
حضرت عیسٰی عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے مددگار	210
حضرت عیسٰی عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے حواریوں کی دعا	210
کافروں کا مکر اور اللہ تعالٰی کی خفیہ تدبیر	211
حضرت عیسٰی عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے چار فضائل	211
کافروں کی دنیوی اور اُخروی سزا	212
باعمل مسلمانوں کا اجر و ثواب	212
حضرت عیسٰی عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام باپ کے بغیر پیدا ہوئے	213
حق بات میں شک نہ کرنے کا حکم	213
حضرت عیسٰی عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کو خدا ماننے والوں سے مباہلہ	214
اہلِ کتاب کو کلمۂ اسلام کی طرف آنے کی دعوت	215
حضرت ابراہیم عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے بارے میں جھگڑنے والوں کو تنبیہ	216
حضرت ابراہیم عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام ہر باطل سے جدا مسلمان تھے	217
حضرت ابراہیم عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے قریبی ہونے کے حقدار	217
اہلِ کتاب کے ایک گروہ کی مسلمانوں کو گمراہ کرنے کی تمنا	218
آیاتِ الٰہی کا انکار کرنے پر اہل کتاب کو تنبیہ	218
حق کو باطل سے ملانے اور حق چھپانے پر اہل کتاب کو تنبیہ	218
یہودیوں کی مسلمانوں کو گمراہ کرنے کی سازش اور انہیں جواب	218
نبوت خاص فضل الٰہی ہے	220
امانت کی ادائیگی میں اہل کتاب کے دو گروہوں کا حال	220
متقی لوگ اللہ تعالٰی کے محبوب ہیں	221
اللہ تعالٰی کے عہد کے بدلے دنیا خریدنے والوں کا اُخروی انجام	222
اہلِ کتاب کے ایک گروہ کا جھوٹ	222
انبیاء عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام اپنی نہیں بلکہ اللہ تعالٰی کی عبادت کی دعوت دیتے ہیں	223
حضور اقدس صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی عظمت و شان	225
اسلام کے علاوہ کوئی دین مقبول نہیں	226

عنوان	صفحہ
تمام انبیاء کرام عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام پر ایمان لانے کا بیان	226
دینِ اسلام کے علاوہ اور کوئی دین بارگاہِ الٰہی میں مقبول نہیں	227
مرتد ہونے والوں کی سزا	228
ارتداد سے سچی توبہ کرنے والوں کی بخشش کا بیان	229
ارتداد پر قائم رہنے والوں کی توبہ مقبول نہیں	229
حالتِ کفر میں مرنے والوں کی سزا	230
چوتھا پارہ	
راہِ خدا میں پسندیدہ مال خرچ کرنے کی ترغیب	231
بعض کھانوں کے حرام ہونے پر یہودیوں کے جھوٹے دعوے کا رد	231
اللہ تعالیٰ پر جھوٹ باندھنے والے ظالم ہیں	231
دینِ ابراہیمی کی پیروی کا حکم	232
خانہ کعبہ کی خصوصیات	232
حج کی فرضیت اور اس کی بنیادی شرط کا بیان	233
اللہ تعالیٰ مخلوق کی عبادت سے بے نیاز ہے	233
آیاتِ الٰہی کا انکار کرنے پر اہلِ کتاب کو تنبیہ	233
ایمان والوں کو راہِ خدا سے روکنے پر اہلِ کتاب کو تنبیہ	233
مسلمانوں کو اہلِ کتاب کی اطاعت نہ کرنے کی ہدایت	234
کافروں والے کام کرنا مسلمان کی شان نہیں	234
دینِ اسلام کو مضبوطی سے تھامنے والا ہدایت پر ہے	235
تقویٰ اور ایمان پر خاتمے کا حکم	235
قرآن کو تھامنے کا حکم اور باہمی تفرقہ کی ممانعت	235
حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے ذریعے مسلمانوں میں الفت پیدا ہونا اور جہنم سے نجات ملنا	236
نیکی کی دعوت دینے اور برائی سے منع کرنے والا ایک گروہ ہونا چاہیے	237
مسلمانوں کو باہمی اتفاق کا حکم اور اختلافات میں پڑنے کی ممانعت	237
قیامت کے دن مومنوں کے چہرے روشن اور کافروں کے سیاہ ہوں گے	238
روشن چہرے والے رحمتِ الٰہی کی جگہ جنت میں ہوں گے	238
اللہ تعالیٰ ظلم سے پاک ہے	238
زمین و آسمان میں موجود ہر چیز کا مالک اللہ تعالیٰ ہے	239
اُمتِ محمدیہ بہترین امت ہے	239
اُمتِ محمدیہ کی عظمت کا ایک سبب، نیکی کی دعوت دینا اور برائی سے منع کرنا	239
اہلِ کتاب کے لئے ایمان لے آنا بہتر ہے	239
مسلمانوں کے غلبے کی غیبی خبر	240
یہودیوں پر ذلت اور محتاجی مسلط کئے جانے اور اس کے اسباب کا بیان	240
اہلِ کتاب میں سے حق پر قائم لوگوں کے اوصاف	241
مسلمانوں کے نیک اعمال کی ناقدری نہ کی جائے گی	242
کافروں کو ان کے مال اور اولاد عذابِ الٰہی سے نہیں بچا سکتے	242
کافر اور ریاکار کے خرچ کرنے کی مثال	243
کافروں کو رازدار بنانے کی ممانعت اور کفار کی خواہشات	243
مسلمانوں کو اپنے ایمان میں پختہ ہونے کا حکم اور منافقوں کا دوغلا پن	244

عنوان	صفحہ
مسلمانوں کو صبر اور پرہیز گاری اختیار کرنے کی تلقین	245
غزوۂ احد کا بیان، جنگ کی تیاری	246
اللہ تعالیٰ کا مسلمانوں کے دو گروہوں کو ثابت قدم رکھنا	246
جنگ بدر میں اللہ تعالیٰ کا مسلمانوں کی مدد کرنا	247
تین ہزار فرشتوں سے مسلمانوں کی مدد کئے جانے کی غیبی خبر	247
پانچ ہزار ممتاز فرشتوں کے ذریعے مدد کئے جانے کی بشارت	247
غزوۂ بدر میں صحابہ کرام کی مدد کی حکمت	248
غزوۂ بدر میں مسلمانوں کی مدد کا ایک سبب کفار کی قوت کا خاتمہ	248
اللہ تعالیٰ کی طرف سے حضور اقدس صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی تربیت	249
ہر چیز کا مالک اور بخشش و عذاب کا اختیار رکھنے والا اللہ تعالیٰ ہے	249
سود کھانے کی ممانعت اور اطاعتِ رسول کا حکم	250
مغفرت اور جنت پانے کی طرف جلدی کرنے کا حکم	250
متقین کے اوصاف	251
پرہیز گاروں کا ایک وصف: گناہ ہو جانے کی صورت میں فوراً سچی توبہ کرلینا	251
متقین کی جزا، بخشش اور جنتیں	252
اُجڑی بستیاں دیکھ کر عبرت حاصل کی جائے	252
قرآنِ مجید ہدایت اور نصیحت کی کتاب ہے	253
غزوۂ احد میں نقصان اٹھانے والے مسلمانوں کو نصیحت	253
مسلمانوں پر کفار کے غلبے کی حکمتیں	253
مسلمان پر آنے والی آزمائشوں کی حکمت	254
شہادت کی تمنا کرنے اور موقع ملنے پر بھاگنے والوں کی تفہیم	255
نبی کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی پیروی ہر حال میں لازم ہے	255
جہاد کرنے کی ترغیب	256
اعمال کے ثواب کا دارومدار نیت پر ہے	256
سابقہ امتوں کا جذبہ جہاد سنا کر مسلمانوں کو جہاد میں صبر کی ترغیب	256
مغفرت، ثابت قدمی اور فتح و نصرت کی دعا	257
انبیائے کرام عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی معیت میں جہاد کرنے والوں کا صلہ	258
کافروں کی ہدایات پر چلنے کا نقصان	258
اللہ تعالیٰ سب سے بہتر مدد گار ہے	259
جنگِ احد سے واپس ہونے والے کفار پر رعب طاری کرنے کی غیبی خبر	259
غزوۂ احد میں نبی کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے حکم پر عمل نہ کرنے کا نقصان	259
غزوۂ احد میں خطا کرنے والوں کی معافی کا اعلان	261
غزوۂ احد میں مسلمانوں کی افراتفری اور خطا کرنے والوں کی دلجوئی	261
غزوۂ احد میں مخلص مومنوں پر چین کی نیند اتار کر خاص کرم نوازی	262
غزوۂ احد میں منافقوں کی بے صبری اور بدگمانی	262

عنوان	صفحہ
غزوۂ احد میں پیش آنے والے واقعات کی حکمت	263
غزوۂ احد میں مسلمانوں سے ہونے والی لغزش اور ان کی معافی کا اعلان	264
جہاد سے نفرت دلانے میں منافقوں کی کوشش اور مسلمانوں کو ان سے بچنے کا حکم	264
راہِ خدا میں آنے والی موت رحمت ومغفرت کا سبب ہوگی	265
مرنے کے بعد تمام لوگ بارگاہِ الٰہی میں جمع ہوں گے	266
نبی اکرم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے اخلاقِ کریمہ	266
اہم کاموں میں مشورہ لینے اور اللہ تعالیٰ پر بھروسہ کرنے کا حکم	266
مسلمانوں کو اللہ تعالیٰ پر ہی بھروسہ کرنا چاہئے	267
نبی کا خیانت کرنا محال ہے	267
خیانت کی مذمت	267
رضائے الٰہی کا طالب اور اللہ تعالیٰ کی ناراضی کا مستحق دونوں برابر نہیں	268
رسول اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ مسلمانوں پر اللہ تعالیٰ کا عظیم احسان ہیں	269
میدانِ احد میں مسلمانوں کو تکلیف پہنچنے کا سبب اور اس کی ایک حکمت	269
غزوۂ احد میں نقصان اٹھانے کی دوسری حکمت: مسلمانوں اور منافقوں کو ممتاز کرنا	270
منافقوں کا راہِ خدا میں جہاد اور مسلمانوں کی مدد نہ کرنا	270
جہاد میں شرکت نہ کرنا موت سے نہیں بچا سکتا	271
شہداء کی عظمت وشان اور ان پر اللہ تعالیٰ کی کرم نوازیاں	272
غزوۂ احد کے بعد صحابہ کرام کی ہمت واطاعت	273
صحابہ کرام کی ہمت وجواں مردی اور ایمان کی ایک مثال	274
شیطان مسلمانوں کو مشرکین کی کثرت سے ڈراتا ہے	275
لوگوں کی کفر میں جلدی دیکھ کر غمگین ہونے پر نبی کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کو تسلی	275
ایمان چھوڑ کر کفر اختیار کرنے والوں کو دردناک عذاب کی وعید	275
کافروں کو مہلت ملنا ان کے حق میں ہرگز بہتر نہیں	276
مسلمانوں اور منافقوں میں امتیاز کر دیا جائے گا	276
اللہ تعالیٰ اپنے رسولوں کو غیب کا علم عطا فرماتا ہے	277
زکوٰۃ کی ادائیگی میں بخل کرنے والوں کے لئے وعید	277
اللہ تعالیٰ کی گستاخی اور انبیاء کرام عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کا قتل بدترین جرم ہیں	278
اسلام قبول کرنے سے بچنے اور جاہلوں کو ورغلانے کے لئے یہودیوں کا حیلہ	279
نبی کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کو تسلی	280
اللہ تعالیٰ نے ہر جاندار پر موت مقرر فرمادی ہے	281
حقیقی کامیابی جہنم سے نجات اور جنت میں داخلہ ہے	281
مسلمانوں کا ان کی جان ومال کے حوالے سے امتحان ضرور ہوگا	281
اہل کتاب کا رشوتیں لے کر نبی کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے اوصاف چھپانا	282
خود پسندی اور حبِ جاہ میں مبتلا لوگوں کے لئے وعید	283
زمین و آسمان کے دائرے میں آنے والی ہر چیز کا مالک اللہ تعالیٰ ہے	283

عنوان	صفحہ
قدرتِ الٰہی کی نشانیاں: زمین و آسمان کی پیدائش اور دن ورات کی تبدیلی	284
کامل ایمان والوں کے اوصاف: ہر حال میں اللہ تعالیٰ کا ذکر کرنا اور زمین و آسمان کی تخلیق میں غور وفکر کرنا	284
عذابِ الٰہی سے پناہ مانگنے کی ایک بہترین دعا	284
گناہوں کی مغفرت اور نیک لوگوں کے ساتھ موت ملنے کی دعا	285
قیامت کی رسوائی سے بچنے اور جنت ملنے کی دعا	286
ہجرت اور جہاد کا ثواب	286
کفار کے عیش و آرام سے دھوکا نہ کھائیں	287
کافروں کی راحت وآرام عارضی ہے	288
مسلمانوں کو جنت میں ابدی راحت و آرام ملے گا	288
اہلِ کتاب میں سے ایمان لانے والوں کی شان	288
کامیاب کرنے والے اعمال	289
سُوْرَةُ النِّسَاء	290
تخلیق انسانیت کی ابتداء	290
حضرت آدم وحوا سے نسل در نسل انسانوں کا سلسلہ جاری ہوا	290
اللہ تعالیٰ سے ڈرنے اور رشتہ داری توڑنے سے بچنے کا حکم	290
یتیموں کو گھٹیا مال دینا اور ان کا مال کھا جانا حرام ہے	291
مرد کو ایک وقت میں چار عورتوں سے نکاح جائز ہے	291
عدل نہ کر سکنے کی صورت میں صرف ایک عورت سے نکاح کی اجازت	292
بیوی کو بوجھ سمجھ کر نہیں بلکہ خوشی سے مہر دینا چاہئے	292
عورت کا اپنی خوشی سے دیا ہوا مہر شوہر کے لئے حلال ہے	292

عنوان	صفحہ
ناسمجھ یتیموں کو ان کا مال نہ دیا جائے اور ان سے اچھی بات کہی جائے	293
یتیموں کے مال سے متعلق چند احکام اور سرپرستوں کو خصوصی ہدایات	293
مردوں کے ساتھ ساتھ عورتیں بھی وراثت کی حقدار ہیں	294
تقسیمِ میراث سے پہلے غیر وارثوں کو کچھ مال دینے اور ان سے اچھی بات کہنے کی ترغیب	295
سرپرست یتیموں کے ساتھ اپنی اولاد جیسا سلوک کریں	295
یتیموں کا مال ناحق کھانے کی انتہائی سخت وعید	296
مالِ وراثت سے متعلق احکامِ الٰہیہ: بیٹوں کا حصہ	296
بیٹیوں کا حصہ	296
ماں باپ کا حصہ	297
وراثت وصیت پوری کرنے اور قرض کی ادائیگی کے بعد تقسیم ہوگی	298
وارثوں اور ان کے حصوں کی مقدار کی مکمل حکمت و مصلحت اللہ تعالیٰ ہی جانتا ہے	298
بیوی کی میراث میں شوہر کا حصہ	298
شوہر کی میراث میں بیوی کا حصہ	299
کلالہ کی میراث کے احکام	300
وراثت کے احکام اللہ تعالیٰ کی حدیں ہیں	301
تقسیمِ میراث میں اللہ و رسول کی اطاعت حصولِ جنت کا ذریعہ ہے	301
میراث کی تقسیم میں ظلم کرنا عذابِ الٰہی کا باعث ہے	301
ابتدائے اسلام میں زانیہ عورتوں کی سزا	302
زانی مرد و عورت کی بعد میں مقرر ہونے والی ایک سزا	302

عنوان	صفحہ
توبہ قبول ہونے کی ایک صورت	303
ان لوگوں کا بیان جن کی توبہ مقبول نہیں	304
عورتوں کا زبردستی وارث بننے اور ان کے مہر پر قبضہ جمانے کی جاہلانہ رسم کا خاتمہ	304
گھروں کو امن کا گہوارا بنانے کیلئے ایک بہت عمدہ طریقہ	305
عورت سے اس کا مہر واپس نہ لینے کا حکم	305
مرد عورتوں سے مہر واپس نہیں لے سکتے	306
باپ دادا کی منکوحہ سے نکاح حرام ہے	306
ماؤں، بیٹیوں اور بہنوں وغیرہ سے نکاح کرنا حرام ہے	307
پانچواں پارہ	
دوسرے کی منکوحہ عورت سے نکاح حرام ہے	309
ممنوعہ عورتوں کے علاوہ تمام عورتوں سے نکاح حلال ہے	309
مہر اور نکاح سے متعلق چند احکام اور ہدایات	309
مقررہ مہر میں باہمی رضامندی سے کمی بیشی ہو سکتی ہے	310
دوسرے شخص کی باندی سے نکاح کی اجازت	310
باندیوں سے نکاح باعثِ عار سمجھنے کی تردید	310
باندیوں سے نکاح ان کے مالکوں کی اجازت سے اور پاکدامنی کے لئے ہو	311
شادی شدہ زانیہ باندی کی شرعی سزا	311
باندی سے نکاح کس کے لئے بہتر ہے؟	311
نکاح سے متعلق آیات نازل کرنے کی حکمتیں	312
اللہ تعالیٰ بندوں پر آسانی چاہتا ہے	313
باطل طریقے سے ایک دوسرے کا مال کھانے کی ممانعت	313
باہمی رضامندی سے تجارت حلال ہے	313
خود کو ہلاک کرنے کی ممانعت	313

عنوان	صفحہ
کبیرہ گناہوں سے بچنے کی فضیلت	314
حسد کی ممانعت	314
مرد و عورت میں سے ہر ایک اپنے نیک اعمال کی جزا پائے گا	314
اللہ تعالیٰ سے اس کا فضل مانگا جائے	315
اللہ تعالیٰ ہر چیز جانتا ہے	315
مالِ وراثت کے حقدار ہیں	315
عقد موالات پورا کرنے کا حکم	315
مرد عورتوں پر حاکم ہیں اور اس فضیلت کی وجوہات	316
نیک و پارسا عورتوں کے اوصاف	316
نافرمان بیوی کی اصلاح کا طریقہ	316
نافرمان بیوی اطاعت گزار بن جائے تو اسے تنگ نہ کریں	317
نافرمان بیوی کی اصلاح نہ ہو سکے تو میاں بیوی کے قریبی رشتہ دار مسئلے کا حل نکالیں	317
اللہ تعالیٰ اور بندوں کے حقوق کا بیان	318
متکبر اور فخر کرنے والا اللہ تعالیٰ کو پسند نہیں	319
بخل کی مذمت اور کافروں کے لئے وعید	319
دکھاوے اور شہرت کے لئے مال خرچ کرنے کی مذمت	319
ناموری اور دکھاوے کے لئے مال خرچ کرنے والوں کو تنبیہ	320
اللہ تعالیٰ ذرّہ بھر بھی ظلم نہیں فرماتا	320
اللہ تعالیٰ نیکی کا ثواب عمل سے زیادہ دیتا ہے	320
بروزِ قیامت ہر اُمت سے ایک گواہ لایا جائے گا اور حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سب پر گواہ ہوں گے	321

عنوان	صفحہ
بروزِ قیامت کافروں اور نافرمانوں کی حسرتیں	321
نشے اور جنابت کی حالت میں نماز کے قریب جانے کی ممانعت	321
تیمّم کے حکم کی تفصیل	322
یہودی خود گمراہی کے خریدار اور مسلمانوں کو گمراہ کرنا چاہتے ہیں	322
اللہ تعالیٰ مسلمانوں کا حامی وناصر ہے	323
یہودیوں کی بری عادتیں اور ایمان نہ لانے پر شدید وعید	323
بروزِ قیامت شرک کے علاوہ ہر گناہ بخشے جانے کا امکان ہے	325
شرک بہت بڑا بہتان ہے	326
خود پسندی کی مذمت	326
عداوتِ رسول میں یہودیوں کا بتوں کی پوجا کرنا	326
بتوں کو پوجنے والے یہودیوں پر لعنت	327
بادشاہت اور نبوت کا حقدار ہونے میں یہودیوں کے دعوے کی تردید	327
یہودیوں کا حسد	328
ایمان لانے اور نہ لانے میں یہودیوں کا حال	328
کافروں کے سخت عذاب اور عذابِ جہنم کی شدت کا بیان	328
باعمل مسلمانوں کو جنت اور اس کی نعمتوں کی بشارت	329
امانت کی ادائیگی اور انصاف کے ساتھ فیصلہ کرنے کا حکم	330
اطاعتِ رسول اور اطاعتِ امیر کا حکم	330

عنوان	صفحہ
اختلافی بات قرآن وسنت پر پیش کی جائے	331
جھگڑے کا فیصلہ کروانے میں منافقوں کا حال	331
منافقوں کا قرآن اور رسول کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ سے منہ پھیرنا	332
منافقوں کا قسمیں کھا کر اپنے کرتوتوں کی تاویلیں کرنا	332
منافقوں سے چشم پوشی کرنے اور انہیں سمجھانے کا حکم	333
رسولوں کی تشریف آوری کا مقصد	333
بارگاہِ رسالت میں حاضر ہو کر گناہوں کی معافی چاہنے کا حکم	334
نبی کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے حکم کو تسلیم کرنا فرضِ قطعی ہے	334
مسلمانوں کو بنی اسرائیل کی طرح سخت احکام نہیں دیئے گئے	335
اطاعتِ رسول ایمان میں پختگی، اجرِ عظیم اور صراطِ مستقیم کی ہدایت ملنے کا ذریعہ ہے	335
اطاعت گزار مسلمانوں کا صلہ	336
جنت میں نبی کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا قرب ملنا اللہ تعالیٰ کا فضل ہے	336
دشمن کے مقابلے میں ہوشیاری اور سمجھداری سے کام لینے کا حکم	337
منافقوں کی خود غرضی، مفاد پرستی اور مال کی ہوس	337
اچھی نیت سے راہِ خدا میں جہاد کرنے کی ترغیب	338
جہاد کی ترغیب کے لئے مسلمانوں کی مظلومیت کا بیان	338
ایمان والے راہِ خدا میں اور کافر راہِ شیطان میں لڑتے ہیں	339

عنوان	صفحہ	عنوان	صفحہ
جہاد فرض ہونے پر بعض مسلمانوں کا طبعی خوف اور فرضیت جہاد کی حکمت سے متعلق سوال	340	معاملے کی تحقیق کرنے سے متعلق مسلمانوں کو نصیحت	353
		مجاہدین کی عظمت و فضیلت	354
موت ہر جگہ آکر رہے گی	341	مجاہدین کا اجر و ثواب	355
بھلائی اور برائی کی نسبت کرنے میں منافقوں کا حال	341	قدرت کے باوجود فرض ہجرت نہ کرنے والوں کا کوئی عذر مقبول نہیں	355
اللہ تعالٰی کی طرف سے حضورِ اقدس صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا دفاع	342	ہجرت کی طاقت نہ رکھنے والے قابل گرفت نہیں	356
بھلائی اللہ تعالٰی کی طرف سے اور برائی بندوں کی طرف سے ہے	342	ہجرت کرنے کی ترغیب	357
		دورانِ ہجرت انتقال کرنے والا ہجرت کا ثواب پائے گا	357
اطاعتِ رسول اطاعتِ خدا ہے	343	حالتِ سفر میں نماز قصر سے پڑھنے کا حکم	358
اطاعتِ رسول سے متعلق منافقوں کا حال	343	نمازِ خوف ادا کرنے کا ایک طریقہ	358
عظمتِ قرآن اور قرآنِ پاک میں غور و فکر کی دعوت	344	نماز کے بعد ذکر اللہ کرنے کا حکم	360
خوف پھیلانے والی خبر کے متعلق ایک اہم ضابطہ	344	حالتِ امن میں حسبِ معمول نماز پڑھنے کا حکم	360
جہاد کا حکم اور ترکِ جہاد سے ممانعت	345	نماز مقررہ وقت پر فرض ہے	360
اچھی سفارش باعثِ ثواب اور بری سفارش ناجائز ہے	346	غزوۂ احد کے بعد تلاشِ کفار میں سستی کرنے والوں کو نصیحت	361
سلام کا جواب دینے کا طریقہ	347		
اللہ تعالٰی سب سے زیادہ سچا ہے	347	نزولِ قرآن کا ایک اہم مقصد: اس کے احکام کے مطابق فیصلہ کرنا	361
چند منافقوں کے بارے صحابہ کرام رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُم کے دو گروہ	347		
		بارگاہِ الٰہی میں استغفار کرنے کا حکم	362
منافقوں کا کفر و سرکشی میں حد سے تجاوز اور مسلمانوں کو نصیحت	348	خیانت کرنے والوں کی طرف سے نہ جھگڑنے کا حکم	362
		اللہ تعالٰی زیادہ حقدار ہے کہ اس سے ڈرا جائے	362
کفار سے صلح و لڑائی کے حوالے سے چند احکام	349	خیانت کرنے والوں کی طرف سے جھگڑنے والوں کو تنبیہ	363
منافقوں کا دوغلا پن اور ان کے متعلق حکم	350		
مسلمان کو ناحق قتل کرنا حرام ہے	351	سچی توبہ کرنے والا گنہگار اللہ تعالٰی کو غفور و رحیم پائے گا	363
قتل خطا کی صورتیں اور ان کے احکام	351		
مسلمان کو جان بوجھ کر قتل کرنے پر شدید وعیدیں	353	گناہ کا وبال گناہ کرنے والا اٹھائے گا	364

عنوان	صفحہ
اپنے گناہ کا دوسرے پر الزام لگانے والا بہتان تراش اور بڑا گناہگار ہے	364
نبی کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی عظمت و شان	364
صرف اچھے کاموں کیلئے کئے جانے والے مشوروں میں بھلائی ہے	365
صرف رضائے الٰہی کیلئے کئے جانے والے مشوروں پر ثواب ملے گا	366
رسولِ کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی مخالفت اور مسلمانوں کے راستے سے ہٹ کر چلنا جائز نہیں	366
بروزِ قیامت شرک کے علاوہ ہر گناہ بخشے جانے کی امید ہے	366
بتوں کو پوجنے والے درحقیقت شیطان کے پجاری ہیں	367
شیطان کے بنیادی کام	367
شیطان کو دوست بنانے والا کھلے نقصان میں ہے	368
شیطان صرف فریب کے وعدے دیتا ہے	368
شیطان کو دوست بنانے والوں کا ٹھکانہ جہنم ہے	368
باعمل مسلمانوں کے لئے جنت کا وعدہ	369
نجات کا دارومدار کسی کی جھوٹی امید پر نہیں	369
برائی اور نیکی کرنے والے سے متعلق قانونِ الٰہی	369
اچھا دین تابعِ فرمان مسلمان کا ہے	370
حضرت ابراہیم عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام اللہ تعالٰی کے خلیل ہیں	371
اللہ تعالٰی کی عظمت و شان	371
عورتوں اور یتیم بچوں سے متعلق قرآنِ مجید کی تعلیمات	371
گھریلو زندگی میں بگاڑ کا سبب بننے والی ایک خرابی کی اصلاح	372
بیویوں کے لازمی حقوق میں یکساں برتاؤ کرنے کا حکم	373
طلاق ہو جائے تو میاں بیوی اللہ تعالٰی پر توکل کریں	374
اللہ تعالٰی سب کا مالک اور بے نیاز ہے	374
نیکیوں کے ذریعے دنیا طلب کرنے والا ثواب سے محروم ہے	375
عدل وانصاف اور ان کے تقاضے پورے کرنے کا حکم	376
مسلمانوں کو ایمان پر ثابت قدمی کا حکم	377
کفر کرنے والا دور کی گمراہی میں جا پڑا	377
کفر پر قائم رہنے اور حالتِ کفر میں مرنے والا نہیں بخشا جائے گا	378
منافقوں کے لئے دردناک عذاب کی وعید	378
منافقوں کی ایک حرکت: مسلمانوں کو چھوڑ کر کافروں کو دوست بنانا	379
آیاتِ الٰہی کا انکار کرنے اور مذاق اڑانے والوں کے پاس نہ بیٹھا جائے	379
منافقوں کی موقع پرستی	380
اللہ تعالٰی منافقوں کو دھوکا دہی کی سزا دے گا	381
نماز میں سستی اور ریاکاری منافقوں کی علامت ہے	382
منافق کفر اور ایمان کے درمیان ڈگمگا رہے ہیں	382
مسلمانوں کو چھوڑنے اور کافروں کو دوست بنانے کی ممانعت	383
منافق جہنم کے سب سے نچلے طبقے میں ہوں گے	383
نفاق سے سچی توبہ کرنے والے مسلمانوں کے ساتھ ہوں گے	383
اللہ تعالٰی شکر گزار بندوں کی قدر فرماتا ہے	384

یادداشت

(دورانِ مطالعہ ضرورتاً انڈر لائن کیجئے ، اشارات لکھ کر صفحہ نمبر نوٹ فرما لیجئے ۔ اِنْ شَاءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ علم میں ترقّی ہوگی)

عنوان	صفحہ	عنوان	صفحہ

عنوان	صفحہ	عنوان	صفحہ

معرفۃ القرآن کی ایک اہم خصوصیت

قرآنِ پاک میں بعض اوقات ایک آیت میں مختلف چیزیں بیان ہوتی ہیں اور بعض اوقات دو تین آیات کے بعد نئی بات شروع ہو جاتی ہے، فہمِ قرآن یعنی قرآن سمجھنے میں آسانی کیلئے ہم نے ہر ایسی جگہ پر نیا عنوان لگا دیا ہے، جس کا فائدہ یہ ہے کہ اس نئے عنوان کو پڑھنے کے بعد وہاں سے شروع ہونے والی آیات کو بڑی آسانی سے سمجھا جاسکے گا کیونکہ پہلے سے معلوم ہو جائے گا کہ اب اس مضمون کی آیات آرہی ہیں۔

ISBN 978-969-631-521-6
0125248
MC 1286

فیضانِ مدینہ، محلّہ سوداگران، پرانی سبزی منڈی، باب المدینہ (کراچی)
UAN: +92 21 111 25 26 92 Ext: 1284
Web: www.dawateislami.net / Email: ilmia@dawateislami.net